TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222387
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۳ Accession No. ۱۲۸۶۱

Author س - س رشید

Title سیر ہند حلد اول

This book should be returned on or before the date last marked below.

OV 1975

شکر پروردگار کہ

سیر کہسار

جلد اول

جو ہندوستان کے مایۂ ناز جواہرِ افتخار پنڈت رتن ناتھ سرشار

کی بحرِ مواج طبعِ رسا کا ایک درخشندہ موتی ہے

بہ سعی تمام مالا کلام و بہ اہتمام

Checked 1975

کیسری داس سپرنٹنڈنٹ

بار چہارم سنہ ۱۹۳۴ء

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہو کر شایع ہوا

حق تصنیف و طبع بحق مطبع ہذا محفوظ ہے

۴



پہاڑ کیا شی ہے

۱ عسکری ع۔ نواب محمد عسکری صاحب پیارا دولت جنگ لکھنؤ کے رئیس زادے امیر کبیر کے لڑکے ناز و نعم کے پروردہ بگرنخاس اور نواز گنج اور حسین آباد مبارک کے باہر قدم نہین رکھا۔

۲۔ نور۔ ن تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی جہانیان جہانگشت

ع۔ (نواب محمد عسکری) کیون صاحب تم گرمیون مین صاحب لوگ رخصت کیون زیادہ لیتے ہین اسکا کوئی سبب ضرور ہی کیونکہ یہ لوگ اپنے وقت کے لقمان ہین انکا کوئی فعل خالی از حکمت نہین ہوتا اور گرمی کی فصل مین کم سے کم فصیدی آتشی ضرور مہینے دو مہینے کی رخصت لینگے۔ آج بڑے صاحب رخصت پہ ہین اور کل چھوٹے صاحب گئے۔ اور پرسون جنرل (جنرل) صاحب کا اسباب لدرہا ہی۔ گرمیون بھر یہی تار بندھا رہتا ہی۔ اور سردی مین انکا دکھا ہی کوئی رخصت لیتا ہو تو لیتا ہو ورنہ

جسے دیکھیے دورے پر۔ یہ کیا بات ہی۔

ن حضور سبب اسکا یہ ہی کہ گرمیون مین اکثر صاحب لوگ پہاڑ کو چلے جاتے ہین انکا ملک تو سرد ہوتا ہی نا یہان کی گرمی انکو بہت کھلتی ہی بس اسی سبب سے کچھ دن کے لیے پہاڑون پر چلے جاتے ہین

ع۔ یہ پہاڑ ہی کیا شی؟ پہاڑ کا نام تو برسون سے سنتے آئے ہین کبھی جانے کا اتفاق نہین ہوا۔ حقیقی بمشکل اصطلاحی معنون مین دیکھی پہاڑون ہی کے متعلق معنون مین مثلاً لوگ کہتے ہین فلان کام کیا پہاڑ اٹھانا ہی۔ تو حضرت اس سے تو پایا جاتا ہی کہ پہاڑ کوئی وزنی شی ہی۔

ن۔ وزنی تو ضرور ہوگا۔ مگر آخر وزن کی بھی کوئی انتہا ہوگی بہت وزنی ہوگا کوئی چھ من کا ہوگا

ع نہین چھ من تو کیا ہوگا اور اگر وزنی بھی ہو تو ہم کو

لاحول ولاقوۃ - کوئی ایسی ڈرنی شے نہین ہی - لوگ تو ہاتھی تنکے بڑے جانور کو دم پکڑ کے روک لیتے ہین تو ہمنے نہین دیتے ہاتھی کیا اب چھ من سے بھی کم ہوگا -

ن - کیون جناب یہ پہاڑ آخر کوئی پتھر ہی یا سیسا ہی یا مینٹ کا بنا ہوا ہی - یا روئی کا گٹھا ہی - یہ ہی کیا ؟

ع - (کانون پر ہاتھ رکھکر) بھی کوئی بڑی ڈرنی شے ہی - جیسے نال جسکو شہر در لوگ اُٹھاتے ہین - گو ہمنے پہاڑ کبھی جنگ نہین دیکھے مگر اوپچے ٹیلے البتہ دیکھے ہین - پہاڑون ٹیلون سے کوئی چوگنے ہوتے ہونگے انتہا دسی گنے سی —

ن - جی ہان بس انتہا ہی اور کیا کوئی میل بھر کے ہونگے لاحول ولاقوۃ ! —

ع - اب یہ دریافت کرنا لازم آیا کہ کس شے سے بنے ہوتے ہین سنا ہی پہاڑون پر درخت بھی ہوتے ہین تو اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ مٹی کا تو ضرور ہی اور میل کیا معنی مٹی ہی کے ہوتے ہونگے جب تو درخت اُگتے ہین - کسی سے دریافت کرنا لازم ہی

ن - پتھر پر اُگ نہین سکتے - لہذا مٹی ہی سمجھیے مگر کسی پرانے وقت کی مٹی ہوگی - یہ ہو دیمک سی مٹی ہوگی کہ پانی پڑا اور پسلگئی دومٹی بھی شل پتھر کے ہوگئی -

ع - مگر صاحب لوگ پہاڑون پر جاتے کیون نہین سنتے تو سنا ہی کہ وہان کوئی جا ہی نہین سکتا اور اگر کوئی گیا بھی تو سخت مصیبت سے انسان کا گذر ہوتا ہی اور کئی فٹ کی چڑھائی چڑھنی ہوتی ہی بھلا عقل کبھی گوارا کرسکتی ہی کہ اتنی بڑی چڑھائی کو کئی چڑھ سکے لاحول ولاقوۃ بہت ہوئی بھائی صاحب یہان تو بھائی صاحب اگر سیدھے زینے ہون تو چالیس نیون کے بعد دم ٹوٹ جائے اور جو کسی مکان کے زینے چڑھے ہون اور سیدھے چلے گئے ہون تو معاذ اللہ پھر ہو جائین - نہ کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنی اور

کون چڑھائی پہاڑون کی اعوذ باللہ کا مقام ہی -

ن - (مسکراکر) آپ بھی انھین باتون مین معلوم ہوتے ہین جو خشکے کے بہت ڈھونڈھتے ہین - پہاڑون سے بالکل واقف ہی نہین پہاڑ کو تو آپ بالکل کھلونا ہی سمجھے ہوے ہین آپ کئی فٹ کی چڑھائی کو رو رہے ہین اور یہ معلوم ہی نہین کہ پہاڑون کی چوٹیان سات سات ہزار فٹ بلند ہین ہوش تو اڑ گئے ہونگے جناب - ع

تمنے دیکھے ہی نہین نازو نزاکت والے -

ع - سات ہزار فٹ کی بلندی !! ! عیاذاً باللہ ہوش اُڑ گئے واللہ سات ہزار فٹ کی بلندی کچھ ٹھکانا ہی بھی ہین تو یقین نہین آتا - آپ ہین ناواقف سمجھ کر بتاتے ہین - سات ہزار فٹ کچھ آپ نے دل لگی مقرر کی ہی پہاڑ ہوا کوئی آسمان ہوا آسمان بھی تو آخر

ن - ہان ہان کیا ! آسمان بھی تو آخر کیا - آپ کچھ فرمانے کو تھے مگر بے دانتون کہ کے رہگئے - سات ہزار فٹ کی بلندی تو کوئی بلندی مین بلندی نہین ہی - بھائی جان انتیس انتیس ہزار فٹ کی بلندی ہوتی ہی - پانچ میل کے قریب ہوئی - ڈھائی کوس - آپ ہین کس خیال مین بندہ نواز آپ نے شہر کی چڑھائی کی اچھی کہی واللہ - ایک دفعہ چل کے دیکھیے تو کہ پہاڑ کیا شے ہی —

ع خدا کی پناہ ! تو انسان کوئی سات آٹھ گھنٹے مین پہاڑ کی ڈھائی کوس چڑھائی چڑھ سکتا ہوگا - ہم ایسے ناواقف آدمی تو ہانپ ہی جائین -

ن - (ہنسکر) سات آٹھ گھنٹے ! ماشاء اللہ ! ! جی جناب پہاڑون کی دشوار گذاری سے آپ ابھی واقف ہی نہین اس چکر کے ساتھ جانا ہوتا ہی کہ الامان کچھ نہ پوچھیے - یہ تھوڑا ہی ممکن ہی کہ پہاڑ کی چوٹی پر

آپ سیدھے ہی پہونچ جائیے۔ یہ بھی کوئی میدان ہو کہ انسان سیدھا چلا جائے چکر کھاکے جانا پڑتا ہو۔ چیل کو کبھی سنڈلاتے ہوئے دیکھا ہو۔

ع۔ آپ نے بھی غضب کیا والدہ۔ اب کیا چیل اور کوے کو بھی اُڑتے نہیں دیکھا ہو معقول!۔

ن۔ اچھا بھلا چیل کیونکر اُڑتی ہو چیل کو کبھی سیدھا اُڑتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا۔ جب اُڑتی چکر کھاکے اور سنڈلاتی ہوئی اگر سیدھی اُڑے تو دم ٹوٹ جائے حقیقت حال یون ہو کہ پہاڑ کے دیکھے بغیر دنیا کے شیب و فراز سے انسان واقف نہین ہوسکتا شیب و فراز تو انسان بھی دیکھ سکتا ہو جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے اور پھر نیچے اُترے۔

ع۔ والدہ کیا بات کہی ہو تو حضرت کسی ترکیب سے پہاڑ پر ہوا کی سیر کرنی چاہیے۔

سفر کوہی کا شوق

میان نور کی روشنی طبع اور لسانی و لفاظی وجادو بیانی و سحر طرازی نے وہ رنگ اثر دکھایا کہ محمد عسکری کو سفر کوہی کا شوق چرایا۔ گو انھون نے غایت ایزدی سے طبع نورانی پائی تھی۔ جناب باری نے عقل و رہبین عطا فرمائی تھی مگر حوالی موالی رفیق مصاحب سب خاطر بر انداز تہذیب فیوض بازار تحریب ملے تھے۔ طرز معاشرت قابل افسوس تھا انکے مان ۱۱ بجے تک ہوتا تھا۔ ۱۱ بجے تک لحاف غفلت مین پڑے رہتے تھے۔ ۱۱ بجے کروٹین ادھر اُدھر بدلین آنکھین ملتے ہوئے اُٹھے اور پھر لیٹ گئے۔ خدمتگار حاضر ہوا اور پانوں دبانے شروع کیے تو پھر آنکھ لگ گئی ۱۲ بجے کے بعد آنکھ کھلی۔ پلنگ ہی پر بیٹھے بیٹھے منھ دھویا آبدار غلانے والا پیچوان بھر کر لایا محمد علی کی دوکان کا دو سیر امسکو تمباکو خاصدان مین گلوریان آئین سرکار نے لیٹے ہی لیتے کھائین

اتنے مین مصاحب آئے۔ فقرہ بازی شروع ہوئی۔ ایک گھنٹہ تک کچھین اُڑائین ایک گھنٹے کے بعد چانڈو کا شغل ہوا خود بدولت اور کل حاضرین و مصاحبین بخت داژگون کی طرح اوندھے پڑے ہوئے چانڈو اُڑانے لگے جب کئی چھینٹے پی چکے اور خوب نیند ہوئے تو تھوڑی دیر مین خدمتگار نے عرض کیا خداوند خاصہ چنا گیا کھانے کے وقت چہ میگوئیان شروع ہوئین۔

عسکری۔ قصد ہو کہ اسکے پہاڑ کا سفر کرین۔

اختر۔ حضور پہاڑ کا سفر کرینگے؟۔

ممن۔ خیر باشد۔ یہ سفر کیسا خداوند؟۔

ع۔ ہمین شرم آتی ہو کہ آج تک پہاڑ نہین دیکھا۔

ممن۔ اسمین شرم کی کیا بات ہو پیر و مرشد۔ پہاڑ دیکھنے سے کیا تاروں کا خزانہ ملجائیگا۔

اختر۔ ایک پہاڑ پر کیا فرض ہو حضور۔ ابھی ہملوگون نے دیکھا ہی کیا ہو خاک؟ جب ملکون ملکون کی سیر کرے تب البتہ انسان پختہ مغز ہو مگر دو دن کی زندگی مین کیا کیا کرے۔ ۵

دریا دیکھون کہ کوہ و صحرا دیکھون	یا معدن و دشت کا تماشا دیکھون
ہر سو ترے نیرنگ کے ہین لاکھون جلوے	حیران ہون کہان کہان سے کیا کیا دیکھون

ممن۔ خداوند ہرگز ہرگز پہاڑ پر جانے کا قصد نہ فرمایئے گا۔ اسے توبہ توبہ۔ جناب والد کو ایکبار جانے کا اتفاق ہوا تھا وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا اگر کوئی کرور دو کرور روپے بھی دے تو پہاڑ کی طرف رخ نہ کرنا۔

عسکری۔ یہ کیون۔ یہ کیون۔ آخر اسکا سبب؟۔

ممن۔ خداوند مظلوم دست بستہ عرض کرتا ہو از برائے خدا

حضور یہ خیال دل سے نکال ڈالین۔
ع۔ اے تو صاحب کوئی سبب بھی بتائیگا۔
اختر۔ بھئی عجب فشن کے آدمی ہو والسلام۔ ارے میان پہاڑون نے کیا قصور کیا ہی آخر کچھ معلوم تو ہو۔
ممن۔ حضور بس یہ ملاحظہ فرمائین کہ جناب والد نے پہاڑ کے سفر مین یہ تکلیف اٹھائی کہ وصیت کر گئے۔
ع۔ بے اسکے شیب و فراز سے انسان واقف نہین ہوتا۔
ممن۔ پیر و مرشد یہ تو حضرت نور کی نفاظی ہی۔ باقی غرض کرنے سے مطلب تھا ماننا نہ ماننا آپ کے ہاتھ ہی۔

سمجھانے سے تھا اہین مرا کار	اب مان نہ مان تو ہی مختار

اول تو حضور یہ ملاحظہ فرمائین کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنا بھلا حضور سے چڑھی جائیگی۔ استغفر اللہ۔ در گاہ تک جاتے ہوئے ہانپ جاتے ہین حضور نہ کہ کوسون کی چڑھائی۔ پھر راستا بقدر مخدوش کہ الامان۔ ذرا سی پگ ڈنڈی اور دونون جانب کوسون کا نشیب نیچے دیکھا اور تھر تھرا کے آدمی گر پڑا۔ داہنی طرف دیکھو تو خوف۔ بائین طرف نظر ڈالو تو خوف۔ اور جو تیتھر ہن مین آگ لگی تو چلیے بس ختم شد۔ جل بھن کے کباب ہو گئے۔
واجد۔ واہی ہو خاصے۔ اور یہ جو لکھو کھا آدمی پہاڑون پر رہتے ہین یہ کیونکر رہتے ہین۔
ممن۔ انکی اور بات ہی بھائی جان۔
واجد۔ اور بات کیسی۔ کیا وہ انسان نہین ہین۔
ممن۔ بھلا حضور پہاڑ کے سفر کے قابل ہین۔
واجد۔ کیون نہین ہین۔ ٹٹو ڈون پر جائینگے۔
ممن۔ ٹٹو پر چھ کوس کی چڑھائی پر جائینگے؟ ہوش کی دوا کرو۔ اور جو ٹٹو ٹھوکر لے۔
ع۔ ٹٹو پر؟ واہ وا ہمسے نہ جایا جائیگا۔ بندہ ایسے سفر سے در گذرا۔ اور جو ٹٹو بھڑکے تو کہین کے نہ رہے۔
ممن۔ گرے تو ہڈیان تک نہ ملین۔
ع۔ اے تو یہ چکنا چور ہو جائے۔
ممن۔ خداوند اک ذرا سی بلندی پر سے انسان دیکھتا ہی تو کانپنے لگتا ہی نہ کہ پہاڑ کی چڑھائی۔ خدا کی قسم ذرا نیچے کی جانب نظر کی اور کانپ اٹھا۔
ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ بازآید پشیمانی۔
اختر۔ ہو تو پہاڑ کا سفر نہایت دشوار گذار۔
ممن۔ اے حضرت تو بہ ہی بھلی۔
ع۔ ہمسے چڑھائی پر نہ چڑھا جائیگا اور ایسی چڑھائی! مگر کیا ادھر ادھر اینٹ یا پتھر کی منڈیر نہین بنی ہوتی ہی
ممن۔ (قہقہہ لگاکر) خداوند سنکڑون اور برسون کے راستے مین منڈیر کیسی۔
اختر۔ انسان کا کام تو نہین ہی۔
ممن۔ اسمین کیا شک ہی۔ دو سو منزل تو ایک ادنی پہاڑی کا ایک حصہ ہوتا ہی۔
اختر۔ حضور سنتے ہین پہاڑی عورتین بڑی حسین ہوتی ہین۔
ع۔ واقعہ! تو بھی ضرور چلینگے۔ لاکھ کام چھوڑ کے چلین اور پھر چلین۔
اختر۔ وہ پہاڑنین ہمنے مراد آباد مین دیکھی تھین۔ متنا اور پتنا۔
ع۔ خدا گواہ ہی خدا گواہ ہی ایسی صورتین آنکھ سے نہین گذرین۔
ع۔ بھئی چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے ہم ضرور چلینگے
ممن۔ ان پہاڑون کا مذہب کیا ہی۔ ہندو ہین یا مسلمان
ع۔ اجی اس سے کیا بحث ہی۔
اختر۔ وہ ہندو ہون یا مسلمان مطلب تو حسن گلوسوز سے ہی۔
ع۔ میر کہیں چلے تو ان جاہل ہندو مسلمان دونون کو شہر پر

کراوون عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود اللہ واکبر کیسی عجب وقت ہی یہ آخر اسقدر اختلاف مذہب کیون ہی۔

اختر۔ حضور تعصب۔ ؎

تقریر بیانگلاد مین کیونکر بڑھے مین	ہندوستان مین کیونکر مسلمان بڑھے مین

کھانے سے فراغت پائی تو لڑیا گرم دودھ لیا چاے آئی اور نواب صاحب نے مع مصاحبین نوش فرمائی۔ حقے پیچوان آئے مشکبو تمباکو نے ساری محفل کو بسا دیا۔ مجد عسکری صاحب پلنگ پر دراز ہوے خسخانے کو بہشتی نے تر کر دیا۔ قلی نے تکیہ لگایا خیر نصف کیا مصاحب بھی لیٹے۔ اب خوش گپیان ہونے لگے مین ایک مصاحب نے کہا کیون حضور مجھے یہ حیرت ہی کہ یہ آسمان بیستون کے کیونکر کھڑا ہی دوسرا بولا خداوند بلا کو کھانے کے بعد بھی واللہ کیا دور کی سوجھتی ہی۔ دریافت فرماتے ہین کہ یہ آسمان بے ستون کے کیونکر قائم ہی تیسرے مصاحب نے کہا حضور بہت دور کی سوجھی چوتھا بولا خداوندا تو یہ زمین اور آسمان کے قلابے ملانے لگے۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔ مجد عسکری خوب کھلکھلا کر ہنسے فرمایا کہ زمین اور آسمان کے قلابے کیا خوب کہا ہی مصاحب نے اٹھکر تین بار سلام عرض کیا اور کہا حضور یہ سب حضور ہی کے فیضان صحبت کا اثر ہی ورنہ من آنم کہ من دانم ؎

گلے خوشبوے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکے یا عبیرے	کہ از بوے دلآویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ع۔ جمال ہمنشین پا کمال ہمنشین۔

ممسن۔ کیا خوب بات فرمائی ہی۔

ع۔ بھئی اس صحبت مین اختر شاعر ہین۔ انسے پوچھیے کہ جمال کا لفظ یہان پر صحیح ہی یا کمال۔

اختر۔ پیر و مرشد دونون صحیح ہین۔ اللہ جمیل و یحب الجمال جمال کے معنی ظاہری حسن و خوبصورتی کے نہین ہین میرے ناقص علم و یقین مین کمال کے لفظ سے جمال یہان پر زیادہ موزون ہی۔ ؎

یہ آدمی ہی کہ بر سون جمال رہتا ہی
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی

بیگم صاحب کا روٹھنا

اب سنیے کہ لاڈو مہری کو ان چہیگوئیون کی پوری پوری خبر ہو پہنچ گئی اور اسنے محلسرا مین جاکر بیگم صاحب سے کچھا چٹھا کہہ سنایا سنتے ہی بد دماغ ہو گئین اور کہا (انکو کیا کیا بیفکری کی باتین سوجھتی ہین اور اللہ کی عنایت سے جو جھتی ہی انو کھی ہی سوجھتی ہی۔ اس بے تکے پن کے صدقے کوئی پوچھے پہاڑ نگر ڑے مین کیا دھرا ہی) لاڈو نے کہا حضور ہمارے محلے مین ایک خانساماں رہتا ہی وہ پہاڑ کے نام سے کانون پر ہاتھ دھرتا ہی اور کہتا ہی چاہے کوئی اوس کی غرض پچاس روپیہ مہینا بھی دے تو مین حاشا پہاڑ پر نہ جانے کا حضور وہان تو ذری سی پگ ڈنڈی ہی بے ایمان کی قبر کی طرح تنگ ہی ہی جو ایک ذری پانون پھسلے تو انسان کہین کا نہ رہے۔

بیگم صاحب نے کہا۔ لاڈو حسین علی سے کہدو کہ ذری بلا کے ہمکو ایک ضروری کام ہی۔ لاڈو نے حسین علی کو دروازے کے پاس بلا کر کہا۔ سرکار سے کہدو کہ بیگم صاحب حضور کو بلاتی ہین اور فرماتی ہین کہ بڑا کام ضروری ہی ذری کھڑے کھڑے ہو جائین۔ حسین علی نے کہا اس وقت موقع نہین ہی کہنے کو کہو جاکے عرض کر دون۔ مگر خفا ہو جائینگے لاڈو نے کہا تمکو اس سے کیا بحث ہی۔ ایلچی را چہ رسد ال۔ جو حکم سرکار نے دیا وہ بجا لائے حسین علی نے

جا کر دیکھا تو سب کے سب پڑے خراٹے لے رہے تھے پنکھا قلی نے کہا دبے پاؤن جاؤ۔ ابھی ابھی سرکار کی آنکھ لگی ہی اتنے مین ایک مصاحب نے آہستہ سے کہا۔

سر ھانے میر کے آہستہ بولو | ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہی

حسین علی نے جا کے لاڈو سے کہدیا کہ سرکار آرام مین ہین لاڈو نے بیگم صاحب سے عرض کی کہ حضور سرکار آرام مین ہین ابھی ابھی آنکھ لگی ہی کوئی دو گھنٹے مین بیدار ہونگے۔

بیگم۔ (ب) ابھی ہم کچھ نہ کہین تو بہتر ہی دیکھین ہمسے لگے کیا ذکر کرتے ہین۔

لاڈو۔ حضور کی بلا اجازت تو حشر تک نہ جائینگے۔

ب۔ ہمسے جو وقت ذرا بھی ذکر کرینگے ہم کہینگے اگر تمنے پہاڑ کے سفر کی تیاری کی تو ہم زہر کھا لینگے۔

ل۔ ای ہو کا نپ اٹھین حضور۔

ب۔ ابھی ایسا نہین ہی کہ ہمارے حکم کو خواہی نخواہی ٹالدین

ل۔ جی نہین بیگم صاحب بہت مانتے ہین۔

ب۔ نہ کیونکر مانین۔ نہ ماننا کیا معنی۔

ل۔ ای حضور ایک تو جوانی الدر کھے کس چوپن پر ہی۔

ب۔ تم بڑی بے ادب ہو گئی ہو لاڈو۔

ل۔ (ہنسکر) دوسرے روپیہ تیسرے ثیقہ چوتھے حسن

ب۔ مین رہ رہ کے سوچتی ہون کہ یہ انکو سوجھی کیا۔

ل۔ حضور بات ساری یہ ہی کہ کسی نے بہکا دیا ہی۔

ب۔ ہمین بھی دس بارہ ہزار ملینگے۔

ل۔ ہمین کیا شک ہی حضور۔ مگر ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ جب حضور کی خفگی کا حال دیکھینگے تو پھر جانے کا نام نہ لینگے۔

راوی۔ لاڈو نے اچھی کھری کھری سنائی کہ محمد عسکری کو اگر پہاڑ کا خیال ہی تو صرف اسقدر کہ بیگم صاحب ثیقہ دار ہین جوان ہین روپے والی ہین۔ عشق صرف روپیہ کا اور محبت فقط ثیقہ کی ہی۔ باقی اللہ اللہ خیر صلا۔ پھر بھلا بے اجازت پہاڑ کے سفر کا کیونکر قصد کرینگے۔ خوف دامنگیر ہو گا کہ مبادا ثیقہ ہاتھ سے جاتا رہے کہین چلدین یا خفا ہو جائین

اتنے مین محمد عسکری صاحب آنکھین ملتے ہوے محل سرا مین تشریف لائے بیگم صاحب نے انکو دیکھتے ہی منہ پھیر لیا اور جیسے یہ قریب آنے کو تھے انھون نے ایک عجیب ادا بانکپن کے ساتھ طرارہ بھرا تو کوٹھے پر ہو رہین۔ لاڈو بھی ساتھ ساتھ گئی اور چھپ سے دروازہ بند کر لیا۔ محمد عسکری کے فرشتے خبر کو بھی خبر نہین کہ اس بد دماغی اور خفگی اور عتاب کا سبب کیا ہی بہت متحیر ہوے اور خواجہسون سے پوچھنے لگے کہ آج یہ کیا ماجرا ہی کہ بیگم صاحب کو دیکھتے ہی خفا ہوئین اور اسقدر خفا ہوئین کہ کوٹھے پر چلدین۔ زینے کے دروازے کے پاس جا کر غل مچانا شروع کیا کہ دروازہ کھولدو دروازہ کھولدو مگر صدائے برنخاست اب انکو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی انھون نے لاڈو کو بلایا اور کہا دروازہ کھولدے۔ لاڈو بھلا بیگم صاحب کے حکم کے بغیر کیونکر دروازہ کھول سکتی تھی۔ خاموش ہو گئی۔

عسکری۔ لاڈو اگر نہ کھولوگی تو تماشا بھی دیکھوگی کہدیا ہی

لاڈو۔ ای تو حضور اسمین لونڈی کا کونسا قصور ہی۔

عسکری۔ میان بیوی کی لڑائی جیسے دو بھادون کی جھڑی ہم اور وہ پھر ایک ہو جائینگے تمھاری بیچ مین کہنی آجائیگی۔

لاڈو۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہی۔ اب سرکار تو منع کر رہی ہین بھلا حکم کے بغیر مین کیسے دروازہ کھول دون حضور ہی انصاف کرین۔

عسکری۔ آخر یہ خفگی کا سبب بھی تو کچھ معلوم ہو۔

لاڈو۔ یہ حضور جانین یا بیگم صاحب جانین۔

عسکری۔ اچھا تم ہماری طرف سے وکالت کرو پوچھو ہمسے

کیا گناہ ہوا جو صورت تک دیکھنا ناگوار ہوا۔

لاڈو نے کہا ہاں یہ بات مانی۔ کیوں سرکار (بیگم صاحب کی جانب مخاطب ہوکر) ہمارے حضور دریافت کرتے ہین کہ آپ کاہے سے خفا ہوگئین عسکری نے باآواز بلند کہا۔

ہر دم آزردگی غیر سبب راچہ علاج
ما گدائیم ز لطف تو غضب راچہ علاج

مین تو فقط اتنا دریافت کرنا چاہتا ہون کہ ہے کیا ماجرا ۔ی مغلانی ہنسنے لگین ۔

سفر کہسار کے عزم سے انکار

محمد عسکری نے جو یہ رنگ دیکھا تو دنگ ہو گئے اور مغلانی سے اسکی وجہ دریافت کی۔ اُسنے صاف صاف عرض کر دیا کہ حضور کسی نے بیگم صاحب سے آن کے جڑھوی کہ سرکار دوراز حال پہاڑ کے سفر کی تیاریان کر رہے ہین اور عنقریب جانیوالے ہین بس آنا سننا تھا کہ جیسے ہاتھون کے طوتے اڑ گئے وہ مہنا متھ مچائی کہ توبہ ہی بھلی کئی دفعہ مہری کو بھیجا کہ جا کے بلا لا۔ حضور آرام مین تھے خدمتگار نے کہا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے۔ کچی نیند جگانے کی کسی نے صلاح نہین دی بارے خدا خدا کر کے حضور تشریف لائے ۔

مغلانی کی زبانی یہ حال سُنکر محمد عسکری مُسکرائے اور کہا کہ بھئی کیا کیا باندھتے ہو لوگ باندھتے ہین۔ اور انکی بھی کیا عقل ہے واللہ۔ لاحول ولا قوۃ بات کا بتنگڑ اسی کو کہتے ہین۔ بھلا پہاڑ کے سفر مین کیا رکھا ہوا ہے۔ اگر سفر کو جی چاہتا بھی تو کسی فرحناک مقام پر جاتے جہان روح کو تازگی اور بالیدگی ہوتی نہ کہ پہاڑ اور جنگل اور کوہ و صحرا۔ اسکے بعد نواب صاحب نے مہری کو آواز دی اور کہا (لاڈو) بیگم کو سمجھا دو کہ یہ کسی نے گپ اُڑادی ہے

بیگم صاحب تنک کر بولین (بس بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بناؤ گپ اُڑائی ہے یا مین اپنے کانون سُن چکی ہون)۔

ع یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ مرد آپس مین خدا جانے کیا کیا باتین کرتے ہین۔ عورتون کا چھپ چھپ کے سننا کیا معنی مگر تمسے کون کہے ۔

ب ۔ تم ایسے مرد اسی قابل ہین جو انی وہ نکرون تو تم میرے سر پر چڑھی دو۔ تھا را اعتبار کسکو ہے بیٹھے بیٹھے یہ سچ کی کہ پہاڑ پر جا رہے ہین کوئی پوچھے سوے پہاڑ مین کیا ہے۔ گھر بار کو تج کے جنگل مین جانا کسنے بتایا ہے۔ یہ سوجھی کیا اندھی ؟

ع ۔ تو جاتا کون ہے۔ اس بات کا تو کوئی تذکرہ بھی نہ تھا تم تو خواہ مخواہ لڑنے لگین۔

ب ۔ اجی واہ اور سنو غضب خدا اتنا جھوٹ۔ مین اپنے کانون سُنے چلی آتی ہون۔ ایک بیچارہ کہہ رہا تھا کہ آبا مرتے دم وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا خبردار پہاڑون کی طرف رُخ نہ کرنا اور تم کہتے ہو اس بات کا کہین ذکر بھی نہ تھا۔ ہمارے بھی گوئندے چھوٹے رہتے ہین۔ ہمکو رتی رتی خبر پہونچتی ہے یہ نہ جاننا۔

ع ۔ ان سب آدمیون کو نا یکدم سے برطرف کیا ہو تو سہی ادھر کی اُدھر لگاتے ہین۔ یہ تمسے آکے کسنے نزل اُڑائی ذرا اُسکا نام تو بتاؤ۔ ابھی ابھی اسی دم نہ برطرف کیا ہو تو سہی

ب ۔ واہ واکیا ہنسی ٹھٹھا ہے موقوف کر دینگے۔ تم تو بس انھین لوگون سے خوش ہو جو ہمسوا مین ملا مین حضور جبلپور کی ایک یہ ہاتھ جیدر گنج مین آنکے ملی ہے ابھی کوئی جوڈھ ان سال ہے اور چہرے پر بڑی نمکینی ہے بس تم کھل گئے کہ اڈے کیا اچھا آدمی ہے جسکو کبھی بلا لائین۔ مین سب سُنا کرتی ہون ہمکو رتی رتی خبر ملتی رہتی ہے۔ تمنے اُڑائی ہین تو ہم نے بھی بھون بھون کھائی ہین جب سے مین نے سُنا ہے کلیجا کانپ اُٹھا ہے

کہ گھر بار سب چھوڑ کے پہاڑ چلے۔ واہ کیا سوجھی ہو۔
ع۔ اچھا اب دروازہ تو کھولو۔ قسم کھا کے کہتا ہون کہ یہ سب باتین ہی باتین ہین۔ جانا اور آنا کیسا ہم لوگ سفر کی زحمتون کے عادی ہین بھلا۔ اور پھر پہاڑ کا سفر! الٰہی توبہ انسان کا وہان گذر کہان اور وہ گذرہو بھی تو ہم بھلا اپنے وطن کو چھوڑ کے کب جانے والے ہین۔ ۵

کیا حقیقت پر خ کی ہم سے چھوڑائے لکھنؤ
لکھنؤ ہم پر فدا ہی ہم فدائے لکھنؤ

پہاڑ کوئی اور ہی جایا کرتے ہونگے۔
ب۔ بندی ان باتون مین نہ آنے کی شرعی قسم کھاؤ تو مانون یون بندی ایک نہ مانیگی۔ ہان ہمارے سر کی قسم کھاؤ تو شاید یقین آجائے۔
محمد عسکری نے مسکرا کر کہا۔ یا خدا۔ یہ بدگمانی! شرعی قسم کھاؤن اور اس سے بڑھکر یہ کہ تمھارے سر کی قسم کھاؤن اور پھر بھی شاید یقین آئے یا نہ آئے۔ تو ایسی قسم کھانے سے کیا فائدہ۔
الغرض تھوڑی دیر مین لاڈو نے دروازہ کھول دیا اور محمد عسکری اوپر داخل ہوے بیگم صاحب کے پاس زانو بزانو بیٹھکر کہا تم بڑی غافلہ ہو بس تمھاری عقل آزمائی۔ ذرا سی بات مین کوئی اسقدر روٹھ جاتا ہی بیگم صاحب نے شوخی کے ساتھ ہنسکے کہا یہ تمھارے نزدیک ذرا سی بات ہی جب ہمارے دشمنون کی جان کا خطرہ ہو اسکو ذرا سی بات سمجھتے ہو۔
محمد عسکری نے کہا سفر سے تو خطرہ نہین ہی گمان ۵

دل کو ہر چشم نگاہ غمزہ جو سے خطر
ہی تعجب شیر کو رستا ہی آہو سے خطر

بیگم صاحب بولین ہمکو یہ لگی لپٹی اچھی نہین معلوم ہوتی صفائی سے شرما کر سیدھے تمنے یہ لگی لپٹی باتین کین تو ہم اٹھ کے چلے جائینگے

محمد عسکری نے شانہ پکڑ کر کہا۔ ۵

اٹھکے پہلو سے مرے بس جانہ تو آرام جان
دل کو ہی میرے نہایت درد پہلو سے خطر

بیگم صاحب کو نشنی دیکر محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو کپتان دوست سے ملاقات ہوئی۔ کہا بھئی واللہ خوب ملے ہم چاہتے تھے کہ تمھارے ہی سے کوئی جہانیان جہان گشت دوست ملین ہمین یہ بتائیے مرزا صاحب کہ آپ نے کبھی پہاڑ کا بھی سفر کیا ہی مرزا صاحب نے ہنسکر جواب دیا کہ چہ خوش۔ یہ اچھا سوال کیا آپ نے کبھی کی ایک ہی کہی۔ واللہ ہر سال گرمی کے دن پہاڑ پر بسر کرتا ہون آپ کبھی کی لیے پھرتے ہین۔ بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین جو گرمی کے دن پہاڑون پر بسر کرتے ہین۔ ہمارے دوستون مین ایک صاحب ہین آغا حسن دائم المرض۔ بارون ماس علیل۔ ڈاکٹر کی صلاح سے چھ مہینے نینی تال مین رہے برسون کا عارضہ اس قیام نے کھو دیا وہان کی آب وہوا دور دور مشہور ہی ایسا سرد و خشک اور باصفا دریسک پانی ہی کہ مین کیا عرض کرون مگر ہمارے ملک کے اطبا جانتے ہی نہین کہ صحت جسمانی کے برقرار رکھنے کا کیا طریقہ ہی پیٹھ بازی اور مرغبازی اور پتنگ بازی اور چانڈو بازی کے ہاتھون تباہ ہین آپ اتنے ابر کر قدم بھر نینی تال ہی اس سے بھی نا واقفیت مین اس حد ہو گئی خدا گواہ ہی عجب فرح بخش و دلچسپ مقام ہی۔

پہاڑون کی فرح بخش آب وہوا

اب محمد عسکری کو دل و جان سے اس بات کی چٹک تھی کہ پہاڑ کا حال دریافت کرین۔ اور مرزا صاحب نے بڑی خوش بیانی اور شیرازبانی سے پہاڑون کی تعریف کرنا شروع کی اور کہا کہ جن لوگون کو خدا نے عقل و دین عطا فرمائی ہی وہ گرمی کے چار پانچ مہینے کوہستانی مقامون ہی مین صرف کرتے ہین بڑے لوگون کے

لیے ہو جو سرمایۂ وافر اور جائداد کافی رکھتے ہین یا جنکو
کار یا روزگار کی جانب سے یہ آزادی حاصل ہی کہ کل حکام لاہ
ھا۔ ماہ اپریل کے قریب قریب نینی تال چلے جاتے ہین اور
لائی یا اگست مین پہاڑ سے اترتے ہین پہاڑون کے اس
یام سے انکے دماغ کو قوت آنکھون کو نور روح کو سرور دل کو
ازگی اور اعضاے رئیسہ کو فائدہ تام حاصل ہوتا ہی وہ ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اور وہ آب سرد کہ سبحان اللہ چاہے
قدر کھانا کھاؤ فوراً ہضم۔ پانی چورن کی خاصیت رکھتا ہی
ون بھر مین چار دفعہ کھایئے ہضم۔ یہ آب وہوا کی خاصیت ہی
اور جسطرف رُخ کیجیے وہ سمان نظر آتا ہی کہ اہ واہ پہاڑون
کی اونچی اونچی چوٹیان اور دور تک سلسلہ کوہ فیع اور اشجار
پر بہار اور پھولون کی لپٹ اور بھینی بھینی بو باس اور سامنے
آبشارون کی روانی اور تالاب مصفا کی جھلک وہ لطف
دکھاتی ہی کہ قابل دید ہی بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین
جو اس فرحناک کوہستان مین زندگی بسر کرتے ہین ؎

این سبزہ واین چشمہ واین لالہ واین گل
آن شرح ندارد کہ بگفتار در آید

اور یہان آج کل یہ حال ہی کہ ہمارے لون کے تھیٹرون
کے انسان جھلسے جاتے ہین۔ ؎

گھٹہ سے نکلے ٹھہر جاڑہ مین | پڑھائین لاکہ آبلے پائے نگاہ مین

وہان بھلا خس کی ٹٹی اور نیچا قلی سے کیا سروکار ہی لون ہی
انسان ٹھٹھرا جاتا ہی۔ یہان یہ حال ہی کہ اس وقت پنکھے
ہین اور ابتک لون چل رہی ہی اور وہان اس وقت
چمنون مین آگ روشن ہوگی بیان تو ؎

مردم ہین سات پردون کے اندر عرق عرق مین تر
خس خانہ مژہ سے نکلتی نہین نظر

اُسکے مقابل مین یہ دوزخ ہی۔ وہان اسقدر سردی ہوتی ہی کہ

جبتک بالاے بالا روئی کے گرم کپڑے پہن کے نہ نکلیے تبتک
ہوا کھانے جانا محال ہی۔

ممسن۔ آخر اسکا سبب کیا ہی کہ رات بھر کا راستہ اور وہان
اسقدر سردی کہ الامان اس کا کوئی سبب ضرور ہوگا حضور

ع۔ میدان اسکا سبب کیا دریافت کرتے ہو۔ خدا کی قدرت

بس یہی اسکا سبب ہی مگر یہان ایسین کوئی امر ضرور ہی جسے
تو بسبب الاسباب کا کوئی کام نہین ظاہر تو سبب یہی معلوم
ہوتا ہی کہ کوہ زمہریر وہان سے قریب ہوگا جب ہی اسقدر
سرد مقام ہی۔

ھنرا۔ (اپنے دل مین ہنسکر) کہ کوہ زمہریر کی قربت مین کیا
شک ہی مگر حضور کو یہ بات کہان سے معلوم ہوگئی۔ کیا ذہن
خداداد پایا ہی تبارک اللہ!

ع۔ بھائی صاحب بندۂ درگاہ تو آپ لوگون کے روبرو سے
ہٹے بھی نہین۔ مگر بیٹھے بیٹھے ذہن مین ایک بات آگئی عرض
کردی ورنہ ہم پہاڑون کا حال کیا جانین۔

ساجد۔ ذہن مین اتنی نازک بات کا یکایک آجانا کوئی
ہنسی ٹھٹھا ہی بھلا۔ یہ بھی حضور ہی کا حصہ ہی۔ ہر ایک شخص
کے ذہن مین برسون غور کرنے پر یہ بات نہ آئے۔

ع۔ اسی سردی کے سبب سے وہان حسن کو بھی ترقی ہی سرد
ملک کے سب حسین ہوتے ہین۔

ھنرا۔ ایکمرتبہ ہمنے وہان وہ کافرستم کیش دیکھی کہ ہوش اڑ گئے
ایک نوجوان رئیس زادہ میرے ہمراہ تھا بس دیکھتے ہی پھڑک گیا ؎

ہوئی دلمین اک بت کی جا کیا کہنے | یہ کعبہ کلیسا بنا کیا سبب

مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ بت ترسا نہ خدا ترس ہی خدا جانے کس ان
گلرخسار کے تیر عشق نے گھائل کیا تھا۔ دو مہینے تک میں صوف
تڑپا کیے جینے کے لالے پڑے ہوے۔ گھڑی اوڑھے ہون
تو بھی حسن کا وہ عالم کہ نہین چھپتا۔ ایک نازنین پاھر کو میں نے

دیکھا کہ جھونکے سے جھانک رہی تھی۔ پہاڑ کی ایک چوٹی سے گرتے ہوئے ایک کاٹھ کے مکان میں اُس صنم بت دہن کو دیکھا مگر حیرت ہوئی کہ یہ الٰہی یہاں تو پردہ نہیں ہے یہ کیا سبب ہے کہ یہ معشوق بے تکلف دروازے کی اوٹ سے جھانکتی ہے بیساختہ یہ شعر زبان پر آیا ؎

بالا ہے ترا حسن جہاں چگل سے | سب بزم ہے مشتاق نکل بر دو دل سے

پھر سنا کہ کسی کی پابند ہے۔ الغرض ساری غذائی کی تعیین کیطرح یہاں اور سپاہ کا قیام ایک طرف۔ والد مجھ سے پوری پوری تعریف نہیں کی جاتی کہ پہاڑ کیا چیز ہے بس سمجھ لیجے کہ نمونہ بہشت ہے جبتک انسان اپنے آپ نہ دیکھے اصلی کیفیت سے آگاہ نہیں ہو سکتا اور چار پانچ مہینے کا قیام کوہستان ہیضہ کے امراض کہنہ کو کھو دیتا ہے کیونکہ تازہ تازہ ہوا اور خوشگوار موسم اور ہاضم پانی۔ اور سبزہ کوہی اور آب و ہوا ایسکی خاصیت رکھتی ہے۔

محمد عسکری کے دل میں اس جملہ دلبری تقریر نے بڑا رنگ اثر جمایا۔ دو گھڑی دن رہے ہوا کھانے نکلے تو ایک دوست سے علیک سلیک ہوئی۔ پوچھا کیسے ٹھاکر صاحب آج بعد مدت ملاقات ہوئی۔ کہاں تھے آپ؟ انھوں نے جواب دیا یہاں طبیعت بے لطف رہتی تھی میں پہاڑ چلا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے حکم سے تین مہینے نینی تال پر رہا اب آپکی دعا سے صحیح و تندرست ہوں۔ عجب دلربا اور نزہت فزا مقام ہے خدا نے وہاں کی آب و ہوا کو عجیب تاثیر بخشی ہے۔ اس گفتگو سے محمد عسکری کے دل میں اور بھی شوق جرا یا کہ ضرور پہاڑ پر چلنا چاہیے اور آگے بڑھے تو مسٹر رابرٹ مصور ملے۔ پوچھا اس وقت کہاں کی تیاریاں ہیں؟ کہا ہماری بہن کچھ دن سے علیل ہیں سول سرجن نے حکم دیا ہے کہ انکو فوراً پہاڑ پر لیجاؤ۔ محمد عسکری نے متحیر ہو کر دریافت کیا کہ کیا پہاڑ کی آب و ہوا اسدرجہ مفید ہے آخر یہ وہاں کونسی بات ہے جس سے یہ اثر ہوتا ہے آخر یہ آب و ہوا میں کونسی بات ہے جس سے یہ اثر ہو جاتا ہے۔ ہم سنا کرتے تھے کہ پہاڑ کی آب و ہوا خوشگوار ہوتی ہے مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ مرض الموت کی بھی دوا ہے۔ صاحب نے کہا اصاحب پہاڑ سے زیادہ آب و ہوا کے واسطے اور کوئی جگہ نہیں بوڑھا آدمی اگر فی الجملہ چند روز قیام کرے جوان ہو جائے۔ ہم فی الجملہ ہر سال میں چھ مہینے پہاڑ پر رہتا ہوں اور اگر دو من کا وزن ہوتا ہے تو وہاں رہنے سے ڈیڑھ ہی من رہ جاتا ہے۔ ایک مصاحب نے آہستہ سے پوچھا حضور یہ کیا بات۔ آب و ہوا اچھی ہے تو چاہیے تھا کہ دو من کے عوض ڈھائی من وزن ہو جاتا نہ کہ اور ایک آدھ من گھر سے جائے اور دو من کا ڈیڑھ ہی من رہجائے۔ یہ عجیب الٹھ انسانیات ہے صاحب نے جواب دیا دل تم لوگ اس بات کو نہیں سمجھے گا۔ یہ بہت نازک بات ہے اسکا سمجھ میں آنا محال ہے تمھارا خراب سٹا جاتا رہا اور بدن کس گیا یہ صحت کا بات ہے۔

محمد عسکری نے صاحب کی گفتگو صاحب کے سمجھا دی سمجھے تو خاک بھی نہیں مگر شیخی میں آکر ہاں میں ہاں ملانے کو تیار ہو گئے۔ جی ہاں بیشک بیشک یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا ایسی ہی بات ہے اسمیں کیا شک ہے بیشک صحت کے لیے اور ضروری اور مفید ہے کہ پہاڑ کی آب و ہوا سے انسان کا بھلا ہوتا ہے صاحب رخصت ہوئے اور محمد عسکری پہاڑ کے سفر کی تیاری کرنے لگے تو ایک فیض نے سفر کو ہی کے خلاف کہنے یوں کہنا شروع کیا کہ حضور یہ بات تو کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ دو من کا ہو تو ڈیڑھ من کا رہجائے اگر ایسا ہی ہو تو بدقوق جسکی ہڈیاں تک گنگنائی ہیں کوئی چھٹانک ہی بھر کا رہجائے اچھا ہونا معلوم۔ مرزا صاحب نے انکے بیان کی تردید کی اور کہا حضرت آپ بڈھے ہی داڑھی پڑھے لکھے ہیں آپکو اس بحث سے کیا مذکور آپ جاکے بیٹھ رہئے علمی بحث سے آپکو سروکار ہی کیا ہے۔

لطف بہار کہسار آبشاروں کی روانی اور مرزا صاحب کی جا و بیجا دانی

نواب محمد عسکری صاحب نے دل میں ٹھان لی کہ چاہے ادھر کی دنیا

وصر ہو جائے یعنی حال خصر ہو جائینگے۔ اول تو پہاڑ کی ہوا ہی تمکے
ن و جمال کی تعریف سنی تھی اور عاشق مزاج آدمی تھے دوسرے
ب ہوا کی نسبت مختلف معتبر دیسون نے گواہی دی تھی کہ اکسیر
خاصیت رکھتی ہے اور نمونہ بہشت ہے پھر یہ بھی سنا تھا کہ جاڑے
سی ہی بھاری کیسون نمونیا وغیرہ ہو جاتا ہے اور ادھر چنگا ہو گیا۔
ون تو مرزا صاحب نے پہاڑ کی تعریف کے کئی مرتبہ پل باندھے
تھے مگر ایک دن کا سامان اس خوش بیانی اور سحر طرازی سے ادا
کیا کہ محمد عسکری اور انکے مصاحبین رفتہ رفتہ پھڑک گئے اور سب کے
ون مین شوق سفر کو ہی نے گدگدایا۔ مرزا صاحب نے بیان
کیا کہ ایک روز ہم اور چند احباب بطریقہ گویاران موافق اور
وہ ستان صادق چینا پہاڑ دیکھنے کی غرض سے چلے یہ پہاڑ
سطح آب سے ۹ ہزار فیٹ بلند ہے۔
ع۔ اسکے کیا معنی۔ سطح آب کے کیا معنی۔
مرزا۔ حضور دو طرح پر پہاڑون کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا
ہے ایک اس طرح پر کہ میدان یعنی زمین سے کسقدر اونچے ہین
اور ایک اس طرح پر کہ سطح آب سے کسقدر بلند ہے۔
ساجد۔ ۹ ہزار فیٹ تو کچھ تھکانا ہے بڑی بلندی ہوئی۔
مرزا۔ اور پہاڑ کیا آپکے نزدیک کوئی کھلونا ہوتے ہین۔
ممن۔ خداوند مین سوچتا ہون کہ اگر وہان سے گرے تو
کہان جائے۔
مرزا۔ سیدھا جہنم کو۔ اب اور کیا کہون۔ !!!۔
ع۔ یہ کیونکر خیال کیون پیدا ہوا ہے کہ وہان سے گرا تو سیدھا جہنم ہی پر گریگا
انسان۔ اس جبن کا تو کوئی علاج ہی نہین ہے حضرت۔
اختر۔ اتنا نہین سمجھتے کہ ہزارون پہاڑ دنیا مین ہین اور لاکھون
آدمی انمین بستے ہین اگر یون ہی گر پڑا کرتے تو کوئی بھی نہ بچتا
ع۔ یہ پہاڑ سونے ہوئے ہوتے حضرت۔
ممن۔ خداوند وہ لوگ تو عمادی ہین اسکے وہ کون لوگ ہین جو برفستان

مین مزے سے رہتے ہین۔ وہ کون لوگ ہین جو جبش مین رہتے
ہین یہ ملاحظہ فرمایئے کہ اگر ہم لوگ برفستان مین رہین تو ٹھٹھر کے
رہجائین اسیطرح اگر گرمین حبشیون کے ملک مین جائین تو جھلس ہی
جائین پس اسی پر قیاس فرمالیجیے۔ مرزا صاحب نے سلسلۂ سخن
شروع کیا کہ حضور ہم لوگ بستے بوستے وڈانڈے اور ٹٹو دن کی
سواری پر چینا پہاڑ دیکھنے جاتے تھے۔ اثنائے راہ مین جابجا
آبشارون کی روانی اور انکا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی عجب لطف دکھاتا
تھا قلی اکثر جگہ چڑھائی پر چڑھتے چڑھتے تھک جاتے تھے مگر جب
یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم آسمان پر ہین اور دامن کوہ کے آدمی ہمکے
برابر معلوم ہوتے تھے جھیل مین جو کشتیان چلتی تھین انسے
سوار نظر ہی نہین آتے تھے چوطرفہ پہاڑون کی اونچی اونچی
چوٹیان ہی معلوم ہوتی تھین۔ درس کوئی ایک گھنٹہ کے سفر
کے بعد دھوان سا معلوم ہوا۔ پہاڑیون نے بیان کیا کہ
مینھ برس رہا ہے۔ ہم سب کو حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ مینھ کیسا
پوچھا مینھ کہان برستا ہے بھی۔ انھون نے کہا کہ حضور یہ مینھ
برس رہا ہے۔ تب تو ہمکو اور بھی حیرت ہوئی کہ یہ بسکتے
کیا ہین مینھ آسمان سے برستا ہے یا ادھر سے۔ معلوم
ہوا کہ پہاڑ اسقدر اونچے ہین کہ بادل انسے نیچے ہین
اور ہمنے بخوبی دیکھا کہ ہم آسمان سے بلند تھے۔
ممن۔ خداوند بس اسکا تو کسی پاگل ہی کو یقین آئیگا
کیا بے پر کی اڑائی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ آسمان کے اوپر
پہونچ گئے۔ آسمان مین ٹھگلی لگا آئے تھے سو ہمارے
مرزا صاحب نے سچ مچ آسمان پر ٹھگلی ہی لگا دی۔
مرزا۔ دشمن عقل ہو تم کیا جانو یہ باتین۔
ممن۔ اب آپ پانی پی کے کہیے جناب۔
مرزا۔ کچھ کچھ بدتے ہو۔ لو وجود دکھا دین۔
ممن۔ اب مجھے کتے نے تو کاٹا نہین ہے کہ اتنی سی بات کے

واسطے پہاڑ کے جنم کا سفر اختیار کردن۔

اختر۔ بادل اور آسمان کو یہ لوگ ایک سمجھتے ہین۔

ممسن۔ بادل اور آسمان ایک نہین ہی۔ بادل تو چلتے پھرتے ہین اور آسمان لاجنبد ہی۔

اختر۔ آسمان پہاڑون سے نیچے نہین ہین۔

مرزا۔ مگر بادل تو نیچے ہین۔ یہ تو کئی بار اتفاق ہوا ہی کہ ہم پہاڑ کی اونچی چوٹی پر ہین اور بادل ہمارے نیچے نظر آتے ہین یہ تو ایک معمولی بات ہی مگر ہان پہلے ہمکو بھی یقین نہین آتا تھا۔ بچشم خود دیکھ لیا۔ اب کیون نہ یقین آئے۔

ممسن۔ بھئی واللہ ہنسی آتی ہی آپ بادلون سے اونچے چڑھ گئے۔ سچ ہی ع۔ جہاندیدہ بسیار گوید دروغ۔

راوی۔ محمد عسکری کے دل مین بھی شک تھا کہ بادل نیچے ہون اور انسان اونچے پر یہ بات انکے ذہن مین نہین آئی تھی مگر جب اختر اور مرزا صاحب نے باصرار کہا تو یقین آگیا اور فرمایا کہ میان ممسن جس شے مین انسان کو دخل اور واقفیت نہین ہی اُسمین بحث کرنا دخل در معقولات ہی اور آخر مرزا صاحب جھوٹ کیون بولتے اور منشی اختر صاحب انکی تائید کیون کرتے مگر میان ممسن کی طبیعت مین خود پسندی بہت ہی

ممسن۔ خداوند اب حضور سے تو خودی زبان نہین ملا سکتا

ع۔ مین تو خود پسند نہین ہون بھائی جان۔

ممسن۔ استغفر اللہ یہ کون مردود کہہ سکتا ہی۔

اختر۔ خدا گواہ ہی کہ حضور کے مزاج کا ایک رئیس بھی تو یہان نظر نہین آتا۔ ٹیبا برج مین مرزا جہان قدر بہادر اور یہان حضور۔

ساجد۔ ہزار فضیلت ہین ہمارے حضور۔

ممسن۔ حق تعالیٰ خضر الیاس کی عمر دے آمین۔

رفقا۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ع۔ یہ سب تم لوگون کی دعا کا اثر ہی۔

ممسن۔ حضور صاحب لوگون سے ملتے رہتے ہین بھلا کسی سے دریافت تو فرمائیے کہ بادل پہاڑ سے نیچے ہوتے ہین یہ نہین ہی بات پر بار حجت ہی۔

مرزا۔ کیا کیا بدتے ہو آؤ بولو۔

ممسن۔ کون بھئی زیادہ نہین دو دو من خربوزے بدتے ہین مگر عمدہ سے عمدہ ہون۔

محمد عسکری نے بات کا ٹکر کہا اچھا اسکا فیصلہ جلد ہو جائیگا اب مرزا صاحب سے چینا پہاڑ کے سفر کا حال سنیے مرزا صاحب نے حقے کا کش لیکر حضور اس مقام سے الموڑہ کے پہاڑ اور بندر ابن کے کوہ برف بار اسطرح صاف نظر آتے ہین جیسے یہان سے وہ سامنے والا شوالہ اور اگر چلیے تو دو مہینے مین بھی نہ پہونچے دور سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بالکل قریب ہین اور قریب پہونچنے سے عقل دنگ اور ہوش پران ہو جاتے ہین کہ الہدر سے بُعد برف کے پہاڑ حضور قابل دید ہین مگر سردی اس شدت کی ہی کہ کیا عرض کردن۔ در و دیوار سنسناتی ہوا اور ٹھٹھرن اس قیامت کی کہ الامان۔ ہملوگ اسقدر سردی کے عادی نہین ہین لہذا بہت ہی ناگوار گذرتی ہی اور جی چاہتا ہی کہ بھاگ جائین۔ اس پہاڑ کی چوٹی سے برفی کے اونچے مکانون کے مینار بخوبی نظر آتے ہین اور عجب دلچسپ سماں ہی ہملوگن نے اسی پہاڑ پر ایک ہموار مقام پر بستر بچھا دیا اور حقے پینے شروع کیے اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت پانی کا گھڑا سر پر رکھے ہوئے آرہی ہو بس یقین ہوا اپنے خداوند جتنے تھے سبکو سکتہ ہو گیا کہ الہدر سے حسن و صفا۔

کردے اس نے حیران سیکڑون
اور کامل نے پریشان سیکڑون

ڈوبے ہے ال ہو یوسفِ ثانی ترا | دیکھکے جاہ زنخدان سیکڑون
بعد مدت تجھکو پایا اے حسین | چھان ڈالے جب گلستان سیکڑون
ہم ہی اک عاشق نہین کچھ اے صنم | ہین ترے دنیا مین ہان سیکڑون

مجھے دل لگی سوجھی تو اُسکے فریب جا کرنے کے لیے مین نے کہا تیکھت ذرا سا پانی تو پلاوے تیکھت کا لفظ وہ نہ سمجھی مگر پانی کا لفظ سمجھ گئی اپنی پہاڑی بولی مین کہا (میلیا ٹرکن پانڑین وٹہ ہم پیت نہین انپڑ بھانا مین لیو تو دیدون) یعنی مسلمان کو پانی دنیا ہانی ریت نہین اپنے برتن مین تو تو دیدون اس میٹھی بولی سے اس فیسر مین ادا نے یہ الفاظ ادا ایسے کہ دلے اختیار جی چاہتا تھا زبان چوم لین اب سب کے سب پیشہ خطی ہو گئے ایک دست اُسکے نظارے کے لیے دوڑ کے آئے تو پگڑی گر گئی۔

اسپر ایک شاعر نے کہا ؎

اوسان شیخ بھولا یہ اُسکو دیکھکر | سبحہ کہین عمامہ کہین ارعصا کہین

ہمنے برجستہ جواب عرض کیا ؎

شیفتہ زلف عارض و دندان ہے جسکے یار | نسل کہین ہلالیہ کہین مہ تیا کہین
آبلہ ہی لف کی ہوکے سبب صنم | چین ہر کہین ختن ہر کہین خطا کہین

ہمارے ہمراہ ایک عاشق تن صنم پرست زر شر لبند مہب آتا فش ہیاک روشن دست بھی تھے عاشق تخلص کرتے تھے وہ انتہا سے زیادہ رقیق القلب اور حسن پرست تھے بے اختیار آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا ؎

عاشق کی چشم کی ہے روان نجلی | جسنا کہین ہر گنگ کہین جمنا کہین

وہ ماہر قوس قزح پر تار گئی کہ یہ سب مفتون و شیدا مجنون و فدا ہین پھر اُسوقت اسکی لوا کا فرو یکھنے کے قابل تھی اور اس لوا مین وہ ہے فہر کے معشوقون کی طرح بنوٹ کا نام نہ تھا۔ بالکل نیچر پر بھولے پن سے پوچھا (تو آدم کلک رو تو چھ) یعنی یہ آدمی کیون روتا ہر ہم بھلا کیا سمجھتے قلیون نے سمجھایا۔ ہائے اس وقت ہمارے دوست حضرت عاشق کے خرمن صبر پر اور بھی بجلی گری۔ معشوقہ

گلزار پوچھے کہ عاشق زار کیون مصروف گریہ و آہ آتشبار ہے
عاشق۔ خدا جانے کیون رویا۔ اور کیا دیکھا۔
ہم۔ تمھاری صورت زیبا پر عاشق ہو گئے۔
معشوقہ۔ میری سمجھ مین نہین آوے۔
ع ساس میٹھی بولی کے صدقے مارڈالا ظالم۔ ؎

بصورت تو بتے کمتر آفریدہ خدا | تراکشیدہ دوست از ظلم کشیدہ خدا

پہاڑ کا حال اور آیا کی چال

نواب نادر جہان بیگم کو شک کی جگہ یقین تھا کہ پہاڑ کا قیام مفر صحت ہر۔ اور ہر طرح کوشش کرتی تھین کہ نواب اس خیال سے درگذرین اور پہاڑ کے سفر کا قصد کرین۔ ایک روز انکی خالہ کی لڑکی نواب کلثوم النسا بیگم سے ملنے آئین تو۔ یون گفتگو ہوئی۔

ب۔ (بیگم) بہن ہمارے یہان مردون کو جو سوجھتی ہر اللہ کی عنایت سے انوکھی سوجھتی ہر۔
ک۔ (کلثوم) کیون کیون خیر باشد۔
ب۔ اب مین کیا کہون۔ کچھ ہنسی آتی ہر اور کچھ سچ ہوتا ہر۔
ک۔ عشکری دیلھا مین اور تم مین یون تو اللہ کے فضل سے عشق کا درجہ ہر مگر ظاہر مین ذری کم بنتی ہر۔
ب۔ اُنکی حرکتین ہی ایسی ہین۔
ک۔ کیا آخر ہوا کیا۔ پھر کوئی آنچ کی لی۔
ب۔ کہونگی تو تمکو بھی تعجب ہوگا۔
ک۔ کیا کوئی موئی کسی گھڑا لنے والے ہین۔
ب۔ نہین اتنی ہی تو غریب ہر جب سے وہ نکالی گئی تب سے پھر سکا نام نہین لیا۔ اور وہ تو ایسا اکلوتے بیٹے پر آئی تھی کہ تو یہ ہی بھلی میری چھاتی ہر مگوڑی کو دودھ دلواتی تھی یہ اور ان

موٹے کپڑے اوپر والون کا شمہ کے ساتھ حشر ہو۔ یہ تو اس دھیڑ بن مین تھے کہ مجھے طلاق دلوا دین۔ اور ان کو گھر دن کو غارت کرے۔ اور اس موئی بیوا کی اس بات مین ایسی چرٹھتی کہ لان تھی اور رتی بلند کہ جو کہتی تھی وہی یہ کرتے تھے ایک دن مین نے صفا ستھرا چائی اور قسم کھائی کہ افیم کھا کے سو رہو نگی۔

لاڈو۔ اے حضور وہ بات ہی ایسی تھی (مخاطب بیگم) حضور ہماری بیگم صاحب نے اپنے کانون سنا کہ وہ نواب صاحب سے کہہ رہی تھی کہ۔ اور حضور میرے دین آئی کہا کے مجھ مفلس دون مال زادی کا۔

ک۔ (متحیر ہو کر) کیا کہہ رہی تھی عسکری دولھا سے؟

لاڈو۔ حضور کہنے لگی کہ (بس بس یہ ٹھنڈی گرمیان ہمین نہ دکھایا کرو مجھ کو ہوا سے یہ نخرے بگھارو جا کے ہم بادشاہ وزیر دن کی تہین سننے والے ہین۔

ک۔ اور یہ غرط غنسا کیسے ہونگے۔

لاڈو۔ کون؟ سرکار؟ ۔ اے ہے۔ اب لونڈی کو زبان سے نکالنا زیبا ہے اللہ کی قسم جیسے بھیگی بلی۔

ک۔ خدا جانے موئیان مرد دن پر کیا جادو کر دیتی ہین کہ بالکل انکے بس مین ہو جاتے ہین کیا شکل صورت کی بہت اچھی تھی؟

لاڈو۔ اے ہے مین اب کیا عرض کرون آپ سے۔

ک۔ کیا ہماری بہن سے اچھی صورت تھی؟ اسکی۔

لاڈو۔ انکی بڑی چوٹی پر قربان کرون کل منھ کی ہے کہ کسی کا کام

بیگم۔ اک ذری سی جوان تو ضرور ہے۔

لاڈو۔ آگ لگے ایسی جوانی کو۔ جوان تو بون گدھی بھی کبھی ہوتی ہے جب چہرے پر نور ہی نہین تو جوانی کیا مال ہے خالی خولی جوانی ہوئی تو کیا شکل صورت بھی تو کوئی شے ہے آخر۔

ب۔ انکی بدولت اسکے کہنے بھر نے خوب چین کیے۔

لاڈو۔ خود دکھی پر چڑھ کے نکلتی تھی۔ بھائی واہ بیٹھے بٹھائے کسی بدولت دو شالے پھر ملکا تا پھر تا تھا کسی بڈھی ڈھوڈھو مان کی یا نچون گھی مین تہین اور سر کڑھائی مین۔

ب۔ اگر مین اس روز سختی نکرون تو وہ بلا ٹالے نہ ٹلے۔

ک۔ گریہ کشتن روز اول نہ کہ بعد نہ ماہ۔

لاڈو۔ اسکے کیا معنی حضور۔ ہم ——

ک۔ دو دو دست تھے دونون کی ایک ہی دن شادی ہوئی ایک مین جب دونون دوست ملے تو ایک نے کہا بھائی جیسے شادی کی ہے جان عذاب مین ہے۔ بیوی ایسی نک چڑھی کسی مزاج کی ملی ہے کہ ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتی اور مجھے تو گھر کی مرغی دال کے برابر سمجھتی ہے جیسے بھونکے مونگ اٹھتے جوتی بیٹھتے لات دوسرے نے کہا بھئی تم بھی کچھ اچھے مرد ہے ہو۔ وہ مرد کیا جسکی بیوی قابو مین نہو۔ ہماری بیوی تو آنکھین ملا کے بات تک نہین کرتی ہے ہمسے۔ تو وجہ کیا جس روز شادی ہوئی اسی روز سے پیشبندی کی۔ چوہا بل سے نکلا اور ہم چاقو لیکے دوڑے۔ بلی بولی اور ہمنے تنبیہ و اغوا ئین سے۔ آدی کی آواز کان مین آئی اور ہم لٹھ لیکے گرجے ہوے۔ بیوی بھی سمجھین کہ یہ تو کوئی بڑا جن ہے۔ بات کرتے تلوار سوت کے پھونچا ہاتھ کانپ اٹھی اور اب ہمارا رنگ خوب جما ہوا ہے۔ دوسرے دوست نے کہا اچھا ہم بھی آج سے ایسا ہی کرینگے شب کو گھر مین گیا تو فقیر نے دروازے پر آواز دی (سب بٹیرے کی سلامتی۔ روٹی دو اسے جتے شاہ کو) سنتے ہی لٹھ لیکے دوڑے۔ بیوی حیران کہ یہ کیا ماجرا ہے تھوڑی دیر مین ملا کو کس کے ایک تھپڑ لگایا تو وہ ڈانے لگی بس بس میان بس۔ عورتون پر ہاتھ اٹھاتے ہو۔ کوئی برابر کا مرد ہوتا تو اس وقت بتا دیتا۔ بیوی نے جو کیفیت دیکھی تو میان کے دونون ہاتھ پکڑ لیے اور چمٹ گئی۔

میان۔ چھوڑو بہین۔ ہم ایک آدھ کا خون کرینگے۔

بیوی۔ (ڈانٹ کر) چلو دیوانہ پن کی باتین نکرو۔

م۔ کہتا ہون چھوڑ دو مجھے بس۔

ب۔ چلو بہت بکو نہین۔ بڑی ہو گئے ہو کیا۔

م۔ دیکھو ہانکا۔ چھوڑ دو ہم کہا جائینگے۔

ب۔ کیا سنہری پی آتے ہو کیا۔ ارے لوگو دوڑیو شرمی ائی ہے اتا ہی۔ پاگل ہو گیا ہی۔ اسکو پاگل خانے لیجاؤ۔

م۔ چھوڑ دو۔ یہ دیکھو گنڈیری والا بولا۔ مین جاکے اسکو ذبح کرونگا۔

راوی۔ گنڈیری والا محلے ہی کا تھا۔ آواز پہچان کر بیوی نے ماما سے کہا ذری اسکو آواز دینا۔ کہو طاق مین اندر چلا آئے اسوقت کہان کا پردہ۔ ماما تو جلی ہوئی تھی ہی باہر سے گنڈیری والے کو لے آئی اور اسکے ساتھ ہی اپنے میان کو بھی بلا لائی۔ دونون نے اُنکے ہاتھ پکڑے بیوی نے رسی سے باندھ کے کھنچے مین کس دیا تب تو ہوش اُڑ گئے ہاتھ جوڑے کہ از براے خدا اب چھوڑ دو دوسرے دن دوست سے جاکے کہا کہ یار ہم تو تمھاری نصیحت پر عمل کر کے اور بھی ذلیل ہوے۔ دوست نے کہا اب کیا ہوتا ہی گربہ گشتن و ذلیل نہ کہ بعد نہ ماہ۔ یعنی بیوی پر غلبہ جانے کے لیے پہلے ہی دن ہلہ چوہے پر حملہ کرنا تھا۔ اب نو مہینے کے بعد بھلا کیا ہوتا ہی اب بیوی کیسی میان کی نصف کھولنی چاہیے

لاڈو۔ حضور کو بھی کیا کیا مثلین یاد ہین۔

ک۔ ہان اتنی باتین ہو گئین مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ اب کیا آچ کی ہے

ب۔ ایک روز بیٹھے بٹھائے کسی نے شگوفہ چھوڑا کہ حضور چلکے پہاڑ کی سیر کیجیے۔ انکو اتنی عقل تو ہو نہین راضی ہو گئے

ک۔ اور موے پہاڑ پر رکھا کیا ہی آخر۔

ب۔ یہ تو وہ سوچے جسکو عقل ہو۔

لاڈو۔ حضور یہ سب ان صاحبون کی شکرانی ہی بیوی رئیس بدنام کر دیتے ہین۔

ک۔ جب بیفکری کی روٹیان ملتی ہین تو ایسی ہی سوجھتی ہی اور انکا ہوا ہی کیا ہی انکو دو مگدری کی دل لگی ہاتھ آتی ہی اور یہ نہین سمجھتے کہ ان موے مفت خورون کا کیا جائیگا۔ انکی تو ماما پنجتان کہین نہین گئی ہین۔ انکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی۔ ان کمبختون نے صدہا گھر تباہ کر دیے ہین ایک دو کی کون کہے۔ اور خرابی یہ ہی کہ یہ رئیسی گھرون دیکھتے جاتے ہین مگر ذرا عبرت نہین۔

لاڈو۔ بیگم صاحب انکی باتون مین جادو ہوتا ہی۔

ک۔ ہان تو کچھ ایسا ہی۔

ب۔ مجھ سے لاڈو نے آنکے کہا کہ بیگم صاحب ہان تو پہاڑ پہ جانے کی تیاریان ہو رہی ہین بس ٹانون تلے سے مٹی نکلگئی سناٹا چھا گیا۔

لاڈو۔ بیگم صاحب مین ہاتھ جوڑ کے عرض کرتی ہون کہ خدا کے لیے لونڈی کا نام نہ لیجیے گا۔ مجھے یہان رہنے دیجیے گا یا نہین۔

ب۔ جبتک جان مین جان ہی۔ تم چھوٹ نہین سکتین (کلثوم النسا کی طرف مخاطب ہو کر) بس اتنا سننا تھا کہ مین آگ بھبھو کا ہو گئی اور جیسے ہی سنا کہ اندر آتے ہین کوٹھے پر چلی گئی اور دروازہ بند کر دالیا۔ تاڑ گئے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی۔ اب ہزارون قسمین دیتے ہین لاڈو کی خوشامدین کرتے ہین کہ دروازہ کھولدو آخر خیر خیلگی کا ہیکی ہی۔ کچھ ہم بھی تو نہین۔ بڑی دیر تک خوشامد کیا کیے مگر مین نے ایک نہ سنی۔ آخر کار قسمین کھانے لگے کہ پہاڑ جانے کا قصد کرونگا تب جسمین کھلوائین تو مین نے دروازہ کھلوایا۔

لاڈو۔ اب ایک دن پھر یہی بات چیت ہوئی تھی۔

ک۔ مگر اتنا مادہ ہی نہین کہ پہاڑ دن کا سفر کرین۔

ب۔ مادہ نہین سہی۔ لوگ تو مادہ پیدا کرا دینگے۔

ک۔ ہمارے محلے مین ایک آیا رہتی ہی وہ ہر سال اپنے صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر جایا کرتی ہی اُس سے حال دریافت کرلیا

ب - ابھی نہ بلواؤ - مگر جو پاس رہتی ہو -

کلثوم النسا بیگم نے اپنی مہری بھیجکر آپا کو بلوایا آپا نے آن کر جھک کے سلام کیا اور کہا حضور نے کیوں یاد فرمایا ہے -

کلثوم النسا بیگم نے کہا ابکی تم پہاڑ پر صاحب کے ساتھ نہیں گئیں آپا نے کہا ہاں حضور ہمارے صاحب تو مارچ میں جاتے ہیں پہاڑ پر اور ستمبر میں نیچے اترتے ہیں - پوچھا ہر سال پہاڑ پر جاکے کیا بناتے ہیں - کہا حضور وہاں کی سی آب و ہوا کہاں پائیے بیمار جاتا ہے تو دو مہینے میں چنگا ہو کے آتا ہے کیسا ہی بیمار کیوں نہ ہو چٹکیوں میں اچھا ہو جائیگا حضور وہاں تو گرمی کا نام بھی نہیں ہے جیسی یہاں چلا کرتی ہے تو توبہ تو وہاں کہاں جن دنوں میں یہاں لو چلتی ہے اور امیروں کے ہاں خس کی ٹٹی اور پنکھے لگے ہوتے ہیں اور دن کو چلنا دوبھر ہو جاتا ہے ان دنوں پہاڑ پر اس طرح کی سردی ہوتی ہے کہ دن کو بے سردی کے کپڑے پہنے ہوئے انسان باہر نہیں نکل سکتا اور پانی کا حال کیا عرض کروں بڑا ہضم ہے پیا اور کھانا ہضم ادھر اتنا ٹھنڈا ہے کہ برف کی کیا حقیقت ہے دانتوں میں لگتا ہے حضور جو شخص ایک دفعہ پہاڑ کی ہوا کھا آتا پھر وہ پہاڑ کے نام پر لوٹ ہو جائیگا حضور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے میں کیا عرض کروں -

کلثوم النسا بیگم ہنسکر کہنے لگیں یہ اچھی نہیں - جو کہیں سکر دیوتا سن لیں تو غضب ہی ہو جائے پھر تو ادھر بھی لوٹ ہو جائینگے

آپا بولی وہ مقام ہی ایسا ہے - خاص رئیسوں شہزادوں کے لیے ایسے دیس کے لیے تھوڑا ہی ہے - جو لوگ پہاڑ پر سال میں دو چار مہینے بھی رہتے ہیں وہ بڑے نصیب والے لوگ ہیں اُنسے پڑھ کر نصیبا اور کسکا ہے -

یہ تقریر سُنکر بیگم صاحب کو بڑی حیرت ہوئی - یہ اب تک سمجھی تھیں کہ پہاڑ پر جانا بڑی سیر کی جگہ ہے - اور وہاں جنگلوں میں درندے جانور رہتے ہیں اور آدمیوں کو کھا جاتے ہیں -

ب - بھلا وہاں جانوروں سے کیونکر لوگ بچتے ہیں -

آپا - (ہنسکر) حضور وہاں بھی ایسی ہی آبادی ہے جیسی یہاں ہے جانور کیسے -

ب - اور ڈاکو جو وہاں پہاڑوں میں رہتے ہیں -

آپا - حضور ڈاکو کیسے - وہاں تو ہمنے ان پانچ چھ برسوں میں کبھی سوئی بھی چوری جاتے نہیں دیکھی - سونا اچھالتے چلے جائیے آنکھ اٹھاکے نہیں دیکھ سکتا کوئی -

ب - بھلا جب چڑھائی پر آدمی جاتا ہے تو بڑا دُر معلوم ہوتا ہوگا

آپا - ڈر کا ہے کا حضور - ذرا ذرا سے بچے دوڑتے ہوئے جاتے ہیں اونچی اونچی چڑھائیوں پر لوگ گھوڑے دوڑاتے جاتے ہیں

ب - وہاں کا پانی کیسا ہے -

آپا - ایسا ہے کہ اللہ کرے سب کہیں ویسا ہی ہو - دو ناچوز گنا کھانا کھائیے اور پانی پی لیجئے فوراً ہضم -

ب - ہم تو کچھ اور ہی سُنا کرتے تھے ہم سمجھتے تھے کہ وہاں کچھ کھی ٹھیک نہیں سکتا ڈاکے پڑتے ہیں ادھر کے لوگ وہاں زندہ نہیں رہ سکتے -

آپا - ہزاروں آدمی نیچے سے وہاں جاتے ہیں اور خاصے ٹھسے کٹے آتے ہیں - لاٹھ صاحب (لارڈ) وہاں رہتے ہیں بڑے بڑے صاحب لوگ رہتے ہیں سیٹھ ساہوکار مہاجن لکھ پتی کروڑ پتی رہتے ہیں آپ نے جو بات سُنی ہے اُلٹی ہی سُنی ہے - وہاں تو حضور بیمار لوگ جاتے ہیں کہ اچھے ہو کے آئیں اور حضور نے یہ سن لیا کہ وہاں لوگ بیمار ہو جاتے ہیں یہاں ٹھٹھر ٹھٹھر کر یہاں ہوتی ہیں وہاں چوری کا نام نہیں ہے اور آپ فرماتی ہیں کہ ڈاکے پڑتے ہیں ادھر کے جو وہاں جاتے ہیں خوش ہو کے آتے ہیں حضور -

ب - تمکو وہاں رہنا اچھا یا یہاں -

آپا - سردی میں یہاں گرمی برسات میں وہاں سردی وہاں کی ہمنے نہیں دیکھی مگر اصل دن کے رہنے والے وہاں کی سردی برداشت بھی

نہیں کر سکتے کیونکہ برف بہت گرتی ہی اور گیہا ٹھنڈ نے لگتا ہی جن دنون یہان گرمی ہوتی ہی وہان جاڑا پڑتا ہی دیکھنے کے قابل ہی حضور بھی ایکبار دفعہ چلین۔

آیا کی باتین سنکر بیگم صاحب دنگ ہوگئین اور کہنے لگین کہ جو ہمکو معلوم ہوتا تو ہم کاہیکو اتنی باتین بڑھاتے ہتو کچھ اور ہی سمجھے ہوے تھے ہم سمجھتے تھے کہ وہان پانی لگتا ہی اور لوگ اندے ہو جاتے ہین اور شیر کے شکل ہین یہ نہین کیا معلوم تھا کہ وہان آدمیون کی بستی ہی جب دو کے وہان گئے ہی جاتے ہین تو کیا آرج ہی۔ نواب کب ہمنے ناحق اس دن بڑا بھلا کہا کلثوم النسا مسکرانے لگین اور بولین کہ ہم ایک ایسی بات کہدین اس وقت جس سے تم پہاڑون کے خلاف ہو جاؤ گی۔ پوچھا وہ کون سی بات ہی۔ کہا پہلے ہم آیا سے دریافت کرلین کیون آیا جی بھلا وہان جادو ٹونے کا بھی چرچا ہی۔ یہ سنتے ہی بیگم صاحب کانپتی ہوئی بولین ارے خدا ان جادوگرنون کو غارت کرے کلثوم النسا بیگم نے کہا جادوگر وہان نہین ہین۔ وہان جادوگرنیان ہین جو رکھ کو دودھ پھر بیل یا بکرا بنا کے رکھتی ہین اور شام کو پھر آدمی بنا دیتی ہین مگر اسکو جو پسند آجاے اور جو پسند نہ آئے اس سے انکو کچھ بھی نہین کہتی پس پسند آجانا ستم ہی ناپسند آیا اور قیامت آئی جان عذاب مین پڑ گئی۔ کہین کا نہ رہا۔ سنے کئی عورتون کی زبانی سنا ہی کہ پہاڑ پر کی عورتین جادو مین بڑی برق ہوتی ہین۔ اور خوبصورت اور جوان مرد کا تو وہان جانا اپنے اوپر قیامت ڈھانا ہی۔

آیا یہ گفتگو سنتی رہی اور جب کلثوم النسا بیگم خاموش ہوئین تو اسنے اپنے تجربے کا حال بیان کیا۔ کہ مین نے تو آجتک کوئی جادوگرنی دیکھی نہین مگر ہان ایک بات ضرور کہونگی وہان کی عورتین بڑی قبول صورت ہوتی ہین بس سب سے بڑا جادو یہی ہی۔ اور حضور اس سے بڑھکر جادو اور کیا ہوگا جن صاحب کے پاس ہم نوکر ہین اُن کا کوئی چوبی سوٹی

سن ہوگا اور بیگم صاحب ایسی صورت پائی ہی کہ مین کیا کہون جو میم دیکھتی ہی پھڑک جاتی ہی عاشق ہو جاتی ہی اور مین تو حضور دن رات انھین کی صورت دیکھا کرتی ہون۔ دیکھنے کے قابل ہی۔ اسی طرح اس ملک کی عورتین بلا کی حسین ہوتی ہین کہ مرد دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو جاتے ہین اور دم بھرنے لگتے ہین۔

ب۔ (بیگم) یہ بڑی بری بلا ہی۔

ک۔ (کلثوم) اور پھر عسکری دولھا سے مرد۔

ب۔ یہان کی بدصورت عورتون پر تو ٹوٹ ہوئی جاتے ہین نہ کہ وہان کی گوری چٹی عورتون پر۔

ک۔ اور اگر جادو کیا تو اور بھی غضب ہی

ب۔ وہ بیچارہ جادو ہی یہ کب چوکنے والے ہین۔

آیا۔ اور کوئی جادو مین نے وہان دیکھا نہین۔

ک۔ وہ جادو جس سے آدمی بیل بنجاتا ہی۔

آیا۔ یہ تو بیگم صاحب ہمنے نہین دیکھا۔

ب۔ بیل اور بکری۔ اور بھیڑ بنا دیتی ہین۔

ک۔ اصل یہ آدمی کو بیل کیونکر بنا دیتی ہین۔

آیا۔ جی حضور بیل ویل کچھ نہین۔

ب۔ یہ سارا حسن کا فساد ہی۔

ک۔ نہین ہی تو کچھ ضرور خالی حسن ہی نہین ہے۔

ب۔ وہ کچھ ہو ان مردوون کو ایک نہ ایک دل لگی ضرور ہاتھ آجاتی ہی اور کچھ نہین تو پہاڑ کی عورتین ہی سہی یہ عورتون کے بھیجے دیوانے ہین۔

آیا۔ پھر اس سے بڑھکر خوبصورتی اُنکے لیے اور کیا ہی مردون کو عورتون سے زیادہ پیاری اور کیا شی ہی۔ یہ تو خدا نے جوڑا بنایا ہی حضور۔ اور جو حسین عورت دیکھی تو بس گر گئے ہین۔

ہمارے صاحب کو آلٹی عورتین پسند کرتی ہین۔
لاڈو۔ تمھارے صاحب کی عمر کیا ہی آیا۔
آیا۔ اجی کوئی بیس چوبیس برس کی۔
ب۔ کیھین تمکو تو نہین پسند کرلیا صاحب نے۔
ک۔ ہان ہین تو آیا بھی جوان ابھی۔
آیا۔ (جھینپتی ہوئی) سرکار ہم غریب آدمی ہین ہمین کون پوچھتا ہی مگر ہان صاحب بھی دیکھنے کے قابل ہین۔
ک۔ بھلا پھر ہم کیونکر دیکھ سکین گے انکو۔
آیا۔ حضور کوئی نہ کوئی ترکیب نکالی ہی جائیگی۔
ک۔ اگر ہمکو دکھادو تو پانچ اشرفیان دین۔
آیا۔ بہت خوب سرکار اور وہ حضور چاہے کچھ بھی نہ دین تو کیا پروا ہی حضور ہی کا دیا کھاتے ہین یا کسی اور کا یہ سب حضور کی جوتیون کا صدقہ ہی۔ ہمارے اور ہمارے بال بچون کی پرورش کون کرتا ہی۔
ک۔ بھلا تمھارے صاحب ہمکو کاہے کو پسند کرینگے۔
آیا۔ اے واہ کیون نہ پسند کرینگے ایسی صورتین انھون نے دیکھی کہان ہونگی حضور۔
ک۔ اچھا انکو یہان لاسکتی ہو یا کچھ تو ہوا کھاتے ہوے ہم ہی چلے چلین۔
آیا۔ اجی نہین بیگم صاحب انکو حاضر کردونگی۔
ک۔ ہم تمکو نہال کردینگے آیا جی۔
آیا۔ (سلام کرکے) حضور کی پرورش ہی۔
ک۔ مگر قول جو ہارچکی ہو اسکا خیال رہے۔
آیا۔ سرکار۔ قول جان کے ساتھ ہی ایسی بات ہی۔
راوی۔ بیگم صاحبہ مع قمرالنسا بیگم کے کلثوم النسا کی سی یا کہا زہرت اور یون پھسل جائے۔ انکی نیت بدلی ہوئی دیکھکر انھین بڑی حیرت ہوئی مگر چپ۔ لاڈو الگ حیرت مین تھی کہ یہ کیا ماجرا ہی۔ مگر سب کے سامنے زبان سے کوئی کلمہ نہین نکال سکتی تھی۔
ک۔ دیکھین تمھارے صاحب کو بھی دیکھ لین۔
آیا۔ حضور کہ سانس انسان کی بند ہوجائے۔
ک۔ اچھا تو کل تم انکو بلالاؤ مگر ہمسے ایک گھنٹہ پہلے آن کے اطلاع کو دینا۔
جب آیا رخصت ہوئی تو کلثوم النسا نے پردے کے پاس جاکر کچھ کہا اور اور بیگم صاحب اور لاڈو مین باتین ہونے لگین کہ یہ کیسا جرا ہی کلثوم النسا بیگم کو یہ کیا ہوا ہی یہ تو ایسی نہ تھین اور نہ اسلئے اس طرح کی امید تھی خدا جانے آج یہ کیا ہوگیا۔ انسان کی طبیعت کا بھی کچھ ٹھکانا نہین ہی۔ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی ہوجاتی ہی بھلا کبھی یقین آسکتا کہ کلثوم النسا بیگم ایسی ہوجائینگی کہ ننگ و ناموس کا خیال نہ رکھینگی۔
لاڈو نے کہا بیگم صاحب مین سمجھتی ہون کہ یہ سب انکی دل لگی ہی آیا کے بنانے کے واسطے۔
اتنے مین کلثوم النسا بیگم آیا کو رخصت کرکے آئین اور آتے ہی کہا کہ بیگم صاحب سے کہا اس آیا کی باتین سنین یہ مزا اس قابل نہین ہی کہ بیٹھ کر سنین مین آپ سے پائین مین اسکی گفتگو سے پہلے ہی تاڑ گئی تھی کہ کٹنی ہی مجھے جو پہلے سے اسکا حال معلوم ہوتا تو ہرگز ہرگز نہ آنے دیتی مگر خیر۔ اب سے آگے گھر سے کے گھڑی گھڑی مزا اپنے صاحب کا دیکھا کرے کہ چوبیس برس کا سن ہی بڑے خوبصورت ہین غرض ان کی جان تیتی ہین اور دیکھتے ہی عاشق ہوجاتی ہین لے اپنا عشق بھی ظاہر کیا کہ خود بھی صاحب پر جان تیتی ہین اسمین رے عشق اور ایکدفعہ نہین بارہا یہی کہتی جاتی تھی کہ ہمارے صاحب جیسے حسین و گلبدن مین نے سچ کہتا ہون نے بھی کبھی کسی کو ایسے باتون باتون مین لٹو نہین دیکھا یا کچھ بنایا کہ بھی کچھ کی کہ دل کی تو کچھ کہی نہین جاتی تب ہوگی جب صاحب کے لپٹنے لگینگی اور مین بتا بتا دونگی دل مین گلبان دینی اور کوستی ہوجائینگی ایسی بدعورتون کو تو قبر کے مُردے پر اڑا دے بس۔

بیگم صاحب یہ سنکر کھلکھلاکے ہنس پڑین۔ کہا تمنے اچھا مقرر
چست کیا یہان لاڈو اور ہم آپسمین یہی باتین کر رہے تھے کہ کلثوم ہنسا
بیگم کو اسوقت سوجھی کیا کرے ایسا نے قابو ہوجانا ہی بھلا دین اور
دنیا دونون کی بھول گئین اور سبکے سامنے نے تکلف کہنے لگین کہ
صاحب کے بلالاؤ۔ اور مین تو تھر تھر کانپتی تھی کہ چوکین کو خبر ہوگئی
تو قیامت ہی کا سامنا ہوگا کہینگے اور بھلے تو کہنون کے ذریعہ سے
نامہ پیام ہونے لگے۔ مگر تم بڑی شہ زور ہو بھئی اور اسطرح سے
چکمے دیتی کہ آدمی دھوکے مین آجاتا ہی مین خود دھوکا کھا گئی
تھی کہ یہ سچ مچ کہہ رہی ہین لاڈو میری صورت دیکھتی تھی اور مین لاڈو
کی کہ یہ کہہ کیا رہی ہین اب کسی کو سمجھی ان لیکے ضرور یہی کہیگی ایسا نہو
فضیحتا ہو مین تو ابتک کانپ رہی ہون۔ اور اسوقت بھی بدن
تھر تھرا رہا تھا۔ لاڈو نے بھی انکی رے سے اتفاق کیا اور کہا کہ
میرے تو ہوش اڑے ہوے تھے کہ یہ کیا غضب ہو رہا ہی اور کیسی کفر کی
باتین بیگم صاحب کر رہی ہین یہ انکو اسوقت سوجھی کیا اور اسکی صورت
سے مجھے نفرت ہوگئی ہی تھی۔ لالا ہی حضور مجھسے کہتی تھی کہ اگر ان تو مین
سے ایک کو راضی کرو تو جو کہو سو کرون مین نے کہا خبردار مجھسے ایسی باتین
مکرر مین ان باتونمین پڑتی ہون مجھے بھی کوئی ایسی ویسی بازار کی تو
یا انکو عام سمجھتی ہو ہم بیسیون مین جانے والے ہمکو بھلا ان باتون سے
کیا سروکار اگر ایسا کرین تو کسی بھلے انس کے گھر مین بھلا کاہے کو
جانے پائین لاکھون کروڑون روپے کا ہمارا اعتبار ہی ہمکو
یون کیا کم ہی کہ دل فصل کو کے لینے کا لالچ کرین کیا مجال

ب۔ (بیگم سیر اکلیجہ دھک دھک کر رہا ہی۔

ک۔ (کلثوم) مین چوٹون سے تاڑ گئی تھی۔

لاڈو۔ مین بھی تھر تھر کانپ رہی تھی حضور۔

ب۔ کبھی پہلے ایسی باتون کا چرچا ہوا کہان تھا

ک۔ تم بیٹھے بیٹھے دل لگی دیکھتی جاؤ بس۔

ب۔ اب زیادہ اس بات کو نہ بڑھاؤ بہن۔

ک۔ اجی ہی تم گھبرائی کیون جاتی ہو۔

ب۔ ایسا نہو کہ مردون تک یہ بات پہونچے۔

ک۔ پہونچیگی بھی تو کیا ہرج ہی اسمین۔

ب۔ شاید یہ گمان کرتی ہو کہ آج ہنسی ہنسی مین ایسا کہا کل
کو سچ مچ یہ باتین ہونے لگینگی۔

ک۔ نہین بہن ہمکو سب جانتے ہین۔

لاڈو۔ مگر اس وقت تو مین سمجھی تھی کہ خدانخواستہ
دشمنون کی نیت ڈانوان ڈول ہوگئی اور مین اللہ سے
دعا مانگتی تھی کہ آیا چڑیل یہان سے جائے تو مین سمجھاؤن

ب۔ مجھسے اور لاڈو سے یہی باتین ہو رہی تھین

ک۔ یہ تو مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی بہن۔

ب۔ مگر بڑی چھنٹی ہوئی عورت ہی یہ آیا مردار۔

لاڈو۔ اجی ہو اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی۔

ک۔ بہو بیٹیون کو ایسی ہی شتا مین تو خراب کرتی ہین۔
کس مزے سے تعریف کرتی تھی لالے حسین اور خوبصورت
ہین کہ عورتین دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہوجاتی ہین
اور مرنے لگتی ہین مجھے دل ہی دل مین ہنسی آتی تھی کہ یہ بک
کیا رہی ہو اور کس مزے سے رنگ جماتی تھی کہ توبہ ہی
بھلی۔ بس یون ہی عورتین خراب ہوجاتی ہین مگر مین تو
انکی قسمت سے واقف ہون۔

چہ میگوئیان

ایک ذرنوابصاحب نے بیگم کو خوش پاکر مذاق کرنا شروع کیا۔
ع جس طرح ہم لوگون کی عورتون پر نظر پڑتی ہی تم لوگون
کی مردون پر پڑتی ہوگی۔

راوی۔ سبحان اللہ اچھا سوال کیا۔

ب۔ (شاکر) تمھاری بھی کیا باتین ہین۔

ع - مین ایک نہ مانونگا - ایسا ضرور ہوتا ہوگا - چاہے
ہی سے نہ دیکھو - مگر حسین مرد اچھا تو معلوم ہوتا ہوگا -

ب - وہ حسین کون شے ہے جو اچھی نہین معلوم ہوتی - خوشنما پھول
کتنے اچھے معلوم ہوتے ہین - عمدہ گھوڑا کیسا اچھا معلوم ہوتا ہے
مگر حسین مرد کو نا محرمون کے دیکھنے کا موقع کہان ملتا ہے -

ع - عورتین تو ہوا کھانے نکلتی ہین - کھڑکھڑیان ہی ہوتی ہین
گورے گورے ہاتھ تو پیاری پیاری انگلیان صاف دکھائی دیتی ہین

ب - تمکو سب عورتون کے ہاتھ گورے ہی گورے سوجھتے ہین
چاہے کالے کلوٹے اُلٹے توے ہی کے سے کیون نہون جب کسی
عورت کا ذکر کرتے ہو یہی کہتے ہو کہ گورے گورے گال ہین
پیاری پیاری انگلیان ہین - گول گول چہرہ ہے - بڑی بڑی آنکھین
ہین اور اتفاق جو ٹ نہ بلوائے تو کالی کوئلا سی ہونگی -

ع - اب سب کی سب تمھارا ساحسن کہان سے لائین -

ب - اوپر کے دل سے کہہ رہے ہو -

ع - کیا مجال - بناوٹ سے ہمین کیا مطلب -

اسی ذوق تکلف ہین ہے تکلیف سراسر آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے	←

راوی - واہ واہ کیا موقع پر محل شعر پڑھ دیا آپنے
آپ بھی اپنے وقت کے فسانہ آزاد کے خوجی ہین -

ب - کہو اب پہاڑ کے سفر کی کب تک تیاریان ہین -

ع - یہ تمکو پہاڑ کے نام سے اسقدر وحشت کیون ہوتی ہے

ب - پہلے تو ہم سمجھے تھے کہ پہاڑ کا پانی اودھر کے آدمیون
کو راس نہین آتا -

ع - اس الشوانی عمل کے صدقے -

ب - ایک آدمی کا کلکتہ کے الفانسٹن نے بولایا تھا وہ اپنی میم صاحب
کے ساتھ ہر سال پہاڑ چلا جاتا ہے - بڑی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی
کہ کوئی اندیشہ مطلق نہین ہے - ہزارہا لاکھون آدمی آتے جاتے ہین پڑ رہا ہے

ع - چلو تمکو بھی پہاڑون کی ہوا کھلا لائین -

ب - (ہنسکر) کیا مین بھی میم صاحب ہون - مگر وہان
تمھارے جانے مین ہمین ایک بڑا خوف ہے -

ع - خوف! وہ کیا - کیا شیر نکلتا ہے وہان

ب - سنا کہ وہانکی عورتین بڑی جادوگرنین ہین اور سب سے
بڑا بھا وہ یہ ہے کہ حسین ہوتی ہین اور تمکو اسکا مرض ہے جیسے سامنے
تمھارا یہ حال ہے تو وہان تمکو کون روکنے والا ہے - ننگے کی اوٹ
پہاڑ - وہان تو اور بھی کھل کھیلوگے -

ع - تم بڑی بدگمان ہو بیگم - اب وہ ولولہ کہان -

ب - اے ہے ابھی بڈھے ہوگئے یہ ہمارے بنانے تمھارے
کی ساری باتین ہین - تم دو سو برس کے بھی ہو جاؤ تو بھی تمکو
یقین نہین کہ تمھاری بوا لہو سی جائے -

ع - اب اس وہم کا کیا علاج کرون -

ب - جس شے کو ہم اپنی آنکھون دیکھتے ہین اسمین ہم کیا خاک جھوٹی
سنی سناتی ہوتی تو شاید دھوکا ہو جاتا - مگر جس شے کو صاف صاف
اپنی آنکھون دیکھا اسمین تم کیا آڑن گھائیان بتاؤگے -

ع - قسم تک کھائی مگر تمکو یقین ہی نہین آتا -

ب - تم مردون کی بات کا اعتبار ہی کیا ہے اور مرد بھی کیسے کہ تمھارے
سے چھٹے ہوئے تماش بین - تم تو قرآن بھی اٹھاؤ تو یہ
ہرگز یقین نہ آئے -

ع - تم کھانے کے کتے ہو بیگم اسکو صرف گانا سننے کے لیے نوکر
رکھا تھا کہ دو گھڑی لطف حاصل ہو - گاتی اچھا ہے -

ب - خاک اچھا گاتی ہے گاتی ہے اور روتی ہوئی اپنے گلے کھجلا کھجلا کر (تھوتھو)

ع - شکل و صورت تو ہے نہین کچھ -

ب - یہ سب ہمارے دکھانے کے لیے یا تین ہے ہوا ن فوراً تین تھوتھو
نکلے اسکے پیچھے - اب کہتے ہو گانے کے لیے نوکر رکھی تھی یہ آڑن گھائیان

ع - اب اسکو پھر نوکر رکھ لین (ہنسکر)

ب۔ (جھک کر) (دھکا دیکے کہ ہوا گو ٹھادکھا کر) ہماری بلا سے ایک نہین بیس رکھو ہماری تو ست بجائیگی۔ اوپین سو حق ہون انکو تمھاری محبت بھلا کیا ہوتی ہوگی۔ وہ تو رہے بے عشق ہین ہم تک وہ پاس ہی تب تک سب کچھ ہی اور ٹھکمل ہو گئے تو دغا بول دی بے زر عشق نہین ٹہن ع۔

زر ہو تو سب اوٹتے ہین بے زر کا خدا حافظ

تم بسم اللہ کرکے نوکر رکھو۔ شوق سے نوکر رکھو۔

ع۔ (پیار کرکے) اب کسی کے ساتھ نکاح پڑھوالینگے۔

ب۔ (ہاتھ سے جھٹک کر) ضرور سو کام چھوڑ کر۔

ع۔ تو تم خفا کاہے کو ہوتی ہو بیگم۔

ب۔ ہماری جوتی کی نوک خفا ہو۔

ع۔ ابکی پہاڑ پر سے کسی کو تلاش کرکے لائینگے۔

ب۔ ایک میری خاطر سے بھی ہو رہی ہی کیا ہو۔ بلکہ ایک نہین دو سہی۔ یہ تم جھکی کیا کہتے ہو۔ پہاڑن ہو چاہے کوئی ہو۔

ع۔ سنو بیگم دل لگی تو ہو چکی اب اصل بات کہین ہم ارادہ بھی چاہتا ہی کہ پہاڑون کی سیر کرین۔ مگر پندرہ دن سے کم مین واپس آجائینگے۔ تین چار روز آجانے کے ہوے اور گیارہ بارہ روز قیام کے۔ اور خدا گواہ ہی وہان ذرا بھی خوشی نہین ہی برسون کی بسی ہوا اور صاحب لوگ بہت کثرت سے جاتے ہین ڈاکٹر صاحب نے بھی مجھے صلاح دی ہی کہ پہاڑ جاؤن ع

چہ خوش بودے کہ برآید بیک کرشمہ دو کارے

سیر کی سیر اور فائدے کا فائدہ۔

ب۔ جانے مین مجھے صرف یہی خیال ہی کہ تم وہان کسی پر دل نہ بھر جاؤ۔ کسی سوت مردار کو نہ لاؤ۔ بڑا خوف تو تم سے یہی ہی اور تم بھی اللہ کے فضل سے ایسے وضعدار ہو کہ یہ وضع عمر بھر نہ چھوڑوگے تمکو نہ لاکے جین ہی نہین آتا۔

ع۔ اچھا جب سے اسکو چھوڑا اور کسکو نوکر رکھا۔

ب۔ مجھے رتی رتی خبر پہونچتی ہی۔ یہ شاہ چھڑا کی گلی مین شام سے کہان غائب رہتے ہو بلبل ہند کٹنا کیون ہر روز آن موجود ہوتا ہی میرا بس چلے تو کھڑے کھڑے شہر بدر کرا دون موے کو۔

ع۔ شاہ چھڑا کی گلی مین ایک مولوی صاحب رہتے ہین

ب۔ ہان تو اُنسے سبق پڑھنے جاتے ہوگے۔ ع

کریما بہ بخشائے برحال ما

ع (بہت ہی ہنسکر) سبق پڑھنے کی ایک ہی کہی۔ ہمارے دوست ایک مولوی ہین۔ اُنسے ملنے جاتے ہین یہ بھی کوئی گناہ ہی سبحان اللہ۔

ب۔ اور یہ بلبل ہند کیون ساتھ رہتا ہی۔ وہ بھی مولوی صاحب کے ہان سبق پڑھتا ہی کیا۔ مولوی دولوی تو سب کہانی ہی وہ مکتب خانہ ہی اور ہی جہان خصوصرجاتے ہین۔

ع۔ یا خدا اس بدگمانی کا کیا علاج کرون۔ اب تمھارے مارے گھر سے نکلنا چھوڑ دون آخر۔

ب۔ وہ اگر سات پردون مین بھی رہوگے تو اپنے تھکھنڈون سے نہ باز آؤگے مجھے اسمین تمھارا رتی بھر بھی بھروسا نہین ہی۔

ع۔ اللہ اللہ ایسے ایسے نے اعتبار ہو گئے ہم۔

ب۔ ہو ہی۔ اپنے کرتوتون۔

ع۔ اچھا اب آج سے پردے کی بو بو بنکے بیٹھینگے۔

ب۔ سب کچھ کرو گے مگر ہماری اس وقت کی بات یاد رکھنا کہ اگر پہاڑ گئے اور وہان سے کسی کو ساتھ لائے تو مین ہرگز کھانے کو نہ پوچھونگی۔

ع۔ (گلے مین ہاتھ ڈالکر) تمکو یہ کیا ہو گیا ہی۔ مین کہتا ہو ایک بات ہوئی ہوگی۔ اب گھڑی گھڑی اسکا ذکر کیا قسم کھائی کہ اب ایسی بات کبھی نہ ہوگی۔ لاؤ اور دیکھو کہ قسم کے مطابق چلتے ہین

یا نہیں ابکی آزمائش تو کر لو۔

ب۔ مین تو آزمائش کرتے کرتے دیوانی ہو گئی۔

ع۔ ابکی پورے اُترینگے دیکھ لینا۔

ب۔ ساتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ جو وہان سے ایک معاملہ نہ آئی تو مجھے تو بڑا ہی تعجب ہوگا۔ مین تو تمھارے مزاج سے واقف ہو گئی ہون تمنے تو طبیعت ہی اس ڈھب کی پائی ہے۔ اسمین تو تم بے بس ہو کر دیکھا۔

ع۔ اور تمنے کیسی طبیعت پائی ہے چلبلی۔

ب۔ کیا چلبلاپن دیکھا تمنے۔ کیا چلبلاپن دیکھا۔

ع۔ اب ایک تو چلبلاپن یہی ہے کہ گردن سے ہار اتا چھٹکے دیتے

ب۔ کیون نہ چھٹکین تم اپنے سہارے نہ بیٹھو گلے مین ہی کے ہاتھ ڈالنا جسکو پہاڑ سے لاؤ گے۔

ع۔ ہم تو وہان سے ایک پہاڑی مینا لائینگے اور اُسکو سکھائینگے کہ بیگم کو دعا دیا کرے صبح و شام۔ تو پھر ہم سفر کی تیاریان کرین۔

ب۔ ایسے ہی تو ہمارے بس مین ہو۔ نا۔

ع۔ بس یہی بات تو بُری معلوم ہوتی ہے ہمین۔

ب۔ اگر وہان جانے سے کوئی فائدہ ہو تو جاؤ مین تو جاتی ہون کہ اس لون اور گرمی مین جانا بُرا ہے۔ یون شہرون کے اندر رہنے سے تو آدمی مجھلسا جاتا ہے میدانون مین تو لون کے تھپیڑے اور بھی تڑپا دینگے۔

ع۔ لون کی ایک ہی کہی۔ صبح کے نو بجے تو ریل سے اُتریگے ریل کے اسٹیشن سے پھر پہاڑ پر چڑھنا ہوگا۔ وہان لحاف اور دوشالے اور پوستین کے بغیر انسان رہ نہین سکتا۔ یون کہی یہ تمکو کس نے گمراہ کر رکھا ہے۔ لون کے تھپیڑے کی کیا کہی ہے۔ مینی تال کو بھی اپنے سا کیا لکھنؤ سمجھی ہے وہان تھیل مین جاڑا ہے کیسا اس روز استدر گفتگو ہو کر محمد عسکری ہوا کھانے چلے گئے اور واپس آکر جب سنجلی ہوا لی جمع ہوئے تو زاہد صاحب سے کہا کہ آپنے اُس دن کا قصہ ناتمام ہی رکھا۔ وہ جو عورت ملی تھی اور آپ سب سپر بچھ گئے تھے اسکا اور حال نہ بیان کیا۔ مین نے کہا حضور وہ بہت دلچسپ حال ہے مین بھی کہنے ہی کو تھا بسم اللہ مرزا صاحب۔

مرزا صاحب نے سلسلۂ سخن یون شروع کیا حضور غلام نے عرض کیا تھا کہ ہم جتنے تھے سبکے سب فریفتہ ہو گئے۔ جو تھا ہزار جان سے عاشق اور وہ ایسی نڈر بیباک چست و چالاک۔ کہ ذرا بھی لحاظ یا خیال نہین۔ بڑی خرابی یہ تھی کہ ہم اُسکی بولی سمجھتے تھے نہ وہ ہماری بولی سمجھتی تھی کیونکہ وہ پہاڑ کے کسی گانون سے آئی تھی اور دیس کی بولی سے واقف نہ تھی۔

اِسکی بات کاٹ کے ایک صاحب نے جو کہ سفر کہسان سے بالکل برخلاف تھا نواب صاحب سے کہا۔

حضور حقہ پینے کا وہان لطف نہین۔ تو اپنا تو جانتے ہی ہین سُلفا اُڑا کرتا ہے۔ اور سبب یہ کہ وہان ڈھاک اور املی کی لکڑی نہین ملتی۔ اور کوئلے ذرا ہی سے مین بھڑک جاتے ہین بلکہ بھڑکنا کیا معنی ٹھنڈے ہو جاتے ہین سُلفا تو سلگتا ہی نہین تو بے کی کون کہے۔

محمد عسکری نے کہا یہ بڑی بُری بات ہے۔ اور انمین کے لیے تو موت ہی چاہیے ہین چاہے نہ پین مگر تو اور دیکھتا ہوا ہر وقت سامنے موجود رہے اور جب پینک سے ذرا آنکھ کھلے تو لگے مدہوش نظر آئین۔ یہ بڑی خرابی ہے۔ میان ممن تو وہان مرے جائین ممن نے کہا خداوند مین اک دو تین من کوئلے پہلے ہی سے روانہ کر دونگا سارا کھیل روپے کا ہے ڈوکی جگہ چار خرچ اور ساری خدائی کی نعمت موجود ہو گی۔ کوئلے کی کیا اصل و حقیقت ہے بھلا۔ اگر زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ ایک اشرفی دے دی۔

اختر۔ لو اسمین کیا شک ہی اور اگر زیادہ جی چاہا تو فی کو ملہ ایک گانون دیدیا۔ مرزا صاحب نے کہا بیشک اگر اور زیادہ جی چاہا تو فی کو ملہ سلطنت دیدی۔ بیان ممن بھی خوب دھی ہین اور اس فیاضی اور خیرخشی کو ملاحظہ فرمایئے کہ ایک اشرفی کو ملہ خرچ نے کو موجود ہین۔ یہ بھی اپنے وقت کے تانا شاہ ہین۔ تو تین من کو ملے ساتھ لیتے جایئے گا اور انکو کتنے قلی اٹھائینگے۔ تیس سیر سے زیادہ ایک قلی نہین اٹھا سکتا۔ اب پہاڑ کا سفر تب کرین جب چار پانچ قلی ہر وقت صرف کو ملے اٹھانے کے لیے مقرر ہون۔ ممن نے کہا آپ ہین کس خیال مین خدا ہماری سرکار کو حضرت خضر کی عمر عطا کرے حضور کی بدولت چین کرتے ہین۔ پانچ قلی کس گنتی مین ہین پچاس قلی ہر دم اور ہر گھڑی ساتھ رہینگے

مرزا۔ خدا کرے سو قلی ساتھ رہین آپکے۔

اختر۔ اور کو ملے لے کے جانا اور سفر کرنا کوئی گنجہ را کریگا اور کوئی ممن ہی کا سا انعامی تین من کو ملے سفر مین ساتھ رکھیگا۔

مرزا۔ منحوس ہوتا ہی جناب۔ کالی بلا۔

ع اسمین تو شک نہین۔ تیل اچار کو ملے ہر گز سفر مین ساتھ نہ لیجانے چاہیین۔ ایسی بھی کیا طلب ہی۔

مرزا۔ ممن کی جو بات ہی دنیا سے انوکھی ہی ہی۔

اختر۔ میمنہ ریچنگ مین جو ہر دم فین ہیگا اسکی یہی کیفیت ہوگی اسمین چاہے کسے باشد ۵

کو دیا حسن کے ستم ایجاد دل کو	اگر آیا راگ دھوا دل بنیکے پیر زادہ انکا

ممن۔ حضور جب یہ سب ایک طرف ہو جائینگے تو بندہ سب کا مقابلہ کرنیمین سکتا ہو کھا کون لڑتا پھرے اور سبکو کون دشمن بناتے جو یہ لوگ کہتے ہی صحیح ہی بس اور کیا عرض کرون حضور اگر کو ملے بھیجدیے جائین تو کیا حرج ہی جناب مرزا صاحب

فرمائیے آپ کے منہ کو ن لگے خواہ مخواہ۔

ممن۔ سن لیا حضور اب یہ نوبت ہی ہماری۔

ع۔ بھئی بکھو اس لڑائی جھگڑے سے نفرت ہی۔

مرزا۔ حضور اور انکو اس سے محبت ہی۔

ساجد۔ خداوند یہ سب سے لڑا کرتا ہی۔

ممن۔ عرض کیا تھا نا کہ یہ سب دشمن ہو رہے ہین۔

ع۔ آخر دشمنی کا سبب کیا ہی۔ عداوت تو بے سبب نہین ہوتی ہی۔ اور یہ کیا وجہ ہی کہ ساری دنیا کو آپ ہی سے دشمنی ہی۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہی کہ تم ہی لڑاکا ہو۔

ممن۔ جی ہان خداوند۔ (آہ سرد کھینچکر)

ع۔ جی ہان خداوند کیا معنی۔ جی ہان خداوند کیا معنی جو بات ہو وہی بچڑے پن کی۔

مرزا۔ اب جانے دین حضور مطلع کیجیے

ع۔ ایک بار طرح دین۔ دو بار طرح دین سر ہی پر چڑھا جاتا ہی۔

مرزا۔ دربار کا بڑا عیب ہی کہ جھگڑا کھیڑا ہو۔

اختر۔ حق ہی۔ اسمین کیا شک ہی جناب۔

مرزا۔ ہزار بار کہدیا سمجھا دیا کہ بابا لڑو جھگڑو مت مگر یہ شخص کسی کی سنتا ہی نہین۔ ہاری انتا ہی نہ جیتی۔ ۵

زنان بردار اے مرد ہشیار	اگر وقت ولادت مار زایند
ازان بہتر بہ نزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زایند

ممن کو سب مصاحبون نے ملکے اونچا لیا اور سرکار دولتمدار نے بھی خوب ہی آڑے ہاتھون لیا یہانتک کہ ممن جھلا کے اٹھ گیا مرزا صاحب نے محمد عسکری کو اب میدان خالی پاکر اور بھی شہ دی اور چنگ پر چڑھایا کہ حضور سیر کہسار کرین نظارۂ لطف بہار و آبشار کرین۔ اور انھون نے بھی دل مین ٹھان لی کہ چاہے کچھ ہو ضرور

سفر کرینگے دربار خاست کرکے محمد عسکری محلسرا مین تشریف لیگئے تو کیا دیکھتے ہین کہ بیگم صاحب بستر استراحت پر غافل سو رہی ہین لاڈو نے آہستہ سے پانوں دبا کر کہا حضور اُٹھیے نواب صاحب آئے ہین بیگم صاحب نے کروٹ بدلکر پھر آنکھین بند کر کے خراٹے لینے شروع کیے محمد عسکری نے پلنگ پر بیٹھکر رخسار گلگون پر ہاتھ پھیر کے کہا بیگم اُٹھو۔ ابھی تو چراغ مین بتی پڑی ہے بیگم صاحب نے ایک لبا شوخی کے ساتھ ہاتھ جھٹک کر کہا سونے دو اب قیامت کو روز محشر مین جاکر اٹھیگی

کلیجا کانپتا ہے دیکھکر اس کی دھمی کو	اٹھاے گر یہ مین آئے کہ ہم سوتے رہے تھے

بیگم صاحب نے دیکھتے ہوے اشارہ کیا کہ لیٹ رہو۔ یہ بولے کہ ہم چلے جاینگے ذرا آنکھ کھول کے باتین تو کرو تمسے اس وقت تو بہشت کی پٹسین آرہی ہین تمہارے پلنگ سے ۔

تو مشک ہے اطلس فلک سبزہ رنگ کی	گل تکیے مرصع ہین تمہارے پلنگ کے

ب۔ کیا رت جگا کروگے آج۔ ہمین نیند آتی ہے۔

ع۔ ایسا نیند کے متوالے کو دیوانہ بھی نہ ہونا چاہیے انسان کو۔

ب۔ ہمین کیا شک ہے ابھی سوقت کیا جانے کس کی بغل سے آئے ہو سارا دن پرسے باتین بناتے ہو۔ ایسا ہی تو تمھین ہمارا خیال ہے نا۔

ع۔ تمھین جو سمجھ گئی وہ سمجھ گئی خدا گواہ ہے اسوقت ایسی بھلی معلوم ہوتی ہو کہ ہمارا ہی دل جانتا ہے دست حنائی جو ہم کرم

کہتے ہین لوگ پنجۂ مرجان کی پھبتیان	
کھلتا ہے دست یار مین کتنا حنا کا رنگ	
خون شہدا ہاتھ مین قاتل کے رچا ہے	
اس رنگ پہ رنگ اپنا جمائیگی حنا خاک	

ب۔ جی مین اس تعریف کے قابل نہین ہون۔ اُن کا کالی کلوٹی نگوڑی چھینون کی تعریف کرو جنپر تم بھے ہو۔

ع۔ (مسکرا کر) تم تو اوج جیسے لڑنے پر تیار ہو تم اپنی بھتیان کہتی ہو

اور وہ تم گھر گھر ہستون پر۔

ب (دھت اکر اور اُٹھکر) وہ ہوئی پچھل پایان اپنے ہو نوکی نوکر پھیتیان کہین۔ اپنی ذات نیا دیہ اپنے کنبے والیون پر۔

ع۔ (خوب ہنسکر) کیون کر کیسے بگاڑ یا بہت بگڑتی ہو تم تو

دیکھیے تیوری چڑھائی تو ہی تقصیر معاف	
گد گدا کر بھی ہنساتے ہین ہنسانے والے	

کیون کیسا فقرہ چست کیا ہے۔

ب (آہستہ سے چٹکی لیکر) فقرہ بازیان بہت آتی ہین۔

چٹکی لیکر بیگم صاحب نے نواب کے زانو پر سر رکھدیا تو محمد عسکری کی باچھین کھل گئین اور زلف عنبر بار کی خوشبو سے روح افزا جو آئی تو مست ہو کر یہ شعر زبان پر لائے۔

نیند اسکی ہے دماغ اسکا ہے راتین اسکی ہین	
تیری زلفین جسکے بالین پر پریشان ہو گئین	

لاڈو دھرتی یک ہی عیار و طرار تھی یہ کیفیت جو دیکھی تو ایک ٹھوکر خواص سے جاکے کہنے لگی۔ اری او انجن اسوقت بڑی دل لگی ہوئی ہوتی تو بیگم صاحب ہمسے باتین کر رہی تھین۔ اے بس جہان نواب صاحب کی آہٹ پائی بس کمر کے سوتی نیفگین انھون نے حوان کے دیکھا تو پورا سنگار کیے ہوے دلھن بنی ہوئی آرام مین پلنگ پر بیٹھکر لگے خوشامدین کرنے کبھی انگلیون کو چوم لیا کبھی گالون پر ہاتھ پھیرے دونون لگین نخرے بھگارنے۔ اون اون کر کے کروٹ بدلی اور پھر مکر کے سو رہین اور مجھے دل ہی دل مین ہنسی آرہی ہو کہ عورتین بھی کس طرح مردون کو فریفتہ کر لیتی ہین آخر نواب نے کیا جانے کیا کہدیا کہ جلا کے کباب کر ڈالا بیٹھین مین تو یہی تھی کہ ذرا لگی مگر کچھ ایسی ترے مین آئین کہ اٹھ مین چٹکی لیکے زانو پر سر رکھکر سو رہین اب سنیے کہ ادھر ان دونون مین لطف اور مزے کے ساتھ گفتگو ہو رہی تھی

ع۔ تو بیگم نے پہاڑ جانے کی ٹھان لی ہے۔

ب بھلا ہمکو چھوڑ کے کیونکر جاؤگے جدائی کے صدمے سہے جائینگے

آفت کا زور مصنف پکڑتا ہے جبر مین | انسان تو کیا ہے دیو بھی پھرتا ہے چکر مین

اور پھر خطرے کی جگہ۔

ع خطرہ کیا ہے۔ خدا سب کہین ہے ۔

اے صبا گلشن و دیر و حرم و بتخانہ
کونسی جادہ عطا پاش و خطا پوش نہین

ب۔ تمھاری باتون کا کچھ حل پیڑا نہین۔

ع۔ یہ کاہے سے۔ ہماری باتون نے کیا کیا۔

ب۔ گھڑی مین ماشہ گھڑی مین تولہ۔

ع۔ یہ تو ہمین تمھاری نسبت کہنا چاہیے۔ ۵

حسینون کی کیا بات کا اعتبار | کہ دھرتی طبیعت کہ دھر ہو گئی

ب۔ اس جھوٹ مین کیا سچ ہے۔ بجا ہے۔

ع۔ یہ اکھاڑ پچھاڑ تمھین عورتون کو آتا ہے۔

ب۔ عورتین ایسی ہی بری ہوتی ہین تم مردوے بہت اچھے ہوتے ہو۔ جنکے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہین۔ کہین کچھ کہین کچھ بازاری عورتون کے بچھے دوانے ہو رہے ہین ۵

نشاید ہوس با خشن باختن | کہ ہر با مداد خوش شود بلبلے

ع۔ نیک اندر بد و بد اندر نیک۔ عورتون مردون سب مین اچھے اور برے ہوتے ہین۔

ب۔ مگر مردون مین اچھے لوگ زیادہ ہوتے ہین۔

ع۔ ہان یہ تمنے انصاف کی بات کہی۔

ب۔ کیا خوش ہو گئے ہین تمھارا دل لینے کے لیے کہی تھی مردون کی تو کیفیت یہ ہے کہ ایک درجن بھی عورتین ہون تو انکی سیری نہین ہوتی۔ بھلا اس بوالہوسی کا کیا ٹھکانا ہے

ع۔ بڑی چکنے باز ہے آتی ہے تمھین۔

ب۔ تم سے بڑھ کر؟ ہم لوگ کیا جانین کہ فقرہ بازی کسے کہتے ہین یہ باتین تم ہی کو مبارک رہین۔

ع۔ پہاڑ کے حالات تمسے آج کے بیان کرونگا دیکھا

پہاڑ بھی تمھارا ہرج ہی کیا ہے۔ مگر یہ بتاؤ کتنے دن کی چھٹی دیتی ہو۔

ب۔ (ہنسکر) چھٹی کیا مین کوئی مولوی صاحب ہون مگر خدا کے لیے وہان کچھ گل نہ کھلانا۔ مجھے تمھارا اعتبار نہین ہے۔ امید نہین کہ تم جاؤ اور پھر وہان سے خالی آؤ اور پارسا بنے رہو۔ ہمین اعتبار نہین۔

ع۔ اچھا اعتبار آخر کیونکر ہوگا۔ قسم کا بھی تو تمکو اعتبار نہین ہے مشکل تو یہ ہے۔ اور مین سچ کہتا ہون کہ اب مین نے وہ سب باتین چھوڑ دین۔

ب۔ (ہنسکر) اور شاید چھڑا کی لگی کسی چاہت سے جاتے ہو کوئی اگلی پچھلی ہوگی۔ آگے آگے خدمتگار لالٹین لیے ہوئے پیچھے پیچھے خود بدولت اور کوئی اجڑا مصاحب کہان جاتے ہین شاہ چھڑا کی گلی

ع۔ ہا آہی اب تمھارے مارے دوستون کو چھوڑ دون۔ مین تو عاجز آگیا۔ کہدیا مولوی صاحب کے پاس جاتا ہون۔

ب۔ وہان ہمارا دانش کا باپ پنجہ پڑھتے ہوگے۔

لاڈو مہری کا نکھار

یہان کا قصہ تو یہان چھوڑا۔ اب سفر کی تیاری کا حال سنیے محمد عسکری اور بیگم صاحب مین قسما قسمی ہو گئی کہ جس طرح جانکے ہیں اسی طرح واپس آئینگے۔ مطلب یہ کہ کوئی سوت لاکے نہین بٹھائین گے۔ نواب صاحب نے شرعی قسم کھائی اور کہا کہ اگر اپکی عہد سے نکلجاؤن تو شرعاً نہین پاجی کہلانا۔ چما کہلانا۔ قول مردان جان دارد۔ اور قول جان کے ساتھ ہر مگر مجھے ابتک نہین معلوم تھا کہ تمکو میری اسقدر بے اعتباری ہے کہ ہاری مانتی ہو جیتی۔ جو ذہن مین آگئی نکالے نہین نکلتی بیگم صاحب نے کہا انصاف شرط ہے کہ جس شے کو انسان دس پانچ دفعہ آزما چکا ہو اسمین کیونکر دھوکا کھا سکتا ہے بھلا اور مین تو بچشم خود دیکھ چکی اور دیکھ چکی جو خدا پھر کبھی دکھائے اور اپنے کانون وہ سن چکی جو دشمن کو بھی خدا نہ سنائے تذکرہ تو انکے

ہاتھ بک گئے ہو۔ نواب صاحب نے بڑی منت و سماجت اور خوشامد سے سمجھایا مگر اب ایسا خونے کاٹھا طوطا رکھو اپنے اطمینانی کی بات نہیں ہے

ب۔ اور مجھکو تو اچھی صورت نظر آگئی۔

ع۔ تو تم پر سے صدقے کر دونگا۔

ب۔ ای ہے سچ کہو۔ اس خوشامد کے صدقے۔

ع ہم بادشاہ وزیر کی خوشامد نہ کریں۔

ب۔ مگر وزیر ان کی خوشامد کرنے میں کیا ہرج ہے۔

راوی۔ نواب صاحب یہ فقرہ سنکے سن ہو گئے ع کا تو تو لہو نہیں بدن میں جو انھوں نے کہا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد ہم نہیں کرتے اسپر بیگم صاحب نے جوابدیا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد نہیں کرتے ہو مگر وزیر ان کی خوشامد تو کرتے ہو۔ وزیر ان نیکبخت کا نام تھا جنپر نواب صاحب رشک رکھتے ہوئے تھے اور بیگم صاحب کو اسکے نام سے نفرت تھی۔

ع۔ تم تو پرانے مردے اکھیڑتی ہو۔ بیکار۔

ب۔ شرمائے نہو گے دل میں ذری صورت دیکھو۔

ع نہیں اب صورت کیا دکھاؤں۔ میں تو بالکل شرما گیا ہوں۔

ب۔ ہاں حیادار کے لیے تو اتنا ہی بہت ہے۔

ع۔ کیوں صاحب یہ کیا نقشہ تھی۔ فرمائیے۔

ب۔ میں کہی اپنی نہیں کہتی سکھی کہتی ہوں دو ٹوک یا اِدھر یا اُدھر۔

ع۔ تمنے وزیر ان کا نام لیکر ہماری طبیعت کو پریشان کر دیا۔ نیو سہی جاکے کسی سے کہو وزیر ان کو بھیجدو بلائے (مسکراکر) بتو۔ واہ حضور ہم تو نہ جانے کے۔

ب۔ جاکے کسی سے کہدے کہ وزیر ان کو قبرستان میں دفنائیں بڑی اچھی تھی بیچاری۔

ع۔ (ہنسکر) ایسی عورتیں کوسے سے اور زیادہ جیتی ہیں۔ اب وزیر ان سو برس تک زندہ رہیگی۔

ب۔ اب پرسوں تیجا ہوگا موئی کا۔

ع۔ دیکھو بیگم۔ ہمکو یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

لاڈو۔ تو حضور یہ جھگڑے کی باتیں کاہے کو نکالیں۔

ب۔ وزیر ان کے نام سے کیا نمک مرچ لگتا ہے۔

ع۔ (پیار کرکے) تم تو ناحق ہی بگڑتی ہو۔

ب۔ (پیچھے ہٹ کر) بس بس اپنی وزیر ان کو بلاؤ۔ کیا دانت (دشمنوں کے) چوٹ لگتی ہے اُسکے نام پر۔

ع۔ (خوشامد کرکے) میں تو ہنستا تھا۔

ب۔ (جھلاکر) ایسی ہنسی ہمکو گوارا نہیں ہے میان ہی تمھاری یہ کیفیت ہے تو وہاں جاکے تو تم اور بھی آسمان میں پھولی نگاؤ گے جب میری چھاتی پر کودون ملا کرتے ہو تو وہاں تو میدان خالی ہوگا۔

ع۔ کیا مجال مگر ہم چاہتے ہیں کہ تمھاری تصویر ساتھ رکھیں مشکل یہ ہے کہ تصویر میں کس طریق پر بیان تو صاحب لوگ فوٹو گرافر نہیں ہیں خوب یاد آیا ایک بوڑھا بنگالی بھی مصور ہے بہت ہی سن آدمی ہے وہ سب سے اچھا چلکے سے لے آؤنگا۔ کوئی کانوں کان خبر بھی نہیں ہوگا۔

ب۔ اور اگر کہیں پکڑا گیا تو بڑی ہوائی جگت ہنسائی ہوگی کہ لو جناب اب نواب زادیاں بھی تصویریں کھنچانے لگیں۔

ع۔ تمکو تو وہم ہے بیگم اور وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔ اسکا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے۔

ب۔ تو تصویر کی ضرورت ہی کیا ہے۔

ع۔ ہماری خوشی۔

ب۔ تم اوچ نیچ نہیں سوچتے اور یہ عیب ہے۔

ع سو برس کا اوڑھا آدمی ہے چلکے سے لے آئینگے۔ بات کیونکر پھوٹے گی۔ بھلا کیا ڈھنڈورا پٹوانے جانا ہے۔

لاڈو۔ اور حضور لونڈی بھی بیگم صاحب کی کرسی کے پاس کھڑی رہیگی۔

ب۔ ہاں بس تیری ہی تو کسر تھی۔

ع۔ لاڈو اور ہم ملکے تصویر کھچوائینگے۔

ب۔ (مسکراکر) جیسی روح ویسے فرشتے۔ یہ تو نیت ہی تم لوگون کی اور مجھے تو یقین ہی کہ اگر لاڈو آپ ہی بچے تو بچے

لاڈو۔ (جھیپ کر) مین چلی جاؤنگی حضور۔

نبو۔ ابھی تو ماشاءاللہ سے کم سن نو عمر ہی۔

لاڈو۔ نبو مین اک سونا ونگی ہان سار سینے پھر چرکنے لگین یہ نہیں نہ کو دے کو دے گون یہ تماشا رکھیے کون تمھاری شامتین نہ آئین بہت۔

نبو۔ تم ایسی قسمت الیسا طالع لاڈ کہان سے۔

لاڈو۔ تم اپنی قسمت اپنے پاس رہنے دو۔

ع۔ لاڈو مہری۔ ذرا قفقہ تو ادھر بڑھا دو۔

راوی۔ لاڈو مہری بدن کو چراتے ہوے لجاتی اور کیسقدر جھیپ کے ساتھ مسکراتی ہوئی قفقہ لیگئی تو تھوڑی دور پر رکھا نواب صاحب نے مسکراکر کہا آگے بڑھاؤ تو جلدی سے آگے بڑھا کر ہٹ گئی۔

ب۔ لاڈو تک کو تمھارا اعتبار نہین ہی۔

نبو۔ منہ لگائی ڈومنی ناچے تال بے تال۔

لاڈو۔ تم میرے منہ نہ لگنا نبو۔ واہ وا۔

نبو۔ (ہنسکر) اری تو تنکتی کیون ہو کوئی تمکو کچھ کہتا ہی کہ اپنے آپ ہی تنکتی ہو۔

اب سنیے کہ نواب صاحب اور بیگم صاحب مین تیاری سفر کی نسبت جیسے کچھ باتین ہوئے لگین تب لاڈو اور نبو غلمہ جاکر خوب ہی ہنسین

لاڈو۔ تم بڑی نٹ کھٹ ہو نبو۔ اچھا خیر۔

نبو۔ تو اب کیا پوچھنا ہی۔ پانچون گھی مین ہین۔

لاڈو۔ تمھارا سر۔ واہیات بکتی ہو خواہی نخواہی۔

نبو۔ جی مین تو خوش ہو گئی ہونگی کہ مار لیا ہی۔

لاڈو۔ تمھارا سر مار لیا ہی۔ کیا باتین بناتی ہی۔

نبو۔ جب تمھارے سنگ ہم تھے تو ہم اپنے لیسو نکو چھپکیون پر اٹھایا کرتے تھے تم ابھی سکی گھاتین کیا جانو سکی چالین ہمسے سیکھو

لاڈو۔ بیگم صاحب کے سامنے لگیسن واہی تباہی بکنے بڑی ایک ہو۔

نبو۔ کون جو میرے کہنے کے مطابق چلے تا تو آج کے اٹھوارے کے اندر ہی اندر محل مین داخل ہو جائے۔ لاڈو خانم کہلائے ذری اپنے کو لیے ہوے کھینچے ہوے رہے۔

لاڈو۔ (کھلکھلاکر) تمھاری باتون پر ہمین ہنسی آتی ہی تم نہ بتاؤگی تو پھر کون بتائیگا۔

نبو۔ اور سوتے جب نواب صاحب نے حقہ مانگا تو وہ تیری طرف کنکھیون سے دیکھ رہے تھے مین نے بھانپ لیا کہ آگیا دل اب لاڈو کے دن پورے۔ اور مرد کی کیون نہ آنکھ پڑے ماشاءاللہ سے جوان جہان ہو۔ نک سک سے درست۔ بوٹا سا قد جوبن پھٹا پڑتا ہی جب ہم عورتون کی آنکھ پڑتی ہی تو پھر مردون کو کون کہے۔ اور تو سٹرن ہی اگر راہین معلوم ہوتین تو اب تک کیا جانین کہان کی کہان پہونچ گئی ہوتی۔

لاڈو۔ ہمکو یہ باتین ذرا نہین بھاتی ہین۔

نبو۔ اری چل چلتر باز۔ ہمسے اڑتی ہی۔

لاڈو۔ کیا تم سچ مچ بیگم صاحب سے لڑوا دوگی کہ پھر یہ جو چلچلی رپلیان ہلتی ہین یہ بھی نہ ملین۔

نبو۔ چھ رپلیون کی تو ٹوٹی کھایا کروگی مین تو اس ڈھرے پر تمکو چلاتی ہون کہ بیگم صاحب الٹی خوشامد کرین تمھاری سن دان اس قابل ہین کہ کسی رئیس کے ہان ہو۔ چھ رپلی تو یہان کے نواب زادے ایک ایک بوسے کے دیدینگے۔ اگر منہ گال چومواؤ تو حیثیت درست ہو جائے۔

لاڈو۔ (قہقہہ لگاکر) تمھاری باتون مین بڑا مزا آتا ہی نبو۔ کہنے لگین اگر گال منہ چومواؤ تو حیثیت درست ہو جائے تم ہی ایسی لاڈلی لڑکی ہستون کو خراب کرتی ہین ہاتھ چومواؤ منہ

چوہواؤ۔ یہ چوہواؤ وہ چوہواؤ تم نہ چوہواؤ تم بھی تو ابھی جوان ہو

بنو۔ ہمارے اب وہ دن لد گئے۔ اب تمھارے دن ہین اب تم کھیلو کودو دل کھول کے۔ مگر تم گیگلے ہی اچھے۔ آپکی بلا سے

لاڈو۔ چلو ہم گیگلے ہی اچھے۔ آپکی بلا سے

بنو۔ اب نواب کی تو تم پر آنکھ پڑ گئی۔

لاڈو۔ اللہ کرے تم پر بچھ جائین مجھے چھوڑ دین۔

بنو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو آمین میرے اللہ۔

لاڈو۔ مین سچ کہون جسوقت نواب نے حقہ انگا اور گھور نے لگے میرا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا کہ ہی اب کیا کرون دو خوف تھے ایک یہ کہ اگر بیگم صاحب کو ذرا بھی شک ہوا تو کھڑے کھڑے نکلوا دینگی جیب و زیرین کو نکلوا دیا تو مین کس گنتی مین ہون اور دوسرا ڈر یہ تھا کہ مبادا نواب صاحب ہاتھ ڈال بیٹھے تو نواب اور بیگم مین چخ چلیگی اور گھوڑے گھوڑے لڑین زین ٹوٹے موچی کا سا ہی عمل ہو۔ بیچ مین شامت میری آجائے۔ مگر غیبت سرکار کی اچھی نہین معلوم ہوتی ایسا نہو سرکار تک خبر پہونچے تو لینے کے دینے پڑین۔

بنو۔ تم تو عقل کی دشمن ہو لاڈو۔ اگر ابھی چوک مین ایک کمرہ لیکے بیٹھو تو لوٹ لو آدھے لکھنؤ کو۔

لاڈو۔ اے اللہ نہ کرے ہمارے دشمن بیٹھین واہ۔

بنو۔ مین تجھ نادان کو کیونکر سمجھاؤن۔

لاڈو۔ چلو بس اب بہت نہ بکو نہین تو مین جا کے بیگم صاحب سے جڑ دونگی کچا چٹھا۔

بنو۔ جب ایسی ہو تب ایسی ہو۔ ہمکو کیا۔

لاڈو۔ چوک مین جا کے اپنے قبضے کی کسی کو بٹھاؤ۔ خود جا کے بیٹھو جو چوک مین بیٹھنا ہوتا تو یہ چھ روپے لیکر کھانے پر نہ پڑے رہتے

بنو۔ ہان ہان مین تو خود ہی کہتی ہون کہ اگر چوک مین بیٹھو تو مالا مال ہو جاؤ۔ لوٹھا لو۔ سیکڑون کو گھائل کر دو ایک دو کی کون کے مگر تم کو اللہ نے عقل ہی نہین دی ہے

لاڈو۔ اپنی عقل اپنے ہی پاس رکھے رہو۔

بنو۔ ایک اٹھوارے مین سونے کا زیور نہ بنوا دون تو کہی ایک اٹھوارے کا ذمہ کرتی ہون

لاڈو۔ اخاہ تو آپ ہماری نائکا جی بنینگی۔

بنو۔ تمکو اس سے کیا مطلب ہے ہمارے کہنے پر عمل تو کرو دیکھو کیسے کیسے امیر اور رئیس سجدہ کرتے ہین اور ہم کس صب سے دکان چمکاتے ہین۔

لاڈو۔ اور ان کو چھوڑ دون۔ یہ تو نہ ہونے کا۔

بنو۔ ہان دس دن مین جھک مار کے آپ ہی لینگی سونے کی چڑیا کو کوئی چھوڑتا ہے بھلا۔

لاڈو۔ آخر ہم مین کونسی بات ہے جو اور دن مین نہین ہم بھی تو نہین

بنو۔ اپنے دل مین خوب سمجھتی ہو تم۔

لاڈو۔ ہان دل مین خوب سمجھتی ہون۔

بنو۔ اجنبا استیگ کے مارے کچھ کہہ نہین سکتے نہین تو پہر تم دیکھتین

لاڈو۔ واہ واہ ایسی کیا کچھ لوٹ پڑی ہے۔

بنو۔ اے تم ایسے بھاگ کہان سے لاؤ بی بی ایک کام کرنا اب۔ ایکی جو کہے باتین ہون یا سامنے کھڑی ہو تو لگا ڈٹ بازی سے نخرا کر نگاہ نیچی کر لینا پھر دیکھو کیجیے یہ کیا کیا سانپ لوٹتے ہین۔ مین یہ لاکھون روپون کی باتین بتاتی ہون تو ری خیال کرکے سنو۔ اور طرف اس وقت دھیان نہ بٹاؤ آگے تم جانو تمھارا کام جانے بارہ برس کو قید کیا اور سولھا برس کے بعد کیا۔ اب تم ماشاء اللہ سے سیانی ہو ٹیک بد سمجھ سکتی ہو اگر یہان کچھ نہ کیا نہ ارا تو کچھ بھی نہ کیا۔ اور نکیت مین بتائے دیتی ہون آمین چوکو تو تمھارا قصور رہے ہمکو تو سمجھانے سے مطلب ہے جب مٹھیان بھر بھر کے روپا اور زیور لیگا تو مین پکڑا نہ دونگی تمھارے ہی کام آئیگا یا تمھاری امان جان کے۔

لاڈو۔ مین اگر جاؤن تو نواب صب پر تو جاؤن مگر بیگم صاحب کو بھی

کیا منہ دکھاؤنگی۔ جاؤ تمکو نہین کہیونگی۔ گی۔

بتو۔ کیا دنیا مین دو نون کی یہی باتین کرتی ہو جب تینون دوسری بیگمون کی

نواب خود محل کہلائیگی پھر بیگم صاحب مین اور تم مین فرق کیا ہوگا

لاڈو۔ (سیدھے پن کے ساتھ) اچھا ہٹو بھی۔

بتو۔ بھلا ہماری بات یاد رکھنا اتنی۔ بھول نہ جانا۔

لاڈو۔ جیسے ہوا ہی تو جاتا ہو۔ کتنا بناتی ہو۔

بتو۔ بنا نیوالی کو مین کچھ کہتی ہون۔ تمھارے بنانے سے مجھے کیا

ملجائیگا۔ راج کروگی تم۔ اور چین کروگی تم یا تمھاری ماں نہین

مجھے تم کیا دے دوگی اور کوئی کسی کو کیا دے دیتا ہے۔ مگر ماں محبت

کی بات یاد رکھنا۔ اور کچھ نہین۔ جب آئین تو ایک ٹکڑا پان کا دیدینا۔

بس اور ہم کچھ نہین چاہتے یہی آرزو ہے ہماری۔ باقی تو کون سکتا ہے

تو ایک بنجارہ کا عزائط عورت۔ لاڈو کو ایسی پٹی پڑھائی کہ وہ

چکمے مین آگئی اور سمجھی کہ نواب صاحب واقعی ان جان سے رکھے ہوئے ہین

اور مین بیگم بنگئی اب اپنے دل مین سوچ رہی تھی کہ کس ترکیب سے چلون کہ بیگم صاحب

کو بھی برا نہ معلوم ہو اور مین بھی گھر بڑھا جاؤن۔ اور نجو کی سیٹھ چپٹ

جائے بیگم صاحب سے جڑ دی کہ حضور اب تو غفلت نکرین معاملہ نازک

ہوتا جاتا ہے لاڈو کی نیت پھر گئی ہے اور نواب صاحب نے جو سنی ہی

مین کن سون ذری منہ لگایا تو بس سر چڑھ گئی ہے سمجھے تھی کہ آج سے

ایک اٹھوارے مین اگر مین نے نکاح نہ پڑھوالیا تو میرا نام

لاڈو نہین اسکو اب یہ دعوے ہو گیا ہے اور سرکارہ عہ مردار

اس قابل نہین کہ حضور اس کو یہان رکھین۔ بڑی بڑی

باتین کہتی تھی۔ مین مارے ڈر کے حضور سے عرض نہین

کر سکتی ہون اب تو فرمین یاد کرتی ہے اور گانا سیکھتی ہے

بیگم صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہ لاڈو اور یہ خیال۔

متحیر ہو کر پوچھا کیا سچ مچ وہ سمجھتی ہے کہ نواب کے گھر پڑ جائیگی

ہمین اُس سے یہ امید نہین تھی اور ہم اسکو ایسا نہین

جانتے تھے کایا پلٹ ہو گئی۔ اور ہمارے سامنے تو

کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ نواب اُسکو منہ لگاتا ہے

بتو مسکرا کر ہنسی اور بات کو یون بنایا حضور اتنا وہ اُڑتی چڑیان پڑتی

ہے۔ ایک ہی شہ سہ ہے۔ اسکی سکڑنے بھلی کہی۔ مگر گھر مین رکھنے کے

قابل ہرگز ہرگز نہین ہے آیندہ سرکار کو اختیار ہے۔ ذری حضور ایک

بات کی آزمایش کرین لاڈو سے اتنا فرمائین کہ ذری کوئی غزل

تو گا۔ بس نوٹنکی کی یہ آرزو ہے۔ اتنے مین لاڈو آئی تو بیگم صاحب نے

بلا کے ادھر اُدھر کی باتین کین اور تھوڑی دیر کے بعد کہا لاڈو تمھین

کوئی غزل یاد ہو تو ذری گاؤ۔ لاڈو نے عرض کیا حضور مین گانا کیا

جانون اگر حضور کو ایسا ہی شوق ہے تو کسی بیبا نانی کی ڈومنیون کو

بلوا لاؤن۔

بیگم صاحب نے فرمایا نہین تم ہی کچھ کہو۔ اب اتنی دور جانا اور آنا

اسمین دو گھنٹے کم سے کم صرف ہونگے۔ کیا تمکو کوئی غزل ہی یاد نہین

ہے اچھا کوئی ٹھمری کہو (رسے کرتینان کے اور۔ کدر پیا آئے

نہ نگری مور) لاڈو کو یہ ٹھمری یاد نہین تھی۔ عرض کیا حضور یہ تو

یاد نہین ہے۔ فرمایا اچھا یہ غزل گاؤ۔

نشتر ون سے دل بلبل کو امو کرتے ہین
کیا ریون مین شجر گل جو نمو کرتے ہین

لاڈو کو یہ غزل بھی یاد نہ تھی۔ کہا حضور جو لونڈی کو یاد ہے وہ غزل کی ہے

اُڑا یا کہان ہے نواب صاحب مین آئے کہ جس سے فرق جو آسمان پر ہو جائے

بیگم صاحب لاڈو کا گانا بہت پسند آیا۔ کہا ماری تو تو چھپی رستم ہے

اب تک مجھ سے اپنا گانا نہین سنایا تھا۔ غزل مین بہت ہی بھلا گا رہی ہے

سونگنے کے کہین لاڈو صاحب بچ جائین۔ پوچھا تم کب سے گاتی ہو۔

لاڈو یہ کیا جانے کہ بیگم صاحب کے دل مین کیا ہے۔ اسنے سادگی سے کہا

کہ حضور لونڈی گانا کیا جانے مین کوئی ڈومنی نہین کسی گوئے سے

گانا نہین سیکھا۔ ہان محبت البتہ رہی ہے۔

اب رہی بیگم رہے سے اُڑتی ہے تو۔ خالی خولی محبت مین یہ اتفاکاری

کہین حاصل ہو سکتی ہے بھلا۔

لاڈو۔ حضور مین صحیح عرض کرتی ہون کہ مین نے جو کسی سے بھی سیکھا ہو تو قسم لیجیے۔

ب۔ ساری چل دغاباز۔ تو ایسی ہی چکنی چپڑی باتین کیا کرتی ہے۔

لاڈو۔ حضور لونڈی نے تو آجتک بگفتگوئی نہین سنی تھی مین نے تو کوئی قصور ایسا نہین کیا ہے۔

ب۔ مین تو تیری رگ رگ سے واقف ہون۔

لاڈو۔ ای تو حضور لونڈی نے کیا گناہ کیا ہے۔

ب۔ تیری رگ رگ مین شرارت بھری ہے۔

لاڈو۔ (کانپ کر کے) حضور مین نے کیا گناہ کیا۔

بنجمن۔ ارے اب ہم قبر مین پانون لٹکائے ہوے ہین

مین وہ بلبل ہون جسے دونون ہین یک
باغ ہو یا خانۂ صیاد ہو

بنو۔ لٹے کو لٹکھ نے کے دن ہی ہین لاڈو کے مگر بات تو بنانی چاہیے (چاہیے) کہ ذری سمجھ بوجھ کے کام کرے وہ انسان کیا جو عقل سے کام نہ لے۔ لاڈو ابھی بلی ہین بس ذری اتنا والبتہ نہین تھی

بنجمن۔ بلی ہین اتم ایسی اس کو بچے بلی ہی ہے ایسی ہی بلی دوائیدار ہون تو بس معاملہ اجڑ جاے بلے پن کی ایک ہی کسی

بنو نے جو دیکھا کہ بنجمن نے پھر لاڈو کا جنبہ کیا تو اٹھ کے چلی گئی لاڈو نے اشارے سے کہا کہ ذری بڑھ کے بھاگ گئی بنجمن بولی۔ بھاگ جانے دو۔ روٹھے کے میرا کیا کہینگی۔ راجہ روٹھینگے راج لینگے رانی روٹھینگی سہاگ لینگی۔ مین ایسی ایسیون کی پروا کیا کرتی ہون بھلا مین نے کہا ہی کیا تھا اور جو باتین اُسنے آن کے کہین اگر مین کہدون تو لڑائی شروع ہو جاے۔ مگر مجھے یہ عادت نہین کہ یہی ادھر اُدھر اڑھاتی پھرون۔ اس کان سنا اُس کان اڑا دیا۔

اب دن لگی سنیے کہ بنو نے سیلم صاحب سے جاکے کیا جڑدی

بنو۔ حضور ایک بات عرض کرنے کے قابل ہے۔

ب۔ کیا بات ہے۔ کیا کوئی کھٹکے کی بات ہے۔

بنو۔ حضور کسی کی چغلی کھانا میری عادت نہین ہے مگر کیا کرون بعضی بات ایسی ہوتی ہے کہ بے کہے رہا نہین جاتا۔

ب۔ ای تو منھ کون کرتا ہے تمھین کہونا۔

بنو۔ میری تو آنکھون مین خون بھر آیا حضور۔

ب۔ ای ہے تو کچھ کیسکی بھی نیکبخت۔ یا بکتی ہی جائیگی۔

بنو۔ حضور اگر سنین اور شنوائی کرین تو عرض کرون۔

ب۔ یا میرے اللہ۔ اب مین کیونکر کیون اسٹام کے کاغذ پر لکھدون مہر کردون۔

بنو۔ نہین سرکار یہ عرض نہین ہے۔ عرض یہ ہے کہ حضور میری عرض کی تحقیقات کرین اور اسکو سنین اور اگر مین نے کہا اور آپنے سُن کے ٹال دیا تو کیا بات رہی۔ غرض ہی کرنا بیکار اور حضور اگر

ب۔ تو یہ تو ابھی سے کیونکر معلوم ہوا کہ ہم شنوائی نہ کرینگے آپ ہی آپ ٹھان لی ایک بات۔

بنو۔ حضور اب لاڈو کا یہان رہنا اچھا نہین۔

ب۔ لاڈو کا یہان رہنا۔ کیون۔ لاڈو نے کیا کیا۔

بنو۔ بس اب یادہ منھ نہ کھلوایئے گھر مین رکھنے کے قابل نہین ہے۔

ب۔ تو کوئی سبب بھی تو سنین۔ آخر کار اُسکا گناہ کیا ہے۔

بنو۔ حضور اول تو اتنی کم سن عورت کا نوکر رکھنا اپنے حق مین برا ہوتا ہے پھر دون کے حق مین برا ممکن نہین کہ مرد کی آنکھ پڑے اور تھوڑی سخنواہ پانیوالی دیکھ لی جائے یہ بھی محال ہے۔ بس اپنی جان پر سہرم سولی۔ ذری لاڈو کو حضور یاد فرمائین تو

کنواری لڑکی اور یہ بناؤ چناؤ بڑے شرم کی بات ہے۔

ب۔ اچھا لاڈو کو جاکے بلا لاؤ۔ کہو ابھی بلایا ہے۔

بنو۔ نا حضور لونڈی نہ جانے کی۔ میرے ہی پیچھے پڑجائیگی اور پلچ پڑ جائیگی۔ بندی در گذری۔

ب۔ لاڈو۔ اے لاڈو۔ بی منہ سے ذری آواز دو سنتی ہو اور بولتی نہیں جیسے کانوں میں روئی ٹھیسان پڑی ہیں فری لاڈو کہاں ہو

مغلانی۔ ای لاڈو سنتی نہیں ہو سرکار پکار رہی ہیں۔

لاڈو۔ حضور ابھی حاضر ہوئی حضور میں نے سنا نہیں تھا ان سب کی دانتا کلکل میں (قریب آن کر) ارشاد حضور ہو کیا۔

بیگم صاحب نے لاڈو کو دیکھا تو مسکرائے لیکن اور کسی قدر چھپی گو اسوقت لاڈو خوب بنی ٹھنی تھی اور ٹھونے چنبیلی بھی کھائی تھی مگر چونکہ بیگم صاحب لاڈو سے بہت خوش تھیں اور لاڈو اپنے کام کاج میں شوخیاں بھی مذاق خون کے چندان خیال نہ کیا۔ بیگم صاحب اور لاڈو قریب قریب ہم سن تھیں اسی سبب سے اپنی دونوں میں خوب بنتی تھی اور بنا بھی اور چاہتی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ ان دونوں چلبلے مگر جوان لڑکیوں کا بیگم صاحب بڑی بھی اور عقلمند اور معقول پسند تھیں تھم کی ایک نہیں چلنے پاتی تھی۔ گو چغلی کھاتی تھی مگر اپنا سا منہ لیکر رہ جاتی تھی۔ اب سوچتے سوچتے بنو نے یہ ترکیب نکالی کہ بیگم صاحب سے کہے کہ ہوا ان دنوں خوبصورت ہے اور نواب محمد عسکری کی اس پر نظر پڑتی ہے ایسا نہو کہ اسکو بھی گھڑوال لیں تو پھر کچھ بنائے نہ بنے پڑے

ب۔ لاڈو آج تو تم پر قیامت کا جوبن ہے۔

لاڈو۔ اے حضور ہم پر جوبن سنہ گا تو پھر اور کس پر ہو گا۔

ب۔ اری دوانی کنوار یاں کہیں اس طرح بناؤ چناؤ کرتی ہیں۔

لاڈو سرکار یہاں اس چار دواری میں کون دیکھنے آتا ہے

ب۔ آج جو نواب کی تجویز نکل پڑے تو ستم ہی ہو جائے

لاڈو۔ حضور آج میں سرکار کے سامنے تھوڑے ہی ہونگی۔

ب۔ (مسکرا کر) ہاں اتنا ہے کہ اپنے جوبن سے تو آپ واقف ہے یا تا ہیں ہی کرے

	اپنے جوبن سے نہیں یار خبر دار نہو

لاڈو۔ حضور ہم نوکر چاکر آدمی ٹکے کو سو کے دوڑنے والے ہیں کو دوڑنے دھونے سے کام ہے جوبن سے کیا کام ہے جوبن تو بیگم صاحب ایسیوں کے واسطے ہے۔

ب۔ کیوں لاڈو بھلا تبک کسی پر عاشق بھی ہوئی ہو۔

لاڈو۔ آپ تو وہی باتیں کرتی ہیں بیگم صاحب کہ۔

ب۔ اری تو کچھ سٹرن ہے لاڈو عشق جسکے مزاج میں نہیں وہ آدمی ہی نہیں ہے

	عشق موقوف نہیں ہے دل انسان پر آہ کونسا دل ہے کہ اس عشق سے ہے اسکو پناہ

لاڈو۔ حضور ہم عشق وشق کیا جانیں۔

ب۔ ایسی بنتی ہو۔

لاڈو۔ آپ سے کوئی بات لونڈی بھلا چھپا سکتی ہے ایسا ہو سکتا ہے اور سوائے اس کے جو آپ کے میں اور نکتی کہاں ہوں۔

ب۔ چل جھوٹی بازار دن کی پھرنے والی۔ سچ بتا یہ استقدر نکھری آج کیوں ہے۔

لاڈو۔ سرکار اب کل سے منہ میں سیاہی مل لیا کرونگی جو آپکو اچھا معلوم ہو وہی کروں۔

بنوں کا جلاپا

اتنے میں بنو آئی۔ دیکھا تو لاڈو نکھری ہوئی بنی ٹھنی بیٹھی ہے اور بیگم صاحب کی فرمائش سے گا رہی ہے ع

	ایسا تر جائیں نہ ناملیں کبھی پانی عشاق

اور بھول چل جمن کے خاک ہو گئی۔ کہا حضور معلوم ہوتا ہے لاڈو کہیں اندر سب سما میں نوکر تھیں۔ لاڈو تنک کر بولی جی ہاں جانی جی کے سیاں تھی۔ پھر کسو کا اجارہ ہے۔ تم ہمکو دیکھ دیکھ کر کیوں جلی جاتی ہو اللہ بیگم صاحب کو سلامت رکھے پہننے اوڑھنے کو گانے بجانے کو تو ہمارے دن ہی ہیں۔ ہاں بدنام میں اگر کبھی کوئی دیکھے تو جو چور کی سزا وہ ہماری۔

بنو اور بھی جل رہی اور بیگم صاحب نے بھی لاڈو کے کلام کی تائید کی۔ قاعدہ ہی کہ جب کوئی کم سن عورت اپنی طبیعت کے موافق بناؤ چناؤ اور سنگار کرتی ہی تو مست ہو جاتی ہی لاڈو کی اسوقت یہ کیفیت تھی کہ نشے پیمست ہو گئی اور بیگم کو اس سے محبت لعل تو ہم ہین۔ دو ہی تین برس کی چھٹائی بڑائی۔ دوسرے دونون کی طبیعت کا ایک رنگ تیسرے لاڈو کی اطاعت سے اور بھی خوش تھین۔ گو بنو نے بہت سی تدبیرین کین کہ لاڈو کسی طرح بیگم صاحب کی نظرون سے گر جاے مگر ایک نہ چلی۔

ب۔ آج لاڈو خوب نکھری ہین۔

بنو۔ حضور ہمنے یہ بات کسی رئیس کے گھر مین آجتک دیکھی ہی نہین میان چاہے بڑھ بڑھ کے جو باتین بنائین۔ کسی اور کی ڈیوڑھی پر ہوتین تو کھڑے کھڑے نکلوا دی جاتین۔ یہ ادب کے اسلیے نکھر کر رہتی ہین جہین نواب صاحب کی آنکھ پڑے

ب۔ کیا بکتی ہی۔ اے نواب نواب ایسے گئے گذرے ہوے کہ تم لوگون پر ڈورے ڈالینگے معلوم ہوا ہی تیری نیت مین خود فتور ہی۔

لاڈو۔ اجو حضور ہمین رخصت کردین تو اچھا ہی۔

بنو۔ تمکو کاہے کے واسطے۔ ہمکو تو رخصت کردین۔

لاڈو۔ جو تم تو بھٹیاریون کی طرح لڑتی ہو بھٹیاریون کا تو قاعدہ ہی کہ جب لڑائی کو جی چاہتا ہی تو بیٹھے بیٹھے خواہی نخواہی چخ چخ کرتی ہین۔ آؤ پڑوسن ہم تم لڑین۔ دوسری بولی لڑے بری جوتی اسنے کہا جوتی لگے تیرے سر پر۔ وہ بولی تیرے ہوتے سوتون پر چلے لیجوتی دال بٹنے لگی۔

بنو۔ بھٹیاریون ہی مین رہی ہوتا۔ جب ہی یہ باتین یاد ہین۔ جب ایسی ہو تب ایسی ہو۔

لاڈو۔ اچھی ہو۔ وہ تو صورت سوال ہی۔

بنو۔ سہر کی رہنے والی شہدی عورت۔ اور ہمارے مکہ کے اندر کی شان ہی بس۔

بیگم صاحب نے بنو کو ڈانٹ بتائی اور کہا یہ سراسر تمھاری شرارت ہی تم لاڈو کو دیکھ دیکھکر جلی مرتی ہو۔

بنو۔ مین کیون جلنے لگی۔ جو بھٹیاریون مین رہی ہو گی وہی جلیگی۔

لاڈو۔ اچھا وہ بھٹیاریون چھوڑ چماریون مین رہی ہو گی سہی۔ پھر آپ کو کیا تمکو ہم سے کون غرض ہی۔

ب۔ اگر اب تم دونون لڑین تو ہم تم کو بے عزت کر کے نکال دینگے۔ واہ واہ گھر نہ ہوا بھٹیار خانہ ہوا جیسے تین سوتین ہوتی ہین (بنو کی طرف) یہ بناؤ چناؤ کر کے آئی ہی توجہ کو کیا۔ نواب اپنے تئین سمجھینگے تو تیرا کیا بگڑیگا نقصان تو ہمارا ہی تو بیچ مین کون بولنے والی ہی۔ واہ جہان تک خاموش رہو طرح دوسرا ہی پر چڑھی جاتی ہی۔ ہمین یہ باتین ایک آنکھ نہین بھاتیں جب دیکھو بھنچ بھنچی ہوئی ہے۔

لاڈو۔ حضور یہ مجھے دیکھ کے جلی مرتی ہی اور بے سبب۔

بنو۔ جلے ہمارا دشمن۔ ہم لونڈی ہی چھوڑے دیتے ہین۔

ب۔ بسم اللہ۔ اپنے گھر کا راستہ لو۔ دھکا تی ہی۔

بنو۔ ہم کیا دھکا کھینگے حضور۔ ہم تو غریب آدمی ہین۔

ب۔ نوکری چھوڑ دیگی تو کیا دوسری مہری نہین ملیگی۔

لاڈو۔ سرکار کی سلامتی سے مہربان ہزارون حاضر ہین یہ موئی پنچی کس مین ہی۔

پنچی کے لفظ پر بنو آگ ہو گئی اور اپنا اسباب اٹھاکے جانے کی تیاری کرنے لگی۔

لاڈو۔ اگر تو کہکو تو بدنام کر کے نہ جاؤ۔

بنو۔ اسمین بدنامی کیا ہی۔ نوکری خوشی کا سودا ہی۔

لاڈو۔ تو ایسی کیا گاڑھ پڑی ہے کہ بھاگتی ہو۔

بنو۔ تم تو اپنے چین کرو۔ تمکو اس سے کیا۔

لاڈو۔ جبکی مٹھیوں مین چین لکھا ہے وہ چین کرتے ہی ہین۔

بنو۔ قسمت کا حال معلوم ہوجائیگا تھوڑے دنون مین

لاڈو۔ تم علم غیب پڑھی ہوگی شاید۔ ہونہہ!

بنو۔ پڑھے نہین ہین تو یون ہی دیکھ لوگی

لاڈو۔ ہم جیسے ہین ہمارا اللہ جانتا ہے۔

کسی کی بدی تو نہ غیب ہے | کہ آسکا خدا عالم الغیب ہے

بنو۔ بڑی امہ والی بنی ہین ستر جوتے کھاکے بلی حج کو چلی

لاڈو۔ اپنی بیتی کہون کہ پربیتی۔ یہ وہی مثل ہوئی۔

ب۔ (مسکراکر) قسم خدا کی اچھی کہی مین بہت خوش ہوئی

بنو۔ ہان حضور انکی باتون سے کیون نہ خوش ہونگی یہ تو لاڈلی ہین۔

لاڈو۔ تم جل مرو خاک کھاؤ جل بھن کے خاک ہوجاؤ۔

بنو۔ جلے ہماری پاپوش۔ ہماری جوتی کی نوک۔

یہ کہکر بنو نے اپنا اسباب اٹھایا اور بیگم صاحب کے قریب آکر یہ آبدیدہ ہوکر ہاتھ جوڑے اور کہا حضور سے اپنی خوشی لونڈی کو رخصت کرین اتنے برسون حضور کے ہان میرا آب و دانہ تھا ہمسے کار کی بدولت خوب چین کیے اب جہان خدا لیجائیگا وہان جاؤنگی۔ مگر پرورش کی نظر رہے سرکار۔

بیگم صاحب بڑی منسار مجتبی تھین اور رحم دل تھین بنو کو آبدیدہ دیکھکر بڑا افسوس ہوا۔

ب۔ چلو بیگم مت بہت۔ اسباب رکھدو۔

لاڈو۔ (اسباب چھین کر) بس اب بخشے نہ کرو۔

بنو۔ لونڈی تو حکم کی تابعدار ہے۔ جو حکم ہو۔ مگر روز روز کی دانتا کلکل سے کیا مطلب اور حضور ہمین پر خفا ہوتی ہین

لاڈو۔ چلو اب کچھلی باتون پر خاک ڈالو۔

بنو نے اسباب بیگم صاحب کے سامنے رکھدیا اور قدمون پر گر پڑی

نینی تال کا دلربا حال

نواب محمد عسکری صاحب کے پاس ایک دست نشی بدر حسا کو ساتھ لیگئے اور کہا حضور یہ میرے شفیق ہین اور کئی بار نینی تال جاچکے ہین انسے وہان کا حال سنیے۔ قابل دید مقام ہے بلکہ دیدہ زیب ہے۔

محمد عسکری نے کہا ہان منشی بدر صاحب فرمایئے بسم اللہ

کان ہین مشتاق کچھ فرمایئے۔

منشی بدر صاحب نے کہا بہت خوب حضور ضرور نینی تال جائین اور خادم کو بھی لیتے چلین۔

اسکے بعد منشی بدر صاحب نے یون کہنا شروع کیا۔

پلا ساقیا مجھ کو اک جام مل | جوانی پہ آیا ہے ایام گل

نینی تال وہ روح افزا مقام ہے جہان ایام گل ہمیشہ فصل مین جوانی پر ہے۔ جہان پیری جوانی اور شیب شباب سے بدل جاتا ہے جہان صحت کی فرخ و خلد اری ہے۔ شکست بیماری ہے آب و ہوا کے صدقے کہ مریض یا اور چنگے ہوگیا۔ بخار کے لیے اسکا پانی کونین کی نانی ہے تو تپ دق کے لیے اسکی ہوا اطالیہ کی ہمسر حق یون ہے کہ اس فصیل نے دنیا ہی مین بہشت بریں کا نمونہ دکھادیا اور نہاد خشک سے جو بہشت اور اعراف کے دم اور جھانسون مین اہلوگون کو دنیا کے لطف نہین اٹھانے دیتے اور کہتے ہین

بہشت اک باغ ہے ہوزخ بھی اک قسم کی جو طرکا ہے

وہ چیز جسکے لیے ہو تمہین بہشت عزیز
سوائے بادۂ گلفام و حور عین کیا ہے

خیر صاحب بہشت اور سرگ لوگ تو مولویون اور پنڈتون اور اکلزم گورکی عہدہ اتھیوسوفی کے مہاتماؤن کو مبارک ہے ہم لاابالی ان فرضی خیالی باتون سے درگذر سے اپنی اپنی سناتے چلے جائینگے

یہ جھیل واقعی نمونہ سلسبیل ہی نینی تال کو اسپر اسیقدر ناز ہونا چاہیئے جسقدر رُلاؤن کی بہشت کو ثور پر ناز ہی یہاں صبح کو لوگ عموماً پیدل یا گھوڑون پر ہوا کھانے نکلتے ہین یہ صاحب لوگ خانہ زنون کو ساتھ لیکر اور ہندوستانی سٹرون ٹون یا ریشا ئیلون کے ہمراہ انکی زندگی یہان بھی بے حظ ہی۔ دن کو اپنے اپنے مقصد سے لوگ نکلتے ہین مگر ساڑھے پانچ بجے سے پھر کرسی نگاہ مین انسان کی صورت نہ دیکھنے مین آتی۔ بجز ایک آدھ بیمار یا خانساماں کے ادھر بینڈ باجے کی صورت دلکش گھوڑ دوڑ کے میدان سے آئی اور طبیعت لہرائی کہ چلین جھیل پر جھیل کا پانی دیکھکر دل سے اور بھی زیادہ مسرور اور خنک ہوجاتا ہی اور لب چشمہ سا ر کھڑے رہنے سے اور بھی مسرتی معلوم ہوتی ہی یہان کی پانین نا نہین ہوتی ہین۔ اور سیدھی سادی لکھنؤ وغیرہ کے مغشوشون کی سی چلبتر ازی اور چھل فریب مین جانتین بہاڑ پر اہل سلام اور عیسائیون کے ساتھ ہم صحبت ہونے سے اسقدر پرہیز ہی کہ اگر بلا مین تو انکے ہان مجرے کے لیے بھی نہ جائین جو بہاڑ نہین باہر چلی گئی ہین انکو اسکا کم خیال ہی۔

حضور مین نے ایک پاتر سے نینی تال مین پوچھا آپکا اسم شریف تو کہنے لگے پن سے جواب دیتی (باغ روڈم واہ ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ گئے کہ ہم تو نام پوچھتے ہین اور یہ مول تول کرنے لگی کہ ہم دوسرے ہی سے مول تول کرنا شروع کیا اسم شریف کے جواب مین پانچ روپے چھ بتا دی جب ہم پہلے پہل راجہ ہرچرن بنگ کے ساتھ گئے تھے تو دوسرے روز کوئی پچیس پاتروں کا غول کا غول آیا یہ انعام مانگے جاتی ہین اور حق یون ہی کہ انعام کا لہانہ بہانہ ہی ہو اصل طالب اپنا اپنا جوبن دکھاتا ہی کہ ہاسے تے چھین اور چہرہ شاہی دکھنا من برسنے لگین۔ گرمی کی انکو بڑا شبہ نہین ہی۔ درجہ اگر بہاڑ سے اُترین تو انکے ہان من برسنے لگے۔ واقعی عجب جوبن ہوتا ہی ہمکو نینی تال یاد آگیا۔

بہار آتی ہی دیوانہ ہو نیرنگ گلستان پر
چراغ عقل کو رکھ دے بجھا کر طاق نسیان پر

نواب صاحب نے یہ دلچسپ حال بڑے شوق اور دل کے کانون سے سُنا اور کہا بھئی اب تو چاہے ادھر کی دُنیا اُدھر ہو جائے بندۂ درگاہ نہین رہینگے۔

اس مقام پر پری رخان ماہرو اور حسو شان عنبرین مو کا جمگھٹا رہتا ہی اور خلقین کھڑے ہو کر لطف تماشا اُٹھاتے ہین۔ اکثر کشتیون کی دوڑ ہوتی ہی جسکو یہان خواص عوام عموماً بوٹون یا کشتیون کی گھوڑ دوڑ کہتے ہین عموماً دو کشتیان چھوٹی ہین اور جسوقت ایک کشتی مقام معینہ کی جھنڈی کے آگے نکلتی ہی فوراً بندوق سر ہوتی ہی بڑی دل لگی ہوتی ہی۔ اور دونون کشتیون کے سوار جان پر کھیل تیزی کے ساتھ چلاتے ہین تماشائیون کو بڑا محظ حاصل ہوتا ہی۔

چکر کے میدان مین کوئی پچیس تیس مقام پر براہ لان ٹنس ہوتا ہی اور لیڈیان اس کھیل مین بڑی خوشی سے شریک ہوتی ہین۔ ادھر اُدھر کی فلک شکوہ بیچون بیچ مین جھیل بڑا لطف تماشا دکھاتی ہی اور روح وجد کرنے لگتی ہی اور ان پہاڑون کے سہرے ہرے قدرتی درخت اور بھی جوبن دکھاتے ہین۔

صاحب لوگون کے بنگلون مین پہاڑی پھولون کے گملے کثرت سے رہتے ہین اور بڑے خوشنما معلوم ہوتے ہین۔ مگر یہان کی چڑھائی سے خدا کی پناہ۔ العامان و خصوصاً سہلو گو نکو جو اسکے عادی نہین ہین اور بھی زیادہ دقت ہوتی ہی اور تھوڑی دور مین ہانپنے لگتے ہین اور دم ٹوٹ جاتا ہی سب بنگلے پہاڑ پر واقع ہین اور سڑھنا اُتنا کوہ کندن کاہ برآوردن سے خالی نہین نینی تال بھر مین دکانین نہین کھودون کی یہان ضرورت نہین جھیل کے ایک طرف کے پہاڑ مین تو پانی جا بجا کثرت سے ملتا ہی اور اسقدر

سہرہ کہ برف کی کیا حقیقت ہی مگر دوسری طرف کے پہاڑ پر پانی نہین ہی لہذا ذرا دقت واقع ہوتی ہی۔

نینی تال کی برسات مین عجب دلربا لطف حاصل ہوتا ہی گویا دن بھر جلی رہتی ہی اور سردی اعتدال کے ساتھ اور از بس خوشگوار اس فصل مین صاحب لوگ برساتی کوٹ اور چھتری ضرور لیکر نکلتے ہین کہ نہ معلوم کس وقت مینہہ برس پڑے گا اور جھر کھلا اور دھوپ مین صاف کیچڑ کا پتہ نہین۔ اور دھارا کے بہتے ہین بھی بڑا لطف آتا ہی نینی تال کا سب سے بہتر تحفہ یہان کی پاتر ہین ہین شادی کرنا پاتر دن کی شرع کی رو سے حرام ہی اس شرع اور اس سم کے صدقے الموڑہ اور رام گڈھ اور کاریل اور نینی تال اور بھیم تال اور ہوڑا اور کاشی پور مین انکی کان ہی

قیام کہسار کا ضرر

ممن نے جو دیکھا کہ نواب صاحب کو میر صاحب کے دوست میان بدکی دلچسپ گفتگو بہت پسند آئی تو بات دن بنائی کہ حضور نے یہ سب حال تو سنا مگر میرے ایک شفیق کی زبانی بھی تو پہاڑ کا حال ہا ہزار اے خدا ذرا سن لیجیے دیکھیے تو وہ کیا کہتا ہی۔

محمد عسکری نے کہا بہتر ہی انکو بھی بلاؤ ہم تو چاہتے ہین کہ جو کلام کہین سمجھ بوجھ کے کہین تاکہ پیچھے ہنسی نہ ہو۔ اور ہمکو زحمت نہ ہو نچنے سے سفر کرنے مین تو ہمکو کوئی پیش پس نہین ہی مگر دین پیش ہو تو یہ ہی کہ ہمنے کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہین دیکھی ایسا نہو کہ وہان کوئی گل کھلے۔ آپ اپنے دوست کو بھی بلوا لیجے کیا مضایقہ ہی۔

ممن نے کہا حضور خاکسار کا دوست یہان حاضر ہی حکم ہو تو بلواؤن۔ خدمتگار سے کہا میان ذری مولوی صاحب کو تو بلوا لیجیے۔ مولوی صاحب آئے یہ کہا کہ بڑھاتے تو تھے ہی انھون نے پہاڑ کی ہجو کرنی شروع کر دی۔

ع۔ کہیے مولوی صاحب آپ پہاڑ پر کتنے دن رہے۔

مولوی۔ حضور سات برس تک جلاوطن رہا۔

ع۔ جلاوطن! کیا پہاڑ ایسا برا مقام ہی۔

مولوی۔ حضور اب مین کیا عرض کرون زبان قاصر ہے الامان!!!۔

ع۔ این! لوگ تو وہان کی آب وہوا کی بڑی تعریف کرتے ہین

مولوی۔ خداوندا دل تو جو وہان رہا کھینگا ہا ضرور ہوگا یہ تو وہان کا تمغہ ہی۔ اور ہندو لوگ اسکو پرشاد کہتے ہین

ع۔ این! لاحول ولاقوۃ!!!۔ ارے توبہ! ع

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ بندہ درگذرا ایسے سفر سے

بدر۔ حضور یہ سب لغو باتین ہین انکی۔

مولوی۔ خداوندا جو کوئی میری بات کاٹ دیتا ہی تو مین آگ ہو جاتا ہون یہ ابھی صاحزادے ہین اور بندہ جہانبان جہانگشت

بدر۔ سرکار! نہین ایسے لوگون نے تو۔

ع۔ اچھا صاحب تو آپ کو دخل در معقولات دینے سے کیا واسطہ ہی خواہ مخواہ آپ ایک شخص کے پیچھے پڑ گئے اور یہ ہمسے کہا ہی نہین کہ ہان کھنگھے کی بیماری بہت ہی۔

بدر۔ حضور اگر یہ بیماری وہان ہو تو ناک ناک نہ تا ہون

مولوی۔ پیر و مرشد یہ خاص لکھنؤ کے بچون کی باتین ہین کہ ہاتھ ہاتھ بدتا ہون اور ناک ناک بدتا ہون۔ بندہ تو کبھی ایسی صحبت مین بیٹھا ہی نہ تھا اور نہ اس گفتگو کا عادی ہی لاحول لا قوۃ! یا اللہ توبہ۔

ع۔ نہین نشی بدر صاحب بھی تربیت یافتہ آدمی ہین۔

مولوی۔ کیسے کچھ ناک ناک بدتے ہین۔

ع۔ آپ نے اس بیماری کی ایسی سنائی کہ توبہ ہی بھلی۔

مولوی۔ حضور بندہ تو راست راست دے کہ دو کاسہ غم کو تاہ

بدر (بہت آہستہ سے) اپنا سر پورا اٹھائی گیرا۔

ع - بھلا یہ بیماری کیونکر وہان پیدا ہوجاتی ہے -

بدر - حضور راتنا دریافت کرین کہ صاحب لوگ جو وہان رہتے ہین انکو کھینگا کیون نہین ہوجاتا -

مولوی - وہ لوگ برانڈی پینے کے عادی ہین - ہم اور آپ اُنکا مقابلہ کرسکتے ہین بھلا - پھر اُنکا اقبال -

ع - ہان یہ دونون سبب ٹھیک معلوم ہوتے ہین -

بدر - حضور بھلا برانڈی کو کھینگھے سے کیا واسطہ ہے مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ - کجا برانڈی کھینگھا - مگر اب کیا غرض کہ اوج ع - ڈاکٹر تو نہ تو آپ ہین نہ بندہ - یہ کہتے ہین اور ظاہر سمجھ مین نہین آتا کہ جھوٹ کیون کہینگے -

بدر - یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا انکو جھوٹ بولنے سے کیا مطلب بھر جانے دیجیے - الگ کیجیے - سیر کوہستان کی ضرورت ہے کیا ہے ع - ناصاحب ہم تو اب اُدھر کا رخ بھی نہ کرینگے -

ممن - نے دل مین نہایت ہی خوش ہوا کہ مار لیا ہے نواب صاحب کو خوب چنگ پر چڑھایا - اور مولوی نے اچھا فقرہ چست کیا کہ ہان گئے اور کھینگھا ہوگیا - اب کوئی کروڑ روپیہ بھی دے تو نواب صاحب تو نہین جاتے - اور مولوی بھی سنگے سیار بنے ہوے تھے اور لطف یہ کہ مولوی صاحب نے عمر بھر مین کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہین دیکھی تھی کہ پہاڑ ہوتا کیسا ہے مگر فقرہ واقعی اچھا چست کیا -

مرزا - حضور یہ تو ہمنے ایک نئی بات سنی آج -

ع - آپ کبھی گئے بھی ہین پہاڑ پر مولوی صاحب تو سات برس رہ آئے ہین -

مرزا - جی آمین کیا شک ہے خداوند - سات نہین بلکہ چودہ برس حضور بھی ان بھرون مین آجاتے ہین - خیر جانے دیجیے اس جھگڑے کو -

ممن - حضور اس وقت تو قیامت کی بدلی ہے -

نیا سر اگائے ہین عنش صنم مین	ذرا کوکی دیکھے تماشا ہمارا

ساجد - اسوقت کیا مزے مین آگئے ہین میان ممن -

ممن - ہمنے ہم ہر وقت مزے مین رہتے ہین خدا سرکار کو سلامت رکھے - اُنکی بدولت ہمکو ہر دم مزہ ہے -

ساجد - ہان بھائی ہین پڑے کی بات ہے -

ممن - خدا مہربان ہے تو کل مہربان -

ان بھولے بھالے رئیسون کی بھی عجیب باتین ہین گاہے بسلامے برنجند گاہے بدشنامے خلعت و ہند مرزا صاحب کے دوست منشی بدر صاحب نے جو نینی تال کی تعریف کی تو قسم کھائی کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہوجائے پہاڑ کا سفر ضرور کرینگے اور اب جو ممن کے یار مولوی صاحب نے کھینگے کا فقرہ چست کیا تو ڈر گئے اور اپنے عزم بالجزم کو فسخ کردیا - خوف پیدا ہوا کہ ایسا نہو پہاڑ کا پانی لگے اور کھینگھا ہوجائے اس عقل و فہم کے صدقے مگر واہ رے مولوی - ایسا گرما گرم فقرہ چست کیا کہ پھڑکا دیا - اس سوجھ بوجھ کے قربان - مرزا اور ساجد اور اختر اور حوالی موالی ایک کی نہ چلی نواب صاحب کو یہ خوف تھا کہ اگر وہان گئے اور اتفاق وقت سے کھینگھا نکل آیا تو اول تو بیگم صاحب کو دلی رنج ہوگا - دوسرے کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہینگے تیسرے ارباب نشاط کی صحبت مین نکو سنینگے - اور خود اپنی صورت آپ ہی بُری معلوم ہوگی - مولوی کو دل ہی دل مین دعائین دیتے تھے کہ خدا نے اسکو خوب بھیج دیا - ہان سب نے تو اسقدر تعریف کے پل باندہ دیے تھے کہ مین نے سفر کی نصف تیاری کرا ہی دی تھی بارے خوب شد - ع -

ز سیرہ بو بلائے و لے بخیر گذشت	

ورنہ بڑی بُری ہوتی - جانے اس غرض سے کہ سیر کرینگے اور وہان سے کھینگے کا تحفہ لیکے آتے

ممن کو اس قدر خوشی تھی کہ یہاں سے باہر اور جاے مین پھولا نہین سماتا تھا کہ سب کو نیچا دکھایا اس کمبخت کو خدا جانے سفر سے کیا عداوت تھی کہ نام سُنا اور کانپ اُٹھا گو اللہ کے فضل سے صحت بھت مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے سفر کیے ہون مگر ممن ملکون کی تو سفر کے نام سے روح فنا ہوتی تھی گویا ثانی مرجانی تھی۔ مولوی کو خوب ٹپی پڑھا کے لایا تھا اور مولوی فقرہ ہا اوسکذب بیانی مین برق تھا اور لطف یہ کہ مولوی دولوی خاک نہ تھا کچھ شد بدار و جانتا تھا واجبی ہی واجبی لیاقت تھی مرزا صاحب کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح محمد عسکری کو دم دے کے پھانس چھوٹس کے پہاڑ پر لیجائین اور خود بھی لطف اُٹھائین مولوی کے اس جھوٹے بیان سے دل ہی دل مین خوب جھلائے مگر خون پی کے رہ گئے۔

ممن کئی دن سے تاک مین تھا کہ کسی کیسے سے نوابصاحب کو دم دیکے سفر کوہستان سے باز رکھے مگر اور لوگون کے سبب سے حال نہین گاتی تھی آج اچھا موقع ملیگا۔ نوابصاحب نے پوچھا ہان مرزا صاحب یہ تو فرمائیے کہ اور وہان کیا کیا دیکھا۔ مولوی صاحب نے حضور پانی کا وہان کال ہی۔ کنوان تو ہی نہین۔ پہاڑ کا پانی سب پیتے ہین اور یا جھیل کا سو جھیل کے پانی سے پوٹیسیو کو کھجلی ہوجاتی ہی اور یہ کھجلی بالکل اودکی سی ہوتی ہی اور انسان ہیضون تڑپا کرتا ہی اور پہاڑ کا پانی گندلا ہوتا ہی سیر بھر پانی تو سیر بھر ریت کھاتا ہی ہضم نہین ہوتا۔

ع لاحول ولاقوۃ۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ مولوی صاحب۔

مولوی۔ وہان کے باشندون کے لیے البتہ مساوات ہی۔

ع آپ سے ہمکو کیا بحث ہی جناب۔ وہ تو پیدا ہی وہان ہوے

مولوی۔ اور کھانے کا ذکر ہی پہاڑ پر لطف نہین ہی۔

ع یہ کیون کیا شے مہیا نہین ہوتی۔ کال ہی؟

مولوی۔ حضور گوشت تو گلتا ہی نہین لاکھ لاکھ بتین کیجیے گوشت سخت ہی رہیگا اور ممکن کیا کہ ہضم ہوسکے۔

ع پھر وہان کھائینگے کیا۔ گوشت ہی نہین تو پھر کھانیکا لطف کیا۔

مولوی۔ اور حضور جان وہان ہتیلی پر رکھنی پڑتی ہی ہر جگہ ہر قسم

ع۔ آہی تو یہ کیا بیماریون کی بڑی کثرت ہی۔

مولوی حضور آفات ارضی وسماوی دونون موجود۔ ابھی کوئی پانچ برس کا عرصہ ہوا کہ زلزلہ آیا اور پہاڑ پھٹا تو بس یہ لاحظہ فرمائیے کہ آسمان پر سے گویا زمین پر آگیا اور کئی بنگلون اور کوٹھیون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل کو پاٹ دیا۔ ہل صاحب سوداگر کی کوٹی کا پتا ہی نہین ملا۔ ایک ہوٹل جڑ سے معدوم ہوگیا۔ بہت سے آدمی مرے۔ صاحب لوگون کی جانین تلف ہوئین لاکھون کے مال کا نقصان ہوا۔ وہان کے سیٹھ امانتہ ساہ اور للہ درگا ساہ کا کوئی ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان ہوگیا اور نینی تال بھر مین ہلچل مچ گئی۔

ع الامان۔ الامان۔ بس صاحب پہاڑ کا حال سن کے بہت ہی مسرور ہوے۔ کوئی مردود ہی اپنے حساب اُدھر کا رخ کرے اب۔

ممن۔ تعجب ہی کہ مرزا صاحب نے یہ حال مخفی رکھا۔

ع۔ خدا نے بڑی خیر کی ورنہ تو یہ ہی بھلی۔

ممن۔ حضور غلام تو نمک حلال آدمی ہی۔

ع۔ خدا تمکو اجر خیر دے۔ مین تو تیار ہی ہوگیا تھا۔

ممن۔ سرکار خدا مسبب الاسباب ہی۔ ع۔

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

ع۔ سچ ہی۔ اللہ اکبر یہ زلزلہ تھا۔ یا قیامت کا نمونہ۔

ممن۔ حضور کیا اتنا جلد بھول گئے۔ ابھی چار ہی پانچ برس ہوے ہونگے اسکو کل کی تو بات ہی۔ صدہا آدمیون کی جان گئی خدا دے

ع ایسے مقام سے خدا محفوظ رکھے جانا ہی کیا فرض ہی۔

مولوی۔ خداوند۔ ع۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا۔ حضور لکھو کھا آدمی جاتے آتے اور رہتے سہتے ہین۔

ع۔ دلہ والے کھو کھا نہین کرورون کھون سہی مگر ہین کیا تباہی آئی ہو کہ ہم اجل کے منھ مین جائین۔ یہ کون عقل کی بات ہے بھلا۔

مرزا۔ اچھا حضور اپنے کئی ست صاحب لوگون مین سے تو دریافت کرین۔

مولوی۔ ہمارا اُنکا جاز معاشرت ایک نہین ہو صاحب ہماری انکی کون برابری ہو وہ لاکھون منزلون سے جو آتے ہین سلام کا پانچ برس کا ہوا اور اُنھون نے ولایت بھیجدیا ہم آپ بھی ایسا کر سکتے ہین۔ صاحب لوگون کی بھلی بھلائی یہان اتنے وزیر زبردست نواب زادے رئیل امیر ہین بھلا کسی کو بھی آپ نے سنا کہ کتنی مال گیا ہو۔ ہمارا اور خیر ہو صاحب لوگون کا اور خیر ہو۔ اور پھر وہان جانے کی ضرورت ہی کیا ہو۔ صاحب لوگون کی عملداری ہو حکومت ہو۔ ہم کیون اُنکا تتبع کرین ؎

جو کی تقلید سو کی آوے کہن بڑا چلا جیجال اگے اُس کی سکا چل نکلا

آخر ہم تو نینی تال کی تعریف ہی سنتے آئے ہین۔

ع۔ اجی آپ سب کچھ سنتے آئے ہین سچ

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

صریح ایک شخص تو چشم دید بیان کر رہا ہو اور کہہ رہا ہو کہ ایک ذرا سے زلزلے مین یہ تباہی ہو گئی۔ آپ سی سنائی بیان کر رہے ہین

سفر کوہ کی نسبت مشورہ

نواب صاحب اپنی سوچ پانچ مین تھے کہ یا خدا کسکے کلام کو باور کرون اور کسکے کلام کو غلط تصور کرون۔ مولوی بدر صاحب سے پہاڑ کے پھٹنے کا حال دریافت کیا۔ اُنھون نے کہا حضور بارش کے دن تھے۔ اور رات دن سے موسلا دھار مینھ برس رہا تھا۔ ایک لحہ بھی نہ تھما بس دفعۃً ایک پہاڑ کا حصہ پھسل پڑا اور چند آدمیون کی جان گئی۔ صاحب لوگ اور حکام انتظام کے لیے دوڑے اور بہت سے ہندوستانی بھی پہونچے۔ دفعۃً ایک اونچا ٹیلے کا ٹیلہ اُٹھا کر پھٹ پڑا اور کئی کوٹھیون اور بنگلون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل مین جا رہا آدمی اور لکڑی اور تھرتھر جھیل مین غرقاب لوگ جان چھوڑ کے بھاگے۔ خداوندا۔ اک عجیب ہر بونگ تھا کہ الامان۔ الامان آجتک کوئی تخمینہ نہین کر سکا کہ کتنی جانین اس آفت مہیب مین تلف ہوئین۔ حضور بڑی جان جوکھم کا مقام ہی۔ خدا بچائے۔ ع۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

ع۔ اور پہاڑ کا اعتبار کیا۔

بدر۔ آہین کیا شبہہ ہی حضور۔ روح کانپتی ہی۔

ممن۔ خداوندا اُس سال سے بہت کم آدمی جاتے ہین وہان

ع کسی کو جان دو بھر ہو تو جائے ہتیلی پر جان رکھ کے

مرزا۔ اور حضور یہ جو لاکھون کرورون آدمی وہان بود و باش کرتے ہین یہ کیونکر زندہ رہتے ہین۔

بدر۔ چہ خوش۔ تو ضرورت ہی ایسی کیا ہی کہ خواہ مخواہ قسمت کی آزمائش کرین۔

رزق ہر چند بیگمان برسد — شرط عقل ست جستن از در ہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد — تو مرو در دہان اژدر ہا

ع۔ بس یہ واقعی عقل کی بات ہی۔ جانے سے فائدہ۔

بدر۔ اور ایک بات سنیے جھیل ایک میل طول مین ہو اور بون میل عرض مین۔ اور عمق آجتک کسی کو معلوم نہین ہوا زنجیر منتہاے تعمق نہین پہونچی۔ اور ذرا ذرا سی کشتیون پر سوار ہوتے ہین۔

ممن۔ خدا کی پناہ اگر کشتی ٹوٹی تو گئے گذرے۔

بدر۔ کشتی کیا ذرا سا بوٹ ہوتا ہی۔ ڈونگی بلکہ ڈونگا اکثر اُلٹ جاتی ہی۔

مرزا۔ یہ کیا فرض ہی کہ کشتی پر ضرور ہی سوار ہو۔

اختر۔ خدا جانے۔ پوچھیے وہاں کوئی زبردستی کرتا ہو کہ مرد ہی سوار ہو جیے صاحب۔

بدر۔ جی کشتی پر سوار ہونا فرض ہو۔ اگر نہ سوار ہو جیے تو شہر بھر میں مشہور ہو جائیے کہ بڑے بزدلے ہین ڈر پوک ہین لکھنؤ کا نام بد کروگے۔

مرزا۔ بھلا کبھی ڈونگی کو ڈوبتے بھی دیکھا ہو۔

بدر۔ خداوند ساری دنیا سے دریافت کر لیجیے کہ ایلٹ صاحب نامے ایک صاحب باہر سے آئے تھے وہ اور ایک آدمی کشتی پر سوار تھے اور ہوا دفعۃً بڑی تیزی سے چلنے لگی اور ڈونگی الٹ گئی آدمی تھوڑی دیر مین ابھرا۔ مگر صاحب کا پتا نہین پھر حضور کشتیون پر کشتیان بھیجی گئین تو مین دانی گئین صدہا جتن کیے لاش کا پتہ نہ ملا۔ معلوم ہوتا ہو کہ جھیل مین کچھ مین ہین اور انھین کھوہون مین لاش کہین اٹک رہی۔

مرزا۔ حضور بیالیس برس سے نینی تال مین صاحب لوگ جاتے ہین اگر بیالیس برس مین کوئی ڈونگی الٹی تو بھلا کیا تعجب ہی۔

نواب صاحب نے تھوڑی دیر سکوت کر کے فرمایا کہ عنایت ایزدی سے ایک آفت نہین بلکہ ہر قسم کی آفات ارضی وسماوی سے دوچار ہونا پڑتا ہو۔ پہاڑ پھٹے تو گئے گذرے پانی لگا تو علیل ہو گئے کھڈ مین گرے تو ہڈیون پسلیون کا پتا نہ لگے اور کشتی الٹے تو جسم مچھلیون کی نذر ہو ایسے مقام پر تو وہ جائے جو گھر سے فالتو ہو۔ آگے ناتھ نہ پیچھے پگہا۔

مولوی بدر صاحب نے کہا۔ خداوند سیر تو اس وقت ہوتی ہو جب ذرا سی پگڈنڈی ہوتی ہو اور دو طرفہ کھڈ۔ ادھر بھی ایک میل کا گڑھا ادھر بھی۔ جدھر نظر جاتی ہو ٹوٹی کانپے گھتی ہو۔ تھرانے لگتا ہو انسان کہ خداوند بچائیو۔ اور ہم پر پسلیون کا تو حضور قدم نہین اٹھتا اور جا بجا پہاڑ پانی کے برسیلے سہتے بودے ہو گئے ہین اور برسات مین اس طرح گرتے ہین جیسے ہتیا کی فصل مین بودی مٹی کے کچے مکان۔

محمد عسکری نے پوچھا اور لوگ دب بھی جاتے ہونگے۔

ممن نے کہا۔ سرکار جب ذرا سا سے جھونپڑون کے گرنے سے مکان کے نیچے لوگ دب جاتے ہین تو پہاڑون تو خدا ہی پناہ مین رکھے۔ ایک دو ساے مکڑے کے گرنے سے پورے کے پورے کچل کے دب کے رہجائین اور حضور لسو اور کھٹمل اور مچھر اسقدر پریشان کرتے ہین کہ الامان۔ کھانا کھانا کھیون کی بھن بھن کے سبب سے مشکل ہو جاتا ہو اور کھٹمل کے کاٹے کا تو فتراہی نہین۔ دھوپ نکلتی ہی نہین ہو۔ اب فرمائیے کہ پلنگ اور بستر کو کیونکر گرم کیجیے۔ اگر دھوپ نکلے تو پلنگ اور بچھونے کو گرم کرے اور کھٹمل بلبلا کے نکل پڑین مگر دھوپ کی تو صورت ہی نظر نہین آتی اور برسات مین یہ حال ہوتا ہو کہ آفتاب ہفتون نہین نکلتا ہو۔ اور بدلی کے بعد جب دھوپ نکلتی ہو تو اسقدر تیز کہ کھوپڑی پھٹنے لگتی ہو اور آدمی بلبلا اٹھتا ہو۔ وہان جو شی ہو اعتدال سے بڑھی ہوئی سردی مین انسان یخ ہو جائے ٹھٹھر کے رہجائے گرمی مین بلبلانے لگے۔ برسات مین بہیا آئے پہاڑ پھٹ پڑے۔ آدمی دب کے مرجائین گھوڑے کی سواری جان جوکھم ہو۔ کبھی وہان چل نہین سکتی جسکو عرشی مین ہر کون چڑھا ڈانڈی لیڈیون اور رجو۔ تون کی سواری ہو۔ پیدل چلے تو ہانپ جائے۔ اب فرمائیے انسان کیا کرے۔ حضور ایسی ہی مجبوری ہو تو آدمی وہان رہے ورنہ خدا ہی انسان کو محفوظ رکھے۔ الٰہی آپ ہوا ایسے کیا انسان جائے۔

اب سنیے کہ مرزا صاحب سوچتے سوچتے مولوی بدر کے نکالنے کی ایک ترکیب سوچے اور انکو یقین کامل ہو گیا کہ اس ترکیب سے ممن اور بدر دونون اس دیار سے خارج کر دیے جائینگے۔

ادھر مولوی بدر صاحب نینی تال کی ہجو کر رہے تھے کہ چوبدار نے عرض کیا۔ سرکار نواب جھنٹن صاحب تشریف لاتے

ہین۔ اتنے مین چھٹن صاحب آہی گئے مصاحبون نے سر و قد تعظیم کی۔ نواب صاحب کے قریب مسند پر متمکن ہوے پوچھا کہیے کیا شغل ہو رہا ہے۔ محمد عسکری نے کہا۔ مولوی بدر صاحب سے کونینی تال کا ذکر سن رہے تھے۔ اس مقام پر ناظرین کو یہ سمجھا دینا چاہیے کہ مرزا صاحب نے جو چھٹن صاحب کے نفس ناطقہ تھے اُنھین کی منت و سماجت سے آئے تھے کہ تمن اور بدر کا رنگ پھیکا کرین مولوی بدر صاحب کو یہ خیال کیا معلوم تھا۔ نواب صاحب نے کہا ہان مولوی بدر صاحب ذرا پہاڑ کے راستون کا حال تو بیان فرمائیے اُنھون نے کہا خداوند دو میل کی چڑھائی دیکھا اور انسان کے ہوش اُڑ گئے۔ اور بڑی دقت یہ ہے کہ کسی کیسے سے اس طرف کے رہنے والے چڑھ نہین سکتے گھوڑے پر سوار ہو کے جائین تو یہ خوف ہے کہ اگر گھوڑا بھڑکا تو دو میل کے نیچے کھڈ مین گر پڑے راہ ہی مین دم فنا ہو گیا گدھے اور اگر ڈانڈی پر سوار ہوتے ہین تو جو دیکھتا ہے ہنستا ہے کہ واہ یہ ڈنڈا اور تین کلنے یہ داڑھی مونچھ اور ڈانڈی کی سواری اور پیدل تو دو قدم بھی انسان نہین چل سکتا کلیجہ مُنھ کو آجاتا ہے۔ اور جس مقام پر ذرا سی پگ ڈنڈی ہوتی ہے وہان تو لمحہ تک کو خدا یاد آتا ہے اور پھر ایسی دقت مصیبت چھپکے گئے بھی تو ملا کیا بیماری۔

نواب چھٹن صاحب نے کہا سنتے ہین وہان کھٹمل بہت ہوتے ہین منشی بدر کو گویا لاکھون روپے ملگئے۔ کہا کیون خداوند غلام نے کیسا عرض کیا۔ لغویات تو غلام کبھی عرض ہی نہ کرے گا۔ نواب صاحب کو بھی یقین کامل ہو گیا کہ بدر نے بیشک سچ کہا تھا اور چھٹن صاحب دل ہی دل مین ہنستے تھے۔ اُنھون نے کہا اور وہان کا پانی بڑا خراب ہے۔ ایک چپاتی کھایئے اور پانی پی لیجیے بس دو دو تک بدہضمی رہیگی۔ ترکاری تو وہان کی بس سنکھیا کا اثر رکھتی ہے۔ اور گوشت گل جاے کیا مجال۔ نواب صاحب بہت ہی خوش ہوے۔ کہ تمن اور بدر نے اُس مصیبت سے خوب بچایا ورنہ علیل ہو کے آتے۔ لوگ ہنستے بناتے کہ گئے تھے آب و ہوا کا لطف اُٹھانے وہان سے امراض مین مبتلا ہو کے آئے ہا رے ع

رسیدہ بود بلا کے ولے بخیر گذشت

ع۔ مرزا صاحب نے یہ حال ہنسے نہین بیان کیا تھا؟۔

ممن۔ حضور مرزا صاحب نے تو اور ہی رنگ آمیزی کی تھی مین حیران تھا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔

بدر۔ سرکار غلام سے بڑھ کر اسکا حال بھلا اور کوئی کیا جانیگا

ممن۔ آمین کیا فرق ہے جناب۔ برسون رہے ہین آپ۔

چھٹن۔ آپ کتنے عرصے تک رہے ہین وہان جناب مولوی بدر صاحب۔

بدر۔ حضور کوئی چار برس تک وہان قیام کا اتفاق ہوا۔

مرزا۔ اور پرسون تو ۴ برس بتاتے تھے یہ فرق!!!۔

چھٹن۔ آپ کس محلے مین تشریف رکھتے تھے جناب مولوی صاحب۔

بدر۔ (گڑبڑا کر) جی حضور۔ بندہ۔ مین۔

چھٹن۔ جبار برس آپ کہان پر رہے تھے وہان پر

بدر۔ حضور دیکھیے عرض کرتا ہون خداوند۔

اختر۔ (مسکرا کر) مین عرض کردون۔ حافظ نباشد۔

چھٹن۔ اور کیون صاحب آب و ہوا تو وہان کی بالکل خراب ہی ہے

مرزا۔ حضور تپ دق۔ بخار کہنہ۔ سل۔ ذیابیطس۔ سہال کبدی ان سب امراض کا گھر ہے۔ اللہ بچاے مین رکھے۔

اختر۔ اور خداوند سنا وہان مہینے مین دو چار آدمی ضرور کھٹ مین گرتے ہین۔ یہ بڑی مصیبت ہے جناب۔

چھٹن۔ مہینے مین دو چار!۔ اجی ہر روز دس پانچ گرتے ہین مولوی بدر صاحب بھی تو کئی بار گر پڑے تھے۔

اختر۔ (ہنسکر) حضور یہ تو چپنا پہاڑ سے گرے تھے۔

ساجد۔ مگر بڑی سخت جان ہی میان بدر کی۔ خوب بچے دوسرا ہوتا تو پتا بھی نہ لگتا۔ مگر یہ خوب بچے۔

مرزا۔ کیون خوب بچے! مولوی بدر صاحب؟ انکی رسی دراز ہی اور ایک بار مولوی بدر صاحب جھیل مین بھی تو ڈوب گئے تھے

اختر۔ ڈوب چکے غیرت دار کو چلو بھر پانی کافی ہی۔ مگر ہمارے مولوی بدر صاحب کو اثر سپہ بچے کیا مجال۔

مرزا۔ کیون مولوی بدر صاحب آپنے یہ نہ فرمایا کہ نینی تال مین کہان رہتے تھے۔ اسکو مخفی کیون رکھتے ہو۔ بھائی جان۔

اختر۔ معلوم ہوتا ہی چکلے مین جا کے رہے تھے میان بدر اسپر سب نے بہ استثنائے ممن فرمائشی قہقہہ لگایا۔ مولوی بدر صاحب کٹ گئے۔ ع۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

ممن کا رنگ فق ہو گیا اور کیون نہو تا جا جا مار رنگ یار لوگون نے پھیکا کر دیا۔ نواب صاحب کو بہزار خوبی سیکڑون حکمتین دے کے راہ پر لائے تھے مگر اب بید صبب ہو گئی تب کے سب ملگئے اور نواب چھٹن صاحب کے سبب سے ممن کی اور بھی دال نہ گلی محمد عسکری نے جو یہ رنگ دیکھا تو بدو ماغ ہو گئے اور جھلا کر کہا کہ مولوی بدر صاحب آخر آپ یہ کیون نہین بتاتے کہ نینی تال مین آپ کہان فروکش ہوے تھے۔ بدر کی اور بھی نانی مر گئی۔ کہا حضور یہ سب کے سب میرے خلاف ہین اور مذاق کرتے ہین۔

ع۔ جناب نواب چھٹن صاحب کی نسبت بھی آپنے ایسا ہی خیال کیا ہی شاید اور اس سے مجھے اور بھی رنج ہوا۔

اختر۔ سوال تو یہ ہی کہ مولوی بدر صاحب نینی تال مین کہان ٹکے تھے اسمین خلاف ہونے کی کیا بات ہی۔

مرزا۔ کبھی نینی تال گئے ہون تو بتائین۔

ع۔ کیا! کیا نینی تال کبھی گئے نہین۔ واہ رے!

مرزا۔ حضور اگر نینی تال گئے ہون تو ہزار روپیہ ہارتا ہون اور بدر لہجے مکان کا قبالہ حاضر ہی۔

راوی۔ مکان کا قبالہ جیب سے نکالکر نواب صاحب کے قدمون پر رکھدیا۔

ع۔ ہان جناب بدر صاحب حضور کہان رہتے تھے۔

بدر۔ خداوند پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا۔

چھٹن۔ پہاڑ پر کس جگہ مقام کا نام بتائیے نا۔

بدر۔ اب مجھے اتنے برسون کے بعد یاد ہی کہ کہان رہتا تھا وہین پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا۔

اختر۔ بھلا مکان مٹی کے بنے ہین یا اینٹ کے۔

بدر۔ پتھر کے بھی ہین۔ اینٹ کے بھی ہین۔

راوی۔ اسپر پھر فرمائشی قہقہہ پڑا۔

چھٹن۔ بھلا لکڑی کے مکان بھی پہاڑ پر آپ نے دیکھے تھے۔

بدر۔ لکڑی نہین پھوس کے دیکھے تھے۔ پہاڑ پر لکڑی کہان۔

چھٹن۔ بھائی عسکری والدہ صاحب کبھی نینی تال نہین گئے ہین اور جو کچھ انھون نے کہا محض غلط اور لغو از سر تا پا مہمل ہی۔ اول تو وہان کی آب و ہوا کو خراب بتاتے ہین غضب خدا کا نینی تال کی آب و ہوا اور خراب!! اور مجھے تمھاری سادگی پر افسوس آتا ہی کہ تم کو یہ کیا سوجھی۔ ارے میان تم اتنا بھی نہین سوچتے ہو کہ نینی تال کی آب و ہوا کا شہرہ دور دور تک ہی اور بڑے بڑے حکام ذی المقدور اور خود نواب لفٹنٹ گورنر ہر چار پانچ مہینے وہان رہتے ہین اور گرمی کی فصل مین دور دور سے لوگ وہان جاتے ہین۔

ع بھئی انھین لوگون نے آن کے کنا شروع کیا۔

چھٹن۔ انھون نے سب کچھ کہا آپکی عقل کیا گھاس چرنے گئی تھی آپکو کیا ہو گیا تھا۔ لاحول ولا قوۃ عجب آدمی ہو۔

اختر۔ حضور یہ جناب مولوی صاحب نے بسر اب کیا عرض کرون

ساجد۔ حضور یہ سب ممن کی کارستانی ہے۔ دامنہ۔
ع۔ ممن کو تو ہم عرصے سے سمجھے ہوئے ہین۔
مرزا۔ اس شخص کے کاٹے کا منتر نہین ہے۔ ہر کارہ
چھٹن۔ مجھے ہنسی آتی ہے کہ نینی تال اور بیماری کا گھر
شان خدا اور گھینگھے والا فقرہ سب سے چست ہوا۔
اختر۔ حضور اسی سے تو نواب صاحب کو اور بھی زیادہ خیال ہوا
چھٹن۔ آپ کے نواب بھی بچھیا کے تاؤ ہین۔
ع۔ اب مین کیا جانتا تھا کہ یہ اسقدر نفو مین۔
مرزا۔ حضور تو خاکسار سے بد دلغ ہو گئے تھے کہ صاف صاف
حال کیون نہ بیان کیا اور مجھے کچھ تو سستی فہمی اور کچھ رنج ہوتا
تھا کہ مین صاف صاف حال کیا اپنا سہ غرض کرون مگر
خیر اب تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔ ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکان برد

خدا مسبب الاسباب ہے ہمارے حضور نواب چھٹن صاحب
کو خدا سلامت رکھے اگر حضور نہ آتے تو ممن کا تو رنگ جم ہی
گیا تھا جھوٹ کو فروغ ہو سکتا ہے بھلا۔ کیا مجال۔!!!
نواب چھٹن صاحب نے محمد عسکری سے کہا کہ مجھے سخت
حیرت ہے کہ آپ سے آدمی اور ان دھوکون مین آجائین۔
تم بڑے بھلکڑ آدمی ہو۔ تمھین اتنا یاد نہین کہ مین تین چار بار
نینی تال مین رہ آیا ہون اور ابھی پارسال ہی گیا تھا اور
آپکی اس عقل کے قربان کہ نینی تال کو آپ صدر عوارض سمجھتے
ہین اور آپکے جو شہر ہین انکا بایان قدم لے۔
ع۔ بھائی مین کیا جانتا تھا کہ یہ ایسے بد آدمی ہین۔
چھٹن۔ اجی بس جاؤ بھی۔ آپ بھی کینکے کہ
مین آدمی ہون۔
ع۔ بچہ سے کہا کہ پہاڑ کا پانی بیماریان پیدا کرتا ہے۔

چھٹن۔ اور آپ نے تسلیم کر لیا معتبر آدمی گھر سے آیا تھا
ع۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم!!!۔
چھٹن۔ لاحول تو آپکی عقل پر پڑھنا چاہیے۔
ع۔ اب تو حضرت جو فرمایئے وہ صحیح ہے۔
اختر۔ خداوند جھوٹ کے ایسے چھپر اٹھائے کہ مین کیا عرض
کرون۔ تو بہ ہی بھلی ہے گھنگھا اور تپ دق اور خدا جانے
کیا کیا ٹکل قافیے ارشاد فرمائے۔
ساجد۔ اور فدوی نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا۔
ع۔ ہان ہان صاحب آپ سب عقلمند سہی ہم ہی پاگل بیوقوف
چھٹن۔ اہاہا! پاگل بننے مین بھی آپکو ابھی شک ہے۔
ع۔ خیر صاحب اب تو سیکھ گئے کچھ کھو ہی کے سیکھتا ہے انسان
اب کان پکڑے کہ کسی کے کہنے سننے مین ہرگز ہرگز نہ آئینگے
چھٹن۔ واہ۔ ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا۔ حضور ایسا اتفاق اکثر ہو جاتا ہے۔ یہ سب میان ممن کی
کارستانی ہے خدا انکے دم کو سلامت رکھے۔
ممن۔ جی ہان مین تو نگا بچا شہدا ہون ہی۔
مرزا۔ اجی تمھارے کلک کا تو منتر ہی نہین ہے صاحب۔
چھٹن۔ اور تو خیر یہ گھینگے والے فقرے نے پھڑکا دیا۔
اختر۔ حضور وہ بات ہی بڑی ہے کہ اللہ ہی اللہ۔
ساجد۔ اس طبیعت داری کے تو ہم بھی قائل ہو گئے۔
بدر۔ اور پہاڑ کے گرنے کا لطیفہ کیا کم تھا۔
ع۔ تم لطیفہ سمجھتے ہو اور میری آنکھون مین خون اترا
آتا ہے۔ لطیفہ اسی چھل فریب دغا کذب کا نام ہے۔
اختر۔ اس وقت تو حضور اسے ہم ہی لوگون پر
خفا ہوتے تھے۔
ممن۔ آپ لوگ بدی کیجیے ہمارے ساتھ خیر!!!

کسی کی بدی تو نکر عیب ہی | کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہی

ساجد۔ یہ شعر کنج قافون مین سیکھا تھا حضور نے۔

اختر۔ رمضان شریف مین۔ ایک شعر انکو بھی یاد ہی۔

ممن۔ جی ہان خوب سمجھے آپ۔ ؎

چون نشنوی سخن صاحب دل مگو خطاست | سخن شناس نئی دلبرا خطاست

اختر۔ (قہقہہ لگاکر) اہی سبحان اللہ کسقدر موزون شعر سنایا ہی کیون نہو۔

مرزا۔ میان پڑھے لکھے نہین ہو تو شعر پڑھنا ہی کیا فائدہ ہی

ع۔ آپ نے سُنا نہین۔ ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد | عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اختر۔ اور سکار اسقدر سی شعر مین (نہین ہی) ذرا لطف کھلیا ہی

چھٹن۔ اور (جو) کی جگہ (چون) کیا بری اصلاح دی ہی

اختر۔ اور اہل دل کے عرض صاحب دل کتنا موزون ہی۔

چھٹن۔ یہ انہون کے غیر موزون کلام کے موزون کرنیوالے ایک ہندی پیدا ہوے شکر نہین کرتے۔

اتنے مین مولوی صاحب اور ممن اُٹھکر کھڑے ہوے

باغ مین چہل پہل

یہان کا تو قصہ یہ چھوٹا یہان | سناتے ہین اب اک نئی داستان

نواب چھٹن صاحب بہادر نے ایک روز اپنے شفیق یا تحقیق محمد عسکری سے وعدہ لیا کہ اب کی نوچندی جمعرات کو مع احباب بذلہ سنج حضرت عباس کی درگاہ جائینگے اور وہان سے ہمارے باغ مین چلنا۔ وہان چل کے اس امر مین مشورہ کیا جائیگا کہ سفر خشکی مین کرین یا نہ کرین۔

اسی اقرار کے مطابق نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہو کر حضرت عباس کی درگاہ چلے۔ اِنکے ایک دوست جو باہر سے آئے تھے اور وکالت کرتے تھے وہ بھی انکے ہمراہ تھے چلتے وقت راستے مین بڑا دھکم دھکا بھیڑ بھڑکا۔ دونون سائیس گھوڑیون کے آگے آگے ہٹو بچو اور بائیٹ بائیٹ کرتے جاتے ہین شانے سے شانہ چھلتا تھا اور ارباب نشاط کی ڈولیان کھچی کھچی چلی جاتی تھین کسی ڈولی پر ایک اور کسی پر آمنے سامنے دو بیٹھی ہین۔

وکیل۔ آج تو کوئی بڑا میلا ہی۔ آپ کے شہر مین۔

چھٹن۔ جی میلا نہین۔ رجب کی نوچندی ہی۔

وکیل۔ رجب کی نوچندی کیا معنی۔

چھٹن۔ یہ رجب کی نوچندی جمعرات ہی جسکے مقابل مین شب قدر بنے قدر اور مانہ ہی۔ سفید پوشون کا جماؤ دیکھیے پریون اور خوبرویون کا بناؤ چناؤ دیکھیے۔ جم غفیر آدمی مجمع کثیر ہی زن و مرد کا ہجوم ہی نوچندی کی دھوم ہی۔

وکیل۔ حضرت لکھنؤ بھی عجب دلچسپ و دلربا مقام ہی۔

چھٹن۔ دلچسپ و دلربا مقام ہی۔ یون کہو کہ رضوان اسی کا نام ہی۔ ؎

سنا رضوان بھی جسکا خوشہ چین ہی | وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہی

وکیل۔ مین تو خوبان لکھنؤ کی چال کا عاشق ہون۔

چھٹن۔ اِنکے خرام ناز کے مقابل مین کبک دری شرماتے تدرو کہسار اپنی چال بھول جائے۔ یہ ناز یہ انداز یہ شوخی و رعنائی یہ چھب یہ پھب ادائی کسی نے کہان پائی۔ ؎

سچ انکی ہر پسند جہان گو سخی نہو | معشوق پن نہین اگر اتنی کجی نہو

وکیل۔ کیا یہ چال انکو سکھائی جاتی ہے۔

چھٹن۔ (مسکراکر) کیا ارشاد ہوا جی یہ کسبی ہی۔

کسی کی لفظ پر قہقہہ لگا اور وکیل نے بڑی تعریف کی اور کہا واقعی کیا لطیفہ فرمایا ہی۔

سڑک متروک تو گاڑی پر گئے جب گلی آئی تو اُتر پڑے اس مقام پر وہ چہلپٹس اور کشمکش تھی کہ معاذ اللہ وہ ریل پیل کہ توبہ بھلی۔ اتنے مین نواب صاحب کو دیکھکر ایک بگی بسمل جھٹ پٹ کر آ اور بیٹھ کر ہٹانے لگا آگے آگے کا بسمل انعام کی طمع سے ہٹو بچو کرتا تھا اسکے پیچھے نواب صاحب اور اُنکے دوست دکیل اُنکے بعد دیگر صاحب بدر علی اور رشیدی۔ انکے بعد ایک چوبدار اور ایک خدمتگار خدمتگار کے پاس گڑگڑی اور خاصدان اور پانی کی صراحی۔ اب کیا دیکھتے ہین کہ روشنی کی چمک سے درگاہ جگمگا رہی ہے۔ اور دور دور کے کانون کی قطار بہت عجب بہار ہے۔ نوبت کی ٹکور دلکو لبھاتی تھی لکھنؤ کی شہنائی میان عبدی کی روح کو وجد مین لاتی تھی۔ اب درگاہ معلی کے رفیع پھاٹک پر قدم رکھا تو ایک سپاہی نے دکیل سے کہا حضور لاٹھی ہمین رکھ جائیے۔ نواب صاحب نے فرمایا دیدیجئے اس درگاہ مین لاٹھی باندھ کر جانے کی اجازت نہین ہے۔ نواب صاحب کو دیکھکر سپاہی نے جھک کے سلام کیا اور کہا حضور تو واقف ہی ہین۔ خیر۔ درگاہ مین داخل ہوئے تو غش غش کرنے لگے اہل لکھنؤ کی نفاست طبع اور تزک احتشام کا دم بھرنے لگے اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک رئیس باوقار ایک محبوب گلعذار کو ساتھ لیے آتے ہین اور دونون مسکراتے جاتے ہین۔ اس مشوقہ طرحدار نے کسی بات کے جواب مین عجب دلربا ادا سے کہا (ناصاحب) بندی نہ جانیگی پیچ پی ہزار نعمت کھائی۔ کان پکڑے توبہ کی۔ اس دن گئی تو کیا آپنے سنبھال کو یا کہ اب پھر ہوس باتی ہو۔ تم ہر روز جمعون سے اللہ پناہ مین رکھے۔ رئیس نے جواب دیا والدہ ہو فاتحہ تو تم لوگون کی گھٹی مین پڑی ہے۔ اس حاضر جواب نے تنگ کر کہا اچھا صاحب پھر۔ ع۔

کوئی اہل وفا ڈھونڈھو اگر ہم ہو فا نکلے

رئیس۔ اچھا عباسی یاد رکھنا چلو اور لاکھون مین چلو۔ سیر

کھیت چلو۔ ہمین پریون کی تسخیر کا عمل یاد ہے۔

عباسی۔ گھر کی ٹھکی باسی ساگ۔ ہم تمھاری ذات بنیاد سے واقف ہین۔ تانت باجی اور راگ بوجھا۔

رئیس۔ خیر سے آپ کو علم موسیقی مین بھی دخل ہے۔

عباسی۔ ابی ہمین کس مین دخل نہین ہے۔ ع

ہر فن مین ہین استاد ہمین کیا نہین آتا

رئیس۔ خدا نے یہ حسن نہ دیا ہوتا تو ہم رئیس لوگ کاہے کو آپ کی خوشامدین کرتے۔

عباسی (قہقہہ لگاکر) خیر سے آپ بھی رئیسون مین اپنے تئین شمار کرتے ہین اپنے مُنھ آپ میان مٹھو۔ اور ہمارے حسن مین کیا شک ہے۔ ع

رحم ہو آج ہماری بھی پریزادون پر

اگر تم لوگون کو اللہ نے اکلھین دی ہو تو مین تو اسکی قدرت کا جلوہ ہمیشہ ہی مین پاتے۔ ہم وہ لوگ ہین۔ ؎

بیچا نہین جنیو ہی پہ ترا بہتان ہے
اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہے

رئیس۔ چھلی نوچندی کو ہمنے درگاہ مین چلا باندھا تھا۔

اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و معاصحبین سامنے نظر آئے اور چھٹن صاحب سے ملے۔

چھٹن۔ آپ سے ٹھلگیر ہو جیے۔ آپ میرے دوست جناب محمد کاظم صاحب وکیل و رئیس بالس بریلی ہین۔

ع۔ (بغلگیر ہو کر) مزاج شریف۔ کب تشریف لائے آپ

وکیل۔ جناب بندہ کل شب کو حاضر ہوا۔

ع۔ (چھٹن سے) اس وقت ایک معشوق دیکھنے مین آیا ہے واللہ عجب حسن خداداد پایا ہے۔

چھٹن۔ مین دیکھ چکا ہون معشوق گلعذار ہے یا شاہد قدرت کرنگار ہے

ع۔ اللہ اکبر ہے ہے سینے پر پھولون کی بدھیان کیا جوبن

دکھاتی ہین اور رکابون کی بجلیان دل پر بجلی گراتی ہین۔

تار نہیں ہے نہیں جو ہم کو ملک سر مو ۔۔۔ بیخبرون کی ہین یہ شاطر کمین گاہین
عشق پہچان ہے کہ کاکل پہچان ہے ۔۔۔ رگ گل ملتفت کو باندھا تو یہ بھی شعبدہ

باغبان ہو گیا پرست تو گلچین ہے ہوش
ہو گئے مرغ ہوا رہ گیا صیاد خموش

چھٹن۔ یار آج کسی طرح باغ مین پلوا دو تو جانین۔

وکیل۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے۔ امر محال ہے۔

ع۔ جو نہین حضرت امر محال نہین ہے۔

چھٹن۔ محال تو ضرور ہے۔ مگر تم کوشش کرو تو ممکن ہے۔

ع۔ پھر کرون ہی کوشش۔ یہی مرضی ہے حضور کی۔

چھٹن۔ واللہ بڑا لطف ہو۔ مگر ہمکو یقین نہین آتا۔ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے واللہ۔ آسان امر نہین ہے۔

ع۔ اجی تم کو اس سے کیا بحث ہے صاحب۔ دیکھتے تو جاؤ۔

محمد عسکری نے ممن کو بلا کر کان مین کچھ کہا۔ ممن نے کہا۔ بہت خوب حضور۔ ابھی ابھی بندوبست کرتا ہون۔ حضور کا نام مسخرہ ساری دنیا کو چھوڑ دیگی۔

ممن نے خدا جانے کیا پٹی پڑھا دی کہ عباسی اور رئیس مین پنج چل گئی۔

رئیس۔ تمھاری یہ کینڈٹ کی باتین ہمین پسند نہین آتین۔

عباسی۔ اجی تو نہین بھلا تین تو نہ بھائین چلو چھٹی ہوئی۔

رئیس۔ اس دو دن کے حسن پر یہ گھمنڈ۔!!!۔

آپ اس حسن جوانی پہ عبث ہین مغرور
صاف ہو جائیگا دو روز مین جوبن کافور
جسکا دم بھرتی ہے تو ہو وہی تجھ سے بیزار
آج سے دم مین ترے آئے نہ کوئی زنہار

عباسی۔ بسم اللہ۔ مابخیر وشما بہ سلامت۔

رئیس۔ تم بے مروتون سے خدا سمجھے۔

عباسی۔ چار کے کوسے کمین بیل مرتا ہے۔

رئیس۔ چند ہی روز مین لنگوٹی نہ بندھ جائے تو سہی۔

عباسی۔ لنگوٹی بندھے تمھارے ہوتون سوتون کے۔

اتنے مین ایک سفید پوش نے رئیس کو للکارا اور کہا عجب بے حمیت آدمی ہو۔ تمکو آج آنا ہی کیا فرض تھا۔

عباسی اپنی مہری پیاری کو لیکر فٹن پر سوار ہوئی اور جلدی لوٹ ادھر نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری اور وکیل مین باتین ہونے لگین

ع۔ کیون صاحب کچھ دیکھا آپنے تسخر اسے کہتے ہین۔

وکیل۔ واللہ مجھے اس وقت حیرت ہے۔ بڑا ہی کام کیا خدا جانے کیا پٹی پڑھا دی۔

ع۔ یہ یارون کے حلکے ہین۔ بائین ہاتھ کے کرتب۔

ممن تو بی عباسی کی فٹن کے ساتھ ہو لیے اور نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہو کر چلے کہ چلکر باغ مین اس صنم شوخ و شنگ سے ملین اور لطف صحبت اٹھائین۔ درگاہ کے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ کیا دیکھتے ہین ایک مشعل روشن ہے اور تین چار سفید پوش رؤسا کرام ایک عورت کو ساتھ لیے ہوے چلے آتے ہین۔

وکیل۔ آپ کے شہر مین یہ بڑی خراب رسم ہے۔

چھٹن۔ ہان ہے تو بالکل تہذیب کے خلاف مگر طبیعت

وکیل۔ محض بد تہذیبی!۔ ع۔

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

چھٹن۔ ہمکو اپکی رائے سے اتفاق ہے۔ واقعی یہ بڑی شرم کی بات ہے کسی کے ساتھ سر بازار نکلنا اور مشعل روشن کرنی بیشک ہے

ع۔ اسمین غیب کیا ہے صاحب۔ یہ تو عین ریاست ہے۔

وکیل۔ آپ تو غضب کرتے ہین جناب نواب صاحب

ع۔ حضرت ہم تو اس بھونڈی تہذیب کے قائل ہین۔

وکیل۔ ہان اب تہذیب تو اسی میں رہ گئی ہی کہ زنان بازاری کے ساتھ گلی کوچون مین مارا مارا پھرے۔

ع۔ مارا مارا پھرنا کیا معنی اس ٹھسّے سے باہر نکلنا رئیسون امیرون کا کام ہی۔ یا انگلیون ٹھگرگدون کا۔ دو چار خنگ ہمراہ رکاب ہین دو ایک رفیق ساتھ ہین۔ مصاحب ہین متعلقی ہی۔ اور ایک محبوبہ حسینہ ہی۔ بھلا کیسی کو نصیب ہو سکتی ہین یہ تین اور ان باتون کو حضور بہ تہذیبی قرار دیتے ہین۔ شان خدا۔

چھٹّن۔ بھائی صاحب ہی تو بہ تہذیبی ضرور۔ چاہے آپ نہ مانین۔

ع۔ خیر جناب آپ اپنی رہنے دیجیے۔ ؎

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ
کوئی اتنا تو سمجھا دو کہ سمجھا ئینگے کیا

وکیل۔ یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے جناب نواب صاحب

ع۔ (مسکرا کر) اجی آپ ابھی دیکھین کہان کہان قائل ہوتے ہین۔

وکیل۔ یہ ہمنے اسی شہر مین رسم دیکھی ہی۔

ع۔ کیا اور کہین بھی آدمی بستے ہین سوائے لکھنؤ کے۔

وکیل۔ جی نہین اور تو سب کہین جانور بستے ہین۔

چھٹّن۔ ایک بات تو ہی۔ لکھنؤ کا سا علم و فضل اور تو کہین نہین ہی۔ بیت العلوم لکھنؤ مشہور ہی ؎

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے
اظہار بوے مشک غزالون کے سامنے

اہل لکھنؤ سے دعوائے زباندانی! اے تری قدرت ؎

بت کہرین آزر و خدائی کی | شان ہی تیری کبریائی کی

وکیل۔ اس سے تو ہمین بھی اتفاق ہی مگر واقعی ایسا ہی ہی

ع۔ آپ منصف مزاج آدمی ہین جناب وکیل صاحب

چھٹّن۔ پڑھے لکھے عالم و فاضل لائق و فائق آدمی ہین۔

وکیل۔ مجھے اس شہر کی گفتگو اور بول چال بہت پسند ہی۔

ع۔ آپ نے یہان کے مشاعرے نہین دیکھے ہین۔

وکیل۔ جی نہین دیکھے۔ آجتک اتفاق نہین ہوا۔

ع۔ اب کیا شاہی کے عہد مین قابل دید تھے۔

وکیل۔ آپ تو تب بہت ہی کم سن ہونگے۔

ع۔ مجھے تو ہوش نہین اگر مگر لوگون کی زبانی سنا ہی۔

چھٹّن۔ اب شاعر کون ہی استادی تو منشی امیر صاحب کے دم سے باقی تھی وہ تو انکے مرتے ہی مٹ گئی۔ قدر بھی جیسا شاعر تھا۔ اب ہی کون۔ ہان منشی صاحب کے خاندان کو خدا سلامت رکھے انکے فرزند اکبر جناب مرحمت الدولہ بہادر الملک منشی غضنفر علی خان بہادر المتخلص بہ حکیم اور جناب افضل الدولہ منشی فضل علی خان بہادر افضل ابن اصغر کے آج جھنڈے گڑے ہوے ہین اور جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی کا کلام واقعی جواہر نثار ہی۔ منشی امیر صاحب ارشد تلامذہ حضرت اسیر مبرور مین سے ہین۔ ع

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے

یہ شعر بھی امیر ہی صاحب کا ہی۔

وکیل۔ شعراے لکھنؤ کے تو ہم بھی قائل ہین۔

چھٹّن۔ ساری خدائی قائل ہی آپ پر کیا فرض ہی۔

ع۔ صبا اور وزیر اور آتش اور ناسخ کہان پایے

وکیل۔ ہمکو آتش کا کلام سب سے زیادہ پسند ہی۔

ع۔ ہاے کیا کلام معجز نظام ہی۔ ؎

مگر اسکو فریب نرگس مستانہ آتا ہے
الٹتی ہین صفین گردش مین جب پیمانہ آتا ہے

چھٹّن۔ کیا بول چال اور کیا روزمرہ ہی۔

ع۔ خواجہ صاحب کی زباندانی اور سلاست تو مشہور ہی۔

چھٹن - زبان اردو کو انھون ہی نے صاف کیا ہی ؎

طالب دنیا کی کرکے زن مرد ہی ہوسین سکتی
خیال آبرو سے ہمت مردانہ آتا ہے

ع - اور سارا ست کے ساتھ ہی شان بھی ہی -

وکیل - لکھنؤ اور اہل لکھنؤ کا کیا کہنا -

اتنے مین ایک فٹن ملی - وکیل نے کہا خدا جانے کس ماہرو کی سواری جاتی ہی چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا جس پری پیکر کی سواری جاتی ہی اسکو آپ ابھی ابھی دیکھینگے اور ابھی ابھی دیکھ بھی چکے ہین - وکیل سمجھ گئے کہ نی عباسی اسی مین ہین - الغرض گاڑی باغ مین داخل ہوئی مگر سب کی آنکھین باغ کے پھاٹک ہی کیطرف لگی تھین باغ مین اس غرض سے گئے تھے کہ تخلیے مین سفر کوہ نینی تال کی نسبت مشورہ ہوگا گویا نینی تال کا سفر جز تفصیل تھا - اپنے نزدیک لندن کا سفر کرتے تھے بلکہ لندن کے سفر مین بھی لوگون کو اسقدر پس و پیش نہین ہوتا جسقدر محمد عسکری کو اس دس قدم کے سفر مین پس و پیش تھا مگر مشورۂ سفر درکنار رہا بی عباسی کی چاہ نے سب بھلا دیا - اب نینی تال کا کسی کو اور ابھی خیال نہ تھا فٹن کے آنے مین دیر ہوئی تو طرح طرح کے خیال دل مین پیدا ہوے - چھٹن صاحب نے کہا بھئی بڑی دیر ہوئی خیریت تو ہی - محمد عسکری بولے اب تو ہمارے دل مین بھی کھٹکا پیدا ہوا کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہی - وکیل صاحب نے کہا ابھی اسی جگہ پر تو فٹن ملی تھی - خدمتگار نے عرض کیا کہ حضور گاڑی پرانے ہین فٹن اور گاڑی کا بھلا کیا مقابلہ ہوسکتا ہی آتے آتے لگی کچھ گاڑی تھوڑا ہی ہی کہ گھوڑے ہوا ہو گئے

ع نسین بھی پھر بھی دیر ہوئی - دس منٹ کی راہ ہی -

چھٹن - اور یہان آئے ہوے کوئی آدھا گھنٹہ ہوا ہوگا

وکیل - (گھڑی دیکھکر) ۱۸ منٹ ہوے جناب -

اتنے مین روشنی نظر آئی اور سب کو یقین ہوگیا کہ فٹن آتی ہی دو منٹ کے عرصے مین فٹن باغ کے پھاٹک مین داخل ہوئی اور بی عباسی بصد زیب و تجمل آخرین اور پانچ سنبھالتی ہوئی اس روش کی جانب چلین جہان یہ سب انکے انتظار مین کھڑے تھے اسوقت بی عباسی کی چال قابل دید تھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ مُربلا بن مین پر کھول کے رقص کرنے والا ہی -

ع - ایسی مست چال دیکھی نہ سُنی - شان خدا ہی -

عباسی - شان کردگار تو ہم لوگ ہین ہی -

وکیل - اُسکے سب بندے تم پر لوٹتے ہین -

عباسی - خیر سے آپ بھی ہمارے چاہنے والے ہوے ع

اب تو سودا بھی ہمارے چاہنے والے ہوے

آپ کا دولتخانہ کہان ہی -

وکیل - ہمارا دولتخانہ - وہ - ہمارا -

عباسی - (قہقہہ لگاکر) بچے بچے ہین کے -

وکیل - کیا (ہکا بکا ہوکر) بچے کاہے کے -

راوی - اس فقرے پر سبکے سب کھلکھلا کے ہنس پڑے -

عباسی - اللہ جانتا ہی لکھنؤ کو بھی خدا نے وہ شرف دیا ہی کہ روے زمین پر اس شہر کا ثانی دوسرا شہر نہین ہی - ع

جام جم پر تف نہین کرتے کدے لکھنؤ

وکیل - جی ہان اور ہم دیہاتی ہین شاید -

عباسی - ارے صاحب خاص الخاص شہر کے لوگ ہو - وہ تو حضور کی قطع ہی کہے دیتی ہی -

وکیل - آپ کی آنکھین کیسی ہین جیسے بجو -

عباسی - اور آپ کی قطع مبارک جیسے مگرمچھ -

اس فقرے پر محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور رفقا اس قدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ گئے اور لوٹنے لگے - وکیل صاحب کی قطع بالکل مگرمچھ کی سی تھی وہ جھینپتی

ہوئی کہ چھاگئی۔ اور وہ خود بھی بہت ہی چھپے۔
ع۔ اتنی دیر مین یہ ایک فقرا ہوا ہی۔
عباسی۔ اہ اپنر تو پھبتی کہنا ہی گناہ ہی۔
چھٹن۔ یہ کاہے سے انھون نے کیا گناہ کیا ہی۔
عباسی۔ پھینس کے آگے بین بجائے بھینس کھڑی پگرائے۔
وکیل۔ تو ہمکو یہ بالکل ہی بیوقوف سمجھتی ہین۔
عباسی۔ اہ تو یہ آپکے دشمن بیوقوف۔
وکیل۔ لکھنؤ کی تعریف بہت سنتے تھے مگر جیسا سنتے تھے۔
عباسی۔ ویسا پایا نہین۔ اسمین کیا فوق ہی۔
وکیل۔ نہین اُس سے بڑھ کر پایا۔
چھٹن۔ بی عباسی صاحب بڑے زور مارنے پڑے جب اس وقت آپ کے دیدار نصیب ہوے اتو آپ ہم غریبون سے پھٹی پھٹی رہتی ہین آخر اسکا سبب تو بتاؤ اگر کوئی قصور ہوا ہو تو امیدوار ہون کہ معاف فرمائیے۔ آپکی سرد مہری تو ستم ڈھاتی ہی اور ہمکو دیکھیے کہ ادھر آپ کو دیکھا اور جان نکل گئی۔
عباسی۔ چہ خوش۔ تو ہمین بھی آپ نے ملک الموت کا ثانی مقرر کیا۔
ع۔ یہ بھی بے تکے آدمی ہین۔ ارے نادان انکا کام جلانا ہی یا قتل کرنا۔ یہ تو مسیحائی کا دم بھرتی ہین۔

خوبرو یح گلہان صلح وجفا نیز کنند
غنچہ ساز ند دل و کار صبا نیز کنند

چھٹن۔ خدا کی قدرت۔ آپ اور ہم پر خفا آئین
عباسی۔ الحمد للہ بڑا غرور ہی آپ کو۔
چھٹن۔ کیا مجال تمھارے مقابل مین۔

حور سے بڑھ کے ہی اس شوخ مین ناز کی نی
گل سے رخسار لب لعل مین لعل مین

عباسی۔ یہ میری شان مین فرمایا آپ نے۔ بندگی وکیل مین نے آجتک اس چھپل بل کی عورت ہی نہین دیکھی چھلاوا ہی۔ انسان کاہے کو ہی۔
عباسی۔ بندگی۔ یہ آپکی قدردانی ہی۔
چھٹن۔ بھئی کیا لطف کی رات ہی اور شب ماہ نے اور بھی جوبن دونا کردیا باغ اور چاندنی اور احباب موافق اور معشوق پہلو مین اس سے بڑھکر اور کیا لطف ہی اور پھر معشوق بھی ایک طرار اور باغ وبہار۔

باغمین ہو بے گل ہے معطر ہو دماغ
ہو مکان چرخ ثوابت تو کو کب ہین چراغ
لالہ رویون سے دل لالہ ہے شگفتہ داغ
باغ رضوان سے بھی بڑھکر ہی یہ باغ

چاندنی رات مین ہو چاندنی کا فرش تمام
ماہتابی کے مقابل ہو قمر بھی لب بام

عباسی اسکے آگے کا بندہ نہ کہا تو صحبت بے لطف ہی۔
چھٹن۔ وہ آپ فرمایئے مجھے نہین یاد ہی۔
عباسی۔ لطف تو سارا اسی مین ہی۔

رونق بزم تھا در خواب انگور
کوئی مدہوش تھا نشے مین تو کوئی مخمور
اختلاط ایک کو تھا ایک سے عیش وسرور
اک بری نازنین خاموش سی بیٹھی تھی دور

بت کی صورت تھا کہ آفت جان کو سکتا
دل تھا ڈوبا ہوا کچھ ہوش نہ تھے اسکے بجا

چشم رضوان مین کھٹکتی تھی وہ چھپ چھپ پیار
چھپکے کرتے تھے ہر شاخ پہ غلمان نظار
سبزۂ طرح غلمان تھا تو طوبیٰ اشجار
خضر کے لکو بھا لیتی موج انہار

شور گلبانگ ہو اور صاف صدائے قلقل
دل بلبل پہ اُدھر شور نمک خندۂ گل

وکیل اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری پھڑک گئے کہ کس نازک آوازی سے

یہ بند ادا کیے ہین۔

ع۔ کیا شراب خواری کا شوق ہی معلوم ہوتا ہی۔

عباسی۔ اجی تو یہ آپ کا کدھر خیال ہی۔

ع۔ نہین ہم سمجھ گئے۔ ہی کچھ شوق۔

چھٹن۔ اچھا پھر ہی تو کیا آپکا اجارہ ہی۔

وکیل۔ اب تو سب پیتے ہین فی صدی شاید دو چار بچ گئے ہون ورنہ رسم عام ہی۔ ہمارے شہر مین بھی یہی حال ہی

چھٹن۔ اجی اب سب کہین یہی رنگ ہی۔

وکیل۔ جی اور کیا۔

اس گلزار طرب بار اور باغ سراپا بہار مین معشوقۂ زرین کمر
ماہ سیما صنم جادو نگاہ حور لقا کی عالم فریب دل ربا سحر طراز یون
نے عجب رنگ اشر چھایا۔ زلف چلیپا نے حاضرین کو دام گیسو مین
پھنسایا تو رخ انور کی جھلک نے تجلی کوہ طور کا عالم دکھایا۔
رخسار تابان پر انگبیزی عطر بیز لوڈرنے وہ کام کیا جو کندن پر
مینا اور سونے پر سہاگا کرتا ہی۔ چشم فتان ایک تو یون ہی
سحر بابل کرامات کرتی تھی سرمے کی تحریر نے اور بھی ستم ڈھایا
گویا کسی مخمور کے ہاتھ مین خنجر برّان دیدیا۔ نواب چھٹن صاحب
نے کہا اسوقت ہم اپنے طالع فرخ پر جسقدر ناز کرین می زیبد۔ ؎

بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی
یہ وہ دولت نہین جو چھوڑ دے زیر آسمان پیر

عباسی۔ پھر ہمکو اپنے حسن پر ناز کہانتک نہو۔

چھٹن۔ اجی حضرت ع

بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہے

بیجا ہی ناز دولت حسن شباب پر	قدر شباب اگر کسیکا بھلا ہو تو جانیے
سنتے ہین مدتونسے مسیح زمان تھے	کچھ اپنے دردِ دل کی دوا ہو تو جانیے

ع۔ ہمتو ان سنگدل بتون کے ہو رستے رستے تھک گئے۔

عباسی۔ ای حضور۔ ع

عشق کے صدمے اٹھانے کو جگر بھی چاہیے
جور بتان مین شکر خدا ہو تو جانیے
دولت قضا نماز ادا ہو تو جانیے

وکیل۔ باہر کے ارباب نشاط مین یہ بات کہان۔

ع۔ لاحول ولاقوۃ!!! منہ زون دور۔

وکیل۔ اور شین قاف کیسا درست ہی۔

چھٹن۔ حضرت یہ لکھنؤ ہی جہان کا چوہا چوہا زبان دان ہی۔

وکیل۔ آمین کیا شک ہی۔ لکھنؤ کی زباندانی مین کیا فرق ہی واقعی عجب دلکش شہر ہی۔

ع۔ اب تو گیا گذرا ہی۔ اب لکھنؤ مین کیا ہی۔

عباسی۔ ہانجی لیگا تو کہانتک لیگا۔ ؎

خدا آباد رکھے لکھنؤ کو پھر غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہی

ع۔ اس صورت سے ہم درگذرے۔ ؎

ان بتون سے سوائے نقصان کے	تھا تک بھی ہم کو فائدہ نہوا

عباسی۔ فائدہ کیا کوئی پرچون کی دکان رکھی تھی۔

وکیل۔ کسقدر حاضر جواب ہین آپ۔ ماشاء اللہ!!!

ع۔ کیون نہو۔ ع

حاضر جواب تیز طبیعت زبان دراز

عباسی۔ زبان درازی سے تو حضور اللہ نے ہمکو محفوظ رکھا ابھی تک ہم زبان درازی سے بچے ہوے ہین۔ اور اللہ بچائے

وکیل۔ آپ واقعی بڑی خوش تقریر ہین۔

ع۔ اور وہ جنکے پاس آپ تشریف رکھتی تھین انسے کیون بگڑ گئین بیشتر آپ سے اور انسے بڑا تپاک تھا تو لوگون کا بھی کوئی اعتبار نہین ہی۔ آپ کی طرف کچھ ذرا زیادہ رجوع معلوم ہوتی ہین وکیل صاحب۔

وکیل - جی بجا ارشاد ہوا - بندہ ایسا ہی ہے -

ان بتون کو ہم فقیرون سے بھلا کیا کام ہے
یہ تو طالب زر کے ہین یاران خدا کا نام ہے

ہم غریب آدمی بھلا اسقدر -

راوی - (اسقدر) کا لفظ کہکر وکیل صاحب خاموش ہو گئے

چھٹن - این! آپ کو تو جیسے سکتہ سا ہو گیا -

ع - آئینہ رو کے سامنے سکتا کیا خوب - یہ بھی لطیفہ ہے

چھٹن - آپ تو سکندر طابع ہین -

ع - مرزا دبیر صاحب ہمرور کے صاحبزادے میان فوج نے اپنے پدر بزرگوار کی وفات کی نسبت کیا اچھی رباعی فرمائی ہے -

افسوس دبیر نکتہ پرور نہ رہا
وہ قدر فزائے اہل ہنر نہ رہا
روشن ہے کلام کی بقا سے اے فوج
آئینہ رہا مگر سکندر نہ رہا

چھٹن - سبحان اللہ!!! روشن کا لفظ آئینے کے کسقدر موزون ہے

ع - بڑے باکمال لوگ ہین صاحب عجب دلکش کلام ہے سبحان اللہ

عباسی - (بہ لحن داؤدی)

خدا سرے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھین ہون تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

ع - سبحان اللہ کیا درد انگیز آواز پائی ہے - واہ واسبحان اللہ

عباسی - بندگی غرض ہے (مسکراکر) مگر عطائیونکی تعریف ہی کیا

ع - واللہ کیا خوب قدر دانی آپ نے کی ہے ماشاء اللہ -

عباسی - آپکی تو تعریف ہی فضول ہے -

ع - بندگی - ہم تو آپ کی اس قدر دانی کے قائل ہین ماشاء اللہ کتنا خوب آپ سمجھتی ہین آپ کے اس فہم کے صدقے - ع -

ببرین عقل و دانش الخ

عباسی - مین بے سمجھے تو بات ہی نہین کہتی نواب صاحب

نواب چھٹن صاحب نے اس مہوش نازنین کی سخن دریافت کیا کہ تم بیوقوفون کو مردون کی کون بات سب سے زیادہ پسند آتی ہے - اسنے مسکراکر جواب دیا پہلے تو یہ پوچھیے کہ مردون کی کونسی بات ناپسند ہے سب سے زیادہ کون بات بری معلوم ہوتی ہے - تو مین جواب دون کہ سب سے زیادہ بیوقوف آدمی برا معلوم ہوتا ہے جو گھر مین گھسا رہتا ہے جب دیکھیے داخل دفتر - جورو کی بغل مین دن رات میٹھے مین محاسر سے باہر نکلنے کا نام ہی نہین لیتے -

محمد عسکری اور وکیل اس سمے کو نہین سمجھے مگر چھٹن صاحب دل مین بہت جھینپے کیونکہ یہ فقرہ عباسی نے انھین پر چست کیا تھا انکو اپنی بیوی سے کمال عشق تھا اور اکثر اوقات محاسر مین بیوی کے پاس بیٹھتے تھے - عباسی کو اس سے نفرت ہوا ہی چاہے -

اس قسم کی عورتین بھلا یہ کب چاہینگی کہ رئیس زادون کو منکوحہ بیوی کی طرف میل ہو - انکی تو دلی خواہش ہوتی ہے کہ میان بیوی مین کھٹ پٹ ہو انکے آشنا اور اسلی بیوی مین وہ جھگڑا ہو

نواب چھٹن صاحب ایک حسین اور خوبرو اور نوعمر و دولتمند رئیس زادے تھے اور سخاوت مروت علم مین مشہور آفاق مگر بیوی سے اسدرجہ عشق تھا کہ کبھی کسی عورت کی جانب آنکھ اٹھاکے نہین دیکھتے تھے عباسی انکی فیاضی اور جود و کرم کا حال بخوبی سن چکی تھی ایک روز جب انھون نے عباسی کو صرف دل لگی مذاق ہنسنے بولنے کے لیے بلایا تو سوچی کہ یہ اچھا موقع ہے کہ انکو پھانس لینے کی چڑیا ہاتھ سے نہ جانے پائے - شب کو نواب چھٹن صاحب حسب معمول نو بجے تک باہر بیٹھے اور گپ شپ دل لگی مذاق مین مصروف رہے نو بجے کے بعد خدمتگار کو حکم دیا کہ بی عباسی کے کہارون کو حکم دو کہ تیار ہون عباسی بولی - کیون کہارون کو تیار ہونے کی کیا ضرورت ہے کیا یہ کوئی گاڑی ہے کہ باہر نکالنے اور جوتنے اور گھوڑون کے

لانے میں آدھا گھنٹا صرف ہوگا نواب چھٹن صاحب نے سادہ دلی سے
کہا ہمیں اس وقت نیند آتی ہے آنکھیں جھکی پڑتی ہیں! اسپر انکے
ایک دوست نے دل لگی میں جو ابدیا میاں نیند کا تو بہانہ ہی
بہانہ ہے مگر اصل میں ڈر اور خوف بھی کیا بری چیز ہے خدا انکرے
کہ کسی کے اوپر بیوی غالب آجائے۔ نواب صاحب مسکرانے لگے۔
کہا خیر آپکی بلا سے ہم زن مرید ہی سہی آپ بڑے مردوے بنے
ہیں چھٹنے سے میری عادت میں داخل ہے کہ شب کو ۹ بجے
سے سو رہتا ہوں اور تڑکے دھندھلکے گجرم اٹھتا ہوں خلاف
عادت اگر بارہ بجے یا ایک بجے سوؤں تو طبیعت میں برج واقع ہو
یا نہو فرمائیے ضرور ہو پھر ایسے کام کرنے سے کیا فائدہ جس سے
نقصان تصور ہو بھلا آپمیں کونسی جوانمردی ہے کہ جو
نہیں ہوتے رہیں بیوی سے بات چیت ندارد
مہینوں گذر گئے وہ انکی صورت اور انکی

ہونے ہی اور ہنس کے بات
چوکنے والی تھی۔
عباسی۔
ع

یہ کون
عبا
ای ہے
بلس

طے۔

سے سے کہا آپنے وہ
کے ساتھ

اس زن مریدی والے شہر نے سب کو پھڑکا دیا وکیل نے بی عباسی کی ذہانت اور حاضر جوابی کی بڑی تعریف کی اور کہا خوبان لکھنؤ کی طراری اور روزمرے کی جو تعریف سنی تھی اُس سے بدرجہا زیادہ پایا۔ ۵

می شنیدم کہ راحت جانی
چون بدیدم ہزار چندانی

محمد عسکری نے بھی تعریف کے پل باندھ دیے اسوقت آپنے بڑا ہی محظوظ کیا بی عباسی جان۔ وہ بولین میں کس قابل ہوئین یہ آپ سب رئیسون کے فیضان صحبت کا اثر ہی کہ خیر اس قابل ہوگئی ن کہ چار بھلے مانسون مین بیٹھ سکون۔ ورنہ مین آنم کہ مین دانم جھٹن صاحب کا دم غنیمت ہی۔ اللہ انکو جزات دے آج بڑا دل بہل گیا لیکن اب تو نو کا عمل ہی یہ سلسلہ ہونے لگے۔ ہم تو خیر خواہ

یہ ارشاد
لیا ہی۔

کہا ہے

ع - عباسی بھی کتنی مجھتی معشوق ہین واللہ کیون حضرت -
وکیل - آمین تو شک نہین - اور صاحب تمیز و خوش چلن
چھٹن - خاک بدقطع - بھدی بہرجائی - زبان دراز عقل
کی دشمن -

بیگم صاحب پر محمد عسکری کا افشار از اُدھر ناز اودھر نیاز

اودھر تو عباسی نواب چھٹن صاحب پر آوازے کستی تھی کہ
زن مرد ہین - جورو کے غلام کے تلام کے چولام ہین - دن رات
گھر مین گھسے رہتے ہین - بیوی کا نام سنکے کانپ اُٹھتے ہین -
تھرا جاتے ہین - اور محمد عسکری اور وکیل وغیرہ قہقہے لگاتے تھے
اور اُدھر مجلس ہین بیگم صاحب کی عجب کیفیت تھی اُنسے
کسی نے جا کے جڑ دی کہ نواب صاحب باغ مین گچھے اُڑاتے ہین
اور کئی لولیان شوخ و شنگ رشک پری خان فرنگ بلوائی گئی ہین
جھولے پڑے ہین مل ملکے جھولتے ہین - عشق کے پینگ بڑھے
ہوے ہین - یہ سنکر بیگم صاحب جھلا اُٹھین اور دل ہی دل مین
بڑا بھلا کہنے لگین - مہری نے کہا حضور کچھ دن کے لیے یہ
عادت چھوٹ گئی تھی - رئیسون کی طبیعت کا کچھ ٹھکانا نہین ہے
انکے قول کا اعتبار نہ فعل کا اور اصل مین پوچھیے تو عادت تو
کوئی بھی نہین چھوڑی تھی - شاہ چھڑا کی گلی روز سہو پنچتے تھے -
ہان آپکے کہنے سننے سے اتنا ہو گیا تھا کہ چھاتی پر کودون نہین
دلتے تھے -

ب - (بیگم) اور وہ ایک کیسے کو کر کھلین تو مین کیا بنا لونگی بھلا -
م - (مہری) ای حضور توبہ کیجیے عورت کا کیا بس ہے -
ب - مگر مجھے کیسے پتے پتے کی خبر پہونچتی ہے -
م - حضور یہ سارا فساد اس موئے من کا ہے -
ب - اسکا جنازہ نکلے موئے کا تو مین خوش ہون -
م - حضور اس کام کا انجام بد ہے - دیکھ لیجیے گا -

ب - ارے ان موے خوشامد خورون کو کوسنے سے بھی کچھ نہین
ہوتا بھیا کی بلا دور - کوسنے سے اور پنپتے ہین -
م - سنا وہان نواب چھٹن صاحب بھی کئے ہین اور کسی کو
ساتھ لے گئے ہین -
ب - چھٹن صاحب لٹاؤ نہین ہین - ہین فیاض
مگر ایک قرینے کے ساتھ -
م - ادھر اُدھر جانے آنے اور بیسواؤن کی پرورش کرنے کا
مرض وہ نہین پالتے -
ب - اور غیر سے تمھارے سرکار - انکو تو جا ہے -
م - ای حضور قارون کی سلطنت ہو تو یہ انھین لوگون کو دم
کے دم مین بخش دین -
ب - آنے تو دو تم - مین ہون اور وہ ہین -
م - ہان ہوگی خوب - مین تو سمجھی ہوئی ہون -

اتنے مین مہری کو کسی نے باہر سے پکارا مہری چھپٹی ہوئی گئی
اور وہان سے آنکر مسکرا کے کہا کہ حضور باغ مین تو بڑے مزے پڑ
رہے ہین - بڑی چہل پہل ہے - ابھی مالی باغ سے آیا ہے وہ کہتا ہے
کہ بڑی دھما چوکڑی مچ رہی ہے - اور ہمارے سرکار کچھ کھانے پیے
بیٹھے ہین - کہتا تھا کہ شاید دو تین دن کا پڑاؤ ہے خوب ہنسی ہو
گی - بیگم صاحب نے کہا ہمین افسوس ہے کہ انھین کھیل کود کی
باتون مین یہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین اور نہ ریاست کو
دیکھتے ہین نہ کاغذ دیکھتے ہین - نہ گھر کا بندوبست کرتے ہین -
کارندے سب لوٹے لیتے ہین - کوئی دیکھنے بھالنے والا ہی
نہین ہے - ایک کارندہ بھی خیر خواہ ہوتا تو خیر - یہان تو جو
ہے لوٹنے کھسوٹنے والا ہے - پھر بھلا جاگیر مین ترقی کیونکر
ہو - میں سوچتی ہون کہ آخر یہ کھیوا کیونکر پار ہوگا - یہ ہوگا
کیا - اس طرح کی خرمستیون مین ریاست کتنا
رہیگی - بڑی تباہی نصیب دشمنان ہونیوالی ہے کہ کیا کہا

میلا سمین کیا بس ہی کوئی لاکھ کے صلاح دے وہ اس کان سے سنتے ہین اُس کان سے اُڑا دیتے ہین - اسکا کیا علاج ہی -

مالی نے تو صرف اسیقدر کہا تھا کہ باغ مین عباسی آئی ہی اور کوئی ایک بجے تک واپس جائینگے مگر مہری نے شوخی سے بیگم صاحب کی خوشامد مین یہ نمک مرچ لگایا کہ ابھی دو تین دن قیام ہوگا اور کئی تو لیان آئی ہین اور حسینون و جوان بیگم صاحب کو تاب کہان کہ یہ حال سنین اور خاموش ہو رہین - یہ اور عورتون کی طرح ہر طرح دینے والی نہ تھین - اور محمد عسکری بھی انکو بہت مانتے تھے لہذا انکی بیٹھانے سے یہ اور بھی شیر ہو گئی تھین اور حقیقت حال یون ہی کہ بیگم صاحب کی نمایش اور صلاح سے نواب محمد عسکری کا بڑا فائدہ ہوتا - مگر وہ انکی صلاح کے مطابق چلتے ہی نہ تھے بلکہ انکی نمایش ہنستے تھے اور بعضی اوقات بُرا مان جاتے تھے - لہذا انھون نے ہار کر اور تھک کر کہنا ہی چھوڑ دیا تھا مگر کبھی کبھی جب یہ نواب صاحب کے دھمکانے کے لیے روٹھجاتی تھین تو نواب صاحب بہت دسماجت منا تے تھے اور بیگم صاحب کی بات پوری ہوجاتی تھی -

بیگم صاحب کو شک کی جگہ یقین کامل ہو گیا کہ نواب محمد عسکری بھی تین چار روز تک باغ مین لیلیان مہ لقا دگرین قبا کے ساتھ گلچھرے اُڑائینگے شب کو کوئی دس بجے خالی پلنگ پر سو رہین اور نواب صاحب کی بے اعتدالیون اور بیضا بطگیون کی فکر مین نیند آگئی خواب دیکھنے لگین کہ محمد عسکری باغ مین بیٹھے مین سط باغ مین سنگ مرمر کا ایک خوش قطع اور خوشنما چبوترہ ہی اُسپر چاندنی کا صاف ستھرا فرش بچھا ہی - چوطرفہ چاندنی نکھری ہی اور نواب صاحب کے ارد گرد پانچ چھ پری رخ پریزاد پری رو معشوق نمکین مہین اور دور بادہ گلگون چل رہا ہی - سامنے کئی توڑے چنے ہوے ہین - اور نواب صاحب کھٹا کھٹ انعام دے رہے ہین قریب تھا کہ یہ ایک ڈانٹ بتائین کہ دفعتہً ان کی آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتی ہین کہ انکے گورے گورے رخسارون پر کوئی شخص ہاتھ پھیر رہا ہے اور موم بتی گل ہی مارے خوف کے بدن تھر تھر کانپنے لگا رونگٹے کھڑے ہو گئے تمام جسم لرزنے لگا - سوچین کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی - پہلے تو سمجھین کہ چور ہی خدا ہی خیر کرے - اس وقت یہان سب سوتے ہین میں اکیلی کیا کرونگی - بولون تو دم فنا ہوتا ہی کہ ایسا منہ گلا گھونٹ ڈالے پھر خیال آیا کہ اگر چور ہوتا تو اتنک زیور پر ہاتھ ڈالتا یہ چھلا واہی اس خیال سے اور بھی زیادہ پریشان ہوئین اور چپکے چپکے زار زار رونے لگین کہ اتنے مین پھر ہاتھ محسوس ہوا - تو کلیجہ دھک دھک کرنے لگا -

اتنے مین وہ ہاتھ بڑھا اور بیگم صاحب کے اُٹھانے کی کوشش کی تب تو انھون نے غل مچانا شروع کیا مگر گھگھی بندھ گئی اسپر کسی نے کہا (ارے توبہ - گھبراؤ نہین گھبراؤ نہین مین ہون) بیگم صاحب کی جان مین جان آئی - کہا - واہ ایسی ہنسی سے ہم مر گذرے - تو بجان نکلجاتی تو کیا ہوتا - الحمد جانتا ہی میری جان بچ گئی تھی - کلیجہ دھک دھک کرتا تھا اور جو دم نکلا جاتا - (اُف) نواب صاحب نے کہا - افوہ کسقدر پسینا آگیا ہو تو بہ - مجھے اسوقت یہ سوجھی کیا - مین سمجھتا تھا کہ تم سمجھ جاؤگی مگر تم ہنکی تک نہین - ذرا کلبلائین تک نہین - مین سمجھا سوتی ہو تب تو مین نے تمکو اُٹھایا - بیگم صاحب نے اُٹھکر پیش خدمت کو بلایا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا - منہ دھویا - کہا - اُف اب ذرا ذرا تسکین ہوتی چلی ہی - خدا کے واسطے اب پھر ایسی حرکت نکرنا - یہ کب کی عداوت تھی نکالی تھی آج نواب صاحب کو سخت ملال ہوا کہ یہ مجھے میٹھے بٹھائے کیا سوجھی بیگم صاحب کی بڑی خوشامد اور منت سماجت کی - اب سنیے کہ گھر بھر مین کھلبلی مچ گئی - ماما پیشخدمت مہری دوڑی یہ وہ سب دوڑی آئین - کوئی پیٹھ پر ہاتھ رکھتی ہی - کوئی تلوے سہلاتی ہی ایک صندل گھسکے لائی - دوسری عطر سنگھانے لگی -

اب بہ سوخصیت جتانے کے لیے خوشامد مین آکے ایک دوسری سے سبقت لیجانے کی کوشش کرنے لگی۔

مہری - اہی حضور یہ کیا ہوا کیا - توبہ توبہ -

پیشخدمت - جیسے ہی بیگم صاحب نے آواز دی - مین گھبرا کے اٹھی کہ بے وقت (وقت) سرکار کا بیدار ہونا بے سبب نہین ہی - کچھ نہ کچھ ضرور ہی -

دوا - اور تمھاری آواز سنکر مین چونک پڑی -

مہری - حضور اب ذری ذری آرام ہوتا چلا ہی - ؟

بیگم - دل قابو مین نہین ہی - کلیجہ بلیون اچھلتا ہی -

ع - یہ سب ہماری حماقت کا نتیجہ ہی لا حول ولا قوۃ!

مہری - حضور نے کیا کیا خدانخواستہ کیا کہدیا ایسا -

ع نہین نہین خدا کی قسم کچھ نہین کہا مین کیا ایسا ظالم ہون

ب - اور مین اسوقت ایک خواب دیکھ رہی تھی - ۵

سخن ہین شکر خواب مین نے دیکھا خواب | وہ خواب ہے صفت مصر کی خواب سے بیا
غریق بحر حیرت ہون در یہ علم ہی | کسیکو پھیرے دریا ہین جسنے کہ گرداب

بقائے ہستی عالم کا ہی یہان یہ نشاط
کہ جیسے دیکھے کوئی عین نیستی مین ستراب

ع - یہ خواب ہی یا بحر طویل یا قصیدہ - اچھا خواب ہی -

ب - خواب کا حال بڑے جھگڑے کا ہی اور یہان وہ نہین

ع - ایسا کون خواب تھا ہم بھی تو سن لین ذرا -

ب - بس اب چپکے ہی بیٹھے رہو صاحب - زبان کھلوا دیجئے

ع - ہمنے کیا تصور کیا - خواب تم دیکھو - دھرے جائین ہم

ب - اس وقت طبیعت بے مزہ ہو تو سیر دیکھتے -

ع - کیا سچ مچ کوئی بات ایسی ہوئی ہی - ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ ہوگیا - ۵

سمجھ ہی مین نہین آتی ہی کوئی بات ذوق اسکی
کوئی بوجھے تو کیا بوجھے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

تم تو پہیلیان بجھواتی ہو -

ب - خوب سمجھتے ہو دل مین خوب سمجھتے ہو - یہ اٹھان کھائیان اور ہمسے خدا کی شان!!! بھلا آخر اتنا تو سوچو کہ کیا مین دو دو پیتی لڑکی ہون -

ع - وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی -

ب - جی بجا ہی - وہم کوئی اور کرنا ہوگا -

ع - اب اس سے بڑھکر وہم اور کیا ہوگا - بھلا کیا اسکا نام وہم نہین ہی - وہم اور کسے کہتے ہین -

ب - یہ باغ مین آج کیا دھما چوکڑی مچی تھی -

ع - لاحول ولا قوۃ!!! ہم تھے اور نواب چھٹن صاحب اور انکے ایک دوست اور بس -

ب - انکے سوا جو کوئی اور ہو تو اسکا جنازہ نکلے -

ع - کیون کوستی ہو بیگم یہ بڑی بری عادت ہی -

مہری - اہی تو اور سنو - اہی حضور اگر جھوٹ ہی تو بیشک دیکھا ہوتا

نواب محمد عسکری صاحب کے دل مین خود چور تھا - بیگم صاحب نے جو عباسی کو کوسا تو انھون نے ظاہر مین رنج و ملال کا اظہار نہین کیا گر دل مین البتہ برا مانا کلیجے مین چوٹ لگی کیونکہ اس صنم پری پیکر رشک قمر کی ادائے دلستان پر یہ ہزار جان سے عاشق اور اسکی شمع رخسار انور کے پروانہ تھے - بیگم صاحب کے خوش کرنے کے لیے کہا کہ خدا گواہ ہی وہان صرف چھٹن صاحب کی خاطر سے عباسی کو آنے کی اجازت دی تھی اور وہ بھی اس سبب سے کہ انکا باغ ہی اور انکے ایک دوست جو بانس بریلی مین وکیل ہین عباسی کو دیکھنا چاہتے تھے انکے اصرار سے بلانا پڑا مگر ہمکو اس قسم کی صحبت پسند نہین ہی اسنے آتے کے ساتھی چھٹن صاحب پر آوازہ کسنا شروع کیا کہ تم تو زن مرید ہو دنیات دیکھی ہین سمجھتے ہو جب یکھو خفا فتر نواب صاحب کہان ہین محل سرا مین کس شغل مین ہین بیگم صاحب کے پاس بیٹھے ہین

کیا کرتے ہین - وہ بناؤ کرتی ہین اور آئینہ دیکھتی ہین اور یہ اُنکو دیکھتے ہین -

روٹھے کو منانا

محمد عسکری نے عمداً مصداً بیگم صاحب کے چھیڑنے کی غرض سے یہ باتین کی تھین وہ سنتے ہی آگ بھبوکا ہوگئین کہا ان بیسواؤن پر علم بردار کا علم ٹوٹے اور امیر انسے سمجھے تھین کی بدولت صدہا ہزار ہا گھر بلٹ گئے جس گھر مین گھسین اُسکو ستیاناس کردیا اُنکے کاٹے کا منتر ہی نہین ہے اُنکا کاٹا منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے - باتین تو سنو اگر کوئی بھلا مانس اپنے بال بچون لڑکے بالون مین بیٹھے تو نام دھرین گھر مین گھسے رہتے ہو اچھے مین رہتے ہو گھر سے باہر نکلنے کا نام نہین لیتے تو اُنکا تو مطلب یہ ہے کہ گھر کی جورو کو مرد دھتا بلائے اور اُنکے گھر مین ہُن برستا رہے میسر بس چلے تو اُنکو کھڑے کھڑے چنوا دون یہ باتین تو کوئی سُنے جب دو جا رسیلا بروا لے دوست باہم ملکر بیٹھینگے اور ایک پرارتھنا کیجائینگے کہ جورو کے بندے آگے بیوی کے غلام آگے - یہ دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین تو وہ خواہی نخواہی جھیپے گا -

نواب صاحب نے کہا ہم تو صرف اسکے خواہان تھے کہ غزل سینین ہم تو گائے پر جان دیتے ہین ایک غزل اُسنے بڑے سروے سے گائی تھی - خدا سر دے تو سو دا دے تری زلف پر نشان کا -

بیگم - ای یہ غزل ہے واہ ماشاء اللہ اچھی غزل ہے -

ع - یہ غزل نہین ہے پھر کیا لاؤنی ہے یا ٹھمری - ٹپا

ب - یہ غزل نہین ہے - یہ اگلے وقت کے بوڑھے چونچلے ہین غزل اسکو کہتے ہین -

ناز کی کہتی ہے سمہ تو لگا ہے مجھ سے	ناز کہتا ہے لگی میری بلا سے دے
انکپاش خدا کے لیے ٹھنڈی تو رُکے	کوئی دم اور تڑپنے کا مزا اسے دے
دل لیا صبر لیا ہوش لیا جان بھی چھوڑی	کچھ تو گھر مین سے کمی اور خدا اسے دے
اک کھٹک سی ہے مرے جی مین کہ جوبن کا جھکاؤ	کوئی کانٹا کسی چھلے مین پرو اسے دے

سو چمن صدقے کیے دامن گلچین پہ امیر
وہ کرے پھولون کا یہان باد صبا رہنے دے

ع - کیا اچھا اور ستھرا کلام ہے امیر کا کلام مقبول انام ہے اور روزمرہ کتنا صاف ہے - منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی کو سو سو مین عجب خداداد طبیعت پائی ہے ع -

گویا مسلمان سادجی ہے

محمد عسکری نے کہا یہ ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ تم ایسی پڑھی لکھی بیوی لیین ہم جانتے ہین کہ اس شہر مین ایسی اور کوئی بیبی زادی نہوگی بیگم صاحب تنک کر بولین بس خوشامد کو بالاے طاق رکھیے - یہ چکنی چپڑی باتین نہ کر رکھیے میں پڑ کر دل خوش کرنے کی باتین کرتے ہین - باہر جاکے مونچھون پر تاؤ دینے لگے کہ ہم بیوی کو گھر کی مرغی سمجھتے ہین اور اُن لوگون مین نہین ہین جو دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین -

بیگم صاحب کا یہ قول قابل غور ہے - اور سارے صحیح ہندوستان مین یہ بڑا فخر سمجھا جاتا ہے کہ گھر مین بہت کم بیٹھتے ہین - فلان شخص دن رات عورتون ہی مین گھسا رہتا ہے - زنان منزی ہے غرض کہ پہر دو پہر بھی اگر مین بیٹھا تو لوگ نام رکھنے لگے - اور یورپین کو دیکھیے کہ ہوا کھانے جینگے تو بیوی ساتھ گرجا جائینگے تو بیوی ساتھ - ناچین گائینگے تو لیڈی کے ساتھ میلے ٹھیلے جائینگے تو لیڈیان ساتھ دعوت مین جائینگے تو لیڈیان ساتھ - جنازے کے ساتھ تک لیڈیان ہوتی ہین - حاشا ہم نہین کہتے کہ عورتون کو ہندی انتہائی آزادی اور مطلق العنانی دین - ہم یہ نہین کہتے کہ پردے کی

رسم کو دفعتہ اڑا دین۔ یہ خیالات کئی صدی سے اُنکے دلون مین جاگزین ہین۔ اور برسون کے بعض بعض فوائد بھی نظر آتے ہین مگر بیوی کے پاس بیٹھنے مین کون عیب ہی۔ اسمین کیا فخر ہی کہ دن رات گھر کے باہر رہتے ہین۔ صبح گھر سے نکلے تو دو بجے رات کو داخل ہوے یہ کون عقل کی بات۔

خیر اتنے مین بیگم صاحب نے مسکرا کر پوچھا اچھا صاحب جب جاینگے تمھین ہماری دلی محبت ہی کہ ہمسے باغ کا حال صاف صاف کہدو نواب صاحب نے کہا۔ مین تو کہہ چکا ہون نا کہ دہم کی دو اقسام کے پاس بھی نہ تھی۔ تمھاری بدگمانی ہم کے درجے سے بھی بڑھی ہوئی ہی۔ اسمین ہمارا کیا قصور ہی ہمنے تو خدا کو گواہ کر کے سچ سچ کہدیا۔

اب مان نہ مان تو ہی مختار	

تم سے خدا جانے کون واہی تباہی باتین بک دیتا ہی آپکے اب آج مین اسکی تحقیقات کرونگا۔ اوا سطے بے سبب بیوجہ بدظن ہو۔ [illegible] ہی

ب۔ پھر تم ایسی حرکت [illegible] کرو کہ ہم بدظن ہین

ع۔ وہ حرکت کونسی [illegible] تو سنون کچھ آخر۔

[illegible] دگی غیر سبب راجہ علاج	
[illegible] لطف تو غضب راجہ علاج	

ب۔ [illegible] رست اور تمکو شرم بھی نہین آتی ذرا داہ۔

ع۔ پھر صاحب ہم زمانے بھر کے بدمعاش گرگے چھٹے ہوے سہی۔

ب۔ [illegible] نہین خدا نہ کرے۔ تم بڑے پاکباز مومن ہو۔ [illegible] ہی ہے اور آنکھین جھکی پڑتی ہین۔

ع۔ [illegible] تو ہم سمجھے ہی تھے کہ یہان آکے نیند بھی آئیگی باتین کرتا [illegible] رہیگا۔ بدن بھی ٹوٹیگا کسی بات سننے کو بھی جی نہ چاہیگا [illegible] یلون کے ساتھ رات رات بھر بیٹھے رہو تو نیند کا نام [illegible]

بیگم صاحب کا دل اسوقت مسکن اشغال وعشرت اور کاشانہ نشاط وعشرت تھا یہ سمجھتی تھین کہ نواب تین چار روز تک باغ فرخناک مین قیام فرمائینگے اور آزادی و مطلق العنانی کے ساتھ دھما چوکڑی مچائینگے لولیان گلعذار و پریرویان طرحدار سے صحبت طلب گرمائینگے۔ ان چرچون کے دنگل (جنگل مین منگل) مین ہماری فکر کجا گھر کا ذکر کجا یسیلانی آدمیون کو گھر سے کیا تعلق ہی صحبت گلرخان شوخ و شنگ حظ نفس کے لیے بس ہی جب بغل مین محبوبہ پری پیکر ہی۔ تو بیا ہتا بیوی گھر کی مرغی دال برابر ہی۔ انھین خیالات پریشان مین آرام فرمایا تو خواب مین بھی باغ کا نقشہ آنکھون کے سامنے آیا نیند مین بھی جھلاتی تھین دانت پیس پیس کر رہجاتی تھین۔ خواب ہی مین کہتی تھین کیا کرون ان جلتا ہی گوکچھ بس نہین چلتا ہی ان خیالات کے بعد نواب کو اُسی روز بغل مین پایا۔ ظاہرداری کے لیے روٹھ گئین مگر نواب نے بلحاجت منایا جب محمد عسکری نے کہا سونے کو طبیعت چاہتی ہی۔ بھی نیند آتی ہی تو پھر تنگ گئین کہ ہان ہان غیرون کو گھنٹون پاس بٹھاؤ۔ ہمکو آتش رشک مین جلاؤ۔ اگر مولوی ہلیسوا ہین زانو سے زانو بھڑائے بیٹھی ہوتین یا زانو پر سر رکھکر لیٹی ہوتین تو برسون اٹھنے کا نام نہ لیتے اس تکلیف کے عوض آرام نہ لیتے اب رات بھر کے بعد ہمکو منھ دکھایا تو سونا یاد آیا۔ بس جاؤ جاؤ انھین سے صحبت گرم پاؤ۔ یہ ظاہری اختلاط ہمین ایک آنکھ نہین بھاتا۔ دانا آنکھون سے اکا حال تاڑ جاتا ہی ہمسے ٹھنڈی گرمیان نسلے خلاط۔ ہمسے ظاہرداری کا پیار انسے دلی ارتباط۔ وہ ہرجائی بازاری کسبیان ہم گھر کی بہو بیٹیان۔ اُنکے سے چونچلے کوئی کہان سے لائے خدا ہمکو اُن بھیانی کے مخزون سے بچائے۔ اُنکا حسن نقرہ بازی حیلہ سازی ہی ہمارا حسن پاکبازی ہی۔ اُنکو دن رات بننے ٹھننے سنورنے سے کام ہی ہمین پاکدلی کے مقابل مین اس بناؤ

چنانچہ کو دور ہی سے سلام ہی۔

نواب صاحب نے مسکرا کر بیگم صاحب کا دست سیمین اپنے ہاتھ مین لیا اور جوم کر بولون جواب دیا بیگم ہم صرف تمھارا دل لیتے تھے اور تمکو فقرہ دیتے تھے۔ تمھاری زلف عنبر بار کی بوے خوش سے اس وقت دل کی کلی مثل غنچۂ گل کھلی جاتی ہی مبند کس مرد و کو آتی ہی جب مقابل مین رخ پر نور ہو۔ تو مبند کیونکر نہ کافور ہو مگر تمکو انتہا کی بدگمانی ہی۔ یہ بار بار کا دہم اسکی عین دلیل ولشانی ہی۔ بات بات مین شگوفہ کرتی ہو۔ ہر گھڑی ہمارا ہی گلہ کرتی ہو۔

بیگم صاحب نے خوش ہوکر کہ لحن داؤدی یہ شعر پڑھا ؎

عرض حال دل بیتاب یہ کہتا ہوہ شوخ	ہٹ مرے آگے سے بس اپنا گلہ رہنے دے

اتنے مین بیگم صاحب نے گلوری منگوائی اور نواب کے ہاتھ سے کھائی۔ مسی مالیدہ لب اور رنگ پان۔ بقول ناسخ ؎ آتش دھوان۔ نواب صاحب یہ شعر زبان پر لائے۔ ؎

مسی اور رنگ گلوری سے گویا	دہان پری غنچۂ زعفران ہی

ب۔ (نواب صاحب کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر)

آئے ہو غیر دن سے اب دل کے	خاک ارمان نکالو دل کے

ع۔ بیگم صاحب کے رخسار رنگین پر ہاتھ پھیر کر) ؎

بات کی بات مین گئی رسم وصل	خاک ارمان نہ نکلے دل کے

بیگم صاحب نے کسی قدر چین جبین ہوکر کہا ارمان جاکے باغ مین نکالو اور ہمکو فقرون فقرون مین ٹالو یہ کہکر رخ انور کو چادر سے چھپایا۔ نواب صاحب بولے بھلا یہ کیا ستم ڈھایا ؎

برمن نظرے فگن خدارا	اے نرگس مست خواب تا کے
از دہرہ نقاب شرم بردار	در وصل آخر حجاب تا کے

یہ اشعار پڑھکر اس مہ وش کے رخسار کو اس قدر بھائے اور ایسے پسند آئے کہ نقاب چہرۂ نورانی سے اٹھایا تو یہی معلوم ہوا کہ ابر سے چاند نکل آیا چار آنکھین ہوئے ہی یون فرمہ سنج بیان ہوئین۔ نواب اگر تم مین دو ایک عیب نہ ہوتے تو مین اپنے تئین آپکو ساری دنیا کی عورتون سے زیادہ خوش نصیب سمجھتی۔ ایک بڑا بھاری عیب تو تم مین یہ ہی کہ تم ہر وقت کچے ہو ایک گل کے بلبل ہین۔ ایک شمشاد کی قمری نہین۔ اس سے ہمارا دل اور بھی دکھتا ہی ؎ دل ہی تو ہی ہی اور اسکی دو نیم ہی کہ تم ادھر ادھر نہ جایا کرو۔ یک در گیر و محکم گیر۔

نواب صاحب نے ہنسکر کہا تو تم چاہتی ہو کہ مین شیطان کا چیلا بنون۔

رو شیو کہ ہر دری زشیطان آموز	یک قبلہ گزین و سجدہ ہر غیر مکن

ہان صاحب خیر اور دوسرا عیب کیا ہی۔

ب۔ تم اپنی جاگیر کو نہین دیکھتے بالکل بے فکر ہو۔

ع۔ یہ تو غلط ہی۔ مین ایسا غافل نہین ہون۔

ب۔ جی بچا۔ تمنے کہا اور مین نے دل سے اسکا یقین کر لیا

ع۔ الحمد ری بدگمانی۔ اس بدظنی سے تو ہم مار گئے۔

ب۔ کارندے البتہ خوب مزہ اڑاتے ہین اور تو خیر الحمد اللہ خیر صلاح۔ ؎

اے خوش آن صبح کہ عاشق زشکر خواب وصال	دست در گردن معشوق حمائل برخاست

جب رات خوب بھیگی اور بچھلا پہر ہوا مگھڑ یالی نے چار کا گجر بجایا اور غلغلۂ خوشنوا اپنے زمزمۂ روح افزا سے مصروف فریاد ہوئے تو بیگم صاحب نے انگڑائی لیکر کہا کہ اب تو آنکھین کھلی پڑتی ہین ہمائیون پر بجا بیان آتی ہین اب آرام کرو ورنہ طبیعت بے مزہ ہو جایگی آج تو خاصہ رت جگا ہو گیا۔ یکجو چڑیان بولین پوپھٹنے کا سمان آگیا۔ نواب صاحب کہ محو لذت بوس و کنار شاہد عشرت سے دوچار تھے بھلا انکو سوت سونگھی

کہا اب نور کا تڑکا قریب ہوا فضل الٰہی سے یہ دن بھی عیب ہوا
کہ ہمنے تمنے میٹھی میٹھی باتون مین شب بسر کی اس سے زیادہ
خوش طالعی اور کیا ہو سکتی ہی۔ میان بیوی مثل عاشق و معشوق
زندگی بسر کرین۔ ایک دوسرے کی سچی محبت کا دم بھرین یہ
غدر اہو تو وہ دامق۔ یہ لیلی ہو تو وہ مجنون۔ دونون ایک
دوسرے پر نہار ارجان سے مفتون۔ میان بیوی پر شیفتہ۔
بیوی میان پر فریفتہ۔ اس دو تین پہر کی مفارقت اور جدائی
ہجر و تنہائی کا حال ہم جانتے ہین یا ہمارا دل یا ہمارا
خدا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے برسون سے جدا ہین یہ شعر
ورد زبان تھا۔ ؎

بہار آئے الٰہی وہی سماں پھر ہو — پھر ایکبار گل و بلبل کو باغبان دیکھین
کبھی تو ساقی دریادل آئیگا یارب — نموگی کشتی و تا کجا روان دیکھین

اس لالہ رخ ملائک فریب پستہ دہن سیم بدن کے جدا ادا
نواب صاحب کے اس اظہار عشق کے جواب مین یون سلک بیان
مین موتی پروئے۔ نواب یہ وقت اور یہ مزے مزے کی باتین
یاد رکھنا مگر اسکی ایسے کسے ہو۔ تم قرآن کا حامہ بھی پہنو تو ہمکو
یقین نہ آئے۔ تو وجہ کیا تمھاری محبت منھ دیکھے کی محبت ہو
شاہ چھڑے کی گلی مین جاؤگے تو رہان بھی یہی باتین بناؤگے
بھلا اُن ہر جائیون سے تم لوگون کو کیا لطف ہوتا ہوگا۔

لشاید ہوس باختن با کسے
کہ ہر با مداد ش شود بلبلے

ع۔ اب اس وقت یہ باتین ہمین زہر معلوم ہوتی ہین۔

منھ پر کپڑے کے تیرے منھ پہ مین شب بھر مال
گل تکیے کی جگہ پہ رہا شب بھر آئینہ

اب ہم قسم کھائے لیتے ہین کہ کوئی ایسی حرکت ہمسے سرزد
ہوگی جس سے تمکو گنجایش شکوہ سنجی یا جاے ملال ہو اب بھی اگر
تمکو یہی خیال ہو تو مجبوری ہی و ہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔

اب ذرا ہنس تو دو۔ ؎

چل بسی فصل خزان موسم گل آپہونچا
اے مبارک ہو ہو ا بلبل گلزار پھری

بیگم صاحب نے روٹھکر کہا یہ تمنے کیا فرمایش کی کہ ذرا ہنس دو۔
اب ہم روئے کب تھے روئین ہمارے دشمن جو ہماری طرف دیکھ
کر مسکین۔ روئین وہی باغ والی چڑیلین (تھو تھو) ہم اللہ کے
کرم سے ہر وقت خوش رہتے ہین ہان بعض بعض باتین البتہ
ہمین ایک آنکھ نہین بھاتین۔ سو تمنے وعدہ کر لیا ہے
کہ اب شکوے کا موقع ہی نہ دوگے اسکی بھی آزمایش
ہو ہی جائیگی۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

مگر ہمکو ڈھارس جب ہی ہوگی جب تم اپنے قول کے پورے
نکلو۔ بے اسکے کلیجے کو ٹھنڈک لکو خوشی نہوگی۔ نواب صاحب
نے کچھ قسمین کھائین اور کہا ہمین ذرا بال برابر بھی فرق نہین
ہو سکتا۔ اسی ہفتے مین آزما لینا۔

اتنے مین کوے بولنے لگے اور فوتی نے نوبت بجائی
شہنائی کی بھانے والی آواز کانون مین آئی مرغ سحر نے بانگ
دی تڑکا ہو گیا۔

ب۔ اے وا بالکل سویرا ہو گیا آج تمھاری کمبخت مین ذرا سی نہ پائے
ع۔ رہ جھگڑے کے سورہنے مین یہ لطف حاصل ہو کیا ہی بھلا۔
ب۔ یہ تو سچ ہی مگر اب ہم تو بارہ بجے کی خبر لائینگے۔
ع۔ اور ہم دو بجے سو کے اٹھینگے۔ دن برا یا نہین ہی۔

سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا

بیگم صاحب نے آدھ گھنٹے کے بعد آرام کیا اور نواب
محمد عسکری باہر تشریف لیگئے خدام نے مجرا عرض کیا خدمتگار
حقہ بھر لایا۔ ہاتھ منھ دھویا۔ گلوری کھائی تھوڑی دیر خیانہ باغ
مین سیر کی صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائی حکم دیا کہ بگھی گھوڑا

تیار ہو۔ جب سائیس گھوڑا لایا تو نیند مانع سواری ہوئی کہا کھول ڈالو اب نہ جائینگے نیند کے مارے بڑی تکلیف اٹھائینگے

جب سائیس گھوڑے کو اصطبل مین لیگیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد نلون نے پھر رنگ جمایا حکم ہوا کہ گاڑی پر جائینگے ٹھنڈی ٹھنڈی سڑک کی ہوا کھائینگے۔ مگر پلنگ پر لیٹے تو آنکھ لگ گئی۔ قلی نکھا کھینچنے لگا۔ اس تعلق کے صدقے پہلے آرام کو طبیعت چاہی پھر گھوڑے کی سواری کا حکم دیا پھر گاڑی تیار ہوئی اور پلنگ پر جاکے لیٹے تو گھوڑا بیچ کے سو رہے اور نہ سوتے تمام شب تو جاگتے گذری تھی۔ غرضہ دراز تک باغ مین ٹہلتے رہے۔ وہان سے پچھلے پہر کے قریب آئے تو بیگم صاحب سے اختلاط کی باتین شروع ہوئین۔ پھر نیند کہان اب صبح کو بھی نہ سوئین۔

بیگم صاحب کو خواب نازنین چھوڑ کر محمد عسکری باہر تشریف لائے اور باغ مین کرسی پر بیٹھے نظارۂ گل و گلبن کرنے لگے بیٹھے یہ سوچھی کہ خدمتگارون کو موقوف کرکے اُن کی جگہ پر دو شیرینگار ماہ سیما حور لقا نوکر رکھین اس خیال کو اُنھون نے بڑی وسعت دی اور ٹھان لی کہ چاہے جو کچھ ہو ہم خدمتگارون کے عوض کنواری چھوکریون کو ضرور نوکر رکھینگے راستے مین میان ممن آئے آداب عرض کرکے مونڈھے پر بیٹھے اور کہا سنا حضور کل بڑی دیر تک باغ مین تشریف رکھتے تھے۔ نواب جھٹن صاحب بھی تھے اور خدا جانے کون کون تھا مگر عباسی کی خبر ہمنے بھی پائی تھی محمد عسکری نے مسکرا کر کہا بھئی تم بڑے ٹوہیے ہو۔ یہ تم لوگون کو عباسی کے آنے کا حال کیونکر معلوم ہوگیا ہمنے تو سب سے مخفی رکھا تھا اور یہانتک یہ خبر مشہور ہوئی کہ گھر مین لوگون نے اطلاع دیدی اور بیگم بہت ہی بگڑین ہمنے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر انھون نے ذرا شنوائی نہ کی اور وہی مرغ کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھی۔

ممن نے کہا حضور بھلا شنوائی نہ کرتین کیا انھونے کچھ جوتا سنا تھا

ع۔ خیر جی اس جھگڑے سے کیا مطلب ہی ہوگا۔!

ممن۔ سرکار۔ یہ آدمی نوکر جاکر ادھر کی اُدھر لگاتے ہین۔

ع۔ مین بھی اس ٹوہ مین ہون کہ یہان آنے کس نے خبر دی

ممن۔ حضور دربان سے دریافت کرین اور مہری ماما یا پھیچو مین سے ایک نہ ایک نے اندر جاکے جڑ دی ہوگی۔

ع۔ اور ایک بات صحیح تو نتانوے نمبر سراسر غلط۔

ممن۔ گھر مین کہدیا ہوگا کہ نواب صاحب نے نوکر رکھ لیا ہی

ع۔ خدا جانے کیا کیا کہا کہا اُنسے کہا کہ اب مہینے سوا مہینے یہان نہین آئینگے ہمنے فقط خباسی کو بلایا تھا یا روگون نے جڑ دی کہ چھ سات لولیان آئی ہین اس بہتان کو ملاحظہ فرمایئے ؎

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ
چنانچہ زبور کے منھ کو ڈستے ہین سانپ

اور کوئی پوچھے کہ بیگم سے کہہ کے نتیجہ کیا نکلا وہ میری بیوی ہین یا اتالین یا کوئی مخدومہ ہین خیال تو کیجیے بھلا وہ تو کیجیے گی ہی اس امر کا خیال ہی ورنہ مجھے بیوی کا خوف ہی کیا تھا بہت سے ہمارے ہی بھائی بند ایسے ہین جو بیوی کے کلے پر عورتین بلواتے ہین انکی بیویان اُنکا کیا کر لیتی ہین۔ یہ تو صرف ہمین کو خیال ہی

ممن۔ حضور کی باتون اور رفیع کو کوئی کب پہونچ سکتا ہی۔ ممکن نہین کہ کوئی ذرا پا سنگ کو بھی پہونچے۔

ع۔ ارے میان جو بھوجائے وہی ٹھیک ہی۔ ۶

کسی رہی اور رہے گی کسی

ممن۔ صحیح ہی سرکار۔ خدا یا آبرو با عزت نباہ دے اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی۔

ع۔ مگر ہماری بیگم کو بھی ہماری دلی محبت ہی۔

ممن ۔ حضور ایک عرض یہ ہی کہ دل کو دل سے راہ ہی اور حضور کو تو اللہ نے رئیس اعظم کیا ہی ۔ کرورون روپے کی آمدنی کرورون کا خرچ ۔ جو چین حق کی عنایت سے بیگم صاحب کی ہین وہ اچھی اچھی بادشاہ زادیون کو تو نصیب نہین ہوتی ہو ۔

ع ۔ خدا نباہ دے ۔ اسی طرح ہم تو اس امارت اور ریاست کے قابل نہین ہین ۔ ۵

قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی	دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی
انسان وہی ہی جو فلکسے نہ ڈرے	ہر اک سے جھک کے ملنا کیا خوبی ہی

ممن ۔ کیا بات ارشاد فرمائی ہی حضور ۔

ع ۔ اور دو دن کی زندگی مین کسی سے کیون لڑے ۔ ع

دو دن کی زندگی میان شکل حباب ہے

ممن ۔ حضور یہ بات بات پر مصرع پڑھنا اور شعر خوانی کرنا کسی کا کام نہین ہی ۔

ع ۔ واہ من آنم کہ من دانم ۔

زیور ہین نہ دستار کے فی زیب ہین سر کے
شکل گل بازی نہ ادھر کے نہ اُدھر کے

ممن ۔ سرکار کو کوئی دس ہزار شعر تو یاد ہونگے ۔

ع ۔ دس ہزار نہین تو پچاس ہزار مین تو سنک ہی نہین ۔

ممن ۔ اللہ اللہ ۔ پچاس ہزار شعر خیال تو کیجیے ۔ مرزا صاحب ۔

مرزا ۔ بھائی جان یہ حافظے کی بات ہی کوئی پچاس شعر تو یاد کرے بھلا نہ کہ آدھے لاکھ ۔

ع ۔ یہ پچاس ہزار چوٹی کے شعر ہین نہیں تو پورے ایک لاکھ

نام بہرام ترا و پدرت بو جبلہ

ممن ۔ یہ غلام نہین سمجھا سرکار

ع ۔ دنیا مین سب کے پہلے یہی مصرع موزون ہوا تھا ۔

ممن ۔ اللہ اللہ یہ کن دیوانون اور شعرون کے قبلہ گاہ ہین ذری پھر ارشاد ہو ۔

ع ۔ نام بہرام ترا و پدرت بو جبلہ ۔

ممن ۔ نام بہرام ترا و پدرت ہو چیلہ ۔

ع ۔ (ہنسکر) چیلہ نہین ۔ بو جبلہ ہی ۔

ممن ۔ حضور کو بھی بڑی تحقیقات ہی علمی اور شاعری ۔

ع ۔ برسون اسی دھندے مین رہے ہین میان ممن ۔

ممن ۔ بجا ہی حضور بےاسکے اور کیونکر انسان یہ باتین سیکھ سکتا ہی ۔

ع ۔ مشاعرے مین ہمارا ہمیشہ نام ہوا ۔ ۵

اے جنون گر جامۂ ہستی نہین ہم پیچ تاب
پھر مرا چاک گریبان شکل لاکیون کر ہوا

ممن ۔ شکل لا ہی سبحان اللہ ! کیا کلام ہی ۔

راوی ۔ اور خیر سے خود بدولت اور میان ممن دونون مین ایک بھی اس شعر کے معنی نہین سمجھے ۔

ع ۔ اسکے معنی ذرا بہت دور رہین میان ممن ۔

ممن ۔ حضور کا کلام ہر ایک کی سمجھ مین آنا اول لگی نہین ہی حضور ۔

ع ۔ شعر گفتن سہل باشد شعر فہمی مشکل ست ۔

ممن ۔ حق ہی حق ہی ۔ بجا ارشاد ہوا حضور یہ بہت مشکل ہی مگر حضور نے کسی سے سیکھا نہ سیکھایا اور شعر خوانی مین تام حاصل کر لیا ۔

ع ۔ یہ خدا کی دین ہی جسکو چاہے دے ۔

ممن ۔ سچ ہی کسیکا اجارہ نہین ہی جسکو وہ دے جسکو دے مولا اسکو دلائے آصف الدولہ اسکے کرورون ہاتھ مین ۔ نواب صاحب نے کہا ہنسنے کی بات نہین ۔ تصنیف کی تھی جسکی بڑی دھوم مچی تھی ۔

فکر کرنے کی ہی ہتی نہین اے یار مین	غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یار مین
دھوم ہی یہ ہین یار کی بانکی ادا کی	چھپیان فی مین یوسف کے خریدار مین

ممن گو یون ہی شد بد بڑھا لکھا تھا مگر لکھنؤ کا رہنے والا تھا صاحب کی اسقدر مشہور غزل سے بھلا کوئی اہل لکھنؤ ناواقف ہو سکتا ہی

دل ہی دل مین ہنستا تھا کہ صبا کے مال کو سرکار اپنا مال بنائے لیتے ہین مگر مارے خوشامد کے بڑی ہی تعریف کی۔ کہا خداوند اللہ جانتا ہی آتش کے کلام مین بھی یہ ستھرا پن نہین ہی۔ بارک اللہ کیا کلام ہی۔ ؎

فکر کونین کی رہتی نہین سینے مین ذرون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

اب سنیے کہ نواب چھٹن صاحب کے نام انکے ایک دوست کا خط نینی تال سے آیا کہ اگر کوئی ضروری امر مانع نہو تو از رہ اخلاص چند روز کے لیے یہان چلے آؤ۔ آج کل یہان بڑا لطف ہی اور خوب جلسے ہو رہے ہین۔ صحبتین قابل دید ہین اگر اس قید نہ آئے تو عمر بھر پچھتاؤ گے۔ چھٹن صاحب تو نینی تال پر اُدھار کھائے بیٹھے ہی تھے ٹھان لی کہ ضرور بالضرور سفر کرینگے اُسی وقت محمد عسکری کے پاس آئے اور کہا بھائی صاحب آپ کو اب ضرور چلنا ہوگا۔ ہمارے ایک دوست نے جو بڑے رنگین مزاج آدمی ہین ہمکو باصرار تمام لکھا ہی کہ نینی تال آؤ یہ خط لیجیے اور اب بس تیاری کیجیے۔

ع۔ اچھا بھئی تو اب تیاری کرو ہم دونون بسم اللہ چھٹن چلے ہم تو ہر طرح حاضر ہین۔

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ع۔ اور اب گھر مین بھی یہ خیال نہین رہا ہی کہ پہاڑ کا سفر خطرناک ہی مگر یار ہنسے تو پہاڑ کی صورت بھی آج تک نہین دیکھی ہی ہمین تو واقعی چلنے مین بڑا خوف معلوم ہوگا اور سنتے ہین کہ ادھر اُدھر دونون طرف کھڈ ہین اور ذرا پانون پھسلا بس انسا غفیل ہو گئے گویا پیدا ہی نہین ہوے تھے یہ تو ہمنے بہت سے آدمیون کی زبانی سنا ہی۔ اب لاکھ کہینگے تو ہم ایک نہ مانینگے اور کیونکر مانین ہزارون کی زبانی سنا ہی اگر خوف ہی تو بس اسی قدر۔

چھٹن۔ بیالیس برس سے لوگ وہان بود و باش کرتے ہین پورے بیالیس برس ہوے کہ انگریزون نے اس مقام کو پسند کیا ہی اور بنگلے بنوا کے رہنا شروع کیا۔ بھلا کسی سے دریافت تو کیجیے کہ اس عرصہ مین کتنے آدمی کھڈ مین گر کے مرے۔ صرف ایک فوجی افسر تو بلتہ گھوڑے سے گرے تھے۔ پہاڑ کا ایک ٹکڑا سرکا تو ٹٹو پھڑکا بس پھڑکتے ہی ٹٹو اور سوار دونون کھڈ مین گر پڑے۔ بڑی پسلی چکنا چور ہو گئی اور ایسے سانحے کہان نہین ہوتے پہاڑ پر کیا فرض ہی آپکے شہر مین جس سال برسات بہت ہوتی ہی صدہا مکان گر جاتے ہین یا نہین آدمی دب کر مر جاتے ہین یا نہین مر جاتے۔ بچا سو تو بیگانہ ہوتن کی جان جاتی ہی کہ نہین۔ اس سے کون مقام بچا ہے۔ یہ آفات اونچی دسمادی ہین انسے بچیگا کہان تک بچ سکتا ہی۔ جب نینی تال دیکھو گے تو آنکھین کھل جائینگی۔ بیچ مین جھیل ادھر اُدھر اونچے اونچے پہار جنکی چوٹی آسمان سے باتین کرتی ہی سر بفلک کشیدہ اور ان پہاڑون پر صاحب لوگون کے بنگلے مین دور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہوا مین لٹکے ہوے ہین اور جھیل کے قریب جاکے کھڑے ہوجیے تو روح کو فرحت حاصل ہو اور کلیجے کو ٹھنڈک پہونچے۔ ع

سروی جگر کو بخشتی ہی جھیل کی ہوا

ع سردی تو قیامت کی ہوتی ہوگی۔ برف گرتی ہوگی۔

چھٹن۔ سردی کے دنون مین تو جناب ہم آپ وہان نہین رہسکتے

ع۔ اور وہان کے باشندے کیا کرتے ہین۔ انکو مجبوری ہی کیا کرین

چھٹن۔ سردی کے چار مہینے وہان بہت ہی کم آدمی رہجاتے ہین۔ صاحب لوگ بچے کھچے رہجاتے ہین اور بازار مین بھی اکا دکا آدمی نظر آتے ہین۔ معدودے چند۔ اکثر آدمی بریلی یا مراد آباد چلے جاتے ہین۔ اور اکثر آدمی منڈی مین ہلدوانی کے پاس۔

ع بھلا سردی نینی تال سے کس قدر فاصلے سے ہوتی ہی۔

چھٹن - سڑی خاص نینی تال مین جاکر شروع ہوتی ہو اور کچھ کچھ بیر گودام سے نینی تال کی سڑی ان دنون مین بڑی خوشگوار ہوتی ہو -

ع - بھلا اپنے گھوڑے لیتے چلین یا نہین -

چھٹن - واہی ہو - گاڑیان وہان کہان چل سکتی ہین -

ع - پھر صاحب لوگ کاہے پر ہوا کھانے جاتے ہین -

چھٹن - پیادہ پا - یا گھوڑے پر یا پہاڑی یا بوجھ جاتے ہین پیدل چلنا وہان از بس نافع و مفید ہو اور سب آدھی ایک یا دو گھنٹے کے لیے ہوا کھانے جاتے ہین - جھیل کے گرد چکر لگانا بہت فائدہ بخشتا ہو -

ع - کیا جھیل بہت لمبی چوڑی ہو - ہو کوئی ٹیکیت رائے کے تالاب کے برابر -

چھٹن - ٹیکیت رائے کا تالاب آپ لیے پھرتے ہین یہ نہین کہتے کہ گومتی کے پاٹ سے چوگنا پاٹ ہو - ایک میل طول ہو اور پون میل عرض - اور گہری اسقدر ہو کہ تھاہ کہین ملتی ہی نہین - اس جھیل مین بھی پہاڑ ہین - ڈونگیون اور بجرون پر صاحب لوگ اور گورے لطف اٹھاتے ہین -

ع - کیون صاحب اور جو پیزانہ جانے وہ کیا کرے اسکی خرابی ہو -

چھٹن - یہ کیا بات ہو کہ بجرے پر ضرور ہی سوار ہو جیے -

ع - ہمنے سنا ہو کہ اگر کوئی شخص سوار ہو تو اسکو ہوا آتے ہنستے اور بناتے ہین اور کہتے ہین چوریان پہنو یہ بڑی خرابی ہو -

چھٹن - معقول - آپ جو سنتے ہین سب سے نرالی -

ع - بھئی یہی لوگ آن آن کے کہتے ہین مجھے کیا معلوم -

چھٹن - عجب بیوقوف واہی آدمی ہو بھئی کسی کی کیا پڑی ہو کہ خواہ مخواہ آپ کو مجبور کرے کہ ضرور کشتی پر سوار ہی ہو جیے

ع - خیر پوچھنے مین کیا عیب یا گناہ ہو -

چھٹن - آپ کسی کی ایک نہ سنین اور چپ چپاتے چلے چلین بس - ع

ور جیون دیوانہ راہوئے بس است

ع - بھلا وہان قیام کی کیا صورت ہوگی - ہوٹل مین -

چھٹن - ایک دوست کی کوٹھی مین رہنے کے عوض ہین -

ع - اچھا بھلا جاسی کو بھی ساتھ لیتے چلین تو کیا ہرج ہو اسمین

چھٹن - جناب آپ تمام چوکر کو ساتھ لے چلین اختیار ہو -

ع - ضرور لے چلینگے - دو گھڑی دل لگی ہی رہیگی - اچھا معشوق ہو -

چھٹن - اسوقت مزے مین ہین حضور - نینی تال کے نام کا اثر ہو بھائی صاحب -

ع - چلو دیکھ آئین کو نینی تال بھی چلکے - انشاء اللہ -

نواب قمر کاب اور مصاحبین بندہ شیخ وحاضر جواب ہین ایک روز سفر کمسار اور نظارۂ آبشار کی نسبت باہم دلچسپ گفتگو ہو رہی تھی اور چونکہ حاضرین جلسہ کو خوشامد و چاپلوسی مین طاق اور لگاؤ نہ آفاق تھے بخوبی معلوم ہو گیا تھا نواب چھٹن صاحب محمد عسکری کے شفیق دلی اور دوست قلبی سفر نینی تال کے از بس شائق اور محمد عسکری کے نفس ناطقہ ہین لہذا سب نے سفر کوہستان کی تعریف کرنی شروع کی تاکہ آقائے نامدار کے لیے جگہ ہو اور چھٹن صاحب کے میلان طبع کے خلاف کوئی بات ظہور پذیر نہو - ان سبکو خوف تھا کہ اگر چھٹن صاحب بگڑ بیٹھے تو دم کے دم مین نکلوا دینگے - ممن جمیع سب صاحبون مین پرلے سرے کا کاہیان تھا اور جسنے پہلے پہل سفر کوہی مین خیمہ زنی کی تھی وہ بھی ہان مین ہان ملانے لگا - اب اس صحبت مین کون متنفس ایسا نہ تھا جو پہاڑ کے سفر کو برا کہے یا اسپر حرف دے جاسکے سب نے اس سفر کے لیے بڑی تیاری کی تاکہ دھوم سے

سے جو انکی شان کے شایان ہو سفر کرین ایک انگریزی کوٹھی مین جاکر
گرم کپڑے خریدے اور اعلیٰ درجے کے تشینے کے کوٹ پتلون اونی
سوداگر کی مال کی خریداری اور لباس گرم کی تیاری مین مبتلا ہوئے
مصاحبون نے خوب مال چیرا اور رہا تھ گرمائے رئیس ممدوح نے
تعرف بنظر اظہار امارت و ریاست اسقدر کپڑا خرید اجسمین سے
دسوان حصہ تمام عمر کے لیے کافی تھا حالانکہ انکے پاس ظل اور زرلفت
اور کمخواب اور بانات اور مخمل و کشمیر سے اونچے کا اسقدر کپڑا
تھا کہ پشتہا پشت کے لیے کفایت کرتا کوٹھے کے کوٹھے بھرے
پڑے تھے خدا کے فضل سے کسی شی کی کمی نہ تھی —

ہمہ اسباب شاہی حاصل او
نماندہ آرزوئے در دل او

لیکن جب دولت پاس ہوتی ہی تو انسان کو بلند پروازی کی
ضرور سوجھتی ہی اور پھر ہندوستان کے رؤسا کثرت فرد ستد مین
ہوچ کی خواہ مخواہ ایسا ہی چاہین مصاحبون اور رفیقون اور ہم راہیون
کے لیے بھی گرم لباس جی کھول کے بنوایا تاکہ مصاحب تکلیف نہ پائین
اور خود بھی مثل رؤسائے نامدار کے معلوم ہون تاکہ لوگ دلون مین
سوچین کہ جبکے مصاحب اس ٹھسے سے رہتے ہین وہ خود کیسا صاحب
ثروت ہوگا — سوچے کہ وہان بغیر جاڑے پہنے رہنا محال ہی
لہذا موجودہ سامان کے علاوہ ایک ہزار کے برتن بقرابی اور لالٹین
اور گنگا جمنی اور بنوائے حالانکہ موجودہ سامان بھی ازبس
کفایتی بلکہ ضرورت سے زیادہ تھا — مگر روپے کے چونچلے ہین

زر دار سبھی ناز اٹھاتے ہین بے زر کا خدا حافظ

بعض انمین مصاحبون نے صلاح دی کہ حضور ڈھال اور تلوار
کے سچے کوئلے ضرور لیتے چلیے گا — اول تو حضور کو تلوار کے مزہ
نہ دیگا — اور نہ قبضے کے ہلوگون سے رہا نہین جاتا ہم تو خیر
ہیں ہی تاہم یہ لینگے مگر سرکار کو سخت تکلیف ہوگی اور حضور
شاہی گھرانے کے خود ہی کوئی چار سن کہ کوئلے کافی ہونگے اور پھر جاڑے
یہ بھی کوئلون کی ضرورت ہوگی — وہان کی آگ بالکل ٹھنڈی
ہوتی ہی — اور زرا مین ٹھہرتی ادھر آگ جلائی اور چلم پر رکھی اور
اُدھر کل — بھلا کھانا کیا پکیگا — اور چاہ کیونکر تیار ہوگی اس سے
بہتر یہی ہی کہ کیل کانٹے سے درست ہرمین سب چیزین لیجیے
کل سامان درست کوئی ایسا ویسا آدمی ہو تو خیر مگر حضور جیسے
شہزادون کو تو ضرور اعلیٰ درجے کے سامان کے ساتھ جانا چاہیے
تاکہ کسی امر کی تکلیف نہونے پائے اور ایک بات اور بھی غور طلب
ہی خداوند — وہ یہ کہ والا علم وہان حضور کے قابل میز کرسی ڈنگی
شیشہ آلات ملینگا یا نہین اگر نہ ملے تو یہان سے لیتے چلین تو بہتر
حضور کے ہان خود کرسیان ایک سے ایک عمدہ اور اعلیٰ موجود ہین
ایسی کرسیان یہان شہر مین کہان ملینگی کہ وہان پہاڑ پر وہ
حضور وہ دو آئینے جو حضور پرسون بہرامجی کے ہان سے خریدے
لائے ہین وہ تو ضرور لیتے چلیے گا شہزادہ مرزا فرخ بخت فرماتے تھے
کہ ایسے اے بادشاہ کے ہان اور کسی کے ہان شاہی کے زمانے مین بھی نہ
تھے جس کوٹھی مین حضور فروکش ہونگے اس کی ان آئینون
سے رونق ہو جائے گی — اور صاحب لوگ جو حضور
سے ملنے کو آئینگے دیکھکر لوٹ جائینگے کہ ہان لکھنؤ کے
کوئی رئیس اعظم آئے ہین — ایک مصاحب نے صلاح
کہ سرکار لچھمی تحسنی کو ضرور لیتے چلین — وہان کبھی کسی نے
ہاتھی کی صورت کاہے کو دیکھی ہوگی جس وقت حضور
سوار ہوکر نکلین گے اور گنگا جمنی ہودج چمکیگا وہ شان
نظر آئیگی کہ سبحان اللہ سبحان اللہ ہووے کی
ایک نیلی خبر اشکستہ بحر ہی سرکار اسکو درست کرا لیجیے
بس جگمگانے لگے — وہ رونق دے کہ جو دیکھے عش عش
کر جائے اور جو الیان ملک مین سے کوئی وہان آیا ہو
تو اسکی بھی انگلیان اٹھین کہ یہ کوئی بڑے شہزادہ گرون ملا
آئے ہوے ہین کہ ہاتھی ساتھ ہی اور ہزار ہا کی تیاری کا ہودا ہی

اور وہ کمخواب والی جھول بھی لیتے چلیے گا کہ اور بھی فوق البھڑک ہو جائے اور ایک نقیب ساتھ ہو اور آگے ڈنکا بجتا ہو۔

راوی۔ نواب صاحب کے نکلوانے کی اچھی فکر کی ادھر ڈنکے پر چوب ہوا ادھر پولیس والے ڈنکے والے کو تلاش مین بھیجدین ہے

ممن۔ حضور ہماری صلاح تو ڈنکے کی نہین ہے۔

اختر۔ کیون ہرج کیا ہے۔ شان ریاست ہے یہ بھی۔

ممن۔ انگریزیت کے خلاف ہے ہماری رائے نہین ہے

اختر۔ اچھا جانے دو۔ ہاتھی کے گلے مین گھنٹا ضرور ہو۔

ممن۔ یہ مانا۔ گھنٹا ٹھن کی صدا دور سے اطلاع دیدے

مرزا۔ حضور اگر فرمائین تو غلام بھی کچھ عرض کرے۔

ع۔ بسم اللہ بسم اللہ۔ فرمائیے معقول صلاح خیر ویچیگا خاکسار

مرزا۔ حضور نوبت خانہ ضرور ہو۔ بڑی شان ہو جائے

اختر۔ ہان خوب ہی بات فرمائی ہے۔ واللہ ہمین بھی اتفاق ہے۔

مرزا۔ اجی تو وہ وہ باتین عرض کرون کہ پھڑک جائیے

ممن۔ کیا شک ہے۔ زمانہ دیکھا ہے۔ تجربہ حاصل کیا ہے

اختر۔ اور پھر تمام عمر سلطانی ڈیوڑھیون پر رہے ہین۔

مرزا۔ بے اسکے تجربہ معلوم۔ مرزا ولی عہد بہادر کی شادی کا سامان غلام ہی کے ہاتھون ہوا ہے۔ لاکھون روپے انھین ہاتھون سے خرچے ہین۔ وہ کون سامان ہے جو ہم نہین کر سکتے۔

اختر۔ اور اگر ہاتھی مراتب بھی ساتھ ہو تو کیا کہنا ہے۔

مرزا۔ بھئی کیا بات کہی ہے۔ واللہ جی خوش ہو گیا اس وقت۔ ہے سبحان اللہ۔

ع۔ ایسا کہو لوگ خواہ مخواہ کو نہین ہمکو اور مغت کی جگت ہنسائی۔ ہو۔ ہمارے مزاج مین اظہار تحسین نہین ہے

اوبار کا کھٹکا حشم و جاہ مین ہے — بھاگو بھاگو کہ خوابگاہ مین ہے

جاگو جاگو یہ خواب غفلت کیسا — دیکھو دیکھو اجل کمینگاہ مین ہے۔

اتنے مین مرزا صاحب اٹھ کے باہر گئے اور دربان سے اپنے ہمراہ ایک صاحب کو لائے اور کہا سرکار یہ بڑے کمال کے لوگ ہین۔ وہ صاحب آداب بجا لائے اور باادب بیٹھے نواب صاحب نے نام دریافت کیا تو مرزا صاحب نے کہا۔ حضور یہ مولوی کمال الدین صاحب ہین۔ نواب صاحب نے مسکرا کر کہا اسم بامسمی ہین۔ مرزا صاحب نے عرض کیا حضور یہ چھوٹے حافظ بھی کہلاتے ہین کیونکہ دیوان حافظ حفظ ہے اور بالکل ایرانیون کی قطع سے حرفون کو ادا کرتے ہین۔ حکم ہوا کچھ فرمائیے۔

حافظ۔ حضور ترجیع بند نعتیہ کے کچھ بند حضور کو سناتا ہون۔ ؎

بجسم خلق زان دم کہ جان مے بخشد خدا	کسیکہ منظر دلکش بود ندید خدا
بجسم گوہر پاک تو چون رسید خدا	چنان ز صنعتش از جا بخود مرید خدا
بصورت تو نگارے نہ آفرید خدا	
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا	

چھٹن۔ نور کا گلابیا ہے۔ ۶

اہو وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

جس قدر آپ کی تعریف سنی تھی اس سے کہین زیادہ پایا نہایت ہی خوش گلو۔

کمال۔ (استادہ ہو کر) مجرا عرض کرتا ہون خداوند نعمت حضور اور نوابصاحب کی قدر افزائی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم خدا حضور کو سلامت رکھے

گلے خوشبوے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بوے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ممن۔ مین تو سمجھا تھا حضور ساری گلستان پڑھ جائینگے مگر بڑی حیرت ہوئی کہ حضور خاموش ہو رہے۔

راوی ۔اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا اور محمد عسکری بھی زیر لب مسکرائے۔

کمال ۔(برافروختہ ہوکر) مٹی ہنست کہ کمر اپنی کی ہنستا ہی کہ کھا کر

ممن ۔این ایا وحشت ایہ حضور نے کیا وحشت کی لی۔ آدمی مین حواس ہی حواس تو ہوتے ہین۔

ع ۔یہ کون زبان بولی بھئی۔

ممن حضور یہ دیوناگری کی زبان ہی۔ ہان میان کمال الدین ذرا پھر

کمال ۔لاحول ولاقوۃ۔

ممن ۔اب کہین بھاگ نہ جائیے گا۔

کمال ۔ بندہ رخصت ہوتا ہی۔

اختر ۔این الاحول پڑھتے ہی روانہ باشد۔ اے حضرت کہین ہنسوا ئیگا۔ ابھی تو آپ کو نینی تال چلنا ہی۔ پہاڑ پر بے آپ کے لطف نہ آئے گا والعہد۔

بیان کملو عرف میان چملو

حافظ کمال الدین صاحب نے اپنی خوش بیانی اور خوش آوازی سے نواب صاحب کے دل مین جگہ کرلی مگر مصاحبین قدیم و رفقاے دیرینہ کو یہ امر ناگوار گذرا کہ ایک غیر شخص آکے نواب صاحب کے دربار مین رنگ جمائے اور ہمارا رنگ پھیکا پڑجائے اتفاق سے ایک روز نواب صاحب نے کمال الدین سے کہا کہ چلیے ہم آپ کو پہاڑ کی سیر کرالائین آپ اس قابل ہین کہ روساء کے ہمراہ رہیے آپ سے دلبستگی رہیگی۔ ممن اور بھی جل مرا کہا جی ہان ضرور چلیے آپ تو اس لائق ہین کہ تنقل مخفل بنائے جائیے۔ کملو نے جھلا کے کہا (مین ایسے بچوڑون کے منہ نہین لگتا۔ مین شریف ہون) ممن ہنسا دبے دانتون جواب دیا حضور صحیح عرض کرتا ہون ۔ بچوڑون کی یہ خاص علامت ہی کہ بار بار پاجون کی ہجو کرینگے اور بار بار کہینگے ہم شریف ہین ایک نیٹو ڈاکٹر صاحب ہین قوم کے نائی وہ بات بات پر کہتے ہین (مین شریف ہون) اور مجھے پاجی کی صورت سے نفرت ہی اور اصل مین پاجی تو ہی ہی۔ اسیطرح آپ بھی فرماتے ہین۔ کہ مین شریف ہون۔ نواب صاحب کی تو دلی خواہش تھی کہ کمال الدین کو ہمیشہ کے لیے نوکر رکھ لین۔ اور کھانا کھانے کے وقت انسے حافظ کی غزلین اور حملۂ حیدری اور ترجیع بند نعتیہ سنا کرین۔ تھوڑی دیر کے بعد کمال الدین نے کہا حضور پھر غلام تیاری کرے۔ نواب صاحب نے اصرار کیا کہ ضرور چلیے۔ اسپر ممن کو اور بھی شاق گذرا۔ اور علیحدہ جاکر دو چار مصاحب باہم مسکوٹ کرنے لگے اسکے نکلوانے کی فکر کرنی چاہیے۔

دوسرے روز میان کمال الدین جنکو مصاحب حسد کے سبب سے کملو اور جملو کہا کرتے تھے پھر تشریف لائے اور آتے ہی نواب صاحب پر رنگ جانے لگے کہ حضور حیدر آباد کے وزیر اعظم بہادر نے مجھے دو سو روپے ماہوار طلب کیا تھا مگر وطن چھوڑ کر جانے کو جی نہ چاہا۔ سوچا کہ جب آپ رئیسون کے بدولت کھانے کو مل رہتا ہی تو کیون ادھر اُدھر مارا مارا پھرون خدا واسطے کو۔ بس ایک روز مین نے ملاقات کی۔ ایک نواب صاحب نے تقریب کردی اور کہا یہ بہت بڑے رئیس کے صاحبزادے ہین انکے باپ کے ہان ہاتھی دروازے پر بندھا تھا اور پچاس خاصہ دار ساتھ نکلتے تھے اور سامنے نقیب بولتا تھا۔ یہ وہ بیہ تھا مین نے عرض کیا۔

آدمی را بہ چشم حال نگر	از خیال پری وری بگذر

پھر چلتے وقت ایکہزار روپیہ نقد دیا اور ایک دوشالا اور ایک رومال اور ایک پیش قبض اور ایک قلمدان ساخت کشمیر اور کہا جب آپکا جی چاہے آپ حیدر آباد چلے آیئے۔ آپ کا گھر ہی عرض کیا غلام حاضر ہی۔ اور یہان بھی حضور ہی کے بدولت بسر کرتا ہون

حضور کا جیسا نام سُنا ویسا ہی پایا

ع۔ وہ بڑے رتبے کے لوگ تھے صاحب۔ بڑے آدمی۔

حافظ۔ اور حضور ذرا چھوٹے نہیں گیا تھا بڑے حلیم الطبع

ع۔ اور نکسر مزاج سلیم الطبع مجھے جناب کہتے تھے

حافظ۔ حضور سے ملاقات ہوئی تھی؟ حضور تو خود رئیس اعظم ہین جناب کہا تو کہا مجھے حضور کی لفظ سے یاد کرتے تھے۔

ممن۔ (آپ گئے تھے) جھوٹے کی ایسی تیسی کہو بیش باد۔

حافظ۔ تم کیا جانو تم چھوٹے آدمی ہو چھوٹی اسکے لوگ۔

ممن۔ اور آپ شاہ ایران کے پوتے ہین۔ چوتا تھا بھی چلا ہو رئیس کا وہ بنکے۔ انکو نواب سالار جنگ حضور کہتے تھے۔ تم ایسے مگر گدون کا وہان تک گذر بھی تھا کبھی۔ جو ر اُٹھائی گیرا انکے باپ کے دروازے پر ہاتھی جھومتا تھا۔

اختر۔ کیا عجب ہو۔ چرکٹون مین نوکر ہونگے۔

مرزا۔ جی نہین یہ اپنی اصطلاح مین گدھے کو ہاتھی کہتے ہین انکے باپ گدھون کے لال تھے۔ کسٹم مین تحریر کیا کرتے تھے

ممن۔ اور نواب سالار جنگ سے بڑا یارانہ تھا۔

اختر۔ انکے سائیسون چرکٹون سے ہو تو ہو۔

ممن۔ اور کیا ریاست کی لیتے ہین۔ ؎

آدمی را بچشم حال نگر	از خیال پری و دی بگذر

کوئی جانے انکے باپ ہی عالمگیر کے وقت مین دکھن کے صوبہ دار تھے

حافظ۔ جی نہین آپکے باپ صوبہ مار تھے چلے وہان سے

ممن۔ ہم ٹینگ کی بھی تو نہین لیتے کہ بدرم سلطان بود

ع۔ کیا عجب ہے بھی۔ انکے باپ شاید رئیس ہی ہون۔

ممن۔ خداوند تیسم بتیسے جو انکو معلوم بھی ہو کہ انکے باپ کون تھے کون نہین تھے کبھی انکا نام سنیچ ضامن بتلاتے ہین کبھی میر ممن

اختر۔ (قہقہہ لگاکر) چہ خوش آپ ہی کا نام دسند آیا۔

ممن۔ آپ مجھکو ناحق کاسون مین گھسیٹتے ہین۔ مین چرکٹون کا باپ نہین بنتا کسی اور کا نام لو۔

ع۔ آپکا مکان کس محلے مین ہے میان کمال الدین صاحب

ممن۔ حضور مجھ سے سنین۔ چک منڈی مین رہتے ہین۔

ع۔ کیا وہان چقین بکتی ہین۔ کیون کمال الدین۔

ممن۔ سرکار وہان انکے بھائی بند چکوے رہتے ہین۔

اختر۔ ہان حضور۔ ایکہزار چھری بند بھائی ہین یہ۔

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور دیر تک حاضرین جلسہ ہنستے ہنستے لوٹنے لگے۔

ممن۔ اس وقت تو سب لوٹن کبوتر بنے ہوے ہین۔

اختر۔ اور میان کمال الدین فرقہ بند معلوم ہوتے ہین۔

ع۔ یہ کیا ہے کہ آپ ہی پر بوچھار ہو رہی ہے چوطرفہ سے

ممن۔ حضور انکو سیدھا نہ سمجھین۔ یہ بڑے دور ہین۔ جسقدر زمین کے اوپر ہین اسیقدر زمین کے اندر بھی دھنسے ہوے ہین۔ انکے کاٹے کا منتر ہی نہین۔ سات تک نہ آئے۔ پانی تک نہ مانگے۔ یہ وہ ذات شریف کا ایمان آدمی ہین جی۔

حافظ۔ تو آپ میرے بڑے خیر خواہ معلوم ہوتے ہین۔

ممن۔ ہم تو خدا لگتی کہتے ہین لگی لپٹی نہین آتی ہمین۔

حافظ۔ جی ہمین کیا فرق ہے ایسے ہی بڑے کھرے ہیں آپ

ممن۔ اب آپ کا مقابلہ تو مین کر نہین سکتا۔ آپکو تو بڑی بڑی ریاستون کے وزیر اعظم کہتے ہین۔ یہ درجہ مجھ فقیر کو بھلا کہان حاصل ہو سکتا ہے

حافظ۔ ایک زمانہ گواہ ہے کہ اسیطرح گفتگو کی تھی۔

ممن۔ سچے مرگے جھوٹون کو ایکدن بخار نکٹ آیا سچ ہے جھوٹے کا آگے سچا رہے۔ سچ کا تو زمانہ ہی نہین۔ خدا کی قسم وہ اس قرتے کے لوگ ہین کہ انکی ڈبو ڈھی پر اگر تم ایسے جاؤ تو واللہ دیکھکے مار کے نکلوا دین اور ڈبو ڈھی تک تم ایسون کی رسائی کہان

ہانکتے ہین آندھی روگ ہو۔

مرزا بعض حضرات کا یہ قاعدہ ہو کہ جب ذکر کرینگے اپنے باپ کا ہمایون بادشاہ کا وزیر ہی بتائینگے شاہجہان سے شجرہ ملائینگے

ممن ۔ اور چاہے آباجان عمر بھر گھی ہی بیچا کیے ہون۔

اختر ۔ اور یہ مصرع کسی اُستاد کا سُنا نہین ۔ ع

کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

ممن ۔ خدا کی قسم جسوقت اُس شخص نے اتنے بڑے وزیر اعظم کا نام لیا تو جناب میری آنکھون مین خون اُتر آیا۔

حافظ ۔ جی ہان آپ تو ایسے ہی بڑے وہ ہین نا۔

ممن ۔ (تھوک کر) الگ ہٹ کے بیٹھو۔ بو آتی ہے مُنھ سے تمھارے لاحول ولا قوۃ۔

اختر ۔ والدہ بھائی مین کہتے ہی کہ تھا کہ یہ شخص گندہ دہن ہے

مرزا ۔ مجھے تو پیشتر سے معلوم تھا یہ بھی ایک بہت بڑا فراڈ ہے

راوی ۔ نواب صاحب کے بھی دل مین یہ بات جمگئی اور میان کمال الدین نظرون سے گر گئے وہ فقرہ چست کیا کہ جا جا یار رنگ کھا ڑ دیا فقرہ اسے کہتے ہین کمال الدین اسکو اتنی تک دل لگی ہی سمجھے ہوے تھے اور یہ خبر ہی نہین تھی کہ یار لوگون کا دانو چل گیا۔ مار اچار دن شانے چت کیمن کا نہین رکھا۔ ممن نے فقرہ چست کیا اختر نے گواہی دی۔ مرزا نے تائید کی جھوٹی بات سچی ہو گئی۔ اب باہم ان تینون مین اشارہ بازی ہونے لگی ممن نے مسکرا کر مرزا کی طرف آنکھ ماری۔ مرزا نے اختر کے چٹکی لی تینون دل مین خوش کہ مار لیا بالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔

ممن ۔ قطع شریف تو دیکھیے۔ جیسے مگر مچھ۔

اختر ۔ (قہقہہ لگا کر) بھئی خدا گواہ کیا پھبتی کہی ہے۔

مرزا ۔ چھا گئی۔ مگر مچھ کی ایک ہی کہی ہے والدہ۔

ع ۔ اسپر ہمارا بھی صاد ہے میان ممن ۔ اچھی ہوئی۔

ممن ۔ (آداب عرض کرکے) اے خداوند کوئی جامنہ ہے موتیا ہے یہ پھبتی نہ ہے ہین ۔ جو پھبتی کیے اسپر چھا جائے گھی والے کی کتنی ہوئی۔

ع ۔ میان کمال الدین تم جواب کیون نہین دیتے ہو یہ کیا تم بھی جواب دو۔

حافظ ۔ خداوند ان بدمعاش پاجیون کے مُنھ کون لگے

ممن ۔ دیکھیے سرکار جو اسکے مُنھ مین آتا ہے وہی تباہی بکتا ہے اور ہم حضور کا لحاظ کرتے ہین ۔ اچھا چلا باہر تو چلو دیکھو تو کتنے گدے دیتا ہون۔

اختر ۔ بیٹے کے برابر تو قد ہوا نکا۔

ممن ۔ اجی مینی مرغا کہو۔ ع

کہ مرغ مینی کا بچہ تھٹکنے سی اڑا	حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

مرزا ۔ اب تو بیڈ مقطع بھی میان ہونے لگین بھائی کملو۔

ع ۔ آپ کا اصلی اسم شریف کیا ہے کیون جناب مولوی صاحب۔ مارچ ۱۹۱۱

حافظ ۔ حضور بندے کو شیخ حاجی حافظ کمال الدین کمال کہتے ہین کملو کوئی اور ہوتے ہین۔

ممن ۔ خداوند ذری انسے انکے آبا کا نام تو دریافت کیجیے حضور

ع ۔ آپکے پدر بزرگوار کا اسم شریف میان کمال صاحب؟

حافظ ۔ خداوند یہ لوگ تو ہین بدمعاش پرلے سرے کے

ممن ۔ بس اب حضور خود ہی سمجھ جائین ناگفتہ بہ۔

ع ۔ بھئی کچھ دال مین کالا کالا نظر آتا ہے۔

نواب صاحب کے صاحب بیچارے کمال الدین کی بنا بنے تھے اور رئیس موصوف ممن اور اختر کی باتین سُن سُن کر مسکرا رہے تھے کہ ایک شخص سوارون کی قطع بنائے ہوے آیا آداب بجا لایا اور ادب کے ساتھ بیٹھا۔ ممن نے کہا آپ کسکی تلاش مین آئے ہین تو اُسنے یون جواب دیا عرض کرون حضرت بندہ غریب الوطن

نہ یکلخت ہندوستان کا رہنے والا ہو۔ ایک رئیس نامدار گردون مدار کی سرکار ابد قرار مین منصب ارجمندی پر مامور ہو۔ بیس بڑی بڑی توپ اضعیف تے ہین اور شہسواری کے فن مین غلام کے شاگرد بھی ہین۔ لوگو کی مشق کرتے اور صاحب لوگون کے ساتھ اس پھرتی اور صفائی سے چوگان کی بازی جیتتے ہین کہ مین کیا عرض کروں غلام نے انکو نبوٹ بھی سکھائی ہو۔ بانکپن مین بھی طاق اور برق ہین کوئی تن سپاہ گری ایسا نہین جو وہ نہ جانتے ہون اور بڑے شوقین رئیس ہین۔ گھوڑدوڑ کا بڑا شوق ہو۔ اس وقت کم سے کم کوئی ستر گھوڑے اُنکے پاس ہونگے ہندوستان مین چاہے جہانگھوڑدوڑ ہو اُنکے گھوڑے ضرور جائینگے۔

ممن نے دریافت کیا کہ آپ اس شہر مین کس غرض سے وارد ہوے ہین۔ کہا ہمارے رئیس نے ہمین ایک شخص کی تلاش مین بھیجا ہو۔ وہ ہماری سرکار مین نوکر تھا اب وہان سے بھاگ آیا ہو اور غلام نے سرکار سے کہدیا تھا کہ حضور اصل سے خطا نہین کہ اصل سے وفا نہین۔ رئیس آدمی نہ نانا آخر کو وہی نتیجہ نکلا۔ ایک شغلجی کے لڑکے کو ہماری سرکار نے لکھنا پڑھنا سکھایا جب لکھ پڑھ چکا تو خواہش ہوئی کہ اسکو دفتر مین کوئی اچھی جگہ دین مگر منشی لوگ اسپر بھڑکے کہ شغلجی والا نوکر ہمارے برابر کیسے آخر کار سرکار کا مصاحب ہوا۔ ایک روز سرکار نے کسی تقریب مین روشنی کرائی اور روشنی کا انتظام اسکے سپرد کیا۔ اُسنے کوئی چودہ من تیل چرا لیا۔ لوگون نے سرکار کو اطلاع کی۔ جرم ثابت ہو گیا۔ قریب تھا کہ سزا پائے مگر اُسکو پہلے ہی سے خبر ہو گئی اور وہان سے روپوش ہو گیا۔ اُسکا حلیہ میرے پاس ہو ممن نے کہا کس قطع کا آدمی ہو۔ ذرا حلیہ ہمکو بھی سنائیے شاید ہم ہی گرفتار کرلین۔ اُس نے کہا۔ گندم رنگ۔ تنگ پیشانی ہو نٹھ موٹے موٹے بال کھچڑی۔ موچھین نتھی ہوئین۔ ڈاڑھی گل مچھے بال لمبے لمبے ماتھے پر ایک زخم کا نشان ہو اور جب گفتگو کرے گا ہچو من دیگرے نیست اور پدرم سلطان بود۔ اپنے شغلجی باپ کو کسی ریاست کا دیوان اور ہفت ہزاری ہی بتائے گا۔ اور بابر و ہمایون ہی سے شجرہ ملائیگا۔

یہ تقریر سنکر سب کے سب کمال الدین کی طرف دیکھنے لگے اور سب کو یقین ہو گیا کہ یہ کمال الدین ہی کا ذکر ہو۔ نواب صاحب نے اُس مجرم مفرور کا نام دریافت کیا تو اُس نے کہا حضور جملہ شغلجی اُس کے باپ کا نام ہو اور کملو اُس شخص کا نام گمنام ہو ان اب کمال الدین نام رکھا ہو اور حافظ شیراز کی غزلین ایرانی لہجے مین بہت عمدگی سے گاتا پھرتا ہو۔

یہ پھر کہتا ہوا فقرہ سنکر کل حاضرین جلسہ پھڑک اُٹھے محمد عسکری نے کہا اللہ اکبر کہا گہرا چکمہ دیا ہو مین خود اسوقت دھوکے مین آگیا۔

ممن ۔ حضور استادون کے چکمے ہین اور چھوٹے ہین۔

اختر ۔ واللہ مین سمجھتا تھا کہ یہ روایت بالکل صحیح ہو۔

مرزا ۔ آپ پر کیا فرض ہو مین بھی علی ہذا القیاس شہسوار۔ تو حضور وہ ملزم ہمکو بلجاے اسی وقت۔

ع ۔ میان کمال الدین یہ کیا ماجرا ہو۔ کچھ کہو تو سہی۔

حافظ ۔ خداوندیہ ممن اصل مین کسی شغلجی کا لونڈا ہو اور در اصل کم اصل ہو یہ پلید۔

ممن ۔ لے ذری چونچ سنبھالے ہوے۔ بس کہدیا۔

مرزا ۔ واہ وا۔ ممن نے کیا بھس ملایا ہو صاحب خدا کے واسطے۔

ممن ۔ آخر مین نے کیا قصور کیا جناب مجھسے واسطہ کیا

حافظ ۔ میان ممن یہ سب تمہارا ہی فساد ہو مین سمجھا ہوا ہون

تیرا ہی تو ہی فساد مردار | داماد کو گل دیا مجھے خار

شہسوار۔ حضور یہ زمانے کا انقلاب ملاحظہ فرمائیے کہ مشعلچون کے لڑکے اور فارسی پڑھیں مگر وہ لاکھ پڑھ جائین رہین گے موچی کے موچی۔ پڑھین فارسی اور بیچین تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل۔

ممن۔ میان کمال الدین صاحب اسوقت کتنا دن ہوگا۔

راوی۔ اس سوال سے سب کے سب زور سے کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ مگر میان کمال الدین کی سمجھ مین بات نہ آئی۔

حافظ۔ اسمین کون ہنسی کی بات تھی۔

ع۔ آپ اسقدر بھی نہین سمجھتے۔ کہان رہے ہو۔

شہسوار۔ خداوند شعلچی کا لونڈا آخر کہانتک سمجھ سکے۔

ع۔ انھون نے کہا نہ تھا کہ پڑھین فارسی اور بیچین تیل۔ تیلی سے جب پوچھ گیے ارے تیلی دن کتنا ہوگا تو بہت ہی برا مانگا اسکو وہ بدشگونی سمجھتے ہین۔

مصاحبون پر عتاب

نواب محمد عسکری صاحب کو صحبت یافتہ اور تجربہ کار فہمیدہ ہوشیار تھے مگر لکھنؤ کے فقرہ بازون اور خصوصاً اُنکے مصاحبون نے انکو اسقدر چکمے دیے تھے کہ اب سچی بات اور امر واقعی کی صحت اور تسلیم کرنے مین انکو تامل ہوتا تھا جو بات انھون نے اپنے مصاحبون کی زبان سے سُنی اُسکو یہ فوراً لغو اور مہمل اور پایۂ اعتبار سے خارج سمجھے۔ ایک روز نواب صاحب نے بیگم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر آہ سرد بھر کر کہا اسمین سخت افسوس ہی کہ ہم اپنے رفقا کے ساتھ اسقدر لطف و اخلاق اور جود و کرم سے پیش آتے ہین مگر باینہمہ وہ کمبخت اسی پر تلے رہتے ہین کہ ہمکو چکمے دین اور فقرہ بازی کرکے کچھ لے مرین۔ اور ایک صحبت کہتے ہین تو ننانوے نقد اُن لوگون نے پہلے ہمسے کہا تھا کہ نینی تال بڑا برا مقام ہی۔ آب و ہوا عجیب ہی عوارض کا گھر ہی۔ پہاڑ برابر پھٹا کرتے ہین مین نے جو یہ وحشت خیز بین سُنین تو ڈر گیا کہ مفت مین بیٹھے بٹھائے اپنی جان کو مرض خطر مین ڈالنا کونسی دانائی کی بات ہی۔ جائین حفظ نفس ہی طبع سیر دل لگی کے لیے اور وہان پہاڑ کے نیچے دب مرین یا گھنگھے کی بیماری ہوجاے یا کوئی عارضہ لاحق حال ہو مگر اب وہی سب کہتے ہین کہ نینی تال کی آب و ہوا ایسی ہی کہ ہندوستان مین کشمیر کے سوا اور کوئی مقام اسکا نقطہ مقابل نہین ہی۔ اور جو بیمار وہان جاتے ہین وہ چنگے ہوکے آتے ہین اب یہ شائقین دیتے ہین کہ فلان شخص تپ کہنہ کے عارضہ مین اسقدر ضعیف اور لاغر ہوگیا تھا کہ زیست کی امید باقی نہین رہی تھی نینی تال جانے کی ڈاکٹرون نے صلاح دی پندرہ دن مین ڈٹ پلنے لگا۔ اور ایک آدمی مختلف عوارض مین مبتلا ہوگیا تھا صرف ایک ہفتے مین نینی تال کی آب و ہوا نے یہ رنگ اثر جمایا کہ کل عارضے رفوچکر ہوگئے گویا تمام عمر کبھی علیل ہی نہین ہوا تھا۔ اور پہلے کہا کرتے تھے کہ دو سو آدمی پہاڑ کے تلے دب کے مرگئے اور ایک کپتان صاحب کا پاؤ بھر کا تودہ کھوپڑی مین گر پڑے اور ہڈی پسلی تک چور چور ہوگئی کنستی الٹ گئی چار آدمی ڈوب گئے۔ نواب ہمکو آئی اس بات کا یقین ہی نہ اس بات کا۔ مگر چھٹن صاحب نے ہمسے کہا کہ زبردستی لے چلینگے وہ ہماری جیتی پاکی نہین مانتے اور کہتے ہین کہ نینی تال کا قیام بڑی خوش قسمتی کی بات ہی اور بڑے خوش طالعون کو نصیب ہوتا ہی اور صاحب لوگ گرمی بھر اور برسات بھر وہان ہی قیام کرتے ہین۔ اور چھوٹے لاٹ صاحب مع دفتر اور اہل و فقر کے سات آٹھ مہینے تک رہتے ہین۔ اگر خطرے کا مقام ہوتا تو ممکن تھا کہ ایسے ایسے جلیل القدر حاکم لوگ جنکی حکومت ہی وہان رہتے بلکہ

اِدھر مُڑ کے بھی نہ کرتے ہم اب اس شش و پنج مین ہین کہ کیا کرین کیا نا کرین ۔

وہ خاتون بڑی چہرہ قمر رخسار نواب نامدار کی اس لمبی چوڑی کہانی کو کان دھر کے سُنا کی جب یہ قصہ طول ختم ہوا تو بیگم صاحب مسکرائین اور کہا مجھے ہنسی آتی ہی کہ تم لوگون کے مزاج مین کسقدر کا ملون ہی ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہین سیکڑون پلٹے کھاتی ہی گھڑی مین ماشہ گھڑی مین تولہ کبھی کچھ کبھی کچھ اور اس سے بڑھ کے انسان مین عیب نہین ۔ اگر ایک بات کرتی ہی تو اللہ کا نام لیکے کر گذرے ہر چہ باداباد نہین کرتی ہی نصیحت بھی ۔ چلو قصہ ختم ہوا ۔

بات ہی جسقدر بڑھاؤ بڑھے	طول بھی ہی یہ مختصر بھی ہی

آخر تمھارے اتنے دوست ہین کسی کا بھی تمکو اعتبار ہی یا کوئی اعتبار کے قابل ہی نہین جسپر اعتبار ہو اُس سے دریافت کرلو ۔ چھٹی ہوئی چھٹن میاں صاحب بھی کیا مصاحبون کے سے چکر باز مین یا وہ بھی اس موے ممن کے بھائی ہین اُنکو تمسے جھوٹ بولنے کی کیا غرض تھی ۔ کیا مل جاتا میاں صاحب نگوڑے یا تو اس سبب سے پہاڑ کی مذمت کرتے ہین کہ اگر نواب صاحب گئے اور ہمکو ساتھ نہ لیگئے تو پندرہ بیس دن پلاؤ اور زردہ ۔ اور قورمہ اور کباب نہ ملیگا ۔ چانڈو اپنے پاس سے پینا پڑیگا دو گھڑی کی دل لگی جائیگی گلوریان اور دوسیر تمباکو کہان پائینگے اور با اسوجہ سے پہاڑ کی تعریف کرتے ہین کہ تمھارے ساتھ سفر کے مزے اُٹھائینگے اور سیر کرینگے ۔ بن کوٹری بن دام سفر کرآئینگے ۔ نون لگے نہ پھٹکری اور پھر رنگ چوکھا ۔ مگر تم اتنا بھی نہین سمجھتے کہ تمھا دوست کون ہی اور دشمن کون ہی دوست دشمن مین فرق نہین کرسکتے کیا سب ایک ہی سے تھوڑے ہوتے ہین ۔ آدمی آدمی انتر ۔ کوئی میرا کوئی کنکر ۔

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد	خدا پنج انگشت یکسان نکرد

مگر تم سب کو ایک ہی لکڑی ہانکتے ہو بہت دھان بائس نپسیری گلگلیے ۔ معلوم ہوتا ہی تمھارے ہان یہ جتنے نگر گھر ہین سبکے سب گرگے سادر جھوٹے بدمعاش ۔ زمانے بھر کے اُٹھائی گیرے جنکے قول کا اعتبار ۔ نہ فعل کا ۔ جب تم جانتے ہو کہ وہ ایسے ہین تو انکو منہ کیون لگاتے ہو ۔ وضعداری اور صحبت مین ایسے آدمی رکھو جو تمھارے خیرخواہ ہون نیک بات کی طرف تمھارا دل لگائین نہ کہ شہدے لچے ۔ لیکن تم سے کہے کون خفا اور کد کے پتلے ہو ۔ آج کیا جانے کدھر سے آفتاب نکلا ہی کہ تمکو اتنی سمجھ تو آئی ۔ تم آن موے لچون کو پہچاننے تو لگے ۔ مین پھولے نہین سماتی ہون شاید خدا اور زیادہ سمجھ دے ۔ اب انصاف کرو کہ مین نے کئی ہزار مرتبہ تمکو سمجھایا ہوگا مگر تمنے ایک نسنی آخر کو خیازہ اُٹھایا ہی اُٹھایا ۔ خیر اب بھی سوچو تو سویرا ہی ۔ یہ سب دسترخوان کے آشنا ہین کوئی تمھارا خیرخواہ نہین ہی جبتک روٹی ملے جاتی ہی اور چانڈو جبتک کے آشنا ہین ۔ اور سب کے سب چاہتے ہونگے کہ تمکو بھڑا دے کے اپنا مطلب نکالین ۔

نواب محمد عسکری کو بیگم صاحب کی تقریر بہت پسند آئی بہت محظوظ ہوے ۔ کہا بیگم واللہ باللہ تمھاری باتین اسوقت جادو کا کام کرگئین مین ان سب نمکحرامون کو ایک ایک کرکے نکالونگا یہ میرے بدخواہ ہین انسے امید بہبود رکھنا عقل کی بات نہین ہی انکے قول و فعل کا جو اعتبار کرے اُس سے بڑھ کر احمق کوئی نہین ۔ مجھے خدا جانے ان لوگون نے کیا جادو کردیا تھا کہ مین بالکل انکے بس ہین تھا ۔ اب چیت گیا ۔ واللہ ایک ایک کو چُن چُن کے نہ نکالا ہو تو سہی ۔ جاتے کہان ہین ۔

یہ تقریر کرکے نواب محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو مصاحبون نے چہرے کا رنگ تغیر پاکر بڑی ہمدردی کے ساتھ کہنا شروع کیا ممن صاحب کا چہرہ اس وقت تمتمایا ہوا ہی کچھ ۔ آخر تم نے بات جھین لی تجھ سے ۔

مرزا۔ حضور طبع اقدس تو درجۂ اعتدال پر ہی نہ۔

ع۔ ہان فضل الٰہی ہی آہستہ سے۔ بے رخ ہو کر۔

مرزا۔ کوئی بات ضرور ہی خداوندا۔ مین نہ مانونگا۔

ممن۔ معلوم ہوتا ہی کوئی غصہ کی بات سنی ہی۔

اختر۔ حق تعالیٰ حضور کو خضر الباس کی عمر عطا کرے ہم دلبستگان دامن دولت کو حضور کی صحت مزاج کا بڑا خیال رہتا ہی۔ ۵

منت بناز طبیبان نیاز مند مباد
وجود ناز کت آزردۂ گزند مباد

مرزا۔ آمین ثم آمین۔ یا خدا تو ایسا ہی کر۔

ع۔ میان کمال الدین صاحب کوئی سلام سنت سا ہے

حافظ۔ بہت خوب حضور ابھی عرض کرتا ہی غلام ۵

چودھوین شب کو رہی مقفل مین شب بھر چاندنی
تین دن خون شہیدان مین رہی تر چاندنی

ع۔ واقعی نور کا کلام ہی۔ خوش الحانی اسی کا نام ہی۔ اس وقت مین بعقل دیوان سے بڑے رنج مین بیٹھا ہوا تھا

مرزا۔ میان کمال الدین حضور کو کچھ اور سناؤ غنا ہی سے طبع مبارک ذرا بشاش ہو گئی ہی۔

کملو۔ بہت خوب ۵

آج کل فصل بہاری نے دیا ہی اشتہار
پھول پھل کیا خار تک ہی زیر فرمان بہار

نواب صاحب مصاحبون کی چلسازی اور فقرہ بازی سے بہت بد دماغ ہو گئے تھے مگر کملو کی خوش الحانی اور سحر طرازی اور لحن بار بدی اور جادو پردازی نے ایسا رنگ جمایا کہ غصہ دور اور ملال کافور ہو گیا فرمایا کہ کمال الدین واقعی با کمال آدمی ہین۔ انھون نے ہمارا ملال رفع کر دیا کمال الدین نے جھک کر سلام کیا اور کہا خداوند نعمت یہ سب حضور ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی۔ کمال تو بہت ہی مشکل شی ہی۔ کمال کجا۔ مگر حضور کی قدردانی اور پرورش البتہ ہی۔ اگر حضور جیسے با اقبال رئیسون کی جوتیان اٹھاؤنگا تو بیشک با کمال بھی ہو جاؤنگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور نے اب پرورش فرمائی ہی۔ آپ کے صرف اسقدر مہربانی فرمانے سے میری وہ قدر و منزلت ہو گی کہ۔ ۶

کلاہ گوشۂ دہقان بہ آفتاب رسید	

حضور نواب سر سالار جنگ بہادر نے غلام کی اسقدر تشریف کی کہ اگر ایک شمہ بھی عرض کرون تو خود ستائی اور خود نمائی مین داخل ہو گا اور اپنے منہ میان مٹھو بننا اپنے شیوے کے خلاف ہی کسی کو اپنی آواز پر غرور ہوتا ہی۔ مگر ذرا سی چکنائی کھائی اور ایک ہفتہ کے لیے غائب غلہ۔ اب بھین بھین کرنے لگے۔ استاد ہو تو کلاونت ہو۔ ناپاک ہو۔ کسے باشد استادی خاک کام نہ آئیگی کسی کو حسن کا غرور ہوتا ہی جیسک نکلی حسن نو چکر۔ سیر بھر قیمہ ہو تو منہ پر چاہیے کسی کو زور کا غرور ہوتا ہی۔ ڈنگو بجار آیا چلے سال تبت کا نکار رہے ہین۔ اب لٹھیا کے زور سے بھی نہین اٹھا جاتا دو قدم چلے اور ہانپ گئے۔ یا تو ہاتھی کو دم پکڑ کے روک لیتے تھے یا اب ایک پنجے سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے۔ کسی کو دولت کا غرور ہوتا ہی۔ رات کو چوری ہو گئی صبح کو پشاخہ ہاتھ مین ہی نئی سڑک کا پتہ پوچھتے پھرتے ہین کسی کو لباس کا غرور ہوتا ہی۔ مگر ۵

نازش بخز دسور تا کے	بر پشم گر غرور تا کے

غلام اگر اوازہ پرداز نہ کرے تو اس سے بڑھ کے حماقت نہین مگر حضور کی پرورش ہمیشہ بٹھکے خوش آواز کوئی نہین کیونکہ حضور کے شفقت کا ہاتھ رکھا ہی اور اغلام حضور کے ظل عاطفت مین آیا ہی ۵

چغد ویرانہ مت راکہ باشد چو تو پشت بہان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دار نوح کشتیبان

وہ مہربان تو کل مہربان ! در جسے حضور مہربان سے خدا مہربان ہی

جلسے راضی ہین حضور آپ سے خدا راضی ہی

ممن جل بھن کے خاک ہوگیا۔ اگر بس چلتا تو کمال الدین کو گولی ہی مار دیتا۔ اختر بھی خار کھا رہا تھا۔ مرزا کا رنگ فق چھوٹے درجے کے رفقاء و مصاحبین بھی جلے ہوے تھے سبکو حسد تھا۔ مگر کرتے کیا۔ نواب صاحب کی نظر پر رونق تھی جب سرکار آرام کو گئے۔ تو ممن نے اختر اور مرزا کو اشارہ کیا اور ایک تخلیے کے مقام مین لیجا کر یون ہمکلام ہوے —

ممن۔ مرزا تمھارا ساگاؤدی کس مردک نے اپنے ہوش مین دیکھا ہو بڑے بیوقوف پرلے سرے کے گھامڑ ہو —

مرزا۔ ارے یار یہ حماقت ہو گئی کہ ہم اس کمبخت کو ساتھ لائے اور اب پچھتاتے ہین بڑا افسوس ہی —

ممن۔ ابے نامعقول ایک خطا ہوئی تھی پھر اب یہ دوسری خطا کیون ہوئی۔ ایک خطا دوسری خطا تیسری خطا —

مرزا۔ اور وہ دوسری خطا کونسی ہی بھائی صاحب

ممن۔ اس قابل ہو کہ تمکو چور رنگ کرے کھال کھینچے اور بھیس بھرے بس اور کچھ نہ کرے —

مرزا۔ تو آخر معلوم تو ہو وہ دوسری خطا کیا ہی —

اختر۔ ہماری سمجھ مین خود نہین آتا بتاؤ میان —

ممن۔ گہ ھون کی سمجھ مین کہین باریکیان آتی ہین —

مرزا۔ یا الٰہی کچھ کہو گے بھی کہ بکتے ہی جاؤ گے —

ممن۔ اور ہمارا کیسا بگڑیگا۔ تو ہی پچھتاؤ گے

مرزا۔ اب ہم ٹھونک چلینگے تمکو بس کہدیا ہی —

ممن۔ سنو بے گدھے جب نواب صاحب مجلس سے اٹھ کھڑے ہوے کے آگے پیچھے تھے اور انھون نے ساس جی کو حکم دیا کہ کوئی مرثیہ گاؤ تو اُسوقت تمکو یہ کیا فرض تھا کہ تم بھی تعریف کرتے تمنے اور اُلٹی فرمایش کی کہ میان کمال الدین خاموش کیون ہوے کچھ اور کہو نواب صاحب کا لال اب تمھاری خوشگلوئی سے دور ہوگیا جا چھٹے سے منھ۔ زوف ہی تیری اوقات پر —

اختر۔ ہان واللہ۔ سچ کہا مجھے اب یاد آیا بہت بُری ہوئی۔

مرزا۔ ارے یار۔ یہ زبان دیکھیے کہان کہان جوتیان کھلوائیگی۔ لاحول ولاقوۃ !!! بڑی بیڈھب ہوئی —

ممن۔ میری آنکھون مین خون اُتر آیا اُس وقت۔

اختر۔ اور اب اُسکا رنگ ایسا جم گیا کہ پھکا نہین پڑسکتا

ذکر نینی تال

نواب فریدون حشم خاقان کلاہ۔ ہلال رکاب شریاجاہ ایک روز نواب چھٹن صاحب کے یہان جانے ہی کو تھے کہ چوبدار سلیقہ شعار نے جھک کر سات بار سلام کیا اور کہا پیر و مرشد نواب چھٹن صاحب بہادر تشریف لاتے ہین۔ فٹن آگئی چمن مین کسی سے باتین کر رہے ہین۔ محمد عسکری نے حکم دیا کہ گاڑی کھلوا دو اب نہ جائینگے اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے رفقاء و مصاحبین نے سر قد تعظیم کی۔ آداب بجا لائے۔ مسند پر محمد عسکری کے پاس چھٹن صاحب بعد تسلیم و تجمل متمکن ہوے محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہمین ایک روز خیال ہوا تھا کہ خدمتگارون کو موقوف کرکے انکی جگہ پر عورتون کو نوکر رکھین کم سن کم سن نوخیز خوبصورت خوبصورت حسین زہرہ جبین گلفام نازک اندام چھوکریان اپنا کام کرین۔ واللہ بڑا لطف حاصل ہو۔ یہ کیا کہ ریشیا نیل چھاکڑا ایسے ڈھنگ ڈھونگ چاہیے کام

ہر وقت موجود رہنے کے عوض چودہ پندرہ برس کی
خوروش معشوقین ہون تو رمح کو پاکیزگی ہو اور طبیعت ہر دم
بشاش رہے۔ پانی کی ضرورت ہوئی یا واذی مبارک قدم
پانی منگواؤ اُسنے آواز دی یا نجھی سرکار کے واسطے آبخاصہ
تیار کراؤ۔ بی نجھی آبخاصہ لیکر آمن صورت دیکھتے ہی بھڑک
اُٹھے ادھر پانی پی رہے ہین ادھر کنکھیون سے گھورتے جاتے ہین اور
سب خدامون کو حکم دے دیا جاے کہ ہر دم عطر مین بسی ہوئی
کمرے کی طرف سے نکل گئین تو داغ طبیعت عطار بنگیا گلوریان
لیکے بی منی کھڑی ہین لال لال گال عنبر آگین بال سیہ طعا
سنہ برس کا سن مراد دن کی راتین جوانی کے دن پٹیان جمی ہوئین
سینہ بھرا ہوا جی خوش ہو گیا پنکھا قلی کے عوض کوئی ہر
پنکھے پر مقرر ہے۔ گدریا ہوا بدن ہاتھ پانون کی کرارنی سے
سے درست صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوے۔ ہر کمرے مین
ایک ایک نوجوان مشوقہ پری تمثال مشتری خصال نعینات
ہے دالمہ پرستان کومات کرے۔ مکان یہ معلوم ہو کہ اندر کا
اکھاڑا ہے یا پریون کا دنگل بھی مین یہ نہ کر دکھاؤن تو ٹانگ
کی راہ نکل جاؤنگا ٹھان لی ہے کہ بی منی تال سے واپس آکر ایک
درجن بھر عورتین بھرتی کرینگے۔ مگر انمین سے کوئی بیس برس
کے سن سے زیادہ نہوگی چودہ برس سے لیکر بیس برس کے سن تک
کی۔ اور سرخ و سفید نازک بدن۔ غنچہ دہن اور
شوخ و شنگ۔ رشک پریخان فرنگ۔ حاضر جواب
تیز طبیعت۔ زبان دراز گیگلی عورتین ہم سنین
چاہتے۔ بولی حیران رہنین۔ ہر دم بنی ٹھنی رہین
بناؤ چناؤ کے ساتھ۔ روز حمام کرین۔ اور روز
کپڑے بدلین۔ تاکہ صورت دیکھنے سے جی خوش
ہو جاے۔ آنکھون کو ٹھنڈک پہونچے۔ اور روح
مسرور کر دیا کہا آؤ ہم تم دونون ذکر کرلین

نواب چھٹن صاحب سنتے سنتے بول اُٹھے کہ یہ تو سب ہوا
اور اگر پانون دبوانے کو جی چاہا تو پھر وہی مردوے بلوائے
جائینگے اسپر مصاحب مسکرائے اور محمد عسکری نے کہا بھئی
عورتون سے پانون دبوانے مین کیا ہرج ہے انسان کا
دل صاف رہنا چاہیے۔ مقدم تو دل کی صفائی ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر ست	
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست	

چھٹن صاحب نے کہا بھائی یہ ہم نہ مانینگے۔ بڑے بڑے
زہاد کے قدم اس کوچے مین ڈگمگا جاتے ہین۔ ہم آپ کس
شمار قطار مین ہین۔ لاحول ولا قوۃ اجب بی منی پانزدہ سالہ
جن ٹھن کے پانون دبانے آئینگی یا بی مبارک قدم ہفتدہ
سالہ عطر فتنہ مین سر سے پانون تک ڈوبی ہوئی پلنگ پر
بصد ناز و انداز بیٹھکر ہاتھ بڑھائینگی ٹورلن اور ٹاگون
مین گدگدی معلوم ہوگی یا نہین۔ ابھی تو یہ دل لگی ہی
دل لگی ہے لیکن اگر واقعی عورتین نوکر رکھین اور اسطرح
کی عورتین کہ بیس برس کے سن سے کوئی زیادہ نہو۔ اور
سب کی سب ملیح و صبیح و نازک بدن و طرار اور خوبرو ہون تو
حضرت اغوا شیطان سے بچنا ذرا دل لگی نہین ہے خواہ مخواہ
بیٹھے بٹھائے معصیت مین گرفتار ہونے سے کیا فائدہ یونہی
گناہون سے نہین بچتے نہ کہ ایک درجن بھر نوعمر طرحدار چھوکریان
ہر دم نظر کے روبرو رہین۔ اگر بھی سو جی اچھی اسکے ہم بھی قائل
ہین اور بیگم صاحب کتنی خوش ہون کہ میان نے درجن بھر کو چھوکرون
نوکر رکھین ہین اور یہ تو وہ جانتی ہی ہین کہ میان بڑے پاکباز
نیک طینت صاف باطن آدمی ہین انکی جانب سے بدظن نہونگی۔
محمد عسکری بولے سنو بھئی ہم تمھاری طرح زن مرید و جورو
کے غلام نہین ہین کہ بیوی سے ڈرین اور بید کی طرح تھرائین
جورو گھر مین پڑی رہے عمدہ سے عمدہ اور لطیف سے لطیف

کھانے کھائے قیمتی لباس پہنے۔ جواہرات اور زیور سے آراستہ رہے۔ گھر مین ماما آتو چھپر چھوائی کھلائی خواص شیخ مہدی دوا مغلانی پر حکمرانی کرے نہ کہ میان پر حکومت کرے ایسے میان کی ایسی تیسی۔ میان بیوی ہنسے رہے اور بیوی میان ہنسے

چھٹن صاحب ہنس پڑے۔ فرمایا خیر صاحب ہم زن مرید جورو کے غلام بلکہ غلام کے غلام ہی سہی ہم تو اپنی بیوی پر عاشق ہین۔ خیر یہ تو سب ہوا اب یہ فرمائیے کہ سفر کی تیاری کی یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا یار انتا تو بتا دو کہ وہان کھانے پینے کی چیزین ملتی ہین یا نہین۔ سودا گرون کی کوٹھیان ہین یا نہین۔

نواب چھٹن صاحب اُنکی بھولی بھولی باتون پر بہت ہی ہنسے کہا یار مین اس حیرت مین ہون کہ تم کو آدمی کون کہتا ہی۔ تم بھی کہوگے کہ مین آدمی ہون۔ ذرا عقل نہین چھو گئی ہی بالکل بے بہرہ بلکہ عقل کے پیچھے لٹھ لیے گھومتے ہو۔ اتنا نہین سمجھتے کہ نینی تال جیسے مقام مین جہان خود لاٹ صاحب سات آٹھ مہینے رہتے ہین اور جو کل گورنمنٹ کا سر ہیڈ کوارٹر ہی یعنی برسات کا صدر مقام اور جہان صدہا یورپین لیڈیان اور جنٹلمین تبدیل آب وہوا کے لیے جاتے ہین وہان سودا گرون کی کوٹھیان نہونگی لیک کوٹھی عین لب چشمہ سار جھیل کے کنارے اس خوشنمائی سے تعمیر ہوئی ہے کہ باید و شاید۔ یہ مارٹن صاحب سودا گر کی کوٹھی ہی اسمین لکھو کھا روپیکا اعلیٰ درجے کا سامان رہتا ہی اور ایسا نفیس اور نادر اسباب اور بیش بہا اور قیمتی اشیا کہ صل وجل نظر نہین ٹھہرتی۔ شام کو بلکہ دو گھڑی دن رہے سے سات ساڑھے سات بجے رات تک وہ رونق رہتی ہے کہ مین کیا عرض کرون۔ سہ نقطہ اور بری ہیرو لیسڈیان جو ق جوق جمع ہوتی ہین اور بڑے معزز معزز حکام علیل القدر

آتے ہین دو گھڑی کھڑے ہو جائیے تو عجب کیفیت نظر آتی ہی یہ کسکی ڈانڈی ہی حضور لیڈی صاحبہ۔ یہ گھوڑے پر ایک ایک زہرہ تمثال مس فشر لیڈی لائمن۔ از سر تا پا دریاے حسن مین غرق نرغرق برق۔ اٹھلاتی ہوئی گرجے مین جاتی ہے پتلی کمر بل پر بل کھاتی ہی۔ وہ سامنے سے نوجوان خوشرو افسر فوجی وردی پہنے رپ رپ کرتا آیا۔ کسی نے بادۂ نخجیر کا پگ اُڑایا۔ کسی نے کوٹھی کی سیر کی دل بہلایا ہزارون لاکھون ہی کے وارے نیارے ہوتے ہین۔ آپ پوچھتے ہین کہ نینی تال مین کوئی کوٹھی بھی ہی۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

خدا پیدا کرے تو ذرا ہی سی عقل چاہیے دے مگر ہے ضرور ایک کوٹھی لیے پھرتے ہو وہان ایک سے ایک بڑھی ہوئی کوٹھی ہی مگر یہ سب سے اول ہی۔ ایک قطار کی قطار برابر کوٹھیون ہی کی ہی جس مقام پر ایسے معزز بالادست حکام اتنے عرصے تک قیام کرین وہان کوٹھیان نہونگی بھلا۔ بھائی جان تم میری خاطر سے چلو تو سہی نینی تال قابل دید مقام ہی ایسا کوہستان تو ہندوستان مین شاذ و نادر ہی کوئی ہوگا۔ گو اور مقام بھی سرد اور فرحناک ہین مگر نینی تال مین اور ہی لطف ہی۔ اور اس جھیل نے تو وادی اور بھی رونق تازہ بخشی ہی۔ دل کی کلی کھل جاتی ہی۔

اگر کسی کے سامنے کہوگے کہ نینی تال کی آب وہوا خراب ہی تو ہنسے گا واللہ ہنسے گا۔ بھلا کوئی بھی ایسا بیوقوف ہوگا جو نینی تال کی آب وہوا کو بُرا کہے۔ اور پھر لکھنؤ کا رہنے والا ایمان سے قدم بھر تو نینی تال ہی۔ ایک پھلانگ مین آدمی پہونچتا ہی۔ بات کرے تو یہان سے ہانک آواز جائے چپے بھر پر ہی۔ سات آٹھ بجے ریل پر سوار ہوے صبح بریلی مین منھ دھویا۔ چار پی فونچے

کاٹھ گودام مین داخل ہوے بارہ یا ایک بجے تک نینی تال مین وندنا رہے ہین اور جھیل اور پہاڑ دن کی تازی تازی ہوا کھا رہے ہین ہاے کیا مقام ہی۔

این چشمہ واین سبزہ واین لالہ واین گل
آن شرح ندارد کہ بہ گفتار درآید

اوسپر برسات کے دنون مین تو وہ لطف ہوتا ہی کہ کیا گذارش کرون موسم برشکال کی کیفیت نینی تال مین قابل دیدہی۔ بلکہ دیدہی نہ شنیدہی۔ ع

موسم برشکال آہو نچا

شور باران کا ہی یہ صبح و مسا
رحمت حق کی چل رہی ہے ہوا

پہاڑ پر جانے کے لیے مشورہ جلسے کا

ع اب تو بالفعل ہمارا عزم سفر ہی۔ اسہم زیادہ نہین ٹال سکتے مگر جناب روانگی کے قبل ایک دن جلسہ ضرور ہوگا۔ اور ایسا ویسا جلسہ نہین انشاء اللہ اس دھوم دھام سے جلسہ ہو کہ باید و شاید اس ہفتے مین تو بقول آپ کے سفر مل نہین سکتا۔ اچھا تو پھر برسون جلسہ ہو جائے اور ہم صاحب لوگون کو بھی بلانا چاہتے ہین۔

چھٹے صاحب نے کہا بہتر ہی۔ ایک روز جلسہ دیکھلو۔ مگر پرسون ہی ہو جائے۔ ورنہ پھر اللہ اعلم کس روز تیاری ہو جائے نرسون ہی شاید کوچ بول دین۔

ہوا پر نور خورشید طرب سے آنکا کاشانہ
نظر خیرہ ہوئی تھی شیشہ لالہ کا عقد دانہ

کیا نواب سخنور منزلت نے جشن شاہانہ
پری شیشہ مین کی تھی ہو گئی محفل پریخانہ

ہزار دن بزم مین جمع تھے خواندان جاتھے
لگل مخمل فرش زر آئی سجا بام

یہان تھی عام دعوت اس مین خاص و عام
دو جت تھی کہ آدم نے جہان پایا نہین

ہزار دن طائفے تھے بزم کا پرتو زیبا تھا
دنا نے مین نہ نانہ اور طرانے مین ترانہ

لیلیٰ رہم یلقیس معور و لیلی و شیرین
یہ مہمان بزم عیش جمع ہم صاحبات

نواب سخنور منزلت فریدون جرئت نے قبل روانگی کمسار اپنے احباب کی تفریح طبع کے لیے ایک بزم فریدونی اور جشن جمشیدی بڑی دھوم دھام اور اہتمام و احتشام سے منعقد کیا جسمین بکثرت اور دیہات کے چیدہ چیدہ طائفے تھے۔ کوئی حسن و جمال مین بمثال کوئی خوش الحانی مین بے نظیر۔ کوئی لگاوٹ اور ادا مین فقید المثیل کوئی رقص و ستانہ مین لاثانی۔ کوئی تبلنے مین طاق الغرض کل طائفے اپنے آپ ہی نظیر تھے شہر کے طائفون سے تو نواب صاحب کہ اس فن کے بانی کار اور ارباب نشاط کے مربی تھے خوب ہی واقف تھے اور دیہات کے طائفون کا اہتمام ٹھاکر گیان سنگھ زمیندار کے سپرد تھا۔ ممن اور خواجہ فیاض علی مصاحبون کے تعلق مزاج کا اہتمام تھا۔ محفل کی نشست و برخاست کا انتظام منشی اختر صاحب کے سپرد تھا۔ میان کمال الدین کو عریضے اور عظیم اللہ خانی اور دہرم تازہ حقون اور حلیم تمباکو کی کوملون کی دارد غلی دی گئی۔ طائفون اور انکے میر منشیون اور سفرا بیون وغیرہ کی نشست اور تمباکو اور گھڑے اور الایچی اور ڈلی اور پان اور برف کے لیے لالہ اشرفی لال مقرر ہوے اور ان کی نگرانی چھٹن صاحب کے تعلق تھی۔ یہ سب انکے مددگار اور اسسٹنٹ اور پیشدست تھے اور دو حاکم و ناظم بالادست یہ سب اہتمام تو آسان تھا مگر نواب صاحب نے بکمال رافت و مہمان نوازی صاحب لوگون کو بھی مدعو کیا تھا۔ اب میان ممن اور اختر سمجھا اس قابل کہان کہ یورپین حکام اور افسرون کی طرز صحبت اور انکی دعوت کے قاعدون سے واقف ہون لہذا صاحب کو اسکی بڑی فکر تھی کہ ایسا نہو کہ کوئی امر صاحب لوگون کی رائے کے خلاف ہو لہذا چھوٹے صاحب کو چٹھی لکھی کہ آپ کسی وقت آکر انتظام کی جانچ کر لیجیے۔

چھوٹے صاحب محمد عسکری کے مکان پر آئے یہ اسوقت

آرام مین تھے۔ گاڑی روک کر کہا نواب صاحب کو سلام دو خدام بولے حضور نواب صاحب تو آرام مین ہین صاحب نے متحیر ہو کر کہا سوتے ہین؟ یہ کون وقت آرام کرنیکا ہی۔ اب شام مین تھوڑی ہی کسر ہی۔ لوگون نے بات ٹالنے کے لیے کہدیا حضور آج دوپہر ڈھلے سے سرکار کی طبیعت نصیب اعدا علیل اور ناساز ہی۔ کھانا بھی کم کھایا مگر تعلیل قضا سے بھی کوئی فائدہ نہ نکلا۔ ابھی ابھی آنکھ لگ گئی ہی چھوٹے صاحب نے کہا داروغہ کو بلاؤ۔ داروغہ بلوائے گئے صاحب نے کہا دیکھو صاحب کھانا یہان ہی پکیگا باورچی اور بیرا اور خانسامان ہم نے بیسکا بندوبست کر لیا ہی اور ایک فہرست ہم لائے ہین اسکے مطابق انڈا مرغی دودھ مکھن اور ترکاری قند سب منگوا لیجیے مگر کل چیزین اول نمبر کی داروغہ نے کہا خداوند نادر سے نادر اور عمدہ سے عمدہ چیز آپ اور ہمارے لیے تو یون روزمرہ کے کھانے مین بیس روپیہ مین کا چانول خرچ ہوتا ہی اور ایکروپیہ سیر کا قند۔ بکرے کے عوض دنبے لیجیے مرغی انڈا بہتر سے بہتر دودھ کے لیے محل مین گائین موجود ہین لیکن اگر حضور کی اجازت ہو اور صاحب لوگ پسند کرین تو بلاؤ یا زردے یا فیرنی کی قسم سے کچھ ہندوستانی چیزین بھی ہون مرغ پلاؤ کو تو ضرور ہی حکم دیجیے سب صاحب لوگ پسند کرینگے۔ وہ تو ہی ایسی ہی آیندہ جو حکم ہو۔ فرمایا اچھا بھاری مرغ پلاؤ پکواؤ اور کچھ نہین صاحب رخصت ہو کر چلے تو داروغہ نے کہا حضور اور تو سب سامان حاضر رہیگا۔ مگر باورچی غیر حضور وقت پر بھیجدین اب سنیے کہ نواب محمد عسکری صاحب کی نسبت انکے مصاحب باہم کیا گفتگو کرتے ہین۔

داروغہ صاحب اس وقت برا مان گیا ہوگا۔

ممن ۔ برا ماننے کی بات ہی۔ ہم نہ مانتے؟

مرزا اور بھلا چھا فقرہ چست کیا کہ کھانا بھی نہین کھایا۔ ماشاہون استاد۔ اب اور کیا نمکین یا مجھکو کھا جاتے۔

داروغہ ۔ تو مرغ پلاؤ کی فرمائش کر گئے ہین۔

مرزا ۔ ذرا اچھا پکوانا خوب بھاری پلاؤ۔

داروغہ ۔ ہمکو سکھاتے ہو خدا کی شان ہی عمر بھر یہی کیا کیے یا کچھ اور مرغ پلاؤ پکوانا ہمکو سکھاتے ہو۔ ایسا پلاؤ ہو کہ انگلیان چاٹین سب۔ نواب صاحب کو ذرا ہوش تو آنے دو۔ اور سب کو تھوڑا تھوڑا چکھاؤنگا ذرا انصاف سے ٹھہرے دینا۔

نواب نادار کوئی ساڑھے چھ بابکہ سات بجے ذرا اسنکے تو خدمتگار نے آہستہ آہستہ پانون دبانے شروع کیے تاکہ بیدار ہو جائین۔ جیسے ہی انھون نے ذرا کروٹ بدلی خدمتگار نے دبے دابون عرض کیا خداوند دونون وقت ملنے سونے سے سستی آتی ہے اب سرکار نہ سوئین

محمد عسکری آنکھ ملتے ہوے اٹھے اور پھر لیٹ رہے کوئی پانچ چھ منٹ تک کروٹین بدلا کیے ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر آخرکار داروغہ نے آنکر عرض کیا۔ سرکار اب سونے کا وقت نہین ہی۔ چھوٹے صاحب آئے تھے پھر گئے اور حضور کو ابھی بہت کچھ بندوبست کرنا ہی۔ وقت اتیل رہا ہی۔ نواب صاحب نے کہا چھوٹے صاحب آئے اور تم لوگون نے ہمین نہ جگایا۔ جرمانے کے قابل کام کیا ہی سب پر جرمانہ کرونگا ایک سرے سے داروغہ مزاج مین بہت کچی دخیل اور منہ چڑھا بھی تھا کہا حضور اسی مین خیریت گذری کہ کسی نے جگایا نہین اور اگر کوئی جگاتا بھی تو غلام کب روا رکھتا آج حضور نے بڑی بے اعتدالی کی اور کوئی دن ہوتا تو کچھ حرج نہ تھا اپنا گھر ہی۔ دل تو اس وقت آپکا جاگنا محال تھا اگر بفرض محال بیدار بھی ہوتے تو ہرگز ملاقات کے

قابل نہ تھے لہذا ہمنے صاف صاف کہدیا کہ آج کچھ طبیعت نصیر اور ہمکی اور سرکار نے اسی سبب سے کھانا نہین کھایا ہی اب بھی اگر کچھ کھا سکین تو بہت بہتیرا تھے سونے سے ذرا سکون ہو گا حکم ہو تو جگا دون فرمایا نہین نواب صاحب کو آرام کرنے دو اب ہم صبح کو آئینگے اور ہمنے سب سامان لیس کر دیا ہی۔ مین نے پوچھا کہ ہندوستانی کھانا بھی کچھ پکوایا جائے فرمایا اسکا جواب ہم پیچھے دینگے لیکن غرض ہو تو کچھ حرج نہین شاید صاحب لوگ پسند کرین۔ اب حضور مجھکے چلکے ذرا باغ مین بیٹھین تو مشورہ ہو مجھے بڑی فکر ہی کہ خدا کرے سب کام خوبی اور نیکنامی کے ساتھ انجام پائین اور خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہو گا حضور کی نیک نیتی سے سب کام درست ہو جائینگے۔

نوابصاحب نے کہا وہ کام ہی کون ایسا ہی۔ کام تو انجام پا ہی جائیگا پچاس ساٹھ آدمیون کی دعوت بھی کوئی بڑی بات ہی مگر ہمین اس وقت اسکا البتہ رنج ہوا کہ چھوٹے صاحب آئے اور چلے گئے اور ملاقات نہوئی وہ بھی اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ ہندوستانیون کی بات اور وعدے کا کوئی اعتبار نہین ہی وہ بچارے تو اس محبت سے دوڑے آئے اور ہم پڑے خراٹے لے رہے ہین خیر اب کل عذر کرینگے کہدینگے کہ طبیعت ذرا ناساز ہو گئی لیٹ رہا لیکن میرے آدمیون کی غلطی اور بیوقوفی تھی کہ آپ آئے اور انھون نے مجھے جگایا تک نہین ہن جرمانہ کرونگا آپنے انھون نے واقعی جرمانے کا کام کیا ہی۔ بس فوراً کہینگے کہ نہین نہین نواب صاحب کچھ بات نہین ہی کوئی ضروری کام بھی نہ تھا آپ سے۔

داروغہ نے کہا سرکار بیدو چار چھپر یہان بڑے بڑے معلوم ہوتے ہین۔ انکو اجڑوا ڈالیے مسکر کر جواب دیا آپ کوئی حاکم ہین یا وہ لوگ آپکے بسے ہین۔ پرایا مکان۔ پرایا چھپر آپ خواہ مخواہ اجڑوانے والے کون کیا دور کی سوجھی ہی۔ اور وہ جو آپ سے کہین آپ اپنا مکان کہدو اکے پھینکدیجے تو کیسی ہو دارو غہ بولا حضور حاکم نہ سہی زور و زر تو ہی۔ ؎

اگر زر تو خدا نیست ولیکن بخدا	ستارہ عیوب قاضی الحاجاتی
	زر برسر فولاد نہی نرم شود

دو دو چار چار روپے کے بنوائے ہونگے۔ ہم دس دس دینے کو تیار ہین۔

نوابصاحب نے کہا ہان یون تو مکان انکے چاہے کھدوا ڈالو نئے کا مکان ہو نہرا دے دو۔ ازین چہ بہتر چھپری اور دو اور یہ چھپر ہمارا کیا لیتے ہین۔ نہ ہمارے مکان ہین۔ نہ ہمکو انسے کوئی سفارش ہی چھپر پڑے ہین لگ ہمسے مطلب اور دو اسکا کیا دوسرے روز تڑکے دھندھلکے چھوٹے صاحب اپنے عربی رہوار پر تنگم و گلفام پر سوار ہو کر نواب کے ایوان عظمت بنا مین داخل ہوے دریافت فرمایا کہ نواب صاحب محل مین ہین یا کمپ سے باہر چلے گئے خدمتگار نے عرض کیا حضور ٹم ٹم پر سوار ہو کر ہوا خوری کو تشریف لیگئے ہین مگر کہ گئے ہین کہ اگر حضور صاحب بہادر تشریف لائین تو انکو گول کمرے مین بٹھانا ہم ابھی ابھی آتے ہین تھوڑی ہی دور ہوا خوری کو جاتے ہین۔ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ داروغہ صاحب نے آنکر کہا۔ خداوند سرکار آرام مین ہین اگر حکم ہو تو جگا دیے جائین اصاحب کی عقل دنگ کہ خدمتگار تو یہ کہتا ہی کہ سوار ہو کر ہوا کھانے گئے اور یہ کہے ہین کہ صاحب کو بٹھانا اور داروغہ کچھ اور ہی بک رہا ہی۔ خدمتگار کو بلا کر پوچھا تو اصاحب کیا کہکر گئے ہین۔ وہ لگا غلین چھانکنے حضور۔ شاید۔ حضور۔ مجھ سے بڑی ساتھ مین داروغہ بولے۔ خداوندیہ لوگ کیا جانین ہمارے سرکار آرام مین ہین۔ اگر حکم ہو تو جگا دیے جائین کہ اتنے مین صاحب ممن آئے صاحب کو ادب کے ساتھ سلام کیا اور کہا حضور نواب صاحب کی تلاش مین ہین۔ نوابصاحب کو ایک دوست نے

کل شب کو اپنے ہاں جلسے مین طلب کیا تھا اسوقت نواب صاحب نے مجھے دوڑایا کہ اگر صاحب بہادر تشریف لائین تو تم ساتھ رہنا اور سرکار آج کچہری مین یا حضور کے بنگلے پر کسی وقت حضور سے ملینگے اب صاحب بہادر بھی چکرائے کہ یہ اسرار کیا ہی۔ جو آتا ہی نیا فقرہ سناتا ہی کسی کے قول فعل کا اعتبار نہین خدمتگار کہتا ہی ہوا کھانے گئے ہین۔ اور کہہ گئے ہین کہ صاحب کو بٹھا رکھنا۔ داروغہ کہتا ہی کہ گھر ہی پر ہین اور آرام فرما رہے ہین۔ اب یہ ایک صاحب آئے جو سب سے بڑھ گئے من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش بہت یہ کہتے ہین کہ نہ نواب صاحب زنانہ مین ہین نہ ہوا کھانے گئے ہین نہ گھر ہی پر نہین بتاتا یہ سب سے بڑھ گئے۔ صاحب ندہ دل اور ہنس مکھ آدمی تھے اس خلاف بیانی پر دل ہی دل مین انکو ہنسی آئی ایک عورت جو محلسرا سے نکلی تھی اُس سے پوچھا نواب صاحب اندر کیا کرتا ہی۔ وہ کسی قدر ہکلا سان ہوئی کوئی دو منٹ غور کرکے کہا کہ اے حضور مجھے کیا معلوم مین کیا گھر بھر کا جائزہ لیتی پھرتی ہون پھر صاحب نے کہا تمکو ہم حوالات کو بھیجدینگے۔ یکدم سے تم بولو کہ نواب صاحب کہان ہی بنگ آکر جواب دیا اے کیا کوئی وڈر لائے ہو۔ یہ کہکر محلسرا مین گئی عباسی سے کہا کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی۔ اللہ خیر کرے ایک صاحب گھوڑے پر سوار کھڑے ہین پھاٹک کو گھیرے ہوے اور نواب صاحب کو پوچھ رہے ہین اور داروغہ دربان خدمتگار اور من بسکے سب حقہ الحے ہین بنجانے کیا سبب ہے

عباسی نے دوا جی سے کہا۔ اُنھون نے بیگم صاحب کو خبر کی وہ سنتے ہی کانپ اُٹھین اور فوراً نواب صاحب کو جگایا۔ یہ آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اور پھر لیٹ گئے۔ مگر بیگم صاحب کی گھبراہٹ دیکھکر خود بھی گھبرا کے اُٹھ بیٹھے۔ بیگم صاحب نے کہا۔ ذری دریافت تو کرو آج سویرے سویرے یہ کون انگریز تمھاری تلاش مین اُدھر سے اُدھر منڈلا رہا ہی

نواب صاحب نے کہا کوئی ہوگا عباسی سے کہو دریافت کرے اتنے مین ایک مہری نے نواب صاحب کو ایک رقعہ دیا اور کہا باہر سے کسی نے بھیجا ہی۔ نواب صاحب نے کھولا پڑھا حضور سرکار۔ آج سونج سے ایک انگریز بہادر حضور کو پوچھتے کی حضور ہوا کہان ہین۔ سو ہم لوگون نے کہا کی ہم نہین جانتے ہینگے اور وہ یہان ہینگے۔ اسپ کے اوپر سوار ہینگے۔ اور داروغہ نے کہدیا کی سرکار آرام کرتے ہینگے جو جو حکم ہووینگا ویسا کیا جاویگا! ورواجب تھا عرض کیا۔ آفتاب دولت و اقبال درخشان باد۔

عرضی۔ تا بعد از عبدی ت نثار من علی۔

نواب صاحب نے اُسکی پشت پر جواب لکھنا چاہا۔ مگر قلمدوات کاغذ سب مذارد کوٹھی مین آدمی دوڑایا گیا مہری نے دربان سے کہا دربان نے خدمتگار سے اُسنے کوٹھی کا وہ کمرا کھلوایا جہین لکھنے پڑھنے کا سامان صرف دکھانے کے لیے رکھا تھا اور کبھی کام نہین آتا تھا۔ دربان سے قلمدوات کاغذ لیکر دربان کو دیا۔ اُسنے آواز دے کر مہری کو بلوایا مہری نے اوپر لیجا کر نواب صاحب کو دیا اور حضور نے جواب لکھا۔

مم من تم بڑی تمیز سے پونچھو کے نام یا نے اسکی شریف صاحب بہادر کا کیا ہی اور ہم کو لکھ بھیجو۔

محمد عسکری عفی عنہ تاریخ چوتھی

اللہ کی عنایت سے دونون زبردست منشی نکلے۔ ایک تو حضور کو (حضور) صبح کو (سونج) پوچھتے (پونچھتے) اور کہ کو (کی) لکھتے ہین۔ آفتاب مین آف الگ تاب الگ عبودیت شعار کی خرابی عبدی ت نثار۔ ما نثار اللہ۔ ع

خود غلط انشا غلط املا غلط

دوسرے صاحب نے انکے بھی کان کاٹے۔ یہ من کو من اور یعنے کو یانے اور بھی کو بھ لکھتے ہین دونون چھٹے

صاحب اپنے دلمین ہنستے تھے کہ اتنی دیر ہوگئی ابتک یہی نہین معلوم ہوا کہ نوابصاحب گھر مین ہین یا نہین پھر جبتک ممن کا جواب آئے نوابصاحب کو یاد آگیا کہ چھوٹے صاحب آئے ہونگے فوراً منھ دھوکر کپڑے پہنے اور باہر آئے۔

صاحب۔ ہمکو نواب صاحب بڑی تکلیف ہوئی۔

ع۔ جی نہین۔ آپ کب سے آئے ہوے ہین۔

صاحب۔ البتہ ایک گھنٹہ تو ہوا ہوگا ہمکو۔

ع۔ ان لوگون نے مجھے ذرا اطلاع نہ دی۔

صاحب۔ یہ آپکا انتظام ہی نواب صاحب!!!۔

وارونغہ۔ حضور آدمی سے غلطی ہوگئی اتفاقیہ۔

ع۔ کیا جھک مارتے ہو۔ آدمی سے غلطی کیا ہوئی تم سے خود غلطی ہوئی صاحب ایک گھنٹہ سے صاحب تشریف لائے ہین اور تمکو خبر ہی نہین۔ افسوس کا مقام ہی سخت افسوس کا مقام ہی والسلام۔ اور تم ہی ایسے لوگ مالک کو بدنام کرتے ہین۔ چھوٹے صاحب مین آپسے معافی چاہتا ہون۔

صاحب۔ ول کچھ پروا نہین۔ مگر آپکی آیا بڑی بگڑی تھی ہمسے بہت خفا ہوئی۔

ع۔ (وارونغہ سے) کوئی ہاتھی میان تا در بگڑنے کے کیا معنی۔

صاحب نے گھوڑے سے اُتر کر ہاتھ ملایا اور کہا اب آیا کہ جانے دیجیے اور ہمارے ساتھ چلیے اُس جگہ پر۔

چھوٹے صاحب نے اگر بڑی کھانا پکوانے کے لیے ایک مکان بھوکوٹی اور باغ سے علحدہ تھا پسند کیا اور باورچیون کو جو نکے ہمراہ آئے تھے تاکید کی کہ عمدہ سے عمدہ کھانا پکے۔

محمد عسکری نے دریافت کیا کہ اگر کسی قدر ہندوستانی کھانا ہو تو ہرج تو نہین ہی۔ انھون نے غور کرکے کہا ہندوستانی کھانے مین صرف مرغ پلاؤ ہو مگر وہ تقریبا اسقدر ہوتا ہی کہ صاحب لوگ کم پسند کرتے ہین۔ مجھے تو آپکے بان کا پکا ہوا مرغ پلاؤ بہت ہی پسند ہی لیکن چھ سات سیر سے زیادہ مین نہین کھا سکتا۔ یا یون کہون کہ اس سے زیادہ مین نہین کھاؤنگا۔ ہم لوگونکی غذا سادی ہوتی ہی۔ گھی اور شیرۂ بادام اور مصالحہ کی چیزین ہم نہین کھاتے ہم صوپ کھاتے ہین مرغ کی کسلف یا رسٹو جسطرح آپکے بان تورمہ کہتا ہی۔ ہمارے یہان کری کہتے ہی جسکو خانسامان لوگ کاری کہتے ہین۔

کاری بھات۔ مگر ہمارے بان کی کری آپکے تورمے سے بہت ہی ہلکی ہوتی ہی ہم اسکو نوڈیٹ Nodiet کہتے ہین یعنی ہلکی غذا۔ غذاے سبک آپ لوگ شیرمال اور قورمہ پراٹھے کھاتے ہین۔ ہم توسٹ پکاٹوسٹ ڈبل روٹی کھاتے ہین جو زود ہضم ہوتی ہی۔ مکھن کا البتہ ہملوگ استعمال کرتے ہین اور مکھن بہت اچھی چیز ہی۔ پلاؤ بہت ثقیل ہوتا ہی اور دیرہضم ہملوگون کے ہین چار بار کھانا کھاتے ہین آپلوگ دو مرتبہ کھانے کے عادی ہین۔ ہمارے نزدیک دو بار کھانے سے چار بار کھانا اچھا ہی۔ مگر جو لوگ اسکے عادی ہوگئے ہین اُنکے نزدیک سادی ہی یہان بیچ قوم کے آدمی صرف ایکبار کھانا کھاتے ہین۔ مگر کمسے قوی اور مضبوط اور جفاکش ہوتے ہین آپکے بان حقہ البتہ اچھی چیز ہی۔ ہمارے جوٹ اور سگار سے کہین بہتر ہی یون تو تمباکو اصل مین زہر ہی مگر جیسے انسان عادی ہوجاتا ہی تو اسکو چندان مضر نہین ہوتا۔ ہان جسطرح آپ لوگ پیتے ہین وہ بہتر طریقہ ہی کیونکہ دھوان پانی سے ہوتا ہوا آتا ہی اور ٹھنڈا ہوجاتا ہی۔ خراب جوٹ تو گلے کو جلا دیتا ہی۔ ہان اگر تیلہ ہو۔ یا سیگرٹ تو خیر اس سے بہتر ہی۔

نوابصاحب نے کہا حضور آپ لوگونکی غذا حکمت پر مبنی ہی۔

اور ہم لوگون کی غذا زیادہ لذیذ ہوتی ہی۔ اور جسقدر لذیذ ہوتی ہی اسیقدر ثقیل بلکہ ثقل سب سے بہتر غذا شوربا چپاتی مگر اگر ملا بھلا شوربا چپاتی کیون کھانے لگے۔ پلاؤ ہو اور زردہ ہو اور قورمہ اور کباب اور انواع و اقسام کی لوزیات اور ثقیل کھانے جبتک نہون تب تک ہتر خوان کا لطف ہی نہین آپ لوگون کی غذا کو شراب بھی تو آخر کچھ تحلیل کرتی ہی۔ ادہر کھانا کھایا۔ اُدھر دو تین گلاس پیے چلیے سب ہضم ہو گیا۔

چھوٹے صاحب نے کہا نواب صاحب شراب مفید بھی ہی اور مضر بھی اسکی مضرتین بھی ہمیشہ رہین۔ اسکا تو جسقدر کم ہو اچھا ہو اسیقدر اچھا۔ ہزار دن گھرون اور لاکھون خاندانون اور امیرون کو اسنے خراب اور تباہ کر دیا اور لوگون کا دوالہ نکلوا دیا بڑی بُری چیز ہی۔ مگر انگلستان مین اسکی کثرت ہی اول تو ملک سرد۔ دوسرے دولت کی کثرت تیسرے گورے کے مزاج مین آزادی اور مطلق العنانی بہت ہی اور ہر ایک بڑا طبقہ آوارہ مزاج ہی۔ بڑی خرابی وہان یہ ہی کہ عورتین بھی کثرت سے پیتی ہین مگر زیادہ تر چھوٹے درجے کی عورتین طبقۂ اعلیٰ کی خواتین بھی پیتی ہین۔ لیکن اُنکے اعلیٰ سے اعلیٰ طبقہ کی بھی شراب وہان درجۂ اوسط کے لوگ البتہ قاعدے سے پیتے ہین۔

نواب صاحب نے کہا ہمارے لوگون مین بھی یہی قاعدہ ہو درجۂ اوسط کے لوگ سب سے اچھے ہین درجۂ اول کے لوگون مین دنیا عیاشی اور اباحتی اور آرام طلبی و آسایش کا چرچا زیادہ ہی۔ بلکہ اسکے سوا دین و دنیا و فنون سے کوئی سروکار نہین رکھتے عیش مین سر سے پانون تک ڈوبے ہوے اور خرابی یہ ہی کہ پڑھنے لکھنے سے نفرت۔ صحبت خراب بٹیر بازی۔ مرغبازی۔ پتنگ بازی۔ چاندہ بازی چوسر سوک۔ اسکا بڑا شوق ہو اور بڑھتا ہی جاتا ہی۔ ہم تو صاحب اِن سب باتون سے پرہیز کرتے ہین ابتک تو بچے ہوے ہین آگے خدا جانے۔

الغرض چھوٹے صاحب باورچین کو ضروری باتین سمجھا کر سوار ہو گئے اور ادھر محمد عسکری نے آدمیون کو للکارنا شروع کیا۔ ممن نے نواب صاحب سے باصرار کہا کہ حضور اگر محفل کی رونق منظور ہی تو اُسی دیہاتن کو بلوایئے۔ گو شہر کی باتین اور بیان کے محاورات وہ نہین جانتی۔ مگر دیہاتی بولی اسکے منہ سے ایسی بھلی معلوم ہوتی ہی کہ مین کیا عرض کرون ؎

چلتی تو زمین مین سرو گڑتے	باتین کرتی تو پھول جھڑتے

اور حضور آپ کے شہر مین اس صورت کا ایک طائفہ نہیں نہین مگر کپڑے بیشوا زر زیور کی بھی کمی نہین اسکی مان بڑی مالدار ہی حیثیت دار ہی کچھ گنگال نہین ہی۔ یہ غزل اس طرح گاتی ہی کہ ساری محفل لوٹ جاتی ہی ؎

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را	کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ ما را

نواب صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا۔ یہ غلط بات ہی بھلا اپنے تئین اور کم سن فارسی غزل سے اسکو کیا سروکار ہی۔ اول تو وہ تئین سمجھ نہ لیگی کہ گاتی ہین اور پھر فارسی کی غزل۔ ممن بولا کہ ؎

	ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

صاحبان یورپین کی دعوت کی نسبت نواب صاحب اور محمد عسکری مین بحث ہوئی کہ جس سیز پر وہ لوگ کھانا کھائین اُسپر اُنکو کھانا چاہیے یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہماری رائے تو نہین ہی۔ اول تو شراب بُری دوسرے بیکن اور پورک اور ہیم ہو گا۔ اور ان سب سے ہمیشہ نفرت رہی ہی خواہ مخواہ گرفتار معصیت ہونا کسنے بتایا ہی۔ اول تو اعمال ہمارے ہین وہ جیسے ہین ظاہر ہین۔ یہی کیا کم ہین کہ بیٹھے بٹھائے اور

گنا ہون مین گرفتار ہون۔ ہماری راے ہو کہ چھوٹے صاحب سے صاف کہدین کہ ہم لوگ اسوقت تواضع مکرر ہم مین ہونگے ہمکو میز پر کھانا کھانے سے معاف رکھیے چھوٹے صاحب نے غور کرکے جوابدیا کہ میز پر کھانا تو ہمارے بھی خلاف ہو۔ نیچریے تو ہم مین نہین کہ چھری کانٹے سے کھائین یا کھڑے ہوکر شائستین کا صیغہ گرد آئین یہان تو سیدھے سادے مسلمان ہین تواضع مکرر کا لفظ تو کہیے گا نہین صاف صاف کہدو کہ ہم اپنے مذہب کے پابند ہین اور ہمارے مذہب کی رو سے اُس میز پر کھانا نہین جائز ہو جہ شراب ہو۔ اور آپ لوگون کی دعوت کرکے شراب نہ پلانا یا پورک اور سیمنہ دینا خلاف عقل ہو۔ وہ فہمیدہ آدمی ہین سمجھکے جواب دینگے۔ مذہبی امور مین یہ لوگ کبھی سست اندازی پسند نہین کرتے عیسیٰ مین خود موسیٰ بدین خود اتنے مین چھوٹے صاحب گھوڑے پر سوار تشریف لائے۔ محمد عسکری نے استقبال کیا۔ چھٹن صاحب نے گفتگو چھیڑی کہا صاحب ایک بحث کا تصفیہ کیجیے ہم لوگ اُس میز پر نہین کھا سکتے جہ شراب ہو۔ آپ ہمسے شریک ہونیکا اصرار نہ کیجیے گا اگر ہم شریک ہونگے تو ہمارے علما اور اعزہ کو بڑا معلوم ہوگا۔ اور لوگ ہمکو گون کو بنائینگے۔ چھوٹے صاحب نے کہا ہفتے اکثر بار اہل اسلام کے ساتھ کھانا کھایا ہو اور وہ لوگ پڑھے لکھے شائستہ ہین۔ چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا جناب مگر مشکل تو یہ ہو کہ جنکو آپ شائستہ اور پڑھے لکھے سمجھتے ہین اُنکو ہمارے ہان کے علما ناشائستہ اور بدتر از جاہل سمجھتے ہین۔ چھوٹے صاحب نے کہا اچھا آپ یہ بتایئے کہ کہان آپ اہل کتاب سمجھتے ہین یا نہین چھٹن صاحب نے جوابدیا کہ مذہبی دلیلون کو تو جانے دیجیے اسکا سلسلہ بہت دراز ہو۔ مگر اس بات پر غور فرمایئے کہ ہمارے ملک مین رسم و رواج کو مذہب پر بھی ترجیح ہو۔ ہندؤن اور مسلمانون دونون مین یہی قاعدہ ہو۔ اول تو ہم اسکو جائز نہین کہہ سکتے کہ ہم اُس پلیٹ کے قریب پلیٹ رکھکر کھانا کھائین جسمین پورک یا سیمنہ ہوا اور گلاس کے پاس ہمارا گلاس ہو جسمین برانڈی یا اور قسم کی شراب ہو۔ چھوٹے صاحب نے کہا تو صاحب سیفے گلاس کے پاس گلاس رکھنے سے ایک گلاس کی شراب دوسرے گلاس مین ملین کو دیجائیگی۔ انھون نے جوابدیا کہ یہ صحیح ہو مگر چونکہ شراب ہمارے مذہب مین ناجائز قرار دی گئی ہو لہذا حکم ہو کہ اسقدر احتیاط کرنا چاہیے کیونکہ ہم ایسے لوگون کے ساتھ کھائین جو شراب پیتے ہین تو شاید ہم بھی رفتہ رفتہ وہی فعل کرنے لگین چھوٹے صاحب نے پوچھا اب فرمایئے کہ روم مین عیسائی اور مسلمان ساتھ ہین یا نہین برابر کھاتے ہین اور ہمنے خود وہان تجربہ کیا ہو اور دیکھا ہو۔ چھٹن صاحب نے کہا۔ اول تو ہم یہ فرض نہین ہو کہ اہل روم کی تقلید کرین اگر روم کے باشندے کوئی ناجائز فعل کرتے ہین تو کچھ ضرور نہین ہو کہ ہم بھی اُنکا اتباع کرین۔ ہمنے سنا ہو کہ رومی عورتین فرنچ لباس زیادہ تر استعمال کرنے لگی تھین۔ اور اب فرمان سلطانی نافذ ہونے سے اسمین کسی قدر کمی ہو گئی ہو تو یہ فرض نہین ہو کہ ہم اپنی مان بہنون کو بھی گون اور سایہ پہنائین دوسرے روم اہل اسلام کی سلطنت ہو وہان جو عیسائی اہل اسلام کے ساتھ کھاتے ہین وہ قاعدے مین رہتے ہین نہ شراب پیتے ہین نہ پورک کھاتے ہین۔ چھوٹے صاحب نے کہا اچھا یہ بھی ہمنے تسلیم کیا اب یہ بتایئے کہ شاہ ایران نے یورپ مین عیسائی بادشاہون اور شہزادون اور شہزادیون کے ساتھ کیون کھانا کھایا تھا۔ اُنھون نے جواب دیا کہ وہ بادشاہ اور والی سلطنت ہین وہ جو کرین جائز ہو۔ ہم غریب آدمی اُنکی تقلید کرین تو شعر صادق آئے ؎

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا
چلا جب چال کوّا ہنس کی اپنا چلن بگڑا

چھوٹے صاحب۔ اچھا تو آپ لوگ لگ میز پر کھائین۔

ع ۔ ہان اسمین کچھ مضائقہ نہین ہی یہ مانا۔
چھٹن ۔ اسی کمرے مین دو میز لین ہونگی علحدہ علحدہ
ع ۔ ایک میز پر ہمارا کھانا ہوگا ایک پر آپ کا۔
چھوٹے صاحب ۔ نیچر بے بھی ہونگے یا نہونگے اس وقت
ع ۔ ہان ہان ضرور دو ایک کو تو بلوا لینگے
چھٹن ۔ وہ لوگ البتہ آپ کے ساتھ کھائینگے ۔
ع ۔ بے دھڑک کھلے بندون کھائینگے صاحب۔
چھوٹے صاحب ۔ ہمارے ساتھ کئی نیچریون نے کھایا ہی
ع ۔ جی ہان انکی جماعت بھی بڑھتی جاتی ہی ۔
چھٹن ۔ یہ سب انگریزی تعلیم کا اثر ہی ۔
چھوٹے صاحب ۔ اسکو غنیمت سمجھیے نواب صاحب بہادر۔
ع ۔ واہ مذہب کو ترک کرنا بھی کوئی اچھا اثر ہے ۔
چھوٹے صاحب ۔ جن مسلمان جنٹلمینون نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا ہی انسے اور ہمسے بڑی بے تکلفی ہوگئی ۔ آپلوگ اگر یہ چاہتے ہین کہ آپکے مدارج اعلیٰ ہو جائین تو ہمارے ساتھ کھانا کھانے کو جائز کر دیجیے پھر دیکھیے اُن قومون کی نسبت آپ کسقدر بڑھ جاتے ہین جنھین ہمارے ساتھ کھانا کھانا کسی حالت مین جائز نہین آوہ بے تکلفی جو ہم مین اور آپ مین ہونی چاہیے وہ ہرگز آسوقت تک نہین ہوسکتی جبتک ہم اور آپ ساتھ بیٹھ کے کھانا نہ کھائین ۔
ع ۔ یہ تو ابھی بہت مشکل ہی چھوٹے صاحب ۔
چھٹن ۔ بے انگریزی پڑھے یہ امر محال ہی ۔
ع ۔ ابھی دو سو برس تک ایسا نہین ہوسکتا صاحب
چھٹن ۔ دو سو نہین تو پچاس برس مین تو شک نہین
ع ۔ ہان انگریزی تعلیم کی ترقی کے ساتھ اسکی بھی ترقی ہوگی بغیر اسکے نرقی معلوم ۔
چھوٹے صاحب ۔ تو اب برائے قرار پائی کہ دو میز پاس پاس ہون ۔ ایک پر آپ کھائین اور ایک پر ہملوگ ۔ اچھا اب ہم رخصت ہوتے ہین ۔

جب چھوٹے صاحب چلے گئے تو محمد عسکری نے نواب چھٹن صاحب سے کہا یار دونون میزون کا قریب ہونا بھی اچھا نہین مجھے شراب کی بو سے نفرت ہی ۔ شراب کے نام سے نفرت ہی اور وہان زنانون بوتلین اُڑینگی ۔ سوڈا اور لیمونیڈ تک تو خیریت ہی مگر یہ برانڈی اور ہوئیسکی اور پورٹ ون قباحت ہی چھٹن صاحب نے کہا پورٹ ون نہین ۔ پورٹ وائین کہا کرو ۔ اور پورٹ تو بچارے پیتے ہین ۔ برانڈی اور ہوئیسکی اور شیمپین اور شیری البتہ اڑتی ہی ۔ سب سے زیادہ یہ لوگ ہوئیسکی استعمال کرتے ہین برانڈی بھی آج کل کم پی جاتی ہی ۔ محمد عسکری نے آہ سرد کھینچکر کہا بھائی جان وہ ہوئیسکی ہو یا پورٹ ۔ چہ تُرکی چہ کدو لعنت بہر دو ۔ اس سے کیا مطلب کہ پورٹ پیتے ہین یا برانڈی ۔ شراب تو دونون ہین ۔ جیسی بیوی وہ دونون یکسان ہین اسپر طرہ یہ کہ لحم خوک ہوگا یا رہم تو ہرگز نہ بیٹھینگے ہم صاف انکار کر دینگے کہدینگے صاحب ہمکو معاف کر دیجیے ۔ نیچریون مین آغا صاحب اور مسٹر ریاض درمنصف صاحب کو بلوا لینگے ۔ یہ لوگ اسی میز پر مزے سے چھری کانٹے چلائینگے ۔

انکو اسکی پرواہ نہین ہی مسلمان ہو یا عیسائی کہے باشد ۔ اتنے مین میان من آنے کہا حضور مین اُس سے کہ آیا ہون کہ آج ناچ ہوگا حضور باگی دیکھین ۔ اگر پسند نہ آئے تو ناچ غلام کے سر

اختر ۔ معقول گویا انھین کی نوچی ہی ۔
راوی ۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا ۔ اور من جھیپا ۔
ع ۔ اسوقت تو من نے منھکی کھائی والسلام ۔

اختر - حضور اسنے ہمارہ برس سے اُسکو پالا ہی۔

ع - جبھی تو اتنی تعریفین ہوتی ہین صاحب۔

اختر - جی اور کیا خداوند۔ ع

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

ممن - اس وقت تو میان اختر کے ذہن کا بخار نکلا ہوا ہی آج بڑی تیز لیون پر ہین اور بہت خوش کہ مین نے بڑی بھتی کہی بات کرنے کا تمیز نہین - اور بھتی کہنے پر آدمی روگ۔

کمال - حضور فرا اس غزل کو سنیے گا - غزل۔

فرقت ساقی مین میرا سوم پر تھر تھر ہے	ہین اُنکے گھونسے نہین گونسے ٹینسے نہین ساسے
پھر بہار آئے الٰہی پھر جنون کا جوش ہو	پھر گلے مین طوق ہو پھر پاؤن مین زنجیر ہو
کشتۂ عشق اُسکے ہین جو ہین ہوا کے اسمان	خاک بدلے ہوا کے ہاتھ گوہر مین شکوہ سر ہے
رنگ جم جائے مرے قاتل کا روز خنجر پر	کیا تماشا ہو جو چٹخا خون کا بھی نشتر پر

روز لایا کرتا ہی ہم کو پرستون پر خدا
دھول پر دھول آج و اغظ پر غضب پر ہے

ع - کیا اچھی غزل ہی والد۔ روزمرہ کتنا صاف ہی اور بول چال کو دیکھیے۔

کمال - روزمرے کے لفظ پر مجھے ایک شعر یاد آیا۔ ؎

گالیون کا ہم پہ چلتا روزمرہ صاف ہی کیا زبان ہی آپ کی کیا روزمرہ صاف ہی

ع - اجی کوئی فارسی غزل سناؤ - از حافظ شیراز۔

کمال - بہت خوب حضور فارسی سنیے۔ ؎

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند گل آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند

ع - اہا ہا - سبحان اللہ سبحان اللہ۔ کیا کلام ہی۔

اختر - حضور بادۂ عرفان مین ڈوبا ہوا۔

کمال - (ایرانی لب و لہجہ مین) ؎

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد در میان رقص کنان ساغر مستانہ زدند

اختر - مستانہ نہین - ساغر و پیمانہ زدند۔

کمال - یہ آپ مین بڑا عیب ہی کہ مشیخت جتانے کے لیے آپ ٹوک دیتے ہین اسی کو حماقت کہتے ہین بلکہ حماقت نہین بدی پاجی پن۔

ممن - بچو ٹیا پن تو تمھارے مزاج مین ہی۔

اختر - پاجی کیسے صاحب اچ کہیے - پاجی کے بھی پوتے بلکہ ہزار پاجیون کے پاجی - اچ کہیے۔

ع - خدا جانے یہ ان لوگون مین کیسا عادت ہی کہ جہان کوئی بیتا آدمی آیا اور یہ سب مل مرے۔

ممن - خداوند انصاف کیجیے کہ اختر نے۔

ع - اچھا صاحب مختصر کیجیے بس اب۔ لاحول ولا قوۃ۔

چھٹن - یہ آپ کے ہان بڑا ہی عیب ہے والد۔ لے اب بندہ تو رخصت ہوتا ہی - کل صاحب لوگون کی دعوت نہوئی تو پرسون سفر کی تیاری کرو لیجیے۔

ادھر چھٹن صاحب رخصت ہوے اُدھر محمد عسکری نے مضمون کو ڈپٹنا شروع کیا کہ تم لوگون نے میرا کلیجہ پکا دیا اور میرے دربار کو بدنام کر دیا۔ مگر یہ سب میری سزا ہی خود کردہ را چہ علاج مین نے بھی چن چن کے وہ چھنٹے ہوے صاحب نوکر رکھے ہین کہ تمام لکھنؤ مین انکے ثانی نہونگے - ایک سے ایک بڑھا ہوا۔ اور کیھین ایک دوسرے کو دیکھ کے جلتے ہین کہ ہمارے ہین گویا جانی دشمن ہین - اور ہزار بار سمجھا دیا کہدیا کہ یہ سخت عیب ہی اگر لڑنا ہی فرض ہو گیا ہی تو کسی غیر کے سامنے تو نہ لڑا کرو مگر کون سنتا ہی صریحاً دیکھتے ہین کہ چھٹن صاحب بیٹھے ہوے ہین مگر

اُنکے سامنے روز سے بھی زیادہ تکرار شروع کردی۔ اگر میرا بس چلتا تو شہر بدر کراوتیا۔

ممن نے کہا خداوند بڑا شہر بدر کروانا تو یہی ہو کہ حضور کی عنایت کم ہو جائے۔ بس ہملوگ اسی مین مرجائینگے۔ اس سے بڑھکر سزا ہمکو اور کیا مل سکتی ہو۔ شہر بدر کرانا ہمارے لیے یہی ہو ؎

کلاہ گوشۂ سلطان بہ آفتاب رسد
کہ سایہ بر سر اوداشت ہمچو سلطان است

اس شعر کے سنتے ہی حاضرین جلسہ نے وہ فرمایشی قہقہہ لگایا کہ کمرہ گونج اُٹھا۔ اور بڑی دیر تک ہنسی رہی۔

ع۔ شیخ سعدی کو اچھی اصلاح دی حضور نے۔

ممن۔ خداوندیہ تو گلستان کا شعر ہو۔

اختر۔ مگر کتنی اچھی اصلاح دی ہو۔ رسید کو رسد کیا۔ اور بر سر کش کو بر سر اوبنایا۔ اور داشت ہمچو سلطان ست۔ یہ اونچا دنبالہ ہو شعر بڑھنا ہی کیا ضرور ہو آخر ؎

تامرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر پیشہ گمان مبر کہ خالی است
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ع۔ آپ اُنسے بھی بڑھکے عقلمند نکلے۔ یہ دوسرا شعر پڑھنا کیا ضرور تھا۔ تامرد سخن نگفتہ باشد تک تو غنیمت تھی دوسرے شعر کی ضرورت نہین نظر آتی۔

اختر۔ خداوند جلدی مین مُنھ سے نکل گیا۔

ممن۔ پھر اسی طرح ہمارے مُنھ سے بھی جلدی مین نکل گیا تھا تو کیون ہنستے تھے پھر خود نصیحت و دیگران را نصیحت

ع۔ وہ اور بات ہو یہ اور بات ہو۔

اختر۔ حضور وہ وہ شعر سنا ؤن کہ محفل پھڑک جائے ؎

مدتے بعد آئے نظر خیر و عافیت
کیسے مزاج کی تو خبر خیر و عافیت

گر نکہت بہار سے ملجائے آپکو
اوصاف ہین زیادہ خدا آپکی آہ مین
میری طرف سے خوشخبر خیر و عافیت
لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر و عافیت

اللہ کیا سرور ہوا نشاط سے بزم مین
اکبار یار پوچھے اگر خیر و عافیت

ع۔ بوڑھی ڈھڈھو غزل دوہزار برس کی۔

اختر۔ حضور غزل بھی کہین ڈھڈھو ہوا کرتی ہو۔

ع۔ والد میرے نزدیک۔ ع

لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر عافیت

کیا نے نکا مصرع ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔

اتنے مین نواب چھٹن صاحب کا رقعہ آیا۔

بھائی صاحب چھوٹے صاحب کی چٹھی آئی ابھی ابھی یہ پائی صاحب لوگون کی دعوت کا جلسہ کل قرار پایا ہو۔ پرسون سفر کی تیاری بول دی۔ آپ بھی تیار رہین۔ اور سامان سفر سے لیس۔

بھائی صاحبہ تو مجھ سے بڑی ہی خفا ہونگی کہ یہی بہانے کے لیے جاتا ہو۔ مگر جب آپ سفر سے سرخ و سفید ہوکر واپس آئینگے تو البتہ ہمین دعائین دینگی۔ بھائی اس سفر کا ملتوی یا موقوف کرنا بڑی بُری بات ہو۔ اول تو لوگ ہنسینگے کہ واہ اچھے بانکل آدمی ہین۔ ایک ذرا سے سفر سے گھبرائے جاتے ہین اور پھر تندرستی کو جو فائدہ اس سفر سے پہنچیگا اُس کے مقابل مین ساری دنیا کی نعمت گرد ہو۔

محمد عسکری نے اسکے جواب مین یہ شعر لکھ بھیجا ؎

بہ سفر رفتنت مبارک باد
بہ سلامت روی و باز آئی

حکام یوروپین کی دعوت

صاحبان یوروپین کی دعوت کے روز بڑی چہل پہل اور دھوم دھام رہی۔ انگریزون مین صرف چھوٹے صاحب منتظم تھے

اور ہندوستانیون مین دو تین نواب زادے اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کے چند مصاحب مصروف اہتمام تھے۔ آٹھ بجے کا وقت قرار دیا گیا تھا دو منٹ کم آٹھ بجے سے آٹھ پر چار منٹ تک کل صاحبان مدعو کی گاڑیان آگئین ایک میز پر صاحبان یوروپین کا کھانا چنا گیا دوسری میز پر محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کے دو اعزا نواب منے صاحب اور آغا طاہر بیٹھے۔ اور دو نیچرے اور ایک مصنف صاحب خاص صاحبان یوروپین کی میز پر بیٹھے

یہ تینون تو چھری کانٹے سے کھانے کے خوب مشتاق ہو گئے تھے اور پٹن صاحب اور محمد عسکری کو بھی کسیقدر عادت تھی مگر نواب منے صاحب اور آغا طاہر نے کبھی چھری کانٹے سے نہین کھایا تھا یہ نئی مصیبت مین پڑے اگر ہاتھ سے کھاتے ہین تو ہنسے جاتے ہین اور چھری کانٹے سے کھایا نہین جاتا۔ بڑی کوشش کی مگر کامیاب نہوئے آخر کار چھری کانٹے کو پھینک کر ہاتھ سے کھانا شروع کیا

ع۔ ہاتھ سے نہ کھاؤ ورنہ ہنسے جاؤ گے اسی سے تو ہندوستانی بدنام ہین۔

منے۔ اسمین بدنامی کیسی اچھی بدنامی ہر گوگون کو ہنسنے دیجیے

ع۔ تو چھری کانٹے سے کھانا کون مشکل بات ہے۔

منے۔ چھری کانٹے سے کس مردود سے کھایا جاتا ہے

ع۔ تو پھر یہان صاحب لوگ بنکے آنا کیا فرض تھا ہمکو بھی ہنسوا گئے

منے۔ تم تو خاصے کرسٹان ہو۔

چھٹن صاحب نے کہا اب اسیوقت اس بحث کا فیصلہ قرار پایا ہے۔ یہ کیا خواہمخواہ کا جھگڑا شروع کر دیا چھری کانٹے سے کھانے مین کیا عیب ہے اس سے بڑھکر ضعف اعتقاد اور کیا ہوگا ضعیف الاعتقادی کی بھی انتہا ہے۔ اور روم مین سب کھاتے ہین مگر یہان ہندیون اور ہندوؤن کی صحبت نے ہملوگون کو بھی ضعیف الاعتقاد کر دیا عیاشی تماشہ مینی جائز ہے مگر چھری کانٹے سے کھانا گناہ ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے لیکن ہم یہ کہتے ہین کہ اگر کسی مسلمان کو چھری کانٹے سے کھانے کی عادت ہین ہے تو اسکو یکدم بنا دینا کیا معنی ہملوگون کو چھری کانٹے سے کھانے کا کب اتفاق ہوتا ہے محمد عسکری کی طرف مخاطب ہوکر آپ ہی تو کہتے تھے کہ کبھی دسترخوان پر اسپون اور فورک کبھی آیا ہے تو گھر پر کبھی میز پر بیٹھکر نہین کھاتے اور یہ بھی فورک اور اسپون استعمال کرتے ہین۔ مگر ہوٹل مین البتہ اتفاق ہوتا ہے وہان انکار نہین کر سکتے۔

محمد عسکری نے جواب دیا ہم مین اور آپ مین یہی فرق ہے جسنے آجتک ہوٹل مین کبھی کھانا ہی نہین کھایا۔ بھلا ہوٹل کا کھانا ہملوگ کیا جانین چھٹن صاحب مسکرائے۔ اور کہا کیون صاحب مسلمان کے ہوٹل مین کھانے مین کیا گناہ ہے اور جب بایگا کہ برتن ہمارے ہونگے اور لحم خوک اور شراب لگاؤ نہ تو پھر کھانے مین کیا قباحت ہے مسلمانون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہو تو کھانے مین کیا رکھا ہے۔ بیرے کو دھلوا ڈالا۔ اور برتن بدلوا ڈالے چلو بس چھٹی ہوئی۔ آپ بڑی شیخیت کی لیتے ہین کہ ہمنے ہوٹل مین کبھی کھانا نہین کھایا۔ گویا ہوٹل مین کھانا کھانا داخل گناہ و معصیت ہے اس جہالت کے قربان جان ایک بات البتہ ہے کہ ہوٹل کے برتنون مین ہم بھی نہ کھائینگے۔ اس سے ہمین بھی پرہیز ہے اور اہل اسلام کو ضرور پرہیز ہونا چاہیے

ادھر ہندوستانی جنٹلمینون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ادھر صاحبان یوروپین باہم سوشیل اور پولیٹیکل معاملات کی نسبت عالمانہ بحث مین مصروف تھے ایک کپتان صاحب نے اپنے دوست سے جو آنکی کرسی کے قریب بیٹھے تھے کہا کہ افسوس ہے کہ اب ہماری فوجی قوت کو وہ ترقی نہین ہے جو پیشتر تھی اور خصوصاً فوج بحری مین وہ ترقی روز افزون نہین ہوتی نظر آتی۔ انکے دوست نے جو

ایک کالج کے پرنسپل تھے کہا کہ مجھے آپکی اس رائے سے اتفاق نہین ہی فوج تبری مین تو البتہ تنزل ہی اور اسکا سبب خاص یہ ہی کہ تخفیف اور کفایت شعاری کی جانب اگورنمنٹ کے اراکین کی توجہ زیادہ ہی اور بعض اوقات یہ کفایت شعاری نتائج بد پیدا کرتی ہی یورپ کے براعظم مین کل بڑی بڑی عظیم الشان سلطنتون مین فوج کثیر ہی اگر ہماری سلطنت مین نہایت ہی فوج قلیل ہی مگر بحری قوت مین کوئی سلطنت ہمارا مقابلہ نہین کرسکتی اور یہ بھی غلط ہی کہ سابق کی نسبت ہماری بحری قوت کم ہی مین اسکو ہرگز نہ مانونگا موقع وقت پر آپ دیکھ لیجیے گا کہ اب بھی انگلستان مین کتنے ملین پیدا ہوجاتے ہین برطانیہ اب بھی ملکہ بحر ہی۔

کپتان نے جواب دیا۔ آپکی توجہ امور تعلیم تدریس اور علوم کی اشاعت اور سائنس کی جانب زیادہ تر متوجہ ہی۔ شاید امور متعلقہ سیاست مدن کی طرف توجہ مبذول ہی

پرنسپل صاحب ہنسے۔ کہا آپ میرے سامنے کے بچے ہین اور مجھے امور سیاست مدن سکھاتے ہین میلسن کیا سچی برس کا ہوا اور آپ ابھی کوئی پچیس سے زیادہ نہ ہونگے۔ مین نے اپنی زندگی کا ایک معتدبہ حصہ سیاست مدن کے مطالعے مین صرف کیا ہی آپکے نزدیک مین صرف لونڈے ہی پڑھانا جانتا ہون انشاء اللہ تعالیٰ ضرور صلاح دونگا۔ مگر یہ آپکا خیال خام ہی۔

اب سنیے کہ ایک مس اور ایک نوجوان لفٹنٹ مین آہستہ آہستہ یہ گفتگو ہوتی تھی۔

مس۔ (م) انگلستان کے باشندے جبتک اس ملک کو خود نہ دیکھین خالی پڑھنے یا سننے سے انکو پورا پورا حال نہین معلوم ہوسکتا

لفٹنٹ۔ (ل) ہماری بھی یہی رائے ہی۔

م۔ ہمکو کیا معلوم تھا کہ اس ملک مین قدم قدم پر ایک نئی زبان بولی جاتی ہی

ل۔ بڑے افسوس کا مقام ہی کہ انگلستان کے پڑھے لکھے آدمیون تک کو ہندوستان کی ذرا ذرا سی باتون سے بھی واقفیت نہین تمہارا نہ جاننا تو کوئی تعجب کی بات نہین ہی۔ لندن کے ایک پڑھے لکھے سوداگر نے جرمنی کے پتہ سے ہمارے نام خط بھیجا تھا مجھے بڑی ہنسی آئی کہ لندن مین بھی ایسے ایسے بیوقوف موجود ہین تبھی یہ بھی نہین معلوم کہ لکھنؤ جرمن مین ہی یا ہندوستان مین اور پھر اتنا بڑا اور مشہور شہر؟ کہ ہندوستان مین پچیس کرور آدمی رہتے ہین بنگالیون کی اور ہی بولی ہو سندھ مین اور ہی زبان بولی جاتی ہی۔ مدراسیون کی کچھ اور ہی زبان ہی بمبئی والے گجراتی بولتے ہین کشمیریون کی زبان سب سے مختلف ہی۔ بریلی سے اگر ترائی کے ریل پر سوار ہو تو دو تین بجے نینی تال پہونچ جاؤ۔ مگر نینی تال اور بریلی کی زبان مین زمین آسمان کا فرق ہی۔ کوہ نینی تال قابل دید ہی ہم تو یہی صلاح دینگے کہ ابکی گرمیون مین نینی تال ضرور چلو۔

م۔ تم چلو ہم بھی چلین۔

ل۔ واہ ازین چہ بہتر۔

م۔ ایک ہی ہوٹل مین چلکے رہین۔

ل۔ مجھے اس سے بڑھ کے اور کیا بات مین خوشی ہوگی کہ ہم اور تم ایک ہوٹل مین ہین۔ باہم اور بے ہمہ۔ سب سے الگ تھلگ اور پھر سب سے مل جل کے۔

م۔ تو مین اپنے باپ سے ابھی سے اجازت لے لونگی۔ تین چار مہینے نینی تال ہی مین رہینگے۔

ل۔ مین کئی بار ہوآیا ہون۔ عجیب مقام ہی۔

م۔ بڑی تعریف سنی ہی۔ سنا سبزہ بہت رہتا ہی اور عجب راحت افزا مقام ہی۔

ل۔ جب تو بوکل گورنمنٹ کا سمر ہیڈ کوارٹر ہے (گرمی کا صدر مقام)

ہم مین ابکی فصل پر ضرور چلونگی۔

ایک جانب ایک مس جو ذرا خشلمینون کے درمیان بیٹھی تھی کہنے لگی کہ جب سے ولایت سے رسہ چھوڑ کر واپس ہندستان ہوئی تو سمجھتی تھی کہ مین ایکبار ایسے ملک کو جاتی ہون جہان کی عورتون کو بالکل اَن پڑھ اور جاہل پاؤنگی اور مرد اور عورت ہاتھ اور پاؤن کو رنگتے ہونگے گو مین نے لندن اور ڈبلن اور ڈبلن مین ہندستانی دیکھے تھے مگر مین سمجھتی تھی کہ یہ لوگ یہان آنکے مہذب بن جاتے ہین وہان کے باشندون مین فی صدی نوے بالکل جاہل ہونگے مگر یہان جو آئی تو اپنی رائے کو مین نے غلط پایا۔ پہلے بمبئی مین اُتری شہر کی صفائی اور باشندون کی تربیت یافتگی اور خوشحالی اور دولت و ثروت دیکھکر عش عش کرنے لگی اکثر آدمی تربیت یافتہ پائے اور پارسی لیڈیون کی صحبت مین مجھے بڑا لطف حاصل ہوا اول تو سب کی سب حسین ہوتی ہین اور سُرخ و سفید۔ دوسرے کپڑے بہت اچھے پہنتی ہین۔ تیسرے صحبت یافتہ ہوتی ہین اور یوروپین کی لیڈیون کی صحبت سے بھی واقفیت رکھتی ہین مین کئی پارسی لیڈیون سے ملی اُنمین سے دو ایک انگریزی خوان بھی تھین۔ مین نے سُنا جب پرنس آف ویلز آئے تھے تو کوئی چھ سات سو لیڈیون نے ایکہی جلسہ مین اُنپر پھول پھینکے تھے اور بے جھجک شریک ہوئی تھین۔

کلکتہ گئی تو وہان بھی ہندوستانی لیڈیون کو تربیت یافتہ پایا۔ خصوصاً بنگالی بر محو لیڈیان۔ مین نے سُنا کہ اس ملک مین دو ایک لیڈیون نے بی۔ اے کا امتحان بھی دیا ہی۔ مجھے اِس سے اسقدر تعجب ہوا کہ مین نے فوراً اپنی بڑی بہن کو لکھا۔ کہ ہمارا تمھارا جو خیال تھا وہ غلط ہی۔ یہان کی عورتین بھی پڑھی لکھی ہوتی ہین گو تمام ملک کی عورتین پڑھی نہین ہوتی ہین مگر بڑے بڑے اور خاص خاص شہرون کے تربیت یافتہ بزرگوارون کی عورتین تو عموماً تربیت یافتہ اور پڑھی لکھی ہوتی ہین۔

خشلمین۔ (ج) کلکتہ۔ مدراس۔ اور بمبئی مین البتہ تعلیم نسوان کا چرچا ہی۔ باقی اور شہرون مین بہت ہی کم ہے۔

کپتان۔ (ک) ان لوگون کی پردے کی رسم کے سبب سے اُنکی عورتون کا حال اچھی طرح دریافت نہین ہو سکتا۔ مگر ہمنے سُنا ہی کہ اب پڑھنے کا چرچا عورتون مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اور جنکے مرد ہی پڑھے لکھے نہین اُنکی عورتین کیا پڑھینگی۔

ج۔ انگریزی تعلیم نے بڑا عمدہ اثر ڈالا ہی۔

ک۔ ورنہ پہلے تو عورتون کا پڑھنا عیب سمجھا جاتا تھا۔

ج۔ زمانۂ سلف کے ہندوون کی عملداری مین راجاؤن اور مہاراجاؤن تک کی مہرانیان اور رانیان پڑھنے لکھنے مین محنت کرتی تھین۔

ک۔ ہمنے یہ کسی تاریخ مین نہین پڑھا۔

ج۔ ہم ببیون اسکی مثالین دے سکتے ہین۔

ک۔ کہ ہندی لیڈیان پڑھی لکھی ہوتی تھین۔

ج۔ ہان ہان۔ یہ تو ایک مشہور بات ہی۔

مس۔ مین بہت چاہتی ہون کہ اس ملک کی پڑھی لکھی عورتون سے ملون۔ ہندی عیسائی لیڈیون سے تو ملاقات ہوتی ہی مگر ہندو مسلمانون کی پردہ نشین عورتون کے طرز معاشرت اور علم و فضل کا البتہ اندازہ نہین ہی۔

ک۔ اہل اسلام مین پردے کی رسم سب سے زیادہ سخت ہی

ج۔ بڑی بڑی بیبیان۔ نہین چادر برس کی عمر کے بعد پھر باہر نکلنا گناہ سمجھا جاتا ہی۔

الغرض اپنے اپنے مذاق کے موافق سب کے سب پولیٹکل

یا سوشل گفتگو مین مصروف تھے اور بعض خشک مزاج چپ چاپ سنتے تھے اور خود چھری کانٹے کے سوا اور کسی طرف نہین دیکھتے تھے جب کھانے سے فراغت پائی تو تاج شروع ہوا سب کے پہلے میان حسن کی پسند سے جو دہیاتن بلوائی گئی تھی اسکا تاج ہوا اور چار چاند لیڈیون نے کہ دے کی فرمایش کی اور ایک گھنٹے کے مذہبی جنٹلمینون اور لیڈیان رخصت ہوگئین۔

زمانے کا رنگ

واہ رے ہندوستان۔ ؎

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

اور واہ رے اہل ہند

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش مین لگائی کرن آفتاب کی

یہ وہی ہندوستان ہے جو میدان تہذیب مین سارے خدائی سے تصب السبق برتری لیگیا تھا۔ علم و فضل اور تمدن مین تمام عالم پر اس ملک کو فضیلت و اشرفیت تھی مصری اسی کے خوان نعمت سے شیرین کام تھے اہل یونان اسی کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے منطق اور علم ادب مین اہل چین تک ہندیون کے سامنے زانوے ادب تہ کرتے تھے مگر اب نہ وہ علم و فضل ہے نہ وہ تہذیب کا زمانہ۔ اب ہندیون کا جاہل قومون مین شمار ہے۔ اور ہندوستان بیدار یا ؎

تو مت میری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

وہ عروج اب کہان۔ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اب ہندی ایسے غفلت کے خواب گران مین پڑے ہین۔ ع

کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا خترک قسم ہے

اور جبر سے ہندو اور مسلمان دونون سیہ بخت و تیرہ روزگار۔ جواب زلف پریشان یار۔

ہندوون کا حال تو ہم معرض بیان مین لاچکے کہ جن لوگون کے مقابل مین مصری دیونانی زانوے ادب تہ کرتے تھے وہ اب جہلا مین شمار کیے جاتے ہین۔

قص علی ہذا اہل اسلام۔ انکی حالت بھی قابل افسوس ہے یہ وہی مسلمان ہین جنھون نے ہسپانیہ کو زیر نگین کیا تھا تاتاریون نے تمام روس کو تاخت و تاراج کردیا تھا اسلام کی علمداری کی رتی بلند تھی۔ ترک و تاجیک و رومی ایک مقدہ حصہ یورپ کے فاتح تھے جدھر یہ اسلام چمکی فتح و نصرت جلودار ہوئی مگر اب اسلامی سلطنتون کی حالت پر نظر ڈالیے تو بائسکل ستاٹا نظر آتا ہے کابل کا پتلا حال ہے۔ ایران کمزور سلطنت۔ روم تباہ حال خیر روم اور ایران اور ماوراء النہر و توران سے تو اب ہمین چنداں سروکار نہین۔ مانا کہ اہل ہنود کا اصل مادر ملجا آریا ورت سہی اور اہل اسلام عرب و عجم سے آئے۔ مگر اب تو دونون کی نال ہندوستان ہی مین گڑی ہے اور ہندی ہی کہلاتے ہین۔ روم مین ہُن برسے تو ہمین کیا اور اگر خدانخواستہ قحط پڑے تو ہمین کیا۔ اب تو ہندوستان ہی کے ساتھ ہمارا حشر ہے مگر ہمارے تلوّن ہماری کاہلی۔ ہماری غفلت ہمارے تعصب مذہبی۔ ہماری ضعیف الاعتقادی اور بعض پرانے خیالات خرف کی پابندی اور بعض نئے خیالات کی وارستگی نے ہمین کہین کا نہ رکھا۔ ؎

بُرا ہو ایسا شعار بد کا کہ ہمکو رکھا نہین کہین کا

ایک شاعر غرّا نے اہل اسلام کی حالت کی نسبت خوب لکھا ہے کہ ؎

کیا یاد نہین تجھین وہ ایام | جب قوم تھی مبتلاے آلام

وہ قوم جو جہان تھی جہان کی
جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جیسے نثار فتح و اقبال
کسری کو جو کر چکی تھی پامال
گل کر دیے تھے چراغ جس نے
قیصر کو دیے تھے داغ جس نے
وہ نیزہ خونفشاں کہ چل کر
ٹھہرا تھا فرانس کے جگر پر
روما کے دھوئیں اڑا دیے تھے
اٹلی کو کنوئیں جھنکا دیے تھے
وہ قوم کہ تاج آسمان تھی
اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
اسلام کی جان پر بنی ہے
دم توڑ رہا ہے جان کنی ہے
ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ
اک سمت سے اک صدائے جانکاہ
دیکھا تو وہان بچا نہ یکمین
آیا نظر ایک پیر دیرین
نالان ہو کہ اب سے بھی لو بھاگو
اس خواب گران کے سونے والو
جاگے رہو گے مست و سرشار
اٹھو کہ سحر ہوئی نمودار
وہ کشتۂ قوم وہ فدائی
اٹھا لیے کاسۂ گدائی
ایک ایک سے عرض حال کرتا
در در وہ پھر اسوال کرتا

ہر بزم و ہر انجمن میں پہونچا
ہر باغ میں ہر چمن میں پہونچا

واقعی مصنف بادگار نے اہل اسلام کی حالت موجودہ و گذشتہ کی تصویر کھینچ دی ہے جو لائق داد اور قابل صاد ہے۔ مگر اس سے اہل ہنود کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ انکی حالت اہل اسلام سے بھی بدتر اور زیادہ تر قابل اصلاح ہے ۔

بالا نیہ جاہ و شوکت و فر
اقلیم سخن بھی تھا مسخر
ہیئت میں بلند پایہ اس کا
تھا فلسفہ زیر سایہ اس کا
منطق میں ہوا جو گرم جولان
تھا مے تھے رکاب مصر و یونان

میدان سخن جو زور دیتا
فارس کی زبان پہ طرز تو تھا

سلمنا یہ صحیح مگر یہ غلط ہے کہ ۔

جو فیلسوفان ہند و چین تھے
خرمن سے اسی کے خوشہ چین تھے

اہل ہنود کو اپنے دلون مین غور کرنا چاہیے کہ وہ کیا تھے اور اب کیا ہین علم و فضل مین تم سب سے بڑھے ہوے تھے دنیا مین کوئی قوم تمھاری نقطۂ مقابل نہ تھی منطق اور فلسفہ اور صرف و نحو اور علم ہیئت اور شاعری مین اہل ہند و تمام عالم کی قومون سے بدرجہا فائق تھے اور سب پہ فضیلت و اشرفیت حاصل تھی۔ اہل اسلام نے علم و فضل یونانیون سے حاصل کیا اور یونانی مصریون کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے ۔ اور مصری علماے ہنود کے شاگرد پرکیہ ۔

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب ہندوون سے بڑھ کر کوئی مثال نہین ہے مگر ہم ڈھیٹا پرشاد ابھی تک یہی دُنیگ کی لیے جاتے ہین کہ (پرتھ سلطان بود) حق یون ہے کہ ہمارے مذہب نے ہمکو ان دہاڑون پہونچایا۔ جھٹیانہ ہو تو سیدھے نرک کو جائین مذہبی قیود نے ہمین ایسا چکر دیا کہ دین و دنیا دونون کا نہ رکھا۔ ایک آزادمنش دوست کی راے کتنی صحیح ہے کہ بھائی صاحب ہم تو عقلی پہ دینا کو ترجیح دیتے ہین یہان ترقی کرو تو باقی ہے عقلی اور بہشت اور دوزخ اور نرک اور سرگ لوک اور آواگون اور پیترون کو پانی دینا یہ سب شرعی دھندے کا ہے اس جھگڑے سے در گذرو اور دیکھو دنیا کا رنگ کیا ہے۔ نعمانی نے خوب کہا ہے واللہ خوب کہا ہے ۔

باطل پہ فدا حق سے بیزار
تقلید پہ کس بلا کا اصرار
دنیا برائے نام تھے ہم
وابستۂ رسم عام تھے ہم
تھے رسم و رواج پر فدا سب
تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہے
کس سمت زمانہ چل رہا ہے
تیز نگہون پر نہ کچھ نظر کی
یعنے کہ ہوا ہے اب کدھر کی
کیا پیش ہے کیسی صورتین ہین
کیا وقت ہے کیا ضرورتین ہین

رنگ و روش سے کیا ہی | اب طرز خرام دہر کیا ہی

ہین چرخ کی اب نئی ادائین
چلنے لگین اور ہی ہوائین

ارے غافلو وہ زمانہ نہین ہی کہ ہیضہ کا دفعیہ برمحل خوج سے کیا جائے۔ اب وہ زمانہ نہین ہی کہ چیچک مین مالین بلوائی جائے۔ اب ہیضہ مین سوڈا الیسٹہ پلانے اور لاڈنم اور ناٹر اتھر کی ضرورت ہوتی ہی چیچک کے لیے ٹیکا لگوانا فرض ہی اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہندو جینیٹیون کے بل ڈھونڈھتے پھرین بندرون کو گوڑ دھانی کھلائین اور رام رام کی گولیان مچھلیون کے لیے دریا مین ڈالین جاپ اور منتر اور گوبر اور گئو متر سے در گذر و اور دیکھو زمانہ کا رنگ کیا ہی۔ اب سیدھے لندن پہونچو جگن ناتھ جی۔ کاشی جی اور ہردوار جانے سے دنیاوی مطلب نکلنا معلوم۔ اب لندن پاک کا طواف مقدم ہی متھرا بندرابن جاترا کرنے سے موچی کے موچی رہوگے اب لندن کو خالی لندن سمجھو یا لندن ہی نہ کہو اب لندن کو سری لندن جی کہو بولو سری لندن جی کی جے۔

اب ٹیمز پہونچو اور وہان زراعت کی تعلیم مین مصروف ہو لندن کا دھاوا کرو اب قومی ترقی کا ذریعہ یہی ہی۔ اب گنگا کے کنارے بیٹھکر کھنجری بجانے اور یہ گانے سے مطلب نہین نکلیگا کہ۔ ع

گنگا تو ری لہر ہمارے من بھائی

اب اور ہوا چل رہی ہی زمانے کا رنگ بالکل بدل گیا عقبیٰ کی فکر پیچھے کرو پہلے دنیا کو سنبھالو بیدار جاگو۔ جاگو خواب غفلت کے سونے والو۔ اب بیدار ہو۔ اٹھو دیکھو کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہی اگر قومی ترقی چاہتے ہو تو سیدھے لندن جاؤ۔ سنا ایک بزرگوار مسمی پنچ کے گئے ہین۔

خوب کیا زنانہ بھی ساتھ ہی اور بھی اچھا وہ بڑے دانا آدمی ہین۔ سنتے ہین اب اسوقت تیرہ چودہ ہندو ولایت مین تعلیم پا رہے ہین چشم ما روشن دل ما شاد۔ خانہ احسان آباد۔ ازین چہ بہتر۔ بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہندو بھی اب پیدمڑک بے تکلف پہونچتے ہین۔ جزاک اللہ۔ ہماری تو یہی صلاح ہی کہ نوجوانو۔ بڑھے ہوئے اہی مردان باکوشید۔

اگر شیر حمن ہمیردی قدم بردار
کہ ہیچ رنگ حنا ہمیرد و بہار از دست

دیکھو ہنگالیون نے ولایت کی تعلیم سے کیا پھل پایا کہ اب کوئی قوم انکے پاسنگ کو بھی نہین پہونچتی ہی۔ اب پیچھے ہٹنے کا زمانہ نہین ہی۔ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ آگے بڑھو اور بڑھتے چلو مسجد کے ملاؤن اور محرم کے دنون کے مرثیہ خوانون سے مسلمانون کی حالت ترقی نہین پا سکتی اسیطرح قدیمانہ خیالات کے ہندو اپنی قوم کے عدو اور دشمن ہین۔ ہونہار ہندو وہی ہین جو ولایت جاتے ہین اور لوگون کو ولایت جانے کی ترغیب دیتے ہین۔ اب وہ زمانہ نہین ہی کہ گھڑی بھر مین گھر جلے اور ڈھائی گھڑی کی بھدرا۔ اور اب واقعی کوٹ پتلون پہننے کا بہانہ ہی۔ ہماری نصیحت مانو۔ مگر ان اس نئی روشنی نے ایک غضب البتہ ڈھایا ہی وہ یہ کہ ٹیک تسم ہی ارے یار واس سے ذرا بچے رہو بری بلا ہی۔

یہ مشق ہمنے بڑھائی ہی بادہ خواری کی
بغل مین رہتی ہی بوتل کتاب کے بدلے

خیالات کی آزادی تو نعمت عظمیٰ ہے۔ عقبیٰ کا خیال نہین کچھ پروا نہین۔ بہشت کو نہین مانتے۔ نہ مانو۔

بت پرستی کے خلاف۔ بہتر۔ دانشمند ہو۔
مگر یہ بادہ خواری بری۔ پیتے ہو پیو مگر حکمت کے ساتھ

دوا کے طور پر۔ نہیں کہ خم کے خم لنڈھانے لگے جب دیکھیے جھومتے ہوئے پانوں ہیں کہ لڑکھڑا رہے ہیں بس یہ ایک عیب تو ضرور ہی۔ نواب محمد عسکری نے کئی بار مل ہیں ٹھان لی کہ ہزار کام چھوڑ کر نینی تال کا سفر ضرور کرینگے مگر منظور روزاول ہی۔ نینی تال قدم بھر پر ہے شام کو سوار ہوجیے صبح کو نینی تال کے پھاٹک پر ریل موجود ہے مگر ہمارے اہل وطن کی عالی ہمتی کے صدقے کہ مہینوں تیاریاں ہی ہوا کیں۔ اس مرتبہ نواب صاحب نے صاحب لوگوں اور حکام یورپین کی دعوت بھی کردی اور سارے شہر میں مشہور ہوگیا کہ نواب صاحب مع مصاحبین و رفقا اور مع احباب روانہ نینی تال ہونیوالے ہیں۔ جلسے کے دن مسٹر فریزر صاحب سی۔ ایس۔ آئی۔ کمشنر سے جو ملاقات ہوئی تو نواب صاحب سے اور ایسے وعدہ ہوگیا کہ ساتھ ہی چلینگے اور پرسوں ہزار کام چھوڑ کر روانہ ہوجائینگے۔ اور منشی مہراج بلی صاحب منیجر نسپل نے بھی وعدہ کرلیا کہ ہم بھی ضرور ہمراہ ہونگے اور آپکے ہمراہ چلینگے۔

پہلے دن یورپین جنٹلمینون اور لیڈیون کی دعوت کا جلسہ تھا اور چند چیدہ چیدہ احباب و رؤسائے ہندی بھی شریک تھے دوسرے دن خاص ہندوستانیون کی دعوت تھی۔ نواب صاحب کچھ ایسے چوندچیلے کہ شہر کے علاوہ دیہات سے بھی پانچ چھ طائفے طلب کیے ان دیہاتیون کا انتظام ایک پنجابی صاحب کے تعلق تھا۔ یہ بزرگوار نواب صاحب کے دلی دوست اور لاوسٹور جے کے زمیندار تھے نشے کی ترنگ میں پہلے تو اپنے نواب صاحب کے باورچی کے ایک گوشہ محل میں بیٹھ کے کھانا چکھا پھر قیمہ کے کھانے کی تعریف کی مگر قیمے کی نسبت فرمایا کہ (کباب ذرا شگفتہ ہوگئے ہیں) باورچی۔ (ہنسکر) حضور کباب نہیں قیمہ ہے۔

پنجابی۔ نہیں بائیان جی

باورچی۔ (آہستہ سے) حضور چھپاتے کھالین۔

دوسرا۔ نشے میں ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد پنجابی صاحب کا نشہ ذرا ہرن ہوا اور نواب صاحب کو خبر ہوئی تو انھون نے بلوا بھیجا الغرض ہین بجے تک دھما چوکڑی رہی۔ ؎

کیون نا امید ہون یہ خدا بھی نہیں	فردوس اعظ کوئی قادر دکھا نہیں
دم بست نا زہو کہ کسی کی خبر نہیں	اپنے بھی حال پر تمھیں اتنا نظر نہیں
آتا ہی مجھکو یاد سوال وصال پر	کہنا کسی کا ہائے وہ منھ پھیر کر نہیں
کیونکر یقین ہو کہ کیا وعدہ غیر نے	ہمنے سنی ہی منھ سے ترے غیر نہیں

ش۔ کوئی پوچھے اس دعوت اور جلسے کی کیا ضرورت تھی؟

آغا۔ خبط۔ پوچھیے کہ اس تقریب کا جلسہ ہی۔

ش نینی تال کے سفر کا لاحول ولا قوۃ۔ !!

آغا۔ ایسے ہی خیالات نے تو ہندیون کو کہیں کا نہیں رکھا افسوس ع

دنیا مین نیم وحشی و جاہل تو ہو چکے

ش۔ واللہ۔ اس قدر ہنسی آتی ہے۔ کہ مین کیا کہون۔

آغا۔ ہنسی کی تو بات ہی ہی۔

ش۔ نہین اگر کوئی تقریب ہوتی تو خیر۔

آغا۔ ذرا خیال تو کیجیے نینی تال کے سفر کو جلسے سے کیا مناسبت ہی۔

ش۔ مارم چرانہ پوشم۔ آخر جنون کسے کہتے ہین۔

آغا۔ اچھا ہی ان لوگون کا مجنون ہی رہنا۔ ؎

ہوش شت کہ سر بہ حضرت دلبر نہی	فارغ بال آنکہ ز جہان بیخبر نہ شست
در حضیہ نمی کنند و غان فریاد	ہر حنہ کہ بحضیہ ز تو فریاد رس نہ شست

ش۔ اجی غضب کرتے ہو صاحب ان رئیسون ہی کے سبب سے تو شہر اور ملک کی رونق ہی اگر یہ ہوتو نہ ہو بڑے افسوس کا مقام ہو

آغا - ہمارے ضلع مین ایک تعلقدار صاحب ہین - دھوتیا پرشاد اُنھون نے ایک روز اپنے ہاری خدمتگار سے کہا کہ شہر کا مین نہ پیسا دیدے - خدمتگار نے آنکے عرض کیا کہ مہراج سوا روپیہ دیدیا - بس وہ بگڑ گئے - نہایت برافروختہ ہوکر کہا - سسر ہم بیس آنہ کہا رہے ہے تین سوا روپیہ کا دیہ دیس - ایک آدمی کو حکم دیا کہ ہاری کے کان پکڑ - کان پکڑے گئے بیچارے کے - اتنے مین اُنکے اور نوکر نے کہا - اَن داتا میں آنا اور سوا روپیہ تو ایک ہی چیز ہی - سولہ آنہ اور چار آنہ بیس آنہ دیکھے کہ نا ہین بھئے - دھوتیا پرشاد کی سمجھ مین آگیا - کہا اچھی کاہے نہ بتائیں - یہ کے کان اُکھیڑ ڈالنے کی بھی گوشمالی کی گئی -

ش - خدا ایسے ہی رئیسون کو روپیہ دیتا ہی - والا روپیہ خدا دے تو ایسون کو جیسے محمد عسکری -

آغا - انکی بھی یہ حرکت فضول ہی - بھلا کوئی پوچھے تو کہ آپ جلسے کا مقصد کیا ہی -

ش - تقصد چہ معنی - تمثیل ہی یا تین -

آغا - جلسہ آخر کس غرض سے ہوتا ہی -

ش - غرض کیسی میر مجلس ہین - جی چاہا اشارے کی دیر تھی جلسہ ہونے لگا -

آغا - ارے بھائی اس قسم کا جلسہ تو ہونا چاہیے - یہ انگریزون اور مہیمون اور صاحب لوگون کا بلانا اور دھما چوکڑی مچانا کیا معنی -

مہری کے ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ منشی مہراج بلی آگئے تو صاحب گلدوری چباتے ہوے باہر تشریف لائے اور منشی مہراج بلی سے ملے -

نواب - اب کل بندہ کسی طرح نہین رک سکتا -

مہراج - علی ہذا القیاس مین بھی تیار ہون -

ن - اور اب التوائے سفر باعث خندہ زنی متصور ہی -

م - بینک فریزر صاحب سے بھی وعدہ کر لیا ہی -

ن - لیکن حضرت واللہ قابل دید مقام ہوگا منی تال -

م - سارے زمانے کی یہی رائے ہی کہ منی تال بہشت ہی - اور عجب راحت افزا مقام ہی ؎

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ن - دنیا کی بہشت تو بالفعل دیکھ لین پھر غیبی کی بہشت کی بھی انشاءاللہ سیر ہوگی - مگر واللہ ہم لوگ بھی کس قدر پست ہمت ہین کہ گھر سے باہر قدم رکھنا جانتے ہی نہین لا حول ولا قوۃ تو یہ تو یہ -

م - ہندوستان - واللہ عجب ذات شریف ملک کا نام ہی یہان کے باشندے خوب حضرات ہین - ع

از ہند بجس نجات می خواہم و بس

کوئی شاعر بہت اچھا کہہ گیا ہی - کتنا سچا مقولہ ہی - واقعی اس ملک کے آدمی بھی کسی کام اور کسی مصرف کے نہین ہیکار محض - تھوہڑ کے درخت -

راوی - یہ دونون بزرگوار اس وقت تو بہت بڑے بڑے کام نہین بناتے ہین - اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہی کہ تمام ہندوستان کو اپنی ذات سے بہت بڑی رفاہ پہونچانے والے ہین اور بہت بڑے رفارمر ہین مگر سب زبانی داخلہ اس کا حال آگے چل کے معلوم ہو جائیگا -

ن - مجھے تو جملا کی اکثر باتون پر ہنسی آتی ہی واللہ -

راوی - بجا ارشاد ہوا پیر و مرشد حضور ایسے ہی شائستہ خیالات کے آدمی ہین اور علم و فضل تو گویا حضور کی گھٹی مین پڑا ہی -

م - ہمکو تو جناب ان ضعیف الاعتقادون سے نفرت ہی -

راوی - درین چہ شک ضعیف الاعتقادی کے تو حضور دشمن ہین

ایسے آزاد خیالات کے آستہ مزاج پیدا کہان ہوتے ہین جنھون نے تمام ملک نے بھی نہ دیکھے ہونگے۔

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ داروغہ نے آنکر دریافت کیا کہ حضور میان علی بخش باورچی آئے ہین۔ پوچھتے ہین کہ کیا وہ بھی ہمراہ رکاب چلینگے۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ بلالو۔ باورچی حاضر ہوا اور جھک کر سلام کیا اور کہا حضور کیا غلام بھی ہمراہ حاضر ہے نواب صاحب نے فرمایا خیر اگر تم نہ جاؤ گے تو ہم کھائینگے کیا۔ اور تمھارے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا اگر نہ ہو تو کھایا کس مرکت سے جائیگا۔ جنگلی مرغ کی بڑی تعریف سنی ہی۔ ہر روز بلا ناغہ دو وقتہ کباب پکے بھئی اور روز نئی قسم کا۔

تھوڑی دیر کے بعد داروغہ صاحب پھر آئے۔ پوچھا خداوند باورچی ٹولے سے میران رکابدار آیا ہی۔ اور عرض کرتا ہی کہ اگر حضور حکم دین تو وہ بھی ساتھ چلے۔

نواب صاحب نے فرمایا ہم اس سے واقف نہین ہین اسپر مرزا صاحب بولے۔ پیر و مرشد وہ بیچارہ رکابدار ہی بادشاہ کے ہان نوکر تھا وہان سے اسی مہینے مین چلا آیا ہی یون تو اس فن کا بادشاہ ہی مگر دو چیزون مین تو اسکو خاصکر ملکہ حاصل ہی اس شہر مین ایک تو اسکا سا مرغ کوئی تیار نہین کرسکتا۔ دوسری شکر قند ہی مین کچھ غرض نہین کرسکتا حضور خدا جانے کس ترکیب سے پکاتا ہی اور کونسا نسخہ ہاتھ آگیا ہی۔ جہان پناہ نے کئی بار خود میرے روبرو تعریف کی کہ ایسی شکر قند کبھی اپنے ہوش مین نہین کھائی۔ نواب صاحب نے بطیب خاطر فرمایا کہ گو ہم مین اسقدر استطاعت نہین ہو کہ بادشاہون کے رکابدار کو نوکر رکھ سکین مگر زبان کو کیا کرین۔

جھمن حضور کھانے کا اسقدر شوق اب اور کسی مین کو نہین ہی۔ یا حکیم صاحب کھانے کے عاشق تھے خدا بخشے انکو یا حضور کو شوق ہی۔ بس۔

مرزا بھئی ہمارے حضور سب سے بڑھے ہوے ہین اللہ اللہ

مہراج کھانا تو واقعی مسلمان ہی کھاتے ہین۔ اور سب باتین ہین سہ دکھانا۔ کھانا کیا جانے۔

مرزا حضور غیرت نے مار ڈالا۔ ہم لوگ خراچ ہوتے ہین غم فردا نہین رکھتے۔

جھمن اس سے بڑھکر کوئی دنی نہین جو کھانے مین کنجوسی کرے ایسے شخص پر لعنت خدا۔

مرزا خدا گواہ ہی ہماری سرکار کے باورچیخانے کا جو روزمرہ کا خرچ ہی وہ اچھے اچھے والیان ملک کے ہان بھی نہین ہی جنکی کیسر آمدنیان ہین۔

چھٹن مین واقف ہون۔ بھائی صاحب والد بڑا دلی شوق ہی خدا سلامت رکھے حضور کو۔

مرزا شوق!! ہی عشق کہو صاحب حضور کو عشق ہی۔

مہراج بھلا کوئی دو سیر گوشت آتا ہوگا۔ روز۔

مرزا (اپنے دل مین ہنسکر) ہند و ہین نا۔

جھمن (دل ہی دل مین) یہ آگئے اپنی اصلیت پر۔

نواب دو سیر روز!!! جی نہین۔ اندر باہر ملاکر کوئی سوا سیر روز آتا ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی کم کیا کوئی روپے چباتا ہی جناب۔

جھمن (مہراج سے) دو سیر تو حضور یہ کتے اور چیلین اڑا لیتے ہونگے۔ پانچ چھ مرغ کا تو روز پلاؤ دم کیا جاتا ہی سیر سیر بھر گوشت تو صبح شام ہم دسترخوان پر کھانے والے اڑا دیتے ہین۔ بلکہ اور زیادہ ہی زیادہ۔

مرزا یہ پوچھیے کہ دانہ خوری کے گھنے بکرے روز حلال ہوتے ہین۔ خدا نے رئیس کیا ہی اور پھر نفیس مزاج اس درجے کے

کہ غلام کیا عرض کرے۔

جھمن - ایسے لوگ پیدا نہین ہوتے قسم خدا کی۔

مہراج - بادشاہ تو ادل قسم کا کھانا کھاتے ہونگے

مرزا - وہ تو پھر بادشاہی ہین - سرتاج -

جھمن - منشی مہراج بلی صاحب ایک روز ہمین کھانا پکائیے بادرچی ترکیب بتاتا جائے آپ کو۔

الغرض اُس روز بخوبی تمام تحقیقی ہوگئی کہ کل شب کو ضرور روانہ ہونگے - اب سفر ملتوی نہین رہ سکتا۔

دوسرے روز کہ روانگی کا دن قرار پایا تھا صبح کو نو بجے مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کا خط نواب صاحب کے نام آیا اُنھون نے دریافت کیا تھا کہ آپ ہمارے یہان آئینگے یا ہم شب کو آپ کو لیتے ہوے اسٹیشن پر چلین - نوابصاحب نے جواب لکھوایا کہ آپ خود تشریف لائیے بندہ تیار رہیگا - اسٹیشن کا راستہ اسی طرف سے ہے -

اب سنیے کہ کوئی دو بجے کے وقت چوبدار نے عرض کیا کہ مہری آئی تھی حضور کو بیگم صاحب نے تھوڑی دیر کے لیے بلایا ہے نواب صاحب محلسرا مین گئے تو اُنکی بڑی سالی عفت آرا بیگم نے کہا مین سنتی ہون عسکری دولھا تمنے سفر کی تیاریان کر دین اُنھون نے کہا جی ہان - آج شب کو ارادہ مصمم کر لیا ہے -

عفت آرا - (عفت) اوئی آج ہی شب کو واہ واہ ایسا نہونے کا مین ایک نہ مانونگی - بڑے بھیا کی موجھون کا کونڈا ہونیوالا ہے اور تم نہوگے - یہ بھی کوئی بات ہے بھلا

نواب - (ن) اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو عزم نہ کرتا - خدا مبارک کرے مجھے تو ذرا بھی اطلاع نہ تھی -

عفت آرا - اے تو ایسی لاچارگی کی کونسی بات ہے -

بیگم - (ب) ہان ہان اس ہفتے مین سفر نہو تو کیا ہرج ہے کیا ساعت ٹلی جاتی ہے -

ن - سبحان اللہ - مین ایک فرنگی اور معزز صاحب سے وعدہ کر چکا ہون - ایفاے وعدہ شرط ہے -

عفت - ایسے ایسے وعدے ہوا ہی کرتے ہین ہم نہ مانینگے

ب - مونچھون کا کونڈا ہونے تو چلے جانا -

ن - مین کیا کہون کہ مین کسقدر مجبور ہون واللہ -

عفت - صاحب کی تو آتی خاطر اور ہماری خاطر منظور نہین ہے

ن - مین آخر صاحب سے کہون کیا - عذر کیا کرون -

عفت - کہدو کہ ہمارے بڑی سالی کے بھیا کی مونچھون کا کونڈا ہے ہم ابھی ایک ہفتے تک نہین چل سکتے بس چھٹی ہوئی

ن - ہنسکر بات کیا مختصر کردی ہے آپنے بس چھٹی ہوئی ایک ہی کہی - ایسا ہو سکتا ہے بھلا - ممکن نہین واللہ -

ب - کیون ہو سکنے کو کیا ہوا - ہو کیون نہین سکتا کہدو کہ مونچھون کا کونڈا ہے - وہ نہین سمجھینگے نہین -

ن - تم لوگ باہر تو نکلتی بیٹھتی نہین ہو - صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم -

ب - ادئی اللہ - آخر اُنکے کوئی لڑکا بالا ہے یا نگوڑا نا ٹھا ہے ہوا جو بات ہے انوکھی -

عفت - اوہان کہنے لگے صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم - اسمین معلوم اور غیر معلوم کیا معنی تیوہار تقریب ہندو مسلمان سب کے ہان ہوتی ہے -

ن - اب کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی ہمسے -

عفت - ہم ہرگز ہرگز جانے نہ دینگے کے خانون جنت کی قسم ہمین بڑا ہی ملال ہوگا - تمھین لوگون سے محفل کی رونق ہے ایسی تقریب پر اور چلے جاؤ - یہ بھی کوئی بات ہے بھلا -

ن۔ اب تو صاحب کو لکھ بھیجنے کا بھی موقع نہیں ہے تین بج گئے چار کا عمل ہے۔ اور سیر سب اسباب بند ہو چکا یا وہی اور کابدار اور خدمتگار اور چوبدار اور صاحب کل ہمراہیوں اور ملازموں کو پیشگی روپیہ دے چکا کہ چلنے کی تیاری کریں۔ صاحب سے وعدہ کر لیا ایک اور دوست ہیں مہراج بلی اُنسے وعدہ ہو چکا ہیں بڑا فرق ہوگا۔

عفت۔ پھر جاہے جو ہو۔ ہر چہ باد باد۔ باشد۔

ب جانا تو کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ یہ تو ممکن ہی نہیں اور ایسا کون ضروری کام ہے نینی تال سے میں کون لڈو دھرے ہیں ہمنے تو آج تک نام بھی نہیں سنا تھا۔ مگر اللہ جانے یہ کیوں دُھن لگی ہے۔

ن۔ آخر نینی تال میں لوگ رہتے ہیں کہ نہیں رہتے

ب۔ رہنے کو تو دور از حال جہانخانے (جہانخانے) میں رہتے ہیں۔

ن۔ یا الٰہی تو نینی تال جہنم نہ ہے۔ اگر چھ مہینے بھی نینی ہمان رہجائے تو عمر بھر بیمار نہ پڑے کبھی خیر تیسرا دوسری بھوٹ ہے۔ مگر میں کیونکر سفر ملتوی کر سکتا ہوں بھلا بڑی بدنامی ہوگی مگر تم عورتوں کو سمجھائے کون تمھارے تو جو بات ذہن میں جم گئی بس اُسکا نکالنا مشکل ہے پھر وہ پتھر کی لکیر ہو گئی اللہ گواہ ہے بڑی ہی جگ ہنسائی ہوگی لوگ کیا کہینگے یکے نقصان مایہ دیگرے شماتت ہمسایہ۔ کئی بار ارادہ کیا اور ابکی تو عزم مصمم کر لیا ہے اچھا اب آپ ہی اپنے دل میں غور کریں اور انصاف کیجیے کہ میں کیونکر ملتوی کر سکتا ہوں۔ انصاف آپ ہی کے ہاتھ ہے مگر ہٹ دھرمی نہ کیجے گا

عفت۔ وہ ہٹ دھرم ہی سہی مگر آپ جانے نہ پائینگے چاہے جو ہو آپ جانے نہیں پاتے اب۔

نواب صاحب بڑے ہی پریشان ہوے کہ ہا رخدایا اب کیا کرون نہ جاؤں تو مسٹر ٹریزر صاحب سے وعدہ خلافی ہوتی ہے منشی مہراج بلی صاحب سامان سفر کر چکے ہیں مسٹر فریزر صاحب اپنے دل میں کیا کہینگے کہ اچھے نوکر آدمی سے سابقہ پڑا ہے اور اگر چلا جاؤں تو بیوی سے جھگڑا پیدا ہو سالی الگ منھ پھلائیں اور اعزا اقربا خفا ہو جائیں۔ یہ سوچتے ہوے نواب صاحب باہر تشریف لیجانے کے لیے کھڑے ہوے تو عفت آرا بیگم نے روکا اور کہا ہم ہرگز ہرگز نہ جانے دینگے پہلے وعدہ کر لیجیے اور ہماری قسم کھا لیجیے پھر جہاں جی چاہے جائیے تو نواب صاحب نے کہا اچھا ایک گھنٹہ کی مہلت چاہتا ہوں۔ بعد ایک گھنٹے کے صاف صاف کہدونگا کہ جاؤنگا یا نہ جاؤنگا۔

عفت آرا بیگم بد دماغ ہو کر بولیں کہ جانے کا تو نام نہ لو۔ جانا تو ہرگز محال ہے چاہے صاحب خفا ہوں چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔ ہاں ایک بات ہے اور معاملے کی بات ہے کہ ایک ہفتے بھر تک نہ جاؤ پھر جہاں جی چاہے جاؤ کچھ مضائقہ نہیں۔

نواب صاحب نے کہا بجا ہے یہ وہی بعد لیل مثل ہوئی کہ یہ بات وہ بات نکالا میرے ہاتھ ایک ہفتہ تک جانا کیا دل لگی ہے میں صاحب کیا منھ دکھاؤنگا منشی مہراج بلی تو خیر منہ دیکھا آدمی ہیں بیگم صاحب بولیں اچھا ایک گھنٹہ تو کچھ دور نہیں ہے ایک گھنٹہ کی مہلت سہی۔

نواب صاحب باہر تشریف لیگئے تو جمن نے کہا پیر و مرشد ہوتوت نصیب اعدا جہرہ کچھ اُداس سا ہے۔ جمن نے کہا کیوں دور از حال کیا کچھ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔

ن۔ بھئی کچھ پوچھو نہ عجیب کیفیت ہے۔

داروغہ۔ کیوں خداوند خیر باشد فرمائیے تو۔

ن۔ کچھ کہنے کی بات ہو تو کہوں داروغہ۔

داروغہ۔ غلام کی سمجھ میں نہیں آتا خدا خیر کرے تک تو حضور

فضل الہی سے بشاش تھے۔

ن۔ لاحول ولا قوۃ۔ چہ گویم بابا۔ افسوس۔ ؎

عجب در دیست جانم را اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ممن۔ ابتو حضور کو تشویش اور بڑھتی جاتی ہی۔

جھمن۔ غلام کی بھی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہی

ن۔ ہندوستان بھی واللہ عجیب ملک ہی واہ۔

داروغہ۔ حضور روے زمین پر دوسرا ایسا ملک نہین ہی

ن۔ اور گوکھے آدمی اسکو جنت نشان کہتے ہین واللہ اگر سچ پوچھو۔ تو دوزخ نشان کہنا چاہیے عقل سے تو ہلو گون کو بہرہ ہی نہین۔

ممن۔ موٹا لٹھ لیے پیچھے پیچھے پھرتے ہین واللہ۔

جھمن۔ تو حضور پھر سفر۔ مگر خداوندا ایسی حالت مین اگر سفر آیندہ جو راے ہو۔

ن۔ واہ میان جھمن واہ۔ ایک اگر اور ایک مگر اور ایک بار خداوندا اور اس سب کے بعد ٹیپ کا شعر (آیندہ جو راے ہو۔)

ممن اور داروغہ خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

نواب صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ ایک قصباتی بھائی جو بڑے پہلے سرے کے مسخرے تھے اپنے ایک دوست سے کہنے لگے کہ آپ مدت سے بواسیر کے عارضہ مین مبتلا ہین۔ مگر افسوس ہی کہ علاج نہین کرتے۔ انھون نے کہا بھائی میرن کچھ نہ پوچھو۔ صدہا دوا ہزارہا علاج کیھون مگر یہ سر بیماری پیچھا ہی نا ہین چھوڑتی ہی۔

میرن میان بولے واللہ بھائی جان وہ دوا بتاتا ہون کہ اکسیر کی اسکے سامنے کیا حقیقت ہی۔ مگر شرط یہ ہی کہ جسم علاج کرو اور سہل علاج۔ چھ اجزا ہین۔

دونکا بیج۔ اور دودلکا کی جڑ۔ اور دو دونکا اور دونکا اور دو جزو یا دو نہین مین۔

اسپر حضرات مین نے قہقہہ لگایا اور کہا سبحان اللہ چھ جزو کی دوا جسمین دو جزو تو دو دونکا اور دو دونکا ہوے۔ اور دو جزو یا دو نہین۔ نواب صاحب نے کہا اسوقت ممن نے اُنکے بھی کان کاٹے۔ اگر اور مگر اور سفر اور بس۔ اور چنانچہ اور لہذا۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔

ممن نے کہا حضور یہ تو یار لوگون کے گر ہین حضور کی طبیعت مین نصیحت اندوزی کا کلفت پائی تو یہ فقرہ سوجا حضور ہنس پڑے یا نہین۔

نواب صاحب نے کہا حضرت ہمارے دوستون مین ایک ہندو صاحب ہین۔ پڑھے لکھے واجبی ہی واجبی مگر دعوی یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست اور شراب کی لت اس درجہ کہ الامان۔ انکا قاعدہ ہی کہ جب پیتے ہین تو فور بیہوش ہوجاتے ہین۔ قسم کھائی ہی کہ بے بیہوش ہوے رہین ہی گے نہین۔ جب پانی چھڑکا گیا اور نخلوہ سنگھایا گیا اور ہوش آیا تو آپ ہنسے اور کہنے کیا ہین کہ کیون تم سب کو ہمنے کیسا اُلو بنایا تھا مین نے ایک روز کہا یہ صحیح ہی مگر افسوس ہی کہ اور دون کو بناتے بناتے آپ خود بنجاتے ہین اسی طرح میان ممن بھی اور دو نکو بنانے کی کوشش مین خود ہی بنجاتے ہین۔

حضرات ناظرین بس اسی کا نام ہندوستانیت ہی۔ اب ان بزرگوار کو بیکار نہین کرون تھوڑا سا کوئی دو چار گھڑی اور شب کو سفر کرنا ہوگا۔ اور مسٹر فریزر صاحب سے وعدہ حتمی ہوگیا ہی لالہ مہراج بلی لدے پھندے تیار ہین۔ جو کچھ راے قایم کرنی ہو فوراً قائم کرلین یہ سب بالاے طاق مصاحبون کے ساتھ

خوش گپیاں اڑ رہی ہین چہل ہو رہی ہو دل لگی مذاق اور بھونڈی دل مین وقت ضائع کر رہے ہین الغرض اس حیص بیص مین شام ہو گئی جانے کا وقت قریب آگیا بیگم صاحب نے مہری بھیجکر نواب صاحب کو محلسرا مین بلوایا اور دروازے بند کرادیے اور دربان سے کہدیا کہ داروغہ کو حکم دے دو کہ اگر کوئی صاحب نواب صاحب کو بلانے آئین تو کہدین کہ نواب صاحب آرام مین ہین کھانا ذرا دیر سے کھایا تھا طبیعت کچھ بعد کچھ یونہی سی کسلمند ہے —

عفت آرا بیگم نے نواب صاحب سے میٹھی میٹھی باتین کرنی شروع کین تو آٹھ کا گجر بج گیا اب سنیے کہ مسٹر فریزر صاحب عین وقت پر بالکی گاڑی پر سوار ہو کر تشریف لائے سائیس نے اُتر کر کہا صاحب آئے ہین نواب صاحب کو ذرا اطلاع کر دو۔ کہ باہر تشریف لائین داروغہ صاحب یہ کہلائے ہوے آگے بڑھے اور باغ غرض کیا اور کہا خدا وند نواب صاحب نے کھانا آج کوئی پانچ بجے کھایا تھا سو آنکھ لگ گئی اور طبیعت کسیقدر کسلمند ہے اس حضور وہ اسوقت باہر نہین آسکتے صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہا ہم یہ کیا بولتا ہے۔ نواب صاحب تو اچھا بھلا جاگتا تھا داروغہ نے کہا۔ خداوند ہمکو اسکا ٹھیک ٹھیک حال نہین معلوم ہے۔ مگر۔ ہان۔ اون کچھ تو۔ کچھ خبر تو۔ (سر ہلاکر) کچھ خبر تو ہی صاحب۔ (ص) بڑا شرم کا بات ہے یہ بڑا شرم کا۔

داروغہ۔ پیر و مرشد نا گہانی امر کو کوئی کیا کرے —

ص۔ نائین۔ نائین۔ یہ سب جھوٹ بات ہے —

د۔ حضور اگر جھوٹ ہو تو چوری سی سزا دیجیے —

ص۔ بڑا شرم کا بات ہے صاحب۔ بالکل نو بات —

ممن اور چھٹن بھی آہستہ آہستہ بڑھے تو صاحب نے فرمایا کہ یہان پنچایت نہین مانگتا تم لوگ کیون ہمکو گھیر لیا ہے ایک کو جھلائے ہوے تھے ہی دوسرے کو یہ کہ ان لوگون کے علاوہ خدمتگارون اور آدمیون نوکرون چاکرون نے بھی طرح گھیر لیا جیسے شیر والے کے ارد گرد آدمی جمع ہو جاتے ہین صاحب غایت ہی خفا اور برافروختہ ہو کر چلے گئے اور اُنکے جاتے ہی نواب چھٹن صاحب آئے۔ پوچھا نواب صاحب کیا ہین داروغہ نے کہا حضور گاڑی سے اُترین تو عرض کرون چھٹن صاحب بولے کیون خیر باشد کہا حضور غلام کی سمجھ مین کچھ نہین آتا نواب صاحب گاڑی سے اُتر کر کوٹھی مین بیٹھے اور کہا خیریت تو ہے —

داروغہ۔ حضور۔ آٹھ بجے تک تو پوری تیاری تھی سلیسباب بندھ گیا ہمراہ جانیوالے حاضر ہو گئے سب لد لدا کے لیس کچھ اسباب ٹھیلون پر اسٹیشن بھی روانہ کیا گیا۔ اور دو خاصے کے گھوڑے بھی ریل پر بھیجے گئے اور جو جو ضروری اشیا تھین وہ بھی ساتھ مگر بنام کو نواب صاحب کے نام محلسرا سے وارنٹ آیا (مسکراکر) بس حضور کے جاتے ہی حکم آیا کہ جوائے کہدو نواب صاحب کھانا دیر کر کے نوش فرمایا تھا طبیعت خدانخواستہ ذرا بے لطف ہو گئی ہے آرام فرماتے ہین۔ اب اس وقت کسی سے نہ ملینگے اور بھی مسٹر فریزر غضب آنکھ پھر گئے۔ اور بہت ہی برد مزاج اور برافروختہ ہو کر گئے۔

چھٹن۔ اجی دریافت تو کرو کہ نواب صاحب اب کیسے ہین —

داروغہ۔ مہری کو کہ حضور کا مزاج دریافت کرے ہین —

مہری۔ (ڈیوڑھی سے) کہا ہے حاضر ہوتا ہون —

داروغہ۔ واللہ اعلم اسکا سبب اصلی کیا ہے —

چھٹن۔ بیہودہ ہین۔ للہ ول وللاقہ۔ بڑا رنج ہوا۔

ممن۔ حضور ہمکو گون کو بڑی ڈانٹ بتائی صاحب نے

داروغہ۔ بڑی بیڈھب ہوئی خداوند۔ کیا عرض کرون بڑا غضب ہو گیا —

چھٹن۔ انھین باتون سے تو ہندوستانی بدنام ہین —

داروغہ۔ اب حضور ہم تو کچھ عرض نہین کر سکتے ہین —

چھٹن۔ کوئی ایسا ہی سبب ہوا ہوگا ورنہ —

چھٹن۔ اجی بس خاموش بھی رہو۔ بیہودہ ہین خامخواہ

داروغہ۔ خداوند مین تو کانپ اُٹھا تھا واللہ۔
چھٹن ۔ کوئی پلٹن کا افسر ہوتا تو ستم ڈھا دیتا۔
داروغہ ۔ بڑی ہی خیریت گذری خداوند۔ افوہ۔
چھٹن ۔ ہم لوگ اپنے کو آپ بدنام کرتے ہین۔
ممن ۔ بڑے افسوس کا مقام ہر سرکار کیا کیا جائے
چھٹن ۔ پیسر محمد عسکری بڑے ہونہار مشہور ہین۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

داروغہ۔ حکم ہو تو پھر اطلاع کردون حضور کی۔
چھٹن ۔ ہان ہان جی بلواؤ۔ اچھے گھر مین گھس ہے
داروغہ صاحب نے ڈیوڑھی پر جا کر آواز دی تو ایک کھلائی نے جو وہین کھڑی تھی کہا۔ سرکار آتے ہین۔ باتین کر رہے ہین اتنے مین نواب صاحب برآمد ہوے۔ فرمایا داروغہ صاحب کیا نوید صاحب آئے تھے۔ داروغہ نے کہا خداوند کیا عرض کردون اسقدر خفا ہوے کہ الامان بہت ہی بد دماغ ہوے۔ پھاڑے کھاتے تھے۔ پاتے تو کچا ہی کھا جاتے۔
نواب صاحب نے کہا لاحول ولا قوۃ۔ سخت شرمندہ ہوئے بخدا۔ داروغہ نے دریافت کیا۔ آخر اسکا سبب کیا ہے حضور اُنھون نے کہا۔ بھئی کیا کہون لاحول ولا قوۃ۔ ؎

کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا اور چپ بھی رہا نہین جاتا

مگر میرا ذرا قصور نہ تھا داروغہ صاحب۔ وہ سبب ہی ایسا ہو گیا۔ کہ میرا کوئی بس نہ چل سکا لیکن مفت کی بدنامی ہوئی خیر افسوس۔ ہزار افسوس۔
نواب صاحب اور چھٹن صاحب سے جو ملاقات ہوئی تو محمد عسکری شرمندہ اور چھٹن صاحب برافروختہ۔ محمد عسکری کی گردن نیچی اور چھٹن صاحب کا چہرہ مارے غصے کے لال تھا سب خاموش سکتے کے عالم مین۔

بیحیا کی بلا دور

نواب یار آج بڑا ستم ہو گیا بھائی چھٹن صاحب۔
چھٹن۔ بھائی مجھے آج سے کہنا خبردار!!!۔
نواب۔ تم پہلے کل امور سُن تو لو بھائی۔
چھٹن ۔ سب سُنے ہوے ہین۔ سن چکے سب۔
ن ۔ ہمارا اسمین واللہ قصور نہین ہے ذرا بھی تصور ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا۔
اتنے مین چوبدار نے آکر عرض کیا کہ حضور جمال الدین صاحب آئے ہین۔ کہا بھئی اسوقت خوب آئے ضرور بلاؤ۔ اتنا جو ہوا وہ ہوا آؤ علم موسیقی سے دل بہلائین۔ اسوقت بڑا رنج ہے شاید غم غلط ہو جائے۔ میان جمال الدین آئے تو نواب صاحب نے فوراً فرمایش کی کہ بس کچھ فرمایئے جمال الدین نے کہا بہت خوب آج بہت عرصے کے بعد حاضر ہوا علیل تھا خداوند ورنہ ضرور یہ خاکسار حاضر ہوتا۔ ؎

رسید نامۂ نامی زبلدۂ بغداد چنانکہ کہ کند کارنامۂ گیتی نواب حضرت اقبال دولۂ والا	چہ بلدۂ کہ شود باغ داد جملہ بلاد چہ کاتبے کہ بود کاتب چنستہ نہاد کہ ذات پاک ویش ہست مخزن ایجاد

توئی کہ دہر بیالد زفر موکب تو چنانکہ مرکب حیدر بجنگ اہل عناد

ن ۔ یہ نواب اقبال الدولہ بہادر کی شان مین ہے۔
ج ۔ حضور یہ خاکسار نے کچھ اشعار عرض کیے تھے۔
ن ۔ ہان شاعر تو ہین ہی میان جمال الدین۔
ج ۔ حضور کے تصدق مین کچھ عرض کر لیتا ہون بندہ شاعری بہت مشکل ہے۔
ن ۔ نہین آپکا کلام بہت پاکیزہ اور عمدہ ہے صاحب۔

ج۔ حضور عرض کیا ہی خاکسار نے۔ ۵

سحر چو چہچہ پردازگشت مرغ سحر	شمال مرغ سحر از فرح کشادم پر
بیادم بحوالت برائے نظم امور	کہ روزمرہ چنین میکنیم یوقت سحر

اتنے مین داروغہ صاحب نے جو اس اثنا مین کسی خیال سے اُٹھکر چلے گئے تھے آنکر ممن کی جانب اشارہ کیا ممن باہر گیا تو داروغہ نے کہا یار اس وقت جلو مردود کی وہ چوری پکڑی ہی کہ عمر بھر یاد رکھیگا بہت بڑھ بڑھ کر بک رہا تھا کہ یہ میرا کلام اور وہ میرا کلام ہی اور چنین وچنان۔ مین نے یادگار مصنفہ جناب نواب اشرف الدولہا دخلف الرشید امیر علی صاحب مرحوم کو وزیر حضرت واجد علی شاہ مین یہ کلام پڑھا تھا۔ اور وہ یادگار یہ حاضر ہی تم وہ کتاب حضور کے روبرو پیش کردو۔ ممن سنتے ہی خوش ہو گیا۔ نواب صاحب کے روبرو میان جلو اپنی بہت بڑھ بڑھ کے توریف کر رہے تھے۔

جلو۔ حضور ایرانی لوگ میرا کلام سُنکر خوش ہوتے ہین

ممن۔ جھوٹے کی ایسی تیسی۔ کہو میش باد۔ بولو۔

ن۔ اسکا کیا ثبوت ہی کہ انکا کلام خراب ہی۔

ممن۔ خداوند انکے باپ نے بھی کبھی شعر کہا تھا۔

ن۔ اور یہ کلام جو انھون نے ابھی سنایا۔ یہ کیسا ہی۔

ممن۔ حضور یہ کتاب ملاحظہ فرمالین بس ہی۔ ۶

چراکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ن۔ یہ کیا ہی۔ یادگار ہی۔ یہ کون کتاب ہی۔

ممن۔ حضور مین نے یہ کتاب ابھی ابھی پائی ہی۔

داروغہ۔ حضور یہ نواب امیر علی مرحوم کے صاحبزادہ اکبر نواب اشرف الدولہ بہادر کی تصنیف ہی جو ہوگلی کے امام باڑے کے متولی ہین۔ بڑے ہونہار رئیس زادے اور ذی الطبع شاعر ہین اور انکے ایک بھائی سراس اور جو انیٹ مجسٹریٹ ہین یہ اشعار جو ان صاحب نے اپنے باپ کی ملکیت بتلائے تھے وہ اس کتاب مین درج ہین اور یہ نواب اشرف الدولہ بہادر کا کلام ہے حضور ملاحظہ فرمائین۔

ن۔ این ا۔ ارے میان لفظ یہ لفظ موجود ہی پھیئی واہ

ممن۔ اس جھوٹ پر خدا کی مار حضور۔ اے توبہ۔

جھمن۔ اسکو شرارت کہتے ہین خداوند جھوٹ اور ہی داروغہ۔ دروغ کو اسی سے بے فروغ کہا ہی۔ ۶

کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

نواب صاحب نے بہت کچھ لعنت ملامت کی اور کہا واقعی ہمارے مصاحب تمھاری نسبت جو کہتے تھے وہ سب سچ نکلا تمکو شرم آنی چاہیے اگر کچھ روز ہم تک جاتے تو ضرور کوشش کرتے کہ یہ سب نکال دیے جائین مگر اسکو شیخ کا قول یاد ہی۔ ۵

قدیمان خود را بیفزائے قدر
کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر

داروغہ نے کہا خداوند میر ابھی شوسُن لیجیے۔ ۵

بعزم دلبری گر آن تہمتن نامسلمان نگردل میر حرم بارین گلابی جلوہ گر گردد
ز برق حسن عالم سوز یابل کباب ہر دو دو خرمن گل آتش شبنم تر گردد

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور ممن نے اپنا کلام سُنایا۔ ۵

عجب امروز کی سیر دریان ہست	کہ جس سے کل بلا کی دور یان ہست
کہے بلبل سے بلبل گل کو ان سے	مرا دین ل کی ساری پہریان ہست

بیان ممن کے پڑھنے کے تصدق

کہ گویا بلبلون کی بولیان ہست

ن۔ سبحان اللہ۔ یہ بیان جلو کے باپ کو بھی نہ سوجھیگی اللہ بڑھ گئے کیون بیان جلو۔

جلو۔ حضور میرے کلام اور نواب اشرف الدولہ کے نواسے ہوگے

چھٹن - اسمین کیا شک ہو بلکہ غالباً (مسکراکر) تم ہی ان
نے سرقہ کیا ہوگا - میان ذرا تو شرماؤ -

جھمن - حضور خاکسار نے عرض کیا ہو - ؎

ہر شاخ مین ہو شگوفہ کاری
ثمرہ ہو قلم کا حمد باری

چھٹن - اور مین نے بھی قلم توڑ دیے ہین حضور شاعری
اسکو کہتے ہین - ؎

ما مفیمان کوے دلداریم
گرخ بدنیاے دون نمی آریم

نواب صاحب نے کہا بھئی ممن کا شعر ہم سب سے
بڑھ گیا پوریان ست اور سرپریان ست - ممن بولے
خداوند غور نہین کیا مین نے کوئی رعایت نہین
چھوڑی ہو - مثلاً ؎

کہے بلبل سے بلبل گل گلون سے
مرادین دل کی ساری پوریان ست

حضور یہ گلگلون کے لیے پوریان - ہاے کیا عمدہ کہا ہو
اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک ہنسی رہی
دارو غہ صاحب کہ طبیعت دار آدمی تھے انھون نے اسوقت
پوریان اور سولیان کے قافیے مین اسی بحر و ردیف مین
کچھ شعر موزون کیے اور سنائے - ؎

مزہ کھٹکا جائے مین جو پوچھو | ارہر کی کھچڑی اور سولیان ست
کھائے شمنون کے سر کے قابل | ہمیشہ ٹھیکان وجوتیان ست
مزہ میلے کا ہمسے کوئی پوچھے | ہجوم عاشقان واریان ست
بسنت آتے ہی عالم وجد مین ہو | خدا خیر ہو کبیر ہو لیان ست

جوانی ہو خدا ہین ہم تو لفت
اگرچہ گا بیان و گوریان ست

اسپر لوگون نے بڑا قہقہہ مارا مگر ممن نے کہا حضور ان سب
شعرون مین میرے اُس شعر کا سا لطف بلکہ مزا نہین حاصل
ہوا جسمین گلگلون اور پوریون کا ذکر تھا - جسپر گو بھیتیان بہت
ہوئی تھین مگر جھلا کر جواب دیا کہ گلگلون اور پوریون کا ذکر کسی
کے کلام مین کیونکر آسکے - میان ممن مین کسی قدر ہندو کا سا دل معلوم
ہوتا ہو - اس مذاق کی نواب صاحب نے بڑی داد دی اور میان
جملو بھی خوش ہوے کہ بالا ہمارے پا تھہ رہا - ممن نے کہا
خداوندیہ تو مسخرے اور بھانڈ الاصل ہین مگر - مگر کے بعد اور
کچھ نہ کہنے پائے بھانڈ الاصل کی لفظ پر پھر قہقہہ پڑا - اور
نواب صاحب نے کہا یہ سب سے بڑھ گئے - جھمن نے کہا
حضور بندہ بھی ایک اشعار سناتا ہو - سننے کے قابل ہو ؎

چہ خوش گفت مست امانت دلگستان

Now shall not-alcaf

نواب صاحب ان اشعار سے بہت ہی مسرور و محظوظ
ہوے اور بڑی دیر تک تعریف کی - میان جملو بہت ہی خفیف
ہوے نواب چھٹن صاحب گو بڑے رنج مین تھے کہ محمد عسکری
نے اپنی حرکت سے سب بیسون کو خفیف کیا مگر ان اشعار
اور اس تذکرے پر وہ بھی مسکرا جاتے تھے - چونکہ خود بھی
باذاق اور صافی مذاق تھے کہا نواب ہمنے جو شعر کلکتے کی نمایش گاہ
مین بھیجے تھے وہ تم نے نہین سنے -

نواب صاحب نے کہا مجھے بہت بڑا افسوس ہو کہ
مین نے نہین سنے مگر مین کمال مشتاق ہون - ؎

کان ہین مشتاق کچھ فرمایئے

نواب چھٹن صاحب نے بڑے اصرار بلیغ کے بعد
کہا حضرت دل کے کانون سے سنیے گا - مصاحبون نے
جواب دیا خداوند جانین لڑای ہوئی ہین - نواب چھٹن صاحب
نے فرمایا کہ گو بندہ شاعر نہین ہو - اور لیاقت
بھی واجبی ہی واجبی ہو - مگر اُستاد کے تصدق مین

بک لیتا ہون غرض کیا ہی مخمس ہی ۔ ۵

تقریر جو ہی تو وہ تقریر ہی بس	تحریر جو ہی تو وہ تحریر ہی بس
گئے کا کول اُلٹے کا پارہ بنجائے	تصویر جو ہی تو وہ تصویر ہی بس

منعم بکوہ ودشت وبیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

دنیا کی بے ثباتی کا کیا اچھا ثبوت ہی۔ بس اب اس سے بڑھکر اور ثبوت کیا ہوگا گئے کا کول اُلٹے کا پارہ بنجائے۔ حضرت اسکا سمجھنا دل لگی نہین ہی۔ مگر سمجھ دار کی ہر مقام پر خرابی ہی۔ سمجھا اور گیا گذرا۔ میان جمال الدین غالباً سمجھ گئے ہونگے کیون میان جملو صاحب۔

جمال الدین ایک تو یون ہی ہدف سلطنت بنے ہوئے تھے اس سوال نے اُنکو اور بھی پریشان کر دیا بہت شرمندہ ہوکر جواب دیا کہ پیر و مرشد غلام نے وہ وہ صحبتین دیکھی ہین جہان بھلے بھلے مانسون کا گذر محال ہی۔ اسپر سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ممن ۔ بھلے مانس وہان کیونکر جا سکتے ہین۔

جھمن ۔ بچہ ڑون کی صحبت اور بھلے مانس کا گذر۔

داروغہ ۔ اے لاحول ولا قوۃ ۔ کیا مجال۔

جملو ۔ حضور یہ سب میرے دشمن جانی ہین۔

نواب ۔ تمھاری دشمن تو تمھاری زبان ہی ہی۔

چھٹن ۔ آخر میاں آپ نے کہا کیا۔ ذرا تو سوچ میان۔

جملو ۔ حضور میرا مطلب یہ تھا کہ اچھے اچھے رئیس اُن صحبتون مین نہین جانے پاتے۔ بادشاہون اور شہزادون کا جن صحبتون مین گذر نہین ہوتا تھا وہان بندۂ درگاہ برسون اور سالہا سال رہے ہین۔

ممن ۔ جی گنڈے والیون تک کی صحبت رہی ہی۔

جھمن ۔ پھر وہان بادشاہون کا کیونکر گذر ہوتا۔

چھٹن ۔ فرشتون کے پر جلتے ہونگے صاحب۔

جھمن ۔ ایسا بے نکا آدمی نہین دیکھنے مین آیا۔

ممن ۔ اور دعوی یہ کہ ہمسر من دیگرے نیست۔

چھٹن ۔ یہ غرور ہی تو انسان کو مار ڈالتا ہی۔ ۵

ہر کہ گردن بر غرور افراز د
خویشتن را بگردن انداز د

داروغہ ۔ میان جملو بھی اپنے وقت کے فرعون کے سامان ہین زمین پر قدم ہی نہین رکھتے۔

جھمن ۔ مگر ایسا نیچا دیکھا چڈانے کہ عمر بھر ہاہی کرینگے چچا۔ ۵

سمجھے تھے اب مرا کوئی سر کوب ہی نہین
فرعون کے لیے کوئی موسی نہ آئیگا

حضرات ناظرین ۔ نواب صاحب اور انکے مصاحب اس دل لگی اور مذاق مین اس درجہ محو ہوگئے کہ ننی تال کے سفر اور وعدہ خلافی اور اپنی لغویت سب بھول گئے۔ ذرا خیال نہین وہی چہچہے وہی قہقہے طرہ یہ کہ چھٹن صاحب جو حضرت ناصح اور ہر اعتراض کے تھے وہ بھی اسی رنگ مین شریک ہوگئے پند و نصائح بالائے طاق وہ خود پیشوا ان کہنے لگے واہ رے ہندوستان ایک بار پھر وہ شعر پڑھ دیجیے۔ ۵

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

یہ شعر بالکل اس ملک کے حسب حال ہی ہر سالی کے لڑکے کی مونچھون کا کونڈا اور نواب عدھ کی سرکاری کا انتواے سفر باوصف وعدۂ حتمی۔ ایک عجیب و غریب اور نادر الظہور واقعہ ہی یارون گھنٹا پھوٹے آنکی۔ یہ وہی مثل ہوئی۔ اور دل لگی یہ کہ مسٹر فوز رضا کو چار پانچ گھنٹے پہلے سے اطلاع بھی نہ دی اور خود چھپ رہے

آنے ملنے تک نہین افسوس۔ اور مسٹر فریزر صاحب وہ خاکہ اُڑائینگے کہ الامان۔ ایک میان عسکری ہی کو نہین بلکہ وہ سب ہندیون کو لتاڑنے والے ہین اور سب کی خبر لینگے۔

اب سنیے کہ مسٹر فریزر صاحب نے نواب صاحب سے کہا تھا کہ ہم اور آپ چلکے آلبین ہوٹل مین ٹھینگے مگر نواب صاحب نے فرمایا کہ نینی تال مین میرے ایک دوست ہین لکھپتی آدمی اور بڑے معزز اور عالی خاندان۔ اُنکی کوٹھیان اور بنگلے ہین اُنکو مین نے لکھا تھا۔ اُنھون نے ایک بہت بڑی کوٹھی سجوا رکھی ہے ہوٹل مین ٹکنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اور منشی مہراج بلی سے بھی یہی کہا تھا نینی تال مین گرمی کے دنون مین اس کثرت سے انگریز جاتے ہین کہ ہوٹلون مین بھی جگہ وقت سے ملتی ہے اگر مسٹر فریزر صاحب کو معلوم ہو جاتا کہ نواب صاحب نہ جائینگے۔ تو وہ خط یا تار کے ذریعہ سے ہوٹل کے منیجر سے کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیتے مگر اب سر دست کیا ہو سکتا تھا۔ اگر نواب صاحب اُنکو پیشتر سے اطلاع دیتے تو وہ ایک روز مین تار بھیجکر کل امور طے کر دیتے بڑے غصے کے ساتھ یہ اسٹیشن پر آئے اور ٹکٹ لیکر روانہ ہوئے انکے درجہ مین ایک اور یورپین منیجر بارلو تھے اُنسے انسے راستہ مین یون گفتگو ہوئی۔

ہندوستانیون کی نسبت فریزر صاحب اور منیجر بارلو کی رائے

فریزر۔ (ف) آپکا کہان تک جانے کا عزم ہے۔

بارلو۔ (ب) مین بخط راست نینی تال جاؤنگا۔

ف۔ ہان تو ہمارا آپکا وہانتک ساتھ ہوگا۔

ب۔ آپ نینی تال مین کہان فروکش ہونگے۔

ف۔ مین خود نہین جانتا اسکا کیا جواب دون۔

ب۔ کیا پیشتر سے کوئی بندوبست نہین کیا ہے۔

ف۔ ایک ہندی مثل یاد ہے۔ مرچی لگے گھس گھس۔ مین نے اُردو مین اعلیٰ درجے کا استحان دیا ہے۔ لفظ نیک چوائیسی کا کوئی ترجمہ ہی نہین کر سکتا۔ پابندی اوقات اسکا ترجمہ ہے مگر ایک لفظ مین اسکا ترجمہ محال ہے۔ کیونکہ ہندوستان مین اسکے معنی کوئی جانتا ہی نہین مین اپنی بیوقوفی سے ایکبار چکھہ کھا گیا۔ ایک نواب صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بھی میرے ساتھ نینی تال چلینگے اور ایک اپنے دوست کی بھی بھجائی کوٹھی مین فروکش ہونگے مین نے صبح کو اُنکو لکھا کہ آپ اسٹیشن پر مجھ سے ملینگے یا میرے ہان اُنکے ساتھ چلینگے۔ لکھا کہ اسٹیشن کا راستہ اسی طرف سے ہے آپ مجھے لیتے چلیے گا مین جو اس وقت گیا تو سنا کہ نواب صاحب نہ نان خانے مین ہین۔ اور طبیعت کسلمند ہے کیونکہ دیر مین کھانا کھایا تھا۔

ب۔ آپ نے بڑی غلطی کی کہ ہندوستانی کی بات کا اعتبار کیا مین یہ نہین کہتا کہ ہندوستانی عموماً بے ایمان ہوتے ہین مگر یہ ضرور کہونگا کہ ہندوستانی وعدے کے پورا کرنے کو فرض نہین سمجھتے اور بقول آپ کے۔ Punctually وہ نام سے بھی واقف نہین ہین کہ کیا شے اسکے لیے ایک لفظ مین وہ واقعی ترجمہ کر سکینگے Because the article does not exist

ف۔ مجھے اسقدر غصہ ہے کہ بیان سے باہر۔

ب۔ غصے کی بات ہی ہے۔ غصہ کیون نہ آئے۔

ف۔ مجھے اطلاع تک نہین دی۔ لکھا تک نہین۔

ب۔ شراب خوار تو نہین ہے وہ نواب۔

ف۔ میرے سامنے تو پی نہین شراب۔

ب - تو انعام ضرور رکھا تا ہوگا - یا چانڈو باز ہوگا -

ف - ان لوگون کے قول و قرار کا کوئی گیونمنٹ اعتبار کرے کہین کچھ کرین کچھ -

ب - یہ ان کی تعلیم کا نقص ہے - تعلیم پائین تو یہ باتین جاتی رہین - یہ سب جہالت کا نقص ہے -

ف - اعلیٰ درجے کی تعلیم کی نسبت آپکی کیا رائے ہے -

ب - بالکل خلاف - یہ بس جہلا کی حماقت ہے کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ درجے کی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھتے ہین - پڑھے لکھے ہندوستانی گستاخ اور زبان دراز اور بے ادب ہوجاتے ہین ہماری رجمنٹ مین چار نوسکھ رسالہ دار ہین اور ایک کا نپور کا رہنے والا بھی ہے - وہ چار دن تو ہمارے مطیع ہین جو کہتا ہون وہ کرتے ہین اور حضور کہتے ہین - مگر کانپور کا رہنے والا رسالہ دار بڑا بے ادب ہے اور کبھی حضور نہین کہتا - بالکل برابر کا دعوی رکھتا ہے اور وجہ یہ کہ وہ لوگ اُن پڑھ ہین مگر کانپور کا رہنے والا اسکولون مین پڑھ چکا ہے اور فسٹ آرٹس کا امتحان دے چکا ہے -

ف - اعلیٰ تعلیم سے ہندوستانیون کو بے ادبی بڑھ جاتی ہے اور رفتہ رفتہ اور بھی بڑھ جائیگی -

ب - مگر بعض مدعیان عقل اسکو نہین سمجھتے -

ف - بنگال کی حالت دیکھیے کہ مینوسپل کے ممبرون نے گورنمنٹ کی ایک نہ سنی سب فرنٹ ہوگئے - دو ایک کے علاوہ اور سب متفق الرائے تھے - تعلیم کا یہی نتیجہ ہے -

ب - ان لوگون کو اس قدر انگریزی پڑھانی چاہیے کہ یہ کلرک کا کام کرین - ہان عربی فارسی سنسکرت کی تعلیم دیجائے تو خیر ہم بھی خلاف اسکے نہین مگر انکو تاریخی باتین اور پولیٹکل امور سکھانا اسمتھ اور مل کے کلام پر حاوی کرنا البتہ غلطی اور بڑی بھاری غلطی ہے

بربل فرقے کے لوگ اپنی جہالت سے ہم لوگون کے حق مین کانٹے بو رہے ہین - مین نے تو ایک جنرل ممبر پارلیمنٹ سے کہا تھا کہ آپ لوگ ایشیا مین بھی ایک آئرلینڈ قائم کرنے والے ہین جب ہندوستانی تربیت پاچکے ہونگے تو خواہ مخواہ حقوق کے لیے جھگڑینگے اور جھگڑا ہمارے حق مین مضر ہوگا - ہمکو اس سے کیا ملیگا - خاک - ہم تو اُن پرانے فش ہی کے ہندوستانیون سے خوش ہین - وہ لوگ جب ملتے ہین جھک کر سلام کرتے ہین جوتا اُتار کے آتے ہین ادب کے ساتھ بیٹھتے ہین اور گفتگو کے وقت حضور کے بغیر بات نہین کرتے ان لوگون سے ہم خوش نہین ہین جو ٹوپی اُتار کے جوتا پہنے ہوے آتے ہین اور منتظر رہتے ہین کہ ہم اُنسے شیک ہینڈ کرین - ہاتھ ملائین اور یہان ان باتون سے نفرت ہے -

ف - بنگالیون نے بڑی ترقی کی ہے

ب - کچھ ترقی نہین کی تجارت کام کی نہین -

ف - مگر علم و فضل مین تو ترقی کی ہے -

ب - اسوقت ہندوستان مین اور کوئی قوم انکا مقابلہ نہین کرسکتی لال بہاری گھوس کی اسپیچین واقعی قابل تعریف ہین لیکن اگر انہنے انگریزی نہ پڑھی ہوتی تو پارلیمنٹ کی ممبری کی کاہے کو سوجھتی یہ انگریزی تعلیم ہی کا نتیجہ ہے - انا ستکہ بر ماست -

ف - اگرچہ برس ادھ کوئی پیشین گوئی کرتا کہ ہندوستانی ممبری پارلیمنٹ کی کوشش کرینگے تو کسی کو یقین نہ آتا -

ب - مگر ممکن نہین کہ کوئی ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوسکے اہل انگلستان اسکو ہرگز ہرگز منظور نہ کرینگے -

ف - جسدن ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا بس سمجھ لیجے کہ اُسی روز آئرلینڈ کا پارلیمنٹ بھی غلط ہوجائیگا -

ب - مین آپ سے اسمین بالکل اتفاق کرتا ہون -

ف - مین تو خوب غور کر چکا ہون اس معاملے پر -

ب - ہندوستانی بیوجہ ہی بڑھے نہین ہین -

ف - نا - نا - ہمنے انکو سکھایا ہی کہ ہمسے لڑو - ؎

کس بنا موخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ب - آزادی اور حقوق رعایا ایسے ایسے لفظ سکھا کر ان لوگون کو ہمنے کہین کا نہ رکھا - زمین کا نہ آسمان کا -

ف - اور یہ اشتہار جو مکہ معظمہ کیا ہی اس سے اور بھی وہ شیر ہو گئے - کوئی بات ہوئی اور انھون نے غل مچانا شروع کر دیا کہ ہم مین اور فرنگیون مین کیون فرق کیا جاتا ہی -

ب - بہت صحیح ہی بڑی بھاری غلطی تھی -

ف - اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی بھلا -

ب - اب یہ لوگ ہرگز سیدھے ڈھرے پر نہین آسکتے من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست -

نواب قمر کاب محمد عسکری صاحب بہادر تو اپنی پیاری سالی بی عفت آرا بیگم کے بہتیا کے مونچھون کے کونڈے کے سبب سے روپوش ہو گئے - مسٹر فریزر صاحب نے لاکھ اصرار کیا - مانا کہ منشی مہراج بلی صاحب سے بھی وعدہ ہو چکا - ہونے دو بھلا سالی کی بات نہ مانین بیوی کا کہنا ٹال دین استغفر اللہ خیر یہ تو سالی کی پیاری پیاری باتون مین آ گئے اس سبب سے سفر ملتوی کر دیا مگر منشی مہراج بلی کہان غائب غلہ ہو گئے اسکا جواب منشی مہراج بلی صرف یہ دیتے ہین کہ من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست نواب صاحب اور منشی مہراج بلی دونون اسکے مصداق ہین - یہ ڈال ڈال تو وہ پات پات -

ریل غائب غلہ

منشی مہراج بلی نے نواب صاحب کے بھی کان کاٹے - جس روز بنی تال جانے کو تھے صبح کو تیاری کی اسباب بندھوایا جو اشیاء ضروری خریدنے کو تھین وہ خریدین اور من کل الوجوہ سفر کے لیے تیار ہو گئے - چار بجے تک سفر سر پر سوار تھا چار بجے ایک محلہ مین بحیثیت ممبر میونسپل کمیٹی موقع کی تحقیقات کے لیے گئے اب وہان زمین پر قدم ہی نہین رکھتے محلے بھر کا ناک مین دم کر دیا - انکے ساتھ اور ایک میونسپل کمشنر بھی تھے مگر فہمیدہ آدمی مولانا تاج الدین صاحب

مہراج بلی - یہ اسقدر کوڑا کیون جمع ہی -

محلہ دار - حضور ہفتے مین دو بار صاف ہوتا ہی -

مہراج - روز روز کیون نہین صاف کیا جاتا -

محلہ دار - اس گلی مین روز روز کیونکر صاف ہو سکتا ہی -

مہراج - برابر ہو سکتا ہی - یہ خوب کہی - ۶ -

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست

راوی - اے سبحان اللہ کیا موقع پر مصرع پڑھ دیا ہی -

مہراج - ہم ایک دم سے چالان بول دیگا صاحب -

تاج - مطلب یہ ہی کہ صاف رہے محلہ اس مقام پر جو یہ کیچڑ ہوا اسکی نسبت داروغہ صفائی کو رپورٹ کرنی چاہیئے تھی -

مہراج - اب رپورٹ کرو تو یہ جگہ پٹ جائے -

داروغہ - آج ہی رپورٹ کر دونگا جاتے ہی -

مہراج - کام کو کام کی طرح کرنا چاہیے ورنہ پھر گویا لبید وہی شکل ہو گی - ۷

فش کردہ ام رستم داستان
دگر نہ یلے بود در سیستان

راوی - شعر تو ایسے موقع پر حضور پڑھ دیتے ہین کہ گویا اسی موقع کے لیے مصنف نے تصنیف

کیا تھا۔

مہراج ۔ کار امروز را بپس فردا مگذار۔

راوی ۔ یہ فردا ے کی (ے) نے کیا مزہ دیا ہی۔ اور پس فردا ے اور بھی طرہ ہی۔

مہراج ۔ صفائی سے آپ لوگ پرہیز کرین تو حد ہو گئی بس اور کیا۔ ۵

صفائی مس عیب را کیمیا ست
صفائی کند ہر کہ مرد خدا ست۔

راوی ۔ ادھر صفائی کا بندوبست اور اُدھر لگے ہاتھون شیخ مصلح الدین شیرازی کے کلام کی اصلاح بھی ساتھ ہی ساتھ ہوتی جاتی ہی۔ کیون نہو۔

تاج ۔ (مسکرا کر) خوب خوب شعر یاد مین آپ کو۔

مہراج ۔ (اکڑ کر) اب تو سب بھول گیا جناب۔ ۵

شب چو عہد نماز بربستم
چہ خورد بامداد فرزندم

راوی ۔ پس یہان پر جو رک گئے۔ بربستم کے قافیہ مین فرزندم چاہیے تھا۔ تاکہ کوئی تکمین سے صحیح ہی نہو۔

مہراج ۔ اچھا آج رپورٹ بھیجیے۔ برسون کمیٹی مین ہم سفارش کرینگے کہ یہ مقام پاٹ دیا جائے۔

تاج ۔ ہان ہان ضرور یہ تو لب کا ہو گیا ہوتا اب تک مگر دار وغہ صاحب نے توجہ ہی نہ کی۔

مہراج ۔ کار امروز را بہ پس فردا مگذار۔ ع۔

این نصیحت نویس بر ربوار

راوی ۔ ابھی اور بھی بڑھ گئے۔ یک نہ شد دو شد۔

مہراج ۔ ازین مہتر تاکید کردہ اند کہ صفائی در بنجا خوب بنمودہ آید کہ صاحبان اگر گذر کنند خوب باشد چرا کہ در عدم موجودگی صفائی و موجودگی غیر صفائی ہر سہ شکایت نمودہ آید آن باعث بد نمائی ہر سہ مہمانات نمودہ شد والا نہ اینجہ بہتر شود اولی نمودہ آید۔ ۵

من بگویم کہ این مکن آن کن
من بگویم کہ کار آسان کن

بفہم شما صادق شد یا نہ شد۔

تاج ۔ قبلہ بندہ قلیل البضاعت آدمی ہی۔

مہراج ۔ الا زبان پارسی دانی شما۔

تاج ۔ مین تو اردو بھی اچھی طرح نہین بول سکتا فارسی کجا اور عربی کجا۔

مہراج ۔ من از مزمومات ایرانیان گفتگوے نمودہ شد گفتند کہ شما ہم ایرانی فصیح۔ من گفتا۔ نا من ہندی ہست فارسی نیست گفتا نا۔ دروغ و جھوٹ ست شما ایرانی

تاج ۔ آپ تو بالکل اہل زبان معلوم ہوتے ہین۔

مہراج ۔ مین نے لاکھ کہا کہ قسمین کھاتا ہون کہ مین ہندی ہون وہ برابر یہی کہا کیے کہ نہین تم ایرانی ہو۔

تاج ۔ وہ آپ کا لب و لہجہ ہی ایسا ہی۔

مہراج ۔ بسلیم سب یہی کہتے ہین۔ اور پہلے مین سمجھتا تھا کہ لوگ میری خوشامد کرتے ہین مگر یہ بات غلط نکلی۔ ایرانی خود ہی تعریف کرتے ہین۔

الغرض محلے مین حکومت جتا کر اور مستورن کو ڈانٹ بتا کر منشی مہراج بلی صاحب اپنے گھر آئے۔

تاج الدین کہ فہمیدہ آدمی تھے امور متعلقہ تحقیقات کا مناسب انتظام کیا مگر یہ حضرت صرف ڈانٹ ڈپٹ ہی مین رہے۔ اب سنیے کہ جب ہنسی مہراج بلی صاحب گھر مین تشریف لیگئے تو پھر اُتار کر بیوی کی طرف مخاطب ہو کر لون کہنے لگے۔

آج ایک مکدمے کی تحقیقات کے لیے گئے تھے ایک اور کمشنر ہمارے ساتھ تھے ہمارے سوا اور کمو کا کچھ جات تو ہی نہین

شد بدھی جانتے ہمنے جو چاہا سو کیا۔ دارو غہ کو ڈانٹ بتائی اور اب اسکو ہم موکوف کرا دینگے۔ انکی بیوی نے کہا تمکو جس کمانا چاہیے کہ اور لگی لگائی نوکری کسی کی دیو فرمایا کہ صاحب جسقدر ہمسے خوش ہین اُسقدر اور کسی کمشنر سے خوش نہین ہین وہ سب کے سب اپنی اپنی دلیلین پیش کرتے ہین اور ہم بجز ہان کے سوا اور کچھ نہین کہتے سو ہم سے صاحب خوش ہین اب ہمارا نام کونسل مین لکھا جائیگا ہمنے تو کلی کا انتظام کیا دوسرے مہتر موقوف کیے تیسرے ایک آدمی پر جرمانہ کیا اور اب قصد ہے کہ ایک آدمی کو موقوف کر دین اُنکی بیوی نے انکی پیٹھ ٹھوکی (اے سبحان اللہ) اور کہا واہ وا واہ کیا کیا نیک کام تمنے کیے ہین۔ یہ نہوا کہ دس غریب آدمی کی روٹی تمھاری وجہ سے چلتی۔ کس گھمنڈ سے کہتے ہین کہ ایک کو چھٹا دیا اور دو پر جرمانہ کیا۔ واہ۔

منشی مہراج بلی بولے کہ بیوی تم سمجھتی تو ہو ہی نہین تم سرکار دربار کی بات کیا جانو۔

بیوی - (ب) تو کسی کا روزگار لینے مین کیا گھمنڈ ہے۔

مہراج - (م) یہ تو ہمارا کام ہے کمشنر ہین کہ نہین

ب - ایسی کمشنری سے تو بے کمشنری ہی اچھے۔

م - عورت ناقص العقل ہوتی ہے نا۔

ب - اچھا بڑے کمشنر بنے ہو ہمارے بھیا کو تو دس پندرہ کا نوکر رکھوا دو۔ جب جانین کہ کچھ کھیتا رہے

م - ہم تو رکھوا دین دو سو کا نگر۔

ب - اے چلو بھی۔ دو سو کا۔ گھر کی ٹپکی اور باسی ساگ مین دو سو سے درگذری تم تو اسی کا رکھوا دو۔

م - اس مین ہماری بے عزتی ہے۔ دس کا نہین۔

ب - اے ہے۔ اور تمھارے چچا تو پانچ ہی روپے پاتے ہین اور مذکوری ہی ہین۔

م - ایسی باتین کمشنرون سے نہ کرنی چاہئین۔

ب - اے ہے۔ لو اور سنو۔ تو اب جورو اپر بھی کمشنری چلاؤ اچھی کمشنری ہے۔ او چھے ہو ہماری جان مین۔

م - ہمکو صاحب لوگ کرسی دیتے ہین برابر کا۔ ذرا تم ہم سے سمجھ کے بات کیا کرو۔

ب - پھر اس اوچھے پن سے مطلب کیا ہے۔ آدمی کو اپنی لیاقت کے موافق بات کرنی چاہیے۔

م - او چھاپن نہین۔ سمجھا تا ہون تمکو۔

ب - اے تو صاحب تمھین کرسی چھوڑ جان بیٹھا ہین ہمکو کیا سناتے ہو۔

م - کیا دل لگی باتی ہے بھلا اور کوئی تو جاکے کرسی پر بیٹھ جائے۔

ب - تمکو کتے کے مغز دیے گئے ہین بک بک بک بک بک بک زبان ہے کہ کترنی ہے۔

اس تقریر کے بعد منشی مہراج علی صاحب باہر کے کمرے مین تشریف لائے تو ایک دوست سے گفتگو مین کہنے لگے کہ یار آج کل بڑی عدیم الفرصتی رہتی ہے صبح و شام برابر شہر کا دورہ رہتا ہے مگر سڑکین تو سڑکین گلی کوچے تک ایسے صاف ہین کہ جیسے سونا اچھالتے جائیے اب ہنسے کہ سات بج گئے اور وقت قریب آگیا مگر ایک دوست جو آئے تو انسے خوش گپی مین گھنٹا بھر اور ضائع ہو گیا اور وہ ایسے بے تکلف کہ بیٹھے تو اس نیت سے کہ مکان کا حوالہ لکھوا کر جائینگے۔ فرمایا کہ حضرت منشی دلگیر کے مرثیے آپ کو سناؤن اس وقت۔ جناب کیا کلام ہے۔ ۵

کاٹ سے تیغ کے آگاہ ہے کچھ دشمن تن	
پائے دشمن سے سدا کتا ہے فرق دشمن	

برق کا کام نہیں یہ نہیں کار آہن
کاٹ کے وصف ہیں ہو جاتا ہو مکلے تیرے تن
سر پہ جب تیغ پڑی خون سے قدم تک تر ہے
موم چارہ آئنہ صابون صفت بکتر ہے

مہراج ۔ کچھ دن ہمنے بھی مرثیہ کہا تھا جناب ۔

راوی ۔ دریں چہ شک حضور ایسے ہی طبیعت دار ہین آپکا شکل کا ہے کو ہے ۔

تو کار زمین را نکو ساختی | کہ با آسمان نیز پرداختی

مرثیہ گو ہو تو حضور کا سا ۔ کیا کہنا ہے ۔

منشی مہراج بلی صاحب مجھے ہوے مزے سے دلگیر لکھنوی کے بندسن رہے ہین کہ کا سفر اور کیسا نینی تال حضرات ناظرین خود ہی غور فرمائین کہ کجا سفر نینی تال ریل کا وقت قریب کجا دلگیر کے مرثیے اور کجا بیوی سے مبرمی پولیٹکل کی ان تر انیان کہ مین ایسا اور مین ایسا اور مدد ساہی پیسا ۔ ہمچو مین دیگرے نیست مین نے یہ کیا اور وہ کیا اور اس وقت کل منیسپلٹی کی ناک ہون اگر مین ملحدہ ہو گیا تو گویا ناک کٹ گئی خیر ان چہ میگوئیون کے بعد حضرت کو یاد آیا کہ (ریل گھر جانا اور سفر کرنا ہی اسباب تو بندھا رکھا تھا ہی کرایے کی گاڑی منگوائی ۔ اب اتنے مین نوکا عمل ہو گیا کہا خدمتگار واپس آیا کہ حضور اول درجے کی گاڑی ملتی ہی سکن کلاس کی نہین ملتی ۔ کہا اچھا ۸ ریل گھر تک کے دینگے ۔ واپس آنکر آدمی نے کہا حضور ۱۲ مانگتا ہے ۔ کہا اچھا بھئی لاؤ ۔ اب سوقت جو کچھ کیگا دینگے مگر آیندہ فہمیدہ خواہد شد آدمی گیا گاڑی کے نکالنے اور گھوڑون کے جوتنے اور ساز گانٹنے مین عرصہ ہوا خیر خدا خدا کر کے گاڑی آئی ۔ اسباب لادا گیا ۔ منشی مہراج بلی مکان کے اندر گئے ۔ زنانے مین سے کوئی پون گھنٹے کے بعد تشریف لائے ۔ بیوی کے نزدیک گویا میان بڑی کڑای مہم پر جاتے تھے ۔ اعزا اقربا سخت افسوس مین کہ اب یہ بیچارے خدا جانے آئین بھی یا نہ آئین جتنے تھے سب پژمردہ خاطر اور افسردہ دل کہ خدا خیر کرے پہاڑ کا سفر ہی خدا ہی عزت رکھے تو رہے ۔

گاڑی پر سوار ہوے تو دس منٹ تک آدمیون کو ہدایت کی کہ یہ کرنا اور وہ کرنا اور چنین وچنان اور این و آن ۔ بعد خرابی بصرہ روانہ ہوے اور اسٹیشن پر پہونچے تو پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہین ۔ اب نہ یہ معلوم کہ ریل کس وقت جاتی ہی اور کس وقت آتی ہی نہ یہ معلوم کہ اب وقت کیا ہی کہ بچے ہین کسی امر سے واقف ہی نہین ۔ بالکل کورے تھوڑی دیر کے بعد گھنٹی بجی تو آپنے ایک کانسٹبل سے دریافت کیا کہ نینی تال کا ریل کس وقت جائیگا ۔ اسنے کہا نینی تال تو ریل نہین جاتی ۔ اَین نینی تال نہین جاتی ! ! ! واہ واہ اجاتی کیون نہین ہی ۔ اسنے کہا جاتی ہوگی ۔ ایک کلرک سے دریافت کیا ۔ بابو صاحب نینی تال کی ریل کس وقت جاتی ہی ۔ اسنے کہا کاٹھگودام تک جاتی ہی نینی تال نہین جاتی ۔ اَین ۔ اور کیون بابو صاحب پھر وہان سے کس سواری پر جاتے ہین کہا ۔ وہان سے موٹر پر جانا ہوتا ہی ۔

بابو ۔ (ب) آپ کہان تک جانیوالا ہی یہان سے

مہراج ۔ (م) ہم تو اس وقت کی ریل پر نینی تال جائینگے

ب ۔ ریل تو گئی ۔ بریلی کی ریل تو چلی گئی ۔

م ۔ ارے الاحول ولا قوۃ ۔ بُری ہوئی واللہ ۔

ب ۔ آخر آپ کیا سوتا تھا اب تک ۔

م ۔ ہمسے کسی نے کہا ہی نہین کہ نینی تال کی ریل چلی گئی ورنہ ہم پہلے ہی سے آجاتے ۔

ب ۔ نینی تال ریل نہین جاتا ۔ کاٹھگودام تک جاتا ہی پھر آگے نہین جاتا ۔ وہان سے موٹر یا ڈانڈی پر جاتا ہی ۔

م ۔ تو اب ریل نکل گئی غضب ہو گیا ۔ توبہ ۔

ب ۔ ریل تو پہونچا دو کوس ۔ لیکن تین کوس ۔

م ۔ بھلا اس ریل پر نواب محمد عسکری صاحب تھے ۔

ب ۔ نا ہین ۔ شو نا ہین تھا ۔ ایک ہندوستانی تھا بھگت کہین کا بڑی ہی وہ ۔ ہم نام نہین جانتا ۔

م ۔ اور بھلا مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر تھا ۔

ب ۔ تھا ہمسے بولا نواب محمد عسکری ۔ ہمارے کو دھوکا دیا ۔

م ۔ بڑا افسوس ہوا ۔ مگر اب پچھتائے کیا ہوت ہی کہ چڑیان چگ گئین کھیت ۔

منشی مہراج بلی صاحب اپنا سامنھ لیکر اسٹیشن سے بیرنگ روانہ ہوے اسباب دوسری گاڑی پر لاد کر گھر بھیجا ۔ خود بدولت نواب محمد عسکری صاحب کے مکان پر تشریف لیگئے جب گاڑی کوٹھی مین پہونچی تو نواب صاحب سمجھے کہ مسٹر فریزر صاحب آگئے گاڑی کی گڑگڑاہٹ سنتے ہی ایک کمرے مین چھپ رہے اور مصاحبون سے کہدیا کہ کہنا ابھی تک آنکھ نہین کھلی آرام مین ہین ۔ کمرے مین دبکے بیٹھے تھے کہ چوبدار نے عرض کیا حضور منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ہین مگر نواب صاحب کو یقین نہین آیا انکے دل پر جم گئی کہ مسٹر فریزر صاحب ہی ہین آدمی کو چپکے سے بلا کر کہا بھئی ذرا خدا غور کر کے دیکھیو مہراج بلی صاحب ہین یا فریزر صاحب ہین

اتنے مین مہراج بلی کوٹھی کے اندر داخل ہوے مصاحبون نے آداب عرض کیا ۔ پوچھا نواب صاحب کہان ہین ۔ اب کوئی جواب نہین دیتا ۔ سب خاموش ایک ایک کی صورت دیکھ رہا ہے کہ اتنے مین نواب صاحب تشریف لائے ۔ کہا بھئی والد مین سمجھا تھا کہ مسٹر فریزر صاحب بھی تمھارے ساتھ ہی آئے ہین مجھ سے وعدہ خلافی ایسی ہوئی کہ اب مین اُنکا منھ نہین دیکھا سکتا بڑی بُری ہوئی ۔ مگر مضی ما مضی گذشتہ را صلوۃ ۔ مہراج بلی نے دریافت کیا کہ آپ نے سفر کیون ملتوی کر دیا ۔ کہا بس اسکا حال نہ پوچھیے ۔ ہندوستانیت کو خدا غارت کرے ۔ مہراج بلی نے کہا مین سمجھا نہین کہ ہندوستانیت کے کیا معنی اور ہندوستانیت نے کیا برائی کی ۔ کہا بھائی صاحب مین والد اسباب روانہ کر چکا تھا اور لطف یہ کہ گھوڑے ریل کے اسٹیشن پر بھیجے اور تراب علی کو ہمراہ اُنکے بھیجا کہ ہمارے آنے کے منتظر نہ رہنا وقت پر ریل پر گھوڑون کو چڑھا دینا اور تم ساتھ جانا ہم فرسٹ کلاس مین ہونگے وہ گھوڑے تو روانہ ہو گئے اور تراب علی اُنکے ساتھ گئے اور اسباب کی ٹھیل اسٹیشن سے واپس آگئی اور ہم یہان بیٹھے دندنا رہے ہین فریزر صاحب اگر مجھے اس وقت پائین تو ذبح ہی کر ڈالین والد مگر المعذور ۔ وہ ہے ۔ وہ المعذور و مجبور ۔ میرا کیا قصور ہی آسمین ۔ اب آپ اپنی سرگذشت کہیے ۔

منشی مہراج بلی نے اصرار کیا کہ پہلے آپ فرمائیے کہ التوا کا سبب کیا تھا ۔ پھر میرا حال زار سنیے ۔ ایک داستان ہی نواب محمد عسکری صاحب نے التوا سفر کا سبب اصلی بتا دیا کہ ہماری سالی صاحب تشریف لائین اور اُنھون نے ہمکو مجبور کیا کہ ہرگز ہرگز نہ جاؤ اُنکے بڑے لڑکے کی موتجھون کا کونڈا ہونیوالا ہی ۔ اس تقریب کے لیے اُنھون نے روکا اور لاکھون قسمین دین کہ ہرگز ہرگز نہ جاؤ ۔ اگر تم جاؤگے تو مین عمر بھر نہ بولونگی اور مجھے بڑا ہی رنج ہوگا اور یہ اور وہ ۔

الغرض مجھے بالکل مجبور کر دیا ۔ آخر الامر نہ چاہتے ہوے گھر مین چھپ رہا ۔ اور صاحب آئے ۔ وہ بہت ہی بد دماغ ہے اگرچہ شدنی بود شد اب اپنا حال بیان کیجیے

منشی مہراج بلی نے کہا ہم آپکے یہان سے رخصت ہوکر گئے تو ایک کاغذ آیا کہ کل فلان موقع پر جاکر تحقیقات کیجیے ہم اور مودی تاج الدین صاحب گئے وہان ضروری امور کی تحقیقات حسب صفائی کی تاکید کی داروغہ کو بلوایا۔ وہان ٹھائین ٹھائین رہی یہان سے گھر پر آئے تو اسباب بندھوانے اور لدوانے اور کرائے کی گاڑی منگوانے مین عصہ ہوگیا۔ گھر کی گاڑی کھلی ہوئی ہی سیر ہوا مین جانا مناسب نہ تھا سٹیشن پر پہونچے تو سنا گاڑی روانہ ہوگئی۔ این چلیے اپنا سامنہ لیکر رہ گئے۔ دریافت کیا کہ نواب محمد عسکری صاحب پریلی کی گاڑی پر گئے ہین سنا کہ نہین۔ پوچھا فریزر صاحب گئے ہین۔ سنا ہان۔ اسباب گھر بھیجا خود یہان آئے کہ آپ سے دریافت کرین کہ آپکی سرگذشت کیا ہی۔ داروغہ نے مسکرا کر دبے دانتون کہا حضور دونون صاحب ایک سے ملے۔ اور فریزر صاحب اپنے دل مین بہت پریشان گیا ہوگا اور برا مانے کی وجہ ہی ہی۔ اس سے وعدہ کیا کہ ہمارے دوست کی کوٹھی مین چلکے اترنا۔ آپ ہوٹل کا ہرگز ہرگز بندوبست نہ کیجیے گا اور انکو اطلاع تک نہ دی کہ ہم نہ جائینگے۔ جل بھن کے خاک ہوگیا ہوگا۔ محمد عسکری نے کہا پھر اب تو جو ہوا سو ہوا۔ ؎

نو بہار است بیا تا در خمار زنیم	بر تہی دانیم قدح و خشت پر از زنیم

ع دلما ز صد غم و خرقہ و سالوس گرفت

داروغہ کھلکھلا کر ہنس پڑا کہا حضور یہ سب صحیح ہی۔ مگر بڑی بدنامی ہوگی۔ نواب صاحب نے اسکے جواب مین یہ شعر پڑھا ؎

گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان	
مانمی خواہیم ننگ و نام را	

مہراج۔ (م) آخر حضرت یہ تو فرمایئے کہ یہ سبب کیا ہوا آپکا تشریف لیجانا کیون ملتوی ہوگیا مین تو اپنی بیوقوفی کیوجہ سے نہ سمجھا

نواب۔ (ن) آپ بھی والدہ طرفہ معجون ہین صریح کہا سمجھا چکا کہ ہماری سالی آئین اور انھون نے اصرار کیا کہ لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہی اور آپ ابھی وجہ دریافت کررہے ہین تو مین اسکو کیا کرون۔

م۔ ہان یہ باعث ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔

ن۔ بھائی یہ ہندوستان۔ کون ہندوستان ؎

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل	
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا	

ہزار ہا بار یہ شعر پڑھے مگر والدہ سیری ہی نہین ہوتی

م۔ اور صاحب جاکے وہان ٹکینگے کہان۔

ن۔ واللہ اعلم۔ کسی ہوٹل مین ٹک جائینگے۔

م۔ مگر دقت تو ہوگی۔ تکلیف تو ہوگی۔

داروغہ۔ حضور کی پاپوش سے۔ آپ تو مزے سے بیٹھے ڈیڑھ خانگانے کو گرا رہے ہین۔ بچارے فریزر صاحب اپنی آپ بھگت لینگے حضور کو کیا لگی ہی ؎

صبح و جام سے گذری ہی	شب دلارام سے گذری ہی
آخرت کی خبر خدا جانے	اب تو آرام سے گذری ہی

مگر واقعی ہندوستانی لوگ اسی سبب سے بدنام ہین اور حضور نواب چھبیٹ صاحب بہادر خدا گواہ ہے ؎ والله جو غلام کو ذرا بھی معلوم ہوا اس وقت کہ اس التوا کا سبب کیا تھا۔ ہمارے سرکار تو ایسے جاکے چھپ رہے کہ توبہ ہی بھلی اور صاحب سنکر سناٹے مین ہوگئے اور چہرہ مارے غصے کے سرخ اور ریحان ؎

کاٹو تو لہو نہین بدن مین	

اور رحمن اور رحمن جب سامنے آئے تو غضب ہوگیا۔ آگ بھبوکا ہوگئے بہت ہی بگڑے کہ تم لوگ کیا ہمکو تماشا سمجھا ہی بھاگ جاؤ یہان سے اور یہ دونون

اُلٹے پانون فقر و ہوگئے۔ یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ داروغہ صاحب نے آنکر کہا حضور مسٹر فریزر صاحب کا بیرا آیا ہی کہتا ہی صاحب بڑے خفا تھے۔ چپراسی جو ساتھ گیا تھا اُسنے بیرا سے کہا کہ صاحب کو نواب صاحب نے بڑا خفا کر دیا نواب صاحب نے بیرا کو بلوایا۔ بیرا نے جھک کر سلام کیا نواب صاحب نے پوچھا کہو تمھارے صاحب گئے۔ کہا ہان ہجور گئے مُدہجور سے بہت بیجار (بیزار) تھے۔ چپراسی سے راستہ مین دو چار بر یا کہا کہ نواب نے ہمکو دھوکا دیا۔ اب ہم اُنکے دھوکے مین نہ آئینگا اور اٹی سن (اسٹیشن) پر صاحب لوگون سے بھی شکایت کی۔ کہن کہ ہمسے اداد اکر کے نکل گیا نواب ہم ہوٹل کا کچھ سامان نہین کیا۔

نواب - ہماری طبیعت سُست ہوگئی۔ ہمین ہمارا کیا قصور ہی ہمنے تو سامان کر ہی لیا تھا۔ مگر اتفاق۔

بیرا - ہان ہجور اتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے۔

داروغہ - ارے بھئی گھوڑے بنی تال پہونچے۔

نواب - ہان گھوڑے تو ہم بھیج چکے تھے بھئی۔

بیرا - ہجور بڑے بھبھاتے رآم دہائی۔ اور۔

نواب - اچھا پھر ہم مجبور ہین۔ ہمارا کیا بس ہی۔

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

بیرا - ہان حضور تو یہی ہی سکا دُکیا جاوے۔

راوی - نواب صاحب نے شعر بھی خوب ہی برمحل پڑہا اور بیرا بھی خوب تہ کو پہونچ گیا۔ دونون ایک نمک کے ملے۔

داروغہ - تم اِس شعر کے معنی سمجھے میان بیرا صاحب

بیرا - ہان ہجور اتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے۔

ممن - کیا خوب یک نشد دو شد بہت خاصے۔

چھٹن - آدمی مذاق کا معلوم ہوتا ہی۔ واہ بھئی بیرا۔

چھٹن - بڑے افسوس کا مقام ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔

شوق ہر رنگ رقیب سر و سامان نکلا
قیس تصویر کے پردے سے بھی عریان نکلا

جو کام ہندوستانیون نے کیا اللہ کی عنایت سے پورا ہی ہوا اور اس لغویت کو ملاحظہ فرمایئے کہ سالی کے لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہی اور حضور چمپت۔ اب صاحب سے ملتے بھی نہین۔ تمنے واللہ ڈبو دی۔ رہی سہی اور بھی ڈبو دی۔

نواب - یار ہٹ دھرمی کی سند نہین چھٹی صاحب۔

چھٹن - بس خاموش رہو اور دل مین شرماؤ۔

ن - اچھا ہمارا کیا قصور ہی۔ بھائی صاحب ہمین۔

چھٹن - آپکا نہین صاحب۔ قصور تو میرا ہی سراسر۔

ن - آپکا قصور تو خیر مگر ہوئی بیڈھب۔

چھٹن - اب وہ سب انگریزون مین ذکر کرینگے۔

ن - پھر منھی ما منھلی اب کیا ہو سکتا ہی بھلا۔

چھٹن - دن کو اُنسے ملنا تھا آپکو کوئی اور معقول حیلہ کرنا تھا۔ بس چھٹی ہوئی۔ مگر تم تو چلے بھی کُراہ۔

ن - اول تو بندہ اب اُنسے ملے ہی گا نہین۔ واللہ۔

چھٹن - یہ نہ کہیے۔ ملاقات کہین نہ کہین ہوے ہی گی

ن - دور دور کی صاحب سلامت کر لی بس۔

چھٹن - خدا کرے ہوٹل مین کوئی جگہ ملجائے۔

ن - ہوٹل مین کوئی جگہ ملے ہی گی۔ اسکا کیا۔

چھٹن - بھئی سُنتا ہون گرمی۔ کے دنون مین وہان ہوٹل مین بھی جگہ نہین ملتی صاحب لوگ جتی جتی ٹوٹ پڑتے ہین۔

ن - خدا خیر کرے۔ تو تو آگ ہی ہوگیا ہوگا۔

چھٹن - یہی تو بڑا خیال ہی اور خیال کیا ہی۔

ن - تو پھر اب تو کچھ نہیں ہو سکتا بندہ نواز -

م - گذشت آنچہ گذشت اب کیا ہو سکتا ہے ... ع

چرا کارے کند عاقل کہ بانجا آید پشیمانی

ن - تو حضرت یہان عاقل آپ نے کسکو قرار دیا ہے - عقل تو چانڈو کے چھینٹے کے ساتھ غفر رہو گئی عقل کجا ؎

تو ای خرد ندیدم چو کشد دکار خود را
بہ جنون حوالہ کردم ہمہ کار و بار خود را

بس عقل کو رخصت دیدی - برطرف کر دیا - ع

والدہ ہوشیار دی ہے و مست ہے - ؎

ہوش ست کہ ما را بصد زور و زرست | فارغ بال آنکہ از جہان بیخبرست
در بیغہ نمیکنند در غان سر باد | ہر چند کہ بیغہ از نفس تنگ تر ست

دار و نحمہ حضور جمیل رباعی ہے - خدا گواہ ہے - قلم توڑ دیے ہین والد کیا کہنا ہے ع -

ہر چند کہ بیغہ از نفس تنگ ترست

م - ایرانیون کا کلام ہے نا - کیا کہنا ہے -

ن - مین ایسے ویسے شعر تو پڑھتا ہی نہین -

ممن - حضور میان جملو کا کلام سننے کو بہت جی چاہتا ہے کیا خوب فرماتے ہین بڑے شاعر غزا ہین -

ن - کیا کہنا ہے صاحب مگر حافظ اور سعدی اور شمس تبریز وغیرہ نے انکے کلام کا سرقہ بہت کیا ہے - اور ہمکو والد یہ بات پسند نہین -

ممن - حضور میان جملو عربی گو بھی ہین خیر سے -

ن - یہ سب کچھ ہین شہوار کیا بُرے ہین نیلیانی مین کسقدر دخل ہے گلچے کتنے اچھے ہین ہمنے ایک غزل کہی تھی مگر استاد کی اصلاح ابھی اسپر نہین ہوئی ہے - سنیے گا - جناب مولوی جمال الدین صاحب -

سمنبر چشم دریا بار کی کیا خشکی جاتی ہے | چھپا ہے دشت مین جیحون و مصر افغانی ہے

جملو - ای سبحان اللہ کیا بات پیدا کی ہے - اور جیحون کا لفظ خوب فرماتے ہین آپ -

ممن مسکرا کر خاموش ہو گیا اور نواب بصیر جب بھی مسکرانے لگے نواب چھٹن صاحب بھی سمجھ گئے کہ دل لگی مذاق ہے - مگر میان جملو اور منشی معراج علی دونون نے تعریف کی - نواب صاحب نے دوسرا شعر پڑھا - ؎

طرارہ بھر کے پہونچا ایک دم مین لامکانون تک
سر زخمگان گور بھی کس درجہ عالی ہے

جملو - خدا گواہ ہے کیا بلاغت ہے کلام مین -

معراج - اب اس سے زیادہ عالی قافیہ کیا باندھیگا کوئی بس انتہا ہے ہان جناب اور اشعار فرمائیے - ؎

شکار آہو چین و ختن گرد اب عالم ہے
نہنگ قلزم سیماب بندوق و نالی ہے

م - گرد اب عالم ای سبحان اللہ واہ وا - واہ -

جملو - اور نہنگ قلزم بہت دقیقہ رس آدمی ہین واہ کیا پاکیزہ کلام ہے -

راوی - آپ دونون طرف سے دقیقہ رس آدمی ہین -

ن - حضرت کہنا بہت مشکل ہے عرض کیا ہے - ؎

رہا آشفتہ حیران ہر نگ غنچہ خندان
ہمارے توسن عمر روان کی بیلگامی ہے

ممن - حضور یہ بینظیر شعر ہوا ہے - قلم توڑ دیے ہین اسکو سمجھے میان جملو -

جملو - جی بندہ خوب سمجھ رہا ہے - کیا نئے سمجھ ہون -

راوی - سمجھے اور تبھر کے ہوے اس سمجھ کے صدقے -

ن - شعر تو اسمین ایک ہوا ہے - ذرا غور کر کے سنیے -

کسی کے نالۂ پرسوز نے طوفان اٹھایا ہے
عجب نیلے کے خشک و تر کی بے طرفی بجا ہے

بہائے ہین دُر مضمون شرر آتش گل پر
طبیعت اصغر موزون کی دنیا سے نرالی ہے

ممن اور جھٹن صاحب اور دارد غہ صاحب نے ملکے ان دونون کو خوب بنایا اور یہ دونون حضرات خاک نہ سمجھے کہ یہ کس پہ ہو رہی ہے بعد اسکے جاسہ خاست ہوا حضرات ناظرین مسٹر فریزر صاحب بیچارے تو نینی تال مین جاکر زحمت مین پڑے - نہ پہلے سے ہوٹل کا بندوبست کیا تھا اور نہ کسی دوست کو لکھا تھا وہان پہونچے تو انمین ہوٹل مین جگہ نہین - ہل کے ہوٹل مین سب کمرے رُکے ہوئے - کلن کے ہوٹل مین ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر مجبوری سے ٹکے ہوے کہا یون ہوٹل مین مسافرون کی کثرت - پرس کے ہوٹل مین تل رکھنے کی جگہ نہین - فریزر صاحب بیچارے کو آخر لاماربزار خرابی ایک کوٹھی کے تین کمرے دس گنے کرایے کو ملے اور اسی کو یہ غنیمت سمجھے - مگر جو یورپین ملا اُس سے انھون نے ہندوستانیون کی وعدہ خلافی کی شکایت کی

مونچھون کا کونڈا

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے
یہ زرد زرد ہرا ک شجر ہری ہری ہو جائے

الحمد اللہ - آج گلشن مضمون مین وہ روح افزا بہار ہے کہ ماہ فروردین بھی اسپر نثار ہے - زہا دصد سالہ کے ہاتھون مین جام مُل ہے اور یوسف گل کی بغل مین زلیخاے مُل ہے حوران بہشتی خلد علیین اور مسجان ملاء اعلیٰ چرخ بریں سے فرش زمین پہ بہار کا جوبن لوٹنے آئے ضوان اگر اس بہار طرب افزا کو دیکھ پائے تو بہشت کو بھول جائے باغ بہشت مین یہ بہار جانفزا کہان حوروں مین یہ حسینیان ہند کا سا ناز و انداز و کرشمہ و ادا کہان ؎

کہین کیا کیون جنان مین رہ کے ہم گھبرائے جاتے ہین
مسن حورین جوان ہم بوڑھے غمزے کسکو بھاتے ہین

یہ اس محفل طرب کا ذکر مذکور ہے جسمین ہر معشوقہ رہ و مثال رشک حور دور از تصور ہے - ؎

این چہ بزم ست کہ لب بر لب جام ست اینجا
باد ہ خور شید و قدح ماہ تمام ست اینجا

نواب عفت آرا بیگم کے صاحبزادہ بلند اقبال دجستہ خصال کی مونچھون کے کونڈون کی تقریب کی دھوم دھام اور تزک احتشام یادگار زمانہ بلکہ بجاے خود ایک پُرلطف و دلربا فسانہ ہے انکی مہری منّی سات سہاگنون بہی زنون کو جاکے ایک ایک لونگ دے کے آئی کہ جمعرات کے دن بیگم صاحب کے ہان صحنک ہے - آپ نور کے تڑکے گجر دم تشریف لایئے گا بیگم صاحب نے تاکید کردی ہے ضرور ضرور آیئے گا - ادھر سنار کو حکم دیا گیا کہ چاندی کی سات تڑکاریان تیار کر - ایک سونے کی پیالی بنوائی گئی سات تھمن تیار کرائی گئین جنمین سچے موتی اور چنیان تھمین کریب کے سر خارخ سات ڈوپٹے منگوائے جنمین پٹھا لگا ہوا تھا - چوڑیون کے سات سچے جوڑے آئے -

جمعرات پیرون کی کرامات کے دن دھر صبح کا سپیدہ ظلمت زنان نمود ار ہوا اُدھر خاص پزنے آنکر بہ طہارت تمام و احتیاط مالا کلام اچھوتے پانی سے زردہ پکایا لگن اور رنگ کو غوطہ دیکر علیحدہ رکھدیا - ہاتھ کی بٹی ہوئی سوّیان بمین بیگم صاحب کی بڑی تاکید تھی کہ ڈھیکلی کی سوّیان نہون - اسپنیالہ نہین دیجاتی - خاص پزنے دمین محلسرا مین بھیجین اور سات کورے طباق آئے ایک کمرے مین اسی غرض سے فرش بچھا تھا - اُس فرش پر نیا دستر خوان بچھایا گیا - مہری نے طباق اور دمین رکھدیے - سہاگنون نے صحنک کے طباق نکالنے شروع کیے بیگم صاحب

نے پنچنی ہتون کو حکم دیا کہ ساتون ڈوپٹے لے آؤ ساتون نتھنین مغلانی کو حکم دیا کہ چاندی کی ترکاری کو حوض مین غوطہ دے کر پاک کرے۔

چوڑی والی نے کہ بڑی سجیلی نکیلی۔ بانکی اور شیرین ادا کم سن عورت تھی سات سچے جوڑے چوڑیون کے نکالے مچھلی اور گوکھرو کے بند تھے۔ اور بانک کی کرملی اس لاابالی اور جوانی کے نشے مین متوالی چوڑی والی کے ہاتھون مین جو کالی کالی چوڑیان تھین وہ خود بڑا جوبن دکھاتی اور دل کو لبھاتی تھین یہ پری چہر برق دم چوڑی والی فن لبسری مین طاق اور اسوقت اس شعر کے مضمون کی مصداق تھی

۵	سیہ چوڑی بہ دست آن نگارے بہ شاخ صندلی پیچیدہ مارے

غیر ساتون طباق پر چوڑی کے جوڑے رکھے گئے اور ایک چاندی کی رکابی مین آٹا منگوایا گیا اور اسمین چاندی کی چوکی رکھی گئی اور گھی ڈالا گیا۔ اور ناڑے کی چار بتیان گولی گئین اور سہاگ کے عطر کی شیشی رکھی گئی بیگم صاحب نے سیل کا کونڈا منگوایا اور اسمین سے سویان نکالین۔ اور کونڈے کو بالائی سے بالکل ڈھک دیا اور اسپر نیلا کپڑا چھڑکا۔

صندل کی ٹکیان سونے کی پیالی مین گھسی ہوئی تھین عفت آرا بیگم نے صندوقچے سے ایک اشرفی نکالی اور پیالی مین ڈالی۔ اور پانچ اشرفیان چوک مین چراغی کی رکھین بیگم صاحب دست بستہ حاضر کھڑی ہوئین سہاگنون نے نتھنین پہنین اور سرخ کریب کے ڈوپٹے اوڑھے بیگم صاحب نے نیگ ان سے کہا کہ آپ اسپر نیاز دیجیے۔ جب نیاز ہو چکی تو بیگم صاحب نے کہا بسم اللہ سب کے اپنی اپنی حسنک سے زردہ کھایا اور اپنی اصطلاح کے موافق حسنک کو جھٹلایا اسکے بعد مولوی صاحب بلوائے گئے کہ سیل کے کونڈے پر نیاز دین مولوی صاحب نیازدی اور پانچ اشرفیان جو بیگم صاحب نے اسپر رکھی تھین لیکر جامے مین پھولے نہ سمائے۔ پانچون گھی مین۔ چھپڑی اور دو دو مولوی صاحب کے لیے چین لکھتا ہی۔

جب سیل کے کونڈے پر مولوی صاحب نیاز دیچکے تو لڑکے کی سگی بہنون اور چچازاد بہنون نے لڑکے کی مونچھون پر صندل لگانے کا قصد کیا مگر نیگ کے بارے مین تکرار کی۔ بیگم صاحب نے مغلانیون کو حکم دیا کہ کشتان گلابین ان کشتیون مین بھاری بھاری چوڑے تھے اور سچی چوڑیان اور نتھین جب بیگم کی تکرار کی گئی تو بیگم صاحب نے پہلے اشرفیان اور بڑھادین اور کہا بیٹی جلدی لگا دو۔ کوئی قصیدہ چھانٹ دے

بہنون نے کٹوری مین مقیش کی مونچھین رکھین اور اشرفی مین صندل بھر کر کٹوری مین سے لڑکے کی مونچھون پر لگایا۔ مان نے سہرا ہٹا کر بلائین لین۔ اسیطرح پھپھی درخالہ نے بھی بلائین لین اور سب نے روپے نچھاور کر مہترانی اور دھوبن اور کہرن کو دیے۔

مہری باہر دوڑ کر چوبدار کو حکم دے آئی کہ نوبت بجواؤ معاً باد بہاری بجنے لگی جسکے شور سے سامعین کا دل عشرت آشنا بنگیا اور روح فرط شادی و فور طرب سے وجد کرنے لگی۔

ادھر چوبداروں اور چپراسیون نے مہری سے کہا ہماری طرف سے سرکار مین مبارکباد شد کہدو ہم اسی دن کے منتظر تھے آج خاطر خواہ انعام پائین۔ خوشی خوشی گھر جائین۔

مہری نے آن کر دست بستہ عرض کی سرکار حملے نے مبارکباد شد کہی ہی۔ اور کہتے ہین اسی دن کے منتظر تھے بیگم صاحب نے حکم دیا کہ حملے کو پانچ اشرفیان دلوا دی جائین۔

اب سنیے کہ کسی ضرورت سے عفت آرا بیگم نے نواب محمد عسکری کو اندر بلوایا تو نواب صاحب اس چوڑی والی کو دیکھکر لوٹ گئے

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ
صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

باتین تو عفت آرا بیگم سے کرتے ہین مگر نظر اُسی قتالہ کی طرف ہی۔ بیگم صاحب بھی انکی چتونون اور بیقراری اور وحشت کی گفتگو سے سمجھ گئین۔ ع

رخ میری طرف نظر کہین اور

عسکری۔ (ع) یہ چوڑی والی تو نئی دیکھنے مین آئی۔

عفت آرا بیگم۔ (عفت سے) مین کیا پوچھتی ہون تم کیا جواب دیتے ہو۔

ع۔ اچھا غور کرکے اسکا جواب دونگا کل تک۔

عفت۔ چوڑی والی سے اور اس بحث سے کیا مطلب کہ مین کیا کہہ رہی ہون اور تم اُسکے جواب مین اس چوڑی والی کا شجرہ دریافت کرتے ہو۔

ع۔ جی نہین۔ اسکو پہلے کبھی دیکھا نہ تھا۔

عفت۔ یہ تو کوئی پانچ چھ مہینے سے آتی ہی۔

ع۔ بے سمجھے بوجھے ایسی عورتون کا گھر مین بلانا ٹھیک نہین ہی۔ ہماری تو صلاح نہین ہی۔

عفت۔ اہو یہ تو محلے کی جھوکری ہی۔ سامنے ہی تو رہتی ہی جانی بوجھی ہی۔

ع۔ ہان تو خیر مضائقہ نہ اور اسکا خیال ضرور رکھنا چاہیے اگر جانی بوجھی ہی تو خیر۔

عفت۔ ہمارے یہان بھی اسکا بڑا خیال رہتا ہی

ع۔ کیون نہ رہے ضرور خیال رہنا چاہیے۔

عفت لے اب تم جاؤ مگر میری بات یاد رکھنا۔

ع۔ ذرا سا ٹھنڈا پانی پیونگا۔

نواب صاحب کو پیاس تو خیر صلاح ہی تھی شربت دیدار کے البتہ پیاسے تھے چاہتے تھے کہ کسی بہانے سے ذرا اور موقع گھورنے کا ملے بیگم صاحب نے ایک پیش خدمت کو حکم دیا کہ آب خاصہ لاؤ چاندی کے کٹورے مین ڈھاک کے پانی آیا۔ نواب صاحب نے پی کر کہا افوہ اسقدر ٹھنڈا ہی کہ دانت بجنے لگے گلوری کھا کر باہر چلے مگر قدم نہین اُٹھتا۔ جی چاہتا ہی کہ اس چوڑی والی کے صدقے ہو جائین۔ قربان ہو جائین۔ اپنے کو نثار کردین دروازے کے پاس پہونچکر پھر کے ایک نظر پھر دیکھا اس عرصے مین چوڑی والی کہ بلا سے بے رحم اور شوخ طبع تھی تاڑ گئی کہ نواب صاحب رنجھے ہوئے ہین آگیا دل جبتک نواب صاحب عفت آرا بیگم سے باتین کرتے رہے اور اُس مہوش کو گھورتے رہے آنسو سوکھ کر وٹین بدلی ہونگی کبھی ڈوپٹے کے آنچل کو ہٹا دیا کبھی گوری گوری گردن دکھائی کبھی مسکرانے لگی کبھی کھلکھلا کر شوخی کے ساتھ ہنس دی۔ الغرض ہر ادا نے انکی رگ جان پر نشتر کا کام کیا۔ ؎

ناز گو اُٹھائے ہین سب نہ زندہ ہی کرنیوالے
ڈھونڈھ لیتے ہین بہانہ کوئی مرنے والے

باہر آئے تو آہ سرد بھر کر عفت آرا بیگم کے شوہر یعنی اپنے ہم زلف نواب رونق جنگ کے کان مین کہا بھائی صاحب آج تو بندہ قتل ہو گیا زندہ۔ واللہ وہ صورت دیکھی ہی کہ پرستان کی پری کی کیا اصل حقیقت ہی سبحان اللہ خدا گواہ ہی سانچے کا ڈھلا ہوا سراپا ہی۔ ہائے کیا صورت ہی۔

رونق جنگ نے جواب دیا کہ تم واللہ بڑے نالائق آدمی ہو بہو بیٹون کو تکتے ہو۔ کہا بھائی صاحب وہ بہو بیٹی نہین ہی مین آپکے ہان کی چوڑی والی کا ذکر کرتا ہون۔ رونق جنگ ہنسکر بولے یہ کہیے تو آپ اُس چھوکری پر لٹو ہو گئے قیامت کی صورت ہی۔ واللہ اور ابھی۔ ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن

اسپر بہتوں کا دانت ہی حضور کو بھی اسکی نگاہ ناز نے گھائل کر دیا۔

نگارین دختر بہ از سرش ہوش
چہ دختر بابیاست دوش بر دوش

عسکری ۔ کیا شعر پڑھا ہی واللہ عمر بھر یاد رہیگا

رونق ۔ اس شعر دلکش کو ورد زبان کر لو صاحب

ع ۔ واللہ اسی قابل ہی بس ورد کر لیا بھائی۔

رونق ۔ اور شوخی کا تو اس چھوکری پر خاتمہ ہی۔

ع ۔ مین کوئی پانچ منٹ سے زیادہ نہین بیٹھا ہونگا۔ مگر اس عرصۂ قلیل مین اُسنے ہزار رون کر ڈالین بدلین۔

رونق ۔ کہا نا مین نے کہ شوخی کا اس چھوکری پر خاتمہ ہی

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

ع ۔ بھئی شعر بھی ورد زبان کر ڈالنگا۔

رونق از برائے خدا یہ شعر ایسے موقع پر بے استعمال کرنا۔ یہ ایک بزرگ کا کلام ہی۔ جناب مولانا محمد انتساب زبدۂ کاملین مولانا بالعلم والفضل اولنا محمد ابو الحسن صاحب المتخلص بہ حسن تخصیلدار پنشن خوار کا کلام ہی۔ یہ بڑے سعدن بزرگ ہین انکا کلام اور چوڑی والی کی چھوکری کی شان مین۔

ع ۔ بیجا ارشاد ہوا۔ شاعر کا شعر مال وقف ہی۔ ہمکو اختیار ہی کہ اپنے معشوق کی شان مین استعمال کرین عام اس سے کہ چوڑی والی ہو یا بھٹیاری یا بادشاہزادی۔ جناب مولانا کے تقدس کے خلاف اسمین کون بات ہی۔ ہم اپنی چوڑی والی کی شان مین ضرور بالضرور پڑھا کرینگے۔

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

رونق ۔ اپنی چوڑی والی کی ایک کہی۔ جانے پہچانے خالہ جی سلام۔ آن نہ ان مین تیرا مہمان۔ آج ہی دیکھی اور آج ہی اپنی چوڑی والی بن بیٹھی۔ کیا زبردستی ہی۔

ع ۔ ہم تو اُسکو اپنی چوڑی والی ہی کہینگے۔

رونق ۔ اچھا صاحب مبارک ہو ہمنے استعفا دیا۔

ع ۔ آپ کی بھی نظر پڑتی تھی۔ اہاہا۔ یہ کہیے۔

رونق ۔ یعنے مجھے آپ کوئی جانور یا ہشو سمجھے ہوئے ہین اچھی شے پر سب کی نظر پڑتی ہی۔ مجھیرا اور آپ پر کیا فرض ہی۔

ع ۔ اب مین اس فکر مین ہون کہ ہتھے کیونکر لگے۔

رونق ۔ بھئی روپیہ عجب شے ہی واللہ۔

ای زر تو خدا نۂ ولیکن بہ خدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتے

یہ روپیہ عجب شے ہی۔ ع

زر بر سر فولاد نہی نرم شود

روپیہ خرچو شام کو موجود ہی اور ان بیچ قومون کا ملنا کون دشوار ہی اور پھر وہ جو باہر نکلتی ہین۔

چوڑی والی جو محلسرا سے نکلی تو تیلی کمر کو سیکڑون بل دیتی ہوئی ڈوڑھی مین رک کر ڈوپٹے کو سینے کے پاس خوب کس لیا تھا ایک قدرتی جوبن سپر بنا ڈالنے اور بھی حاشیہ چڑھایا۔ محمد عسکری نے جو دیکھا تو اور بھی لوٹ ہو گئے اور اپنے ایک دوست آقا محمد اطہر کو ساتھ لیکر اس ماہ سیما خورشید لقا کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ اور یہ شعر بار بار پڑھتے جاتے تھے۔

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا محمد اطہر نے اسسے دریافت کیا کہ آخر چلتے کہان ہو
عسکری - یار یہ جو چوڑی والی جارہی ہی - واللہ
قتالۂ عالم ہی اور مین اسپر فریفتہ ہو گیا ہون -
آغا - بھلا چوڑی والی کے تجھے بگو منا کون منعداری
کی بات ہی - آپ تو مین پاگل بندہ واپس جاتا ہی -
ع - اچھا تم ذرا صورت تو دیکھ لو یار -
آغا - تو پھر ذرا قدم بڑھا کے چلنا چاہیے -
راوی - آغا محمد اطہر نے جو صورت دیکھی تو قریب تھا
کہ غش آجائے - ابتک تو وضع اور خلاف وضع کی گفتگو
تھی اب دل ہاتھ سے ایسا جاتا رہا کہ کھڑے ہو کر اس
شوخ سے سربازار باتین کرنے لگے اور کچھ پاس لحاظ نہ رہا
آغا - بی چوڑی والی ذری دو باتین کر لو -
چوڑی والی - (ٹھہر کر) مجھ سے کچھ فرمایا ہی -
آغا - بھلا ہمارے ہاتھ کی بھی چوڑیان ہین -
چوڑی والی - جی ہان ہین - مگر میرے پاس نہین ہین -
آغا - پھر کسکے پاس ہین بتا ہی تا دو -
چوڑی والی - حضور پولیس کے تلنگون کے پاس -
راوی - اسپر آغا محمد اطہر بہت ہی شرمائے اور
نواب صاحب مسکرائے کہا بھئی تمھاری سزا اچھی تجویز ہی
بیوقوفون کو سربازار چھیڑوگے تو خواہ مخواہ قید ہو جاؤگے
ہاتھون مین ہتکڑی پڑے ہی گی -
آغا - ہمارا اس وقت بے اختیار جی چاہتا ہی
کہ تمھارے ہونٹ چوس لین - مگر ڈرتے ہین کہ تم جامے
سے باہر نہ ہو جاؤ -
چوڑی والی - ادئی - الگ رہو تم انمی معلوم ہوتے
ہو جبھی مٹھاس کے کیڑے بنے ہوے ہو -
آغا - تو آپ کے گال شیرین بھی ہین -
چوڑی والی - گال! گالون کا ذکر تھا یا ہونٹھون کا -
(قہقہہ لگاکر) آدمی مین حواس ہی حواس تو نہین ہو رہی کیا
آغا - ہان ہان - وہی ہونٹھ زبان پھسل گئی -
ع - خدا کی قسم کسقدر حاضر جواب ہین -
آغا - ائین! ارے میان یہ عورت ہین!!! - واللہ!!!
ع - اور آپ کو کیا دھوکا ہوا کہ مرد ہین یہ -
آغا - مین انکو مرد سمجھا ہوا تھا - اب آنکھین بدلوائی پڑین
کل ہی بدلونگا - بڑی غلطی ہوئی -
چوڑی والی - کسی ڈھنگ کے کو دیدو - بدل لائیگا -
آغا - ہمارے یہ دوست تو پر جان دیتے ہین -
چوڑی والی - مجھپر تو آدھا شہر مرتا ہی پھر کسی کے جان
دینے سے کیا ہوتا ہی - کیا ہمارے میان مین موجود ہین -
آغا - کیا کئی میان ہین یہ حال اب معلوم ہوا -
چوڑی والی - تو حضور مین آداب عرض کرتی ہون -
ع - یہ بتاؤ کہ اب ملوگی کہان - جان جاتی ہی خدا گواہ
ہی کہ تمنے قتل کر ڈالا -
چوڑی والی - ہم چلا لینگے گھبرائیے نہین مین قتال تو
ضرور ہون مگر میرے پاس مُردے کے زندہ کرنے کی
دوا بھی ہی -
ع - اہاہا - کیا بات کہی ہی - جلا لیا - واللہ -
چوڑی والی - لیجئے آپ جائین اور مجھے لفنگی سمجھین -
ع - تو بولو گی کہان یہ تو تشفی دیے جاؤ -
چوڑی والی - مسکراکر) یہ عجلت - گھبرائیے نہین مین سب
بندوبست کر لونگی -
محمد عسکری اور آغا محمد اطہر صاحب واپس
آئے مگر دونون نیمجان مثل ماہی بے آب طپان
دونون والہ و شیفتہ - مجنون و فریفتہ دونون تیر بسمل

اور تیغ نظر کے گھائل اور واقعی ایسی ہی صورت تھی۔ گویا صانع قدرت نے خود بنائی تھی۔ اور یہ جو اس صنم مشتری خصال نے کہا تھا کہ آدھا شہر مجھ پر مرتا ہی اسمین ذرا مبالغہ نہ تھا جس شخص نے ایک دفعہ بھی رخ بکھ لیا تھا بس ہو گیا۔ پری سے چابک تر اور برگ گل سے نازک تر ع

تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری

اسی کی شان مین کہا گیا تھا۔ نواب صاحب اور رونق جنگ کی چار آنکھین ہوہی مین تو وہ مسکرانے لگے اور بیساختہ انکی زبان پر یہ شعر جاری ہوا۔ ع

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے	
می نمائی ہر دمے از منظرے	

آغا محمد اطہر نے کہ خود ہر فن تیر انداز ہو چکے تھے نواب رونق جنگ کے قریب جا کر آہستہ سے کہا۔ یار خدا گواہ ہی تمھاری چوڑی والی کی سی صورت اور ایسا حسن خداداد والله آج تک نہین دیکھا ہے کیا بھوین مین اور کیا آنکھین مین اور نزاکت کی تو حد قسم کھانی چاہیے بس سب سے زیادہ نزاکت خدا کا نام ہی۔ پھولون کی پنکھڑی کی کیا اصل حقیقت ہی۔ اور طرار اور شوخ اس درجہ کہ الامان۔ رونق جنگ نے کہا اسکی شوخی کا حال کوئی مجھ سے پوچھے یہ قابل نہ تھی کہ منہ کے بان پیدا ہوتی اسکے میان کو کسی نے دیکھا ہی ہمنے دیکھا ہی یہ فام بدقطع آدمی ہی ابھی تو ٹٹی سی ہی ستر اٹھارہ برس کا لونڈا ہی۔ بس یہ ہی تو اس قابل تھی کہ کسی خوبصورت آدمی کی بیوی ہو۔ مگر تقدیر اور یہ اسکو ڈپٹ لیتی ہی اسکی تو کوئی حقیقت ہی نہین سمجھتی۔ ادھر اسنے بات کی اور اسنے ڈپٹ لیا اور وہ بھیگی بلی کیطرح دبک گیا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ آغا صاحب کا اسپر دل آیا ہے یا میجر عسکری کا یا دونون لٹو ہو گئے آغا محمد اطہر لو بھی سنو

اسمین کوئی شک نہین کہ اگر اس عورت کے پیچھے میرا دو تین ہزار روپیہ صرف ہو جائے تو بلا سے کچھ مضائقہ نہین مگر چونکہ تمہارے بھائی کا دل آیا ہی۔ لہذا اب ہمکو سمجھ بوجھ کے کارروائی کرنی چاہیے وہ کیا صرف دو ایک بار اسکے مکان کی طرف سے چکر لگا کر نکلے بس محمد عسکری مسکرائے۔ کہا بھئی تمکو اسامی کی سند نہین۔ یہ پری ہین نے تمکو دکھائی ہی۔ نہ کہو گے اور اب اسکا تم ہمارا مال سمجھو آغا محمد اطہر نے مسکرا کر جواب دیا۔ آپکا مال سمجھین اچھا۔ اور تم دست ہو تو تمھارا مال دوستون کا مال ہے محمد عسکری نے کہا گھنٹا بیگ کی گڑھیا مین جا کے سو دو آدمی پہلے۔ دو چار روز کے بعد پھر اگر کوئی شخص اس منہار کو دیکھ سکے تو جبھی کہنا۔ یہ میرے محل مین ہنگ کیا۔ اور کیونکر۔ اور کیسے۔ اور کس تدبیر سے۔ اور تمھارے اسکا ایک کا جواب ہم تو دینگے۔ آپ اور محمد اطہر یہ دو آدمی مہینے مین دو ایک بار دیکھنے پائینگے۔ سو وہ بھی میرے ہمراہ۔ بس۔

ادھر محلسرا مین دنیوں کا تاج شروع ہوا۔ ادھر مہری نے آنکر عرض کیا حضور سات ڈولیان حاضر ہین۔ بی بی زرین نے نئے سنگھار کے نئے رومالون مین صحتکین باندھین اور چوڑی کے جوڑے وغیرہ سامان لیکر بیگم صاحب سے رخصت ہوئین اور کہا اللہ کرے اس بچے کی دامن آئے اور ہم پھر صحنک کھانے آئین۔ حضور پتا کھلائین۔ حق تعالے انکو پروان چڑھائے حضور کی مانگ کو کھ ٹھنڈی رکھے اسکے بعد ڈولیان لگائی گئین اور وہ سب رخصت ہوئین

شاہد نسترن بنا گوش
یعنی
دلبر چوڑی فروش
عشق دراید زدر گفت سلام علیک | عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

شاہد بستر بنا گوش یعنی دلبر چوڑی فروش نے
تھوڑی ہی دیر مین پھسل طاؤس طناز با صد ہزار عشوہ و
ناز نواب رونق جنگ بہادر کی محلسرا سے دلکشا کو
رشک گلزار فرخار بنایا۔ نواب ہلال رکاب محمد عسکری
صاحب کہ دام طرۂ تابدار و مشکبار کے اسیر اور تیر نگاہ
کے گھائل تھے اس رشک پری کی دلبری دیکھ کر
اور بھی خود رفتہ ہوگئے اور اس مرتبہ وہ معشوقہ عاشق کش
ستمگر اس درجہ بناؤ چناؤ کر کے آئی تھی کہ رضوان اگر
دیکھ پاتا تو حور و غلمان دونون کو اسپر نچھاور کر دیتا ؎

مشک باز لف او جگر خواری	گل دریجان زباغ او خاری
قد برافراختہ چو سرو بباغ	روے افروختہ چو شمع و چراغ
خواب نرگس خمار دیدۂ او	ناز نسرین درم خریدۂ او

رونق جنگ نے کہا بھئی والدہ یہ معلوم ہوا کہ ایک بجلی
چمک کر نظر سے اوجھل ہوگئی۔ لونگی اور غائب۔ اگر مہمان
خلق و نوشاد اس پریزاد کو دیکھ لین تو یا نوین دھو دھو کے
پئین عورت ہی یا چھلاوا۔ اتنے مین ایک شخص صاحب
فراست کے ساتھ فرمانے لگے کہ حضرات اس کو حیۂ عشق کی
ٹھوکرون سے کلیجہ ہلنے لگتا تھا۔ خرد فقیہ سنج و عقل سلیم
اسکی ہدایت نہ کر سکی عشق اول تو تقدمۂ مغز خواری ہی
اور یہ ایک زن بازاری ہی۔ یہ کیا شی ہی جس سے
آپکی آنکھ لڑی ہی۔ دنیا مین ایک سے ایک بڑھکر
پڑی ہی۔ رونق جنگ نے جھلا کر کہا واہ کیا جورن لونگی
بانی ہی۔ اسی کی جڑ سے نکلا پتنگ یوسو متوی جھلکت رنگ
آغا محمد اطہر اور محمد عسکری نے بھی بوڑھے شیخ جی کو بنانا
شروع کیا کہ آخاہ بابا آدم کے معصر بھی یہان تشریف
رکھتے ہین۔ یہان رندون سے نہ الجھا کرو ؎

شیخی اتنی نکرا شیخ کہ زبان جہان	انگلیان پر تجھے چاہین تو نچا سکتے ہین

شیخ جی نے کہا یہ نوجوانی کا جوش ہی۔ مگر مین آپکا دلی
غمخوار ہون۔ مین جب صلاح دونگا نیک اور عمدہ ہی
ہمیشہ غمخواری ہی کرونگا۔ محمد عسکری نے کہا۔ ؎

گرچہ مین مونس و غمخوار تمکے دوستون سبھی
پر مری طبع کو کیا طرز پہ لا سکتے ہین
چارہ ساز اپنے تو مصروف بدل ہین لیکن
کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہین

اتنے مین وہ البیلی نکیلی چوڑی والی اندر سے اسطرح نکلی
جیسے چاند گہن سے یا بوے گل چمن سے ایک تہر آلود
نظر سے نواب صاحب کو دیکھا اور مسکرادی۔ ایک ادا سے
قتل کر ڈالا اور دوسری ادا سے معاً زندہ کر دیا۔
نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا۔

تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری
بسیار خوبان دیدہ ام الا تو چیزے دیگری

ایک مسخرہ بھی بیٹھا ہوا تھا اسنے کہا پیر و مرشد خیر سے
دونون مصرعے کتنے ٹھیک حضور نے پڑھ دیے لیکن اگر
جان بخشی ہو تو غلام بھی کچھ عرض کرے۔ (الا تو چیزے دیگری)
کے عوض اگر آتا تو چیزے دیگری کہیے تو کیسا ہی۔ اس
لطیفے پر وہ قہقہہ پڑا کہ مکان بھر گونج گیا بڑی دیر تک
حاضرین جلسہ لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے۔
رونق جنگ نے مسخرے کی پیٹھ ٹھونکی اور محمد عسکری نے
کہا بھئی نواب ہٹ دھرمی سے ہماری طبیعت نفور ہی اسرفت
اس شخص نے انعام کا کام کیا ہی۔ آپ کے
اُستاد بھی ایسی اصلاح نہ دیتے۔ مسخرے نے کہا
قربان جاؤن حضور یہ اصلاح نہین ہی غلام کو شعر و
سخن سے کیا سروکار۔ میرے ہان تو کوئی پڑھا لکھا
آجتک پیدا ہی نہین ہوا۔ سب اٹھ بلکہ کنوار کے لٹھ

جناب والد آنجہانی جاہل مطلق دادا جان جہل جہالت مین
والد مرحوم کے بھی باپ اُنکے آبا بات سمجھے کرتے تھے جانتا
پہلے رسید کرتے تھے اسقدر جہل بڑھا ہوا تھا اور غلبہ سے
موروث اعلیٰ کا قول تھا کہ ادھر انسان نے الف بے شروع
کی اور اُدھر بے ایمانی ہو گیا۔ مگر نماز کبھی قضا نہین ہونے
پائی کیا مجال۔ حکم تھا کہ اگر ہم صبح کو سو جائین تو پلنگ
اُلٹ دو۔ نماز نہ قضا ہونے پائے۔ جی۔

خاندان بھر مین ہمارے چچا صاحب البتہ ایک نالائق
ناخلف پیدا ہوے۔ پوچھیے کیون۔ یون کہ انھون نے
الف بے بھی پڑھی سا اور اپنا نام بھی لکھ لیتے ہین تو اُنکو
اسپر بڑا ناز ہے۔ مگر وہ ننگ خاندان پیدا ہوے۔
یہ پڑھا لکھا ہونا بھلا کونسی شرافت ہے وہ شریف
کیا جو پڑھا لکھا ہو۔

حضور ہمارے دادا صاحب کا شعر ہے۔ کیا کہا ہے
خداوند قلم توڑ دیے ہین۔ خاقانی بہڑک گیا تھا۔

پڑھو گے لکھو گے تو ہو گے خراب
جو کھیلو گے کودو گے ہو گے نواب

تصوف مین ایسا شعر کوئی کہدے تو ٹانگ کی راہ
نکل جاؤن اور حضور جناب دادی صاحبہ کھانا لیکھا تصنیف
کرتی تھین کہ اگر حضور کھانے تو انگلیان چاٹتے۔ اور
ایک نئی قسم کا پلاؤ تصنیف کرتی تھین۔ رات بھر مین وہ
پلاؤ پکتا تھا۔ صبح کو وہ خانہ ساز پلاؤ اپنا تصنیف
کیا ہوا اور اپنے ہاتھ کا پکایا ہوا اسب کو کھلاتی تھین
مسخرہ پن مین یہ مسخرہ بہت بڑھا ہوا تھا۔

نواب رونق جنگ بہادر نے کہ خود شاعر بے بدل اور
منشی بیمثل تھے سنکر فرمایا کہ واقعی مین تو یہ
شعر آپکے دادا صاحب نے بے نظیر کہا اہل تصوف بھی وجد کرینگے۔ کہ کیا

مگر ہم تو آپ کے دادا صاحب کو بھی آپکی دادی صاحبہ کے
مقابل مین ہیچ اور گرد سمجھتے ہین کہ وہ کھانا تصنیف
کرتی تھین اللہ اکبر۔ اس تصنیف کے صدقے۔ اور آپکو
الفاظ کی تحقیق مین بھی کسقدر دخل ہے کہ پلاؤ بفتح بائے
ہندی کبھی نہ کہا جب کہا پلاؤ بفتح بائے ہندی کہا۔
اور کھانے کے عوض کھلانے بفتح کاف نے کیا مزہ
دیا ہے کہ زبان ہی اسکے ذائقے خوب لوٹ رہی ہے۔
مسخرے نے ہنسکر جواب دیا سرکار نے جو فرمایا یہ
سب صحیح اور بجا ہے۔ مگر۔ ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

اول تو حضور نے فرمایا (واقعی مین) واقعی کے خود
معنی ہین (واقع مین) اب واقعی کے بعد (مین) کہنا
یہ حضور کی تحقیقات ہے (واقعی مین) کے معنی ہوے
کہ واقع مین۔ مین۔ دو مین۔ حضرت غلام اس قوی مین
مین سے درگذرا۔ خیر اسکو بھی جانے دیجیے اب حضور
نے یہ اعتراض جمایا کہ پلاؤ بفتح حرف اول صحیح نہین ہے
پُلاؤ بالضم صحیح ہے لغت منگوا کے دیکھیے۔ بلکہ لغت کے بھی
قائل نہین تو یقین منگوایئے اگر پے کو پیش نکلے تو غلام کو
جوتا کیجیے اور اگر پے کو فتح ہو تو انعام دیجئے۔ حضور نے
یہ بھی ایک اعتراض کیا کہ کھانا پکانے کے لیے کھانا تصنیف
کرنا غلط محاورہ ہے۔ سلمنا لیکن غلام تصنیف کے عوض تالیف
کا لفظ ہرگز استعمال نہ کریگا کیونکہ جناب دادی صاحبہ نے کبھی کسی کے
کھانے کی تقلید نہین کی لہذا لفظ تالیف انکی شان مین استعمال کرنا
دلیل بجوری نہین ہے۔ دیکھیے وہ چچا سعدی کہہ گئے ہین ؎

کس نرفت بخویش پیر استن	بہ از جامۂ عاریت خواستن

جب دادی صاحب قبلہ نے کبھی کسی سے پکانے کی ترکیب
پوچھی ہی نہین۔ وہ شکر قندی پکاتی تھین اور وہ

مرچ کے ساتھ کھائی جاتی تھی۔ بھلا کوئی خاص نر سلطانی تو ایسی شکر قند ی تصنیف کردے کیا مجال۔ فلہذا آملی شان مین بجاے کھانا پکانے کے بجز لفظ تصنیف کے اور کوئی لفظ آہی نہین سکتا وہ واقعی کھانا خوب تصنیف کرتی تھین۔ اچھا۔ اعتراض کہ کھلانا (بالفتح) مین نے عرض کیا تھا اور مجھے کہنا چاہیے تھا کھلانا (بالکسر) (سلمنا) مگر ایک بات حضور یاد رکھین دیہاتی لاکھ پڑھ جائے عالم نہین علامہ بھی ہو جائے فاضل بلکہ افضل التفصیل کا صیغہ ہو جائے فضلا ہو جائے۔ کتنا فصیح البیان ہو غلام انصاف شرط ہو۔ خیر مگر دیہاتی پھر دیہاتی ہو۔ وہ کون دیہاتی ہو جو کھلانا نہین کہتا وہ دیہاتی ہی نہین ہو۔

حضور قصباتون مین شعراے غرا پیدا ہوے جنکو منصف مزاج اہل لکھنؤ بھی مانتے ہین۔ ایسے ایسے تھے کہ اہل شہر جواب نہین دے سکتے۔ اگرچہ دیہاتی تھے۔ مگر دیہاتی پنے کی ہٹ نہین جاتی۔

نواب رفیق جنگ بہادر نے ایک دیوانجی متصدی کو حکم دیا کہ ذرا غیاث تو لاؤ۔ غیاث مین دیکھا تو واتعی پلاؤ بفتح حرف اول نکلا۔ بہت ہنسے اور کہا بھئی اس وقت تو پلاؤ تمھارے ہی ہاتھ رہا۔ والسلام۔

گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک مرد سن نے نواب محمد عسکری صاحب کو ایک خط دیا اور کہا حضور تخلیے مین اس خط کو ملاحظہ فرمائین۔ نواب صاحب قمر رکاب نے لفافہ کھولا اور پڑھا اسمین یہ لکھا تھا۔

"پیارے نواب! اگر مجھ سے ملنا ہو تو اس پیرمرد کے ساتھ ساتھ چلے آؤ۔ مگر اتنا یاد رکھنا کہ مین کوئی آرن باز اری نہین ہون گھر گرہست ہون تم لاکھ جتن کروگے مگر میری عفت اور عصمت مین فرق نہ آنے پائیگا۔

نواب رفیق جنگ بہادر کی سالی تمھاری پیاری چوڑی والی۔

یہ خط پڑھتے ہی نواب محمد عسکری کی باچھین کھل گئین ریشہ خطمی ہو گئے۔ چہرے پر تازگی آگئی۔ رفیق جنگ تاڑ گئے کہ یہ پیام وصل ہی آغا محمد اطہر بھی سمجھ گئے کہ چوڑی والی نے پیام بھیجا ہی۔

نواب صاحب نے اُس محبت نامے کو کئی بار بوسے دیے اور بصد خوشی فرمایا۔ ؎

کہ دار و شونخ و شنگے و اویداوے کہ من دارم
جواب از لطف ساز دخانہ آبادے کہ من دارم
زافسون نگاہ نرگس سحر آفرین انشا
مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم

مرا دیوانہ میسازد پریزادے کہ من دارم۔ ہاے۔ مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم۔ مرا دیوانہ بھی سازد پریزادے کہ من دارم۔

نواب صاحب نے یہ مصرعہ کوئی کم سے کم بیس بچیس بار پڑھا اور اسقدر بیقرار اور بیتاب ہوے کہ الامان والحذر پناہ بذات خدا۔

رونق جنگ کو علحدہ بلاکر کہا بھائی صاحب خدا نے چاہا تو نقش مراد کرسی نشین اور تیر دعا ہدف اجابت قرین ہوگا۔ چوڑی والی کے ہان سے خط آیا ہی۔ ذرا حضور بھی ملاحظہ فرمائین

رونق جنگ نے خط پڑھا تو کھلکھلا کر ہنس پڑے کہا اور سنیے ہماری سالی بنی ہین۔ خیر آپ سے ایک اور رشتہ قائم ہو گیا۔

جب کوئی آدھ گھڑی دن باقی رہا اور شام کا وقت بالکل قریب آگیا تو نواب محمد عسکری صاحب اس پیامبر کے ہمراہ

چوڑی والی کے ہان تشریف لیگئے وہان داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک کمرے مین دری بچھی ہوئی اور اُسپر غالیچہ ہے اور ایک مالک دیرینہ روز پیر مجوز بیٹھی گاؤ زبان بنا رہی ہے۔ انکو دیکھکر وہ ضعیفہ صد سالہ اٹھی اور انکو غالیچے پر صدر مین بٹھایا اور کہا تمھارا مزاج اچھا ہے بیٹا یہ ہماری عین خوش نصیبی ہے کہ تمسے شہزادے اور ہم غریبون کے جھونپڑے مین آئین گر۔ ع

ز قدر و شوکت سلطان نشست چیزے کم	ز التفات بہمانسرائے دہقانے
کلاہ گوشۂ مہمان بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سر شاں انداخت چون تو سلطانے

ماما سے کہا ذری اُنکو بھیجدو اُنکو دیکھکر کون صاحب تمھاری ملاقات کے لیے آئے ہین۔ تم اچھی طرح بھیجو بیٹا۔ ہم فاقم و سنجاب پس کے گھر سے لائین غریبانہ پوشاک بسر کر لیتے ہین۔ سوکھی روٹی جڑی وہ کھائی۔ گوشت روٹی ملی تو وہ کھائی۔ توکل پر کارخانہ ہے

نواب۔ آپکے پاس اللہ کے فضل سے وہ دولت ہے کہ جواہرات اور روپے پیسے کی کیا حقیقت ہے اُسکے سامنے۔

ضعیفہ۔ تم جوہری ہو۔ اللہ تمھاری صد برس سال کی عمر کرے کہ تم لوگون سے ہم غریبون کی قدر ہے۔ ع

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

تم شہزادے ہو کھرے کھوٹے کو خوب پرکھ سکتے ہو۔

ن۔ جسکے اشتیاق مین ہم آئے وہ کہان ہین۔

ص۔ گھبرائیے نہین حضور آتی ہین آتی ہین۔

ن۔ آپ سے اور اُنسے کیا قرابت ہے۔ بی صاحبہ ضعیفہ اس سوال پر مسکرانے لگی تو ماما نے جواب دیا حضور اُنکی پوتی ہین۔ اُنکی ماں نے قضا کی۔ دادی ہی نے پالا پوسا۔ ماں کی تو شکل بھی اچھی طرح یاد نہوگی۔ اُنکو۔

ن۔ اور اُنکے باپ کا کیا نام ہے ماما جی۔

ضعیفہ نے کہا ماما تم جاکے کھانا کھاؤ (جب ماما چلی گئی) تو نواب صاحب سے کہا مین اس چھوکری کا کل حال آپ سے بیان کیے دیتی ہون مگر از براے خدا کسی پر ظاہر نہونے پائے مین اسکی دادی ہون یہ چھوکری اصل مین ایک رئیس کی لڑکی ہے مگر اسکی ماں میری بہو تھی۔ بس اب زیادہ تشریح کی ضرورت نہین ہے میری بہو بڑی حسین اور قبول صورت عورت تھی۔ مگر بد چلن۔ آج سسرال سے آن کر اس چھوکری نے کہا کہ اماں ہم نواب رونق جنگ صاحب کے پہان چوڑیان پہننے گئے تھے اُنکے ہان مونچھون کا کونڈا تھا سو وہان ایک جوان جوان سے نواب ہمکو بہت گھورتے تھے۔ ہمنے اُنسے کہا کہ ہم آپکو اپنے گھر پر بلوائینگے مین نے کہا تم بھی کتنی سیدھی بھولی بالی ہو بیٹا جان نہ پہچان خالہ جی سلام اہی واہ۔ مگر اب ایکدم بس سے زبان ہاری ہو تو لا محالہ بلوا ہی بیٹھے ہر چہ باد اباد۔ اہی ماما ذی اُنکو بھیج دو۔

چوڑی والی اٹھلاتی ہوئی چمکتی ہوئی بانکپن کے ساتھ آئی تو اسقدر بنی ٹھنی جیسے چوتھی کی دلھن یا چودھوین کا چاند مگر آنکے پٹ کے پاس کھڑی ہوگئی۔

دادی نے کہا آؤ۔ بابا دیکھو شہزادے امیرزادے ہین ہمارے ملک کے شہزادہ نہین بیٹا۔

چوڑی والی بولی امی جان ہمین شرم آتی ہے۔ دادی نے کہا بلا تو خود آئین۔ اور اب شرماتی ہے۔ ایسی ہی حیا دامنگیر تھی۔ تو بلایا کیون۔ اتنے مین چوڑی والی کی بڑی بہن نے کہا امی جان ہم بھی آئین۔

محمد عسکری نے دریافت کیا کہ یہ کسکی آواز ہے ضعیفہ بولی یہ ہماری بڑی پوتی ہے۔ نازو تم بھی آؤ۔ اور انکو بھی لے آؤ۔ نازو نے چھوٹی بہن کا ہاتھ پکڑا اور کمرے مین داخل ہوئی

بس معلوم ہوا کہ ایک ہی مرتبہ آفتاب اور ماہتاب دونوں نمودار ہوگئے۔ چوڑی والی چھوکری چھریرے بدن کی عورت نوخیز انتہا کوئی سولہ سترہ برس کا سن اور یاقوت رخسار۔ کشیدہ قامت خالی سفید ململ کا دوپٹا اوڑھے تھی کہ نور چھن چھن کے نکلتا تھا۔ نازو اسکی بڑی بہن غ یا قوت لب۔ سیم غبغب۔ رشک پری۔ مجسم دلبری تھی۔

نواب صاحب نے اس دختر شگرف سمکتن سے کہا کہ ہمارے قریب آنکے بیٹھو۔ نازو نے کہا جاؤ جاؤ انکو تو اتنی دور سے بلوایا۔ اب اتنی خاطر بھی نکروگی جاؤ اُس ناظورہ نسرین بدن نے کہا واہ تمھین نہ جاؤ مالک دیرینہ روز کے ڈانٹ بتائی۔ ہائین۔ بیٹ یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ تم رئیسون اور رئیس زادون کی صحبت کے قابل نہین ہو۔ اس خفگی پر چوڑی والی کی آنکھون مین بیساختہ آنسو ڈبڈبا آئے اور رونے لگی۔

ضعیفہ۔ ایئن یہ رونے لگی۔ کیسی پلک تنی ہے۔

نازو۔ پلک تنی نہین یہ بڑی دھوتال ہوتی جاتی ہین

ماما۔ سویرے کیا کہ ہڑ دنگا کیا۔ مین تو کھانا پکاتی ہوتی اور یہ لکڑی چولھے سے نکالے لیتی ہین ایک نہین ماتین

چوڑی والی۔ تم ہمارے بیچ مین نہ بولا کرو۔ ماما۔ امی جان ہمین اب تلک آدھی بات نہین کہتی تھین۔ یہ جب سے اس گھر مین داخل ہوئین روز لڑا دیتی ہین بیچ بھیون کے یہان چھتے والے مکان مین رہی وہان دیور بھاوجون مین جوتا چلوایا۔ اسکی ایسی ہی باتین ہین موئی بھن پیری۔

ماما۔ مین تمھارے بھلے کے لیے کہتی ہون اور۔

چوڑی والی۔ ہان ہان تم بڑی نیک پارسا ہو۔

ضعیفہ۔ اچھا اب اس وقت یہ جھگڑا کھیڑا نہ کرو۔

رادی۔ اب دل لگی دیکھیے کہ چوڑی والی خفا ہوکر دوسرے کمرے مین چلی گئی تو نواب صاحب کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا۔ غضب ہوگیا ستم ہوگیا۔ جان نکل گئی۔

نازو سے کہا خدارا انکو کسی طرح منا کے لاؤ۔ نازو بصد ناز اٹھین اور دوسرے کمرے مین جاکر منانے لگین۔ دونون بہنین ملکر خوب ہنسین اور نواب صاحب کے سنانے کے لیے نازو نے قسمین بھی دینا شروع کین۔

تھوڑی دیر مین آنکے کہا نواب صاحب وہ تو بڑی ضدی ہے اب آپ ہی تکلیف کرکے منائین تو شاید مان جائے ہمارے تو نہ کو تو وہ بھونی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی ہے۔

نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے۔ باغ باغ ہوگئے کہ منھ مانگی مراد پائی۔ فوراً اٹھے۔ نازو ساتھ چلین نواب صاحب تو کمرے کے اندر داخل ہوئے اور نازو دروازے پر کھڑی ہوکر ماما سے باتین کرنے لگی۔

چوڑی والی کہ اُس خرانٹ ضعیفہ کی سکھائی پڑھائی تھی اور خود بھی خلقی شوخ اور آٹھون گانٹھ کمیت تھی۔ پلنگ سے اس طرح اٹھی کہ دوپٹا نہ سنبھل سکا اور گوری گوری گردن اور پورے جوبن کا نواب صاحب نے نظارہ کرلیا۔ نواب صاحب نے چاہا کہ ہاتھ پکڑ کر باہر لائین۔ مگر اُس شوخ چنچل نے ایک طمانچہ بھرا تو وہ پھوٹی۔

چوڑی والی۔ دیکھو نواب ہاتھا پائی کی سند نہین۔

نواب۔ کیا مجال مگر ذرا یہان تک تو آؤ۔

چ۔ بس بس دھینگا مشتی مالزادیون سے کرو۔

ن۔ جان جاتی ہے تمپر۔ قتل ہوگیا۔ ہائے۔

چ۔ ایسے بھروں مین کوئی اور آتی ہونگی۔

ن۔ اچھا اس کمرے تک تو ذرا چلی چلو۔

چ - مین نہ جاؤنگی - ہرگز ہرگز نہ جاؤنگی -
ن - آخر قصور - لڑاؤ تو ماسے خفگی ہم پر - اچھا وہان تک چلی چلو انعام دینگے قسم ہی -
چ - آپ کے انعام کے جوبھوکے ہون انکو انعام دیجیے مین انعام لیکے کیا کرونگی -
ن - جو کہوگی وہ انعام دونگا ہار گئے قول -
نازو - کچھ کہدو بہن - پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا -
چ - اچھا ہمین سونے کے چھڑے بنوا دو -
ن - برسون تک ضرور ضرور آپینگے - اسمین فرق نہ پڑیگا - تمھارے سر کی قسم -
چ - اب ایسا نہو کہ جھانسا دے کے چلدو چکمے بازی ہم سے نہ کرنا -

نواب صاحب اب ایسے مزے مین آئے کہ پلنگ پر بیٹھ گئے نازو بھی آنکے بیٹھی - چوڑی والی بھی نواب صاحب کے قریب بلا تکلف بیٹھ گئی اور کہا نواب صاحب اب یہ تو بتایئے کہ آپ مجھ سے چاہتے کیا ہین مین اپنی عفت مین کسی طرح بٹا نہ لگاؤنگی آبرو بڑی چیز ہی اور آپکا ہمپر دل آیا ہوا ہی - اور ہماری شادی بھی ہو گئی ہی - پھر یہ کیو نکر بنے گی -

نازو مسکرا کر بولی یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی - نواب صاحب نے کہا ہم بتا دین ٹیڑھی کھیر کچھ نہین ہی - انکے میان کو بھر پور روپیہ دیدیا جائے اور اُس سے کہین کہ طلاق دیدو چھٹی ہوئی بس - چوڑی والی نے کہا اس کم سنی ہی مین پختہ مغز ہو چکی تھی کہا یہ بھی نہ ہونے کا ہمارا اُسپر دل آیا ہی - ہم اپنے میان کو پیار کرتے ہین لیکن اگر سونے کے چھڑے بنوا دو تو -

اگر چوڑی والی نواب صاحب سے کوئی لمبی رقم مانگتی اور اس سے زیادہ فرمایش کرتی تو بھی ہمارے حضور دے نکلتے کیونکہ آنکو واقع مین اُس سے دلی عشق ہو گیا تھا - مگر چوڑی والی کی اوقات کیا - اسکو سونے کے چھڑے کیا کم تھے جس وقت نواب صاحب نے فرمایش منظور کرلی دونون ہنسون کی باچھین کھل گئین - نازو نے ضیغہ سے آنکر کہا نواب صاحب نے سونے کے چھڑے بنوا دینے کا وعدہ کر لیا ہی -

ادھر نواب صاحب نے جو اپنی معشوقہ کو تنہا پایا تو ہاتھ مین ہاتھ دیکر چاہا کہ اسکے دست سیمین کو چوم لین مگر وہ ایک چٹکی ایک جھٹکا جو دی ہی تو ہاتھ چھٹگیا - کہا کیون ہمارا زور دیکھ لیا - تم کیسے دوے ہو - تم سے تو مین چھوکری ہی اچھی -

نواب صاحب نے جواب دیا کہ تم چھوکری تو ایسی ہو کہ مجھ ایسے کو اپنے بس اور قابو مین کر لیا اور خوب یاد رکھو کہ مین وہ شخص ہون جو قول کے سامنے جان عزیز نہین کرتا - جان چاہے جاتی رہے مگر قول کا خیال مرتے دم تک رہیگا - اگر تم میری ہی ہو کر رہو گی تو والد ہی کیا خدائی کی نعمت تمھارے لیے حاضر ہی - چوڑی والی بولی - اچھا پہونچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا - آپنے تو خوب پیٹ سے پانون نکالے - بنیا تو تولتا نہین - آپ کہتے ہین پورا تول - میرا تو نکاح ہو گیا ہی - اور مین اپنے میان کو پیار کرتی ہون - میری اُسپر جان جاتی ہی - ہان اتنا ہو سکتا ہی کہ تم کبھی کبھی آکے ہمین دیکھ جایا کرو - اور روٹھائی دے جایا کرو بس اتنا کیا تھوڑا ہی ہی -

نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے کہ کسی طرح آمد و رفت کا دروازہ کھلے اور اسکو اور اسکی ان ضعیفہ کو کچھ چٹا دون تو پھر رفتہ رفتہ پوبارہ ہی کہا ہم کو اس سے کیا سروکار ہی - بیٹی نے تو ہمارے مزاج مین دخل ہی نہین پایا - ہم تو سیدھے سادے آدمی ہین

اتنے مین نازو آئی اور کہا حضور اب انکو سسرال جانے کو دیر ہوتی ہو اگر انکی سسرال سے کوئی شخص آگیا تو بڑا فضیحتا ہوگا اب انکو جانے دیجیے۔

نواب صاحب بھی سوچے کہ پہلا دن ہو آج اسیقدر گفتگو کافی ہو خدا حافظ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے تو چوڑی والی نے بڑی عیاری کے ساتھ انکے کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہا اب کب تشریف لائیگا نواب صاحب نے کہا جب حکم ہو۔ کہا ہم کہلا بھیجینگے۔ مگر ضرور آیئے گا نازو اور اُس بیچارے نے یزینہ روز سے نواب صاحب رخصت ہوکر باہر تشریف لائے۔

حضرات ناظرین! نواب صاحب نے باوصف تیاری اور عہد و پیمان ننھی تال کا سفر اسلیے ملتوی کردیا کہ سالی کے لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہو اسمین شریک ہونا ضروری امر ہو اور وہان کی محفل چھوڑکر حضور چوڑی والی کے ہان دندنا رہے ہین۔ جب نواب رونق جنگ کے مکان پر آئے تو یون گفتگو ہوئی

رونق جنگ۔ کہو آرزو دلی بر آئی۔

آغا۔ کامیابی کے دروازے پر پہونچگئے مگر اندر جانا نہین نصیب ہوا۔ سچ کہتا استاد۔

ن۔ جلد بازی سے کام بگڑ جاتا ہو۔

ر۔ ٹھنڈا کرکے کھانا عقلمندون کا فعل ہو۔

ن۔ یہ بات آپ آدمی سمجھدار ہین واللہ۔

آغا۔ کیا کیا باتین ہوئین بھئی ہم بھی سنین۔

ن۔ بھئی اُسکی ماں بڑی حرافہ ہو افوہ۔

ر۔ کچھ مطلب کی باتین بھی ہوئین یا غت ربوڑ

ن۔ ہان ہان۔ لے مطلب مین بھلا واپس آتا

ر۔ مال اچھا اور کھرا ہو اوسکا

ن۔ کیسا کچھ۔ ایک نایاب شو نظر آئی ہو۔

اوکہ در شوخی ندارد ہمسرے می نزائی ہر دمے از منظرے

بس اس شعر کے مفہوم کی مصداق ہو واللہ۔

ر۔ اب آپ کچھ دن مین تنکے چنینگے۔

ن۔ اسکا کچھ غم نہین ہو۔

ہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم

ر۔ غوطے کھائینگے غوطے۔ شیخ کہگئے ہین

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ ہیدا نہ شد تختۂ بر کنار

ن۔ یہ سب تھل باتین ہین بھائی جان۔

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھو لینگے نقاب سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہو

اس گفتگو کے بعد نواب محمد عسکری صاحب نے کہا بھئی اب ہم رخصت ہوتے ہین۔ خدا حافظ انشاء اللہ۔ کل ملاقات ہوگی۔

نواب رونق جنگ بہادر کے ہان سے محمد عسکری کوئی آٹھ بجے شب کو روانہ ہوکر اپنی کوٹھی کو تشریف لائے رفقاء مصاحبین اور حوالی موالی۔ دار و غہ مین جمعین میان جیلو اردگرد بیٹھے اور چپہ سیگو بیان ہونے لگین کہ تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی صاحب بھی آئے نواب صاحب نے کہ کشتۂ ناز تھے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا۔

غذاب جان بلاے جانستان ہو نہین عورت وہ رشک حوریان ہو

مہراج بلی اول تو گول آدمی اُسپر خبط یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست اور پھر ان سب باتون پر طرہ یہ کہ نواب صاحب نے ایک چیستان

بجھوائی۔ انکی سمجھ مین نہ آیا۔

اتنے مین نواب صاحب نے کہ اُنکے ذہن کا بقارہ کھلا ہوا تھا دوسرا شعر تصنیف کیا۔ ؎

سیاہی اش بسان سیر ابرے
جواہر ریز رنگ چوڑیان ہے

حضرت ناظرین یہ بے مثل اور بے بدل شعر ذرا غور طلب ہے اور غور طلب کیا معنی بے سمجھائے بھی مین آگئے نواب صاحب نے ایک ایرانی کی زبانی حکیم فانی اصفہانی کا ایک ایک قصیدہ شگرف و ندرت انتما کا مطالعہ سنا تھا ؎

سحر گہ یاد ان تیرہ ابرے بر شد از دریا
جواہر خیز و گوہر بیز و گوہر ریز و گوہر زا

اب اس سے کوئی بحث اور کوئی سروکار نہین کہ چوڑی کو جوہر ریزی سے کیا تعلق ہے۔ مگر تیرہ ابر کو کالی چوڑی سے کتنی مناسبت ہے۔ ہٹ دھرمی کی سند نہین یہ حضور ہی کا حصہ ہے اور یہ (سیاہی اش) سب سے بڑھ گیا نکلے ہاتھون تیسرا شعر بھی کہدیا۔ ؎

ہو بیٹی ہے اور دہ گھر گرستن
نہ ہمچو زنکہ بازاریان ست

اب مہراج بلی ان مضمونون کو کیا سمجھین۔ پوچھا حضرت آخر یہ کسکی تعریفین ہو رہی ہین۔ کہین رنڈی جنگ کے مکان کسی لوری یا ڈومنی پر تو نہین عاشق ہو گئے۔ ہے کچھ ضرور ایسا ہی کچھ کسی نے۔ ع

آگیا جی آجی یہ جی ہی تو ہے

لیکن ایسا ہو کوئی فرمایش کر بیٹھے۔ اسپر حاضرین جلسہ مسکرائے۔

آخرکار بڑے اصرار و تبلیغ کے بعد نواب صاحب نے اپنے عشق خود سوز اور چوڑی والی کے جمال عالم افروز کی داستان دلچسپ بیان کی چوڑی والی کے غمزہ و لسان اور نازہ ادا اور کرشمہ غمشوہ و ادا کم سنی و شوخی و حیا بگی کا ذکر جزئیات تک کیا اور سب کیفیت ظاہر کر گیا کہ انکا اسپر دل آگیا ہے۔ محمد عسکری کو حسن و جمال کی پرکھ مین ملکہ خاص حاصل تھا اور اکثر کہا کرتے تھے کہ جسطرح کوئی اچھا جوہری جواہرات کو پرکھتا ہے اسیطرح بندہ حسن کے پرکھنے مین جوانہین رکھتا اس سبب سے حاضرین جلسہ کو یقین کامل ہو گیا کہ چوڑی والی واقعی پری چہم عورت ہوگی۔

مہراج۔ بھلا کیون صاحب سن و دن مین کیسی ہے۔

ن۔ بتا ہی دون میان بس یہ شعر سن لو ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	
مرادون کی راتین جوانی کے دن	

مہراج۔ معشوق مین اگر شوخی نہو تو کچھ بھی نہین۔

ن۔ شوخی۔ ارے شوخی تو اُس سے خلق ہوئی ہے ؎

اگہ در شوخی ندارد ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

یہ شعر رونق جنگ بہادر نے اسکی شان مین پڑھا تھا مگر وقت آمین یہ واقع ہو گئی کہ وہ اپنے میان کو بیکار کرتی ہے اس سے ذرا ہمکو پریشانی ہو گئی۔ ورنہ کون مشکل بات تھی۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نواب چھٹن صاحب بھی آگئے علیک سلیک کے بعد محمد عسکری نے کہا آج ایک بچہ حور نظر آیا ہے۔ بھائی خدا آموا ہے اگر دیکھو تو بھوک پیاس بند ہو جائے۔ عالم غریب جواب نہین رکھتی ہے۔

چھٹن صاحب نے مسکرا کر کہا مین سمجھ گیا نازو کی چھوٹی بہن تو نہین ہے

محمد عسکری سخت متحیر ہو کر بولے کیا تمنے دیکھی ہے۔ انصاف شرط ہے سچ کہنا پری ہے یا نہین۔

چھٹن صاحب نے کہا ایسے سو سنبلین اور سو غدائر عنبرین دیکھے نہ سنے ایک دفعہ مین نے دیکھا بھی فریب کہ دل ہاتھ سے

جاتا رہے غش آجائے ۔ ۵

نہادی ہر کجا پا چست وچالاک
دمیدے نافۂ مشک از دل خاک

مہراج ۔ بندہ نادیدہ مشتاق ہوگیا عجب مال ہی ۔

ممن ۔ نازو کی بہن ۔ نام ہی دنیا سے نرالا ہی ۔ واللہ ایسی پری کا نام تو کچھ اور ہی رکھنا چاہیے تھا ۔

چھٹن ۔ پیار سے کہتے ہونگے ۔

ممن ۔ اور رہتی کہان پر ہی ۔ دکان کہان ہی ۔

ن ۔ بچا ۔ آپ کو یہ کل حال بتادین ۔ درست ۔

ممن ۔ حضور حکم دین تو اسی دم سوار کرلاؤں قسم ہی ۔ بات ہی کیا ہی ۔

ن ۔ ایسی تیسی آپ کی وہان فرشتون کے پر جاتے ہین وہ کوئی ایسی ویسی چوڑی والی نہین ہی ۔

ممن ۔ حضور بے اختیار جی چاہتا ہی کہ کسی طرح دیکھ لون واللہ بہت دل بیقرار ہی ۔

ن ۔ دیکھنے مین روپے صرف ہوتے ہین مشفق ۔

مہراج ۔ بھئی بلواؤ اس وقت ۔ واللہ بلوا بھیجو ۔

ن ۔ بچا یہ بھی کوئی زن بازاری ہی ۔

مہراج ۔ چوڑیون کے بہانے سے بلوا بھیجو بس ۔

ن ۔ آپ نے کیا سہل ترکیب بتادی بس ٹھیٹی ہوئی ۔

چھٹن ۔ واللہ تمنے اس وقت یاد دلادی بختاور جان ہی آفت دوران ۔ بلائے جانستان ۔ عاشق کش سرکش قیامت قامت اور ریحان شباب چودہ پندرہ برس سے ہرگز زیادہ نہین ہی ۔ اور شوخی الامان ایک منٹ کوئی اسکو بٹھا تو لے ممکن ہی نہین ۔

مہراج ۔ اب مجھے کوشش کرنی پڑی کہ دیکھون تو وہ کیسا مال ہی جسکی ایسی تعریفین ہو رہی ہین

چھٹن ۔ گرپڑوگے ۔ واللہ بیہوش ہوجاؤگے تڑپ جاؤگے کیا دل لگی ہی ۔ ۵

شوخی کہ بہ غمزہ کمسنہ
آہو چشمے بہر زمانے

سفتے زکے ہزار سینہ
کشتے بکرشمہ جہانے

اور لطف یہ کہ گویا ہر نکلتی ہی مگر سوائے رونق جناب پیارو کے اور کسی کے یہان نہین جاتی ۔ مین نے خود بلوانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہ آئی اسکی ساس آئی ۔ اس سسری سے ہمین کیا سروکار ۔ اسکا آنا نہ آنا وہ تو ن یکسان تھا ۔ بلکہ اور بلوا کے پچھتائے ۔ بیالیس برس کی عورت اور بدقطع کہ مین کیا عرض کروں اگر شام کو کوئی دیکھے تو ڈر جائے ۔

مہراج ۔ بھئی آشنا تو بتاؤ رہتی کہان ہی ۔

ممن ۔ ضرور تو پھر اور بتانا باقی ہی کیا رہے بلکہ ایک ساتھ جاکے وہانتک پہونچا نہ آئین ۔

مالک دیرینہ روز کے چونگے

نوابصاحب تو اس بھولی بالی چوڑی والی کے سیکے خیال دفرحان تشریف لیگئے اور سمجھے کہ مارلیا ہی ۔ اور وہ زمانہ قریب ہی کہ یہ ناظورۂ یاقوت لب ۔ رخسار و شاہد گلعذار زیب آغوش ہوگی اور ہم شربت وصل سے شیرین کام اور فائز بمرام ہونگے ۔ مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ وہان کیا ہنڈیا پک رہی ہی ۔ اور اسکی ہادر ضعیفہ کس منصوبہ مین ہی ۔ یہ پرزن جہاندیدہ بڑی چالاک عورت تھی ۔ نواب صاحب کے تشریف لیجانے کے قبل اسنے نازو اور چوڑی والی کو اچھی طرح سے پٹی پڑھادی تھی کہ جب وہ آئین تو تم فلان بات پر روٹھ جانا اور یہ محاورے اُنکے سامنے بولنا اور ناک بھون چڑھانے کا مابہ حضا ہو کر دوسرے کمرے مین چلی جانا جبتک وہ خود منانے نہ آئین

تب نمک تم ہر گز اس کمرے سے نہ آنا نہ آنا۔
ناظرین کو یاد ہوگا کہ ماپر خفا ہو کر چوڑی والی تنک کر دوسرے کمرے مین چلی گئی تھی اور نازو بھیجی گئی تھی کہ اسکو منا کے سمجھا بجھا کے لے آئے تو دونون نہین کمرے مین سنسنے لگی تھیں جو اصحاب بالغ خبر دنا دلون کے مطالعے مین پختہ ہو گئے ہین وہ ضرور سمجھ گئے ہونگے کہ اتنی جلد صلح صفائی کی کہین نہ کہین خبر نکلیگی ورنہ جب تنک کے ان اور بہن اور اما سے خلاف ہو کر دوسرے کمرے مین چلدی تو وہان جاکے ہنسنا چہ معنی دارد۔ افرض یہ پہلے ہی سے سکھائی پڑھائی تھین اور اس عجوزنے سکھا دیا تھا کہ سونے کے چھڑون کا چونگا کرنا۔ نواب صاحب کے تشریف لیجانے کے بعد اسنے پھر نازو اور اسکی چھوٹی بہن کو سبق پڑھانا شروع کیا کہ بیٹا نازو تم سونے کی چڑیا سمجھو اور جہانتک ممکن ہو سکے اسنے روپیہ گھسیٹو۔ یہ مرد دا نیر لٹھ ہو رہا ہے تم تو تاڑ گئی ہو نازو۔ مگر دیکھو بیٹا تم اسنے الگ ہی الگ رہا کرو جب وہ آئے تو بیٹھین تو تھوڑی دیر کے بعد آؤ۔ دو گھڑی بیٹھو اور چلدو۔ پھر ایک جھلکی دکھا کے چمپت ہو چکے نہ بیٹھو۔ نہ کوئی بات ایسی کہو جس سے انکو یقین ہو جائے کہ نکاح ضرور ہوگا اور نہ کوئی ایسا لفظ کہو جس سے وہ یا بوس ہو جائے کبھی وعدہ اور کبھی کچھ کبھی قرار اور کبھی انکار بس یہی بہتر ہے مگر جونگون سے نہ چوکو ولایتی انار۔ انگور۔ اخروٹ چلغوزہ کشمش۔ پستہ۔ یہ فرمائش کر بیٹھو۔ چوڑیان اسکے ہاتھ دس گنے داموں پر بیچو۔ سردی کے کپڑے کی فرمائش کر دو بس اسی کا نام چونگا ہے۔ غرضکہ جہانتک ہو سکے کوشش کرو کہ انکو لوٹ لو۔ اور وہ لٹوا سقدر کا ہو گیا ہے کہ جو کہو گی وہ کریگا سونے کے چھڑون کا چونگا تو کیا تمنے اور اسنے منظور کر لیا۔ اور بھیجیگا بھی۔ اس امر مین نازو کو اپنی ماں سے اتفاق نہ تھا وہ کہتی تھی کہ یہ چھوٹا سا سور دیسی کی فرمائش ہے اتنی بڑی فرمائش کا مکمل ہونا سہل بات نہین ہے۔ مگر اسکی اور ضعیفہ کی رائے تھی کہ بھیجے اور بھیجتے بھیجتے اور خود بنوا کے لے آئے تو سہی۔

چوڑی والی سیانی سیانی باتین بنا کے اور سوچنے لگی کہ ابکی ملاقات ہو تو آسا کا گھر بھر لوٹ لون۔ جاتا کہان ہے۔ دل کا آنا قیامت کا آنا ہے حضرت دل کا آنا دل لگی نہین ہے یہ عشق کا کوچہ ہے۔

دوسرے روز چوڑی والی کی ماں نے اسکو پھر بلایا اور چونگا کرنے کی ایسی ایسی چالین سکھانے اور بتانے لگی کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑین۔ کہ اتنے مین نازو کی منھ بولی بہن آ گئی اور نازو اور اسکی چھوٹی بہن اور منھ بولی بہن مع چوب مین بیٹھکر یاتین کرنے لگین۔

نازو۔ آج بہت دن بعد دیکھ پڑین دوگانہ۔

دوگانا۔ ہم تو اندھے تھے بہن۔ پھوڑا نکلا تھا مرتے مرتے بچے

نازو۔ ہمین اللہ جانتا ہے ذری بھی کسی نے خبر نہ کی۔

دوگانا۔ ہمنے کچھ سنا ہے اور معتبر آدمی سے سنا ہے۔

نازو۔ کیا کیا۔ خیر تو ہے۔ کیا سنا ہے بہن بولو۔

دوگانا۔ ہمنے سنا ہے کہ۔ کہی ڈالون۔ ؎

آج وہ طالع سکندر ہے
جسکی بوڑھیا محل کے اندر ہے

نازو۔ بوڑھیا محل کے اندر (متحیر ہو کر) کیا؟۔

دوگانا۔ کیا ہے۔ اب ہمسے نہ بہت اڑو۔

نازو۔ اللہ جانتا ہے جو ذری بھی ہماری سمجھ مین آیا ہو۔

دوگانہ۔ ہمین نامعین بنایا۔ بس اتنا کہا تھا کہ ایک بوڑھی آج کل سیکرٹر دن رئیسون کی نگاہ پڑتی ہے۔ بڑی چہیل اور اداتی چھوکری ہے مستانی ہو رہی ہے۔

نازو۔ اہو واہ ہے۔ پھر اس سے مطلب کیا نکلا۔

دوگانا۔ اپنی بہن سے پوچھو بوجی یہ کیا بات ہے سچ ہے یا جھوٹ

نازو۔ دوگانا تمھارا بڑا ہوائی دیدہ ہے۔

دوگانا۔ پتے کی کہی یا نہین کہی ۔ اب کیا ہی سونے کے چھڑے پہنو منھیار کی چھوکری کے لیے بہت ہی۔

نازو۔ ان ہی جھوٹی گپون سے تو تمھارے چہرے پر ٹپکا پڑتی ہی

دوگانا۔ ہمین کسی نواب کو صورت تھوڑا ہی دکھانا ہی کچھ

راوی۔ نازو انتہا سے زیادہ حیران تھی کہ اسکو کہان سے اتنی جلد خبر ہوگئی ۔ چوڑی والی ششدر۔ ع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین	

اور دوگانا کھلکھلا کھلکھلا کر ہنستی تھی ۔ نازو کی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ کل شام کی بات اور آج سویرے سویرے اسقدر مشہور ہوگئی ۔ اور سونے کے چھڑون کا جو ذکر آ تو اب کوئی شک باقی نہین رہا کہ کسی معتبر آدمی جاکے کہا ہی۔ اب نازو لاکھ ٹالتی

تم کیا بک رہی ہو ۔ تمھارا خلل ہوگیا ہی اپنی بیتی چھپا رہ سکتا ہی سے صاف برستا

نازو بہن یہ ہے نازو نے کیا ہی اور تو تمھارے ایک ترکا نے اسکا ہماری لڑکیو ہی ہے ہین ایک

وہان سوائے مری بات کے اور کسوا سطے گئے تھے ۔

نازو۔ مین تاڑ گئی بہن بڑی رسوائی کی بات ہی۔

دوگانا۔ کیا تمھارے محلے مین کوئی ترکاری والی رہتی ہی۔

نازو۔ ای یہ کیا بڑ دس مین کٹنے کا گھر ہی۔

دوگانا۔ وہ ہین کون ۔ کوئی رئیس ہین ۔

نازو۔ بہت بڑے آدمی ہین اور ابھی کرا نہین ہی اور نہیں مگھا آدمی

دوگانا۔

کبڑن صبح کو جس جس کے ہان گئی گھر گھر ڈھنڈھورا پیٹ آئی تھی کہ ہمارے پڑوس کی چوڑی والی کے ہان ایک نواب آئے ہین اور وہ دونون نہین ہین مگر مالک یہ نہ روز نے وہ تدبیر سوچی کہ سبحان اللہ کلکتہ جاتی ہون اسکے بہنوئی نے میٹابرج سے بلوایا ہی اور مکان بیچے ڈالتی ہون ایک نواب صاحب کے (مختار کار) آئے تھے۔ کبڑن کے ذہن مین یہ بات جم گئی کہ بیشک اور بلاشبہہ نواب نہین آئے تھے۔ انکے کوئی اہلکار ہی ہونگے نے گھر چلی گئی تو پیر زن نے ت کو کس

اوقات سے باہر سونے کے چھڑے کیسے۔

گپ شپ!!!

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے درواز سے پر آواز دی مامانے پوچھا کون ہی۔ اسنے آہستہ سے کہا نواب صاحب نے بھیجا ہی اور کچھ کہلا بھیجا ہی۔ مامانے اوپر جا کر چوڑی والی کی مان سے کہا اسنے کہا بلا لو۔ آئیے اندر آئیے ہم تو باہر کے نکلنے والے ہین سب یہ دونون چھوکریان تو البتہ نہین نکلتی ہین اور اگر گیلن بھی تو پاس پڑوس۔ اور وہ بھی جاننے بوجھنے لوگون ہین۔ ایرے غیرے کے یہان نہین بھیجتے۔ خدمتگار نے کہا صحیح ہی بجا کہتی ہو نواب صاحب نے مجھے بھیجا ہی اور کہا ہی کہ چھڑے بھیجے گایا چھڑون کی قیمت ضعیفہ پھول کے کپا ہو گئی حصہ کھلی جاتی تھین۔ آدمی کی بڑی خاطرداری کی کھلائی۔ بی نازو ہین کہ الایچی لیے چلی آتی سرہ بشاش۔ ماما کی زنگت سرخ

خرم

ن۔ پھل کے مٹھیو۔

ن اچھا بیٹھا ہون۔

ب سے حال بابت بہت سلام کہنا

اسی کی۔

پرسون انکو نواب

خانہ پر کیا لٹو ہو گئے

ن ایک بات ہی وہ بات

ین کہ کہتے ہین اخون

ایئے تو ہین چوک جاون

نج سو روپے ہین۔

م ہو کیا جاتے۔

ہو وہ کرو۔

خ اچھا ہم اپنے بنوا لینگے تم روپیہ ہی دیدو۔

خ لیجیے حاضر ہی۔ پانچ سو یہ گن لیجیے۔

ماما بڑے رئیس آدمی ہین نواب صاحب۔

خ رئیس۔ رئیس کیسے پوتڑون کے رئیس۔

نازو ہمارا بھی سلام کہدینا۔

ص اور انکے واسطے تو یہ اور ہمارے واسطے کیا لائے ہو

خ جو کہدو۔ اب ہم جانتے ہین تم کسی دن گھر مین جاکے جوڑیان پچھا دو اور برابر آتی جاتی رہو۔

ص جس روز کہو۔ جب لے چلو۔ چلی چلونگی۔

خ اور نازو کو اور انکو بھی لیتی چلنا۔

ص اسمین سے تم اپنا حصہ تو لے لو میان۔

خ اب اسکا آپکو اختیار ہی۔

ماما تم ہی تو لائے ہو۔ تم ہی کو اختیار ہی۔

نازو مگر قول کے پورے ہین۔ اللہ جانتا ہی۔

ماما چلم بھر لاؤن حقہ پینگے آپ۔

ص نواب صاحب کو آج لے نہ آؤ۔ کورات کو بھیس بدل کے چپکے سے آجائین۔ آج نازو اور یہ دونون یہان ہی رہینگی۔

خ ہان! اچھا ضرور آئینگے۔

ص مگر اکیلے ہی آئین بھیڑ کو نہ ساتھ لائین۔

خ بس وہ اور مین اور ایک آدمی صاحب اور۔

ندمنگار اٹھنے ہی کو تھا کہ پیرزن نے روک لیا کہا استقدر جلد بازی۔ ابھی تو آئے ہو اور ابھی چلے جاتے ہو بیٹھو ایک گاوری اور کھالو۔ خدمتگار نے کہا تمھارے ہان کوئی مرد بھی ہی ضعیفہ نے کہا ہمارے ہنوتی ہین۔ ایک لڑکا ہی وہ حیدرآباد مین ایک وکیل کے پاس نوکر ہی کچھ پڑھا لکھا بھی ہی اور یہ دو لڑکیان ہین۔ اسکا میان ہی۔ دوسرے تیسرے آتا ہی۔ یہی سب ہماری دولت ہی۔ خدمتگار نے کہا کہ حق تعالی اس دولت کو برقرار رکھے۔ اس سے بڑھ کر اور کون دولت ہوگی اب مین رخصت ہوتا ہون ضعیفہ نے پھر روکا۔ انھون نے کہا نواب صاحب میرے منتظر ہونگے ضعیفہ نے پچیس روپے نکالکر دیکر کہا یہ تو لیتے جاؤ۔ خدمتگار نے پچیس روپے لیکر کہا بندگی ہم تو تمھارے ... کے خواہان ہین جو تمکو زیادہ ملیگا تو ہمکو بھی ملیگا اور جو تم ہی کو نہ ملیگا تو ہمکو کیا ملیگا۔ ماما نے کہا تم ماشاء اللہ سے خود سمجھدار ہو تمکو سکھانا جیسے لقمان کو سکھانا۔

خ تو اب ہم رخصت ہوتے ہین۔

ص امام ضامن کو سونپا خدا حافظ میان۔

خ آج رات کو نواب صاحب کو لے کر آؤنگا۔

ص بھلا آنے کو کہتے تھے۔ ایسا ہو نہ آئین۔

خ آئین اور بیچ کھیت آئین۔ نہ آنا کیا معنی۔ ہان اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہوجائے تو شاید نہ آئین۔

ص تم اپنا پیغام تو کہدو بھٹا۔

نازو اے قمرن وہ جو کہتی تھین کہو نا۔

قمرن (ق) یہ سڑی کی نصل جاتی ہی اور نواب صاحب نے ہمکو انار اور انار بھی نہ بھیجے۔

خ (مسکراکر) آج ہی تو ابھی ابھی۔

ق اگر ہمارے کہنے پر بھیجا تو کیا۔

خ وہ تو سونا برسا دینگے اس گھر پر۔

ماما ہان ہان میان کیون نہین رئیس ہین۔

نازو کتنی دور ہی نواب صاحب کا مکان یہان سے۔

خ تھوڑی ہی دور ہی کوئی دو پیسے ڈولی۔

نازو تو پھر ایک روز ہم سب کو لے چلنا۔

قمرن - (ہنسکر) موٹے دو پیسے ڈولی کہ ڈبل -

خ - نہین ددوساہی - موٹے دو پیسے ڈولی -

خدمتگار پچیس روپے لیکر خوش خوش رخصت ہوا

نواب صاحب چشم در راہ انتظار تھے ہر گھڑی خدمتگارون سے دریافت کرتے جاتے تھے کہ دیکھو بھئی حسین علی آیا - از بس بیقرار تھے جب لوگون نے اطلاع دی کہ پیر و مرشد حسین علی آتا ہی پھاٹک کے پاس آگیا حکم دیا کہ دوڑ کر آئے حسین علی اپنی کوٹھری مین روپیہ رکھنے گئے - تو کوئی چھ خدمتگارون چپراسیون چوکیدارون کو نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی لاؤ -

حسین علی صاحب تشریف لائے -

ن - کہو صاحب کام بنا کے آئے یا خدا نخواستہ بگاڑ کے -

خ - بگڑنا دور از حال حضور کو بلایا ہی -

ن - قریب آؤ - بلکہ علحدہ چلو - ہان کیا گفتگو ہوئی

خ - روپے جو مین نے دیے تو بڑی خوش ہوئین سیکڑون دعائین دین سب کی سب خوش ہوگئین اور دعائین دینے لگین -

ن - لاحول ولاقوۃ - اصل مطلب کی بات کہو - اک سو ہی دفعہ کہہ چکے کہ دعائین دین -

خ - حضور قمرن نے مجھ سے پوچھا کہ نواب صاحب آج آئینگے نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے ضرور آئین نہین تو ہم بہت خفا ہونگے

ن - لاحول ولاقوۃ - سن چکے سن چکے - ایک بات کو ہزار ہزار بار کہتے ہو -

خ - مین وعدہ کر آیا ہون حضور کو آج انکو لاؤنگا ضرور چلیے گا

ن - ہزار کام چھوڑ کر ہزار کام چھوڑ کر چلونگا -

خ - حضور کی ریاست کی بڑی تعریف کرتے تھے سب - اور قمرن نے کہا ہی کہ سڑی کی فصل جاتی ہی ہمکو دلائیے انار اور انگور بھی بھیجدین -

ن - ابھی بھیجو - داروغہ صاحب ذرا یہان آؤ پانچ روپے کے انار اور چار پٹاریان اور سیر سیر بھر کشمش پستے اور اخروٹ اور بیس عدد بڑے بڑے سیب منگواؤ اسی دم -

داروغہ - بہت اچھا - ابھی لین حضور - اسی دم -

ن - (خدمتگار سے) تو قمرن نام ہی - یہ کہیے - یہ نام تو بڑا پیارا ہی - اور نازد تو نئی قسم کا نام سننے مین آیا -

خ - وہ بھی تعین حضور - اسپر بھی حضور - عرض نہین کر سکتا وہ بھی اچھی ہی اور (ڈرتے ہوے) حضور قمرن کا تو پھر کیا کہنا ہے

ن - بیشک ہی - پیدا ہی نہین ہوئی ایسی عورت -

خ - اب غلام میوہ لیکے پہونچا آئیگا -

نواب صاحب کو اسقدر خوشی ہوئی کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا - دن کاٹے کھاتا تھا دعا مانگتے تھے کہ یا خدا کہین جلد شام ہو تو اُس بہ لقا کا دیدار نصیب ہو - اگر آج ناغہ ہوا تو جان پر بن آئیگی - اول تو بے دیکھے ہوے شب نہین آسکتی ممکن نہین کہ نیند آئے ادھر شام ہوئی اُدھر بندۂ درگاہ روانہ کوے یار ہوے -

داروغہ نے تھوڑے عرصے کے بعد عرض کیا کہ خداوند میوہ حاضر ہی - حکم ہوا کہ حسین علی کو بلاؤ - حسین علی سے فرمایا کہ یہ میوہ لیجاکے دے آؤ - اور کہنا اور جو ضرورت ہو اُس سے اطلاع دین -

حسین علی میوہ لیکر روانہ ہوا -

چوبدار نے دروازہ کھولا پیر و مرشد آغا محمد اہر صاحب تشریف لاتے ہین نواب صاحب کوٹھی سے باہر آن کے استقبال کیلئے گئے - اور دیکھتے ہی کہا -

آنکہ در شوخی مذاری ہمسرے	می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا - این بسم اللہ ہی اس سے ہوتی ہی -

ن - بسم اللہ ہوا چاہیے - رب یسر ؎

ہو کہ در شونمی ندارد ہمسرے می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا - بھائی صاحب رب یسر نہین ہم تو تم بالخیر کی دعا مانگتے ہین

ن - خدا نے چاہا تو دو ہی چار روز مین -

آغا - ہان ارے یار مانتا ہون لے آیا راہ پر -

ن - واللہ مجھے اس سے عشق ہی اور پورا عشق -

آغا - چیز ہی ایسی ہی وہ عشق ہی کے قابل ہی -

ن - ایسی صورت کبھی پہلے بھی دیکھی تھی - ؟ -

آغا - واللہ نہین دیکھی تھی - ہٹ دھرمی سے کہو کہ ذرہ حق تو لون ہی - غ -

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

ن - اور اسی مہینے مین نکاح ہو تو سہی -

آغا - یار یہ خبط ہی - نکاح و کاح واہیات بات ہی - ہم اسکو ہرگز پسند نہین کرتے -

ن - مجھ سے بے نکاح کے رہا نہ جائیگا -

آغا - دور ہی دور کا عشق اچھا - نکاح کی صلح ہم نہ دینگے اور کوئی دوست نکاح کی صلاح نہ دیگا -

ن - صلاح اور مشورے کی گنجایش اب کہان ہی -

آغا - نہین اس قدر جامے کے باہر نہ ہونا چاہیے -

ن - اسمین پند و نصائح سے کام نکلے یہ محال ہی - ؎

این عشق نہ دانم از کجا خاست کز ہر رگ و ریشہ ام بلا خاست

آغا - اگر اس عشق کی یہی کیفیت رہی تو -

ن - میان یہ اگر اور مگر کے کیا معنی -

آغا - بات انسان وہ کرے جسمین بدنامی نہو اور آبرو ریزی سے انسان بچے - اور اگر بدنامی ہوئی تو لوگون کو ہنسنے کا موقع ملیگا -

ن - اچھا خیر پھر اس بارے مین گفتگو ہوگی ؎

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ پر ذرا اتنا تو بتلا دو کہ بتلائینگے کیا -

خاک !!! -

اتنے مین ممن نے کہا حضور منشی مہراج بلی آئے ہین -

کہا بسم اللہ - آئین - آئین -

ممن - حضور یہان باغ مین ٹہل رہے ہین -

مہراج - آداب عرض کرتا ہون جناب نواب صاحب -

ن - کورنش عرض ہی - تشریف لائیے حضرت -

مہراج - اخاہ آغا محمد اطہر صاحب بھی تشریف رکھتے ہین -

آغا - آپ نے کچھ اور بھی سنا ہمارے نواب صاحب عاشق ہوے ہین -

ن - ہمارا عشق ازلی ہی یہ ہوے ہین کیا معنی -

آغا - ازلی و زلی تو خیر صلاح ہی -

مہراج - وہی چوڑی والی نا -

آغا - آئین - اب بھی سن چکے ہین -

مہراج - سن چکا ہون صاحب دیکھ چکا ہون - اسمین شک نہین کہ پری ہی ؛ اللہ - از سر تا پا حسن ہو تو ایسا کہ - غ -

ہی گر اب کی شوخی تو غضب کی شوخی

نواب صاحب کو جو ملتا تھا آفین کا سا خدائی خوار و آوارہ و بیکار کوئی شخص ایسا نہ ملا جو عقل رہنمون سے کام لیتا یا انکو سیدھے ڈھرے پر لگانے کی کوشش کرتا اور نہ ممکن تھا کہ ایسا نہ ہوتا وہ اور پھر وہ شخص کہ جسکے مزاج مین آرستگی اور

صلاحیت ہو وہ ایک اونچی چوڑی والی پراسقدر لٹو ہو جائے کہ سنرا صدہا رئیسون کے روبرو اسکے بھیجے بھیجے جائے اور اسپر بھی ستم یہ کہ اسکے گھر پر جائے اس سے بڑھکر آوارگی اور کیا ہوگی - بڑے شرم کی بات ہے - مگر انکی صحبت مین تو خیر سے آوین کا آوان بگڑا ہوا ہے -

مہراج بلی ان سب کے چچا - ان کی حرکتین سب سے زیادہ تبذل نکلین - یہ اس چوڑی والی کی گلی سے دن بھر مین کوئی چھ سات بار نکلے مگر صرف دو بار دیکھا اور کھڑے ہو کر اسکی ساس سے گفتگو بھی کی -

آغا محمد اطہر بڑے مہذب اور شایستہ اور آراستہ خیالات کے آدمی - بڑے زبان آور فارسی زبان کے محقق عجمی کے عالم تبحر - مگر یہ خود اس چوڑی والی کی چھوکری پر لوٹتے تھے -

آغا محمد اطہر نے کہا بھئی مین بھی ایک بار ادھر سے نکلا تھا لیکن اسکو پایا نہین - ؎

آج وہ جلوہ فروز اپنے جو منظر مین نہین
تو چمک ذرہ بھی اس حسرخاور مین نہین

مسخرہ کہ چپکے سے آنکے ایک گوشے مین خاموش کھڑا ہو رہا تھا یون بول اٹھا - ؎

تبنی آج جو سونی پڑا ہے
کل بھیج ایک رانڈ بیٹھے تھے

ان - ابے کون بولا بھئی - دیکھا تو مسخرالدولہ!!! بڑا فقرہ پڑا مگر اسکے معنی سمجھ مین نہ آئے - اسکی تشریح تو کیجئے -

کہا حضور قربان جاؤ یہ حیدرآباد کے فصحاؤن اور بلغاؤن کی زبان ہے تفسیر اور شرح طلب ہے تفسیر اسکی یون ہے کہ حیدرآبادی شاعر صاحب نے ایک دن ایک کھڑکی مین ایک عورت (رنڈی) بیٹھی دیکھی تھی دوسرے روز وہان سناٹا تھا تو شاعر نے یہ شہر موزون کیا تبنی کھڑکی کو کہتے ہین - اور رانڈ کے معنی (رنڈی) اب سمجھ مین آجائیگا اسیطرح آغا صاحب نے بھی سناٹا ہی پایا - لہذا غلام نے عرض کیا - ؎

تبنی آج جو سونی پڑا ہے
کل بھیج ایک رانڈ بیٹھے تھے

ان - یہ بھیج کیا حضرت

مسخرہ - بھیج کے معنی اپنی جگہ پر ہین -

آغا - رانڈ کے لیے بیٹھے تھے کسقدر موزون ہے -

مسخرہ - بھیج بھی عجب لغت بلکہ لغتا ہے -

ان - ایک رانڈ بیٹھے تھے اسنے کیا مزہ دیا ہے -

مہراج - میری کچھ سمجھ مین نہین آتا -

ان - انکا بھی نام لکھ لیجئے -

آغا - لکھا ہوا ہے - اور کل حمقا کی فہرست مین سب سے اول لکھا ہے کیونکہ انھون نے اول درجہ ہی کا امتحان پایا ہے

ان - اجی انمین سمجھنا مشکل ہی کون بات ہے -

مسخرہ - ہمارے حضور منشی مہراج بلی اللہ کی عنایت سے ان سے بھی بڑھے ہوے ہین یک نشد دو شد -

ان - مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہے - کہنے لگے رانڈ بیٹھے تھے - کتنی عمر شاعری ہوا ہے - سبحان اللہ -

دارو غہ - اور حضور سونی پڑا ہے اس سے کیا کم ہے -

آغا - اور ہمکو سب سے بڑھکر لطف بھیج مین آتا ہے واللہ کیا نادر لغت ہے - سبحان اللہ - بھیج - !!!

مسخرہ - یہ رانڈ بیٹھے تھے اور سونی پڑا ہے - اور بھیج سب سے بڑھکر لطف منشی مہراج بلی کی سمجھ سے حاصل ہوا -

نواب صاحب کوئی شعر پڑھنے کو تھے کہ داروغہ صاحب نے کہا اخاہ آیئے حضور میان اختر برآمد ہوے۔ کہ تسلیم مین منشی اختر صاحب تشریف لائے۔

آداب بجا لاتا ہون خداوند۔ اور صاحبون سے بھی علیک سلیک ہوئی۔ نواب صاحب کی جانب مخاطب ہوکے پوچھا۔ حضور کا مزاج تو اچھا رہا عرصۂ دراز کے بعد زیارت ہوئی۔

محمد عسکری ایک آہ سرد بھر کر بولے مزاج کی کچھ نہ پوچھو ممن دیکھو یہ تخیلے کی صحبت ہی جنرار کوئی بے اطلاع آنے نہ پائے اسکے بعد کل سرگذشت بیان کی۔ کہا کیا عرض کرون۔ منشی اختر صاحب ایک فقالۂ عالم نے بسمل کر دیا۔ نواب رونق جنگ کے ہان گیا تھا اُنکی بیوی نے (سالی نے) ہمارے تین اندر ایک ضرورت سے بلوا بھیجا۔ وہان ایک صورت ایسی دیکھی کہ جان نکل گئی ؎

ہی تو بہار سوچ مین ہون مین کہ کیا کرون	کس گل کو دون مشابہت اُس گلبدن کے ساتھ

وہان تو بات کرنے کا موقع نہ تھا۔ مخدرات اور خاتون کے سامنے چھیڑ چھاڑ کا کون محل تھا مگر جب وہ باہر نکلی تو مین بھی سایے کی طرح ساتھ ہولیا اور یہ شعر پڑھا ؎

او جانے والے مڑ کے ذرا دیکھ اس طرف	مانند سایہ ہم بھی ہین تیرے قدم کے ساتھ

اختر نے کہا پیر و مرشد کیا کوئی زن بازاری ہی کہین کسی ماما یا ماھری کی چھوکری پر تو حضور فریفتہ نہین ہوگئے یہ باہر نکلی کا فقرہ کیسا فرمایا حضور نے۔ اسپر لوگ مسکرائے مگر آغا محمد اطہر خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

نواب صاحب بولے بھئی عشق مین عقل کو کیا دخل ہی یہ سوال کیسا کیا تمنے۔ اختر نے کہا بجا ہی بندہ نواز عشق کو شعراء خرد سوز کہتے ہین۔ ہان اچھا۔ پھر اگر ماہر نکلتی ہی تو کیا مشکل بات ہی۔ نواب صاحب نے فرمایا بھی مشکل اندر مشکل ست ایک تو اُسکا نکاح ہوگیا ہی۔ دوسرے بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ وہ اپنے میان کو چاہتی ہی اور یہان بے صبری ہی ؎

تاب فرقت کی مرے جسم محقر مین نہین	صبر کا دخل کہین اس دل مضطر مین نہین

بس یہی دل چاہتا ہی کہ وہ بغل مین بیٹھی ہو۔ اور اُس زلف عنبر بار کی خوشبو سے ہمارا دماغ ہر دم معطر رہے اختر نے کہا خداوند پھر اب اسقدر تو بندہ ضرور دریافت کریگا کہ کون قوم ہی کہا چوڑی والی کی چھوکری دو بہنین ہین۔ دونون پری تمثال مگر چھٹکی تو واقعی ایک چیز ہی ؎

ترین ہمہ پرین بزیر دگر بدین سیست	باغیچہ صباد م سرتند گر بہین است
یک دیدہ جلا یا فتہ از گفت یوسف	صد دیدہ جلا یا بد اگر پیر بہین است

اور بڑی بھی بڑی کلان ہی۔ اُسکا نام نازو ہی اور چھٹکی کا نام فہمن۔ یہ نام مجھے پہلے نہین معلوم تھا کیا پیارا نام ہی نازو نازو کا نام سنی مگر کس پوچ کا نام ہی۔

اختر نے کہا حضور اسکی سند نہین کہ حضور آپ ہی آپ دیکھ لین۔ اُنکو یہان بلوایئے اور کہلا بھیجیے کہ چوڑیان پہنانے کو بلایا ہی۔

آغا صاحب نے کہا وہ علانیہ ہر مقام پر اس طرح سے نہین جاتی ہی۔ مگر ان رونق جنگ کے ہان چلو وہان آجائیگی اُنکے مکان کے سامنے ہی تو مکان ہی۔

اتنے مین میان حسین علی واپس آئے اور یون کلام ہوے

ح حضور وہ کام کر آیا۔ سلام کہا ہی۔

ان خوش ہوے وہ لوگ۔ اور کیا باتین ہوئین۔

ح حضور پھر عرض کرونگا الگ چلکے۔

ن ۔ کہو بھی یہان کیا کوئی خیر ہی ۔ کہدا لو ۔

آغا ۔ ہم لوگون سے کس بات کا پردہ ہی صاحب ۔

دار وغہ ۔ بے تکلفی کے ساتھ کہو ڈرتے کیون ہو ۔

خ ۔ حضور ایک رقعہ دیا ہی ۔ حضور کے نام ۔

ن ۔ لاؤ لاؤ ۔ کیا پڑھی لکھی بھی ہین ۔

مسخرہ ۔ جی ہان ۔ یہ لیلا وتی اور دستور الصبیان اور انوار سہیلی انھین کی تصنیف ہی یا کسی اور کی ۔ اب تھوڑے دن مین وہ لندن جاکے بارسٹری کا امتحان دینگے ۔

نواب صاحب نے رقعہ لے کر اسکو کئی بار چوما اور کھول کر پڑھا تو نور اعلیٰ نور ۔

دو نو واب صاحب ۔ آدو دو ۔ ڈوب حاتم رسلا رکھ رہی ہو اور فواب صاحب کہا لو مالکو دو اوسی سکی اور جو کھچ معو سمی ہمن کو کھچ کھمس سودہ سب ہم ن سارے عاج حاملکو رع رع کرکے لوم ہسلل مارام محال اور معردن دو انھحب س گی اور حسین ملی آوس اٹھ حہاں سگا قم رلحوری والی ۔

کل حاضرین جلسہ منتظر تھے کہ خط پڑھین تو سنین ۔

نواب صاحب نے خط پڑھ کر آغا صاحب کو دیدیا ۔

آغا ۔ اَین یا ۔ ارے میان بالکل بے نقط ۔

دار وغہ ۔ حضور واقعی ایک نقطہ بھی قسم کو نہین ہی ۔

مسخرہ ۔ تو یہ کہیے بالکل بے نقط سنائی زمین ۔

آغا ۔ حضرت ہمسے ہرگز نہ پڑھا جائیگا ۔

ممن ۔ لائیے غلام زور لگائے ۔ شکست ہی ۔

آغا ۔ شکست اور تعلیق دونون سے الگ ہی رنگ ہی ۔

جھمن ۔ ع غا قلان سیروی نقطہ نہ کنند ۔

ن ۔ غور کر دیکھئی اور اسکا مطلب ہمین بتاؤ ۔

اختر نے القاب تو پڑھ دیا ۔ نواب صاحب بہادر نواب کی خرابی ۔ نواب ۔ صاحب کی خرابی صاحب ۔ اور یہ دور تو اعلیٰ درجے کا کلمہ ہی ۔ یعنی آؤ ۔ اور دور مطلب یہ کہ جاؤ ڈوب جا ۔ یعنی اپنی آبروریزی کر ۔ مگر آ ۔ اور آکے پھر دور ہو ۔ آگے کسی سے نہین چلتا ۔ فہ رسلا مکر رہی ہی ۔ یہ کسی سے نہ پڑھا گیا ۔ بہت غور کیا ۔

آغا ۔ ہمسے واقعی یہ رقعہ نہ پڑھا جائیگا ۔

مسخرہ ۔ کیا سنسکرت مین لکھا ہی حضرت ۔

آغا ۔ حرف تو اردو ہی کے سے ہین زبان خدا جانے ۔

مسخرہ ۔ لائیے مین کسی بنگلہ کا بلی سے پڑھوا لاؤن ۔

آغا ۔ کیا کابلی سنسکرت خوب پڑھے ہوتے ہین ۔

مسخرہ ۔ جی نہین خط بیشک پشتو مین لکھا ہوا ہی ۔

اختر ۔ اہا ہا ہا ۔ کیا پڑھا ہی ۔ دا لمہ ۔ تمرن سلام کر رہی ہی ۔ سچ کہیے گا ۔

ن ۔ بھئی انعام کا کام کیا ہی واللہ ۔

آغا ۔ خوب پڑھا ۔ خوب ہی پڑھا ۔ ذہین آدمی ہین

ن ۔ اب پورا خط میان اختر ہی پڑھ دینگے ۔

اختر ۔ اور نواب صاحب سا اور نواب صاحب آگے آیئے ۔

راوی ۔ سب نے ملکر زور لگایا مگر مطلب حل ہوا آخر کار اختر ہی نے مطلب نکالا اور پورا رقعہ یون پڑھ دیا ۔ اور نواب صاحب کی جان و مال کو دعا دیتی ہی گی ۔ دعا کو دوا لکھا ہی ۔ اور دیتی ہی کے بعد (گی) کیا خوب خیر اور جو کچھ میوے تمنے ہمین (کو) بھیجے تھے سو وہ سب ہمنے پائے (ہمنے پائے) کی خرابی (ہم من بیا اے) ایہ سبحان اللہ

آج شام کو ضرور ضرور کرکے تم ہمسے ملنا۔ امی جان اور نازو دعا بھیجی ہینگی اور حسین علی آدمی (آدمین) اچھا ہوگا۔ قمرن چوڑی والی۔

ن ۔ کارے کردہ ۔ اور کسی سے نہ پڑھا جاتا ۔

آغا ۔ عاحا مکو۔ آج شام کو خوب ہی پڑھا۔

اختر ۔ اور زر عزر ع عمر بھر کسی سے نہ حل ہوتا۔

ممن ۔ ام محان اور لعروں یہ کیا ہی حضور۔ یہ تک ہماری سمجھ مین نہ آیا۔

اختر ۔ بچے کیجیے بچے جی یہ امی جان اور نازو ہی۔

ممن ۔ قہقہہ لگاکر۔ واہ رے بے تکے پن ۔ حد کردی

ن حسین علی سے دریافت کرو کہ یہ لکھوایا کس سے تھا۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کہ مشہور گول آدمی تھے اپنے عشق کے کا ذکر کیا کہ مین تو اُسکی بڑی بہن نازو کے نازو ادا کا عاشق زار ہون۔ نواب صاحب نے کہا خدا کرے کوئی شخص اُس بڑھیا بچارے کی بھی ذریفیتہ ہوجائے تو اچھی تگدم ہو۔

مسخرے نے کہا بھلا نازو کا سن کیا ہوگا۔ آغا صاحب نے جواب دیا یہی کوئی انیس بیس برس کا۔ پوچھا (اور منشی مہراج بلی صاحب کا سن کیا ہوگا) جوڑا اچھی ہی۔ مگر نازو ان بڑھو کی طرف مخاطب ہوکر یہ شعر فرض درپڑھا کر بگی ۵

کل وہ یہ بولی مجھ سے ہنسکر جا وہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اسپر سب کے سب بے اختیار ہنس پڑے اور منشی مہراج بلی صاحب گو جھیپ گئے مگر مسکرا دیے۔ میان اختر نے کہا حضور یہ ہسوڑا در مقطع ٹھیک نہین یون ہونا چاہیے ذرا غور فرمائیے ۔ ۵

نازو یہ بولی اُنسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اس شعر نے وہ لطف دیا کہ پورے پندرہ منٹ تک سبکے سب لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے اور دیر تک قہقہہ ہا اکثر حاضرین لوٹنے لگے۔ نواب صاحب نے کہا حضرت مزہ آگیا واللہ ایکبار پھر فرمایئے گا اختر نے شعر پھر پڑھا۔ ۵

نازو بولی اُنسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

ن ۔ اے کی جگہ ابے ہو تو کیسا حضرت ؟ ۔

اختر بہت خوب سلیمات فرض جائے استاد خالیست واقعی مین اچھی اصلاح دی

آغا ۔ بلکہ نازو یہ بولی ٹیپ لگا کر بیاہ ابے کچھ کھیل نہین چپتیائے بھی ذرا۔

مسخرہ ۔ پھر تو پورا شعر ہی نہ بدل دیا جاے ۔ ۵

جو نا کہ نازو بولی بیاہ ابے کچھ کھیل نہین
دور ہو نگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

یہ شعر اور سب شعرون سے بڑھگیا۔ اسکے سنتے ہی وہ قہقہہ پڑا کہ دو تک آواز گئی اور منشی مہراج بلی جھیپ کے اُٹھے اور جو تا پہن کر گھر جانے کا قصد کیا۔ مگر آغا محمد اطہر نے روک لیا اور کہا پہلے ان شعرا کو انعام دیتے جاؤ پھر جانے کا نام لو۔ یہ لوگ تو آپکی شان مین قصیدے موزون کرین اور آپ بے صلہ دیتے ہوے یون چلدین ۔ ایسا ہرگز نہ ہونے کا بیٹھیے حضرت جانا چہ معنی دارد۔

ممن حضور مرزا دبیر صاحب مغفور کو خدا بخشے کیا بلیغ نکتہ پر دار تھے فرماتے تھے کہ خاقانی اور فردوسی سے بڑھکر افضل اشعرا سمجھتا ہون ۔ ۵

بجلی کرائی آگ لگائی رواں ہوئی
سو سو صف آئی کرکے صفائی ہوا کی
گرمی کھائی خون مین آئی رواں ہوئی
تن مین سمائی دلمین در آئی روان ہوئی

بان تڑپی وان گری ادھر آئی ادھر گئی
اس چال مین وہ موت کو بھی مات کر گئی

اتنے مین میان جملو نے کہا پیر و مرشد آپ صاحبان کو یقین آئیگا
جناب نانا صاحبان مرحوم کا بندہ سناتا ہون حضور ٹکے شاعر تھے دادہ
پھر ملک جائیگا ۔

ممن نے کہا صاحبان کے لفظ نے تو جان ڈالدی آپکے
اس سخنان مین ۔ یار چے ہشوان ہو ۔

ہان بسم اللہ آپ اپنے نانا صاحبان کے کلامان ہم سب
دوستان کو سنائیے ۔ جملو نے کہا ۔ ؎

شہ گام اگر چلے کبھی یہ غیرت پری
غیرت سے کھائے قوس دار اسکندری
حضر کی رہنمائی ہر جنگل کی سرسری
چالن اسکو کون کہتا ہے یہ فسونگری

اُئینہ اسکے رخ مین جو دا اپنا دار کرے
یہ اُسمین اپنے سایے سے پہلے گذر کرے

ن ۔ اور ہی یہ آپ ہی کے نانا کا کلام ۔

جملو ۔ حضور اُنکے ہاتھ بیاض مین موجود ہی ۔

دار وغہ ۔ اور جو ہم منشی نولکشور کے چھاپے کی کتاب کھاوین
تو کیا ہارتے ہو ۔

جملو ۔ ناک ناک بدتے ہین ۔ آجاؤ نا ۔

دار وغہ ۔ حضور بہلی ۔ مار دو ہاتھ پر ہاتھ ۔ بس ۔
مگر مین ناک اُڑا دونگا ۔ حضور گواہ ہین ہر دو مرشدہ بھی
مرزا صاحب کا مرثیہ ہی یہ دار وغہ میر واجد علی صاحب کے ہان
پڑھا تھا ۔ بڑے معرکے کی مجلس تھی ۔ ؎

گلگونۂ شفق جو ملا حور صبح نے
اسکے کئی بند گھوڑے ہی کی تعریف مین مجھے یاد ہین ؎

شیر نر کا دادہ ترش رو پر ہنر یراق ان
چلنے مین چھوڑ دیتا ہی یہ ہاتھ آسمان
گھوڑے کا دھیان لاکے جو اکثر کیا بیان
یعنی کہ تازیانے کی تصویر کھینچ دی

دم بھر بھی آشنا نہین یہ غرب و شرق کا
دلسوز ہی ہوا کا ہوا خواہ برق کا

ن ۔ اے صاحب منشی نولکشور صاحب کے انجینٹ کے نام خط لکھکر مرثیہ
مرزا دبیر کا منگوا لیجئے نہ ۔

دار وغہ صاحب نے خط لکھا ۔ کرم فرمائے مخلصان
منشی نولکشور صاحب بالمطفہ بعد اشتیاق ملاقات آنکہ یک جلد مراثی
حضرت مرزا دبیر صاحب مبرور نبودی ہر چہ تمامتر بہ دست
حامل رقعہ روانہ فرمایند ۔ دوحساب یعنی کھا یہ حضور سرکار نامدار
درج فرمایند ۔ محررۂ بندۂ احقر محمد ظہیر الدین دار وغہ سرکار نواب
محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ ۔

آدمی کو حکم ہوا کہ منشی نولکشور صاحب کے چھاپے خانے دوڑ
جاؤ اور کتاب جلد لاؤ ۔ کوئی پون گھنٹہ کے عرصے مین کتاب آئی
مرثیہ ہائے مرزا دبیر کے آتے ہی سبکے سب ٹھٹھکے
ہوے سبکی یہی خواہش تھی کہ ہمین دیکھین ۔

دار وغہ صاحب نے کہا حضور غلام کو حکم ہو تو ایک
منٹ مین وہ بند نکال دے کہا بہتر اُنھون نے فخر
سے کہا کہ آپ مرثیہ کا مصرعہ اولیٰ پڑھتے جائیے ۔
دار وغہ صاحب نے کتاب نواب صاحب کے سامنے
رکھدی پڑھتے ہین تو صفحہ ۴۰۹ مین وہ بند موجود ہی ؎

شہ گام اگر چلے یہ کبھی غیرت پری
غیرت سے کھائے قوس دار اسکندری

آغا ۔ اَین ! ارے غضب اسقدر جھوٹ !!! ۔

ن ۔ ارے بے شرم ذرا تو شرما ۔ یہ بے شرمی ۔

ممن ۔ بڑا اچھا کلام سُنا اپنے باپ دادا کا کہدیا ۔

ن ۔ یہ ۱۷ بند مین یہ کیونکر درج ہی ۔ یہ مرزا دبیر
صاحب کے مرثیون مین کہان سے آگیا ۔

مہراج ۔ بس اب اس سے بڑھکر جھوٹ اور کیا ہوگا

ن ۔ اسکا نام جھوٹ نہین ہی اسکو
بچوڑا پن کہتے ہین ۔

جملو ۔ جسکا جو جی چاہے کہے خدا سمجھے گا ۔

ن - یار تم کبھی نہ جھیپو گے - بڑے بے شرم ہو -
ممن - بے شرمون کے قبلہ گاہ ہین بے شرم کیسے
ن - ہاے کیا رباعی کہی ہے - واللہ قلم توڑ دیے ؎

بیکس کا ہی غم نالہ و فریاد کرو | اور دل کو ہر اک فکر سے آزاد کرو
اکبر کو اور اصغر کو کیا تم نے فدا | شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

ممن - ہاے ہاے - ع

شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

حضور زندہ کر گئے ماتم کو مرزا صاحب اور میر صاحب
جب جلسہ برخاست ہوا تو نواب صاحب نے حسین علی
خدمتگار کو بلوایا اور تخلیے مین پوچھا کہ کہو کیا کیا باتین ہوئین
حسین علی تو چاہتا تھا کہ نواب مدار اسکے ذریعہ سے
چوڑی والی کو روپیہ اور فرمائشین بھیجا کرین پچیس روپے ایک روز
پائے اور جب میوہ لیکر گئے تو نصف پہلے ہی سے یارون کا مال
تھا اور کسی قدر چوری والی کی بوڑھیانے دیا حسین علی کو
یہ خوب معلوم تھا کہ نہ تو نواب صاحب پوچھینگے کہ سیب کتنے
عدد تھے انار کس قدر تھے چلغوزے تھے یا نہین تھے اور
نہ چوڑی والی کہیگی کہ آپ کے بہان سے بیس سیب اور دو سیر
انار اور سیر بھر پستے اور اسقدر دہ آیا تھا - لہذا آدھی رقم
تو انھون نے پہلے ہی گھمائی -

نواب صاحب سے کہا حضور قرن بہت ہی خوش
ہوئین مگر خداوند انار کے دانے کی کیا حقیقت انکے
رخسارون کے سامنے ایک انار انھون نے تراشا تو مین نے
خوب غور کر کے دیکھا کہ انار کا دانہ شرماتا تھا - نواب صاحب
نے بہت خوش ہو کر کہا حسین علی ہو تم جاہل آدمی -
پڑھے لکھے خاک نہین ہو - مگر تمھاری پرکھ کے ہم بھی
قائل ہو گئے - ایسا جوہن ہمنے آجتک نہین دیکھا ؎

کیا خدا داد حسن پایا ہے | آپ اللہ نے بنایا ہے

اور نازو بھی بُری نہین ہے مگر اُس پری کے مقابل مین
نازو کیا پرستان کی پری بیٹھ جاے تو اُسکی رنگت اسکے
سامنے ماند ہو جاے - وہ حسن گلوسوز ہے - مگر ایسا نہو کہ یہ
سب لے دے کے دھتا بتائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنے
اور ہم اس شعر کے مصداق ہو جائین ؎

کیا ملاہے کو تیری یاری مین
ہے اب تک امیدواری مین

حسین علی نے کہا حضور وہ تو آپ تیار ہین اگر اسکے میان کو
کچھ لے دے کے راضی کر لیجیے تو بات بنجائے اور یون بھی
عثمن ہے مگر عزت دار آدمی کو اپنا فضیحتا نکرانا چاہیے -
مین پڑھا لکھا تو کچھ بھی نہین ہون - لیکن فقیر محمد خان کے
یہان والد نوکر تھے اور اُنکی صحبتین غلام کو یاد ہین حضور بہت
یا تھ پاؤن بچا کے اس فعل کو کرنا چاہیے آیندہ حضور
مالک ہین اور تابعدار نوکر اور غلام ہے -

نواب صاحب اس تقریر سے بہت خوش ہوے اور دل مین
سوچنے لگے کہ وہ کونسی تدبیر ہے جس سے مطلب کا مطلب
ہو اور بدنامی بھی نہو اور کسی پر راز بھی ظاہر نہو اور اُسکا بھی
پردہ فاش نہونے پاے - سوچے کہ اب کے سے کسی شخص سے
اسکا ذکر نہ کرینگے - ہم اور حسین علی باہم مشورہ کر کے
کل کام انجام دے لینگے اور کسی سے صلاح کی ضرورت نہین ہے

اوچھے کے گھر تیتر

ڈھائی اور ڈھائی پانچ سو نئے گھن کے چہرہ شاہی
روپے جو چوڑی والی کی بوڑھی مان نے پائے تو سمجھی کہ
قارون کا خزانہ ملگیا - کم ظرف عورت - سہارن چوڑی والی
پانچسو روپے کا یکمشت پانا تھا کہ جامے سے باہر ہو گئی - ع

ہوا مین بھر کے یکم ظرف بھی کتنا ابھرتے ہین

جب نواب صاحب کا خدمتگار روپے کر روانہ ہوا تو بوڑھی عورت نے نمرن اور نازو دونون کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا بیٹا جونگا کرے تو ایسا۔ دو چار روپے ملے تو کیا۔ کردن کھاؤ گی ایک ذرا سے چونگے مین پانچسو کھٹنا کھٹنے لگے مگر ابھی اس سے اور لو۔ دونون ہاتھون سے رو لو۔ ابکی جو آئین تو نمرن تم خوب تاکہ کے انکے سامنے آنا اور تقریر ہم تمکو سکھا دینگے اتنے مین نمرن کی خالہ زاد بہن آئی۔ آنکے چوڑی والی کی ماں کے پاس بیٹھی۔ اسکو ضبط کہان۔ روپے کی تھیلی مین سے بیس روپے نکالے اور ماما کو دیکر کہا۔ جا اچھا سا گھی شاہ چھڑا کی گلی سے لا۔ مگر اس ماروا ڑی کی دکان سے لانا جو ہلکا کے بولتا ہے اسنے کہا کہ بیوی مجھ سے تو اتی دور نہ جایا جائیگا مین تو راجہ کی بزار کے ماروا ڑی سے لیتے ہین ضعیفہ نے روپے تھیلی مین رکھے اور تھیلی کو ذرا زور سے تکیے کے نیچے رکھدیا تاکہ کھٹنا کھٹ کی آواز دور تک جائے اور کہا سن ماما ہم چوڑی والیان ہین بازار کی آنے جانیوالی اگر ماما نہو تو ہمارا کوئی کام رک نہین سکتا ہمین مدنے روپیہ دیا ہے ہم ماما چھو چھو غلامی پیشخدمت سب رکھ سکتے ہین نہین تو ہماری سیکڑون نہین ایسی ہین جنکے یہان ماما نہین ہے۔ تو یہ نکتوڑے کیسر کرتی ہے۔ ارے مین نے خدا جانے کیا گناہ کیے تھے کہ تجھ ایسی ظالمی مین تو اس قابل ہون کہ دنیر ون دشمنون کے یہان ہوتی۔ فارسی شدبد مین بڑھی ہون کامدانی بنانا مجھے آتا ہے کاڑھنا مجھے آتا ہے کوئی منہارن میرا مقابلہ کیا کرسکتی ہے بھلا فارسی پڑھی ہوئی کون ہے۔ اور روپیہ کی کمی نہین۔ (تھیلی کو کھنکھنا کر اب بھی اسکی غنایت سے ایک ہزار روپیہ دھرا ہے۔

نمرن کی خالہ زاد بہن کو حیرت ہوئی کہ یہ ایکمزار روپے کی تھیلی اسکے پاس کہان سے آئی اور بیس روپے کا یکمشت گھی منگوائی ہے یہ اسقدر دولت کہان سے اسنے پائی۔

جب وہ چلی گئی تو ایک شخص نے آکے دروازے پر آواز دی اور کہا کہ بیگم صاحب نے بلوایا ہے ضعیفہ نے اسکو اندر بلایا اسکے آتے ہی تھیلی نکالی۔ اور ماما کو آواز دے کر بلایا اور کہا ماما جی ذری لیک کے چلی جاؤ اور یہ بیس روپے مین شاہ چھڑا کی گلی سے جاکے گھی لاؤ۔ مگر اچھا گھی لانا۔ ماما تو سکھائی پڑھائی تھی اسنے کہا ہوئی ہانتک جاتے جاتے تو ہم تھک جائینگے۔ ہمنو یہین راجہ کی بزار والے ماروا ڑی سے لیتے ہین ضعیفہ نے روپے تھیلی مین سے کھولے اور تھیلی کو زور سے تکیے کے نیچے رکھدیا یہ ہر مرتبہ تھا۔ اس آدمی سے کہا آج تو میرے سر مین درد ہے بیگم صاحب سے کہدو کہ اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو ڈولی پر سوار ہو کر چلی آئین تو مین پہنا دونگی۔

آدمی نے جو یہ کہا گرم فقرہ سنا تو آگ بھبھوکا ہو گیا اسنے کہا کیا کہا بیگم صاحب اور یہان تشریف لائین۔ صحیح ہے اور ڈولی پر چڑھ کر آئین تمھارے جو اس مین فتور ہو گیا ہے چھو کی جورو۔ اور اب پچھلے دن معلوم ہوتے ہین تمھارے پچھلی مت اسی کا نام ہے بیگم صاحب اور یہان آئین۔ ضعیفہ اسپر بہت بد دماغ اور برہم ہوئی اور کہا پچھلی مت تیرے ہونٹون سونٹون کی ہوے۔ چل دور ہو یہان سے اتنا سننا تھا کہ وہ آگ ہو گیا۔ اسنے کہا تو عورت ہے یہ تیرے مُنھ کو ن لگے۔ کوئی مرد ہوتا تو اسوقت نکال کے جوتا اک نگا اسنے اسنے کوئی پانچ چھ منٹ تک تکرار رہی آخر کار وہ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک مہری آئی اور کہا ہم منشی کے گھر مین نوکر ہین تون چلکے چوریان بھلاتے دیو۔

ضعیفہ نے پوچھا کون منشی اسنے کہا منشی ہم کا نا ون وا لا

یا رنہین ہی۔ مدانسی کہتے ہین۔ بھلا سا نام ہی منشی مہراج دین کا دمہراج بلی۔ مہراج بلی۔

میان چنوکی بیوی یعنی چوڑی والی کی مان نے نازو سے کہا مجھے پیاس لگی ہی ایک سیب تو تراش کے دینا وہ سیب تراشنے لگی تو کہا سیب مین دیر ہوگی ذری انار کا ٹکڑا دیدو۔ انار تراشا تو بولی اچھا چلغوزے لاؤ چلغوزے لانے گئی تھی کہ پھر حکم ہوا کہ کشمش لیتے لاؤ۔ اس اوچھے پن کے صدقے اب مہری بیٹھی ہی مگر اس سے کوئی مخاطب نہین ہوتا۔ پھر تھیلی نکالی اور تیس روپے دیکر پھر وہی پرانی کہانی کہی اور مانا نے وہی جواب دیا وہ تو بندھی تلی چوٹین تھی ہین۔ مہری سے کہدیا کہ ہمکو کسی کو اس وقت فرصت نہین ہی۔

مہری نے کہا بھئی چلی چلو بڑا جرورت کا کام ہی جو پیسے وہ دینگے ضیعفہ بولی دینے لینے کی بات نہین ہی مگر اتنی دور جایا کس سے جائیگا۔ اسنے کہا دور نہین ہی بگھی ہی۔ اور نہین کہو تو مین جاکے گاڑی کرایہ کرلاؤن۔

نازو نے کہا امی جان مین بیک کے ہونہ آؤن ضیعفہ نے اجازت دی کہ اچھا۔

مہری کے ساتھ بی نازو صاحبہ بصد ناز چلین تو راستے مین مہری نے مٹھار نا شروع کیا۔ وہ وہ سبز باغ دکھائے کہ نازو بھی جھانسے مین آگئی۔ کہا جان تم میرے ساتھ چلتی ہو وہ دل کے چالاک (چالاک) ہین ٹکا گھر والا لڑکا دینے والا آدمی ہی۔ اور پھت (مفت) دیتا ہی اب تمکو دیکھینگے اگر صورت اچھی لگی اور تمھاری کوئی بات کھب گئی تو بس جیب سے دو چار روپیا نکالے اور تمکا دے دیے۔ اب چلکے دیکھی تو سہی۔

نازو دل مین دعا مانگنے لگی کہ اللہ کرے نوبھا جب کے سے ہون تو پھر لطف ہی۔ ادھر تمرن انکو دیکھ ادھر مین آپنر کمل ڈالون۔

منشی مہراج بلی نے ایک مکان اسی غرض سے کرایے پر لیا تھا اور وہان محلے کی ایک مفلس غریب ادھیڑ عورت بٹھا دی تھی جب نازو مکان مین داخل ہوئی تو اس عورت کو چوڑیان پہنائین اور دام لیکر چلی تو منشی مہراج بلی صاحب نے باہر کے کمرے مین بلایا اور کہا بی نازو صاحب ادھر تو آیئے مین منشی ہون اور نوابی کے وقت مین نوکر بھی تھا مہری نے بات بنائی۔ نوابی مان اُمر (عمر) کاہتی تھری۔ اس بیچاری کا بن ناہک (ناحق) کا بناوت ہو۔

مہراج بلی سمجھ گئے اور سنبھل گئے ہنسکر کہا ہم بڑے نیسور ہین نازو مسکرائی اور بولی کہ کیون نہین حضور تبھی ہی گھر بسے ہین۔

کہا نازو مین سچ کہتا ہون کہ مین بد وضع آدمی نہین ہون مگر حسن پرست ہون اچھی صورت دیکھی اور لٹو ہو گیا تم بھی اللہ کے فضل سے خوبصورت عورت ہو تم پر ہمارا دل آگیا ہی۔

نازو دل مین تو خوش ہو گئی کہ مارا کیلہ۔ مگر ظاہر داری کے لیے کہنے لگی حضور مجھ بڑھیا پر بھلا کسی کا دل کاہے کو آنے لگا جوان ہوتی تو سب خریدار ہوتے۔

مہراج بلی ریشہ خطمی ہو گئے۔ نازو سے پوچھا کہ کھانے مین تمکو کون شے پسند ہی۔ اسکی زبان سے بیساختہ نکل گیا چھینڈے

راوی۔ اہو ہو ہو۔ کیا کڑی فرمایش کی ہی۔

مہراج۔ چھینڈے! اچھا چھینڈے کا بھرتا پکوا کے بھیجینگے اور آج ہی شام کو۔

مہری۔ چھینڈے کا بھرتا نا ہین۔ جو منشی کو کا کچھ چیز (چیز) بھیجت ہی تو اچھی بھیجت ہی کہ بُری۔ انکا ہم تیاے دیمی انکا کلہ پکوا کے بھیجو۔

نازو۔ شیرال اور کباب ہمکو بہت پسند ہین۔

مہراج۔ اچھا یہ بہتر ہی علی بخش سے پکوا کے بھیجونگا۔

نازو۔ اور ایک تھان گلابدن کا بھیج دینا۔

مہراج۔ جان حاضر ہی ایک تھان پر کیا فرض ہی۔

نازو۔ تو اب مین رخصت ہون آپ سے۔

مہراج۔ اہی ہی۔ یہ ستم۔ ذرا تو بیٹھو صاحب۔

مہری۔ اہی تو جلدی کا ہیکی پڑی ہی بیٹھو نا۔

مہراج۔ انکے واسطے گھر سے گاوریان بلوا آ جھٹ پٹ۔

نازو۔ (کھڑی ہوکر) ہم یہان ایکیلے نہ بیٹھینگے۔

مہراج۔ واہ وا۔ ہم ایسے بھلے مانسون کا اعتبار نہین!

نازو۔ آگ پھوس کا ساتھ کیا۔ میان۔ ہم بھی ملتہا الله سے جوان جہان۔ آپ بھی جوان۔ کوئی دیکھیگا تو کیا سمجھیگا۔ مین ہرگز نہ بیٹھونگی۔

مہراج۔ یہان پر پرندہ پر تو مار نہین سکتا۔ مجال ہی۔

نازو۔ مفت مفت کی رسوائی اور جگت ہنسائی۔

مہراج۔ میری تم جاؤ بڑی پھوہڑ عورت ہو تم۔

نازو۔ (مہری کا ہاتھ پکڑکر) واہ کیا بھاگی ہین۔

مہری۔ ارے بیٹھو ہم ابہن آنت ہی۔ دیا۔!!!۔

نازو نے مہری سے کہا دیکھو ابھی آنا دیر نہ لگانا۔ جب تنہائی ہوئی تو مہراج بلی ہاتھ جوڑکے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے اگر ایک بوسہ دے دو تو جلا و تنے مجھے قتل کر ڈالا

نازو نے کہا ہوش کی دوا کر مردوے بوسہ لینا کیا دل لگی ہی مزے مین آ گئے۔

مہراج۔ اچھا ایک بوسے کا جو کہو دیتے ہین نقد۔

نازو۔ نقد نہین تو کیا اُدھار۔ نو نقد نہ تیرہ اُدھار سنا نہین تمنے۔

مہراج۔ اچھا ایک روپیہ بوسہ دیتے ہین۔ کہو منظور۔

نازو۔ گیہون منگواؤ اُس روپیہ کے بیس سیر۔

مہراج۔ نی بوسہ ایک روپیہ تھوڑا ہوتا ہی۔ اور جو سو بوسے لینگے تو سو روپے ہو جائینگے۔

نازو۔ اوئی! سو بوسے!۔ اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی چُمواتی کرونگی۔ الٰہی توبہ۔

مہراج۔ ہائے کیا فقرہ کہا ہی۔ اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی چمواتی کرونگی۔ اس بھولے پن کے صدقے۔

نازو۔ (اپنے دل مین مسکرا کر) ع۔

مجھ کو نادان نہ سمجھ دور رہون دانا ہون مین

مہراج۔ اچھا کبار منھ چُمواؤ گی۔ بتا دو بس۔

نازو۔ پہلے جاکے مُنھ بنواؤ لالہ۔ چونے چلے ہین

مہراج۔ ہم لالہ نہین ہین۔ ہم تو جاٹ ہین۔

نازو۔ جاٹ۔!۔ یا الله میرے الله۔ ارے نہ جھی اسقدر کا اُجڈ ہی۔ الله تم جاٹون سے بچائے۔

مہراج۔ یہ کیون۔ تو ہم ان اُجڈ جاٹون کی طرح نہین ہین جو ان پڑھ ہوتے ہین۔ مین عالم فاضل ہون۔

نازو۔ بوسہ تو نہ لینے دونگی۔ ہان اگر بیس روپے پائین ہاتھ سے گن کے رکھدو تو اتنی بات پر راضی ہو جاؤنگی کہ دور سے ہاتھ سے گال چھو لو اور اپنے ہاتھ کو چوم لو۔

مہراج۔ اچھا یہی سہی۔ ہون راجی جسمین توری مرجی اب کب تک ترسائے رکھیو جی۔

راوی۔ اتنا اشارہ پانا تھا کہ مہراج بلی نے بڑھ کر ایک گال سہلایا۔ اور اپنی انگلیون کو چوم لیا۔

مہراج۔ اس بوسے کا مزہ کوئی ہماری زبان سے پوچھے۔ ع

بوسہ دو ہین بغیر مانگے اتنی ہمت تمھین خدا دے

نازو۔ اور دہ بیس روپے تو لائیے جاکے۔ پھر باتین بنائے گا۔

مہراج ۔ اجی ہے۔ تقاضا کرتی ہو۔ روپیہ ہاتھ کی ہی۔
مجبت عجیب شی ہی۔ بیوی ۔
نازو ۔ خدا حافظ کہکر چلی ہی تھی کہ منشی مہراج بلی صاحب
راستہ روک کر کھڑے ہو گئے ۔ بس اتنی ہی بات پر خفا
ہو گئین ناک بھوں چڑھا کر چلین ۔ مین تو تم کو آزماتا تھا
اسپر نازو مسکرائی ۔ اور کھڑی ہو گئی ۔
منشی مہراج بلی بڑے فقرہ باز آدمی تھے وعدہ
کر لینے کے حاتم مگر قول پورا اور وعدہ وفا کرنا سیکھا ہی تھا
نازو ۔ اجی اب آہین دیر ہوتی ہی منشی صاحب ۔
مہراج ۔ اچھا آج شب کو ہم آئینگے تو دینگے ۔
ن ۔ السیٹھ کی نہ تمنے ۔ بسم اللہ ہی غلط ہوئی ۔
مہراج ۔ اچھا ایک بوسہ بدیدو ۔

	بوسہ بمن دادی در انجمد ۔
	باز ستان گر نہ پسندیدہ ۔

نازو ۔ بوسے کے بعد یہ دادی کیا کہا ۔ دادی ! ۔
مہراج ۔ بڑی شوخ ہو جی چاہتا ہی کاٹ کھاؤن ۔
نازو ۔ این ! چکت دینے لگے کٹوتا کتا ہی کر آدمی ۔
مہراج ۔ تم اپنے دس روپے لو کی بار کسی کی جان ۔
نازو ۔ این ! دس روپے ! یہ دس کیسے ۔
مہراج ۔ دس روپیہ کا وعدہ تھا یا کچھ اور ۔
نازو ۔ بڑے اٹھائی گیرے ہو تم ۔ کہکے مکر نا کیا ۔
مہراج ۔ ارے نسکبخت آخر کیا وعدہ کیا تھا ۔
نازو ۔ بیس روپے کہے تھے کہ دس نا مکر ہوتے ہو ۔
مہراج ۔ اچھا بیس ہی سہی ۔ بیش تو بیس
لو ۔ تیس لو ۔
الغرض منشی مہراج بلی نے بڑی حجت کے بعد ایک نوٹ
بیس روپے کا دیا اور کہا اس ایک نوٹ پر کیا فرض ہی جان تک

حاضر ہو ۔ نازو خوش ہو گئی ۔ مہراج بلی نے چاہا کہ پھر ایک
بوسے کا سوال کریں کہ وہ تیر کی طرح وہ پہونچی اور قسمین
دے کر کہہ گئی کہ آج شام کو ضرور آنا ۔
اب سنیئے کہ اس عرصے مین اس ضعیفہ دیرینہ روز نے کم
سے کم پچاس آدمیون کو وہ تھیلی دکھا کر الداری کی لی
اور جب نازو بیس روپے لیکر آئی اور کل سرگذشت بیان
کی تو اور بھی خوش ہوئی ۔

مسٹر فریزر تباہ حال
اور
قیام نینی تال

حضرات ناظرین اس قصہ کو چھوڑ کر ذرا فریزر صاحب کا
حال سنیئے کہ انپر کیا گذری ۔
مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بڑے نوش تھے کہ وہ بھی
کے ساتھ جائینگے اور مفت کی سیر بجائی کوٹھی مین رہینگے
ہیٹنگ لگے نہ کھٹکری اور رنگ چوکھا ۔ مگر یہ معلوم نہیں نہ تھا
کہ لینے کے دینے پڑینگے ۔ یہ ہی مثل ہوئی کہ گئے تھے
نماز بخشانے روزے گلے پڑے ۔ جسکے خیال کرتے ہی
دو بے ہو گئے چوبے جی ۔ کاٹھ گودام کے اسٹیشن پر پہونچے تو لدو
ٹٹو لے جو اس مثل کے مصداق تھے ۔ نو دن چلے اڑھائی کوس
اور گاڑیان سب کی سب پہلے ہی کرایہ ہو چکی تھین ۔ انھون نے
اسٹیشن ماسٹر سے کہا کہ ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے پہلے سے کوئی
اہتمام نہین کیا تھا اب سر دست یہان سواری کا کیا
بندوبست کرین اسنے کہا نینی تال ایسے مقام مین جب آئے پہلے
سے کل امور کا بندوبست کر لے ورنہ بڑی دقت ہوتی ہی انھون نے
جواب دیا کہ ہم ایکی دفعہ بڑا دھوکا اور چکما کھا گئے اب ایسا نہونے
پائیگا ہم ایک ہندوستانی کے کہنے مین آ گئے بس بارے بڑے سنے

سے وعدہ کرلیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلینگے اگر عین وقت پر ہمکو دغا دیا اب ہم ہندوستانیون کے وعدے کو ہرگز نہ مانینگے انکے قول و قول کا ذرا اعتبار نکرنا چاہیے خیر اب ہمارے لیے سواری کا کچھ بندوبست کیجیے اُسنے کہا آپ ڈانڈی پر سوار ہوجائین تو بہتر ہو اس سے بہتر اور کوئی ترکیب نہین ہر ایک لدو ڈھو دن پر آپ سے جایا نہ جائیگا اور کبھی آج اسوقت مل نہین سکتی —

فریزر صاحب نے کہا ڈانڈی تو بیمون کے لیے ہے یا بیمارون کے لیے۔ ہمکو ڈانڈی پر جاتے شرم آتی ہے —

اسٹیشن ماسٹر۔ تو اگر آپ ذرا تامل کیجیے۔ تو مین اپنے بھائی کا گھوڑا ابھی منگوا دون —

فریزر۔ بڑا احسان ہوگا مین تامل کرونگا —

اسٹیشن ماسٹر۔ میرے بھائی کے گھوڑے رانی باغ کے ڈاک بنگلے مین ہین ابھی منگوا تا ہون —

فریزر۔ اچھا تو مین یہان رفرشمنٹ روم مین ہون۔

اسٹیشن ماسٹر۔ تو آپ تب تک پنا اسباب نوردانہ کردین —

راوی۔ صاحب نے کل اسباب اپنے نوکرون کی حفاظت مین قلیون پر روانہ کردیا —

فریزر۔ آپ سے ہمکو بڑی مدد ملی۔ ورنہ پریشان ہوجاتے

اسٹیشن ماسٹر آپ بڑے اطمینان سے جائینگے تیز گھوڑے ہین —

فریزر۔ ہم دونا کنا کرایہ دینگے۔ مگر جلدی کرو —

اسٹیشن ماسٹر۔ کرایہ کیسا وہ تو گھر کے گھوڑے ہین —

فریزر یہ تو اچھا کیا۔ ہم سمجھے تھے گھر کے گھوڑے نہین —

دو گھنٹے کا مل صاحب کو ٹھہرنا پڑا اس عرصہ مین انھون نے کھانا کھایا اور چرٹ پیا اور دو پائنٹ (آدھے) بیاری بیر شراب کے خالی کیے۔ اور ٹہلے مگر گھوڑا نہ ملا۔ دو گھنٹے کے بعد یا تو آیا یہ نہایت ہی بیچین تھے کہ اگر اندھیرا ہوگیا تو بڑا تم ہوگا یا بوجھدار تھا یہ پہاڑی جانور اور نیز ریلوے اسٹیشن ماسٹر نے آنکر کہا کہ چلیے یا بو آگیا۔ صاحب نے یا بو دیکھا تو بہت خوش ہوے

فریزر۔ آپکی مہربانی کا شکریہ ہم ادا نہین کرسکتے —

اسٹیشن ماسٹر۔ نہین کوئی مہربانی نہین۔ آپکا اڈرس کیا ہے

فریزر۔ (جیب سے کارڈ نکالکر) یہ موجود ہے —

اسٹیشن ماسٹر۔ (پڑھکر) آپ سولیمن ہین۔ اب آپ سوار ہون۔

فریزر۔ ہم آپکی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہے —

اسٹیشن۔ اب جب آپ پہنچینگے تب ہم آپ سے ملینگے —

فریزر۔ بھلا ہم کب تک تینی تال پہونچ جائینگے —

اسٹیشن ماسٹر اب (گھڑی دیکھکر) دس بجے گئے ہین آپ کو ئی شام تک پہونچینگے۔ اور اگر کہین ٹھہرے نہین تو جلد پہونچ جائے گا۔

فریزر۔ ہم کسی ڈاک بنگلے مین ضرور تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرینگے مگر زیادہ نہین فقط چاے پینے کے لیے —

اسٹیشن ماسٹر۔ تیز تیز جایئے جلد پہونچ جائیگا —

فریزر۔ پہلا ڈاک بنگلہ رانی باغ۔ دوسرا۔ وہ۔

اسٹیشن ماسٹر مارٹن کا ڈاک بنگلہ۔ دو کوس ہے وہان سے

فریزر۔ اور اسکے بعد پھر بیر شراب یعنی بیر بھٹی ہے —

مسٹر فریزر صاحب اُس یابو پر سوار ہی ہونے کو تھے کہ دو گھوڑے آنکر نظر آئے ایک سبزی گھوڑی خاص عربی اور ایک سمند سیاہ زانو گھوڑا سوچے کہ مین نے یہ سبزی گھوڑی تو کہین دیکھی ہے۔ مگر یاد نہین آتا کہ کہان دیکھی ہے سائیس کو اشارے سے بلایا —

فریزر۔ یہ گھوڑا کس کا ہے کہان سے آیا ہے —

سائیس۔ (س، بجو) یہ گھوڑی نکھلو کے نواب کی ہے

فریزر۔ کون نواب۔ نواب عالی قدر کا ہو۔
س۔ ہجور ناؤن تو نہین آیا دہو۔ ہمکو۔
فریزر۔ کوئی اسکے ساتھ آیا ہو کہ کھالی۔
س۔ ہجور نواب نے ایک آدمی ساتھ کیا تھا پہاڑ پر وہین رہگیا اور نواب بھی نہین آئے اور ہم گھوڑے لیکے آگئے
فریزر۔ (دل مین) یہ محمد عسکری ہی کے گھوڑے ہین
س۔ ہجور کوتو مین نے دیکھا ہو نکھلو مین۔
فریزر۔ ہمارے پاس بدھوا اور گھسیٹے اور جگی اور سندر سائیس نوکر ہی اور آغا کوچین ہو تم شاید نواب عسکری کا نوکر ہی
س۔ ہجور ناؤن آیا نہین رہتا۔ یہی ناؤن ہو۔
فریزر۔ نواب کیون نہین آیا۔ کیا سبب ہوا۔
س۔ ہجور ہمکو گھوڑے لیکے بھیجدیا ٹین پر اور ایک آدمی ساتھ بھیجا۔ بس پھر کیا جانے کدھر چلدیے اور نواب صاحب نہین آئے۔
فریزر۔ پھر اب تم کیا کریگا۔ تم چلے نینی تال۔
س۔ پھر جو ہجور کہین۔ نہ ہمارے پاس کھرچ نہ گھوڑے کے دانہ گھاس۔ ہم تو بڑی خرابی مان پڑگئے
فریزر۔ ہم خرچ دیگا اور دانہ گھاس کا دام۔
س۔ ہجور نواب کو بھی لکھ بھیجین کہ گھوڑے یہان ہین۔
فریزر۔ ہم آج ہی تار دیگا۔ وہان پہونچکر۔
س۔ ہجور کے یہان میرا بھائی بھی نوکر ہی گھسیٹے
فریزر۔ یہ کمیت گھوڑی پر ہی۔ تین برس سے ہی۔
س۔ ہجور چھ روپے طلب بھی تو دیتے ہین اسکو۔
فریزر۔ اچھا ہم اب اس گھوڑی ہی پر جائیگا۔

اسسٹنٹ ماسٹر کو بلایا اور کہا ہمارے ایک دوست کے گھوڑے آگئے ساب ہم آپکے یا بو کو شکریے کے ساتھ واپس کرتے ہین۔ اب ہم ان گھوڑون پر جائینگے۔

اسسٹنٹ ماسٹر نے نواب صاحب کے سائیس سے دریافت کیا کہ گھوڑے کبھی پہاڑ پر چڑھے ہین۔

سائیس نے کہا ہجور کندیل کا لم صاحب کی گھوڑی ہی اور چار برس سمل کے پہاڑ پر رہچکی ہی۔ اور یہ گھوڑا ایک صاحب ہین گھوڑ دوڑی اُنکے ساتھ نینیتال ہوآیا ہی۔

اسسٹنٹ ماسٹر نے سٹرفریزر صاحب سے کہا بہتر ہی آپ جائین۔ سائیس نے کاٹھی اور لگام سے گھوڑی کو لیس کیا صاحب سوار ہوے اور چلے سیر کی بھیٹ کے پاس ترائی ڈاک بنگلے مین جاکر ہوسکی اور سوڈا پیا۔ اور تین انڈے ہاف بوائیلڈ۔ اور ایک پیالہ چاء کا پیا۔ کیسقدر تھکے تھے آرام سے کرسی پر بیٹھ کر چرٹ پیتے ہوے سٹر جانسن مہتمم ڈاک بنگلہ سے باتین کرنے لگے۔

فریزر۔ (ف) آپ کتنے دن سے ہندوستان مین رہتے ہین
جانسن۔ (ج) مجھے صرف دو برس کے قریب ہوے کہ لندن چھوڑا دو مہینے مصر مین قیام کیا تب سے نینی تال پر ہون۔
ف۔ اس فصل مین تو اچھی بکری ہوتی ہوگی یہان
ج۔ جی ہان۔ خوب بکری ہوجاتی ہی اس فصل مین۔
ف۔ ہندوستانیون کی خوبو سے تو آپ کم واقف ہونگے
ج۔ مین نینی تال کے سوا اور کسی مقام سے واقف نہین ہون دو دو تین تین دن ادھر ادھر رہا ہون صرف
ف۔ کون کون مقام آپنے انبک دیکھے ہین۔
ج۔ کلکتہ مین ایک ہفتہ رہا۔ مدراس مین دو دن کشمیر مین ایک ہفتہ۔ بمبئی مین چار روز۔ کراچی اور آگرہ اور بنارس اور لکھنؤ اور کانپور اور پونا اور شملہ اور راولپنڈی لاہور اور امرتسر اور دہرہ دون اور جھنسی اور حیدرآباد اور پانڈے چری اور

چندر نگر اور میسور اور بریلی اور ٹرچناپلی اور الہ آباد اور کٹک اور پوری اتنے شہر دیکھے۔

راوی ۔ کیسے خوش ہوے دو برس سے کم زمانے مین تمام ہندوستان کی سیر کرلی اب بتایئے کون مشہور مقام رہگیا

واے برحال ہم ہندیون کے کہ بانس بریلی مین تمام عمر رہے اور نینی تال کی صورت نہ دیکھی نتھرا مین پیدا ہوے اور نتھرا ہی مین مرے وہین نال گڑی اور وہین لاش پھونکی گئی مگر تاج بیبی کا روضہ نہ دیکھا نہ دیکھا۔ جو دس قدم پر ہی ہم پختہ مغز اور تجربہ کار ہندون کو کہنکر کجا کشمیر اور کجا میسور۔ ٹرچناپولی کو دیکھیے اور لکھنو کو بھیجیے ان لوگون نے اس سیاحی کی بدولت فائدۂ عظیم حاصل کیا اور ہم لوگ بھی کسقدر وضع کے پابند ہین کہ نواز گنج کے رہنے والے نرہی کے محلے سے نہین واقف اور نرہی والون نے نواز گنج کی صورت نہین دیکھی وضع کی پابندی کے یہ معنی ہین۔ ان دونون کا مکالمہ ذرا غور سے سنیے گا لائق سننے کے ہے۔

ف ۔ ہمکو ہندوستانیون سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا ہی مگر ہمکو انکی افسوس ناک حالت پر سخت رنج ہوتا ہی انکی حالت واقعی قابل افسوس ہی۔ خدا جانے یہ کب ترقی کرینگے۔

ج ۔ انگریزی جہان زیادہ ہی وہان ترقی بھی زیادہ ہی۔ مثلاً کلکتہ بمبئی۔ مدراس حیدرآباد مین یہی چرچا ہی۔

ف ۔ ان لوگون کو ابھی تہذیب سے پوری پوری واقفیت نہین ہوئی ہی۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہی۔

ج ۔ آپ یہان کہان تعینات ہین۔

ف ۔ مین صوبۂ اودھ کا اسسٹنٹ کمشنر اور معتمم خزانہ ہون مجھ سے ایک رئیس نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اور آپ ساتھ چلینگے اسی سبب سے مین نے اپنے قیام کا انتظام بھی نہین کیا کیون کہ انھون نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے ایک دوست کی کوٹھی بنگلے ہین اور وہ سج بھی دی گئی ہی۔ مگر چلنے کے وقت جبکہ ریل کے چھوٹنے کو کوئی آدھا گھنٹہ باقی رہا روپوش ہو رہے اور میرے ساتھ نہ آئے۔

ج ۔ ریل پر سوار ہوے کہ گھر ہی مین چھپ رہے۔

ف ۔ کیا جانے کہان چھپے ہے۔ آدمیون نے مجھ سے کہا کہ نواب صاحب نے بیوقت کھانا کھایا تھا تو سو رہے وہانچائینگے

ج ۔ (مسکراکر) واہ کیا اچھا اور معقول عذر ہی۔

ف ۔ اب مین سوچتا ہون کہ مین اپنا کیا انتظام کرون

ج ۔ ہوٹل مین جگہ ملجائیگی مگر پہلے سے بندوبست کرنا اچھا تھا لیکن آپ تو اُنکے بھروسے پر رہے۔ اُنکو لازم تھا کہ کوٹھی کا بندوبست کردیتے۔

ف ۔ گھوڑے یہان آگئے ہین یہ گھوڑی اُنھین کی ہی

ج ۔ یہان کیونکر آگئے۔ کیا پہلے سے بھیجے تھے۔

ف ۔ نوکرون کو حکم دیا کہ جاکے اسٹیشن پر گھوڑے روانہ کرادو ہم وقت پر صاحب کے ساتھ آرہینگے۔

ج ۔ خود گھر مین رہے اور گھوڑے نینی تال پہونچے۔

ف ۔ (ہنسکر) اسی کا نام مراٹی گھس گھس ہی۔

ج ۔ کیا شراب پیتے ہین۔ شرابی آدمی ہین۔

ف ۔ نہین ایک قطرہ نہین چھوتے۔ مگر ہندوستانیت۔

ج ۔ کیا سب ہندوستانیون کے یہان یہی حال ہی۔

ف ۔ عموماً سب ہندوستانیون کا یہی حال ہی۔ نہ بات کا خیال اور نہ قول کا خیال کہین کچھ اور کرین کچھ احتیاط تو جانتے ہی نہین کہ کسکو کہتے ہین۔

الغرض بعد اس گفتگو کے مسٹر فریزر صاحب روانہ ہوے

اور شام کے وقت نینی تال مین داخل ہوے پہلے کمایون ہوٹل کے منیجر سے ملے۔

ف۔ آپ کے ہوٹل مین ایک بورڈ کی جگہ ہوگی۔

منیجر (دم) افسوس ہی کہ کوئی کمرا بھی خالی نہین ہی۔

ف۔ اور کسی ہوٹل مین جگہ ملیگی آپ کے نزدیک۔

م۔ آج کل تو دقت سے جگہ ملیگی۔ آلبین ہوٹل جایئے۔ شاید وہان جگہ خالی ہو۔

ف۔ آلبین ہوٹل۔ اچھا یہ ہوٹل کس طرف ہی۔

م۔ سیدھے چلے جایئے۔ سائین بورڈ دیکھ لیجیے گا۔

فریزر صاحب آلبین ہوٹل آئے منیجر سے ملاقات کی۔

ف۔ ایک بورڈ کی جگہ خالی ہوگی آپ کے ہان۔

م۔ افسوس ہی کہ آج ہم تین جنٹلمینون کو جو بالکل اجنبی ہین یہان نہ لگا سکے کئی دن سے مسافر اس کثرت سے بھرے ہین کہ نئے مسافرون کو جگہ نہین دے سکتے۔

ف۔ اور کوئی ہوٹل ایسا ہی جہان غالباً جگہ ملجائے

م۔ وہ سامنے پیرس کا ہوٹل ہی وہان جایئے۔

پیرس کے ہوٹل گئے تو ایک میم صاحب آئین انھون نے کہا بڑا افسوس ہی کہ ہم آج آپکے واسطے کچھ نہین کر سکتے ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر ہین۔

انھون نے کہا ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے کسی ہوٹل مین جگہ نہین ملتی میم صاحب نے کہا کلن کے ہوٹل مین دیکھیے یہ وہان سے کلن کا ہوٹل پوچھتے ہوے چلے۔ اور کلن کا ہوٹل آسمان سے بھی اونچا۔ بعد خرابی بصرہ پہونچے تو وہان بھی کلن نے کہا حضور اتنی کثرت ہے کہ دو دو صاحب لوگ ایک ایک کمرے مین رہتے ہین اور باورچیخانہ تک خالی نہین ہی ایک گورا جو باجا بجاتا ہے۔ باورچیخانے مین اُتر پڑا۔ اور خیمون مین کھانا پکتا ہی۔ آلبین ہوٹل گئے تھے آپ۔ کہا۔ ہوا آیا کمایون ہوٹل ہوا آیا۔ آپ ہل صاحب کے ہوٹل جایئے یہان سے ہل صاحب کا ہوٹل پوچھتے ہوے چلے۔ وہان پہونچے خانسامان سے دریافت کیا۔ ہمارے ٹکنے کا ٹھکانا ہے۔ وہ کانون سے اونچا سُنتا تھا انکا کہنا اُسکی سمجھ مین نہ آیا۔

اُسنے انفسار کے طور پر دریافت کیا (ہان صاحب) یہ سمجھے کہتا ہی ہان جگہ خالی ہی۔ کہا صاحب کو سلام دو۔ منیجر نے آنکر گڈ ایوننگ کے بعد یہ مژدہ سُنایا کہ ایک ہفتے سے ہمارے یہان تل رکھنے کی جگہ نہین ہی بیٹری کثرت مسافرون کی ہی کل بھی لوگ پھر گئے۔ پرسون بھی پھر گئے۔ جگہ ہی نہین ہی۔ آپ ڈاک بنگلے جایئے۔

یہان سے ڈاک بنگلے چلے نواب صاحب کو اپنے دل مین دعائین دیتے جاتے تھے۔ ڈاک بنگلے مین بھی ٹکا سا جواب ملا جل جلالہ اب سخت مصیبت مین مبتلا ہوے سوچے کہ اب بغیر اسکے کہ حکومت کے ذریعہ سے آرام لے اور کوئی وسیلہ کارگر نہ ہوگا ان کی حکومت وہان یعنی چہ نینی تال کے انسپکٹر کے پاس چلیے۔

الغرض مسٹر فریزر صاحب پوچھتے پوچھتے نینی تال کے سول افسر اعلیٰ ضلع کو بھی پر گئے۔ کارڈ بھیجا۔ تو صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو سول افسر نینی تال تھے۔ باہر نکل آئے اور مصافحے کے بعد یہ گفتگو ہوئی۔

ف۔ اس وقت مین آپ کے کسی کام کا تو حارج نہین ہوا۔

کمشنر۔ (ک)۔ مطلق نہین مین آپ کی ملاقات سے خوش ہوا۔ جو کام میرے قابل ہو فرمایئے۔

ف - میرے ٹکنے کا بندوبست کردیجیے بس -

ک - اور آپ کیا آج ہی چلے آتے ہین -

ف - کسی ہوٹل مین مجھے جگہ نہین ملی ایک ہندوستانی دوست کی بدولت مجھے یہ تکلیف ہوئی - خیر اسکا ذکر مفصل پھر کیا جائیگا کہین بیٹھنے کا تو ٹھکانا ہوجائے

ک - ہوٹل مین تو جگہ نہین مل سکتی مگر آپ کو ایک کوٹھی دلوا سکتا ہون اسمین دو جنٹلمین رہتے ہین اور آپ کی بھی گنجایش ہوجائیگی مین آپ کو چٹھی لکھے دیتا ہون اور میرا آدمی آپ کے ساتھ جائے گا -

ف - مین آپکا شکر گزار ہوا - بڑی پریشان ہو طبیعت

صاحب سول افسر نے ایک چٹھی لکھی اور مسٹر فریزر صاحب کو دی اور کہا کل شام کو مہربانی کرکے آپ کھانا میرے ہی ساتھ کھایئے گا اور مین پانچ بجے آپکے ملونگا

خط لیکر فریزر صاحب رخصت ہوے صاحب کا چپراسی ساتھ تھا اُسنے کوٹھی مین جاکر مسٹر جیکب صاحب سے کہا کہ صاحب نے ایک صاحب کو بھیجا ہی جیکب صاحب باہر آئے -

جیکب - (ج) گڈ ایوننگ - کیا حکم ہی -

ف - چٹھی پاکٹ سے نکال کر دی -

ج - (پڑھکر) آیئے مین مکان دکھا دون -

ف - مجھے بڑے باجے پسند ہی ٹکنے کا ٹھکانا تو کہین

ج - دل ہمین تجب ہی کہ آپنے پہلے سے بندوبست نہ کیا

ف - مین اسکا مفصل حال آپ سے عرض کرونگا

ج - تو آپ اپنا اسباب اُتروایئے -

ف - اسباب کا تو پتا ہی نہین ہی

ج - (آدمی کو بلاکر) بازار مین جاکر دیکھو صاحب کا اسباب کہان ہے جلدی ڈھونڈھ کر لاؤ -

الغرض جیکب صاحب نے انکو ایک عمدہ جگہ دی اور فریزر صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ انکا شکریہ ادا کیا

دوسرے روز فریزر صاحب اور جیکب صاحب سے گفتگو ہوئی تو فریزر صاحب نے نواب محمد عسکری کی وعدہ خلافی اور بے اعتنائی کی بڑی شکایت کی اور کہا کہ اب ہمکو ہندوستانیون کے قول کا عموماً اعتبار جاتا رہا - انکے سبب سے ہمکو سخت تکلیف اور پریشانی ہوئی -

شام کو اُس روز اتفاق سے موسلا دھار مینھ برسا اور صبح تک لگاتار برسا کیا جس مکان مین یہ ٹکے تھے اسکے دو کمرے بے مرمت تھے ایک وہ جسمین انکا بڈ روم تھا دوسرے وہ جو انکا ڈرائنگ روم تھا - کبھی ادھر سے مسہری اُٹھاکر اُدھر رکھی کبھی اُدھر سے اِدھر پھر دوسرے کمرے مین گئے وہان بھی خوب بھیگے -

رات بھر سخت پریشانی اور تکلیف مین رہے اور محمد عسکری کی جان و مال کو دعا دیتے گئے -

صبح کو مکان کی تلاش مین پھر سرگردان و حیران چلے

نواب صاحب کا دربار دربار

نواب ہلال رکاب کے دربار دربار مین مصاحبین کی خوشگپی اور فقرہ بازی ہوتے ہوتے چار بجے کے وقت نواب صاحب کو یاد آیا کہ معشوقۂ قمر طلعت نے پیام بھیجا ہی - ہزار کام چھوڑ کر وہان جانا ہی - اب تو سونے کے چھڑون کی فرمائش بھی پوری کردی -

اب کیا کہنا ہی پو بارہ ہی - مار لیا ہی - پانچ جیت لینگے آج شام کو خوب مزے اُڑینگے -

اتنے مین مخزہ جو کسی ضرورت سے گھر چلا گیا تھا دوڑتا اور ہانپتا ہوا آیا اور کہنے لگا حضور کچھ سُنا -

سب کے سب ہمہ تن گوش ہو کر منتظر تھے کہ سنین کیا امر نادر الظہور واقع ہوا ہی مسخرے نے کہا خداوند ایک شخص نے مجھ سے کہا ہی کہ لوہے کا پل بہگیا۔ مین جو دوڑا ہوا گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ دریا کا دریا بھاگا جاتا ہی اسپر مہراج بلی نے حیرت کے ساتھ کہا کیا ہے دریا بھاگا جاتا ہی۔ اسکے کیا معنی۔

مسخرے نے کہا حضور اسکے معنی کیا۔ دریا بھاگ گیا کسی بات پر خفا ہو گیا۔ بس بھاگ کھڑا ہوا دریا ہی تو ہی۔

مہراج بلی بولے بھئی ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ لوہے کا پل بہگیا خیر بہگیا مگر یہ دریا کا دوڑنا اور بھاگ جانا کیا معنی۔

مہراج بلی گو ل آدمی تو تھے ہی اس مذاق کو ذرا نہ سمجھے اور لڑنے لگے۔ محمد عسکری نے انسے بڑی بحث کی کہ دریا کا بھاگ جانا کون جانے استعجاب ہی۔ اسپر یون گفتگو ہونے لگی۔

نواب نشی مہراج بلی کو بھی عقل سے دشمنی ہی۔

مسخرہ ۔ اگلے وقتون کے لوگ ہین سیدھے سادے

جھمن ۔ حضور سنا میان الماس پر زنا بالجبر کا مقدمہ دائر ہوا ہی۔ نہین معلوم اسکی اصلیت کیا ہی۔

نواب ۔ میان الماس کون وہ خواجہ سرا یا کوئی اور

جھمن ۔ جی ہان حضور سنا لندھن سے بارسٹر بلوائے گئے ہین۔

نواب ۔ بڑا روپے والا آدمی ہے صاحب لکھ پتی ہے۔

مہراج ۔ میان الماس خواجہ سرا پر اور زنا کا مقدمہ غلط ہی ہو نہین سکتا۔ کسی نے گپ اڑا دی ہی۔

داروغہ نہین صاحب گپ نہین ہی مین تصدیق کرتا ہون۔

مہراج ۔ میان خواجہ سرا پر اور یہ مقدمہ کتنے عقلمند ہو

راوی ۔ عقل کا تو حضور ہی پر خاتمہ ہو گیا ہی بس۔

مہراج ۔ ایسا ویسا ہو تو تمھارے چکمے مین آجائے

راوی ۔ آپکا سا گھاگ گرگ باراں دیدہ اور چکمے مین آجائے ؎

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

ممن ۔ عجیب نہین کہ دور دور سے لوگ گواہی کے لیے بلوائے جائین اور سنا ہی کہ آسمین ٹھاکر بھجن سنگھ کی بھی گواہی ہوگی۔

اختر ۔ وہ تو کل مر گئے۔ انھون نے ہیضہ کیا خداوند۔

مسخرہ ۔ کل مر گئے۔ کل کیونکر مر سکتے تھے بھلا۔

نواب ۔ کیون کیا کوئی سرکلر جاری ہو گیا ہے کہ کل کوئی شخص نہ مرنے پائے ہماری نظر سے نہین گذرا۔

مسخرہ ۔ حضور کل بدھ کا دن تھا پھر بدھ اور جمعرات کے دن بھی کوئی مرا ہی آجنگ اور اب سرکار کے حکم سے ڈھنڈھورا پٹ گیا ہی کہ خبردار جمعرات اور بدھ کو کوئی نہ مرے اور اگر معلوم ہو کہ کوئی مرنے والا ہے تو فوراً پولیس کا پہرہ بٹھا دیا جائے

حسین علی خدمتگار نے چپکے سے عرض کیا حضور کو یاد ہوگا کہ تمن نے حضور کو بلایا ہی مین نے کہا یاد دلا دون۔

نواب صاحب نے کہا تم تو پاگل ہو رہے یہ بات بھی بھلا کہین بھول سکتی ہی۔

مہراج بلی نے نواب صاحب سے اپنے اور نازو کے عشق کا حال نہین کہا تھا اُدھر وہ اس فکر مین کہ کہین شام ہو تو دیدار نصیب ہو ادھر یہ دعا مانگتے تھے کہ یا خدا آفتاب غروب ہو ماہتاب طلوع ہو تو چاند سا مکھڑا دیکھنے مین آئے۔

مہراج ۔ اسوقت نواب صاحب کسی فکر مین ہین شاید اسلیے چہرے سے ثابت ہو رہا ہی۔

پاتے ہین ہم کچھ انتظار کے طور | مُڑ کے ہم یہ طرف نظر کہین اور

ن - میان کچھ پوچھو نہ بس عجب گومگو ہی۔

ممن - حضور یہ کوچہ ہی ایسا ہی۔

اختر - مگر ہمارے سر کا اس کوچے سے خوب واقف ہین۔ ۵

کوچہ عشق کی راہین کتنی لے چکے | خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

داروغہ - خداوندیہ سب باتین ہین - خوشامد ہی۔

مہراج - خوشامد کیسی سچ کہتے ہین میان اختر۔

داروغہ - ہان سچ ہی ہوگا بندہ حجت نہ کریگا۔

ن - یعنی آمین کو شک ہی کہ ہم عشق کے کوچے سے واقف نہین ہین ہمسے بڑھکر کوئی دکھاوے جب جانین ہین ہین باقی کا رہوں اس فن کا

ممن - کوئی شک نہین خدا گواہ ہی کوئی شک نہین۔

ن - ہم برسون اس فن کو سکھا سکتے ہین صاحب۔

اختر - حق ہی اس سے جو انکار کرے وہ احمق مطلق۔

ممن - حضور یہ اللہ کی دین ہی جسکو چاہے دے۔

اختر - کیا بات کہی ہی کیا بات پیدا کی ہی۔

داروغہ - حضور اس کوچہ کی ٹھوکرین ستم ڈھاتی ہین۔

ن - ہان پھر ہمین کیا چاہیے گفتگو ہی - بڑا کوچہ ہی۔

ممن نے آگے بڑھکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا خداوند وقت ایک خبر سنی ہی واللہ علم سچ ہی کہ جھوٹ - مگر سنا شہر بھر مین مشہور ہو گئی ہی لوگ کہتے ہین - پرسون خواجہ آتش صاحب نے انتقال فرمایا۔

مسخرہ - خواجہ آتش صاحب کا انتقال کرنا تو جی ہنسنے کی نہین اگر کیونکہ بوڑھے آدمی تھے کوئی پچیس چھبیس برس کا سن تھا اور عرض مہلک مین مبتلا تھے مرگئے مرگئے انکو کہیے ابھی اٹھتی جوانی کم سن آدمی آج صبح کو باتین کرتے کرتے مرگئے۔

مہراج - کون کون پارہ مرنے کی خبر سنی بُری۔

مسخرہ - اسی سے نام بھیجیے - توبہ بھولا جاتا ہون۔

ممن ہنسنے خواجہ آتش کے مرنے کی خبر سنی تھی آپنے کسکے مرنیکی خبر سنی خدا خیر کرے

مسخرہ - اور عین جوانی کی حالت مین - ۶

این ماتم سخت ست کہ گوئید جوان مرد

اختر - تو جناب نام تو فرمائیے - کون صاحب مرگئے۔

مسخرہ - اجی یہی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ

مہراج - کون! شیخ سعدی مرگئے!!! - کون شیخ سعدی

مسخرہ - شیخ سعدی بھی کئی تھے۔ کہنے لگے کون شیخ سعدی

مہراج - گلستان والے شیخ سعدی گلستان بوستان کے مصنف ہی؟

مسخرہ - جی بیٹھے بیٹھے باتین کرتے کرتے دم ٹوٹ گیا

مہراج - آج شیخ سعدی مرے - یہ آج کیونکر ہوسکتے تھے

مسخرہ - بجا - کیا آج کسی کو مرنے کا حکم نہین ہی۔

ممن - جی مضمون ہوا پکیا ہی کہ آج کوئی مرے تو اسکو پھانسی دیجئے اسپر فقرہ پڑا - مگر مہراج بلی صاحب کو شیخ سعدی کے مرنے اور اس حکم کے سننے سے بڑی حیرت ہوئی۔

مہراج - بھئی ہماری سمجھ مین آج کی گفتگو نہین آتی شیخ سعدی نے آج انتقال کیا اسکے کیا معنی اور یہ ڈھنڈھورا پیٹا گیا کہ کوئی مرنے نہ پاوے اور جو کسی کا دم نکل جائے

مسخرہ - تو کیا - فوراً پھانسی ہوگی حکم حاکم مرگ مفاجات

مہراج - تو موت سے بھی گورنمنٹ لڑ سکتی ہی بھلا؟

مسخرہ - موت کے باپ سے لڑ سکتی ہی۔ گورنمنٹ کا کیا کہنا

ممن - شیخ سعدی کے مرنے کا ہمین بڑا رنج ہوا۔

ن - انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

ہر نکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجام مرگ مے کل من علیہا فان

ممن - کیونکہ جو موجود ہوگا کہا کرتے ہین کہ انسان فانی ہی اور موت سب کو آنی ہی کیا یہ صحیح ہو کیا سکے گا جبتک اس دنیا کو خالی کر جائے

اختر - اجی سنا کر دیہ سب کہنین ہین موت کی ایسی تیسی۔

مہراج ۔ یہ گپین نہین ہین کہین گپ کے بھروسے بھی نہ رہنا۔
ن ۔ تو شہر بھر کے آدمی آپ کے نزدیک مرجائینگے ۔
مہراج ۔ (مسکراکر) تم لوگ واقعہ جاہل سے بدتر ہو۔
نواب ۔ سارے تو ظالم تو تو کہتا ہی کہ سب مرجائینگے ۔
مہراج ۔ کتنے سیدھے اور پاگل ہو۔ مرجائینگے نہین تو کہان جائینگے ۔ آپ ابھی تک موت کے قائل ہی نہین ہین ماشاءاللہ
اختر ۔ موت تو لوگون کو آتی ہی اور آتی رہیگی ۔ مگر آپ تو ایک سرے سے تمام دنیا کو مارے ڈالتے ہین ۔
مہراج ۔ افسوس کا مقام ہی واقعہ یہ غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہی ایک تمسخر ایسا نہین ہی جو نچ جائیگا ۔
نواب ۔ آپ کی ایسی تیسی آپ خود مرجائینگے ۔
مہراج ۔ اور آپ کیا بچ جائینگے ۔ بچا یہ پہرے والے اور داروغہ اور یہان ممن آپکو موت سے بچا لینگے یہ خیال ہے آپکا ۔ دیکھئے حضور
ن ۔ موت موت واہیات ہاؤ مچا دیا ہی ۔
مہراج ۔ اچھا جب آئیگی تو قدر عافیت معلوم ہو جائیگی موت برحق ہی ایک دن مرنا ضرور ہی ۔
اختر نے ممن کے کان مین کہا سچ کہتا اتنا بڑا گوکھا بھی کہین دیکھا ہی ۔ آپ لڑ رہے ہین کہ انسان ضرور فانی ہی اور حجت کر رہے ہین کہ دنیا کے سب آدمی مرینگے ۔ اس عقل کے حصے
ممن ۔ فرمایشی پاگل ہی لاکھون مین ایک ۔
اختر ۔ پوچھیے یہ کون نہین جانتا کہ آدمی فانی ہی ۔
ممن ۔ اور شیخ سعدی کے مرنے پر کیا چونکے ہین ۔
اختر ۔ جی ہان بہت حیران تھے کہ یہ کیا ہوا ۔
ممن ۔ جس وقت عقل تقسیم ہوتی تھی یہ غیر حاضر تھے ۔
اختر ۔ منزلون انکا پیمانہ تھا بالکل گول آدمی
مسخرہ ۔ حضور ایک شعر مجھ کو یاد ہے امانت نے کہا ہی ۔ ؎

ابر بادو مہ و خورشید فلک در کارند	تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

مہراج ۔ یہ امانت کا کلام ہی بھان امانت کا کلام نہین ہی سعدی کے کہا ہی
داروغہ ۔ جی ہان یہ تو گلستان مین موجود ہی جناب
مہراج ۔ کہتا کیا ہون ۔ امانت کی تو اندر سبھا ہی ۔
مسخرہ ۔ اندر سبھا ہی کا تو شعر ہی یہ سبز پری کے بیان مین
مہراج ۔ کچھ پاگل ہو گئے ہو ۔

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار	
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری	

ن ۔ ہان ہان یہ گلستان کا شعر ہی ہمنے پڑھا ہی ۔
مسخرہ ۔ تو شیخ سعدی فارسی کیا جانین وہ تو اور دو گو تھے
ن ۔ ہان یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے یہ بات مانی ۔
مہراج ۔ شیخ سعدی فارسی نہین جانتے تھے ۔ آپ پاگل ہین اُنسے بڑھ کر شیراز مین کوئی پیدا نہین ہوا ۔
مسخرہ ۔ بھلا مادھو رام کے برابر تھے یا کم و بیش ۔
یہ خوش گپی ہو رہی تھی کہ نواب صاحب نے حکم دیا کہ فٹن تیار ہو اور حاضرین سے کہا ایک صاحب کی ملاقات کو جاتا ہون معاف فرمائیے

دیدار یار کی تیاریان

قمرن چوڑی والی کی مادر دیر نیہ روز نئے اپنی طرار اور یاقوت رخسار دختر گلعذار کو یہ پٹی پڑھائی کہ آج جو نواب صاحب آئین تو اُنکو رنگنا چاہیے
چھوکری نے کہا امی جان رنگنا کیا معنی ۔ ہولی نہ نوروز نہ ہندوؤن کا تہوار نہ مسلمانون کا اگر ہولی ہوتی تو باجی سے کہتی کہ نشی مہراج جی سے پچکاری کھیلین اور راجہ جی ہاتھی پر چڑھ کر آئین ۔ تم اٹھیس نو روز رہتا تو ہم نواب کو رنگتے ہولی نہ نوروز یہ رنگنا کیا معنی ضعیفہ نے مسکرا کر جواب دیا بیٹی ان باتون کو کیا جانو ابھی ماشاءاللہ سے جمعا جمعا (جمعہ) آٹھ دن کی پیدائش رنگنے کے معنی یہ کہ نواب کو اس طرح پلاؤ کہ شراب پین ۔
قمرن فقیر منگا کر بس تحیر ہوئی کہا کیا مسلمان بھی کالا پانی پیتے ہین

چرس کے دم تو لوگنے دیکھا ہی مگر یہ سمجھے تھے کہ مسلمان لوگ افیم کی
زن پیر نے کہا بابا تمامش بینی مین انسان کو کبھی پاپڑ بیلنے ہوتے
ہین شراب کی کیا حقیقت ہی آدمی تنکے چننے لگتا ہی تم اُن سے
یہ کہنا کہ جب تک شراب پیوگے ہم ایک نہ لینگے گلے مین ہاتھ
ڈال کے بھولے پن کے ساتھ کہنا دیکھو پیچتے ہین یا نہین مگر
بہت اصرار نکرنا وہ بات کرنی چاہیے کہ دوسرے کو ناگوار
نہ گذرے ایک خوبصورتی کے ساتھ اگر تمھارے کہنے سے پی لین
تو بس سمجھ لو کہ بس مین آگئے۔

نازو کو بھی یہی ہدایت ہوئی کہ تمھارے منشی مہاراج بلی جو آج
آئین تو اُنکو شراب پلانے کی کوشش کرنا۔

ان دونون بہنون نے کہا امی جان اگر یہ دونون اس بات پر
راضی ہوجائین کہ ہم شراب پینگے تو شراب کہان سے آئیگی اور
اگر آبھی گئی تو ہم تو جانتے بھی نہین کہ شراب کسے کہتے ہین۔ جو
اُنھون نے ہمسے کہا کہ تم بھی پیو اور ہمارا ساتھ دو تو ہم پھر کیا
کرینگے۔ ذرا ذرا سی پی لین۔ نشہ نہ ہونے پائے۔

حضرات ناظرین اس بوڑھی شعبدہ سے خدا بچائے بھانسنے
اور لوٹنے اور پلٹانے کی سیکڑون تدبیرین یاد ہین اس کے
پھندے مین انسان پھنسا اور گیا گذرا۔ بچ ہی نہین سکتا
کسی صورت سے نہین بچ سکتا۔ یہ وہ کالی ناگن ہی جسکے کاٹے کا
منتر ہی نہین سونگھتے ہی زہر مہار گ رگ مین پیوست ہوجائے
جوانی مین سنے صدہا گھر گھائے اور بڑی بیکڑ مگر بہت عرصے
سے چھٹی ہوئی تھی اسکی اِن لوگون کو نہین معلوم تھا کہ یہ شراب پیتی ہین
مطلب اسکا یہ تھا کہ اگر نواب صاحب اس ڈھب سے آجائینگے تو پھر ہزارون روپے لوٹونگی فٹ سے مین دس کی
جگہ بیس دے نکلینگے۔

ایک تو عشق کا نشہ ہی کیا کم ہی اُسپر یہ شراب
بس پھر کیا ہی۔

نازو نے کہا امی جان یہ اور دھرنا پر رکھو ایکی ایکا شراب کی
فرمایش کرنا بیٹھنا ٹھیک نہین ہی۔ پہلے ایکدن ہم اور قمرن
گھر پر پی لین اور ذری عادت ہوجائے تو پھر دونون کو
رنگنا کتنی بڑی بات ہی۔

قمرن بولی نا باجی جان ہم تو اس موئی شراب کو ہاتھ سے
نہ چھو ینگے پرسون ہماری سسرال کی طرف سے پانچ چھ آدمی
جاتے تھے اور دھوبی تھے شاید اسقدر کی پیے ہوے کہ اپنے
آپے مین نہ تھے اور ہا ہا پیٹ کرنے لگے۔ دو تین مرتبہ گر پڑے
ہوش ٹھکانے نہین تھے آپس مین دو گالی گلوچ کرین کہ اللہ
کی پناہ۔ بہت سے لوگ جمع ہوگئے ایک کی ناک سے خون
بہنے لگا تھا تین پولیس کے لوگ آگئے اور ایک تلنگے نے اُنکو
گرفتار کرلیا پھر کیا جانے اُنکا کیا حشر ہوا۔ مگر بڑی بُری چیز
ہی تم چاہے پیو باجی ہم چھونے کے بھی نہین بیٹھے بٹھائے
ہوش سے بیہوش ہوجانا کس نے بتایا ہی۔

چُنوکی جورو یعنی وہ ضعیفہ بولی کہ بیٹا جتنا جو کہا کرین وہ کیا
کروانا کہ تم بڑی عقلمند ہو مگر ہمارا سا تجربہ کہان سے لاؤگی
جو تم سے کہین بس وہ کرو۔ بات کی بات مین بلخ سور دفع کرلیے
کہ نہین گھما لیے اب جاکے ذرا خوب بناؤ سنگھاؤ کرکے آؤ۔ گڑ ہی
جو ہنے کہا ہے ذرا جھلکی دکھائی اور گھٹ سے الگ

نازو۔ اور مہاراج بلی بھی تو آئینگے آج۔

ضعیفہ — (ض) اُنکو الگ بٹھلائینگے۔

اُنکو الگ۔

قمرن — ہم نواب صاحب سے مہاراج بلی کا ذکر نہ کرین۔
کیون امی جان۔

ض — نہین نہین ہرگز ہرگز ذکر نہ آنے پائے۔

نازو — اُسکی باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ پاگل ہی۔

قمرن — بیس دفع گھٹ سے نکال کے دے دیے اور پھر بھی

بیچارہ پاگل ہی۔؟

نازو ۔ اللہ جانتا ہی ہمین تو گول آدمی معلوم ہوتا ہی

خص ۔ اب ہم آج دیکھین تو معلوم ہو جائے گا کیسا آدمی ہی۔ بس ہمارے دیکھنے کی دیر ہی۔

نازو ۔ دیکھ ہی لوگی امی جان۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

قمرن ۔ شکل و صورت کیسی ہی۔ نواب کے سے ہین؟

نازو ۔ اہی نہین کالا کوا شکل کے روز۔

قمرن ۔ تم ہاجی اُنکے مُنھ پر یہ نہین کہ دینا۔ اہی ہان۔

نازو ۔ منھ پر تو کہونگی کہ ہمین تمھارا پکا رنگ پسند ہی اور سمجھتے ہین کہ مین بارہ ہی برس کا ہون۔ اور خدا جھوٹ نہ بُلائے تو بابا آدم کی عمر کے ہونگے خضاب لگاتے ہین۔

قمرن ۔ نواب تو ابھی جوان آدمی ہین ماشاء اللہ سے اور صورت بھی اچھی ہی۔

خص ۔ بوڑھے کا جب دل آتا ہی تو جوانون سے زیادہ دے نکلتا ہی دل آنا شرلیٹ (شرط) ہی۔

اب سنیے کہ اُدھر تو چنو کی جورو اپنی نوخیز لونڈیون کو عشقبازی کی گھاتین سکھاتی تھی اِدھر نواب صاحب نے حسین علی کو بُلا کر دین تقریر شروع کی۔

ن تو اب ہم چلین۔ اُنھون نے بلایا ہی۔؟

ح ۔ حضور ضرور کر کے چلیے تاکید کر دی ہے۔

ن ۔ اچھا تو اب کتنے بجے ہونگے اس وقت۔

ح ۔ پہرے پر کون ہی۔ اب کے بجے ہین۔

پہرے والا ۔ ساڑھے پانچ بجے ہین۔

ن ۔ چھ کا عمل ہی۔ خیر آدھے گھنٹے کی کسر ہی۔

ح ۔ حضور پورے ایک گھنٹہ کے اندر ہی مین چلیے

ن ۔ اچھا جمال الدین کو بلاؤ یہ ایک گھنٹہ کاٹنے نہین کٹتا۔ حکم دو کچھ سنائین۔

حسین علی نے میان جملو کو آواز دی اور میان جملو نے آنکر ایک غزل چھیڑی۔

گانے کی آواز سُنکر ممن اور جھمن اور اختر اور داروغہ سب جمع ہو گئے۔

ن ۔ مین تو مہراج بلی کے ٹالنے کو اُٹھا تھا۔

ممن ۔ غلام پہلے ہی سمجھ گیا تھا حضور۔

اختر ۔ اب کیا ہملوگ اتنا بھی نہین سمجھتے۔

ممن ۔ مگر وہ بھی جب آنکر بیٹھتے ہین تو جم ہی جاتے ہین۔

اختر ۔ بس اُنکی تو ترکیب یہ ہی کہ مکان کا قبالہ حوالہ کر دے۔

جھمن ۔ حضور اب اس وقت کمان کی تیاریان ہین۔

ن ۔ تمکو اس غرض سے کیا بحث ہی۔

جھمن ۔ خداوند۔ وضان (وضع) کے خلاف کوئی امر ہو۔ اسکا خیال رکھنا ضرور ہی۔

ممن ۔ یہ وضان کیا خوب۔

ن ۔ جی ہان وضع نہ کہینگے۔ وضان۔

داروغہ ۔ حضور بہتر تو یہ ہی کہ اُسکو یہان ہی بلوا لیجیے

ن ۔ ارے بھئی سوت نہ کپاس کوری سے ٹھٹھ ٹھٹھا

جھمن ۔ حضور کا خدا نے بہت بڑا رتبہ کیا ہی وہان جانا ذرا۔ مگر ہان شام کے بعد جایئے تو مضائقہ ندارد

داروغہ ۔ اجی حضور خود اللہ کے فضل سے سمجھدار ہین لوگون کا آنا بھی کیا بُرا ہوتا ہی۔ اور لطف تو جب آتا ہی کہ ع

دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

ح ۔ (حسین علی) سرکار چھٹی تو حضور کے نام پر عنایت ہو

کہتی ہو کہ مجھے ایک نظر کوئی ایسا دیکھا تو دو ایک دفعہ جو حضور کو آنکھ بھر کے دیکھا تو بھڑک اٹھی۔ مگر خداوند غلام انعام بھر پور دیگا۔ یہ حضور یا در کھیں انعام خاطر خواہ ملیگا

ن حسین علی ہم تمکو مالا مال کر دینگے۔

ح۔ حضور مالک ہین۔ میرے آقا۔

ن۔ مگر سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔

ح۔ حضور سب معاملہ لیس ہی خداوند۔

ن۔ قمرن ہائے قمرن۔ پری ہی وا اللہ۔

ح۔ حضور اسمین کوئی شک بھی کر سکتا ہی۔

ن۔ جمال۔ جلال۔ حسن۔ آب و تاب۔ پری کی کیا اصل و حقیقت ہی۔

ح۔ اور حضور پر اسکا دل بھی آیا ہی۔

ن۔ کیا وہ بھی ہم پر جان دیتی ہین۔

ح۔ اَین! یہ حضور کو معلوم ہی نہین ہی۔

ن۔ بھئی اب مجھے کیونکر معلوم ہو بھلا۔

ح۔ لے حضور پھر اب تشریف لیچلین۔

ن۔ بہتر مگر واقعہ ہمکو بڑی خوشی ہوئی کہ وہ سب کی سب ہم پر عاشق ہو گئی ہین۔

ح۔ خداوند چھٹکی تو جان دیتی ہی۔

ن۔ شکر ہی۔ یہ بھی خدا کی شان ہی کہ ہم پر ادر ایسی ایسی پریان عاشق ہون۔

ح۔ حضور یہ نہ کہین۔ چوک مین وہ کون ایسی ہی جو حضور پر جان نہین دیتی۔

ن۔ ارے میان ہم تو اپنے تئین سب سے بہتر سمجھتے ہین۔ یہ اُن لوگون کی مہربانی ہی۔ ورنہ ہم تو سب سے بُرے ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد نواب صاحب میان حسین علی کو ہمراہ لیکر اپنی معشوقہ گلعذار کے پرستخانہ کی طرف چلے۔

معشوقۂ شمع قد کی ہم آغوشی

اب قہر ہی انتظار ساقی — دے بادۂ خوشگوار ساقی
آتی ہین جمائیان برابر — بھاری ہی خمار سے مرا سر
دے بادہ کہ روح کو سرور آئے — اللہ رکھے تجھے سلامت

اے پیر مغان ترا بھلا ہو
تو روے زمین کا بادشا ہو

ادھر خاتون شب نے اپنے جمال گیتی فروز سے تمام عالم کو نورانی کیا۔ اُدھر خانہ برانداز پارسائی قمرن چوڑی والی سج دھج کے طیار ہو بیٹھی۔ غرور حسن سا تراتی اور دل ہی دل مین سوچتی جاتی تھی کہ آج اپنے چاہنے والے کے خرمن صبر و شکیب پر بجلی گراؤنگی صورت دکھاؤنگی۔ اور نظر سے اوجھل ہو جاؤنگی لمعۂ برق کو بھی مات کیا ہو تو سہی۔ دن کو ہاتھ پانون مین مہندی جو لگائی تھی اُسنے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا۔ ایک تو ہاتھ اور کلائی اور پانون قدرتی ہی سیمین اور نگارین تھے یہ بناوٹ اور بھی لے اُڑی۔ ؎

عجب رسائی قسمت ہی اے حنا تیری
چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین مین ہی

ایک دفعہ چاند کی طرف دیکھ کے بھولے پن سے کہنے لگی اماں جان دیکھو یہ چاند ہوا ہمکو گھورتا ہی۔ آدمی تو آدمی اب ان بیجان چیزون کی بھی ہم پر نظر پڑتی ہی۔ کیا جانے پاس سے چاند کی صورت کیسی نظر آتی ہی۔ دور سے تو اچھا معلوم ہوتا ہی مگر ہمارے کھڑے کا سا گورا مکھڑا نہو گا۔ اوئی اماں جان کچھ اور بھی دیکھتی ہو سامنے یہ تو داغی ہی! مدعا جانتا ہی ہمین تو داغ ہی

باجی ذری ایک آنکھ بند کرکے دیکھو اہا واہ اچھے باغی سے مقابلہ کرنے چلے تھے - جب چاند سے مقابلہ ہو چکا اور اپنے حسن کے زعم مین چاند کو ہرا چکی تو ماما کی خوشامد کرنے لگی میری اچھی ماما ذری غنی خان کے باغ سے ایک گلاب کا پھول تو توڑ لاؤ جب ماما گلاب کا پھول توڑ لائی تو گالون پر رکھکر کہنے لگی تیری قسمت کھل گئی کہ میرے گالون کے پاس تجھ کو جگہ ملی - ہمارے گورے گورے گالون کے سامنے پنکھڑی کی کیا حقیقت ہی - گلاب کے پھول کو یہ شرف بخش کر آئینہ اٹھایا تو اپنی صورت پر اپنے آپ فریفتہ ہو گئی اتنے مین میان حسین علی خدمتگار سر آمد ہوے اور چنوی جو رو لینے ماتک دیر نہ روز سے کہا سرکار آگئے - قمرن تو سنتے ہی چمپت ہوئی - نازو بھی ٹل گئی نواب صاحب تشریف لائے تو ضعیفہ نے غالیچے پر بٹھایا اور نئے پاندان سے جو اسی روز خریدا تھا سفید سادہ ذری پان کی گلوریان بنانے لگی - پاندان کا کل سامان بیس اور فرسٹ کلاس تھا - کتھا بسا ہوا - ڈلی چکنی چھوٹے کی چھوٹی الائچی بڑے بڑے دانون کی - چونا صاف شفاف دو گلوریان بڑی صفائی سے بنا کر نواب صاحب کو دین اور پوچھا تم تنبا کو تو نہین کھاتے ہو انھون نے کہا ہان کھاتا ہون مگر بنا ہوا - اسنے منشی نثار حسین نثار کو کے کارخانے کی بنی ہوئی گولیان دین -

ن - بی قمرن صاحب کہان ہین -

ص - اہ بیٹا آؤ دیکھو کون صاحب آئے ہین -

قمرن - امی جان کنوان پیاسے کے پاس جاتا ہی یا پیاسا کنوئین کے پاس جسکو غرض ہوگی یہان آکر سیری ٹیک کریگا -

ص - وہ تو اتنی دور سے تمھاری چاہ مین آئے ہین -

قمرن - اوئی - تو کیا کچھ مہر احسان کیا ہی -

ن - اللہ ری بیدردی - کوئی اسقدر بیمروت ہوتا ہی -

ص - آؤ بیٹا بہت حجت نہین کرتے ہین چلی آؤ -

قمرن کہ اس وقت واقعی رشک قمر غیرت پری تھی لیکن ان دلبری اٹھلاتی ہوئی آئی اور نواب صاحب کو ایک جھلک دکھا کر اس طرح نظر سے اوجھل ہو گئی جیسے سچ مچ بجلی کوند کے بادل مین چھپ گئی نواب صاحب کہ کشتہ تیغ ادا تھے بولے کہ اہ صاحب اندر آؤ - یہ دروازے کی آڑ مین کھڑے ہونا کیا معنی قمرن نے جواب دیا ہمکہ شرم آتی ہی جو کوئی غیر محرم ہم نظر پڑا تا ہی یہ سراسر چاند آج سرشام سے ہمارے پیچھے پڑا ہی بے پردہ پکلے آسمان پر چڑھ آیا اور ندیدون کی طرح آنکھین پھاڑ پھاڑ کر گھورتا ہی - نواب ہلال رکاب یہ گرما گرم فقرہ سنکر ایسے محظوظ ہوے کہ جامے مین پھولے نہ سماے کہا اگر کسی انسان پر حضور کی خفگی ہوتی تو خیر اس سے بس بھی چل سکتا تھا مگر آپ تو سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا سے لڑتی ہین اسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہی - الغرض ہزار خرابی کرکے کے اندر قدم رکھا تو نواب صاحب کے ہوش ہیر اہوا اس فقرہ پر بس یہ معلوم ہوا کہ چاند آسمان سے اتر کر اس کمرے مین گیا ہی

غارتگر ہوش ہی سراپا	عشوہ غمزہ ادا کرشمہ
ہر فرق سے تا قدم پرستی	شوخی چھل بل ترنگ مستی
آواز ملی ہے کیا رسیلی	آنکھین پائی ہین کیا نشیلی
ہین چشم و چراغ دیدۂ حور	ماشاء اللہ چشم بددور
آنکھون نے سفیدی سیاہی	کس حسن کی پائی ہی الٰہی
پایا ہی عصب کا خوشنما فرق	سر پر حسن ہی باد فرق
عارض کی صفت ہی اور بیکار	
دو پھول گلاب کے ہین رخسار	

نواب صاحب ایک سکتے کے عالم مین تھے -

اور سوچ رہے تھے کہ جب انسان کی صورت دیکھکر ہماری یہ کیفیت محویت ہو تو اللہ کا جمال اور اُس قادر مطلق کا نور دیکھکر کلیم اللہ کی کوہ سینا پر کیا حالت ہوئی ہوگی۔ پورے دو گھنٹے بھی نہین بیٹھی اٹھلاکر چلی۔ اُسکا اُٹھنا تھا کہ نواب کلیجہ پکڑکے بولے۔ کہان کہان ذرا سنیئے تو سہی۔ یہ آپ بھاگی کہان جاتی ہین۔ ہم آپ کے پاس آئے اور آپ کی یہ بے اعتنائی۔

قمرن بڑے اصرار کے بعد بیٹھی تو بلکی نواب کے زانو سے ذرا ذرا زانو بھڑایا اس ادا نے انکو مار ڈالا۔ سم ڈھایا قیامت کا سامنا تھا۔ سونے کے چھڑون کی کیا حقیقت ہے اگر دس بارہ ہزار کا زیور بنوا دیتے تو بھی کم تھا۔ اُس شوخ و شنگ رشک پریخان فرنگ نے عمداً اور قصداً زانو سے زانو بھڑایا اور معاً الگ۔ اس ادا نے نواب صاحب کے دل مین وہ گدگدا ہٹ پیدا کی کہ اُنھین کا دل اُسکے مزے لوٹتا تھا۔ یون تو زر تار پاجامہ مین ڈوبی ہوئی تھی مگر نواب صاحب کو اس غیرت حور کی پیاری پیاری کلائی اور گوری گوری گردن زیادہ پسند تھی اور ع۔

اُبھری اُبھری کچون کا جوبن

سب پر مستزاد تھا۔ ؎

سرو قد حسن دنازہ ادا ناز
خوش لہجہ و خوش گلو خوش آواز

اتنے مین بی نازو بھی بصد ناز کرسے مین آئین۔ نواب صاحب نے اُسکو بھی سر سے پاؤن تک دیکھا اُسپر بھی ایک عالم تھا کہا ہمکو تمسے بھی عشق ہے۔ اور کیون نہو ہماری سالی ہو سالی کا رشتہ بھی کتنا پیارا رشتہ ہے۔ نادر حاضر جا عزت ہوئی ہمکو بھی تم سے بڑی محبت ہوگئی ہے۔ نواب دولھا جو خوش۔ سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا۔ نواب دولھا بنکے نواب صاحب تھوڑی ہی دیر بیٹھے تھے کہ آسمان پر ابر گھر آیا اور کئی بار بجلی کوندی بارش کے آثار صاف نمودار ہوئے قمرن نے اپنی مان کی طرف مخاطب ہوکر کہا آمی جان آج کا دن تو اسقابل ہے کہ کسی باغ مین رہے اور وہان خوب اچھے اچھے کھانے پکین نواب صاحب یہ فقرہ سُنکر کھل گئے۔ کہا یہ کون بڑی بات ہے تمھارا باغ موجود ہے۔ کہو تو گاڑی منگاؤن۔ اپنی مان سے اجازت لے اور بڑھیا بولی مین تم دونون کے بیچ مین نہ بولونگی اب تم جانو اور یہ جانین۔ قمرن نے کہا اجی تم اپنی بھی منگاؤ ہم چلینگے اور ضرور چلینگے۔ نواب صاحب نے حسین علی کو بلایا اور علیحدہ لیجاکر یون سمجھایا۔ سنو جی تم سیدھے کوٹھی پر جاؤ اور کوچین سے کہو فٹن لے کے ابھی ابھی آجائے سبزی جوڑی جوتے اور بڑی فٹن لائے اور لالٹین وہ ہون چوپر سون نوروزی کی کوٹھی سے خریدی تھین اور علی بخش باورچی کو باغ بھیج دو۔ کہدو جو کھانا پکا ہو وہ باغ مین لے چلے اور دو مُرغ اور لچھلے اور کچھ انڈے اور جن اور اختر کو حکم دو کہ فوراً باغ مین جاکر دو تین کمرے صاف کرا دین اور فرش بچھوا دین۔ لمپ روشن کردیے جائین یہ حکم دیکر نواب صاحب آن کے بیٹھے قمرن نے کہا ہمین کچھ گلہدن کے تھان بھیج دو نواب **نواب** ـــ جان حاضر ہے تھان کیسے جو کہو بھیج دون **ضعیفہ** ـــ (خص) حق تعالے تم ایسے رئیسون کو سلامت رکھے۔

ماما ـــ آمین انکے بیچ (نزدیک) کون بات ہے بیوی۔

خص ـــ قمرن کی کوئی بات رایگان نہ جائے نواب ـــ

ماما ـــ ای نہین خدا نے انکو رئیس کیا ہے بیوی ـــ

خص ـــ لڑکے کے کہے مین یہ تو دیکھو کتنے نامی آدمی کے لڑکے ہین اور اللہ کی عنایت سے باپ کیا معنی خود نواب صاحب کے

نام سے کون واقف نہین ہی۔

نواب - اجی ہمکو تو قمرن کا عشق ازلی ہی۔

ص - اللہ کرے تمھارے انکے عمر بھر بھی چلی جائے

نواب - خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ

نازو - اس صورت کی چھوکری شہر بھر مین نہ پاؤگے اور اگر کوئی ہو تو تم ہی بتادو - یہ ہماری شہزادی ایک ہی اس شہر مین اللہ نظر بد سے بچائے -

نواب - ہمکو تو اسے زیادہ تم پسند ہو نازو -

نازو - بہت چل نکلے ہو ہم پسند ہین ہم مین کیا بات ہی جو پسند آگئی تمکو -

نواب - تمھارا حسن تمھارا جوبن تمھاری جوانی -

نازو - لو اور سنو - اے مجھ بڑھیا کو کوئی کاہیکو پسند کرنے لگا بھلا -

نواب - بجا ہی - ابھی کوئی اُنیس برس کا سن ہوگا

ص - چودھوین مین قمرن ہی اور پانچ برس نازو مین اور اسمین چھٹائی بڑائی ہی -

نواب - تو ہی اُنیسوان برس ہوا نا -

ص - تمھاری کیا عمر ہوگی بیٹا یہی کوئی تیئیس برس

نواب - مجھکو تیئیسوان سال ہی - ایک مہینا سالگرہ کو باقی ہی بس اور بیس برس کا سن ہماری بیوی کا ہی -

ص - ہمکو اپنی بیوی تو دکھا دو کسی دن -

نواب - جب ہمارا نکاح قمرن کے ساتھ ہو جائیگا تو تم دیکھ ہی لوگی -

نازو - انکی سی حسین ہین - گوری چٹی تو ہو وین ہی گی

نواب - گھر کی مرغی دال برابر - جورو اچاہے حسین ہو چاہے بدقطع پھر جورو ہی ہی -

نازو - ہان تو جورو کی یہ بیقدری !-

قمرن - بس اب ہم تمھارا ساتھ نہ دینگے -

نازو - اے ہان جو جورو کی یہ قدر کرتے ہو تو -

نواب - یہ جورو اب نکے نہین رہینگی جورو کیسی -

قمرن - (ہنسکر) پھر کیا آپا بنا کے رکھوگے -

اس فقرے پر قمرن کی ماں بہت برافروختہ ہوئی کہا جو جوم بڑھتی جاتی ہو بے عقل ہوتی جاتی ہو - پھوہڑپنے کے سوا اور کوئی بات نہین - یہ کیا بھونڈی بات کہی تم عقل سے ذرا بھی کام نہین لیتین

نواب - اوہ - کچھ پرواہ نہین زبان سے نکل گئی ایک بات گگڑی کے چور کی گردن نہ مارنی چاہیے -

نازو - یہ بھونڈی بات زبان پر نہ لانی چاہیے -

ماما - روز بروز دن بدن وہی ہوتی جاتی ہین -

ص - لاکھ سمجھاؤ بجھاؤ - انکی سمجھ ہی مین نہین آتی ہی بات - اب یہ نا سمجھ تھوڑی ہی ہین -

نازو - اور اوپر سے ہنستی ہی جیا -

ق - اچھا ہنسے جو کچھ کہا اپنے نواب صاحب کو کہا -

ص - بیٹا کسی کو نہ کہنا چاہیے کوئی ہو چاہے -

ق - کیا نواب تم بُرا مان گئے سچ سچ بتاؤ ہم سے -

ص - وہ کبھی نہ کہینگے اپنے مُنھ سے - مگر عقل کیا کہتی ہی -

ق - سنو پھر تم کون ہو ہمارے انکے بیچ مین بولنے والے لو اور سنو جب سے جان لطف رکھی ہی -

ص - اچھا تم جانو یہ جانین اب باغ مین جاکے مالیون سے نہ بھڑکر لڑنا - وہان نخلی بٹھینا -

نواب - آپ خاطر جمع رکھیے ہم تو ساتھ ہی ہین -

ق - جانے کے ساتھ ہی مالیون کے چودھری کے ایک چپت

رسید کرونگی ترسے ۔

خیں ۔ وہان رات کو دھتورہ کو نہ چھوتا ۔

ق ۔ کون ہین نواب کوئی مولسری کا درخت بھی ہی ۔ بس اُسی درخت کی پھنگی پر چڑھ جاؤنگی ۔

نواب ۔ اچھا وہ تم سب کچھ کرنا چلو تو سہی ۔

ق ۔ (نواب کے کان مین) نہین چھیڑنا نہین وہان

نواب ۔ نہین ۔ ہرگز نہ چھیڑینگے کیا مجال ۔ !!!

ق ۔ ارے تم مردودون کی بات کا کھٹکا نہین ہی چھوہم کہے دیتے ہین خبردار ۔ ایسا نہو کہ اکیلا پاکے چھیڑو ۔

نواب نہین تم بڑی بدظن و بدگمان ہو ۔

ق ۔ اور چھیڑو گے تو اپنا ہی نقصان کروگے ۔

نواب ۔ ہان اسمین کیا شک ہی ۔ وہ ہم چھیڑینگے ہی کیون لگے کیا ہمارا سر پھرا ہی ۔

ضعیفہ نے اپنے تجمل اور ثروت کے اظہار کے لیے وہ نوٹ نکالکر نواب صاحب کو دیا جو مہراج بلی نے بوسہ کے عوض مین بی نازو کو دیا تھا ۔

نواب صاحب نے نوٹ دیکھکر کہا پانچ روپیکا ہی اسپر وہ سب متحیر ہوئین کہ یہ پانچ روپیکا کیسا ہم سے تو بیس روپے کہے تھے کہا نوری غور کرکے پڑھو ۔

نواب صاحب نے کہا پانچ روپی مین تو کوئی شک نہین ہی ۔ اور طرہ یہ کہ اوصا نوٹ ۹۹ ۱۲۷ نمبر کا ہی اور آدھے کا نمبر ۹۸ ۱۲۷ ہی دو ٹکڑے الگ الگ نوٹون کے ہین ۔ یہ نوٹ چل نہین سکتا ۔ یہ کسی شخص نے دھروا دینے کی فکر کی ہی نواب صاحب کو یقین ہوگیا تھا کہ یہ نوٹ نمرن کے کسی چاہنے والے نے دیا ہی لہذا انھون نے پیش بندی کی کہ اُس کی جڑ کھودین ۔

ضعیفہ نے نازو سے کہا بہت بڑا بے ایمان ہی وہ ہندوا اُجڑا نوٹ دیا ہی کہ ہمارے جیل مین پھنسانے کی تدبیر کی ہی ۔

بیر بل کا کہا اور یاد آیا اور وہ بھی جلی ۔ وہ تو نگوڑا بات کرنے کے قابل نہین ہی ۔ صورت نہ دیکھے ایسے مونڈی کاٹے کی موا بے ایمان زمانے بھر کا ۔ اور سنو کوئی اُسکی خوشامد کرتا تھا ۔

ق ۔ اب اسکو پھاڑ کے پھینکدو ۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دہی مہراج بلی آئی ۔ اور نازو کو علیحدہ بلا لیگئی اور کہا شنی مہراج بلی آئے ہین ۔ نازو نے اشارے سے اپنی دادی کو بلایا اور کہا وہ آیا ہوا ہی ضعیفہ نے کہا نیچے جاکے نوٹ اسکے منہ پر ٹپک دے اور کہدے دوہ ہو یہان سے ۔

نازو جلی بھنی تو تھی ہی نوٹ دیکر کہا کیا آنکھون کے اندھے ہو ۔ بیس کا نوٹ ہی کہ پانچ کا ۔ اور وہ بھی اُجڑا جلی لے بس ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا تو کھائے ۔

خشی مہراج بلی بڑے کاذب و دروغ گو جھوٹ بولنے والے آدمی تھے اور بخیل اس درجہ کہ جس دن گھر مین کسی کو بھنسی ہوتی تو خوش ہوتے کہ آج ایک آدمی کا کھانا بچ رہا لیکن اگر گلا یا کنجی مین منگوانی پڑتی تو بس غضب کا سناٹا ہی ۔ جھانسے جھلنے مین بوسہ لے لیا اور جان بوجھ کر مختلف نمبرون کے نوٹ دیدیے کہ پھر واپس ملیجائینگے ۔ اور بوسہ بازی ہوجاتے مین ۔ اگر ضعیفہ نوٹ کے نمبر نواب صاحب سے نہ پڑھواتے تو مہراج بلی کا چکمہ کارگر ہوجاتے نوٹ ایکدم کہا افوہ بڑی غلطی ہوگئی گانٹھ کیون کھولی نازو جھلائی ہوئی تو تھی ہی اس خرافات بات پر سخت اور بھی غصہ آگیا ۔ جھلاّ کے زور سے ایک ٹیپ سید کی کہ مہراج بلی کی کھوپڑی ہی جانتی ہوگی ۔ اور ٹیپ لگاکر کہا مونڈی کاٹے

تیرا منھ جھلسون مین کیا پڑھی لکھی ہون۔ مین کیہ جاؤن کہ نوٹ کس چڑیا کی مولی ہی۔ دور ہو یہان سے جا تو نے بے ایمان۔ جا ہمنے اپنی خیرات مین بوسہ دیدیا۔

اب مہراج بلی کے ہوش پریشان ہوے کہ آئے تھے ٹھاکر اُسکے عوض مین چپت کھائی اور ذلیل کئے ذلیل ہوے اُنکا آدمی جو اُنکے ساتھ تھا اُسنے یہان پر ٹپٹپ کرتے جو دیکھی تو منھ پھیر کر مسکرایا اور مہری کونے مین کھڑی ہو کر ہنسنے لگی۔

اب سُنیے کہ مہراج بلی کی آواز سُنکر نواب صاحب بھی کوٹھے پر سے جھانک رہے تھے۔ نازو نے جو چپت جمائی تو یہ بے اختیار ہنس دیے اور کہا ایک اور۔ مہراج بلی نے اُس بدحواسی مین آواز تو سنی نہین مگر ایک اور کا جملہ البتہ سُنا۔ اب ٹیپ کھا کر یہ ششدر کھڑے ہین ہلتے تک نہین۔

نازو نے ڈانٹ بتائی اب کھڑا کیا سوچ رہا ہی۔ اب جوتا کھانے کا امیدوار ہی کیا! جوتی خور! تماش بین آشنائی مین آشنا کو کیا کچھ دیدیتے ہین۔ یہ تماش بینی کرنے چلا ہی۔ امید جانتا ہی میرے سامنے سے دور ہو نہین مین جوتون سے پیٹونگی۔

اری ماما۔ ذری دس پناہ (دست پناہ) تو گرم کرکے لانا۔ یہ دست پناہ کا گرم گرم فقرہ جو سُنا تو اُنکے ہوش اُڑ گئے اور نوکر دم بھاگے۔ راستے مین خدمتگار سے یون گفتگو کرنے لگے۔

مہراج ۔ (م) معلوم ہوتا ہی اسوقت پیے ہوے تھی۔

خدمتگار ۔ (خ) ہان مالوم (معلوم) تو ہوتا ہے بھوت

م۔ مگر جسے ہی سنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر ڈپٹی اُتارے ویسے ہی سچ کہنا ہمنے کیسی کیلی کی ہی۔

خ۔ ہان ہجور مدا آواج (آواز) کھوب چٹک نی بھئی۔

م۔ اُنکا ہاتھ جا کر دروازے پر پڑا اس سے آواز آئی۔

خ۔ دروازے پر ہاتھ، وہ پر پڑا ہوت تمہارا دماغ تو دیکھت را ہین۔ کھوپڑیا پر مارس دو ہتڑ۔

م۔ جھپکر۔ اچھا بس بک نہین بہت نامعقول۔

خ۔ ارے ہمکا کا۔ ادنی تمکا نہین سے مارے ہمکا کا کرے کا ہی۔

مہری ۔ بڑا بیہیا ہی تین۔ ملکن سے کوئی اس کہت ہی

م۔ اچھا بس اب یہ گفتگو ختم کرو مفتی ما مفتی۔

راوی ۔ مہری اور خدمتگار سے حضور عزلی مین گفتگو کرتے ہین۔ ع۔

ماشاء اللہ چشم بدوق

خیر نواب صاحب کی مارے ہنسی کے عجب حالت تھی بے چین ہو گئے جب چپت یاد آتی تھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑتے اور لوٹنے لگتے تھے۔

نازو کی یہ نازو سے بہت خوش ہوئی کہ ایسے موے کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیے۔ یاد کریگا عمر بھر کہ کسی سے پالا پڑا تھا۔ مین شک نہین کہ مہراج بلی کبھی ایسی مصیبت مین گرفتار نہوے تھے کہ ٹیپ کھائین آج یہ بھی مرحلہ طے ہو گیا۔

حسین علی بموجب حکم نواب صاحب کے گاڑی لیا اور سڑک پر ٹھہرائی۔ نواب صاحب سے آنکر اطلاع دی کہ حضور گاڑی حاضر ہی۔

نواب صاحب نے کہا کون کون چلیگا ضعیفہ بولی کون کون کیا معنی بس تمہن اور نازو۔ نواب صاحب انتہا سے زیادہ خوش ہو گئے اور جامے مین پھولے نہ سماے۔

ق ۔ گر نواب دیکھو وہی شرط ہی ہمارے تمہارے

نواب ۔ ہان ہان تول جان کے ساتھ ہی۔

نازو ۔ اور مین نہین ساتھ ہون۔ دل لگی ہی۔؟

نواب ۔ تو کیا ہمارا اتنا بھی اعتبار نہین ہی۔

نازو۔ (تاخنون کے اشارے سے بتاکر) آنا بھی نہین ؟

ق ۔ آگ پھوس کا ساتھ کیا۔ تم عورت ہم مرد۔

نواب ۔ آپ مرد ہین اور مین عورت ہون۔ ؟ ۔

ق ۔ تم چھوکری اور مین بچھتا مرد۔

نواب ۔ تو پھر چلو رات زیادہ آگئی ہے۔ اور مینھ برسا ہی چاہتا ہے۔ اگر برس پڑا تو رک جانا ہوگا۔

ضعیفہ۔ اور آؤگی کتنی دیر مین۔ کوئی بارہ بجے تک۔

ق ۔ آنا کیسا۔ اور جانا کیسا امی جان ۔

نازو۔ اب کل سویرے آئینگے بس ۔

نواب ۔ اور نہین تو کیا اب آنے کا موقع کہان ہے ۔

قمرن اور نازو اُٹھ کھڑی ہوئین اور نواب صاحب اُٹھے تو ضعیفہ نے کہا نواب صاحب تمھارے سپرد ہین یہ دونون ۔ دیکھو ہمین شکایت کا موقع نہ آنے پائے یہ یاد رکھنا لڑکیون کی طرف مخاطب ہوکر کہا امام ضامن کی ضامنی بیٹا۔ گاڑی پر بیچ مین خود بدولت بیٹھے اور ادھر اُدھر نازو اور قمرن ۔

میرے دونون میٹھے جیسے ہی فٹن چلی نواب صاحب نے ہاتھ بڑھا کر قمرن کو اپنی طرف کھینچا اور بغل گرمائی ۔ چلیے ہم آغوشی تو فٹن ہی سے شروع ہوئی ۔

کاوش سے گر اگر یہ الماس
غنچے نے بکھائی اوس سے پیاس

اب طبع بہت ہے کند ساقی
دے بادۂ تیز و تند ساقی

آتی ہے گھٹا امنڈ کے ہر سو
پانی پڑتا ہے موسلا دھار

ڈیرے لبریز بے سخن ہین
جھیلین تا لب موج زن ہین

دریا کیسے بڑھے ہوے ہین
ندی نالے چڑھے ہوے ہین

اب قہر ہے انتظار ساقی
دے بادۂ خوشگوار ساقی

پانی برسے تو یون جھما جھم
محروم رہین شراب سے ہم

اس وقت تو نواب محمد عسکری صاحب کے دماغ عرش پر ہین اور کیون نہون دو جوان طناز مست حسن محو ناز پہلون کو اغل بغل بٹھائے فٹن پر ہوا کھائے جاتے ہین گھوڑیان ہوا سے باتین کرتی ہین۔ کالی گھٹا اُمڈی چلی آتی ہے اور بجلی اس چمک کے ساتھ کوندتی ہے کہ الامان۔ رات اندھیری اور اندھیری بھی کون ساون بھادون کی۔ اور ہوا زناٹے سے چل رہی ہے اور میدان مین ہو کا عالم یعنی حد دریا کا کنارہ آدم زاد کا پتا نہین۔ جب بجلی لونکتی تو نواب صاحب کی روح محظوظ اور خوش ہوجاتی۔ یہ برابر دعا مانگتے تھے کہ یا خدا بجلی تمام شب چمکتی رہے تو وجہ کیا ؟ ادھر بجلی لونکی اور اُدھر قمرن ایک جانب سے اور نازو دوسری جانب سے انکو لپٹ جاتی تھین ہائے کیسا مزے کا وقت تھا ۔

ناظرین فسانہ خود ہی سمجھ سکتے ہین کہ محمد عسکری کا دل اُسوقت کسقدر خوش ہوگا اس فرخ طالعی کو دیکھیے کہ اغل بغل دو نوخیز معشوق ۔ ع

اُٹھتی کو بیل نئی جو ائی

اور بن کے بار بار خود لپٹ رہی تھین ۔ دونون معطر معنبر ۔ دونون نئی اُٹھی ۔ دونون بناؤ کیے ہوے جس وقت بجلی کے لونکنے سے ڈر کر یہ دونون نواب صاحب سے لپٹ جاتی تھین خود بدولت بھی زور سے دونون کو چمٹا لیتے تھے ۔

اب فلک مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کی قسمت کا تو ذرا مقابلہ کیجیے کہ وہ چیت کھا کر اور ذلیل ہو کر اپنا سا منہ لیکر رہگئے اور نواب صاحب کیسا مزے اُڑا رہے ہین ۔

رعد کے گرجنے کی آواز اور بجلی کی چمک دیکھکر قمرن

بھولے پن کے ساتھ کہتی تھی۔ باجی بُرے پھنسے اسوقت کلیجا بلیوں اُچھلتا ہی اسپر نواب صاحب چمٹا کر بوسہ لیکر تشفی دیتے تھے نہین جانی گھبراؤ نہین ڈر کیا ہی۔

قمرن ۔ سُنا کالی شی پر بجلی اکثر گرتی ہی۔

نازو ۔ ہی ہی ہمارا تو دم فنا ہوتا ہی۔

ق ۔ اللہ بچائے تو آج بچین ۔ بُرا سامنا ہی۔

نازو ۔ اے اب باغ کتنی دور ہی نواب۔

نواب ۔ بس اب وہ کیا ہی ذرا دیر مین داخل ہوئے

ق ۔ (رعد کی گرج پر) یا خدا بچائیو ۔ میرے اللہ۔

نازو ۔ آمی جان اس وقت بہت ہی بیقرار ہونگی (رعد کی گرج پر کانون مین اُنگلیان دے کر) ہی ہی۔ کیا ہوگا اب۔ اے باغ کتنی دور رہگیا ہی۔

نواب ۔ بس اب مار لیا ہی۔ داخل ہوے سمجھو۔

ق ۔ (بجلی کی چمک پر نواب سے لپٹکر) اے کہین گھوڑیان نہ بھڑکین نواب۔

نواب ۔ نہین صاحب گھوڑیان اصیل اور شائستہ ہین۔

نازو ۔ اب باغ کتنی دور ہی اللہ ۔ بُری ہوئی۔

نواب ۔ قاعدہ ہی۔ جلدی اور مصیبت کے وقت ایک منٹ ایک گھنٹے کے برابر معلوم ہوتا ہی۔

ق ۔ ایک گھنٹے کے برابر نہین ۔ ہماری تو جان پر بن آئی ہی۔

نواب ۔ خدا نہ کرے خدا نہ کرے تمھارے دشمنون کی

نازو (نواب صاحب کے پاس گھس کے بیٹھکر) اب باغ کتنی دور ہی

نواب ۔ بس اب آگئے سامنے دکھائی دیتا ہی۔

ق ۔ سامنے تو بڑی دیر سے دکھائی دیتا ہی۔ یا اللہ ہم اب کیا کرین اس لق و دق میدان مین۔

نواب ۔ گھبراؤ نہین جانی بجلی تو نکاسی کرتی ہی۔

نازو ۔ اے ہی تو لونگے سچ (نزدیک) کوئی بات ہی نہین رات آتی کالی ہی۔ اور کالی ہی چیز پر زیادہ گرتی ہی۔

نواب ۔ (ہنسکر) تو کیا رات پر بجلی گر پڑیگی۔ واللہ کتنے بھولے پن کی باتین کرتی ہو۔

ق ۔ انکو دل لگی سوجھتی ہی۔ یہ ہنسی مین اُڑانے ہین اور یہان جان پر بنی جاتی ہی۔

نواب ۔ (بوسہ لیکر) تو جانی نہنسین نہ تو کیا کرین پھر آج ہی تو ہماری مراد پوری ہوئی ہی۔

راوی ۔ یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے ۔ سچ ہی نہنسین نہ تو کیا کرین ۔ ایک منشی مہراج لی کم بخت جنکی قسمت پھوٹ گئی کہ ٹیپ کی ٹیپ کھائی اور نکالے کے نکالے گئے۔

الغرض خدا خدا کر کے باغ کا پھاٹک آیا۔ پھاٹک پر گاڑی روک لی گئی اور سائیسون نے اُتر کر پھاٹک کھولا۔ اور گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی اندر گئی۔ قمرن نے کہا افوہ جان مین جان آئی۔ نازو بولی دوبارہ زندگی پائی۔

باغبانون نے نواب صاحب کو جھک جھک کر سلام کیا۔ سمن اور اختر آگے بڑھے۔ بی قمرن اور نازو گاڑی پر سے اُترین۔ قمرن نے کہا چلو پہلے باغ کی سیر کرین۔ نازو نے کہا واہ ہم تو اس وقت سیر کے وقت باغ مین نہ جانے کے پہلے اندر چل کے بیٹھو جلد بازی بہت آتی ہی۔

سمن اور اختر نے جو قمرن کو دیکھا تو کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا ایک نے کہا یار کیا صورت ہی۔ دوسرا بولا صورت ! ۔ کبھی چھلاوا ہی واللہ۔ سچ ہی جادو ہی سحر بابل کی کیا حقیقت ہی۔ کیا نکھرا ہی واللہ عورتون کو صدقے کردے انپر سے۔

نواب صاحب نے ممن سے کہا کیون کیسی صورتین ہین سچ کہنا۔ ممن نے کہا پیر و مرشد بلائے جانستان ہے صورتین ہین کہ بلائے بے درمان۔ نزاکت چلبلا پن افیمی ہی۔ تورخ زیبا ساپ کا من کیا صورت پائی ہی۔ کیا کلائی ہی حضور یہ تو پان کھاتی ہونگی تو دانہ رنگت نمودار ہو جاتی ہوگی حضور کی پر کھا اور پسند کے ہم بھی قائل ہو گئے۔ واللہ معتقد ہو گئے حضور جی چاہتا ہی دن رات انھین صورتون کو دیکھا کرین ۔

کیا خداداد حسن پایا ہی
آپ اللہ نے بنایا ہی

یہ حسن نہین ہی خدا کی درین ہی۔

قمرن نے کہا اب زیادہ بناؤ نہین ہم حسین نہین برے سہی جیسا اللہ نے جسکو بنایا ہی ویسا وہ ہی کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہی۔ اچھا خیر ایک بات سنو نواب ہمارا دل چاہتا ہی جھولا ڈالو باغ مین۔ بڑی بہار ہوگی میرے اچھے نواب۔

نواب صاحب نے کہا یہ کون بات ہی ابھی ابھی بندوبست ہوا جاتا ہی۔ اُسی دم جھولے پڑ گئے۔ اور قمرن اور نازو بصد ناز دلربایانہ جھولنے لگین ۔

جھولون پہ برس رہا ہی کوا — ہر ایک حسین ہی غیرت حور
ساون جھولون پہ گا رہی ہین — ہرنان مین دل اُڑا رہی ہین
برسات کی فصل کیا پری ہی — جو چیز ہی وہ ہری بھری ہی

کرتی تھی جہان تلک نظر کام
تھا دامن باغ سب خضر فام

قمرن نے ایک تان لگائی۔

جھولا کن ڈالو رے امریان

ایک تو فراخ میدان۔ دوسرے باغ سنسان گانے والی رشک حور اُسپر طرّہ شب دیجور۔ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا اور بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک مستزاد۔ قمرن کی نازک آوازی نے لطف طرب کو دوبالا کر دیا۔ نازو نے بھی مست ہو کر گانا شروع کیا۔

رہے بجری چمک مورے آنگن مین

دونون مست انھین مستی کی بھری ہوئی۔

نازو ۔ نواب اب تم آؤ۔ اکیلے جھولنے مین مزہ نہین لگتا خدا کے واسطے پینگ اس سے زیادہ نہ بڑھنے پائین۔

قمرن ۔ دیکھو جو ذرا بھی پینگ بڑھا تو میرا دم ہی فنا ہو جائیگا۔ خدا کے واسطے پینگ نہ بڑھانا۔

نواب ۔ مین خود ڈرتا ہون جی مالش کرنے لگتا ہی

نازو ۔ نواب صاحب کو گوائینگے ہم۔

قمرن ۔ تم تو گواؤ گی فقط۔ اور ہم انکو نچائینگے بھی۔

اختر ۔ انگلیون پر تو نچا رہی ہو۔ اب اور کیا نچاؤ گی حضور اس وقت کی بے ادبی معاف۔

نواب ۔ بے ادبی کیسی جو چاہے وہ کہو۔

ممن ۔ ہان حضور اس وقت بالکل آزادی ہی۔

نواب ۔ سب معاف ہی اس وقت۔ بی نازو گاؤ تو

نازو ۔ آئے بدرا کارے کارے ۔ رہے بجری چمک مورے آنگن مین۔ رہے بجری چمک مورے آنگن مین۔

قمرن ۔ (کچھ شرما کر)۔

سیّان موری بہیان پکڑ لے رے۔ ڈوبتا ہون منجھدار۔ سیّان موری بہیان پکڑ لے رے۔ ناؤ ٹہیرا ندیا گہری۔ مولا لگا دے بیڑا پار۔ اے سیّان موری بہیان پکڑ لے رہے۔

نواب ۔ کیا مزے کا وقت ہی۔

	اشنے کے پینگ خوب بڑھینگے بہارمین بوتل بغل مین ہوگی تو ہم سبزہ زارمین
ممن - حضور آج تو وہ دن ہو کہ واللہ کافر ہو جائے۔	
اختر - ہو تو ایسا ہی کافر کرنے والا دن۔	
نواب - بھلا تم دونون مین سے کسی نے کبھی پی بھی ہو۔	
قمرن - کچھ گھانس تو نہین کھا گئے ہو۔	
نازو - بھلا ہم پینا کیا جانین - ہان پیو تو بلا نہین۔ اس فقرے پر قمرن کھلکھلا کر ہنس پڑی - اور ممن اور اختر مسکرانے لگے۔	
نواب صاحب نے کہا اب آپ بہت بڑھ چلین بی نازو صاحب ایک ہوئی - ذرا یاد رکھیے گا۔	
نازو بولی بیسیون ہونگی ایسی ایسی ایک دو کے کیا معنی ایسی ایسی ادکھی آؤن کہ یاد کرو مین بڑی طرار اور حاضر جواب عورت ہون - ممن نے کہا جی - حضور ہین کس بھروسے کیا کوئی نمو ہی سمجھے تھے - یہ بی نازو جان ہین۔	
نازو نے تنک کر جواب دیا - جان پڑی سوتی ہونگی ہم خالی خولی نازو ہین - نواب صاحب بہت خوش ہوے کہ ممن کو بھی ایک جلی کٹی سنا دی۔	
اتنے مین بوندین پڑنے لگین اور کمرے کے اندر سب آ تنکنے بیٹھے - نواب صاحب نے میان اختر سے کہا بھئی اس وقت تو مینھ اور بہار اور باغ اور شراب کے اشعار سناؤ - اختر نے کہ شاعر غزا اور سخنور نے ہمتا تھے کہا بہت خوب حضور - کہتا ہی۔	
ساقی بریز بادہ بہ پیمانۂ بلور فصل بہار آمد و ہنگام عیش و سور	

راوی - نواب صاحب کو یہ شعر بہت پسند آیا - مگر سور کے معنی نہین سمجھے اور نہ میان ممن سمجھے۔

صحن چمن ز لالہ و ریحان مزین ست گلہا شگفتہ در چمنستان بصد سرور	

نواب صاحب نے اس شعر کی بھی تعریف کی۔

باد بہار مے دزد و ابر بزر الہ بار مانند دُر بعارض گلہا فشاندہ نور	

نواب - ٹھہر جایئے گا ذرا - شعر تو بے نظیر ہوا ہی - مگر ۶

باد بہار مے دزد و ابر بزر الہ بار	

فصل بہار کے لیے تو دزدیدن ٹھیک ہی - مگر ابر کے لیے دزیدن کیا معنی۔

اختر - حضور ابر بزر الہ بار کو دوسرے مصرعے مین لائیے

ابر بزر الہ بار بعارض گلہا مانند دُر نور فشاندہ۔ ۶	
مانند دُر بعارض گلہا فشاندہ نور	
قمری بشاخ سرو بآہنگ مدبا بلبل بغرفہ ہاے دلاویز دلکشا	عاشقان ہدل محزون فگندہ شور غلغل فگندہ در ہمہ گلشن چو نفخ صور

حضور یہ شعر ملاحظہ فرمایئے گا - فرماتے ہین۔

ساقی بیار بادہ کہ ماست در سر خوشیم باھا شتاق نغمہ چنین کن غرور	

نواب - کتنا بے لگاؤ اور صاف ہے - خوش گفتہ است۔

زان بادہ کہ از جرعہ کماندہ یاد گار	بریز کن کہ چشم بد از عیش ما بدور
ساقی بیار آن مے گلگون کہ پیر عقل	در شاہراہ خویش ہمی میکند عبور
	بریز کن بساغر ما تا کہ در شیم زیرا کہ بودہ ایم بعشق تبان صبور

قمرن - اے اب یہ آلھا کب تک گایا جائیگا -

ممن ۔ حضور شعر شاعری کو استعفا دیجیے اس وقت ۔

نازو ۔ ہماری تو سمجھ مین خاک نہین آتا ۔

ممن نہین بس اب دل لگی کی باتین ہون ۔

نواب ۔ قمرن تم تو ہماری بغل مین آن کے بیٹھو ۔

قمرن ۔ حاضر حضور (قریب بیٹھ کر) فرمایئے حکم ۔

نواب ۔ کوئی عمدہ چیز سناؤ جس سے دل پھڑک اُٹھے

قمرن ساز تو کیا مین کوئی ڈومنی یا طائفہ ہون ۔

نواب نہین تمھاری آواز بڑی پیاری ہی ۔

قمرن ۔ مورا دن دن بڑھت سُہاگ سیان نہین آئے رے ۔

نواب ۔ ہائے کیا چیز ہی والله مست کر دیا ۔

ممن ۔ اور سیان کی تو بغل مین بیٹھی ہو ۔

اتنے مین مینھ خوب زور سے موسلا دھار برسنے لگا اور نواب صاحب نے ساقی نامۂ عیش کے اشعار متفرق اسرار الحق کر پڑھنے شروع کیے ۔ ؎

شکر کوئل کی دور سے کوک	اُٹھتی ہی مرے جگر مین اک ہوک
آئی ہی گھٹا امنڈ امنڈ کر	نکلی ہی دھنک بھی آسمان پر
ہر ایک پپیہے کی وہ پی پی	لیتی ہی مرے جگر مین چٹکی
مورون کا وہ غل وہ تلملانا	گھر گھر کے وہ بادلون کا آنا
بجلی کی چمک وہ رعد کا شور	ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا وہ زور
ساون بھادون کی ہی اندھیری	کالی شب ہجر جیسے میری

ممن ۔ حضور اس شہر مین تو کوئی آپکا جواب دینے والا نہین ہی طبیعت وجد کرنے لگی ۔

اختر ۔ واللہ حضور اس مثنوی کے پڑھنے مین یکتا ہین ہی سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہی ۔

ممن ۔ بس انتہا یہ ہی کہ یہ دو پڑھی لکھی نہین ہین مگر انکو بھی لطف حاصل ہو گیا پڑھنے کی یہ تعریف ہی ۔

اتنے مین قمرن نے خوش الحانی کے ساتھ یہ ٹھمری گائی ۔

آج اُن بن من ترسے ۔ آج اُن بن

رین بھئی کاری اندھیاری کوئل کوک رہی دئی ماری

چلت پون دامن دمکے ۔ یوندن گھن برسے ۔

آج اُن بن من ترسے

نواب ۔ (گلے مین ہاتھ ڈال کر) یہ من کسکے واسطے ترستا ہی ہم تو موجود ہین ۔

قمرن ۔ (ہاتھ جھٹک کر) واہ ہمین یہ باتین نہین اچھی معلوم ہوتین ۔ لو اور سنو ۔ خدارا اس لانے ۔

نواب ۔ ہائے اس نکھے پن کے صدقے ۔ واللہ اسوقت مینھ کا جھما جھم برسنا ہوا کے سرد کا چلنا ۔ مور کا شور پپیہے کی پکار دل بھین کیے دیتی ہی اسپر تمھارا لک مرگا نا کلیجا کھینچے لیتا ہی اسوقت اپنے عاشق پر ترس کھانا فرض ہی ۔ انکار تمھارا ہی ۔ اور انسانیت سے دور ہی ۔ (گلون پر ہاتھ پھیر کر) کہا ۔ ؎

آئی ہی گھٹا امنڈ کے ہر بار	بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
پانی پڑتا ہی موسلا دھار	اتنی ہمت تمھین خدا دے

نواب صاحب مثنوی کے اشعار بہت ہی اچھے لہجے مین پڑھتے تھے ۔ ان اشعار سے قمرن اور نازو کو بھی لطف حاصل ہوا ۔ اور ممن اور اختر تو وجد کرنے لگے ۔

قمرن ۔ اللہ جانتا ہی بڑے نے شرم ہو تمھین کسی کا خیال بھی ہی ۔ واہ سبحان اللہ ۔

نواب ۔ ہو نہ ۔ کچھ پروا نہین ہی یہ سب لوگ اپنے مین انسے کوئی پردے کی ضرورت نہین ۔

قمرن ۔ واہ تم تو خوب ہو ایسی بے تکی ہنسی دل لگی ہمیں نہیں بھاتی ہے۔

نواب ۔ زور سے گلے لپٹا کر۔ ان بھولی باتوں کے صدقے ہائے انھیں اداؤں نے مار ڈالا ہے۔

نازو ۔ واہ نواب یہی اقرار کر کے وہاں سے لائے تھے کول (قول) کے پورے ہو۔

اختر ۔ واللہ ۔ اس کول (قول) نے کیا مزہ دیا ہے۔

نواب بھی بے اختیار ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ واہ بی نازو (کھوب کول) خوب قول نباہا۔

نازو نے جھینپ کر کہا۔ ہم لوگ یہ باتیں کیا جانیں جب تک آبا زندہ تھے ہم لوگ گھر کے باہر نہیں نکلنے پاتے تھے۔ اب قمرن کی ساس کو اسکا ذری بھر بھی خیال نہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ اب نہ نکلیں اور دس دن میں نکلیں ہی گی۔ ہمارا تو اب لے یہ کار ٹھہرا کب تک پردے میں رہینگے۔

نازو ابھی اپنی گفتگو ختم بھی نہیں کرنے پائی تھیں کہ حسین علی خدمتگار نے دست بستہ عرض کیا۔ حضور ایک بگھی آئی ہے اسپر زنانی سواریاں ہیں۔ اور گاڑی والا کہتا ہے کہ نواب صاحب کو ذری یہاں تک بھیج دو بیگم صاحب آئی ہیں۔

نواب صاحب یہ سنکر متحیر ہوے کہا بھئی اندھیری رات مینھ موسلا دھار برس رہا ہے۔ اور اتنی رات آئی ہے اس وقت کون بیگم صاحب تشریف لائی ہیں۔

اختر ۔ بڑے تعجب کا مقام ہے

نواب ۔ تعجب کا مقام ہی ہے۔

ممن ۔ حضور کہیں نازو اور قمرن کی امی جان تو نہیں آئیں

اختر ۔ واللہ خوب سوچے بیشک ۔ بہت ٹھیک ۔

نواب ۔ بھئی ہمکو بھی اس سے اتفاق ہے سوچی ہونگی کہ اس اندھیری رات میں نہیں معلوم قمرن اور نازو پر کیا کچھ بیتی ہوگی چل کے خبر لینا چاہیے۔

نازو ۔ نواور سنو سامی جان کو کیا پڑی تھی کہ اس مینھ میں دوڑی آتیں نہیں معلوم یہ کون لوگ ہیں۔

قمرن ۔ ای باجی امی جان سے کچھ دور بھی نہ سمجھو انکا بڑا شکی مزاج ہے۔

نازو ۔ کچھ ہوش کی دوا کرو عقل بھی کوئی شے ہے۔ اب دل لگی سنیے کہ یہاں بیٹھے ہوے سب باتیں بنا رہے ہیں اور گاڑی تک کوئی نہیں جاتا۔ اتنے میں گاڑی بان نے چلا کے کہا ہے حضور بہکا دیر ہوتی ہے۔

نواب ۔ ممن ذرا جا کے دیکھو تو کہیں گھر ہی سے تو نہیں آگئیں مگر یہ امر غیر ممکن ہے۔

ممن نے لالٹین روشن کرائی اور رومال جامے کی چھتری لیکے جیسے ہی صحن باغ میں پہونچے کہ یکایک بادل گرجا اور بجلی اس شدت سے کوندی کہ میاں ممن کی آنکھیں بند ہوگئیں اور پانوں جو پھسلتا ہے تو اڑاڑا ڑاؤ دھڑیم۔

نواب ۔ ارے میاں یہ کون گرا۔ ممن۔

ممن ۔ حضور میں ۔ آہے رے اُفوہ بہت چوٹ آگئی (کانکھ کر) یا علی عباس۔

اختر ۔ ارے میاں ممن کیا تم گر پڑے۔

ممن ۔ یا میرے خدا۔ کس کس سے کہوں۔ اُفوہ بڑی چوٹ آگئی۔

نواب صاحب اور جھن جلدی سے دوڑے آکے کیا دیکھتے ہیں کہ میاں ممن گر پڑے ہیں۔

نواب صاحب اور اختر ممن کو کمرے میں لائے اور حسین علی سے کہا جاکے دریافت کرکہ آخر

ہے کون۔

حسین علی نے گاڑی کے پاس جاکے پوچھا کون صاحب تشریف لائی ہین۔

کوچبین نے کہا کہ بیگم صاحب فرماتی ہین جب تک نواب صاحب نہ آئینگے ہم کسی سے بات نہ کرینگے۔

حسین علی نے پوچھا سواریان کہان سے آئی ہین کہا آنکی ٹولے سے جو یحیٰی گنج کے پچھواڑے ہے۔ حسین علی نے کہا اچھا گاڑی کو بیسن برآمدے ہی مین روکے رہو۔ مین سمجھتا تھا کہ بھاٹک پر کھڑی ہے۔ ہم نواب صاحب کو اطلاع کرتے ہین جاکر غرض کیا سرکار آنکی محلے سے آرہا آئی ہین اور حضور کو بلا رہی ہین۔ برآمدے مین گاڑی کھڑی ہے۔ نواب صاحب دنگ کہ یا آئی اس وقت کون تباہی زردی دوڑی آئی ہے کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔

نازو اور قمرن کو بھی حیرت تھی۔ کہا کیسے تو ہم دوسرے کمرے مین جاکے چھپ رہین۔

اختر۔ نہین بیٹھی رہو خدا جانے کون مارا پیٹا آیا ہے جیسے ہی نواب صاحب گاڑی کے قریب گئے اور آپ کہان سے تشریف لائی ہین ویسے ہی ایک قہقہہ پڑا اور گاڑی سے آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اترے پھر ایک قہقہہ پڑا۔ اختر نے کہا مین جاکے دیکھون تو ذرا کون لوگ ہین بھئی اتنے مین سب صاحب اس کمرے مین خود ہی آ گئے۔

قمرن کہ چوتھی کی دلھن بنی بیٹھی تھی ان لوگون کو دیکھکر ذرا لجائی۔ تو نواب چھٹن صاحب نے قریب جاکر کہا۔ ارے ظالم مار ڈالا۔ ایک عسکری پر کیا فرض ہے۔ ہم سب لٹو ہین۔ مگر بھائی عسکری یار تم نے بڑا کیسا مارا۔ اچھا خیر۔ جی۔ انکا کیا نام ہے۔

ممن کہ ان لوگون کے سامنے اپنے گریبٹرنے کا حال کھل جانے کے لحاظ سے کچھ پہن پہنا کر بن سنور کے بیٹھے تھے کہنے لگے حضور انکا نام نازو ہے۔

راوی۔ مگر میان ممن کے دل کا حال خدا ہی پر روشن تھا جو سختی اور تکلیف گذر رہی تھی۔

چھٹن صاحب نے کہا بی نازو صاحب آپ ادھر ہماری بغل مین آن کے بیٹھیے۔

آغا محمد اطہر بولے۔ اور بھئی ہم کہان جائین قمرن انکی یہ آپ کی بغل گرمائین۔ ہم کیا کرین۔

چھٹن۔ آغا صاحب آپ انکی بڑھیا کو بھانیے۔

راوی۔ اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا۔ اور دیر تک رہا۔

نازو۔ ماشاء اللہ سے کتنے بھلے مانس ہین آپ۔

قمرن۔ ای امی جان کو کہتے ہین! واہ واہ۔

یہ بھی قمرن کی شوخی تھی۔ یہ پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ بڑھیا کس سے مراد ہے۔ مگر جب نازو نے تنگ جواب دیا تو کس بھولے پن کے ساتھ پوچھتی ہین ہان ای امی جان کو کہتے ہین جی اور آپ کیا سمجھی تھین قمرن نخرہ کرکے اور ناک بھون چڑھا کر اٹھی اور کہا گاڑی منگوائیے۔ ہم اب گھر جائینگے۔ کوئی اپنے ماں باپ کو گالیان کھلوائے تو تمھاری صحبت مین بیٹھے۔

نازو۔ ہم جانتے کہ یہان اسقدر شہدپن ہوتا ہے تو ہرگز ہرگز نہ بیٹھتے۔

قمرن۔ سب لچے ہی لچے بھرے ہین یہان۔

چھٹن۔ اللہ اللہ۔ یہ جھگی۔ معشوق ہی تو ہین۔ لے آپ بیٹھیے ہم جاتے ہین۔

نواب ۔ آئین! یہ کیا ۔ نواب ۔ نواب یہان سنو تو ۔

چھٹن ۔ (برآمدے مین ٹھہر کر) واللہ مین نہ ٹھہرونگا ۔

اتنے مین آغا محمد اطہر اور ممن اور اختر بھی باہر آگئے

نواب ۔ اور سنا آپ نے ۔ چھٹن صاحب بگڑ گئے ۔

ممن ۔ اجی حضور یہ تو معشوق لوگ ہین ۔

اختر ۔ معشوق لوگ کیا خوب واہ صاحب واہ ۔

نواب ۔ بھئی از برائے خدا بیٹھو ورنہ بڑی بدمزگی ہوجائیگی بھائی جان ۔

ممن ۔ حضور اب جانے بھی دیجیے ۔ انکی بات کا برا کیا ماننا ۔

چھٹن ۔ منہارن چوڑی والی اور یہ گفتگو ۔ ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقے

نواب ۔ بھئی چوڑی والی کی چھوکریان ادب اور تمیز اور آداب گفتگو کیا جانین ممکن ہی بھلا ۔ انکے گھر جو گیا تو کل چیز ین بے جوڑ پائین ۔ گلوری مین زعفران کھاتے سُنا ہی کسی نے ۔ یہ صرف اظہار تجمل کے لیے مشک کے عوض زعفران ۔ پان کیا کھلایا گویا پان پلاؤ ایجاد کیا ۔

ممن ۔ حضور سلونے کے ساتھ زعفران اور میٹھے کے ساتھ مشک کا میل ہوا وسا سکا پسا ؤ ۔

نواب ۔ اجی اب پسا ؤ اور زعفر کا ذکر چھوڑو ۔ انکو منا ؤ کہین ۔ انکا روٹھنا غضب ہی ۔

چھٹن ۔ یار سچ کہون ۔ واللہ وہ صورت ان دونون نے پائی ہی ۔ کہ جی چاہتا ہی صبح سے شام تک مجھیان لیا کرون ۔ مگر یہ ہمسے کیا حماقت ہوئی کہ ہم خواہ مخواہ تنک کر چلے آئے اب جاتے ہین تو جھینپتے ہین اور نہین جاتے تو محمد عسکری صاحب کے خلاف ہوتا ہے ۔

آلغرض بڑے اصرار کے بعد نواب چھٹن صاحب کمرے مین تشریف لائے ۔ تو قمرن نے شوخی کے ساتھ کہا اجی سچ کہنا اللہ نے ہمین کیسی صورت دی ہی کہ اچھے اچھے شہزادے ہم پر عاشق ہین ۔

نازو بولی ۔ ہمین تمکو اپنی قدر ہی نہین ہی ۔ اجی خالی شہزادے ہی نہین ۔ بلکہ اونچے اونچے گھرون کی شہزادیان تک تم پر عاشق اور فریفتہ ہین ۔

ایک نواب چھٹن صاحب ہین ۔ اُن ہی کی بیوی پر جان دیتی ہین ۔ چھٹن صاحب اس فقرے پر مسکرائے ۔

محمد عسکری نے ہنسکر کہا ۔ جی ۔ یہ تو آج معلوم ہوا نواب چھٹن صاحب کی مخدومہ بھی تماش بین ہین ۔

اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا ۔ نازو اور قمرن اسقدر کھلکھلا کر ہنسین کہ لوٹنے لگین اور محمد عسکری کی بڑی تعریف کی ۔

اتنے مین چھٹن صاحب نے کہا بھئی سردی معلوم ہوتی ہی نازو ذرا اپنا چادر تو ہمکو اُڑھا دو ۔

نازو نے کہا چہ خوش اچھی کہی ۔ اور مین سردی کھاؤن کہا ہم تم دونون اسی مین دبک رہین ۔ وہ فوراً راضی ہوگئی اور نصف اُنھون نے اور نصف اُس پری جمال نے اوڑھا اور زانو بزانو بھڑکے بیٹھے چھٹن صاحب نے کہا ۔ ؎

ہمنشین جب مرے ایام بھلے آئین گے
بن بلائے وہ مرے گھر مین چلے آئین گے

نواب ۔ آپ کے ایام ۔ بان کیسے ایام ہین ۔

اختر ۔ (مسکرا کر) حضور کی بندۂ سخی کی والدہ دھوم ہی ۔

نواب ۔ قمرن آج بڑی خفی ہی ۔ ذرا کھسک تو آؤ ۔

قمرن ۔ تم خود ہی نہ کھسک آؤ کیا پانون کی مہندی چھٹ جائیگی ۔

ہم تو نہ آئینگے۔

نواب محمد عسکری نے اپنے معشوق پر قدم کو اپنی جانب کھینچکر جایا کہ گود مین لین تو قمرن فوراً تڑپ کر وہ ہو رہی اور کہا بڑے مزے مین آئے۔

محمد عسکری جھینپکر یہ شعر پڑھنے لگے۔ ؎

ای کہ در شوخی ندارے ہمسرے	
می نمائی ہر دمے از منظرے	

چھٹن۔ بی قمرن۔ کیون راضی کیون نہین ہو جاتی ہو۔

نواب محمد عسکری نمکو گود بٹھانا چاہتے ہین۔

گود بٹھانے کے فقرے پر سب ہنس پڑے چھٹن صاحب نے کہا کیون اس وقت کا کیسا بدلا لیا۔ نہ کہو گے ہمسے اور مذاق ہمسے اور نقرہ بازی کیا دل لگی ہی۔ ہونہہ۔

اتنے مین قمرن جھپ سے آن کے محمد عسکری کی گود مین بیٹھ گئی اور قریب تھا کہ یہ کسی قسم کی دست درازی کرین کہ وہ چمک کر پھر الگ ہو گئی۔ بیان اختر نے کہا آہی خیر۔ عورت ہی یا چھلاوا۔ الہدری پھڑتی ہے ہی شوخی رگ و پے مین خون کے ساتھ ہی ساتھ شوخی بھی دوڑتی ہی۔

محمد عسکری نے کہا خون کے ساتھ ساتھ نہین بلکہ یون کہو کہ خون کے عوض شوخی ہی رگ و پے مین دوڑتی ہی۔

اس عرصہ مین قمرن دو تین بار تو بر آمدے مین ہو آئی دو ایک مرتبہ شیشے کے دروازے سے باغ کی بہار لوٹ آئی اور ایک بار نواب صاحب کے رخسار پر بوسہ کے سامنے لے جھجک بے دھڑک ہاتھ پھیر گئی۔

نواب صاحب نے کہا برآمدے مین نہ جاؤ خدا کے لیے کہین بجلی نہ شہرا جائے۔

چھٹن صاحب بولے بی نازو تم جب سے باغ مین آئی ہو پھول مارے غیرت کے عرق عرق ہو گئے ہین۔ اب ان دونون مین ٹکر ہونے لگی۔ وہ کہین ہمارا معشوق اچھا ہی اور یہ کہین ہمارا معشوق اچھا۔

چھٹن صاحب نے کہا ایک یہودن کلکتہ سے لکھنؤ صرف بی نازو کے دیکھنے کو آئی تھی۔ اور کون یہودن وہ یہودن جو تمام کلکتہ کی ناک تھی۔ محمد عسکری نے کہا۔ بس۔ اور بی قمرن وہ حسین ہین جنکا جواب تمام فرنگستان مین نہین ہی۔ پیرس دبانا مین حسن کی نمائشگاہ ہوئی تھی اور ہماری ملکہ معظمہ کے ولی عہد حضور شہزادہ ویلز حکم بدے گئے تھے اور انھین کی جانچ پر کل امور کا دارومدار تھا کہ جسکو وہ منتخب کرین وہ پہلا انعام پائے اس نمائشگاہ مین بی قمرن کی تصویر بھی گئی تھی اول انعام ہماری بیوی قمرن ہی نے پایا تھا۔

اختر۔ اسمین کیا فرق ہی خداوند پری ہے پری۔

قمرن۔ بچہ حور ہی۔ واہ ری شکل۔ اہو ہو ہو۔

چھٹن۔ بی نازو جان صاحب۔ نواب نازو بہو صاحب۔

نواب۔ حضور نواب قمر النسا بیگم صاحب مزاج شریف

اختر۔ حضور۔ منشی مہراج بلی صاحب سے اور نواب چھٹن صاحب بہادر سے اب تو جی چلیگی۔ آنکی نازو پر جان جاتی ہی۔

نازو۔ ایک اپسر کیا فرض ہی ہمپر آدھا لکھنؤ مرتا ہی۔

قمرن۔ بس ہمپر سارا ملک جان دیتا ہی۔

نازو۔ گھر کی مٹکی باسی ساگ ذری صورت تو بنواؤ۔

قمرن۔ اہی باجی ہماری تمہاری شکل مین فرق ہی۔

نازو۔ اہی کیون نہین ایسی ہی صورت ہی۔ لمشے الہدر۔

قمرن آکے نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی۔ اور بی نازو

کشتۂ ناز چھٹن صاحب کی زیب آغوش تھین کچھ دیر تک محفل طرب گرم رہی کوئی ایک ننگے کے وقت مینھ ذرا تھما تو آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور میان اختر حسی گاڑی سوار ہوکر اپنے اپنے گھر گئے۔ اور ممن شاگرد پیشے مین سو رہا۔ بی نازو نے کہا۔ اور ہم کہان سوئینگے۔ نواب صاحب نے شہ نشین کی طرف اشارہ کرکے کہا تم اسمین آرام کرو۔ وہ بولی اوئی مین تو ڈر ڈر کے مر جاؤنگی اکیلی۔ نیا مکان۔ اندھیاری رات۔ اکیلی کیونکر سوسکونگی انھون نے مالی کی بیوی کو بلوایا اور حکم دیا کہ تم انکے قریب سو رہو۔

نواب فلک رکاب کے بخت رسا نے یہ رسائی دکھائی کہ منھ مانگی مراد پائی صنم آرزو سے ہم آغوش ہوے جب کمرا بالکل سونا ہوگیا۔ تو قمرن نے نواب صاحب سے کہا کہ اب بس نچلے بیٹھے رہیے گا اور اگر ذرا بھی تم نے چھیڑ چھاڑ کی تو مین بھاگ ہی جاؤنگی۔

نواب صاحب نے کہ اُس وقت شراب محبت کے نشے مین چور تھے بہت چست آغوش مین لیکر ایک بوسہ لیا مگر ہاتھ ذرا ڈھیلا تھا کہ قمرن تڑپ کر زن سے نکل بھاگی اور فوراً ایک دروازہ کھول کر باہر ہو رہی۔ ہاے اُس وقت نواب صاحب کی بیتابی اور بیقراری اور قمرن کی شرارت اور شوخی قابل دید تھی۔ نواب صاحب کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگے۔ ؎

میرے آغوش سے کیا ہی وہ تڑپ کر نکلے اُنکا جانا تھا آئی یہ کہ جانا دل کا

نواب۔ دیکھو قمرن عاشق کا دل دکھانا اچھا نہین

ق۔ اوئی عشق کرنے چلے ہو۔ اور آتا بھی نہین جانتے۔

نواب۔ عاشق نواز ہونا چاہیے نہ کہ عاشق کش۔

ق۔ پانچ سو کے سونے کے چھڑون پر پھسلائے لیتے ہو۔

نواب۔ (ہاتھ جوڑکر) کیون ستاتی ہو۔

ق۔ ستانا تو نہ چاہیئے (مسکراکر) دل دکھانا بُرا ہوتا ہے انسان کو چاہیے کہ کبھی کسی کا دل نہ دکھائے۔

نواب۔ آپ ہی تو قتل پر کمر باندھے ہوے ہو اور آپ ہی کہتی ہو قتل کرنا بُرا ہے۔ ؎

چور بھی کرتے ہو اور کہتے ہو یہ بھی ہنس کر سچ ہے اچھا نہین ہوتا ہے دکھانا دل کا

اور پھر اسکا دل دکھاؤ جو یہ دل تمھاری نذر کرچکا ہے۔

ق۔ اپنے مطلب کی بات نہین چھوڑتے اور ہم نے جو کہا اسکو کیسا اُڑا دیا۔

نواب۔ ایک سونے کے چھڑون کی کیا حقیقت ہے جان من جان تک حاضر ہے واللہ۔ مال کیا شے ہے۔ اگر جان سے دریغ کرون تو سزا دو۔

ق۔ لاؤ اچھا لاؤ اس وقت کیا دیتے ہو۔ لاؤ۔

نواب۔ اب اس وقت بھلا ہمارے پاس کیا ہے جانی۔

ق۔ واہ نہ ہونا کیسا کسی بات کی کمی ہے۔

نواب۔ وہ کمی نہ سہی اللہ کا دیا سب کچھ ہے مگر سر دست مین کیا کرسکتا ہون یہان پر۔ گھر پر آدمی بھیجون تو خزانہ کون کھولے گھر مین بدنامی ہوگی۔

ق۔ اچھا ایک بات بتا دین تمھارے پاس یہان ہی موجود ہے یہ باغ ہمارے نام لکھدو (قریب آکر ایک بوسہ لیا)۔

نواب صاحب پکڑنے ہی کو تھے کہ وہ طرارہ بھر کر مولسری کے درخت کے پاس پہونچی۔

نواب۔ خدا گواہ ہے۔ یہ باغ ہمارے گھر کے لوگون کے نام ہے۔ یہ بیگم کے نام ہے اُنکے باپ نے جہیز مین دیا

ہو۔ اور نکہت بھی انھیں کی ہو۔

راوی۔ واہ قمرن کیون نہ اچھا کپا مارا تھا۔ اور کپا مارنا کیا معنی باغ گھوم جاتا مگر نواب صاحب مجبور تھے ورنہ ایک بوسے پر فی قمرن باغ گھما لیتین۔

ایک مہاراجہ صاحب نے ایک بائی جی کو صرف ایک بوسے پر پانچہزار چہرہ شاہی کھنا کھن گنوا دیے تھے۔ نواب صاحب کی ریاست کب اسکی متقضی ہوتی کہ باغ کی فرمائش سے منھ موڑین مال ہاتھ کا میل ہو۔ رخسار شاہد گلعذار کا بوسہ روح پرور کہان ملے۔

ق۔ اچھا نواب سنوار دھر آؤ۔ مگر چھیڑ چھاڑ سے مین بہت گھبراتی ہون۔

نواب۔ (قریب جاکر) یہان خنکی ہو۔ اندر چلو جانی۔

ق۔ نہین تو گرمی معلوم ہوتی ہو۔ نواب ہمدردی کیسی۔

نواب۔ ہاے یہ جوانی بھی کیا شے ہو۔ اور پھر اٹھتی کو پل۔

ق۔ (ہاتھ مین ہاتھ دے کر اٹھاتے لگی) اچھا نواب ایک بات کہین مانو گے۔

نواب۔ جو چاہو وہ کہو۔ مگر ایک بات نہ کہو بس۔

ق۔ اچھا ہم مین اور تم مین ایک شرط لیا (شرط ہو جاے۔

نواب۔ تمہے شرط یہی ہو کہ جو ہم کہین۔ اسکے جواب مین تم نہین نہ کرو۔ اور جو تم کہو اسکے جواب مین ہم نہین نکرین۔

ق۔ (ہاتھ پر ہاتھ مار کر) منظور لے کہ ڈالو۔

نواب۔ تم ہمارے دل کی خواہش پوری کرو (ہاتھ جوڑ کر) ع۔

دل بہت بیقرار ہی اس وقت

قمرن نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ چلو کمرے مین اب ہمین نیند آتی ہو۔ اور ہاتھ پکڑ کر کمرے مین لے گئی۔ مولسری کے درخت سے کمرے تک جاتے جاتے کوئی بیس جگہ پر کمرنے بل کھا یا اور بیس ہی مرتبہ اس طرح کا جھونکا دے کے چلی کہ نواب صاحب کو سنبھلنا پڑا۔

اتنے مین کمرے کے دروازے بند ہو گئے۔

صبح کو جب شاہ خاور تخت زرنگار سپہر پر جلوہ گر ہوا تو عروس چار دہ سالی بی قمرن صاحب خواب ناز سے بیدار ہوئین اور منھ ہاتھ دھو کر جانے کے لیے تیار ہوئین آنکھین نیچی کر کے لجاتی ہوئی نواب صاحب سے کہا نواب قول پورا کروگے۔

نواب صاحب نے کہ شربت وصال کا ذائقہ جان بخش چکھ چکے تھے اور بغواے۔

وصال یار سے دونا ہوا عشق مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

پیشتر کی نسبت صنم عربدہ جو و شاہد قوس ابرو کی تیغ محبت کے اور بھی گھائل ہو گئے تھے۔ کہا قول جان کے ساتھ ہے۔

قمرن نے گلے مین باہین ڈال کر ایک بوسہ لیا اور کہا یہ باغ ہمارے نام لکھ دو میرے اچھے نواب۔

نواب صاحب نے بوسہ لے کر کہا (ہمارے نام لکھ دو) کیا معنی ہم وہ تدبیر سوچ رہے ہین کہ باغ تمہارا ہو جاے اور صرف باغ ہی نہین بلکہ ہماری جائداد کی تم قابض ہو جاؤ۔ باغ کون بڑی کائنات ہی۔ قمرن پر وار ہو گئی اور بولی جاؤ بس دیکھ لیا۔ دم کی ہنڈیا گئی کتے کی ذات پہچان لی نواب صاحب نے بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا بین دم کی ہنڈیا کس کا نقصان ہوتا اس فقرے پر قمرن اسقدر جھینپی کہ سیدھی نازو کے کمرے مین بھاگ گئی اور دروازے بند کر لیے نواب صاحب

لاکھ لاکھ مضمین کرتے ہین وہ ایک نہین سنتی ۔
اتنے مین نازو نے قریب آکر ایک سوال کیا واللہ علم کیا پوچھا جسکے جواب مین قمرن نے گردن نیچی کرلی اور خاموش ہورہی نازو نے گدگدانا شروع کیا ۔ کہا بتاؤ نہین ۔ بولو بولو قمرن ۔ اوئی یہ نگوڑی حیا کہان کون کام ہے پھر وہی سوال کیا تو قمرن نے کہا (نہین باجی تم) نازو نے پھر وہی امر دریافت کیا تو قمرن نے کہا یا میرے اللہ وہان سے بھاگ کر یہان آئی ۔ یہان انھون نے ناک مین دم کردیا ۔
نازو نے کہا اچھا تم آتا بتادو کہ ہان یا نہین تو قمرن بولی ہم نہین جانتے ۔ تن ناحق کو چھیڑتی ہو باجی ۔
بڑی دیر کے بعد نازو نے دروازہ کھول دیا تو نواب صاحب نے نازو کو سلام کیا اور کہا اب تمھارا لحاظ کیا کرینگے ۔ تم ہماری بڑی سالی ہو ۔

لے دے

نازو اور قمرن اور نواب صاحب کو تو ابھی باغ ہی مین مزے لوٹتے دیکھے ۔ اور اب منشی مہراج بلی صاحب کی حالت زار کا حال سنیے کہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے بوڑھوتی وقت یہ بڑا بھس لگا کہ چلے نازو چوڑی والی سے اختلاط کرنے عشق چرایا کہ اس نوخیز منہارن سے بغل گرم کرین اور یہ خبر نہ تھی کہ کوچۂ عشق کی راہین کیسی ٹیڑھی ہین عاشقی معشوقی کھیل اور خالہ جی کا گھر نہین ہے ۔
محمد عسکری اول تو جوان آدمی دوسرے دولتمند تیسرے دس کی جگہ بیس خرچنے مین بند نہین ۔ پھر حسین اور خوش پوش ان سب پر طرہ یہ کہ پانچ سو چھپر شاہی ذراسی بات مین گن دیے اب قمرن اپنے سہاگ جان سے عاشق ہو یا نہو آپ اول تو خیر سے پیر فرتوت خضاب کے بھروسے عاشق ہوے دوسرے پرلے سرے کے بخیل ٹکا خرچانہ چاہین تیسرے جلساز فریبی دھوکے مین کلم نکالا اور دھتا بتائی اور سب پر مستزاد یہ کہ گول آدمی اور بدقطع ہاتھ پانون کھدڑ کا داک ۔ بھونڈے بھونڈے ۔ تو مذہب ایمان کی قبر نازو پر عاشق ہوے تو دیتے وقت نوٹ کی دو چھپی لیدر کی کہ توبہ ہی بھلی ۔ مگر واہ ری نازو جھلا کے وہ زناٹے کی ٹپ رسید کی کہ عمر بھر نہ بھولینگے چوبے جی چھپے ہونے گئے تھے دو بے ہی رہ گئے بوس و کنار کے عوض کھوپڑی ہی پلپلی ہوگئی راہ مین انکے خدمتگار لے کہ ایک ہی اُجڈ آدمی تھا خوب ہی علی کٹی سنائین اسپر اور بھی جھلائے مگر قہر درویش برجان درویش چپت کھانے سے انکا عشق اور بھی بڑھ گیا ۔

پیرے کہ دم ز عشق زند پس غنیمت ست در شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست	

چپت کھا کر خود بدولت تو ایک دوست کے یہان چلے گئے اور خدمتگار اور مہری کو رخصت کردیا ۔
اب سنیے کہ انکا خدمتگار ایک بڑا اجڈ اور جھلا بوڑھا آدمی تھا اور پرلے سرے کا دشمن عقل اسنے گھر جاکر ایک بار سے جو اندر آتی جاتی تھی کچا چٹھا کہ سنایا کہ آج منشی منہارن کی کھوپڑی گئے رہین تو وہ ساس آدھ دیکھیں نہ تاؤ جاتے ہی کھپریل ایک دو ہس کھپڑی پا اس چٹھا کا بھوا کہ کاہی تم سے ہمکا تون ہنسی چھوٹی بھائی کریا بدا جائی مار رہیون ۔
بارن نے چپ چاپ سب حال سنا اور گھر مین جاکر مہراج بلی کی بیوی سے بیان کردیا ۔ اس سے اور مہراج بلی سے نہین بنتی تھی اب قدرت خدا سے موقع ہاتھ لگا تو بھلا کب چوکتی دھر اوپر مہراج بلی کی بیوی نے اس مہری کو بلایا جو پیا میر تھی اور جو

نازو کو جھانسا دے کر مٹھار کے لائی تھی۔ اس سے پوچھا کہ یہ کس چوڑی والی کے ہان گئے تھے وہ ایک ہی کلان کار سوچی کہ اگر صاف صاف کہدیتی ہون تو انکے ہان آنا جانا موقوف ہو جائیگا صاف مکر گئی کیسی منہارن کون چوڑی والی کا کوئی پہیلی بجھوا وت ہو مین کا جانون مہکا کا کہہ۔ لگی ہوا بتانے۔

مہراج بلی کی بیوی نے کہا اگر صاف صاف کہدے تو چار آنے انعام کے دون۔

اللہ اللہ چار آنے۔ یہ لمبی رقم۔ اب کیون نہ بتادیگی مگر وہ غریب عورت بیچاری رکھیگی کہان۔ اتبو ضرور بتادیگی کیونکہ غریب کے کھانے کا سہارا ہوا جاتا ہی۔ انھون نے مہراج بلی کے بھی کان کاٹے۔ چار آنے انعام کی کیا کمی تھی مہری نے چھاؤن تک نہ دی۔ اور لگی اڑان گھائیان بتانے مہراج بلی کی بیوی کو یقین نہین آتا کہ یہ چوڑی والی کے ہان گئے ہون وہ سوچتی تھین کہ جوانی مین تو انھون نے یہ حرکتین کبھی کی نہین بڑھاپے مین بھلا کیا کرتے اور پھر چوڑی والی اور انکو مارے۔ یہ کہین ہوسکتا ہی بھلا لیکن بارن نے کہا کہ مین نہ سنوا دون تو کھڑے کھڑے نکال دی جاؤن اور تدبیر یہ کی کہ مہری کو اشارہ کر دیا کہ خبردار بتانا نہین اور جب مہراج بلی کی بیوی کسی کام کو اٹھ گئین تو خود بھی انکے پیچھے پیچھے گئی اور کہا تم آرٹین سے سنو مین اس سے سب فبوا لائے دیتی ہون جب وہ آرٹین بیٹھ گئین تو اسنے مہری سے کہا کھبردار بتائیو وتائیو نا ہین۔ مدایہ انکا سوبھی کا۔ کو وا سن نہین کرتا ہر۔ مہری سمجھی کہ یہ بھی مہراج بلی کی ہمدرد ہی۔ کہا جون بڑا ہوت ہی تو ن ہوت ہی۔ بوڑھے ننی اور پھر رئیس اور منہارن انکا مارے۔ رام رام!!!۔

بارن کا مطلب تو پورا ہو گیا۔ اب بیوی کو یقین کامل ہو گیا کہ میان پر چوڑی والی خوب ہی برس پڑی۔ مہری نے کہا بھلا یہو للکارن کہ ناہین کہ سسری یہ کا ڈکرت ہی اسنے کہا ایہن سے نہی چھوڑ کے بھاگ آئے۔

مہراج بلی کی بیوی بھی یہ سب سنکر یہان آکے بیٹھی مہری کی صورت سے نفرت تھی۔ کہا اچھا تو جا اب بس کام نکل گیا۔ رہا اب آج سے اگر آئی تو منھ جھلس دونگی تیرا مہری تو چھپت ہوئی۔ اور بارن نے اور بھی چمکانا شروع کیا۔ بجب ہوئے گوا۔ بڑا بجب ہوئے گوا۔ منہارن سے بیاہ کرے گئے راین۔

مہراج بلی کو کیا خبر کہ گھر مین خبر ہو گئی۔ یہ اپنے ایک دوست کے پاس گئے اور انسے کہا بھئی ہمین ایک امر مین مشورہ دو ہم ایک عورت پر عاشق ہوے ہین اور وہ ہمسے اعتنائی کرتی ہی کوئی تدبیر بتا دو۔

انکے دوست نے انکی اول جلول تقریر سنکر کہا آپ پاگل ہو گئے ہین۔ یہ سن اور عشق عقل کے ناخن لو صاحب۔

شوہر ہزار لولی گیتی نے چٹ کیے عقد نکاح باندھ نہ اس بیوہ زن کے ساتھ

مہراج بلی نے اپنے دوست میان عاقل سے کہا۔ یار ہنسی دل لگی کی سند نہین ہی تدبیر بتاؤ۔ اب تک تائب ہے مگر اب تائب نہین رہا جاتا دل نادان یک بہری سر گیا۔

مے سے تائب تھا ولیکن آج پی ہاتھ لگجائے تو چھوڑون کس طرح

عاقل ۔ اجی تو بھی اس سن مین اور عشق و معشوقی

مہراج ۔ اسمین بندے کا کیا بس ہی عجیب صورت ہی۔ ہائے کیا آنکھین پائی ہین۔

مرے ہوے تری آنکھون پہ ہم بھی ہین شہید گردش لیل و نہار ہم بھی ہین

والہ اس وقت تصویر آنکھون کے نیچے پھر گئی۔ ع
کسی معشوق کا بوٹا سا قد آنکھون مین پھرتا ہی

عاقل۔ (ع) ہمکو دکھا تو دو۔ یہان بلوا ؤ ایک روز

مہراج۔ (م) بھئی تم کسی تدبیر سے بلوا ؤ میرے بلانے سے نہ آئیگی۔ ؎

ہو ظلم اسکو یار کیا ہم نے کیا کیا
کیا جبر اختیار کیا ہم نے کیا کیا

ع۔ اور آپ کے معشوق کا سن شریف کیا ہی۔

م۔ کوئی اُنیس برس کا سن ہوگا بس۔ ارے یار۔ آنکھین لڑانے ہی تیر سا کلیجے مین لگا۔ ؎

گئی آنکھون تلے بجلی سی اک کوند — سمندِ ناز نے ڈالا اُسے روند
کہا دل نے مرے یہ کچھ نہ تک — کہ ہو یہ رات آدھی کچھ بھیانک
ہم آنکھون سے آنکھین لڑ گئین خیر — عجائب گلستان کی ہوئی سیر

ع۔ خیر یہ تو شاعرانہ خیالات ہین اب۔

م۔ شاعرانہ خیالات نہین بخدا۔ اس سے بڑھکر ہم مین اور تعریف کرسکون۔

جان لکھنؤ ہی۔ سارے لکھنؤ کی ناک۔ بینی شہر لکھنؤ گفتہ شدن مبالغہ۔ مبالغہ۔ مبالغہ نمودن نتواند خصوصاً دستان وے واہ واہ۔ چہ گفتم۔ وکسی چہ گفتہ شود۔ کہ ہر دو دست دی چو ری ست بر شاخ مرو ارید۔ سُرخ و سفید۔ دید نہ شنید از عقل بعید۔ ؎

جبکہ یاد آتا ہی وہ بیل اُسکا وہ گدرایا ہوا
ہر طرف پھرتا ہون مین ہاے دست گھبرایا ہوا

ع۔ منشی مہراج بلی صاحب اب تو آپکا مذاق کی لینے لگے فارسی کتنی اچھی بولتے ہین آپ۔

م۔ من فارسی بیان نگفت۔ صاحب ایران۔

راوی۔ ای سبحان اللہ۔ خراسان کے ہو۔ یا نیشاپور کے ہم بھی فارسی بولتے ہین۔ دست دی کہ عروست شاخ مروارید ع
بزن بیتے کہ کوہستان بلرزد

فہمیدی بابای شما۔ برفرقدان عاشق خود کہ عبارت از مہراج بلی گول مول ست آن زد کہ نام او روٹی مشہور ست چیت کہ چپاتی از ومے زائد۔

م۔ سگیا۔ اس ظالم ستم شعار کی جانب سے ہمین مایوسی ہوتی جاتی ہی۔

ع۔ نہین نہین مایوس نہ ہونا چاہیے۔ ؎

روپا برسائینگے روپہلے بادل — سونا برسائینگے سنہلے بادل
امید نہ توڑ حق سے انشاء اللہ — آسہ پنچے وہ پکھا ہلے گیلے بادل

یہ دو رباعیان روز بستر سے اُٹھنے کے قبل پڑھ لیا کرو ایک یہ اور ایک اور۔ ؎

یا بار آلہ مصطفےٰ کا صدقہ — اولاد بتول مرتضیٰ کا صدقہ
برسا دے مینہ ہری بھری خلقت ہو — یارب شہدا ے کربلا کا صدقہ

م۔ یہ رباعیان لکھ دو۔ مگر بھائی خالی خولی ان رباعیون سے کیا مطلب نکلیگا ہاے۔

وہ ظالم کی مسی آلودہ رنگ — خجلک مین معتبون سے بھی چڑھا ڈھنگ
لگا کر ناخن پاے وہ تا فرق — سراسر حسن کے دریا مین تھی غرق

تو بھائی صاحب کوئی تدبیر سوچیے۔

مہراج بلی کو اُنکے دوست اور اُن کے احباب نے خوب چٹکیون پر اُڑایا اور بنایا۔

۱۔ کہیے بی نازو سے کیسی پٹی۔ ہو خوش قسمت یار۔

۲۔ کہیے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے۔

۳۔ اس وقت تو آپکا دماغ ہی نہین ملتا جناب۔

۴۔ واللہ کیا خوش نصیب آدمی ہے ہمارا یار مہراج بلی۔

م۔ (اپنے دل مین) خدا تم کو بھی یہ خوش نصیبی دکھائے۔

۵۔ اجی حضرت زبان سے کچھ تو ارشاد فرمائیے۔

۶۔ (وہی شیدی) مین نے کہا مین بھی آداب عرض کرتا ہون کرتا ہون۔ اجی مہراج صاحب۔

اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔

مہراج بلی نے صدہا مغلظ گالیان دین اور انتہا سے زیادہ جھلائے۔ جسقدر زیادہ یہ جھلاتے تھے اسیقدر انکے دوست انکو بناتے تھے اور اسپر یہ اور بھی جھلاتے تھے۔

الغرض ان سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہونچے۔ نواب دروازہ پٹین کھلتا۔ کھولو۔ دروازہ کھولو۔ (دھم دھماکر) ارے دروازہ کھول دو کوئی ہی۔؟ (کنڈی کو بجاکر) ارے رامدنوا (رام دین) اوہری گبرے کی مہراری۔ یہ کیا ماجرا ہی بھئی سب کے سب مر گئے ایک سرے سے سب کو سانپ سونگھ گیا (دروازے کو زور سے ہلاکر) توڑ ڈالونگا۔ ارے کھولو۔

صدائے برنخاست۔ کوئی جواب ہی نہین دیتا۔ بالکل سناٹا ہی ارے اللہ۔

مہراج بلی اسقدر جھلائے کہ سڑک پر سے ڈھیلے چن چنکر پھینکنے شروع کیے۔ (دچار ڈھیلے ادھر ادھر کے مکانون مین پہونچے انھون نے ڈانٹنا شروع کیا۔

ابے یہ کون ڈھیلے پھینکتا ہی سر توڑ ڈالونگا آگے۔ نامعقول بھلا اب تو پھینک۔

آخرکار دروازہ کھلا اور گھر مین تشریف لائے۔ تو بیوی منہ پھلائے ہوے۔ بارن بات نہین کرتی۔ گھر کی مہری چپ سب کے بشرے سے خفگی اور ناراضی کے آثار نمودار تھے۔ ابھی انکی سمجھ مین نہین آیا کہ اسکا سبب اصلی کیا ہی۔

مہراج۔ کتنے بجے ہونگے بارن اس وقت۔؟

بارن۔ ہم کا جانی۔ جنبجے ہون۔

مہراج۔ مہری کچھ سنا تو نہین کہ بجے ہین۔

مہری۔ ہمرے پاس کا کچھ گھڑی رہت ہی۔

بیوی۔ گھڑیالی سے پوچھو جاے کے کہ بجے ہین۔

مہراج۔ (جورو کی طرف دیکھکر) یہ آج سست کیون بیٹھی ہین۔

بارن۔ ہمکا نا ہین معلوم انھین سے پوچھو جاے کے۔

مہری۔ ارے ہان نے ہم نچ کا جانی کا ہے سست (سست) ہین۔

بارن۔ منہارن کا بلوائے بلوائے لیجیتیا (فضیحتا) اڑا دت ہو۔

رادی۔ یہ سنتے ہی۔ ۶

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

مہراج کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ ہاتھ پانون مین رعشہ۔ مارے شرم کے گردن نیچی غصے کو ضبط کر کے کہا کیا منہارن کیسی۔ بس اسپر انکی بیوی نے ڈانٹ بتائی۔ منہارن وہ جون کھڑی سہلائس رہے۔ اب سمجھیو کہ کون منہارن کہ ابہو نا ہین سمجھیو تمکا سرم نہین آت ہی۔ کہ لڑکا کی لڑکی۔ پوتا پوتی۔ ناتی نواسی موجود۔ اور حرکتین اس کرت ہو۔

الغرض اپنی زبان مین ایک گھنٹے تک وہ بے نقط سنائین کہ مہراج بلی عرق عرق ہو گئے۔ مہری اور بارن کے سامنے کبھی ایسے کاہے کو ذلیل ہوے تھے۔ اُسنے کہا اگر تمکو ایسا ہی کرنا ہی تو مجھے زہر دیدو۔ یہ تمھاری عمر اور یہ لچر کرتوت تم بسیرا دی اور چوڑی والی کے گھر جاؤ۔ جو ہمرے پھرس (فرش) پر نہین بیٹھ سکت ہین۔ ڈوب مرنے کی بات ہی۔ بڑی غیرت (غیرت) کا کام ہی۔ یہ نمکا ہوے کا گوا۔ اور یہ برجوتی (جوتی)

(دفعتہ) !!! تمھرے پوتی پوتا نبیتا ناتن سنین نوکا کیمن

مہراج بلی نے جھپتی ہوئی آواز مین کہا۔ یہ سب غلط ہی خدا جانے تمسے کس نے آکے جھوٹی باتین کہدین۔ اور تم کو یقین آگیا۔ مین تو جانتا بھی نہین کہ کون منہارن اور کیسی منہارن یہ سب غلط اور جھوٹ ہی۔

بارن ۔ تو کھجمت دار (خدمتگار) جھوٹ بولت ہو۔

مہراج ۔ خدمتگار کون میرا تو سامنا کرائو۔

بارن ۔ وہی کہت رہے ہم کا جانی۔

مہراج بلی نے دروازے کے پاس سے جھلا کر خدمتگار کو بلایا۔ کہا کیون لے وہ منہارن کون ہی اور یہ تو نے یہان آن کے کیا آگ لگادی۔ طوفان باندھتا پھرتا ہی۔

خدمتگار ۔ ارے اب جون بھوا تون بھوا۔

بارن ۔ لے سنت ہو۔ جون بھوا تون بھوا۔

مہراج ۔ (جھلا کر) اب تو جوتے کھائیگا۔

خ ۔ ارے صاحب جب تم پلٹیو تو ہم کو آہین۔

مہراج ۔ (دو تین گھونسے لگا کر) اور لیگا۔

خ ۔ منہارن کا گستا (غصہ) ہم پر نکاست ہین۔

مہراج ۔ (اور پیٹ کر) اب تو ہٹا جا ہمارے سامنے سے۔

خ ۔ اب ہم نوکری نہ کرب۔ بس اب جانت ہو۔

مہراج ۔ دور ہو مردود نمکحرام۔ دور ہو یہان سے۔

راوی ۔ بارن اور اس خدمتگار مین بھی چشمک تھی اس ترکیب سے اُسنے اسکو بھی نکلوایا۔

اُس دن سے مہراج بلی اور اُنکی بیوی مین نفاق شروع ہوگیا۔ یہ بات بات پر انکی لے دے کرنے لگین اور روز جوتی پیزار ہونے لگی۔ بارن شیر ہوگئی۔ مہری انکو بھونگ کے برابر نہین سمجھتی تھی۔ انکا اعتبار بالکل جاتا رہا۔ با این ہمہ انکو عشق انکے دل مین اسقدر جاگزین تھا کہ ہر دم اُسی کی یاد مین سر دھنتے تھے اور اُسی کے عشق کے جنون مین تنکے چنتے تھے۔

دوسرے روز جب مہراج بلی اپنے اُسی دوست کے ہان پھر گئے تو انکو دیکھتے ہی انکے دوست نے مسکرانا شروع کیا کہا بھی لاکھ ضبط کیا مگر ہنسی ضبط نہ ہوسکی۔

مہراج بلی بگڑ گئے کہا آپ دوستی یارانے کے قابل ہرگز نہین ہین لاحول ولا قوۃ ہم درد دل سُنائین اور آپ اسکے علاج کی تدبیر دریافت کرین اور آپ اسکے جواب مین ہنسین اور ہمکو بنائین واہ کیا دوستی ہی بس جاؤ بھی اب آج سے تمھارے یہان آئے تو اُسپر لعنت۔ انکے دوست نے انکو للّو پتو کرکے بٹھایا اور یہ مژدہ سُنایا کہ بی نازو اب تھوڑی دیر مین آیا ہی چاہتی ہین۔ ہم چاہے لاکھ تم سے دل لگی مذاق کرین مگر تمھارے شریک حال تو ضرور ہونگے لیکن بھائی صاحب ایک میٹر کی دیکھ ہی پوچھے وہ کیا۔ وہ یہ کہ نازو کا قول ہی کہ بغیر ایک شرط کے مین کسی ہندو کو صورت نہ دکھاؤنگی اور وہ شرط بڑی کڑی ہی وہ کہتی ہی کہ جس شخص کو مین نے ایک ایک وفعہ چپت لگادی اُسکو نہال کردیا اور اگر دو بار چپتیا یا تو پھر تمام عمر اُسکو نہین چھوڑتی۔ تو ہماری صلاح یہ ہی کہ آپ ایک چپت اور کھا جایئے اسمین کوئی عیب نہین ہی۔ ۵

عاشقان کشتگان معشوق اند	پس بنا بذ کشتگان آواز

مہراج بلی دل مین بڑے ہی خوش ہوے کہ مار لیا ہی خدا کرے ایک مرتبہ اور چپت جاوے بلکہ بلی اس زور سے لگائے کہ بڑی ہی چوٹ آئے تو پھر کیا پوچھنا ہی۔

مہراج بلی نے کہا یار آج ہی بلواؤ تو لطف ہی انھون نے کہا

آج ہی بلکہ ابھی ابھی - گھر مین چوڑیان پہنانے گئی ہی - آلے مگر شرط یہ ہی کہ آپ کی آنکھون پر پٹی باندھی جائیگی اور مانہ دھیری چڑھائی جائیگی - اور ایک یا دو دھپین لگا کر چلی جائیگی - کل تم اور وہ ہم بستر ہوگے مگر ہمین بھی یہ شرط ہی کہ کل بارہ بجے تک رہینگی - تب تک تم مست مارے پڑے رہنا جب اندھیری ہوجائے تو بس مگر ع

فرصت مہتاب در سیاہی شد

اسکے بعد تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی کی آنکھون مین پٹی باندھی گئی اور کہا اب تھوڑی دیر مین بی نازہ آنوالی ہین اِنکے دوست احباب بھی دو چار جمع تھے اور سب سے سب چھپ چھپکر ہنستے تھے کہ اچھا گاد دی پھنسا ہی -

غرض جب مہراج بلی صاحب کی آنکھون مین پٹی بندھ چکی تو سب نے کہا بھئی واللہ اسوقت تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ محلسرا مین ایک اور آفتاب جلوہ فگن ہی رخ زیبا کا یہ نور ہی - اہی سبحان اللہ -

مہراج بلی آہ سرد کھینچکر بولے - ؎

بھول کر اہی چاند کے ٹکڑے ادھر جا بھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جاے دم بھر چاندنی

اتنے مین اُنکے دوست نے کہا (ہشیار - مے آید) چوڑیان جھنکین اور ان کی چندیا پر ایک ٹیپٹی دی تو حضرت فرماتے ہین -

مہندی مالیدہ ہاتھ کی دیوے | درد کافور ہوگیا سر کا

راوی - ایک چیت کی ابھی کسر ہی - رہا سہا درد بھی کافور ہوجائے چلو چھٹی ہو -

مہراج بلی نے دوسرا شعر بھر موزون فرمایا - ؎

کھاکے جیتین ہوا وصال نصیب
خیر لکھا رے مقدر کا

دوست - میان پوسہ تو اب اسکے عوض مانگو محنت کی راحت تو ملے -

مہراج - (آہ سرد بھر کر) بس اس سے بڑھکر بوسے کا بھی مزہ نہو گا - ؎

تہ خنجر گلا رکھا ہی خود شوق شہادت مین
بھلا کس مُنہ سے مانگین خونبہا ہم اپنے قاتل سے

دوست - اب شب کو آپ آج یہان ہی آرام فرمائینگا -

مہراج - ہزار کام چھوڑ کر - لے اب آنکھین تو کھولو - واللہ دم گھبرا رہا ہی - افوہ -

اِنکی آنکھین کھول دی گئین تو یہ رخصت ہوے اور اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا -

دوست - تومین تمہارا انتظار کرون ناضرور آنا ایسا نہو کہ تم نہ آؤ -

مہراج - نہ آنے کی ایک ہی کہی - چاہے طوفان آئے - چاہے آندھی - چاہے بھونچال آئے - زمین اور آسمان ایک ہوجاے - آفتاب سوا نیزے پر آجائے قیامت آجاے بندہ ضرور آئیگا - گھر جاکے بیوی سے کہا آج شب کو ہمین ایک مع قع کی تحقیقات کو جانا ہی - ذرا دیر کرکے آئینگے - اور سر شام ہی سے اپنے دوست کے ہان جا بیٹھے - نو بجے کے قریب ایک کمرے مین بھیجے گئے جہان پلنگ بچھا تھا - اور روشنی کا نام نہ تھا مگر اِسے کہدیا گیا تھا کہ جب چاندنی چھپ جاے تب آپ نازنین سے گفتگو کیجیئے گا - کمرے مین جاکر پلنگ پر لیٹے اور ذرا ٹہلا کہا نازنین ؎

بتا تو مجھ کو کہ بے واسطہ خفا کیون ہی
یہ اختلاط مین اے کج ادا جفا کیون ہی

بولی نازنین ہاتھ نہ لگائے گا - مگر - ؎

شب وصال مین کیا وجہ چھپنے کی | جو ساتھ ہوئے تو ساتھ سے پھر جایا کیا

ارے جانی بولنے نے کیا گناہ کیا ہی۔ باتین تو کرو یا خدا چاندنی کہین جلد غائب ہو تو مین اپنے چاند کی صورت دیکھون اس چاند کی کیا حقیقت ہی میرے چاند کے مقابل مین اس چاند کی بھی کوئی اصل و حقیقت ہی۔

جب اُنھون نے دیکھا کہ نازو خراٹے لینے لگی تو آہستہ آہستہ ڈرتے ڈرتے پانوُن دبانے لگے اور بار بار یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ ؎

وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات
نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی

جب چاندنی چھپ گئی تو اُنکی بیقراری اور بھی بڑھی کہ اتنے مین ایک شخص نے آوازدی حضور لمپ گُل ہو گیا ہی لمپ جلادون اُنھون نے کہا ہان اندھیرے مین جی اُلجھتا ہی آدمی نے آنکر لمپ جلا دیا منشی مہراج بلی نے یہ شعر پڑھا۔ ؎

تمام رات گئی کر گیا کنارا چاند
لو اُترو بام سے تم جیتے اور ہارا چاند

یہ کہکر اُنھون نے نازو کو آہستہ سے جگایا اور آمرو بھر کر پھر یہ شعر پڑھا۔ ؎

گھونگھٹ کو اُٹھا کر مری چھاتی سے لپٹ جا
عاشق سے شبِ وصل مین پردا نہین کرتے

شانہ پکڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے نازک بدن نازک اندام نازک کمر معشوق کو اپنی جانب کھینچین کہ شانے مین اور جسم مین نزاکت وہ ملائمت نہین پاتے پہلوانون کے سے چھچھے پھر اُنھون نے زور کیا اور کہا جانی دیکھو دست نازک مین چوٹ نہ لگ جائے شانے کی طرف جو اُنھون نے ہاتھ بڑھایا تو نازو نے ہاتھ پکڑ لیا اب دھر دھر کے زور کرتے ہین نازو ہاتھ نہین چھوڑتین۔ لگچار رسے اپنے کو اسطرح

لیٹے ہوے کہ مہراج بلی کو کچھ نظر ہی نہین آتا ایکدفعہ اُنکا ہاتھ اس زور سے دبایا کہ یہ چیخ اُٹھے۔ اُنکے چیختے ہی نازو نے ہاتھ ڈھیلا کر دیا اُٹھ کر چادر سنبھالتے ہین تو چیخ کر بھاگے مہراج بلی سمجھے تھے کہ چاند کے چھپتے ہی اس پلنگ پر ایک چاند نکل آئیگا اور حسن عالم افروز نظر آئیگا۔ مگر حسن عالم افروز خرد سوز کے عوض کالا بھجنگا ہفتے کا روز نظر آیا۔ اسٹڈیل گران ڈیل پہلوان کشتی گیر حبشی کی صورت دیکھتے ہی نور اُنکا غل مچایا اور مارے ڈر کے کانپتے ہوے بھاگے کہ اُنھون نے پکڑ لے باہر آئے تو وہ فراشی قصقہ پڑا کہ اُنکے ہوش اُڑ گئے اور احباب نے چٹکیون پر اُڑایا۔

۱۔ کیسے بلی نازو سے کیسی نپٹی۔

۲۔ کیسے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے۔

اتنے مین اُس شیدی نے آکے کہا مین بھی آداب عرض کرتا ہون۔ اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے مہراج بلی نے صدہا مغلظ گالیان دین اور انتہا سے زیادہ جھلائے۔

الغرض ان سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہنچے تو اب دروازہ نہین کھلتا۔ دروازہ کھولو (دھمدھاکر) ارے کھولو کوئی ہی۔ ؟

صدائے برنخاست۔ کوئی جواب ہی نہین دیتا بالکل سناٹا اور لطف یہ کہ اُنکی بیوی اور مہری مین کوٹھے پر یہ آواز بلند باتین ہوتی جاتی ہین اور جواب ندارد۔ اسپر یہ اور بھی جھلائے۔

اب اُنکی بیوی اور مہری کی باتین سنیے۔

بیوی۔ کوئی کہانی سناؤ مہری۔

مہراج۔ ارے کہانی گئی چولھے مین دروازہ تو کھول او مہری۔

مہری - ایک گانون مان ایک سارس را ہی۔
مہراج - (جھلا کر) اری او سارس کی نانی دروازہ تو کھول۔
مہری - جیسے کوئی کواڑ کھٹکھٹاوت ہی۔
بیوی - ارے کوئی منوارا ہوئی۔
مہراج - اری منوا لا نہین ہین ہون۔
مہری - سارے بھائی کو آئے نسی گھر مانا ہین ہین
مہراج - اری نسی تو ہین ہی کمبخت ہون۔
یہ کہکر مہراج بلی دبک رہے۔ پڑوس مین ایک دفتری رہتا تھا اُسکی جورو کی آنکھ کھل گئی اُسنے اپنی پڑوسن کو پکارا اور یون کہنے لگی۔
اے ممتاز دلھن۔ اے ممتاز دلھن۔ اے ہی ہمسائی (ڈھیلا پھینک کر) کواڑے کے پاس چرپائی پر پیر پھیلائے سو رہی ہین بے غافل۔ اے اُٹھکے ذری ان منشی کے گھر مین پکار دو۔ وہ بیچارے بڑی دیر سے کھڑے ہین ہمارے مکان سے آواز وہان تک نہین جاتی۔
مہراج - ارے یہ مہری بڑی حرام زادی ہو گئی سنتی ہی اور دروازہ آکے نہین کھولتی۔
مہری - ارے صاحب ہمار کون کسور۔ (قصور) ہی بنا چینھے لے بھلا کس کس کھول دئی۔
مہراج - تو مجھکو نہین جنپھیتی۔ اچھا ٹھہر جا۔
مہری - (چڑا کر) ٹھہر جا۔ ٹھہر جا۔ جانو لیل جہین
مہراج بلی کی بیوی بھی کوٹھے کے کمرے مین سو رہے تھے اور انکے سنانے کے لیے تو کہا ہی گیا تھا۔
مہراج - این ایک سرے سب کے سر بلانے نہو گئے یہ معاملہ کیا ہی۔
بارن - کہان سے آئے ہو نسی نا ہین ہین۔
مہراج - کیا مر گئے نسی ہیضہ کیا۔ ڈوب گئے۔
بارن - نا ہین۔ ڈگرا ان بیٹھے چرت را ہین۔ تو ن سپاہی پکڑ کے کا بخی ہوس لے گوا۔
اس فقرے پر کانسٹبل ہنس پڑا۔ اور وہان سے چل دیا مہراج بلی اُسکے سامنے بہت خفیف ہوے لیکن فوراً ہی برجان درویش۔
مہراج - نسی کا بخی ہوس بھیجے گئے۔ آخر تم اُنکی کون ہو پہلے یہ بتاؤ۔
مہراج بلی نے کئی بار اصرار کیا کہ اب دروازہ کھول دو مگر اُنکی بیوی اور مہری نے ایسی مسٹ ماری کہ جانے ندارد آخر کار نرٹ کے حسب معمول دروازہ کھولا گیا تو دیکھا مین جوتا اُتار کے آدمی کی طرف دوڑے۔
آدمی دروازے سے باہر یہ جا وہ جا۔
اندر گئے تو بارن کے پیچھے جھاڑو لیکر دوڑے وہ جا کے کوٹھری مین چھپ رہی۔
مہری کی طرف جھلا کے چلے تو اُسنے اُنکی بیوی کی پناہ لی یہ آگ بھبھو کا تھین۔
بیوی - رات تھے کہان۔ دو ئی بجے آئے۔
مہراج - کہ تو گئے تھے صاحب نے کمیٹی مین بلایا تھا وہان گئے تھے۔ پھر پوچھتی ہو کہان گئے تھے۔
بیوی - بس ہمکا جلنر باجی نہ بہت بتاؤ۔ راتو کا کمیٹی ہوت ہی۔
مہراج - لے سچ سچ کہدون۔ ایک جگہ مشاعرہ تھا۔
بیوی - مسارہ کا۔ ناچ تھا پُتریا ناچ رہا ہے تم مجے (مزے) لوٹتا رہا ہو۔ مسارہ تھا۔

مہراج

مہراج ۔نہین مشاعرہ مشاعرہ ۔یہی مشاعرہ ہوتا ہی بھلا تم سے جھوٹ کہینگے ۔یقین مانو مشاعرہ تھا۔

راوی ۔معقول کس آسانی سے مطلب سمجھاتے ہین آپ مشاعرہ مشاعرہ ۔یہی مشاعرہ جو ہوتا ہی۔

بیوی ۔تم جھوٹن کے سردار ہو۔ تلنگے سے کیسو صاحب کے یہان سے آدت ہون ۔اور ہم سے کیسو کہٹیا تھا۔ (کیٹی تھی) اب کہت ہو مسارہ تھا۔

مہراج ۔تمھارے سر کی قسم مشاعرہ تھا یقین سمجھو ہم جھوٹ اہی سچ کہتے ہین۔

بیوی ۔دیکھو ناحال کھل گوا۔ زبان سے نکس گو اکر ہم جھوٹ بولت ہین ۔ارے ہم تو پہلے ہی کہت راہی۔

مہراج ۔مگر تمھارا اس حرکت ہمکا نیک نا ہین لاگت ہی۔ محلہ بھر جاگ اٹھا اور تم نہ بولیو۔

بیوی ۔ڈانٹ کر کاہے کا بولی (انگوٹھا دکھاکر) ہمار یو بولت ہی۔ جہ کے پاس حرام جادی کے رات ہمیو وہی سے کھلواؤ۔ بس ہمار جبان نہ کھلواؤ اب۔

باران ۔دوئی نکے آئے نسی جی تم۔

راوی ۔ناظرین سمجھے ہونگے کہ نشی مہراج بلی گھرمین بیوی پر خفا ہونگے کہ رات بھر غل مچایا کیے اور کسی نے نہین سنا مگر اسکے برعکس الٹا انکی مخدومہ ہی نے ڈپٹنا شروع کیا۔

بی فمرن خدا جانے کہان غائب ہوگیین

باغ سے صبحدم بی نازو صاحب گاڑی پر سوار ہوکر اپنے میکے آئین اور آتے ہی بہ آواز بلند کہا۔ امی جان مبارک ہو۔ دولت چاہتے تھے وہ حاصل ہوگئی۔ یہ نواب تو بڑا امیر آدمی ہی کیا باغ ہی کیا بیان کروں جی نہین چاہتا تھا کہ باغ سے قدم باہر رکھوں کئی اور نواب زادے تھے ۔بڑی دل لگی رہی۔ ایک نے اپنے ہمکو اپنی بغل مین بٹھایا تھا۔ مینھ برستے وقت کیا مزہ آتا تھا کہ کیا کہون۔ اللہ قسم امی جان بڑا بھولا نواب ہی۔

ضعیفہ نے کہا اس وقت بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ چلو محنت ٹھکانے لگی اب چین ہی چین ہی۔ اتنے مین ماما نے جو نیچے کھانا پکا رہی تھی۔ کسی سے کہا آیئے آیئے۔ نازو نے پیچھے دیکھا تو کہا قادر ہین۔

میان قادر کو ٹھٹے پر آئے۔ دریافت کیا وہ کہان ہی۔ نازو نے پوچھا کون۔ کہا تمھاری بہن۔ نازو نے بے اعتنائی کے ساتھ کہا کیون۔ یہ کیا۔ قادر نے کہا پرسون سے یہان ہی یہان کیا چھاؤنی ڈالیگی کیا۔ نازو بولی اہی کون تم کہتے کیا ہو۔ قادر نے کہا وہ پرسون سے یہان آئی ہی۔ نازو نے کہا کچھ خیر ہی یہان سے تو کل ہی چلی گئی۔ قادر کو حیرت ہوئی مگر سمجھا کہ دل لگی کرتی ہی کہا بس اب دل لگی ہوچکی بتاؤ ہین کہان۔

نازو نے قادر کے سر پر ہاتھ رکھکر کہا اس سر کی قسم یہان سے کل ہی چلی گئی۔ کیا سچ مچ وہان نہین ہی۔ یا اللہ خیر کرنا بڑا غضب ہوا۔

ضعیفہ بولی اہی یہ کسکی باتین ہو رہی ہین۔ نازو نے اٹھکر کہا ہی ہی امی جان قمرن کا پتا نہین ہی۔ یہ کہتے ہین پرسون سے غائب ہی اور یہان کا کہکے آئی تھی کہ وہان جاتی ہون۔ ہی ہی امی جان یہ کیا ہوا ضعیفہ لگی دہاڑیں مارنے اور رونا شروع کیا۔ نازو بھی روئی اور قادر کی آنکھون سے بھی اشک جاری ہوگئے۔

نازو نے کہا کوئی بھلا تو نہین لیگیا ہائے کیا جانے کسکے پالے پڑی ہی۔ کوئی جل دے کے لیگیا ہوگا۔ وہ تو ایسی تھی نہین کسی کی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھتی تو تھی نہین

مگر مین جانتی ہون کسی کٹنی کے دم مین آگئی - اب کہان جا کے تلاش کرون -

صعیفہ - ہے ہے میری بچی - اور مین کہتی تھی کہ اس چھوکری کی کوئی غور نہین کرتا -

قادر (ق) ہم سمجھتے تھے یہان ہی - بڑا دھوکا ہو گیا -

نازو - کیا جانے تم لوگون نے کیا کر دیا اُسکو -

ق - اب یہ تم سخت سخت (منت) مین لڑائی مول لیتی ہو -

ص - ارے لڑائی کیسی میری لڑکی کو کیا کر دیا -

ق - تمھاری تو لڑکی تھی مگر میری بھی تو کوئی تھی -

ص - تیری کون تھی - تو ہی اس قابل ہوتا تو وہ بھاگ کیون جاتی - وہ روز کہا کرتی تھی کہ امی جان اس سے تو بہتر تھا کہ ہمارا کسی میان صاحب کے یہان نکاح کیا ہوتا کہ روپیہ تو ہوتا -

ق - ہان تو یہ جھگڑا ہم پر ہی - ہان !!! -

نازو - اے تو نکھٹو ایسا نہوتا تو جورو بھاگ کیون جاتی مردوے شرماتا نہین اور اوپر سے آنکھین دکھاتا ہی -

ص - میری بچی کو جیسا تمنے تباہ کیا اللہ تم کو تباہ کرے ہاے اب مین اُسکو کہان پاؤنگی -

نازو - (رو کر) یہ کیا معلوم تھا امی جان کہ -

ق - اب کہان جا کے ڈھونڈھون اللہ -

ص - یہ تمرن کو ہوا کیا - ارے وہ تو ایسی نہین نہین

نازو - امی جان ہاے - یہ ہوا کیا - جوان جہان لڑکی کو پل میان مونڈی کاٹا نکھٹو - پھر کیا کرے -

ص - ارے ایسا ہی بھاگ جانا تھا تو ہم سے تو کہہ جاتی -

ق - اب مین جا کے تمھانے پر رپٹ لکھوائے دیتا ہون -

ص - اچھا یہ آخر کل کہان رہی - پرسون کہان رہی -

ق - وہان سے تو کہکے آئی تھی کہ بیکے جاتی ہون -

نازو - امی جان - آپ پوچھتی کیا ہین - وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی بس کوئی جوان پٹھا ملگیا ہوگا - چھوکری تو ہئی ہی آگئی دم مین -

ص - تو اب فمرن کی شکل ہم نہ دیکھینگے نازو ؟ -

نازو - اللہ مالک ہی - ہمارے گھرانے کا نام بدنام کر گئی -

ق - مین تو اب سنکھیا کھا کے سو رہونگا -

ص - ایک اٹھوارے تک راستہ دیکھو شاید کوئی پھسلا لیگیا ہو کون تعجب ہی - مگر فمرن تو ایسی تھی نہین -

ق - تھی نہین ہونہہ - وہ پڑوس کا جو لونڈا ہی وہ جو اے کا لونڈا اُس سے دن بھر ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی رکھنے لگین ایسی تو تھی نہین -

ص - اور تو دیکھا کرتا تھا - شاباش ہی تیرے جگرے کو -

نازو - اسی کے کرتوتون تو وہ خراب گئی - امی جان -

ص - ہماری قسمت ہی مین یہ لکھا تھا ہاہا - ہاے !!! -

ق - کیا جانے کہان چلدی اور ہم اس موے کے مین تھے کہ یہان ہی دو دن تک مسٹ مارے بیٹھے رہے -

نازو - اب یہ دریافت کرو کہ جاتی آتی کسان تھی اور مردون مین کس کس سے ملاقات تھی تو شاید پتا لگ جائے -

ق - مردون مین بس اُسی پان والے کے لونڈے سے ہنستی بولتی تھی - کیا جانے کیا ہوا -

نازو قادر کو علحدہ کمرے مین لے گئی اور پوچھا کہ کیا اُس لونڈے سے -

قادر نے کہا یہ تو نہین معلوم مگر سانٹھ گانٹھ کچھ تھی ضرور

پوچھا اُس لونڈے کی عمر کیا ہی۔ کہا۔ ہوگا یہی کوئی سترہ اٹھارہ برس کا۔ پوچھا کیسا کچھ خوبصورت ہی۔ کہا نہین لونڈا ہی اور ہاتھ پانؤن بھی اچھے ہین۔ نازو نے کہا بھائی پھر کوئی صورت سے اُسکی خوشامد کرو اور قدمون پر گر کر کہا خدا واسطے ہماری بہن کو کہین سے ڈھونڈھ نکالو قادر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور رکھ کر کہا۔ میری تو آبرو گئی کہین کی نازانا نازو نے کہا بھائی دیکھو اب یہان اسوقت ہم ہین اور تم ہو کوئی غیر نہین۔ کیا تم سے وہ سچ مچ خوش تھی۔ قادر یہ سنکر اور بھی رویا اور کہا مجھ سے تو وہ کہا کرتی تھی کہ مین تیر جان رتی ہون میری جان جاتی ہی اور یہ اوڑھ مگر کیا جانے یہ کیا ہوگیا۔ اتنا تو مین بھی جانتا ہون کہ گئی اُسی لونڈے کے پھیر مین اُس سے بدنام بھی ہو گئی تھی اب مین جاکے چوکی پر رپٹ لکھا دون اور ڈھونڈھون۔ آبا سینگے تو کیا حال کرینگے۔ بڑی بدنامی ہوئی گئی آبرو خاک مین مل گئی۔ مگر ایسی بدتو تھی نہین۔ ایک فقط پان کے چھو کرے سے تو ہنستے ہوے دیکھا۔ بس باقی اور کسی سے نہین۔ اب مین سوچتا ہون کہ مین کرون کیا۔ اگر کسی سے کہتا ہون تو شرم آتی ہی اور نہین کہتا ہون تو شرم آتی ہی اور نہ کہون تو کیا بات چھپی رہیگی۔ توبہ کر بندے محلے بھر مین معلوم ہوجائیگا بڑی تیرتھی کھیر ہی۔ بڑا جبر کر گئی۔ ہمپر مگر کیا کرین۔ اب کوئی چارہ ہی نہین۔ اللہ مالک ہی۔ اُسپر محلے بھر کا دانت تھا۔ مگر دیکھو اُسکا پیٹھ پیچھا ہی کسی سے پھنسی نہین۔

قادر کی آنکھون سے اشک جاری ہو گئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

نازو نے بڑی ہمدردی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے آنسو پونچھے اور سمجھانے لگی کہ بھائی اب یہ فکر کرنی چاہیے۔ کہ کسی طرح فمرن کا پتہ لگے نہین تمہاری عزت جائیگی اور امی جان کی جان وہ زہر کھالینگی۔ مگر لوگون کے یہ طعنے نہ سینگی کہ انکی لڑکی کسی کے ساتھ بھاگ گئی بدکارہ تھی آوارہ تھی۔ تم اُس مرے پان والے کے لونڈے سے ٹوہ لگاؤ۔

ایک دن مجھ سے بھی کہتی تھی کہ باجی ہمارے سامنے ایک دکان ہی اُسمین ایک پیرزادہ لونڈا رہتا ہی خوبصورت ہی مگر گھورنے اور چومنے کے قابل اور ہم سے اُس سے دل لگی ہوا کرتی ہی۔ مین نے رُکھائی کے ساتھ ڈپٹ بتائی کہ چل چپ لونڈا گیا اپنی ایسی تیسی مین خبردار پھر یہ نہ کہنا مجھے شرم نہین آتی شرم حیا سب بھون کھائی۔ بس چُپ ہو رہی۔ مین جانتی ہون اسی لونڈے کے سب کرتوت ہین اُسپر فمرن بہت ریجھی ہوئی تھی اسی سے پتہ لگیگا۔

قادر نے کہا اچھا جاکر ٹوہ لیتا ہون۔ اگر محلے مین ہوگی تو کہان چھپ سکتی ہی۔ مگر ہماری آبرو مین اب فرق آگیا اب کسی کو صورت دکھانے کے قابل نہ رہے۔ جی چاہتا ہی جاکے کنوئین مین ڈوب مرون اور جان دے دون ہمارے گھرانے مین کبھی ایسا فضیحتا نہ ہوا تھا۔ مگر اللہ کی مرضی اسکو کوئی کیا کرے۔ واہ فمرن واہ۔ اچھا جل دے کے چل دین عمر بھر داغ رہیگا۔ یہ کہکے رونے لگا۔ نازو نے پھر سمجھانا شروع کیا ابھی دیکھو تو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہی سائین کے سو کھیل۔ گھبراؤ نہ آتا۔ نہین تو ہاتھ پیر پھول جائینگے۔ پھر کچھ نہ ہوسکیگا۔ کام انسان وہ کرے جس سے کچھ مطلب حاصل (حاصل) ہو۔ اور جو کام ہی بگڑ گیا تو کیا فائدہ نکلا بھلا۔

قادر نے کہا اچھا تو مین اب جاکے تھانے پر رپٹ

کرتا ہون آگے پھر دیکھا جائیگا جو مرضی خدا کی۔

نازو۔ بھائی ذری سمجھ بوجھ کے کام کرنا چاہیے رتھانے کا معاملہ۔ اور تم ابھی کم سن ہو۔

قادر۔ (آنکھون مین آنسو بھر کر) ہائے قمرن نے بڑی وفا دی۔ مجھ کو جب اُنکی باتین یاد آتی ہین تو بیساختہ جی چاہتا ہے کہ چیخین مار کر رؤن۔ ابھی تھوڑے ہی دن کی بات ہے کہ گلے مین ہاتھ ڈال کر کہنے لگی کہ ہمین بڑا کرکن پھول بنوا دو ہمارا بہت جی چاہتا ہے۔ ہائے قمرن یہ باتین یاد کیا کیا ایسا دل سخت کر لیا۔ ارے ظالم کوئی ایسا بھی کرتا ہے اب کبھی کاہے کو وہ نظر آئیگی۔ یہ کہکر بیقرار ہو کے رونے لگا

نازو۔ بھائی خدا کے واسطے ایسی باتین نہ کرو میرا کلیجہ مُنھ کو آتا ہے۔ ہائے میرے اللہ۔

قادر۔ یا میرے اللہ یا تو قمرن کو مجھ سے ملا دے یا زمین پھٹ جائے اور مین سما جاؤن (سینے پر زور سے ہاتھ مار کر) ہائے کیا کرون

نازو۔ (ہاتھ روک کر) ہائین ہائین خدا کے لیے یہ کیا بچہ پن کرتے ہو۔ گھبراؤ نہین۔ قمرن کو خدا تم سے ملا لیگا۔ وہ ایسی تو نہین ہے۔ خدا جانے کیا بھوگ بڑا

قادر۔ ہائے میرے اللہ قمرن تو ایسی آنکھون کے نیچے سے غائب ہو جائے اور مین زندہ رہون۔

رادی۔ نازو کی مان تو ایک شتہ تھی اُسنے جو دیکھا کہ اسقدر دیر تک قادر اور نازو مین باتین ہوئین تو گھبرائی کہ ایسا نہ ہو نازو کی زبان سے کوئی امر خلاف مصلحت نکل جائے تو لینے کے دینے پڑین۔

پکار کر کہا نازو یہان آؤ بیٹا۔ میری تو بُری حالت ہے اور تم وہان جا کے بیٹھ رہین۔ مین اب کسی کو کیا مُنھ دکھاؤن میرا بڑھاپا جیسا خراب ہوا۔ اللہ کرے کسی کا ہو۔ لڑکپن مین وہ چین کیے کہ اللہ سب کو نصیب کرائے۔ اور جوانی مین ہاتھی ہمارے دروازے پر جھومتا تھا۔ اب اس بڑھاپے مین بھی اللہ کی عنایت سے روٹی ملی جاتی تھی سو قمرن نے یہ گل کھلایا۔

قادر۔ اماں سینگی تو بہت بُرا حال کرینگی۔

نازو۔ اجی ہے وہ بات ہی ایسی۔

ق۔ مین تو کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہین رہا۔

نازو۔ ہی ہی قمرن یہ کیا کر گئی تو۔

ض۔ ایسی اولاد سے تو بے اولاد ہونا اچھا۔

نازو۔ سچ ہے امی جان۔ خدا نہ دے اولاد مگر دے تو ہونہار دے۔

ق۔ بات چیت شکل صورت سے تو نہ معلوم ہوتا تھا کہ ایسی ہے۔

نازو۔ وہ گئی اسی پان والے کے پھیر مین۔

ق۔ ہان مین جاتا ہون نہ اب۔

نازو۔ ہر طرح سے یقین ہے کہ اُسی موے کی اُستادی ہے۔ اللہ اسکو غارت کرے اور کہین کا نہ رکھے بیٹھے بٹھائے زہر کھانے کا وقت پہونچا دیا

ق۔ گھر مین سمجھتے ہونگے کہ مہمان بیوی دونون ساتھ ہی ساتھ آئے ہونگے۔

قادر کے دل پر نازو نے جو ادی کہ یہ کُل کارروائی اور ساری کارستانی اُسی تنبولی کے لونڈے کی ہے۔ لونڈا ہے گھبرو اور گورا چٹا اور پٹھا اور ہاتھ پانون کا اچھا ہے۔ وہ لونڈیا تو بھی ہنس گئی۔ نازو نے اس طرح پر پٹی پڑھائی اور ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ قادر کے دل پر نقش ہو گیا کہا جاتے ہی

سالے کے پیچھے پکڑ کے پٹنا شروع کرونگا۔

نازو نے کہا بس یہی تو بیوقوفی ہے۔ پہلے ٹوہ لو جب خوب اچھی طرح سے دریافت ہو جائے تو چوکی پر پٹا لکھاؤ اُسکے گھر کی تلاشی لو۔ اگر گھر مین نہو گی تو کوئی اور گھر لے گیا ہو جو اُسکے بار دست ہون اُنسے کہو کہ تلاشی لین اپنے طور پر پوچھین اور دریافت کرین کیا بات چھپی رہ سکتی ہے۔ توبہ کرنبدے۔ بات پھوٹے گی ضرور اور میری جان مین قمرن کو دم دیا ہے۔ دم جھانسے مین اُڑا لیگیا۔ وہ بیچاری ان کٹھنون کو کیا جانے پان لینے کبھی گئی ہوگی ہنسی بولی ہوگی لونڈا گبھرو ہے گمرتھا ہے ماں کو بھی عقل سے دشمنی ہے ہرا ہے۔ لے بھلا اُس رسن کی چھوکری کو اس طرح کوئی چھٹے سانڈ کی طرح چھو دیتا ہے اور پھر ایسی گوری چٹی قبول صورت عورت کیا تھی چھوکری تنے نواپنے آپ اسکو سکھایا کہ تو ایسی ہے ایسی بھگتو بس اب پچھتانے سے کیا ہوگا بھلا۔ گمہان تلاش کرو اور ہم بھی ادھر اُدھر پتہ لگانیکی کوشش کرینگے۔

ماما۔ اے ماما ذری یہان آؤ۔ بھلا قمرن کو کسی سے ہنستے بولتے تمنے کبھی دیکھا تھا سچ سچ بتانا۔ کبھی یہان یا سسرال مین یا کہین اور۔ یا باہر۔

ماما نے کہا نہین بیوی ہمنے تو ہمیشان یہی دیکھا کہ گردن نیچی کیے ہوے چلی جاتی تھین اور چلی آتی تھین مُدا ہان ایک دن انکی سسرال کے محلے مین جو نپواڑی رہتا ہے وہ انکی دکان پر بیٹھا تھا اور اس سے کچھ اشارے ہو رہے تھے۔

نازو نے کہا تمھارا بیٹا جیسے میان مین کہتی تھی کہ اسی لونڈے کے پیر ہین ہوا یہ سب دیکھو دگانا کو تو بلا لاؤ ماما جا کے ذری دگانا کو تو بلا لاؤ کہو ذری میرے ساتھ ہی چلے

دگانا آئین تو نازو نے نیچے جا کر کوئی آدھ گھنٹے تک گفتگو کی اور جب اوپر چھت پر دونون آئین تو دگانا نے ضعیفہ کو سلام کیا اور بیٹھی اور بیٹھتے ہی پوچھا اے قمرن کہان ہین ذری بلاؤ تو۔ کئی ایک دن سے نظر نہین آتین۔

نازو۔ ہونہہ تمکو بلایا کس کام کے لیے ہے۔

دگانا۔ کیا کچھ روٹھی ہوئی ہین۔ اے قمرن۔ اے قمرن۔

نازو۔ اُن کیسی پگلی ہو۔ پہلے سن تو لو ہمسے۔

ض۔ بیٹا غضب ہو گیا۔ اب کیا کرین۔ (رو رو کر)

دگانا۔ خیریت تو ہے۔ اے دگانا یہ کیا معاملہ ہے۔

نازو۔ پرسون قمرن آئی تھی۔ کل سسرال گئی آج آئے (قادر کی طرف اشارہ کر کے) کہتے ہین پرسون سے وہان نہین ہے پاؤن تلے کی مٹی نکل گئی۔

دگانا۔ اے تو یہ کیا پتہ ہی نہین ہے کہین ہے ہی کیا ہوا

ض۔ (رو کر) بیٹا بڑھوتی وقت کر کھا گیا۔ ہائے!

قادر۔ آج تیسرا دن ہے نہ یہان ہین نہ وہان ہین۔

دگانا۔ تھانے پر رپٹ لکھائی محلے مین تو کسو پر شک نہین ہے کسو سے ہنسی دل لگی تو بیجا نہین ہوتی تھی۔ یہ تو سسرال کے لوگون کو معلوم ہوگا یا تم لوگون کو۔

ماما۔ بس اُسی قنبولی کے لونڈے سے سلام کلام تھی۔

دگانا۔ ارے سچ کہا۔ وہ جو قادر کے مکان کے سامنے رہتا ہے کیا کٹیلی آنکھین ہین ظالم کی۔ بس بس ہو نہو وہی ہو۔

نازو۔ تمکو کہان سے معلوم ہو گیا یہ۔ کیا تمھارے سامنے کبھی کوئی ایسی بات ہوئی تھی۔

دگانا۔ بہن پہلے تو قمرن بڑی بھولی بھالی سیدھی سادی چھوکریا تھی۔ تین پانچ نہین کچھ جانتی تھی گردن جھکائی اور راہ راہ چلی گئی۔ مگر تم لوگون نے

بہت ہی چھوٹی عمر مین اسکو نکلنے دیا - اب کچھ دن سے مین دیکھتی تھی کہ راہ چلتے بوٹی بوٹی پھرکاتی جاتی تھی اور اگر کسی نے آدا نہ کیا تو جھک کے (حاضر جواب تو تھی ہی) جواب دیا اور بھکڑ لڑنے لگی -

امین آباد مین ایک دن کوئی آٹھ دس جگہ رک کے چمکی اور بھکڑ لڑنے لگی - اور ہاتھ پھیلا پھیلا کے کرتی اُٹھا اُٹھا کے تب مجھے معلوم ہوا کہ ایک تنبولی کے لونڈے پر اسکا دل آیا ہی ایک دن مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ اُس لونڈے نے اشارہ کیا اور اُسکے سنکارتے ہی قمرن کمر کو لچکاتی ہوئی اُسکی دکان پر گئی تو اُسنے ایک گلوری بنائی ادھر اُدھر دیکھکر چھپ سے اپنے ہاتھ سے کھلائی اور جب قمرن چلنے لگی تو پھر اِدھر اُدھر دیکھ کے گال پر ہاتھ پھیرا اور قمرن شوخی کے ساتھ مسکراتی ہوئی چلی آئی -

نازو - بس اب چاہے کوئی کہے ہمکو پورا یقین ہی کہ اُسی موے کے پھیر مین ہی قمرن -

دُگانا - اسمین کیا تاجب (تعجب) کی بات ہی بہن ہزار بسوے تو اُسی کے پھیر مین ہی -

قادر تو مین جاکر ٹوہ لگاؤن نا - پہلے ٹوہ لگاؤن پھر تو ہم مین اور وہ ہی - گھر مین رہنا مشکل نہ کردون تو سہی سارا محلہ میری طرف ہوجائیگا ایسی بات ہی بھلا -

دُگانا کی یہ گفتگو سنکر ضعیفہ اور نازدبست ہی خوش ہوئین اور قادر کو کامل یقین ہوگیا کہ قمرن اُسی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ بھاگ گئی - یہان سے رخصت ہوے تو سیدھے گھر گئے وہان جاکر پانی پیا اور اپنی مان سے کہا اماں بڑا ستم ہوگیا - اُنکا پتا نہین ہی - کہین کچھ سراغ نہین لگتا ہمکو سب سے کل رخصت ہوگئی - خدا جانے بیچ مین کہان رہگئی -

اُسکی مان نے جو سنا بدحواس ہوگئی - کہان کہین بھاگ گئی ارے اب مین کیا کرون - ہاے یہ بدنامی بھی قسمت مین لکھی ہوئی تھی - ارے یہ ہوا کیا - قادر اور کہین تلاش کرو ہاے قمرن دغادے گئین - قادر نے کہا اماں اب وہ نہ ملینگی - بڑے افسوس کا مکام (مقام) ہی کیا کیا جائے ہماری تو اجت (عزت) گئی ہم تو اب کسو کو منھ نہین دکھا سکتے مدا ایک سنا ہی کہ یہ جو سامنے تنبولی کا لونڈا رہتا ہی اُس سے پھسی ہوئی تھی اور اُسی کے ساتھ بھاگ گئی ہوگی - اُسکی مان نے بھی اُسکے کلام کی تائید کی کہا کئی مرتبہ مین نے بھی اس لونڈے سے ہنستے بولتے دیکھا تھا بیشک اسی کے پھیر مین چلدی - اسکے بعد قادر کی مان اُٹھی اور کہا تم بیٹھو مین جاکے پتہ لگاتی ہون - یہ کہکر وہ تنبولی کی دکان پر گئی - دیکھا تو تنبولن اور اُسکی لڑکی بیٹھی ہی - کہا چھ دام کے بنگلے پان تو دے دو کلو - کلو نے دمڑی کے بنگلے پان دیکر کہا اب تم بڑی کنجوس ہوگئی ہو دمڑی کے پان لینے لگین - کہا نہین (سوقت) پیسانہ تھا - اور پان کھانے کی لت - ہمنے کہا چھ دام ہی کے سہی - دو گلوریان تو بنبنگی - تمھارا لڑکا آج نہین نظر آتی دیا - کلو نے کہا کانپور گیا ہی - پوچھا کب آئیگا - کہا بس بارہ دن مین - پوچھا کیون گیا ہی - کہا یہی روزگار روزگار کرکے اسکے دل مین گھب گئی کہ بس وہی لونڈا قمرن کو لے اڑا پان لیکر واپس آئی تو لڑکے سے کہا بیٹا بس یہی لونڈا بھسلا لیگیا اُسکی مان نے کہا وہ کانپور روزگار کرنے گیا ہی لیکن اس بارہ دن مین آئیگا اب تم دو تین اپنے مسٹنڈے مسٹنڈے دوستون کو لیکر کانپور جاؤ اور وہان اسکو گرفتار (گرفتار) کرو - مین نے کئی مرتبے اس چھوکری کو ٹوکا تھا کہ

تو اس لونڈے کے پاس نہ جایا کر مگر اُسنے نہ مانا اور پیگل کھلایا اور ہماری آبدئی مین ملادی اور دو کوڑی کی کردی کسی کو صورت دکھانے کے قابل (قابل) نہ رہا۔

خیر قادر نے اپنے دوستون سے بھی ذکر کیا اُن سبکو افسوس ہوا اور خصوصاً اُن دوستون کو جو دو گھڑی جاکے آنکھین سینکتے تھے اور قرن سے ہنس بول آتے تھے سبکی صلاح ہوئی کہ کانپور جاکے اُس لونڈے کو مع قرن کے گرفتار کرین اور قید کرا دین۔

قادر۔ یارب اِسوقت ہمکو اچھی اچھی صلاح بتاؤ۔

دوست۔ اجی چلو ہم ساتھ ہین ایسی تیسی اُسکی۔

قادر۔ دل لگی ہو جو پکڑا جاوے یاد کرے عمر بھر۔

دوست۔ کون اُستاد کی قسم اتنا ٹھوکون کہ تنبولی پنا سارا بھول جاوے دل لگی نہین ہے۔

قادر۔ یار تم اپنے اکھاڑے کے بھی کچھ لوگ لے چلو۔

دوست۔ ہان ہان لے چلینگے جتنے کہو۔

قادر۔ تو پھر اب کی ریل پر شام کو چلو۔

دوست۔ تو دوست ہم جاتے ہین۔ ریل آٹھ بجے جاتی ہے ہم سر شام لے شن (اسٹیشن) پر ڈٹین جانے امین آباد مین گوری ساقن کی دکان پر دم لگینگے اور سیدھے لے شن پر جاینگے بس تم بھی وہین ملنا۔

قادر۔ مگر جنگے خنگے لے چلنا۔ ساتھ مرھیل آدمی نہین ذری اتا خیال (خیال) رہے۔

دوست۔ اجی واہی ہوا ہے۔ ہمارے اکھاڑے کے آدمی اور مرھیل۔ ایسے ایسے تگڑے جوان ہین۔ اور وہ جیسے دھرے ہوے ہین کہ آدمی دیکھ کے ڈر جاتے۔

ا۔ واللہ ایک پہاڑیے کی صورت دیکھ کے تو تنبولی کے لونڈے کا دم نکلا جائیگا۔

۲۔ واللہ بڑا تگڑا جوان ہو اور شین تو اُسکی ایسی ہین کہ اکھاڑے پر ایک کی بھی نہین ہین۔

۳۔ ارے ماریو تو نہین ہن جنھون نے کانپور کے دنگل مین روم گوم کے سکاریسمتے پر ننھے پنجابی کو مارا تھا۔

۴۔ ہان ہان وہی۔ کیون کتنی پیاری کشتی نکالی ہے اور داؤن (داو) کتنا صاف اور پھرتی کے ساتھ کیا کہ

قادر۔ ہان بس جو ہو سیدی لندھور کا بھائی ہو یا صد دوست بڑا احسان ہوگا۔

دوست۔ سیدی لندھور کا بھائی نہین بلکہ چچا اپنے تو دیکھ تو سہی کیسا مجا (مزا) ہوتا ہے۔

کانپور مین تلاش

الغرض قادر اُسی روز ریل پر سوار ہو کر کانپور گیا اور اسکے ساتھ اکھاڑے کے تین ڈنڈ پیل لڑا نیوالے جوان بھی گئے یہ تینون قادر کے دوست اور قرن کے چاہنے والے تھے۔

بُلبلیا چوبے اور شیدی قاسم اور آغا۔ اور فقد کو کچھ کام ہو گیا اس سے قادر کے ہمراہ نہ گیا۔

بُلبلیا۔ (ب) وہ تنبولی والا لونڈا کچھ ڈنڈ پیل ہے۔

شیدی۔ (ش) ارے نہین ایک چپٹ کا آدمی ہے۔

ب۔ تو پھر ہماری ایک ڈانٹ مین آجائیگا۔

آغا۔ وہ ڈنڈ پیل کا باپ ہو تو کیا ڈر ہے۔

ب۔ ایک رگڑ مین بول جائیگا۔ جی۔

آغا۔ سب کے پہلے ہمی کو بھڑوا دینا۔

ب۔ اچھا جاکہان سکتا ہے۔ کوئی بھڑے۔

شیدی - اور چاہے ہماری شکل دکھادو۔

ب - مُد بھائی بڑا غجب (غضب) کرگوا۔ بھوکس کس

قادر - بھوا کس کس ہم تو دن بھر نوکری پر جاتے تھے اور وہ اُس سے یہاں ہنسا بولا کرتی تھی۔ بس کیا جانے کیونکر پھسلا لیا۔ بھائی بڑا ستم کرگیا۔

ش - تو یہاں تو ڈھونڈھا ہوتا مرد آدمی۔

ب - اے ہاں یہ کیا ضرور ہی کہ وہی لیگیا۔

ق - اجی بھائی لوگوں نے آن آن کے بیان کیا ہم کو تو اچھی طرح معلوم بھی نہ تھا ہماری سالی نے ہم سے کہا۔

ب - وہ ناجو (نازو) وہ بھی اچھی عورت ہی۔

ق - لے تو بس پھر دل لگی ہی۔ میرا جوتا اور اُسکا سر اور دھڑا دھڑ وہ بھرمار کی یار دھاڑ ہو کہ یاد کرے کبھی کبھی کو۔ جیسا کیا ویسا بھگتے۔

ش - اجی بس میرے سر کردینا سمجھے۔

ق - پہلے تو ہم ہی لگا لگا ئینگے بھائی صاحب۔

کانپور ہو چکا ایک سرامین اُترے اور تھوڑی دیر کے بعد تلاش کو چلے تو ایک اور سرامین معلوم ہوا کہ لکھنؤ سے ایک تنبولی آن کے ٹکا ہی اور آکا کرایہ کرکے اپنی عورت کو لے کر شہر کی سیر کو گیا ہی۔ اسقدر پتا پایا تو سب کو شک کے عوض یقین ہوگیا کہ وہی لونڈا ہی اور یہ عورت فرمن ہی۔ بھٹیاری نے پوچھا میاں تم لوگ کا نا پھوسی کیون کرتے ہو کیا وہ چور ہی وہ کل سے یہان آیا ہی اور بڑا اُجلا کھوج ہی اور ایک عورت اسکے ساتھ ہی۔ پوچھا عورت کیسی ہی۔ کہا گوری گوی ہی اور ابھی کم عمر ہی اور دُبلے دُبلے ہاتھ پانون ہین پوچھا اور لونڈے کی قطع کیا ہی کہا اس عورت سے بھی عمر مین کم معلوم ہوتا ہی اور بڑا گھین لونڈا ہی اسپر شیدی نے کہا تم تو نہین سمجھی ہو اُس لونڈے پر۔ کیا لونڈا بڑا فرے دار ہی۔ بھٹیاری چمک کر بولی یہان مین بھی لکھنؤ کی رہنے والی ہون کیسو کی چھاؤنی کی نہین ہون مین اُسپنز سمجھی ہو گی تو کیا تم پر سمجھی ہوگی سنیچر کی سی صورت کیا جانے کہان پر عذاب کیے گئے تھے جو صورت ہی پر سے ٹھگکار برستی ہی منھ ہی اللہ نے کالا کر دیا۔

شیدی بہت جھیپا اور اب باہم ہنڈیا پکنے لگی کہ جتنک وہ لونڈا نہ آئے تب تک یہان ہی رہنا چاہیے۔

بُلبلیا نے کہا ایک آدمی جاکے چوکی پر رپٹ تو لکھادو قادر اور شیدی چوکی پر گئے اور وہان رپٹ لکھائی کہ للتوا تنبولی ساکن لکھنؤ فرمن نامے ایک جوڑی والی کو کہ منکوحہ زوجۂ قادر ہی دم دیکر پھسلا لایا اور سرامین آنکر ٹکا۔

تھانے سے ایک کانسٹبل سرامین گیا اور للکار کر کہا کاہے ری اب تم پرائی بہوئی بیٹین کا پھسلاوت ہو۔ یو کو بدماس (بدمعاش) ٹکا ہی آئے کے۔ بھٹیاری نے کہا اب تمکو کیا معلوم کہ بدماس ہی یا نیک ماس۔ دو دن سے ٹکا ہی ہم نے تو کوئی بدمعاشی نہین دیکھی ایک عورت البتہ ساتھ ہی سو یہ کوئی بدمعاشی کی بات نہین ہی۔ ہان اگر کوئی واردات ہو جائے تو چالان کردو۔ ابھی سے کیون دھمکاتے ہو۔

کانسٹبل نے کہا اچھا جیسے ہی آئے ویسے ہی ہمکو اطلاع دو للتوا تنبولی کی گرفتاری کے لیے اسقدر راہی سرامین جمع تھے اور سب منتظر کہ آئے تو پھانسی لین قادر نے کانسٹبل کو دو روپے بھی دیے تھے کہ مع عورت اُسکو گرفتار کردو۔ سپاہی کانسٹبل سے بھی وعدہ تھا کہ آپ کو کچھ نذر دینگے اُسنے کہا یہ جو دو تین پہلوان تمھارے ساتھ ہین اُنکو ہماری

چوکی پر بٹھادو۔ بہت بھیڑ کروگے تو بلوے مین دھر لیے جاؤگے۔ بلکہ ہماری صلاح اگر مانو تو تم سب چوکی ہی پر رہو راستہ تو یہی ہے جائیگا کدھر سے چوکی عین سڑک کے بھاٹک تھی لہذا ہیڈ کانسٹبل کی صلاح کے مطابق یہ سب چوکی پر بیٹھے للتوا کے آنے کے منتظر تھے۔ قادر دل مین بہت ہی خوش تھا کہ بے محنت شقت پتا لگ گیا۔ خوب ہی درست ہوگا جاتا کہان ہے۔

ہیڈ کانسٹبل ۔ اور جو روکسکی ہے۔ تمھاری ہے قادر سے مخاطب ہوکر۔

قادر۔ جی ہان میری بیاہتا جورو ہے۔

ہیڈ۔ بھلا اب اسکو رکھوگے یا طلاق دوگے۔

بلیلیا۔ اب جیسی صلاح ہوگی ویسا کریگا۔

ہیڈ۔ ایسی عورت کا رکھنا کیا۔ سن کیا ہے۔

ق۔ کوئی چودہ پندرہ برس کا ہوگا بس۔

ہیڈ۔ اور وہ تنبولی کا لونڈا کیونکر لے بھاگا۔

ق۔ محلے ہی مین اسکی بھی دکان ہے۔ وہان جایا آیا کرتی تھی ہنسا بولا کرتی تھی۔ وہ لونڈا ذرا نمکین ہے۔ عورت ذات اور پھر کم عمر۔ بس اسکے بس مین آگئی۔ دم دیکر یہان بھگا لایا۔ اصل اصل بات یہ ہے۔

ہیڈ۔ یہان دل ماننا عجب بات ہے۔

جب ملے دو دل مخل پھر کون ہے
بیٹھ جاؤ خود میا اٹھ جائے گی

مگجاتے کہان ہین چچا دو برس کی ٹھونک دیجاویگی لیکن یہ یقین ہے کہ وہی بھگا لایا ہے۔

ق۔ کئی آدمیون نے ان دونون کو ہنستے بولتے دیکھا تھا اور دو ایک نے یہ بھی کہا کہ وہ بھاگنے والی ہی تھی اسکی مان سے جو پوچھا تو تنبولن نے کہا کانپور گیا ہے یہان سنا کہ وہ ہے اور ایک عورت ساتھ ہے۔

شیدی اور قادر دونون تلے ہوئے بیٹھے تھے کہ للتوا تنبولی آئے تو شکار ہاتھ آئے۔ بلیلیا اپنے ایک پہلوان دوست کو لیکر بازار کی سیر کو گیا اور راستے مین باہم یہ گفتگو ہوئی۔

ب۔ یار وہ کرن (تمرن) تھی بری عورت۔

دوست۔ وہ بری ہو یا بھلی مگر وہ تنبولی والا لونڈا کیسا ہے کہ جسپر تمرن جان دیتی ہے۔ بس موقع پاکے بھاگ آئی بھائی بری صحبت مین یہی ہوتا ہے۔ ہمکو دیکھو پڑھے لکھے بھی ہین کچھ کچھ بھلے مانس بھی ہین مگر صحبت بری تھی کسی کام کے نہ رہے۔

ب۔ آج للتوا بھیج دیا جائیگا دو برس کو۔

د۔ یہ نہ کہو وہ بڑا کوہ لونڈا ہے۔ ایسا ویسا نہین ہے۔

ب۔ ہمکو دس روپے دے تو ہم اسی کی سی گواہی دیدین اور مجے (مزے) سے ڈنڈ پیلین اور دودھ پیین۔

د۔ ہمکو پانچ ہی روپے دے تو ہم گواہی دیدین۔

ب۔ جو رستے (راستے) مین ملجائے تو بڑی سیر ہو یار۔

د۔ اور وہ روپڑ والا بھی ہے (رے نکلیگا)۔

ب۔ پھر ڈھونڈھو بھی کانپور سے کچھ کماہی کے لیجائین۔

د۔ ارے ہان اتنی دور آن کے کچھ تو ہاتھ آئے۔

ب۔ جو پکڑا گیا تو بس گیا گذرا پھر کہین کا نہ رہیگا۔ مگر پکڑا ضرور جائیگا۔ وہ چھوکری بھی ستم ہے بھیا۔

د۔ یہ کدرا (قادر) بھی اُلو ہی رہا۔

ب۔ اُلو نہوتا تو جورو اکیون بھاگ جاتی۔

ب۔ یار کہین چل کے دم تو لگاؤ۔ ہے کوئی دکان۔

د۔ ہان ہان۔ اتا بڑا شہر یہ تو چھاؤنی ہے بھائی مگر وہ لکھنؤ کی سی سیر کہان۔ وہ بات کہان پائیے۔ یار وہ لکھنؤ ہی پر ختم ہے۔ نہ وہ بات چیت

نہ وہ بناؤ چناؤ۔

ایک ساقن کی دُکان پر دم لگا کر یہ دونون سرائی چوکی گئے وہان سُنا کہ ابھی تک للتوا تنبولی نہین آیا ہی شام تک یہ سب کے سب اُسکا راستہ دیکھا کیے۔ شام کو کانسٹبل نے وہ بھٹیاری بلوائی جسکے ہان للتوا اُٹکا تھا اور بلا کر پوچھا کہ وہ کب باہر جاتا ہی اور کب آتا ہی اُسنے کہا میان اب آتا ہی ہوگا۔ شرابی آدمی اُسکا کیا ٹھیک ہی۔ مگر ہی روپے والا۔ یہان بہت روپیہ لٹا چکا ہی اور وہ جو عورت اُسکے ساتھ ہی۔ وہ اس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ اُسکو مارتا ہی گالیان بھی دیتا ہی۔ مگر وہ سب سہتی ہی قادر نے جو یہ فقرہ سُنا تو اُسکی آنکھون مین خون اُتر آیا مگر قبر درویش بر جان درویش خاموش چپ چاپ بیٹھا رہا۔ ہیڈ کانسٹبل نے کہا اُس عورت کی عمر کیا ہوگی کہا عمر ہوگی برس سترہ اٹھارہ ایک کی۔ مگر ہی اچھی۔ دونون نمکین ہین اور وہ تو بڑی گوری چٹی ہی۔ اور آنکھین تو اُس غضب کی ہین کہ حضور مین کیا عرض کرون۔

قادر دل مین اور بھی کھٹکا۔ کیونکہ قمرن کی آنکھین واقعی ایسی ہی تھین۔ بھٹیاری نے کہا کل شام کو نشے مین کچھ بیس پچیس مچھیان تو اُسنے اُس عورت کی آنکھون ہی کی لین۔ مگر وہ نہین بیتی ہی۔

قادر کو اب شک کے عوض کلی یقین ہو گیا کہ قمرن ہی ہی دل ہی دل مین جھلاتا تھا۔ مگر خاموش اُسکا علاج ہی کیا تھا۔ در دل کہتے تو کس سے کہے۔

اتنے مین سڑ سے ایک تنبولی باہر جانے لگا تو بھٹیاری نے کہا یہ اُسکا بڑا دوست ہی۔ اس سے ٹوہ لو۔ ہیڈ کانسٹبل نے اُسکو بلایا اور یون تحقیقات کی۔

ہیڈ کانسٹبل۔ (ہ) تمھارا مکان کہان ہی میان تنبولی

تنبولی۔ (ت) ہمارا مکان یہان ہی ہی۔ کپور مین۔

ہ۔ اس وقت یہان کہان آئے تھے سرا مین۔

ت۔ ہمارا ایک بھائی یہان ٹکا ہی۔

ہ۔ للتوا تنبولی۔ وہ کہان کا رہنے والا ہی۔

ت۔ وہ لکھنؤ مین رہتا ہی۔ اور آج کل یہان آیا ہوا ہی اور ایک عورت بھی ساتھ ہی۔

ہ۔ وہ اُسکے ساتھ عورت کون ہی۔

ت۔ (ہنسکر) اب لے کیا جانے کون ہی۔ ہمکو دوست کی دوستی سے کام اور گرج (غرض) ہی کہ اُسکی باتون سے وہ جانے اور اُسکا کام جانے۔

ہ۔ ہم تم سے پوچھتے ہین۔ کوئی مقدمہ تو ہی نہین تمنے کل اُس عورت کو دیکھا تھا۔

ت۔ ہجور (حضور) وہ بڑے جلم (ظلم) کی چھوکری ہی اور اُسی محلے مین رہتی ہی۔ اُسپر اُسکی جان جاتی ہی۔ اسی کے ساتھ یہان بھی چلی آئی وہ تو کھراب (خراب) عورت ہی۔ لکھنؤ بھر اُسکو جانتا ہی۔ اور کیا۔

ہ۔ تو تمھارا یار ہے کہان اس وقت۔ کیا چلدیا۔

ت۔ نہین ہجور (حضور) ابھی تو کل اسباب یہان رکھا ہی اُسکا کیا اسباب چھوڑ دیگا۔

ہ۔ بھلا ہمسے اور اُس سے یارانہ کرا دوگے۔

ت۔ (ہنسکر) ہجور تو دل لگی کرتے ہین صاحب۔

ہ۔ ارے بھئی اسمین دل لگی کی کون بات ہی۔

ت۔ وہ عورت ہجور (حضور) اُس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ نا ہین مل سکتی ہی۔

ہ - اور سنو - ارے عورت سے کیا بحث ہی بھئی

ت - تو ہجور اب مین جاؤن نا - دیر ہوتی ہی -

ہ - ذرا دیر بیٹھو چلے جانا جلدی کیا پڑی ہی - بھئی انکو حلیم تو پلاؤ ذرا -

ت - ہجور - (حضور) کا بھی کیا مجاز ہی -

ہ - یاریی رہجائیگا بس - دو گھڑی ہنس بول لیے ہ

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

بھلا کیون جی اُس عورت کا میان بھی ہی یا نہین یہ بھی کچھ جانتے ہو کہ نہین -

ت - ہان ہجور ہی میان - کیا جانے ہی کہ نہین -

ہ - بھئی یہ کیا پہلے کہا کہ میان ہی - اب کہتے ہو کیا جانے میان ہی کہ نہین ہی -

ت - ہجور کچھ معلوم نہین - ہم تو یہ جانتے ہین کہ اتھو للتوا کے پاس ہی بس -

ہ - مگر اچھی صورت ہی - ع

ہی وہ بت نازک ادا نازک بدن نازک کمر

سیدی - کیا تنبولن ہی میان یا کوئی اور قوم -

ت - تنبولن نہین ہی کبڑن یا شاید منہارن -

راوی - اس منہارن کے لفظ پر قادر آگ ہوگیا اور مارے شرم کے ماتھے پر پسینا آگیا -

سیدی - بھئی اب ہمکو بھی تنبولی کی دُکان کھنی پڑی چین لکھتا ہی مہربان تو سب اپنے بس مین ہوجاتی ہین والدہ گھنٹون بیٹھی مصاحبت کیا کرتی ہین - اب ہم تنبولی کی دکان کھول دینگے جاکے -

ہ - یہان کان پور مین کھولو تو ہمارا بھی مطلب نکلے -

ت - اے ہجور آپکی حکومت یون کیا کم ہی

سیدی - یہان وہ بات کہان - یہان مہربانی کہان - وہ لجت (لذت) ہی اور ہی -

ہ - مہزلون کی فکر ہی یا منہارن کی -

سیدی - منہارن تو ایک تاکی ہی ہنسنے والہ بڑی مزیدار ناز و -

ہ - نازو کون ہی بھئی - اس بچارے قادر کی مان تو نہین ہی اب بچی کھچی بھی نہ چھوڑو گے -

راوی - قادر چپ چاپ پھبتیان سُنا کیا -

ہ - میان قادر یہ تمھارے یار دوست کیسے ہین -

قادر - تھانہ دار صاحب - اللہ نہ کرے کسو پر ایسا وقت پڑے - اب ہمکو سب سُننا پڑتا ہی -

سیدی - تھانہ دار صاحب تو لڑتے ہین ہمکو تم کو اور تم تو ہو پاگل - ابے دو گھڑی ہنستے بولتے ہین ہ - اور کیا میان یہی تو دنیا مین ہی یا کچھ اور -

ق - ہماری تو جان پر بنی ہی اور آپ لوگون کو دل لگی سوجھتی ہی اپنے اوپر پڑے تو معلوم ہو -

سیدی - تم تو ہو پاگل - ارے - ہ

دنیا دو رنگی بکارہ سرائے
کہین کھوب کھوبا کہین ہائے ہائے

اتنے مین ایک اکا سڑک کی جانب جانے لگا - اور قادر اور بھٹیاری نے کہا یہی للتوا ہی -

ہیڈ کانسٹبل نے للکارا - اکا روک لے - اکے والے نے اکا روک لیا - ہیڈ کانسٹبل آگے بڑھے دیکھا کہ بڑھ پڑا ہوا ہی اور پردے کے باہر للتوا بیٹھا ہی سفید بگلے کے پر کی سی دھوتی بہت قیمتی ولایتی ساری - اور شربتی گلابی رنگا ہوا انگرکھا اور جالی لوٹ کا کرتا اور کامدانی

کی نکے دار ٹوپی اور چھوٹے پنجے کا ٹاٹ بافی بوٹ اور عطر مین ڈوبا ہوا۔ گلوری مُنہ مین دبائے ہوے۔

کانسٹبل نے کہا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو

للتوا لونڈا تو تھا ہی ڈر گیا۔ کہا ہجور (حضور) ہم منبولی ہین اور لکھنؤ سے آئے ہین ہمارا کسور (قصور) کیا ہی

ک - یہ تمھارے پاس اور کون بیٹھا ہی۔ مرد ہی یا کوئی عورت ذات -

للتوا - (گھبرا کر) ہجور کسکے پاس میرے پاس مرد بیٹھا ہی

کانسٹبل نے کہا تو پردہ کیون پڑا ہی مرد ہی تو پردہ اٹھادے کہا ہجور مرد نہین ہی

ایک اور کانسٹبل بولا۔ اُس جھوٹ بولت ہے سارے - دیکھو اب معلوم ہوت ہی -

للتوا کانپنے لگا - مگر دل کو قابو مین کر کے کہا - تو معلوم کیا ہوگا۔ کیا کچھ کسی کو مار ڈالا ہی۔ یا ڈاکا مار کے آئے ہین -

ہیڈ کانسٹبل نے مسکرا کر کہا نہین بھئی گھبرو خفا نہ ہو بگڑتے کیون ہو اتنا بتا دو کہ عورت کون ہی -

للتوا - ہجور یہ عورت ہماری آسناؤ ہی -

آسناؤ کے لفظ پر ہیڈ کانسٹبل ہنسا۔ پوچھا اسکا میان کہان ہی۔ کہا ہم ہی اب تو میان ہین اسکے

ہیڈ کانسٹبل نے کہا اچھا اکا ادھر بڑھاؤ انکا چالان ہوگا اب یہ نہ بچینگے۔ چوکی کے بائین طرف ایک درخت کے نیچے اکا کھڑا کیا گیا۔ اور ہیڈ کانسٹبل نے ایک اور کانسٹبل کو تعینات کیا کہ کے والا بھاگ نہ جائے اور نہ سواریان اُترنے پائین

کانسٹبل نے للتوا کو بھی پڑھانی شروع کی کہ اب تم بہت ہی بُرے پھنسے بھیج دیے جاؤ گے کالے پانی -

للتوا کے ہاتھ پانوں پھولنے تو تھے ہی خوشامد کرنے لگا

بھیا ہمکو بچاؤ - دو روپے جیب سے نکالکر اُسکو دیے۔ اُنھون نے ہاتھ گرمائے دو چپرے شاہی پائے -

اب سُنیے اس عورت نے للتوا کو ڈانٹ کر کہا ڈرتا کیون ہی کہ کیون نہین دیتا کہ ہان ہمارے ساتھ بھاگ آئی ہی جو مین جانتی کہ تو اسقدر ڈرپوک ہی تو ہرگز ہرگز تیرے ساتھ نہ آتی - مین ہمیشہ بانکون کے ساتھ رہی ہون - جو بات پیچھے کرتے پیٹھ پیلے جاتے ہین - کیا کیا ہی کسو کے یہان چوری کی - ڈاکہ مارا - کسو کو مار ڈالا - کچھ جھل کر کے بھاگے - پھر اب آخر ڈر کاہے کا ہی -

ہیڈ کانسٹبل نے للتوا سے آن کے کہا کہ بچہ پرائی جورو کو بھگا لائے ہو سیدھے کانے پانی بھیجے جاؤ گے

للتوا ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا - صوبہ دار صاحب مالک ہین آپ - اب تو میری کھتا (خطا) کو معاف کیجے

ہ - تو بھئی اسمین میرا بس کیا ہی - یہ ہے کسکی جورو -

ل - اجی ہجور ابتو ہماری ہی اور کسکی ہی -

ہ - اس عورت سے پوچھو اس لونڈے سے خوش ہی -

عورت - (ع) مین خوش میرا خدا خوش - یہ مجھے چاہے جوتون سے مارے مین اس سے خوش ہون اور میرا میان چاہے سونے کا لقمہ کھلائے مین اُس نکھٹو مُنھڈی کاٹے کی صورت نہ دیکھونگی وہ مواہی کس مرض کی دوا

ہ - واہ بھئی گھبرو خوب رنگ جمایا ہی تمنے - اور تمھارا میان تو یہان آیا ہی کانپور مین ہی -

ع - اللہ کرے اسپر بجلی گرے - جنازہ نکلے اُسکا -

للتوا - ہجور ہمارے پاس یہ پانچ روپے ہین -

ہ - (روپے لیکر) اس سے کیا ہوگا - پانچ تو سپاہیون ہی مین بٹ جائینگے اس عورت کے پاس کچھ زیور ہی -

ع - جی ہان ہی - اس لونڈے کے دم کے لیے سب کچھ موجود ہی جان تک حاضر ہی -

عورت نے پھر للتوا کو ڈانٹ بتائی کہ تو بڑا احمق ہی رے تو آخر ڈرتا کیا ہی - مین روبکاری کرونگی جب اوکھلی مین سر دیا تو موسلون سے کا ہے کا ڈر ہے - تھانہ دار کو بلوا کے مین سمجھا دونگی -

ہیڈ کانسٹبل اکے کے پاس آیا تو ذرا سا پردہ اٹھا کر اُس پری جمال نے اپنا جمال مبین دکھایا دیکھتے ہی کانسٹبل لوٹا ہو گیا - اس حسین نے شوخی کے ساتھ تبسم چتون کر کے کہا کیا کوئی شہر شملہ ہی یا کوئی نمونہی مقرر کیا ہی کیا ہمارے منھ مین زبان نہین ہی ہم روبکاری کرینگے - کانسٹبل نے کہا - مگر یہ بتاؤ کہ تمھارا میان آیا ہی - اُسکو کیونکر ٹال دین کوئی تدبیر بتاؤ -

عورت نے گلوری دے کر کانسٹبل سے کہا میان اُجڑا کون ہی کہا ایک شخص آیا ہی وہ کہتا ہی کہ اُس شخص کی بیوی کو للتوا بھگا لایا ہی - اُسنے کہا (جھوٹا ہی سوا) **للتوا** - ہجور لیے مرتے ہین مجھ کو بن ناحق (ناحق) **عورت** - ہم روبکاری کرینگے جی - واہ وا -

ک - اور اس لونڈے کے پاس کب سے ہو تم -

ع - میری اسپر جان جاتی ہی میرا دل آیا ہی اسپر مین نے ساری دنیا کو اسکے پیچھے چھوڑ دیا ہی یہ بھلا اب مجھ سے چھوٹ سکتا ہی چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے

ک - تم سکو کھلاتی ہو کہ یہ تمکو کھلاتا ہی -

ع - یہ بھڑوا بھلا کیا کھلائیگا ہمکو منھ تو نہ دکھائے پہلے ہم ہی اسکو کھلاتے ہین -

ک - تو اب کچھ ہاتھ تو گرمائین - پانچ روپے تو فقط - یا ہمارے لینگے اور ہم -

للتوا - پہلے ہمارا پیچھا تو چھوڑواؤ -

ک - تمکو کھلائے کون جاتا ہی میان -

ل - تو گرفتار تو ہین چور کی طرح -

ک - پرائی بہو بیٹی بھگا لاؤ اور اوپر سے غراؤ اچھا انصاف ہی جانتے ہو کیا سزا ہی - سیدھے جیتم کو بھیج دیے جاؤ گے بڑا سنگین جرم ہی -

ع - اب تو کسی طرح للتوا کو بچا دیجیے - اللہ جانتا ہی بڑا احسان مانینگے - اگر یہ بچ جائے -

ک - (ہنسکر) کچھ مطلب بھی نکالیگا - یا خالی خولی فقط احسان ہی مانو گی -

ع - سایہ سے خدا اس گھبراہٹ کے صدمے مطلب کی پہلے ہی سے فکر پڑ گئی -

ک - مقدم تو یہی ہی پہلے ہمسے مضبوط وعدہ کرو پھر تمھارا ہو جاؤنگا

ع - (ذرا پردہ اٹھا کر اور حسن گلوسوز دکھا کر) اچھا گھبراتے کیون ہو للتوا کسی طرح بچ جائیے -

خوش گپی

ایک روز نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و مصاحبین کے کوٹھی مین بیٹھے تھے کہ منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے اور ہانپتے ہوئے کمرے مین جا کر کہا یار نواب اسے بھئی کچھ سنا بھائی صاحب غضب ہو گیا اور تم سنو گے تو تمکو بھی بیحد ہوگا دکھ عجب نہین کہ تم سن چکے ہو بڑا ہی ستم ہو گیا - واللہ - کان مین کہو لگا کان مین - یار تمرن ایک بنیولی کے لونڈے کے ساتھ نکل گئی نواب صاحب نے کہا غلط ہی آپ سے کسنے کہا ابھی پرسون تک تو تھی - اور بنیولی کے لونڈے کے ساتھ نکلجانے کی رپٹ لیا میان من ذرا میان آؤ - منشی مہراج بلی خبر لائے ہین کہ تمرن کسی کے ساتھ نکل گئی مین کو بھی تعجب ہوا اور افسوس کے ساتھ کہا حضور یہ تو تھی ہی - مگر تعجب ہی کہ حضور سے جانے والے کو

چھوڑکر بھاگ گئی۔ ہمین یہ خبر صحیح نہین معلوم ہوتی دریافت کرائیے نواب صاحب نے حسین علی کو بلایا اور حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ فرن اسوقت کہان ہین حسین علی نے تھوڑی دیر مین آن کر کہا خاوند مین اسکی دادی کے پاس گیا تھا بس مجھکو دیکھکر رونے لگی فرن پرسون یا نرسون کسی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ بھاگ گیئن۔ سُنا اس لونڈے کو چاہتی ہین اور اُسپر جان دیتی ہین۔ نواب صاحب نے یہ بات سنی اور جب سُن چکے تو کہا چلو خس کم جہان پاک۔

بلبل برداشت آشیان را
گل گفت کہ خس کم وجہان پاک

اگر ہماری ہوکے رہتی تو ہم مالا مال کر دیتے تنبولی کا لونڈا بھلا کیا دیگا۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آغا محمد اطہر اور نواب رونق جنگ تشریف لائے رونق جنگ نے آتے ہی کہا میان جاؤ بس دیکھ لیا تمکو بھی۔ وہ آپکی معشوقہ ایک لونڈے کے ساتھ بھاگ گیئن بی فرن۔ اُسکے گھر مین ماتم ہو رہا ہو اور اُسکا میان قادر کانپور گیا ہو۔ نواب صاحب نے کہا اب اس خبر کی اور بھی تصدیق ہوگئی منشی مہراج بلی نے ہمین خبر دی تھی۔ یار جو صدمہ گذرا اسکا حال بس دل ہی جانتا ہو۔ فرن عورت نہین پری ہو بلکہ پریون سے بھی بڑھکر۔ سن دن نک سک چال ڈھال آنکھین کمر شانے بازو دانت رخسار سراپا سلیقے کا ڈھلا ہوا اور شوخی ہائے رے شوخی۔ شوخی بھی اسکی شوخی کی تم کھاتی ہو۔

اگر کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

مگر واللہ تنبولی والا لونڈا بڑا خوش نصیب ہو۔

وہ پری یکے ساتھ سوتا ہو
جو جس کا پلنگ سستی ہو

آغا محمد اطہر نے کہا بھئی جو ہمکو یہ معلوم ہو کہ وہ بھاگ جائیگی تو ہم زبردستی گھر ڈال لیتے۔ واللہ کیسی حاضر جواب ہو بھائی محمد عسکری نے جب چھیڑخانی کی کہ ہمارے ہاتھ کی چوڑیان بھی ہین تو کس شوخی کے ساتھ جواب دیا کہ آپکے ہاتھ کی چوڑیان پولیس والون کے پاس ہین۔ مگر واللہ ہم اُس تنبولی کے لونڈے کو دیکھنا چاہتے ہین۔

اتنے مین مسخرہ بھی آیا آداب عرض ہو حضور۔ کورنش عرض کرتا ہون حضور۔ غلام نے کل رات کو ایک خواب دیکھا تھا بیان کرنے کے قابل ہو اگر حکم ہو تو عرض کرون حکم ہوا کہ بے تکلف بیان کرو مسخرے نے خواب بیان کیا کہ خداوند مین نے یہ خواب دیکھا۔ خواب کیا دیکھا کہ یہ خواب دیکھا۔ دیکھتا کیا ہون خواب مین کہ مین ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب ہی خواب جو غلام نے کل شب کو دیکھا تھا کہ غلام ایک خواب دیکھ رہا ہو خداوند۔ تو اُس خواب کے بیچ مین یہ کہ اس خواب کے درمیان کے بھیتر کے بیچون بیچ مین یہ کہ خواب دیکھ رہا ہون۔ اور وہ خواب وہی خواب کہ جو مین دیکھتا تھا۔

مہراج ۔ آخر وہ خواب معلوم ہو تو کچھ کیا خواب دیکھا کچھ بیان تو کرو۔

ممن ۔ بس یہی خواب دیکھا کہ واہ مین خواب دیکھا۔

مہراج ۔ (سوچ کر) خواب مین خواب دیکھا! یہ ہماری سمجھ مین نہین آیا خواب مین خواب دیکھنا کیا معنی۔

نواب ۔ ہان صاحب تو آپ نے کل خواب مین خواب دیکھا۔

مسخرہ ۔ یعنی وہ جو خواب آپ نے دیکھا تو کیا دیکھا آپنے یعنی اپنے آپ نے یعنی مین نے حضور کے غلام بلکہ غلام کے غلام کے غلام کیا خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک خواب ہو اور خواب مین یہ دیکھ رہا ہون کہ۔

مہراج بلی اُٹھ کھڑے ہوے کہا بھائی یہان فشار بگڑا جاتا ہی مجھے الجھن ہوتی ہی اور کس مردود کی سمجھ مین آیا ہو کہ یہ کیا بک رہے ہین۔

ممسن۔ای حضور صاف تو ہی اسمین مشکل کیا ہی۔

اختر۔مطلب یہ کہ شب کو خواب کو دیکھا۔بس۔

مہاراج۔اچھا تو کیا خواب دیکھا۔معلوم تو ہو۔

نواب۔تو بھئی کہتے کہتے کہینگے۔

مسخرہ۔ہان پیر و مرشد۔تو مین کیا کہتا تھا۔ہان یاد آیا۔مین نے ایک خواب دیکھا اور اُس خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب یہ تھا۔

آغا۔آپ ہوگئے ہین پاگل۔اور اب مین چپتیا چلونگا دالد مین دھپ لگاؤنگا۔اور زنّاٹے کی دھپ لگاؤنگا۔

مسخرہ۔تو حضور بس۔مین خواب دیکھ چکا جایئے نہین دیکھیئے بس خواب دیکھا کہ ایک خواب ہی۔

مہاراج۔(جھلاکر) ارے تو وہ خواب کیا ہی۔خواب کا حال تو کچھ معلوم ہو۔

مسخرہ۔خواب دیکھا کہ ہم ایک عورت پر عاشق ہین اور عاشق کیا سمجھی بس اُسپر لٹو ہین جان دیتے ہین اُسپر اُسنے ہکدا اپنے ہان بلوایا مگر دہلیز پر قدم بھی نہ رکھنے پائے تھے کہ اُسنے زنّاٹے سے ایک چپت جمائی۔اور چٹاخے کی آواز کوس بھر تک گئی۔اور حضور ایک دفعہ یار لوگون نے اُسی کے دھوکے مین ایک شیدی کے پاس لٹا دیا۔اب ہم چومتے بھی ہین اور بوس وکنار اور پیار بھی کرتے ہین مگر یہ معلوم ہی نہین کہ یار لوگون کا گہرا چکہ چل گیا اور ہم اُلو بنگئے۔

مہاراج بلی کا رنگ فق ہوگیا سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ اسکو کہان سے معلوم ہوگیا مگر اور لوگ نہ سمجھے کہ یہ کس پر ہوئی

نواب محمد عسکری بولے۔یار یہ ملاحی کچھ سمجھ مین نہ آئی۔یہ چپت بازی اور شیدی اسکے معنی۔مسخرے نے مہاراج بلی کی طرف دیکھ کر کہا حضور اُسے دریافت کرین۔کیون منشی مہراج بلی صاحب آپکو کچھ اسکی اصلیت معلوم ہو۔مہراج بلی نے کہا جی نہین مجھے نہین معلوم لوگ چتون سے تاڑ گئے کہ یہ انھین کی سرگذشت ہی نواب صاحب نے بڑا اصرار کیا اور مسخرے کو علیحدہ لیجاکر کہا کہ صاف صاف بتا دو۔

مسخرے نے انکی قلعی کھولی تو محمد عسکری کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فوراً رونق جنگ اور محمد اطہر اور کل حاضرین سے کہا۔اور وہ قہقہہ پڑا کہ مکان گونج اُٹھا۔

ممسن۔لاحول ولا قوۃ۔کیا خاکہ اُڑا ہی۔

مسخرہ۔حضور وہ شیدی والا لطیفہ خوب ہوا۔

نواب۔منشی مہراج بلی صاحب مزاج اقدس حضور کا۔

مسخرہ۔مین بھی آداب عرض کرتا ہون حضور والا۔

مہراج۔(جھلاکر) آپ جھک مارتے ہین۔بس اب زیادہ مخرا پن اچھا نہین معلوم ہوتا۔ع

	اصل بداز خطا خطا نکند

مسخرہ۔سرکار ایک ہوئی۔

مہراج۔ایا زقدر خود بشناس۔یہ تو ابھی سے گستاخ کر دیا۔

مسخرہ۔ع

	کرمہاے تو ما را کرد گستاخ

ممسن۔(ہنسکر) ؎

	چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی

آغا۔آخر شیدی والا مضمون کیا ہی بھئی۔ہم بھی تو سنین یہ معاملہ کیا ہی۔

نواب بھئی اسکی اصلیت کیا ہی آخر وہ شیدی کون

تھا اور تمھاری آنکھین کہان چلی گئی تھین۔

مہراج ۔ اجی سب لغو ہی۔ اور محض جھوٹ۔ آپ بھی مسخرے کی باتون پر جاتے ہین۔

نواب ۔ یار تو تم مجھتے کیون ہو اسکی وجہ کیا ہی؟

آنکھین نہین ملاتے ہین شرمائے جاتے ہین

مسخرہ ۔ حضور اتنا بتا دیجیے کہ نازو نے چپت کیون لگائی کیا قصور کیا ہوا تھا۔

نواب ۔ نازو تو لڑنے بھڑنے والی نہین ہی۔ اسکا تو مزاج بہت ہی اچھا ہی۔

مسخرہ ۔ حضور غالب کہ گئے ہین۔ ؎

دھول دھپا اُس سراپا ناز کا شیوہ نہ تھا
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن

نواب صاحب نے مہراج بلی کو ہزار بار قسمین دین کہ اب صاف صاف بتا دو۔ تمکو نازو کے سر کی قسم۔

مہراج بلی کو مجبور ہو کر اصل حال کہنا پڑا اور اس انداز اور بیساختہ پن کے ساتھ بیان کیا کہ سامعین نے اختیار انکی حماقت پر ہنس پڑے۔

انھون نے اپنی پوری سرگذشت کا نقشہ کھینچ دیا۔ اور سامعین کو سب سے زیادہ لطف انکی شعر خوانی مین آیا کہ شیدی کے گاون پر ہاتھ پھیر کر فرماتے تھے ؎

بھول کر ہی چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے ذرا بھر چاندنی

اور ایکبار ملیحا جت یہ کہتا کہ۔ ؎

شب وصال مین کیا وجہ منھ چھپانے کی
جو ساتھ سوئے تو عاشق سے پھر حیا کیا ہی

مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب اب چاہے بناؤ چاہے اُلو سمجھو ہم تو بنگئے۔

اتنے مین میان اختر آگئے اور کہا خداوند آج ایک خبر مشہور ہوئی ہی خدا کرے غلط ہو۔

نواب ۔ ارے ما خیریت تو ہے خدا خیر کرے آج جو صاحب آتے ہین ایک نئی بات بیان کرتے ہین۔

مہراج ۔ میان اختر صاحب خدا کا واسطہ جلدی کہو طبیعت کو وحشت ہوتی ہی۔

اختر ۔ سُنا ہی کہ وہ چوڑی والی کسی کے ساتھ بھاگ گئی اور بہت معتبر ذریعہ سے سنا ہی۔

نواب صاحب نے ایک آہ سرد کھینچی۔ افسوس۔ مگر از براے خدا یہ ذکر نہ کرو۔ کچھ شعر شاعری کا چرچا ہو بھئی۔

اختر نے کہا حضور تبرکاً ایک شعر سناتا ہون خواجہ وزیر کا شعر ہی یہ شیخ صاحب مرحوم کے شاگرد سے تھے فرماتے ہین۔ ؎

ترچھی نظرون سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

اتنے مین حسین علی نے عرض کیا خداوند ایک بوڑھی چوڑی والی آئی ہی نواب رونق جنگ بہادر سے کچھ عرض کرتا ہی انھون نے کہا بلا لو۔ اُسنے سامنے آکے آداب عرض کیا اور کہا خداوند ہم لوگ شہر چھوڑے دیتے ہین۔ حضور کے زیر سایہ پشتینون سے رہتے ہین کبھی آدھی بات کسو نے نہین کہی اب ہماری بہو بیٹیون پر لوگ ہتا صاف کرنے لگے وہ جو ہماری دو ڈوم شرکت کی بہن ہی۔ اُسی ہی نے یہ گل کھلایا کہ میری بہو کو اس تنبولی کے رنڈے سے الہ اسکو غارت کرے ملوا کے بھگوا دیا اب ہر گھاٹ کے موہرینگے سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہی

عزت گئی آبرو گئی کہین کے نرہے —

رونق — اُس لونڈے کو گرفتار کرادو —

بوڑھی — ای تو سرکار گیا تو ہی کانپور —

رونق — چھوکری وہ شریر اور حسین بھی ہی —

بوڑھی — آفت کا پرکالہ ہی سرکار مگر ہماری تو عزت آبرو سب خاک مین ملگئی اب ہم زہر کھاکے سو رہینگے حضور مہربانی کرین ہمارے حال پر —

نواب رونق جنگ نے للتوا تنبولی کے باپ کو بلوایا اور قمرن کی ساس سے کہا تم بیٹھو ہم ابھی ابھی فیصلہ کیے دیتے ہین — تھوڑی دیر مین حسین علی خدمتگار نے آکے کہا حضور وہ اُس لونڈے کا باپ آیا ہی — کہا سامنے بلاؤ — دیبی تنبولی نے جھک کر سلام کیا اور کہا حضور غلام حاضر ہی —

رونق — ارے تیرا لڑکا للتوا کہان گیا ہی —

دیبی — ہجور وہ تو کھراب (خراب) ہوگیا — اب مین کیا کرون ہجور بس وہ اُسکے پیچھے پڑا ہی —

رونق — کیا اسکو لیکے بھاگ گیا کہین — ؟ —

دیبی — سرکار وہ اسپر لٹو ہی اور یہ اُسپر —

رونق — اور اُس چھوکری کا میان کہان ہی —

دیبی — اُسکا میان کانپور گیا ہی — اور لونڈا ابھی پکڑ جائیگا — جو اُسکے کرمون کا بدا ہوگا وہ ادا ہوگا — ہجور (حضور) اب لے اِسکو غلام (غلام) کیا کرے بھلا

رونق — اچھا اب للتوا ہی کہان — کانپور مین

دیبی — ہجور کوئی کہتا ہی کانپور کوئی کہتا ہی ڈلی — اب لے ہم کیا کہین سرکار کچھ بنائے بنین بنتی —

رونق — کچھ پتا معلوم ہو تو ہم تدارک کرین اچھا تم جاؤ محلے مین ایسا نہ ہونا چاہیے —

دیبی رخصت ہوا تو رونق جنگ نے قمرن کی ساس کو بلوایا اور کہا بیٹھ کر کے کھانا اچھا — جلدی مین کام بگڑ جاتا ہی اب مین اسوقت دو سو جوتے اس تنبولی پر پڑوا سکتا تھا مگر فائدہ کیا — سکا کیا قصور ہی — قادر کو کانپور سے آلینے دو — اگر کانپور مین ملگیا تو سبحان اللہ — قمرن بھی ملجائیگی اور وہ بھی گرفتار ہوجائیگا اور اگر نہ ملا تو پھر کوئی اور تدبیر کیجائیگی —

قمرن کی ساس نے انکو دعائین دین اور رخصت ہوئی — آغا محمد اطہر نے محمد عسکری سے کہا یار تمھارا وہ گھڑی کا شغل گیا مگر دل کا ملجانا بھی کیا بری بلا ہی لے غضب خدا کا تم ایسے سے ملاقات ہوا در ایک تنبولی کے ساتھ بھاگ جائے —

نواب محمد عسکری جواب دینے کو تھے کہ حسین علی نے تین بار سلام کرکے عرض کیا سرکار ایک ڈولی آئی ہی اور وہ عورت کہتی ہی کہ سرکار سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہی اور کچھ عرض کرنا ہی بہت ضروری بات ہے —

نواب — ایک ڈولی آئی ہی کون ہی بھئی —

ممن — خدا کرے قمرن ہو — یا خدا قمرن ہی ہو —

اختر — حضور بیسون بسوسے قمرن ہی ہونگی —

آغا — اچھا بلواؤ نا — کہو تشریف لائیے —

نواب — بلالو مگر ذرا پردہ کردو — اور اس کمرے مین لے جاؤ — کہو نواب صاحب آتے ہین —

آغا — اجی یہان ہی بلواؤ — تم تو واہی ہو —

حسین علی نے دروازے کے پاس ڈولی لگائی اور ڈولی سے ایک بہری اتری اور چھما چھم کی آواز نے کل حاضرین کو از خود رفتہ کردیا — رونق جنگ کے منھ سے یہ کلمہ بیساختہ نکلگیا

(آنے والی) جماعت کو دیکھکر ذرا چھجکی تو محمد عسکری نے کہا یہ سب بے تکلف دوست اور رازدار ہین آپ کچھ خوف نہ کیجیے بے تامل تشریف لائیے ——

یہ پری پیکر مُنہ کو دوپٹے سے چھپائے ہوئے اٹھلاتی ہوئی شوخی کے ساتھ ایک کمرے مین چلی گئی اور وہان جاکر دروازہ بند کرلیا اب سب حیران کہ یا الٰہی یہ کون ہر حسین علی سے نواب صاحب نے پوچھا ارے یہ کون ہین۔ اُسنے کہا سرکار مین نے صورت بھی دیکھی کیا جانے کون ہین مگر ہاتھ پانون البتہ دیکھے کوئی پری چہم قبول صورت عورت ہی اور ابھی بہت کم سن معلوم ہوتی ہی۔

محمد عسکری کو شوق دیدار چرایا۔ آغا محمد اطہر اور محمد عسکری اُٹھے اور دوسرے راستے سے کمرے مین گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک چاند کا ٹکڑا جلوہ افگن ہی۔ نواب کو دیکھکر کہا کیون حضور یہ بیہوشی اسقدر کا بے فائدہ ہونا آپکو زیبا نہین ہی۔ پان کے لالچ نے ان دونون کا خون کیا محمد عسکری نے کہا صاحب آپکین ہمارا کیا قصور ہی یہ سب تم لوگون کی سمجھ کا قصور ہی۔ وہ رشک پری بولی بس بس خاموش رہیے قیل وقال بے سود ہی اپنی اس سمجھ پر رائی نون اُتروا ڈالیے آپ بھی ماشاء اللہ سے کتے سمجھدار ہین۔ آپکین ہمارا کیا قصور ہی۔ آخر کچھ معلوم بھی تو ہو۔

آغا محمد اطہر کی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا گفتگو ہو رہی ہی اور یہ بلائے بے درمان آفت جان آشوب دوران کون ہی۔ کان مین کہا نواب یار یہ کون ہی۔ اسکا نام تو بتاؤ۔ انھون نے کہا یار (ٹھنڈی سانس بھرکر) نام نہ پوچھو

کسی کی محرم آب رواں کی یاد آئی ہی
حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا

ہائے کل رات کو کسی مردود ہی کو کل آئی ہوگی۔ واللہ تمام شب جاگتا اور تڑپتا رہا۔

شب فراق مین مجھ کو سُلانے آیا تھا
جگایا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا

آغا محمد اطہر نے اس رشک حور سے پوچھا حضور کا نام کیا ہی اُسنے نیکمی چتون کرکے کہا ہم نامحرم سے بات کرنا حرام سمجھتے ہین نواب کے ملاحظہ سے ہمنے یہ بھی گوارا کیا کہ آپ یہان بیٹھین پر نہ ہم ہوبٹیا ان کمین نامحرم کو صورت دکھاتے ہین۔ مگر آپ بھی ماشاء اللہ سے کسقدر کے بیباک ہین کہ جان نہ پہچان خالہ جی سلام۔ یہ خالہ جی کا لفظ سُنکر محمد عسکری کے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑکے آغا محمد اطہر بہت ہنی چھپیے ——

نواب صاحب نے کہا بھئی یہ فقرہ بندہ پورے جلسے کے سامنے کیگا چاہے آپ بگڑ ہی کیون نہ جائیے کچھ پرواہ نہین کیا کہی ہی واللہ ——

آغا محمد اطہر بہت ہنی چھپیے۔ کہا کیون بی صاحب بیوجہ نے بسبب کسی بھلے مانس پر پھبتی کہنا کونسی بھلمنسی ہی اس رشک حور نے تمقمہ لگاکر جواب دیا جب سے انگریزی ہوئی جسے دیکھو بھلے مانس بنا جاتا ہی۔ نائی بھی اپنے آپکو بھلے مانس کہتا ہی اور چمار بھی ——

نواب صاحب نے کہا یہ دوسری ہوئی بھئی تم ان سے جیت نہ پاؤگے یہ بڑی طرار ہین۔ یہ نوک جھونک مین کیا جانے کیا کیا کہ جائینگی ——

آغا۔ بھائی صاحب ہم تو اچھی صورت کے عاشق ہین۔ انکی دوگالیان بھی سہ لینگے ——

عورت۔ جی ہان دودھاری گائے کی دو لاتین بھی انسان سہ لیتا ہی کہ دو لاتین کھاکے دودھ تو پینے مین آئیگا۔

نواب ۔ (قہقہہ لگاکر) واہ رتیسری ہوئی ۔

عورت ۔ اب ذری خاموش ہوے آپ ۔

آغا ۔ بھئی واللہ قافیہ تنگ کر دیا اس عورت نے

نواب ۔ ابھی تمنے سُنا ہی کیا ہو ۔ یہ بڑی زبان دراز ہین جواب مین تو کبھی چوکتی ہی نہین ہین ۔

نواب رونق جنگ اور مہراج بلی اور حاضرین جلسہ دنگ تھے کہ یہ کون عورت ہو اور یہان کیا کرنے آئی ہو ۔ اور یہ اتنی دیر تک محمد عسکری اور آغا کیا کر رہے ہین ۔

مہراج بلی نے دروازے کے پاس جاکر کہا ارے میان کیا سو رہے ۔ بھلا یہ کون بھل منسی ہو ۔ کہ دو چار رئیسون کو چھوڑ کر چلا جائے ۔ ع

طاقت مہمان نداشت خانہ بہمان گزاشت

نواب صاحب نے کہا بھئی عجیب قسم کے آدمی ہو ۔ زنانے مین چلے آتے ہو ۔

مہراج بلی نے ہنسکر جواب دیا کہ مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ کے میان کی عورتین ڈولی پر چڑھ چڑھ کر اس آزادی کے ساتھ گھوما کرتی ہین ۔

نواب صاحب نے اُس پری پیکر سے کہا اب تم گھر مین جاکے ٹھیرو مین تھوڑی دیر مین آتا ہون سامنے کان مین کہا تم بھی کتنے سیدھے آدمی ہو ۔ مین یہان اس وقت کیا تم سے چُہل کرنے آئی تھی مین اسلیے آئی ہون کہ سب کے سامنے لوگون کو معلوم ہوجائے کہ (یہ کہکر کچھ کان مین چپکے سے کہا) نواب صاحب نے کہا مین سمجھ گیا ۔ کیون جی آغا مہراج بلی اور رونق جنگ سے کیا پردہ ہو بلا بھی لو ۔ آغا محمد اطہر نے ان دونون کو بلایا ۔ رونق جنگ تو اُس قمر طلعت کو دیکھ کر مُسکرانے لگے ۔ مگر مہراج بلی کا خون خشک ہوگیا ۔

نواب ۔ ارے ہان واللہ خوب یاد آیا (قہقہہ لگاکر) منشی مہراج بلی صاحب حضور انسے واقف ہین ۔

مہراج ۔ جی نہین مجھ سے انسے کبھی کی ملاقات نہین ہو ۔ مین انکی صورت سے بھی واقف نہین ۔

عورت ۔ کیا منحوس بلائی بنے بیٹھے ہین ۔ سواد غارت

رونق ۔ بھئی یہ تو کچھ اور ہی گفتگو ہونے لگی واللہ یہ تو کچھ اور ہی معاملہ ہو ۔

نواب ۔ ارے میان ذرا گل خیرو کو تو بلاؤ ۔

آغا ۔ (دروازہ کھولکر) چڈا گل خیرو بیان آؤ

مسخرہ ۔ حاضر ہوا خداوند ۔ آداب عرض کرتا ہون ۔

نواب ۔ میان اس عورت کو بھی پہچانتے ہو ۔ بی نائنہ یہی ہین ۔

مسخرہ ۔ (ذرا غور سے دیکھکر) اخاہ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب کی زوجہ مکرمہ ۔

نواب ۔ جی ہان منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی ہین ۔

نازو ۔ مین صدقے کردون اسکی جورو کو اپنے اوپر سے ۔

راوی ۔ اس فقرے پر محمد عسکری اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اپنے اپنے دل مین سوچنے لگے کہ ہم لوگون کی آوارگی اس درجہ بڑھی ہوئی ہو کہ یہ بازاری عورتین اس گستاخی اور توہین سے ہماری بیوی کی نسبت بیہودہ بکتی ہین اور ہم سنتے ہین بڑی شرم کی بات ہو ۔

نازو نے صاف صاف کہدیا کہ مجھ کو اُنھون نے اپنے مکان پر بلایا تھا اور وہان ایک بوسے کے عوض مین مجھے بیس روپے کا نوٹ دیا مگر وہ نوٹ جعلی تھا بس مین جھلائی ہوئی تو یہی ہی جیسے ہی دوسرے دن آئے مین نے وہ

ٹیپ جمائی کہ یاد ہی کرتے ہونگے۔

مہراج بلی انتہا سے زیادہ چھیلے مگر چپ تھے ورویش بر جان درویش۔

اختر نے کہا سرکار حضور کو یاد ہوگا کہ کچھ شعر منشی مہراج بلی کی شان مین موزون کیے گئے تھے۔

ٹیپ لگا کر ناز و بولی بیاہ ابلے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اب نہ کہیے گا کہ شعرا للا مذاالرحمن نہین ہین جو کہا وہی ہوا ٹیپ پڑ ہی گئی۔ مسخرے نے کہا خداوند ٹیپ تک تو خیریت ہی شعر ہوا تھا۔

جوتا لیکر ناز و بولی بیاہ ابلے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

مہراج — نہین — ۶

دور ہو نگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

راوی — ہے سبحان اللہ واللہ بے غیرت ہو تو ایسا۔ اپنے آپ بتاتے ہین کہ این جانب کی شان مین یہ کہا گیا تھا بیوقوفی اور بے غیرتی کی انتہا ہوگئی۔

رونق جنگ نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا کہ ہم تو ایسے ہی دوستون سے خوش ہوتے ہین جیسے یہ مہراج بلی ہین کہ صاف صاف کل حال بیان کردیا۔ دوستون سے چھپانا کیا معنی اب ہمکو لازم آیا کہ ناز و کو اور انکو میان بیوی کرادین۔

مہراج بلی نے رونق جنگ کے قدمون پر ٹوپی رکھدی یار جو کہے خرچین اس سے اقرار نامہ لکھوالو اور ہم بھی اقرار نامہ لکھ دینگے کہ عمر بھر ہم بنا ہینگے۔ یہ ہم سے بے وجہ بے سبب ناراض ہین (ناز و کے قدمون پر ٹوپی رکھکر) پیاری جانی ذرا تو رحم کر۔ ناز و نے ٹوپی کو ٹھوکر دی چل ہٹ مواجعلیہ فیل کرنا بہت آتا ہے۔ کیا دودھ پیتے بچون کی طرح مچل گیا۔ روٹی نہ کپڑا سنیست میست کا بجرا۔ مین آئی تھی اپنا درد دکھ کہنے اس مونڈی کاٹے کو کس نے بلایا۔ نواب صاحب اب ہم کیا کرین تمہین کو کسی طرح سے ڈھونڈ وائیے ہماری تو ناک کٹ گئی عزت آبرو گئی کہین کے نہ رہے۔ تمام برادری مین بدنامی ہوئی۔ یہ بھی تقدیر مین بدا تھا۔

رونق — اُس لونڈیا کی چتون ہی سے آدمی تاڑ جائے کہ بد وضع اور خراب ہے۔

ناز و — حضور کہنے کو جسکا جی چاہے کہے مگر آج تک کبھی کسی کو آنکھ اُٹھا کر نہین دیکھا۔ مگر اس تنبولی رنڈے لونڈے سے اللہ سمجھے۔

آغا — کیا کچھ خوبصورت لونڈا ہے۔ ہوگا حسین ضرور۔

ناز و — حضور نمکین بہت ہے۔ اور ابھی گبھرو ہے گا

آغا — تمہاری بھی اُسپہ نظر پڑی تھی کبھی — کیون ناز و۔

ناز و — (تنک کر) آپ تو دل لگی کرتے ہین۔

آغا — اچھا اس بات کا جواب دیدو تو پھر دل لگی کرینگے بولو کیا گونگی ہو۔

مہراج — اِن لوگون سے کیا ہنستی بولتی ہین مگر ہم سے ہمیشہ خفا ہی رہتی ہین اسکا کیا سبب ہے۔

ناز و — تم اسی قابل ہو۔ مواجعلیا۔

نواب — بھئی یہ آخر تمنے نوٹ بدل کے کیون دیا۔

مہراج — بھائی صاحب مین انگریزی وانگریزی تو جانتا نہین بس دھوکا کھا گیا۔

نواب — ایسے نادان بھی نہین ہو سمجھ لیا کیا معنی۔

مہراج — بھئی والہ بھولے سے اور دھوکے سے دے دیا۔ ان ہی کے سر کی قسم۔

نازو — اوجل جھوٹے موے جلیلے — ایسے ننھے ہین بھولے سے سو کا نہ دیدیا۔ ہم سے اڑتے ہو۔

نواب — تریا چلتر سنتے تھے — مگر یہ مردون کا چلتر آپ ہی کا حصہ تھا۔ ع

زنان را کید بائے بس عظیم ست

مسخرہ — خداوندیہ نازو ہی سی سیدھی سادی عورت تحمل کر سکتی ہو ورنہ دوسری ہوتی تو معاذ اللہ توبہ ہی بھلی لیکے جوتا ایک بیس لگاتی —

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نازو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے نواب محمد عسکری نے آنسو پوچھے اور کہا گھبراؤ نہین ہم کوئی ایسی تدبیر بتا دینگے کہ تیر بہدف ہوگی قمرن کے بھاگ جانے اور نکل جانے کا ہمکو بھی بڑا رنج ہی۔ قادر کانپور سے آجائے تو پھر ہم اپنے طور پر کوشش کرین — بڑا غضب کر گیا ظالم — اور قمرن کی عقل پر یہ کیا پتھر پڑ گئے کہ تینولی کے لونڈے نیچ قوم پر ریجھی اور ایسا ریجھی کہ گھر بار عزیز اقارب سبھون تک کو چھوڑا اور دھتا بولایا۔ عورت کی عقل کیا — جھانسے مین آگئی۔ ہم تو اس فکر مین تھے کہ اسکے واسطے کوئی عمدہ فکر کرین سنتے ہین کہ آپ چلدین دشمن عقل چھا تم جاؤ ہم فکر سے غافل نہین ہین — مگر ایک شرط سے جانے دیتے ہین مہراج بلی سے ذرا ہنس بول لو نازو نے انگوٹھا دکھایا اور ڈولی بلوا کے سوار ہو گئی —

مسٹر فریزر اور ہندی

اس سین کو یہان ہی پر چھوڑتے ہین اب سنیے آنریبل قمر کاب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ نے حال

خانۂ باغ مین صبح کے وقت ٹہلتے تھے اور صاحبون مین صرف دار وغہ ساتھ تھا اور کوئی نہ تھا۔

اتنے مین ممن آیا۔ آداب عرض کیا کہا حضور نینی تال سے میرے ایک دوست آئے ہین اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ مسٹر فریزر صاحب نے حضور کے دشمنون کا بڑا خاکہ اُڑایا ہی اور سب صاحب لوگون سے ہجو کرتے تھے اور کئی ہندوستانیون سے آپکا نام لیکر شکایت کی —

حضور غلام کو بڑا رنج بلکہ صدمہ ہوا خداوند — مگر قہر درویش بر جان درویش — ان لوگون کے سامنے کسی کی کا ہے کو چلنے پاویگی یہ تو بڑے غضب کی بات ہی نواب صاحب کو یہ خبر سنکر بڑا رنج ہوا۔ کہا اپنے دوست کو ذرا یہان لا سکتے ہو ہم اُنسے کچھ پوچھینگے —

ممن — حضور ابھی بڑے معقول آدمی ہین —

یہ کہکر ممن جاکے اپنے دوست شیخ مبارک علی کو بلا لایا۔ اُنھون نے نواب صاحب کو سلام کیا اور کہا حضور کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا تھا۔ نینی تال مین حضور کا نام سُنا تھا اور حضور کے گھوڑون پر فریزر صاحب کو سوار دیکھا تھا مگر بڑا خاکہ اُڑاتے ہین — توبہ ہی بھلی ہی —

ایک اخبار نے بھی حضور کے خلاف مضمون لکھا تھا وہ اخبار بندہ لیتا آیا ہی (اخبار نکال کر دیا) —

نواب صاحب نے داروغہ کو دیا اور کہا پڑھکر سناؤ — مضمون اخبار سننے کے قابل ہی — وہ یہ تھا

ہندوستان اور یورپین

چو از تو مے یکے بیدانشی کرد	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی کہ گادی در علف زار	بیالاید ہمہ گاوان دہ را

یہ سچ مگر انسان کو افراط و تفریط کا خیال رکھنا چاہیے

ماحصل اس تمہید کا یہ ہو کہ آج کل مسٹر فریزر صاحب ایک یورپین جنٹلمین یہان تشریف لائے ہوے ہین اور وہ علانیہ فرماتے ہین کہ انکو اب ہندیون کے قول و فعل اور وعدے اور اقرار اور عہد و پیمان کا بالکل اعتبار نہین ہو سکا سبب صاحب بہادر یہ بتاتے ہین کہ محمد عسکری نامے کسی نواب صاحب نے انسے وعدہ کیا تھا کہ صاحب کے ہمراہ نینی تال آئینگے اور یہی وعدہ کیا تھا کہ اپنے دوست کی کوٹھی صاحب بہادر کے لیے سجوا دینگے چنانچہ اسی قول پر بھروسا کر کے صاحب بہادر نے اپنے قیام نینی تال کا بندوبست نہین کیا مگر جب شام کو روانہ ہوے تو نواب صاحب مسٹر فریزر صاحب سے نہ ملے اور نہ مکان کا کچھ انتظام کیا اس سے صاحب بہادر کو نینی تال مین پہلے روز ذرا تکلیف ہوئی اسی بنیاد پر صاحب بہادر کو کل ہندوستانیون کے قول کا بھروسا جاتا رہا ہمین نہین معلوم کہ یہ حرکت صحیح ہو کہ نواب صاحب نے انکو دھوکا دیا۔ مگر کیا ممکن نہین ہو کہ نواب صاحب اُس روز علیل ہوگئے ہون یا کوئی خاص سبب مانع روانگی ہوا ہو اور اگر واقعی اُنسے غلطی بھی ہوئی تو کیا اس سے کل ہندوستانیون کے چال چلن پر دھبا لگتا ہو۔ سنا کہ نینی تال کے ایک ہوٹل مین مسٹر فریزر صاحب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اتفاق سے ایک بنگالی بابو صاحب بھی وہان پہونچے اور حکم فرمایا کہ ہمارے واسطے مرغ کے کٹلس تیار ہون۔ اِسپر صاحب ممدوح نے ہوٹل کے منیجر کو کہ وہ بھی یورپین مین بلوایا اور کہا کہ اگر ہم جانتے کہ اس ہوٹل مین ہندوستانی بھی آتے ہین تو ہم ہرگز یہان نہ آتے یا تو انکو اُٹھا دو یا ہمکو۔ منیجر نے کہا آپ خود انصاف فرمائیے کہ ہم دکاندار آدمی بھلا یہ کیونکر ممکن ہو کہ ایک شریف یورپین جنٹلمین آئے اور ہم اُسکو کہین تو یہان سے نکلجا۔ یہ غیر ممکن ہو ہمارے نزدیک آپ اور وہ دونون برابر ہین۔ یہ بابو بڑا نامی وکیل ہو۔ اور ہزار بارہ سو روپے کی آمدنی ہو۔ ہمکو جو شخص روپیہ دیگا اُسکو ہم کھانا پینا شراب برف جو مانگیگا وہ دینگے مگر ہان ایک میلے کچیلے آدمی کو نہین آنے دے سکتے دوسرے کسی اور فاحشہ بازاری عورت کو۔

یہ گفتگو بابو صاحب نے سنی اور ہنسے مسکرا کر کہا کہ مین کلکتے مین بڑے بڑے ہوٹلون مین کھاتا ہون۔ سیسنبر کے ہوٹل اور ہوٹل دی یورپ اور گرینڈ اسٹرن ہوٹل اور فرنچ ہوٹل بڑے بڑے نامی ہوٹلون مین میں نے کھانا ہن اور کھانا کھایا ہو اور بڑے بڑے جلیل القدر عہدہ داروں کے ساتھ کھانا کھایا ہو مگر یہ اعتراض کسی نے نہین جمایا تھا

فریزر صاحب نے کہا دل بابو ہم ہندوستانیون کا بہت بڑا دوست تھا اور اُنسے ملتا جلتا بہت تھا۔ مگر اب ہمکو معلوم ہو گیا کہ ہندوستانی اس قابل نہین ہو کہ ہم اُن سے ملے ہم نے بڑا دھوکا کھایا ہو۔

بابو۔ مین جانتا ہون آپ کو تربیت یافتہ ہندیون سے سابقہ نہین پڑا ہو۔

ف۔ ہمین خود نہین منظور ہو کسواسطے کہ تربیت یافتہ ہندی ذرا سرکش ہوتے ہین۔

ب۔ کیا آپ بھی اعلےٰ درجہ کی تعلیم کے خلاف ہین۔

ف۔ بالکل آپ لوگ تعلیم پاکر گالیان دینے لگتے ہین۔ البرٹ بل اور لوکل سلف گورنمنٹ کے لیے جھگڑتے ہین۔

ب۔ ظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آپ کنسرویٹو ہین اسوجہ سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہین پسند کرتے۔

ف جینک۔ ہم گلیڈ اسٹون کی جماعت کے نہین ہین ہم

برل فوقہ کو بہت برا سمجھتے ہین۔

ب۔ مین گلیڈاسٹون نہین ہون وہ ہمارے ہندوستان کے بڑے بہی خواہ ہین۔

ف۔ ہندوستان کا نام بھی ہم لوگ کبھی پارلیمنٹ مین نہین لیتے تھے مگر اس بوڑھے برامیٹ اور فاسٹ نے ہندوستان ہندوستان ہندوستان غل مچانا شروع کیا۔

ب۔ اب تو مسٹر گھوس پارلیمنٹ کی ممبری کی کوشش کر رہے ہین۔

ف۔ یہ پاگل پنا ہی کبھی نہین ہو سکتا۔

ب۔ ہان ابھی تو نہین ممکن ہی۔ مگر ہوگا ضرور۔

ف۔ ہزار برس تک نہین ممکن ہی ہرگز نہین۔

ب۔ راجہ رامپال سنگھ صاحب کالے کا نکڑوالے بھی کوشش کرتے ہین اور مسٹر گھوس بھی کوشش کرتے ہین۔

ب۔ جب آپ جلال الدین اکبر شاہ ہونے کی درخواست دینگے تب ہم بھی پارلیمنٹ کے ممبر ہونے کی کوشش کرینگے۔

ف۔ دیکھو صاحب یہ کلمہ آپ نے بہت سخت کہا لیکن اگر انگریزی خوان نہ ہوتے تو کبھی آپ کو اسقدر جرأت نہوتی۔ آپ ایم۔ اے ہین۔

ب۔ مین۔ بی۔ اے۔ بی۔ ال ہون کلکتہ یونیورسٹی کا۔

ف۔ ہم سمجھ گئے تھے۔ جو اعلےٰ تعلیم آپ نے نہ پائی ہوتی تو ہرگز آپ اسقدر سخت جواب نہ دیتے۔

ب۔ تو اسی سبب سے آپ نے یہ رائے قائم کی کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہ دی جائے۔

ف۔ بیشک۔ بس آپ لوگون کو ریڈر نمبر ۳۔ تک پڑھنا کافی ہی زیادہ کی ضرورت نہین ہی بس کرانی خانے کا کام۔

ب۔ اگر آپ کا اختیار ہو تو ہندوستانیون کے ساتھ یہی برتاؤ کرین!۔ افسوس۔

ف۔ بھلا آپ ریل کے کس درجہ مین سفر کرتے ہین۔

ب۔ فرسٹ کلاس مین۔ یہ کیون پوچھا آپ نے۔

ف۔ اچھا آپ ہی انصاف سے کہین کہ یورپین اگر آپ کے درجہ مین بیٹھا ہو تو آپ کو کسقدر تکلیف ہو۔

ب۔ مین اس درجے سے بھاگ جاؤن۔ مجھے تو نشہ ہو کہ ایسا نہو کہ کہین شراب پی کے بگڑ جائے۔

ف۔ (ہنسکر) آپ لوگ ڈرپوک ہوتے ہین۔

ب۔ ڈرپوک نہین ہوتے۔ بلکہ یہ وجہ ہی کہ حرامزادے سے سب ڈرتے ہین۔

ف۔ (قہقہہ لگاکر) اردو خوان آدمی یا پرانے فشن کا آدمی کبھی اس بے تکلفی سے بات نہ کرتا۔

ب۔ مجھے ہمیشہ انگریزون ہی سے صحبت رہی ہی اور مین بالکل مسٹر یورپین کے بسر کرتا ہون۔

مسٹر فریزر نے اور بھی کئی باتین ہندوستانیون کے خلاف بیان کین اور کہا ہمارے ان احباب کی رائے واقعی صحیح تھی جنھون نے ہمسے کہا تھا کہ ہندی اور اہل یوروپین کا میل جول ہرگز نہین ہو سکتا یہ ممکن نہین کہ ہندوستانی آدمی اور یوروپین باہم ملکر رہ سکین ممکن نہین کہ جس بنگلے یا کوٹھی مین انگریز رہتا ہو اسمین ہندی رہے اور یوروپین کے خلاف نہ گذرے آپ لوگون کا قاعدہ ہی کہ ایک شخص اخبار خریدیگا تو سو آدمی اسکو پڑھینگے اور ہم اگر تین انگریز ایک کوٹھی مین رہتے ہونگے تو تینون کے پاس علحدہ علحدہ پرچہ آئیگا۔

بابو صاحب نے جوابدیا ہم لوگون کو اخبار بینی کا اسقدر

شوق نہین ہی جسقدر آپ لوگون کو ہی لیکن تربیت یافتہ ہندیون مین البتہ مطالعۂ اخبار کا چرچا اور شوق ہے کوئی ہندوستانی ایسا نہین جو اخبار نہ پڑھتا ہو۔ ہر شہر اور اکثر قصبون مین ایسے جلسے قائم ہوے ہین جنمین اخبار آتے ہین اور لوگ جمع ہوتے ہین اور بڑے شوق سے پڑھتے ہین اُن لوگون مین ابھی بہت چرچا نہین ہی جو انگریزی نہین پڑھے ہین۔ ورنہ انگریزی خوان جتنے ہین سب پڑھتے ہین۔ شاذ ہی ایسے ہونگے جو نہ پڑھے ہونگے مگر آپ نے تو ایک نواب صاحب کی حرکات پر سب کو قیاس کر لیا اور یہ صحیح نہین ہی اگر مین آپکی کوٹھی پر رہون تو آپ کو ذرا فرق نہ معلوم ہو کہ ہندی رہتا ہی یا انگریز۔ ممکن نہین اگر تربیت یافتہ ہندیون سے ملاقات ہو تو یہ خیال دور ہو جاے۔

مسٹر فوینر صاحب نے کہا ایک روز بدقسمتی سے ہمارا اور ایک ہندوستانی کا ریل گاڑی مین ساتھ ہوا ایسا میر آدمی تھا مگر ہمارا جی چاہتا تھا کہ ہم گاڑی سے پھاند پڑے۔ اُسکے کپڑون سے بو آتی تھی اُسنے عطر لگایا تھا۔ مگر چھچھوندر کی سی بو آتی تھی شاید حنا کا عطر تھا۔ ہماری طبیعت بہت گھبرائی۔ بابو صاحب اس فقرے پر بہت ہنسے کہا میری سمجھ مین نہین آتا کہ آپ لوگ ہندوستانی عطر کو اسقدر بُرا کیون سمجھتے ہین۔ آپکے عطر کی بھلا اس عطر کے سامنے کیا حقیقت ہی۔ مگر کیا معلوم کیا سبب ہی کہ آپ لوگ عموماً اس عطر سے نفرت کرتے ہین

ف۔ اور کھٹمل کا بو آتی ہی سر گھومنے لگتا ہی۔ بڑی بُری چیز ہی بالکل خراب۔ چکنائی ہوتی ہی۔

ب۔ جی ہان کھٹمل سے بھی بُری بو آتی ہی۔

ف۔ بابو ہینے چنبیلی اور حنا اور برگ حنا اور ریوتے کا عطر سونگھا کوئی عطر باقی نہین رہا مگر سب بدبودار کسی مین اچھا ہو نہین آیا۔

ب۔ آپ اپنی قوت شامہ کا علاج کرین۔

ف۔ دل ہم نہین جانتے کہ عطر کا قصور ہی یا ہماری قوت شامہ کا قصور ہی۔

ب۔ نہین عطر ہی کا قصور ہی۔ افسوس ہی کہ آپ لوگون کی قوت شامہ ہم لوگون کی قوت شامہ سے بالکل مختلف ہی۔ ہم جب کبھی اپنے یہان کا عطر سونگھتے ہین تو جی خوش ہو جاتا ہی اور طبیعت بشاش ہو جاتی ہی۔

ف۔ بابو صاحب ہمکو اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی دے تو بھی ہم نہین سونگھ سکتے۔

ب۔ (دل مین ہنسکر) بھولے سے بھی نہ سونگھیگا بدبودار چیز ہی۔

ف۔ آپ نے کبھی نپیر کا استعمال کیا ہی کس قدر عمدہ اور خوشبودار شی ہی۔

ب۔ ای ہی۔ اُس سے بڑھکر بدبو کی چیز کوئی نہین ہم ہوٹلون مین برسون سے کھاتے آئے ہین۔ مگر نپیر سی بھی بدبودار شی کبھی نہین دیکھی۔

ف۔ نپیر اور بدبودار شی۔ بس انتہا ہی۔ آپکے حقے کی خوشبو کتنی اچھی ہوتی ہی۔

ب۔ ہان!!!۔ اب آپ کو حقے پر بھی اعتراض ہی آپ کے چرٹ مین خوشبو آتی ہی۔ اور ہمارا حقہ بدبودار چیز ہی آپ نے یہان کا تمباکو سونگھا ہی نہین بڑے بڑے علما کی راے ہے کہ تمباکو فی نفسہ سنکھیا ہے مگر استعمال کے سبب سے نہین معلوم ہوتا اور چرٹ کو حقے پر ترجیح ہی۔

ف۔ ہم اس گفتگو کو ہرگز نہین سمجھ سکتے نہین معلوم آپ یہ کونسی نظیر کرتے ہین۔

بابو صاحب نے کہا افسوس ہو کہ آپکو کسی تربیت یافتہ ہندوستانی کی صحبت نہین ہوئی ورنہ آپ ہم لوگون کو اسقدر ذلیل و خوار ہرگز ہرگز نہ سمجھتے آپ کے نزدیک تو نزدیک تو کوئی ہندی اعتبار کے قابل نہین ہو مگر یہ آپکی غلطی ہو۔ ہندوستانیون مین ایسے آدمی بھی بہت سے پائینگے جو انگریزی داب و آداب سے بخوبی واقف ہین

فریزر صاحب مسکرائے اور منھ بناکر بولے۔ دل ہمسے اور نواب محمد عسکری سے بہت دن کی ملاقات ہو اور ہم اُس کو بہت اچھا سمجھتے تھے۔ مگر اب ہمنے اپنی راے بدل دی۔ ہندوستانی اپنے وعدے کو کوئی چیز نہین سمجھتے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم ساتھ چلینگے اور اصرار کیا کہ ہمارے دوست ہی کی کوٹھی مین اُٹکنا ہمنے دگیلو بجے دریافت کیا کہ آپ کسوقت جائینگے۔ آپ ہمارے یہان آئینگے یا ہم آپ سے ملین یا ریل کے اسٹیشن پر ملاقات ہوگی۔ کہلا بھیجا کہ راستہ اسی طرف سے ہو آپ آیئے تو ہم اور آپ دونون ساتھ چلین ہم عین وقت پر گئے بلکہ وقت کے آدہ گھنٹہ پہلے کیونکہ ہم خوب جانتے تھے کہ ہندوستانی آدمی کا ساتھ ہو۔ وہان لوگون نے کہا کہ نواب صاحب نے آج کھانا دیر مین کھایا اس سبب سے طبیعت ذرا سست ہوگئی ہو حکم ہو کہ ہمکو ہرگز ہرگز نہ جگاؤ۔ ہم آگ بھبھوکا ہوگئے اور اُنکے آدمیون نے اُن کے ہمکو گھیر لیا۔ اسوقت ہمارے مزاج مین بڑا غصہ تھا مگر ہمنے بڑا ضبط کیا۔ نہین تو ہم دو چار کو مار بیٹھتے ہمنے کہا وہ تو آج جانیوالے تھے۔ اُنکا قصد تو نہنی تال جانیکا تھا کہا حضور سامان تو تیار ہو مگر سرکار کی طبیعت بے لطف ہو ہمنے پوچھا کیا بیماری ہو حیضہ ہوا ہو۔ کہا کھانا دیر کرکے کھایا تھا اس سبب سے بیمار ہوگئے

مگر یہ سب واہیات بات ہو فقط ہندوستانی پن ہو بالکل ہندوستانی پن۔ صاحب آپ لوگ لاکھ پڑھ لکھ جائین پھر ہندوستانی ہین۔ آپ ابھی وہ طرز معاشرت سیکھے ہی نہین جو انسان کو سیکھنا چاہیے۔

ب۔ ہم لوگ آپ کے نزدیک مثل جانورون کے ہین۔

مگر! افسوس ہزار افسوس۔

ف۔ آپ لوگون نے۔ آپ لوگون سے میرا مطلب صرف بنگالیون سے ہو۔ آپ لوگون نے بیشک بڑی ترقی کی ہو۔ واقعی آپ لوگ بہت اچھی اچھی سمجھین دیتے ہین۔ مگر خط لکھنا نہین جانتے انمین بالکل کوری ہو۔

ب۔ وجہ یہ کہ انگریزی غیر زبان ہو۔

ف۔ آپکا زعم خط مین ذرا بھی نہین چل سکتا۔

ب۔ غرض کیا نہ کہ غیر زبان ہو۔ اہل زبان اور ہم مین ضرور فرق ہوگا۔ آپ اُردو کیسی بولتے ہین کہ ٹرایے ملے ہین جو برسون سے اس ملک مین رہتے ہین اور اس ملک کی زبان نہین بول سکتے۔

ف۔ ہم سچ کہتے ہین کہ آپ لوگون کا طرز معاشرت بہت ہی خراب ہو۔

ب۔ مگر یہ یقین جانیے کہ تربیت یافتہ ہندوستانی اس سے بالکل بری ہین۔

ف۔ تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ دونون یکسان ہین نمبر ہو نوکری نہین اور کرسی ہو تو میز نہین اور مکان ایسا کہ شاید ہم اپنا باورچی خانہ بھی نہ بنائین۔ کرایہ تو آپ لوگ کبھی پانچ چھ روپیہ سے زیادہ نہ دینگے آپ غور کرین ہم شاید نو سو اسی روپیہ سب ملاکر پاتے ہین اور ایک سو روپیہ کی کوٹھی مین رہتے ہین مطلب یہ کہ ہم جس کوٹھی مین رہتے ہین اسکا کرایہ سو روپیہ

ہو بھلا کبھی ہندوستانی جس کی آمدنی آٹھ نو سو روپیہ ہو سو روپیہ کے کمانے کی کوٹھی مین رہیگا۔

ب۔ ہرگز نہ رہیگا سو کیا پچاس بھی نہ دیگا۔ مگر ترجمہ یافتہ ہندوستانی اگر جج ہو جائے یا اسسٹنٹ کمشنر تو ضرور عمدہ سے عمدہ کوٹھی مین رہیگا۔ ہم لوگ بھی اب آدمی بنتے جاتے ہین آپ کیا فرماتے ہین۔

ف۔ صاحب انگریزی لباس سے آدمی نہین بن سکتا ہے انگریزی کپڑے پہن لیے تو وہ بات کہان۔

ب۔ مین تو خود تسلیم کرتا ہون۔ مجھے کب انکار ہے۔

ف۔ پھر بھلا آپ لوگ اپنے ملک کا انتظام اپنے آپ کیا کر سکتے ہین اور اسی پر لڑتے ہو کہ ہم لوگ لیجسلیٹو کونسل ہون اور ہم میونسپل کا انتظام اپنے آپ کر سکین کچھ سنن کر سکتے۔

میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

دوسرے روز نواب فخر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ اور انکے رفقاء مصاحبین چانڈو کے شغل سے فارغ ہو کر خوش گپیان اڑا رہے تھے کہ نواب چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور آغا محمد اطہر آئے اور نواب صاحب سے کہا کہ منشی مہراج بلی کو بلوایئے۔ اتفاق سے منشی مہراج بلی بھی اگے پر لدے ہوئے تشریف لائے آغا محمد اطہر نے انکو اسکے سپرد کیا تو ہنسکر کہا (لدا ہی) اس فقرے پر رونق جنگ اور نواب محمد عسکری نے جھانک کر دیکھا تو منشی مہراج بلی سے جلیک سلیک ہوئی۔ آپ کو بٹھے پہان نواب صاحب بیٹھے تھے تشریف لائے اور نواب صاحب سے ڈیڑھ آنہ اگے والے کے لیے طلب کیا اور انہون نے فوراً ڈیڑھ آنہ دے دیا۔

منشی مہراج بلی نے بیٹھتے ہی قہقہہ لگایا اور کہا یار تم لوگ خواہ مخواہ ہمکو دق کرتے ہو۔ بھائی ہمنے آخر تمھارا کیا بگاڑا ہے ارے یار مین لڑکپن سے تمہارا دوست ہون۔ نواب مگر واللہ تو مجھے ذلیل کرتا ہے۔ محمد عسکری نہین سمجھے کہ انکا مطلب کیا ہے پوچھا آخر آپ فرماتے کیا ہین مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی کہا یار اب اڑو نہ بہت۔ یہ کیا حرکت تھی آپکی ایک دفعہ تو ہمپر چیٹ پڑوائی۔ خیر ہمین تو کچھ ہرج نہین ہے دوسری دفعہ اس شیدی سے مڈھ بھڑ ہوئی۔ ابکی آپنے ایک اور گل کھلایا محمد عسکری واقعی نہین سمجھے کہ اس شخص کا کیا مطلب ہے کہا بھائی کے سر کی قسم (سر پر ہاتھ رکھکر) واقعہ جو مین ذرا بھی سمجھا ہون کہ تم کہتے کیا ہو کس مردود کو معلوم ہو کہ نازو نے آپکو چیٹ لگائی تھی یا شیدی کے پاس آپ آرام کرنے گئے تھے اگر آپ کو میری بات کا یقین نہین آتا تو مجبوری ہے بس اب مین اور زیادہ نہ کہونگا مہراج بلی نواب صاحب کی خوشامد کرنے لگے۔ یار مجھے اب یقین آگیا مگر یہ کل کسکی شرارت تھی مین آپ سے صاف صاف عرض کر دونگا میرے پاس ایک عورت آئی اسنے کہا آپ مجھے جانتے ہین مین نے کہا ہان جانتا ہون کیون؟ کہا حضور میرے گھر تک چلے چلین۔ مین نازو کو بلا لاؤنگی اور اس سے کہونگی کہ ایک بیگم کو چل کے چوڑیان پہنا دے مگر وہ اسقدر پردہ نشین ہین کہ عورتون تک کو بے جانے بوجھے اندر نہین جانے دیتین مین بھی راضی ہو گیا اور اسکے گھر گیا۔ وہان ایک کوٹھری مین بیٹھا تو چوڑی والی آئی اور مجھ سے اس عورت نے کہا لیجیے آپکی نازو آگئین (آپکی نازو) اس فقرے نے وہ مزا دیا کہ

دل من اند و من دانم و داند دل من
پھڑک گیا۔ ہائے آپ کی نازو۔

نواب - ہاے ریشہ خطمی ہوگئے مہراج بلی -

آغا - یہ کیا گفتگو ہو رہی ہو نواب صاحب -

مہراج - دیکھو نواب یار کسی سے ذکر نکرنا بھائی جان -

نواب - آپ پاگل ہین مین کچھ بیوقوف ہون -

مہراج - بس بھائی صاحب مجھے ایک کوٹھری مین بٹھایا اور کہا بیگم صاحب کے واسطے چوڑیان نکالو اور مجھ سے کہا حضور ہاتھ نکالیے -

نازو بولی حضور مین تو عورت ہون مجھ سے آپ کیون پردہ کرتی ہین مگر اُس عورت نے اشارہ کیا کہ ہرگز ہرگز باہر نہ جانا خبردار اب مین کیونکر باہر جا سکون - مین دروازے کے پاس جا کر بیٹھا اور ہاتھ باہر نکال دیا نازو نے چوڑیان نکالکر پہنائین مین نے ایک روپیہ اُس عورت کو دیا اور آہستہ سے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہم اور نازو پاس بیٹھین اور نہین تو لین اُسنے کہا جب سیٹی کی آواز آئے تو آپ باہر نکل آیئے گا تھوڑی دیر مین کسی نے سیٹی بجائی اور بندہ فوراً باہر آیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک بوڑھی عورت آصف الدولہ کے وقت کی چوڑیون کا ٹوکرہ لیے بیٹھی ہے - ارے لاحول ولا قوۃ !!! اور اسپر طرّہ یہ کہ کانی - پوچھا کہ تم ہی نے چوڑیان پہنائی تھین اُس نے پوپلے منہ سے کہا جی ہان ابھی دام بھی نہین ملے اور اُس عورت کا کہین پتہ نہین گھر بھر مین کہین نہین مین نے جوتا پہنا اور چلا - چلا کیا معنی بھاگا -

نواب - بھئی واللہ جو مجھے اس امر کا ذرا بھی علم ہو - یہ آخر کو تو شخص آپ کے پیچھے پڑا ہی -

آغا - ارے یار اب یہ بحث ختم بھی ہوگی یا نہین -

نواب - ابھی آئے - ذرا تخلیے مین اِن سے باتین ہولین -

مہراج - ابھی سُنیے تو اس سے بڑھ کر دل لگی ہوئی وہ کیا وہ یہ کہ ہم گنگ ٹہٹ بھاگے تو بوکھلائے ہوے گلی سے نکلکر جب بازار یعنی سڑک پر پہونچے تو دارو غہ پر پٹ ملے - اخاہ منشی مہراج بلی صاحب ہین - مزاج اقدس - اَین ! سارے میان یہ کیا بات ہی -

مہراج - بات کیسی - کیا بات کیا - مین سمجھا نہین -

دارو غہ - آپ اِسوقت اپنے ہوش مین ہین بھئی واہ -

مہراج - یہ کیون - کیا بیہوشی کی کیا بات ہی -

دارو غہ - تم بالکل مسخ ہوگئے - مالدہ مسخ ہوگئے - بڑے افسوس کی بات ہی -

مہراج - آخر یہ کاہے سے کچھ کہو گے بھی -

دارو غہ - بس اب کیا کہین - بڑے رنج کا مقام ہی تمکو آخر یہ ہو کیا گیا ہی -

مہراج - ارے بھئی کیا ہوا کیا - رنج کاہے کا ہی -

دارو غہ - ارے کمبخت تجھ کو یہ ہو کیا گیا ہی - یہ آپ کے ہاتھون مین کیا ہی -

مہراج - ہاتھون مین - ارے ! لاحول ولا قوۃ -

مہراج بلی نے اپنی یہ سرگذشت اپنے آپ بیان کی کہ چوڑیان پہنکر مکان کے باہر نکل آئے - یہ ہوش نہین کہ چوڑیان ہاتھ مین پہنے ہوے ہین -

نواب صاحب کو اسقدر ہنسی آئی کہ لوٹنے لگے - آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور کل حاضرین جلسہ سے کہدیا اور سب کی لوٹن کبوتر کی سی حالت ہوگئی مگر یہ کسی کو نہین معلوم تھا کہ یہ کن حضرات کی کارستانی تھی - مہراج بلی نے کہا بھئی مین تو سمجھے ہوے تھا کہ نازو ہی ہی اور مین اسقدر خوش تھا کہ بیان سے باہر مگر باہر آتا ہون تو بوڑھی کھپٹ عورت اور یہ اسپر بھی

طرہ ہوا کہ دہی چوڑیان پہنے ہوے باہر نکل آیا۔ اب سنیے کہ مین دار وغہ پرمٹ سے باتین کر رہی رہا تھا کہ پیشکار صاحب اور مولوی محمد نور صاحب اور لالہ گور سہاے اور وہ وکیل نام لیجیے اُنکا۔ خیر۔ یہ گاڑی پر سوار اُدھر سے جاتے تھے اُنھون نے گاڑی روک لی اور اُترے اور کہا اَین! یہ رنگ بدلا اب آپ سکھی بنے ہین۔ سیان یہ چوڑیان کیسی۔ کیا معاملہ کیا ہی۔

پیشکار۔ بھئی کمال کیا واللہ۔ ۵

ہی حکم شہنشہ کوئی تلوار نہ باندھے
سب اوڑھنی اوڑھین کوئی دستار نہ باندھے

مولوی۔ واللہ اس شخص کو خبط ہو گیا ہی۔ خدائی قسم

لالہ۔ اب اس سے بڑھکر خبط اور کیا ہو گا۔ آپ ملاحظہ فرمائین۔ لاحول ولا قوۃ۔

مولوی۔ ارے آخر یہ کیا جنون ہی۔ چوڑیان پہنے ہوے بازار مین کھڑے ہو یہ تمکو ہو کیا گیا ہی۔

پیشکار۔ میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ یہ معاملہ کیا ہی۔

اتنے مین ایک چوبدار نے آنکر عرض کیا کہ خداوند پار سے ایک منشی جی تشریف لائے ہین گاڑی پر سوار ہین۔

نواب صاحب نے ممن سے کہا جاکے لاؤ۔ ممن کے ساتھ منشی فیض صاحب تشریف لائے شاعر غرا سخنور یگانہ۔ نواب صاحب نے بڑے تپاک سے استقبال کیا اور کہا آیئے منشی صاحب حضرت یہ آپ کہان غائب ہو جایا کرتے ہین کوئی ایک صدی کے بعد آج دیدار نصیب ہوے۔ کہا حضرت مجھ سے اور آپ سے پکا لن کے نیلام مین ملاقات ہوئی تھی اسکو کوئی دو اڑھائی مہینے ہوے۔ ۱۵ تاریخ کو میرے ہان مشاعرہ ہونیوالا ہی اور طرح کا مصرعہ یہ ہی۔ ۶

میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اختر نے کہا حضور۔ یہ خواجہ صاحب کا شعر ہی۔ ہاے آتش دماے آتش۔ خواجہ صاحب خداے سخن تھے پیغمبر سخن ہین۔ خداے سخن۔ یہ اُنھین کا شعر ہی۔ ۵

بھولکر اِی چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

نواب۔ اہا ہا ہا۔ نور کے مصرعے ہین سبحان اللہ۔

اختر۔ حضور کوئی کہ تو دے بھلا کیا مجال۔

مسخرہ۔ حضور آپ لوگ نام کی قدر کرتے ہین کلام کی قدر نہین کرتے۔ سن لیا کہ خواجہ صاحب کا شعر ہی بس تعریف کے پل باندھ دیے۔

ممن۔ ہان تو کیا آپ کو خواجہ صاحب کے خداے سخن ہونے مین شک ہی۔ آپ پاگل ہین۔

مسخرہ۔ مجھے معلوم ہو گا آپ کے والد بھی شاعر تھے اور جان صاحب تخلص کرتے تھے۔

ممن۔ چُپ۔ تمھارے والد ہونگے نامعقول۔

نواب۔ (ہنسکر) اخاہ تو آپ بڑے شخص کے لڑکے ہین

ممن۔ حضور یہ مسخرے ہین۔ گالیان بکتا ہی نالائق بس اور کیا کہون۔ بیہودہ ہی۔

مسخرہ۔ حضور ایک مطلع غلام نے بھی عرض کیا ہی بڑے معرکہ کا مطلع ہی۔

نواب۔ فرمائیے فرمائیے مگر آتش کے مطلع سے کم ہو۔

مسخرہ۔ حضور بس اب نہ پڑھونگا۔ آتش اور میرا مقابلہ کہنے لگے۔

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا
نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا

اختر - بارک اللہ دوسرا شعر ہوا ہی نہین ایسا -

مسخرہ - ہان اپنی اپنی رائے ہی ورنہ اس شعر مین غلطی ہی

رونق - بھئی وہ اپنا مطلع تو سناؤ اس جھگڑے سے کیا فائدہ ہی بھلا -

مسخرہ - حضور ذرا غور سے سُنیے گا سب صاحب میری طرف متوجہ ہون - خواجہ صاحب نے فرمایا ہی ؎

کھول کر اہی چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اور غلام نے عرض کیا ہی ؎

یہ عجب اندھیر ہی جیتی ہے مر کر چاندنی
ہی کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی

کل حاضرین دربار لوٹنے لگے محفل لٹ گئی - پورے ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا - ڈپٹی کلکٹر چاندنی - کیا قافیہ چمکا ہی - خواجہ صاحب ڈپٹی کلکٹر کا لفظ کہان سے لاتے انکے وقت مین ڈپٹی کلکٹر تھے کہان اور (جیتی ہی مر کر چاندنی) اس تلاش کو تو ملاحظہ فرمائیے - یعنی ایک رات چاندنی ہی کل اندھیری رات ہی تو چاندنی مرگئی اور مر کے پھر زندہ - مسخرے نے کہا خداوند انصاف شرط ہی سب جج اور ڈپٹی کلکٹر دونون ایک ہی مصرعے مین آگئے -

اختر - اور حضور ردیف اور قافیے مین کسقدر مناسبت ہی ذرا یہ تو ملاحظہ فرمائیے - ؎

ہی کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی

کوئی سب جج ہی اور کوئی ڈپٹی کلکٹر اسکے بعد چاندنی کا لفظ خیر سے کسقدر موزون ہی -

مسخرہ - بس تا بایست عالم بالا معلوم شد - بیان وہ شعر کیا جسمین ردیف اور قافیے مین لگاؤ ہی - نہین بالکل الگ کوئی بحث ہی نہین اور شعر سنیے گا -

اختر - فرمائیے فرمائیے -

مسخرہ - سنیے کہتے ہین -

جھیپ جائے دن مین گر ہو سامنے اُس کے
رات کو آئی تو کیا آئی نکھر کر چاندنی

اختر - بھئی اس شعر نے تو واللہ لطف دیا کوئی کچھ نرمونکی ضرورت ہی - مگر -

راوی - مگر کے بعد کچھ کہنے کو تھے کہ مسخرہ بگڑ گیا اور کہا اگر دنیا مین کوئی اس شعر کا جواب دے سکے تو ٹانگ کی راہ نکلجاؤن دل لگی ہی اس کوچے مین کوئی قدم دھر سکتا ہی دن کو چاندنی نہین ہو سکتی ہی یہ ظاہر ہی - اچھا اور مہر یعنی آفتاب یعنی یہی (ہاتھ کے اشارے سے) آفتاب دن ہی کو نکلتا ہی اچھا چاندنی اگر رات کو نکھر کر آئی تو کیا - قاعدہ ہی کہ صورت اور حسن کا اصلی حال دن کو معلوم ہوتا ہی - چاندنی کو خوب معلوم ہی کہ دن کو اس مہر یعنی معشوق کا مقابلہ نہین کر سکتی لہذا رات کو آتی ہی - اور چاندنی کا نکھرنا خاص محاورہ ہی - خداوند غرض کیا ہی ؎

اس پری کو کیا غرض ہی اُبٹن اور صابون سے
بھونڈی صورت ہی جبھی ملتی ہی پوڈر چاندنی

Powder

ممن - یہ پوڈر کیا شی ہی - یہ نیا لفظ ہی کوئی -

نواب - پوڈر یہین لگاتی ہین مشہور لفظ ہی -

ممن - او - ہم سمجھے تو خداوند پوڈر لگانا محاورہ ہی - پوڈر ملنا محاورہ نہین ہی -

مسخرہ - (بہت بگڑ کر) آپ کی ایسی تیسی محاورہ ہی - تو کیا چلنے نے محاورہ - تو چاہ صد بازار

مین - انڈے سے بیچ - حضور غلام نے ایک شعر عرض کیا ہی (انڈے کے بھیتر چاندنی) کہ بہت مشکل ہی -

نواب - اَین اِکہان - انڈے کے بھیتر چاندنی؟

مسخرہ - جی حضور کوئی کہے تو خون تھوکنے لگے -

رونق - انڈے کے بھیتر چاندنی - (ہنسکر) معقول -

مسخرہ - حضور سنین تو - ابھی سے اعتراض جڑنے لگے ؎

ساتھ زردی کے سفیدی بھی ہی نہین جلوہ گر
یا خدا کیونکر گھسی انڈے کے بھیتر چاندنی

آدہ گھنٹہ تک پھر قہقہہ رہا - بھئی یہ کمال کیا ہی انڈے کے بھیتر چاندنی - بڑی اوج کی لینے لگے اور ثبوت کیسا اچھا ہی -

نواب - بھئی کہان جاکے چاندنی کو گھسا دیا -

ممن - انڈے کے بھیتر چاندنی - واہ استاد واہ -

رونق - واہ نمبر اول کا مسخرہ ہی فرسٹ کلاس -

مسخرہ - غلام تو ننگ خاندان پیدا ہوا ہی چچا صاحب جس شاعرے مین گئے اُلٹا دیا - محفل کی محفل اُلٹا گئی لوگ اسقدر ہنسے کہ دو دو دن تک پیٹ مین درد رہا اور ایک شاعر کے پیٹ مین حمل رہ گیا -

اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا اور نواب صاحب ہنستے ہنستے اُٹھ کھڑے ہوے مسخرے نے کہا حضور عرض کیا ہی ؎

وہ پری خواجہ ہے اور یہ ہے غلامان علام
اُسکے گھر کی ہے کنیزک اور قمر چاندنی

اور خداوند ایک شعر اور عرض کرونگا - دیوان آتش اور کلیات مرزا نوشہ اسپر نثار کردیجیے - ؎

اُوس مین سوتا نہین ہرگز ہون وہ عالی دماغ
میری عزت پر بنی رہتی ہی چھپ چاندنی

اس چھپر کے لفظ نے پھڑکا دیا - عالی دماغ کا ثبوت کتنا اچھا ہی - چاندنی بلندی سے آتی ہی نا - پھر اعالی دماغ کا اور کیا ثبوت ہوگا -

مسخرہ - ہاے کیا شعر عرض کیا ہی - نہ کہیے گا خدا نہ دیے ؎

چودھوین کا چاند بھی ہی ماند کیا صورت ہی واہ
اُسکے مکھڑے کے مقابل ہی ولد چاندنی

اور حضور ملاحظہ فرمائیے گا ؎

ایک بھی چلنے نہین پائی کیے لاکھون جتن
گو ہزاروں سال سے آتی ہی گنگر چاندنی

ممن - یہ گنگر کیا معنی یہ کون لغت ہی -

اختر - ہان ہان لفظ صحیح ہی - بن گہا چاند مشہور ہی ؎

نکھ دن جس طرح کہ گنگر مہ انور چھوٹے

ممن - احاطہ کرنے سے چھٹنے سے مراد ہی -

اختر - میان ممن کا نام بھی فہرست مین داخل کر لیجیے حقا کی فہرست مین انکو بھی شامل کر لیجیے -

رونق - شامل ! پہلا نمبر انکا ہونا چاہیے -

نواب - جی ہان - آپ شاعرانہ اعتراض کرتے ہین -

داروغہ - حضور کوئی فارسی شعر نہین فرمایا انھون نے

مسخرہ - دو ہزار کہون دو ہزار اور ٹھکیون مین مے سنیے گا - ؎

ساقیا ابر بست در تے جلوہ گر شد واہ واہ
جام آور جام آور جام آور جام — دختر چاندنی

اس تکرار نے اس شعر مین جان ڈال دی جام آور جام آور جام - یہ بیتابی سلا شراب - جام - مکینی -

داروغہ - واہ وا - خاص ایرانی محاورہ ہی -

نواب - جی ہان قاآنی کے بان بھی آیا ہی -

اختر — یہ دری زبان کا لفظ ہی خداوند (مسکراکر)

مسخرہ — دری نہین پہلوی کہو چلے وہان سے دری زبان ہی تمھاری دم مین خدا باندھ دیا کہ نہین —

ممسن — بھئی یہ دری کے لیے خدا اچھا لائے —

رونق — اور دختر کا لفظ کس ستم کا ہی اور بالکل بے لگاؤ شعر کے الفاظ سے کوئی سروکار ہی نہین —

ممسن — الفاظ بھی موزونیت مین بے مثل ہین — مگر کسقدر جلد فرماتے ہین اِس صنعت مہملہ مین تو آگاہ جواب نہین ہی حضور —

مسخرہ — جواب کیا مین اپنے وقت کا کمندے ہوا ہون

نواب — یہ کیا خوب — آپ اپنے وقت کے کمندے ہوا ہین بلکہ اُسسے بھی بڑھ کے

مہراج — کون ہ کمندے ہوا کوئی آدمی تھے —

مسخرہ — اور سنیے گا — اور اچھی بات یہ کہ مین فارسی بولتا ہون جس شخص کو خواجہ کمندے ہوا کا نام نہین معلوم وہ شعر کیا سمجھیگا خاک —

مہراج — خواجہ کمندے ہوا — !!! کیا کوئی شاعر تھے

نواب — کوئی کی ایک ہی کہی — ارے میان بڑے نامی شاعر تھے — دیوان کمندے ہوا چھپ گیا ہی — منشی نولکشور صاحب کے مطبع سے منگوا لیجیے جناب

مہراج بلی گول آدمی تو تھے ہی سوچے کہ یہ دیوان ضرور منگوانا چاہیے —

قلم دوات کاغذ منگوا کر مطبع کے نام خط لکھا

جناب مخدومی بندہ سلامت باشند — دعائے خیر ست اور باد از راہ مہربانی قدیم دیوان خواجہ کمندے ہوا بقیمت ہر اینچہ کہ صحیح صحیح باشد زخام گرفتہ نمودہ آید — اور دیوان محتشم الیہ زود زود بقصر ستند شود — زیادہ چہ برطراز دوچہ قلمبند نمودہ آید فقط راقم — منشی مہراج بلی متوطن کچوری والے کی دوکان کے پاس — اندرون جوہری ٹولہ غفی عنہ — فقط —

اہو ہو ہو — کیا فارسی لکھی ہی — خط کیا لکھا کہ شیخ سعدی کی روح کو شرما دیا — گلستان بوستان دونون گرو — اول تو مخدومی کے بعد لفظ (بندہ) کسقدر بامحاورہ ہی — اور سلامت کے بعد باشند کی اشد ضرورت تھی اور دعا کے بعد ہمزہ اور لیے ایجاد بندہ ہی مگر ان سب سے یہ فقرہ بڑھ گیا خیر (ست اور باد) (اور) کا لفظ بھی فارسی ہی یہ سب صاحب یاد رکھین — اور دیوان کے لیے لفظ محتشم الیہ نے کیا جون دیا ہی اور زود زود تاکیداً لکھا گیا ہی یعنی بہت ہی جلد بقصر ستند کے بعد بقدر خاص محاورۂ شیرازی ہی — متوطن کچوری والے کی دوکان کے پاس) اسبحان اللہ عرب اور عجم دونون کو اسکے صدقے کردے یہ کچوری والے کی دکان بھی رشک شیراز ہی جہان ایسے ایسے بلغاؤن رہتے ہین —

غرضکہ خط کا خط مرصع ہی — خط کیا زعفران زار ہی — ہم تو منشی مہراج بلی کے انکسار کے قائل ہین کہ مرد ہو کر اپنے کو عورت ہی سمجھتے ہین — جب لکھینگے راقمہ — راقم نہین راقمہ — اور اپنے آپ میان مٹھو بنتے ہین مہراج بلی کے سے منشی ضرور لکھینگے — خالی مہراج بلی کیا معنی — مہراج بلی کون بھکوا ہی — نہین منشی مہراج بلی والد حضرت کا بھی عجیب دم ہی —

نواب — یہ کیا لکھ رہے ہو بھئی — ناز کے نام خط —

مہراج — خدا کرے وہ دن بھی آئے ازین چہ بہتر اور اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد وہ دن آیا ہی چاہتا ہی آیا ہی سمجھ

یہ خط مہراج بلی نے نواب صاحب کے آدمی کو دیا اور چپکے سے کہا منشی نولکشور صاحب کے مطبع جاؤ اور یہ دو روپے لو جو کتاب کے

دام ہون وہ دوادر کتاب لے آؤ سہنے کتاب کا نام لکھدیا
ہی خدمتگار نے ایک سپاہی کو خط دیا۔

ادھر مسخرے نے اپنے چچا کی توریف کرنی شروع کردی
کہ جناب چچا صاحب فن شعر گوئی مین بے بدل تھے اور جس
مشاعرے مین گئے وہان محفل کو لوٹ دیا۔

ایک مرتبہ راے دلارام کی بارہ دری مین مشاعرہ
ہوا تھا اور بڑے معرکے کا مشاعرہ تھا تمام شہر کے نامی نامی
اساتذہ موجود تھے۔ اور طرح تھی۔ توڑا سانپ کا۔ اور
جوڑا سانپ کا۔ حضور سنگ لاخ ہی وہ الدہ۔ کوئی کہے تو
بھلا۔ خواجہ صاحب کا دھوم دھامی شعر مجھے یاد ہی۔
فرماتے ہین۔ ؎

دونون زلفین اُنکی ہلتی ہین مے نالون پہ آج
وجد کرتا ہی صداے ذی پہ جوڑا سانپ کا

مصرعہ اولی اچھی طرح نہین یاد ہی۔ مگر کیا کہا ہی لیکن
جناب چچا صاحب کا اس سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی فرماتے ہین

زلف کو اُسکی بنایا ہے کو توڑا سانپ کا
ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

نواب ۔ کیا خوب ردیف اور قافیے مین کسقدر
مناسبت ہی واہ ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا۔
اسکے بعد سانپ کا۔

ممن ۔ وہ اُنکے بھی چچا تھے حضور کیا لطیفہ ہوا ہی۔

رونق ۔ بھئی خوب کہا ہی واللہ اور بے ساختہ۔

اختر ۔ وہ اُنکے بھی چچا تھے خوب سوجھی۔

مسخرہ ۔ خداوند بشتینی شاعر اور استاد اور رہبیل استاد
ایسا ویسا نہین ہون۔ جی دل لگی ہی مجھ سے مقابلہ
کرنا کیا کھا کے کوئی مقابلہ کریگا۔ ع

ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

خواجہ صاحب کا رنگ فق ہوگیا۔

اب سنیے کہ نواب صاحب کا خدمتگار رقعہ لیکر مطبع پہنچا
وہان دفتریین جو لوگون نے پڑھا تو قہقہہ لگایا۔ بھئی یہ
دیوان کمندے ہوا کہان چھپا ہی سب متحیر کہ دیوان کمندے ہوا
چہ معنی دارد اور خالی کمندے ہوا بھی ہنین خواجہ کمندے ہوا
ایک ظریف نے اسکا جواب لکھکر خدمتگار کو دیا۔ جب
خدمتگار نواب صاحب کی کوٹھی مین داخل ہوا تو منشی مہراج بلی
صاحب کو خط دینے ہی کو تھا کہ نواب محمد عسکری نے اُس سے
خط چھین لیا اور پڑھا تو کھلکھلا کر ہنسے کہا بھئی کچھ اور
بھی سنا منشی مہراج بلی صاحب نے دیوان خواجہ کمندے ہوا
منشی نولکشور صاحب کے مطبع سے منگوایا تھا اُسپر یہ جواب
آیا ہی۔ جواب سننے کے قابل ہی لوگون نے قہقہہ لگایا
اور منشی مہراج بلی صاحب سے جیسے جواب خط سنیے۔

مکرم خاکسار۔ تسلیم۔ دیوان خواجہ کمندے ہوا مطبع کرمائی
واقع رفوچکر نگر مین طبع ہوا ہی۔ وہان سے طلب فرمائیے۔

مسخرہ ۔ بھئی واللہ کوئی ظریف آدمی معلوم ہوتے ہین
جی خوش ہوگیا اس وقت۔

نواب ۔ مطبع کرمائی نے پھڑکا دیا اور محلے کا نام
بھی خوب لکھا ہی تو اب مطبع کرمائی کی تلاش کیجیے۔ اور
یہ رفوچکر نگر کہان پر ہی پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے۔

ممن ۔ حضور قفر و بازار کے بچھو اڑے ہی۔

مسخرہ ۔ ہان ہان جی۔ رفوچکر نگر ہی مین تو ہماری ننہال
گڑی ہی۔ اینجانب کی پیدایش وہین کی ہی۔

منشی مہراج بلی پہلے تو ان لوگون کے قہقہہ لگانے سے
سمجھے تھے کہ انکو دھوکا ہوا مگر اب انکو یقین ہوگیا
کہ نہین اسکی کچھ اصلیت ہی۔ رفوچکر نگر مین مطبع
کرمائی کوئی ضرور ہی اور قفر و بازار کا نام بھی لکھون

نے یاد رکھا۔

مسخرہ۔ یہ بہت پرانی کتاب ہی۔ مگر کیا دیوان ہی۔

مہراج۔ ہمنے تو آجتک نام بھی نہ سُنا تھا واللہ۔

مسخرہ۔ آپ نے ابھی سُنا ہی کیا ہی۔ ع

۰	بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہی۔ کی آمدی دکی بہیر شدی۔ دیوان کمندے ہوا پڑھکر تو میر استاد ہوگیا۔ یہ بڑے مرتبہ کا آدمی تھا شعراکان پکڑتے ہین اسکا نام سُنکر۔

منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین سوچے کہ ان لوگون سے کہنا تو بیکار ہی۔ مگر رفوچکر نگر کا پتا لگا کر مطبع کریمائی سے خواجہ کمندے ہوا کا دیوان ضرور لینا چاہیے۔ نواب صاحب سے رخصت ہوکر کاب گنج پہونچے اور وہان دکاندارون سے پوچھنے لگے کہ رفوچکر نگر کہان ہی۔ ان سب کو ایک دل لگی ہاتھ آئی۔ بوڑھے اور تین اور سیدھے سادے دکاندارون نے تو کہا ہمکو نہین معلوم مگر ایک مطبع دکاندارون کو گول آدمی سمجھکر دل لگی کرنے لگے۔ یہ رفوچکر نگر تو گھیاری منڈی کے پاس ہی نہین نہین ہمسے پوچھیے گھیاری منڈی کے پاس نہین ہی نوبستے کے پل کے پاس ہی۔ منشی مہراج بلی نے یہان سے نوبستے کی راہ لی اور دل مین سوچتے جاتے تھے کہ اب چلکے نواب صاحب کے سامنے دیوان خواجہ کمندے ہوا کے اشعار پڑھونگا تو سبکے سب جھینپ جائینگے۔ نوبستہ ایک مشہور محلہ ہی۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

کسی نے نوبستہ کے پل کی اچھی تاریخ کہی ہی۔

حضرات ناظرین اس مصرعے کا لطف صرف اہل لکھنؤ ہی کو حاصل ہوتا لہذا یہ عرض کرنا لازم آیا کہ نوبستہ لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہی جو اشرف آباد کے پاس ہی۔ اس محلے مین ایک پل بنایا گیا تھا اور پل کے قریب قدم رسول ہین ایک شاعر نے اُسکی تاریخ کہی ہی۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

غالباً یہ تاریخ اُسی شاعر کی ہی جسنے میان مٹھو نامے ایک شخص کی وفات کی یہ تاریخ کہی تھی۔ ع

میان مٹھو جو ذاکر حق تھے	رات دن نام حق رٹا کرتے
گر بہ موت نے جو آدابا	کچھ نہ بولے سوائے ٹے ٹے ٹے

ٹے ٹے ٹے تاریخ ہی۔ ۱۲۳۰ ہجری۔

منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین بڑے خوش تھے کہ نوبستے مین رفوچکر نگر کا پتہ پوچھکر دیوان خواجہ کمندے ہوا لینگے اور اُسکے اشعار نواب صاحب کے دربار مین پڑھینگے اور سب کو چھپا مینگے کہ آپ لوگ تو دل لگی کرتے تھے اور ہمکو دیوان ملگیا۔ خدا خدا کرکے نوبستے پہونچے۔ اب ایک ایک سے پوچھتے ہین کہ رفوچکر نگر کون محلہ ہی اور فقرہ بازار کہان ہی۔ فقرہ بازار تو لوگ نہ سمجھے مگر رفوچکر نگر سُنکر اپنے اپنے دل مین سب سمجھ گئے کہ یہ سیدھے اور گول آدمی ہین اور کسی نے انکو بہکا دیا ہی ایک لالہ نے انکو بلایا اور کہا آپ کسکی تلاش مین ہین اُنھون نے کہا مین کسی کی تلاش مین نہین ہون مجھے آپ صرف اتنا بتا دیجیے کہ رفوچکر نگر کون محلہ ہی اور کہان ہی پوچھا آپ وہان جاکے کیا کیجیے گا کہا مجھے ایک دیوان مطبع سے خریدنا ہی۔

لالہ۔ کون مطبع؟ مطبع کریمائی!!!۔

مہراج۔ ہمسے لوگون نے فرمایش کی ہی کہ دیوان خواجہ کمندے ہوا جو مطبع کریمائی واقع رفوچکر نگر مین طبع ہوا ہی۔ اُس کے اشعار سُنائین سو اگر

آپ کی مہربانی سے ملجائے تو سبحان اللہ۔

راوی ۔ لالہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ کوئی پاگل آدمی ہین عقل سے انکو بہرہ نہین ہی ۔ خواجہ کمندے ہوا کا دیوان اور محلے کا نام رفوچکر نگر۔ بولے حضرت مطبع کریمائی تو رہن ہو گیا اور رفوچکر نگر رفوچکر ہو گیا۔

مہراج ۔ رفوچکر نگر رفوچکر ہو گیا ماسکے کیا معنی۔ مین سمجھا نہین بتایئے تو۔

لالہ ۔ اب اسکے معنی مین کیا سمجھاؤن ۔ آپ عقلمند آدمی ہین خود ہی سمجھ گئے ہونگے۔

مہراج ۔ خدا کے واسطے بتا دیجیے ۔ مین آپ کا نہایت درجہ ممنون اور شکر گزار رہونگا۔

راوی ۔ آپکی سمجھ کے قربان کہنے لگے مین سمجھا نہین۔

مہراج ۔ تو دیوان خواجہ کمندے ہوا کے کچھ شعر یاد ہین ۔ یاد ہون تو بتاؤ۔

لالہ ۔ ایک شعر یاد ہی کیا کہا ہی واللہ۔ ؎

فطامہ اما کیسی ہی خالہ یزید کی
پہونچی جو کربلا مین تو جھجھری شہید کی

مہراج بلی یہ شعر سُنکر پھڑک گئے۔ کہا اگر تکلیف نہ ہو تو قلم اور دوات کاغذ دیجیے مین اسکو ٹانکونگا۔

لالہ ۔ (مسکراکر) ٹانک دیجے گا۔ ٹانکا تو جوتا جاتا ہے ۔ شعر کا ٹانکنا نئی بات ہی قلم دوات کاغذ حاضر ہی۔

مہراج بلی نے وہ شعر لکھکر جیب مین رکھ لیا اور راستے بھر مین بار بار جیب سے کاغذ نکالکر پڑھتے جاتے تھے دل مین بہت خوش کہ بالاجیت گئے ۔ اب چل کے نواب صاحب کو خوب بنائینگے ۔ کہ خواجہ کمندے ہوا کا دیوان مل گیا اور شعر بھی پڑھ دینگے مگر شام ہو گئی تھی اور نواب صاحب کا مکان دور تھا جی کڑا کر کے اخون نے اکا کرایہ کیا اور اُسپر سوار ہو کر چلے ۔ تو دو چار لونڈون نے جو کھیل رہے تھے آواز دی کہ (لدا ہی بھئی لدا ہی) نواب صاحب کے مکان پر جا کر اُنکے خدمتگار سے دو آنے پیسے اکے والے کو دلوائے اور کوٹھی مین داخل ہوے۔

نواب ۔ ہیلو۔ کہان گئے کہان تھے یار۔

آغا ۔ ارے میان تم بڑے وحشی ہو۔

ممن ۔ حضور گئے کیا اور آئے کیا۔ بی نازو بلا گئی تھی۔

آغا ۔ اخاہ ۔ یہ شوق چرایا ہوا ہی خدا خیر کرے۔

مہراج ۔ آپ لوگ تو ہمکو سمجھتے ہین پاگل اور ہم آپکو پاگل سمجھتے ہین ۔ دیوان خواجہ کمندے ہوا ہمکو مل گیا اور رہنے پڑھا بھی نے نظیر شعر ہین جو غزل ہی مرصع ہی۔

مسخرہ ۔ جی کہین ملانہ ہو۔ دل لگی نہین ہی دیوان کمندے ہوا کا ملنا آسان نہین ہی۔

مہراج ۔ ارے مین بڑا کھوجی ہون بڑا ٹوہی۔

مسخرہ ۔ وہ دیوان ٹوہی کے باپ کو بھی نہین ملیگا آپ ہین کس خیال مین۔ ہونہہ۔

مہراج ۔ (ہنسکر) اور اگر شعر پڑھ دون بھئی تمکو معلوم نہین ہی کہ مین کس قماش کا آدمی ہون ۔ مین بہت دور ہون مجھ سے سیانا سو دانا جی ۔ بندہ یہان سے سیدھا رکاب گنج گیا وہان دکاندارون سے پوچھا کہ رفوچکر نگر کہان ہی معلوم ہوا نولبستے کے پاس ہی۔ نولبستے گیا وہان ایک لالہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ رفوچکر نگر اب کوئی محلہ باقی نہین ہا اور مطبع کریمائی کا نام و نشان باقی نہین مگر دیوان خواجہ کمندے ہوا کتب فروشون کے پاس ہی تلاش کیجیے ملیگا

ایک شعر اُنھون نے سنایا۔

نواب - ہان وہ شعر ہم بھی سینگے بھئی فرو ینا ذرا

رونق - ہم مشتاق ہین دیوان خواجہ کمندے ہوا اب چھپتا نہین ورنہ ہم ضرور خرید لیتے۔

ممسخ - ہان حضور وہ شعر تو سنائیے - ہم بھی مشتاق ہین بس اب دیر نہ کیجیے ہان بسم اللہ۔

مہراج - بھئی واللہ شعر کیا کچھ عجیب دل لگی کا شعر ہی خواجہ کمندے ہوا فرماتے ہین۔

قطامہ ماما کیسی ہی خالہ یزید کی
بہونچی جو کربلا مین تو جھیجی شہید کی

نواب - آہن واہ ہنستے ہنستے اُٹھ کھڑے ہوے

مسخرہ - حضور کیا مطلع ہوا ہی کوئی کہ تو دے۔

گھر کی مرغی وال برابر

ایک روز نواب محمد عسکری اور رونق جنگ مہراج بلی اور آغا محمد اطہر کو ساتھ لیکر نواب چھٹن صاحب کے ہان گئے اِدھر اُدھر کی باتین ہونے لگین - قمرن کا بھی تذکرہ آیا۔

چھٹن صاحب نے پوچھا آخر وہ چھوکری غائب کہان ہوگئی اور اُس تھنولی والے لونڈے کا کیا حشر ہوا

محمد عسکری نے کہا بھئی تم لوگ بھی بڑے بھولے ہو تمکو خوب معلوم ہی کہ میری اُسپر جان جاتی ہی اور وہ اُس لونڈے کے ساتھ بھاگ گئی اور آپ لوگ میرے سامنے اُس کا تذکرہ کرتے ہین۔ مجھے رنج ہوتا ہی ہو مین چاہتا ہون کہ قمرن کو دل سے بھلا دون بالکل اور آپ لوگون کے نزدیک ایک دل لگی ہی۔ اور یہان جان پر بنی ہوئی ہے۔ بھائی صاحب ہمیر سب صاحب سلامت ہین یہ فرض ہی کہ میرے سامنے قمرن کا نام بھی نہ لیجیے بس آیندہ آپ کو اختیار ہی واللہ میرے دل پر عجیب صدمہ گذرتا ہی۔

چھٹن صاحب نے اُنکو سمجھانا شروع کیا بھائی ہم اِس فکر مین ہین کہ وہ تمھارے گھر بڑ جائے اور تم ہمسے بگڑتے ہو خواہ مخواہ۔

نواب محمد عسکری نے آہ سرد کھینچی اور کہا بھائی جان ہملوگ آوارہ اور بدکار ہین ورنہ خیال تو کرو کہ یہ بازاری عورتین اور ہماری بیبیون کو ہمارے روبرو بُرا بھلا کہین اور ہم سنین یہ ہمارے ادبار کی دلیل ہی عین دلیل واللہ۔ لے خیال تو کرو کہ جو محبت اور دلی محبت بیاہتا جورو کو ہوگی وہ اُن مالزادیون کو ہوسکتی ہی۔ ممکن نہین بھئی۔ یہ تو ٹوٹنا جانتی ہین۔ انکو محبت سے کیا سروکار ہی۔ اُس دن نازو نے یہ کلمہ کہا کہ واللہ عزت ہوتی ہی بڑے افسوس کی بات ہی چھٹن صاحب نے کہا منشی مہراج بلی صاحب یاد ہی آپ کو وہ کلمہ مین عمر بھر نہ بھولونگا۔

مہراج بلی نے بھی آہ سرد بھر کر کہا نواب میرے دل پر وہ نقر نقش ہوگیا ہی کس حقارت کے ساتھ کہا ہی کہ مین کیا گھر کی جورو ہون۔ ہی ہی واقعی ہملوگ بڑے نالائق ہین کہ ان بازاری عورتون کے ایسے ایسے کلمے سنتے اور سہتے ہین۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ نازو نے صرف اِس خطا پر ٹوٹ دھوئے سے بدل لیا تھا کس بیرحمی کے ساتھ چیت سیدی کہ میری کھوپڑی جانتی ہی واللہ بھنا گئی۔ اچھا اب سنیے کہ کل مین چقمہ پی رہا تھا اور بیوی سامنے بیٹھی کچھ سی رہی تھین کوئلے چٹخے سچے کوئلے تھے اور ایک چنگاری میرے انگرکھے پر گری بیوی نے فوراً اپنے ہاتھ سے بجھائی اور اصرار کرکے مجھ سے انگرکھا اُتروایا کہ کہین کرتے پر وہ چنگاری نہ پہونچی ہو

اب اس محبت کو دیکھیے - بھائی ہملوگ والد بڑے ناشکرے ہین ناز و صرف روپے کی طالب ہی اگر اُسکو یہ معلوم ہوجائے کہ ایک چمار مجھے ہزار روپیہ دیدیگا تو جاے مہراج بلی ہون چاہے محمد عسکری وہ اُسی کو مُنھ لگائیگی ہمکو اور آپ کو دونون کو دھتا بتائیگی —

چھٹن صاحب نے مہراج بلی کی راے سے اتفاق کیا کہ واقع مین ہملوگون کی عورتون کی حالت افسوس بلکہ رحم کے قابل ہی کہ ہم لوگ اُنکی ذرا قدر نہین کرتے اور باانہمہ وہ ہماری اطاعت کرتی ہین - میرا ایک یار ہی ٹھاکر دیبی پنجابی آدمی ہی - اوران پڑھ - بالکل لٹھ - وہ ایک عورت پر عاشق ہوا مگر تھوڑے دن کے بعد اُنمین اُنمین کھٹ پٹ ہوگئی - ایک روز مجھ سے ٹھاکر صاحب نے کہا کہ بھئی اس جلسے مین وہ بھی ہی ذرا اسکو سناؤ مین نے اُس سے کہا تم تو بڑی ظالم ہو کہ ایک شخص تو تمکو چاہتا ہی اور پیار کرتا ہی اور تم اُسپر ظلم ڈھاتی ہو - میرا کہنا مانو ٹھاکر کے پاس جاکر بیٹھ جاؤ اور اُسپر ظلم ڈھاتی ہو - میرا کہنا مانو ٹھاکر کے پاس جاکر بیٹھ جاؤ اور اُسکو سناؤ - بس یہ سنتے ہی بگڑ گئی اور معاً جواب دیا کہ منائے میری بیزار سنا سکی گھر کی جورو اُنکی - جورو اُنکی پابند ہی - میری جوتی کو کیا غرض ہی جو مین سناے جاؤن - گھر کی جورو اکو تو وہی دوہین اور میرے ہان اُنکے سے سیکڑون روز جھک مارکر تے ہین - یہ نکمتر ے بہاتا جورو ہی سیگی ہمکو کیا غرض ہی ہم اُنکی اصل حقیقت کیا سمجھتے ہین - یہ نین اور سی یہ ہین کیا بچارے (بیچارے) یہ فقرہ بھائی صاحب مین تو عمر بھر نہ بھولونگا - دامہ اسکا نقش میرے دل پر مرتسم ہوگیا —

محسن - ہی ہی کیا غضب کا فقرہ کہا ہی سمجھنے کے قابل ہی

رونق - حضرت اسی سبب سے اس مرتبے سے لگ لگ رہتے ہین —

۶	ردادن و درد سر خریدن

نواب - اچھا اب یہ سوچنا چاہیے کہ ہماری حالت کیونکر ترقی کرسکتی ہی - آوارگی مزاج مین برھی ہوئی - چوڑی والی کو دیکھا اُسی پر لٹو ہوگئے - گھیاری آئی ذرا جوان سی گدبدی اُسی پر ڈورے ڈالنے لگے - مہری کوئی طرآرسی آئی اُسی پر عاشق ہوگئے یہ ہماری وارستگی اور حماقت ہی بلکہ بچوڑاپن

چھٹن - بچوڑاپن اللہ بچوڑاپن ہی مگر ہم کم بخت نہین سنبھلتے اور جورو کو گھر کی مرغی کے برابر بھی نہین سمجھتے افسوس صد افسوس

رونق - وہ ہمپر جان دیتی ہی جان نثار ہی —

مہراج - وہ چاہے مرجاے اسکو اپنے مرنے کا رنج اسقدر نہوگا جسقدر میان کے مرنے کا صدمہ ہوگا —

نواب - اور ادھر ہملوگون کی یہ حالت ہی —

مہراج - ہمارے رشتے کی ایک بہن وہ اتفاق سے دیوانی ہوگئین کوئی علاج کارگر نہوا اور دوا کے نام سے نفرت تھی کسیطرح پیتی ہی نہ تھین - ڈاکٹر ہوشیار آدمی تھا اُسنے کہا میان کا پلنگ بھی یہان ہی بچھوا دو اور اُنکے میان سے کہا کہ تم بیمار بنجاؤ اور یہ ظاہر کرو کہ سر سے پانون تک پھنکے جاتی ہین مارے بخار کے - اللہ اُس مجنونہ کی یہ کیفیت تھی کہ اُٹھ کر ہاتھ پانون دباتی تھی اور برف کے ٹکڑے سر پر رکھتی تھی اور چونکہ دماغ مین خلل ہوگیا تھا سنرم وغیرہ کہا مچھیان لیتی تھی اور جب میان بیقرار ہوتے تو وہ بھی بیچین ہوجاتی گھنٹون اسی فکر اور تشویش مین بیٹھی رہتی اور میان کی صورت دیکھا کرتی تھی اور میان کی تیمارداری اس طرح کرتی تھی گویا وہ دیوانی ہی نہ تھی جب میان بیماری کے صدمہ اور درد اور تکلیف سے کراہتے تھے تو روتی تھی - دوسرے روز ڈاکٹر صاحب آئے تو اسی حالت مین پایا کہا انکے میان سے کہو کہ دوا اپنے ہاتھ سے

بلامین اور اُنکی کیفیت یہ کہ دو اکا نام لیا اور بگڑ کھڑی ہوئین بس اُنکے میان نے دو اگلاس مین اُنڈیل کر اپنی طرف اشارے سے بلایا فوراً پی لی —

ممسن — جی خوش ہو گیا واللہ کیا بات ہی —

رونق — یار اب ہملوگون کو راہ راست پر آنا چاہیے —

نواب — آچکے — واللہ اگر ابھی ادھر کوئی جوان اور پری چہرہ دھوبن بھی نکل جائے تو ضرور جی چاہے کہ دو گال ہنس بول لین — پھر کسی بات کا خیال نہ رہے —

رونق — اور کچھ نہین تو مجھی ہی لے لین ہاے ستم —

نواب — اب یہ پاجی پنا نہین تو کیا ہی —

مہراج — پاجی پنا — ارے اصل پاجی پنا اسکا نام ہی — چھٹن صاحب نے کہا یار اب اس وقت سے عہد کر لو سبکے سب کہا اب آج سے ان باتون سے اجتناب کرینگے ہمنے تو قسم کھالی بس — اب آپ لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہی —

ممسن — خداوند اول تو حضور اس چکر مین کبھی آئے نہین دوسرے اس کوچے کی ہوا نہین لگی — مین سرکار سے کیا عرض کرون میرے ایک دوست ہین انکے لڑکے کی پارسال شادی ہوئی تھی دلھن اندر پری چاند کا ٹکڑا تھا —

کھڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

واللہ گھورنے کے قابل سن دن قد قامت بات چیت چال ڈھال باکپن اور اُسکے ساتھ ہی بھولا پن کروڑون مین ایک لاکھون مین ایک اُسکے میان کا حال سنیے وہ بھی کم سن آدمی جوان مگر بیوی کے نام سے نفرت — محلے مین ایک چڑیل رہتی ہی اُسپر عاشق ہوے اور بیوی کو یہ کہنا چاہیے کہ طلاق دے دیا بیوی سے کوئی بحث کوئی سروکار ہی نہین واللہ چاند کا ٹکڑا ہی — وہ پنڈلی ہی کہ باید و شاید زبان نہین کہ تعریف کی جائے — ؎

ہوا ہی جب سے کہ ساقین یار کا سودا
زیادہ تر مجھے ہیرے سے ہی بلور پسند

ہاے حضور دنیا مین ایک ہی عورت ہی حسن کا تو اُسپر خاتمہ ہو گیا ہی اور نیک یار سا جسے عورتین کہتی ہین — اگر ایک دفعہ صورت دیکھ لیجیے تو نماز اور قرآن کو بھول جائیے ہاے کیا کرون ہو قدرت خدا نظر آتی ہی — ؎

کیونکر نہ جھکے آگے ترے حور کی گردن
بجلی کی کمر شعلہ کا مُکھ نور کی گردن

اور واللہ ہونٹ ہاے مین کیا عرض کرون — ؎

لب ہین تمھارے وسط سرخ لاجواب ہین
دو لعل ہین بندھے کمر آفتاب مین

اور ملیکین ہین کیا عرض کرون حضور — پری کی کیا اصل اور حقیقت ہو وہ صورت پائی ہی — ؎

کب کسی کے قتل کو نکلی نری تیغ نگاہ
ایک جنبش دی اگر ملیکون کو سو خنجر چلے

میرے محلے کی چھوکری ہے مگر غضب کی نوٹنکیا ہے — واللہ مین قسم کھا سکتا ہون کہ مین نے ایسی پری پیکر اپنے ہوش مین نہین دیکھی اور مجھے اُس سے ایک قسم کا عشق ہو مین اُسکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہون اور سچا اور پاک عشق ہے بدی کا مطلق خیال نہین وہ بچپنے سے میرے ہان آتی تھی اور میری لڑکیون سے کھیلتی تھی اب اپنی سسرال کے ڈر سے علانیہ سامنے نہین ہوتی — مگر مجھے مثل اپنے بزرگون کے سمجھتی ہے ہاے ہاے کیا مشکل ہے — ؎

قابل دید پر بر و ترے رخسار سے ہین
جنپر آنکھون کو مین سینکون یہ انگارے ہین

اور خداوند گال پر ایک خال ہی۔ مین کیا عرض کرون کہ وہ خال کیا مزہ دیتا ہی ؎

چہرہ محبوب پھیکا ہی جو خال اُس مین نہ ہو
خوان نعمت پر مقرر اک نمکدان چاہیے

جب مجھے اُسکا میان یاد آتا ہی تو واللہ جی چاہتا ہی کہ چور تنگ کرون جیتے جی چنوا دے۔ ایسی پری پیکر بیوی پاکر اور یہ بے اعتنائی۔ پری بھی اگر دیکھ پائے تو قربان ہو جائے حورین گھورین۔ واللہ اندر کے اکھاڑے کی پریان اُسکے حسن کی تعریف کرین اور ہاے ہاے زلف چلیپا مین کیا عرض کرون خداوند ؎

وہ زلف ہوا سے مجھے برہم نظر آئی
اُڑتی ہوئی ناگن قد آدم نظر آئی

اور حضور افشان کی بڑی شائق ہی۔ حالانکہ افشان کے اب کی بھی ضرورت نہین ہی وہ کھڑا پایا ہی۔ ؎

مین بھی تو دیکھون چاند مین تارے جڑے ہے
افشان چھڑک کے یار دکھا تا جبین مجھے

نواب ۔ یار من بھی صورت تو دکھا دو خدا کے لیے واللہ تمنے تو اس وقت طبیعت بیچین کر دی۔

ممن ۔ حضور یہ بیڑھی کھیر ہی بہو بیٹون کی حرمت اور ہر وہ محلے کی چھوکری ہی۔

اختر ۔ ارے تو صورت دکھانے مین کیا عیب ہی یار محجب طرح کے آدمی ہو۔

آغا ۔ بھئی ہم بھی دیکھینگے۔ تنہا خوری اچھی نہین۔

اختر ۔ لیجیے اور سنیے۔ بھینس نہ کودے کودے گون۔ یہ تماشا دیکھے کون۔

نواب ۔ اجی جناب پہلے مجھ کمبخت کو تو دیکھ لینے دیجیے پھر آپ سب صاحب تو دیکھا ہی کرینگے۔

ممن ۔ خداوند مین نہ دکھاؤنگا۔ یاد آگیا۔

نواب ۔ کیا یاد آگیا۔ یاد کیا آگیا؟ تم تو مجذوبون کی سی باتین کرتے ہو۔

ممن ۔ حضور وہ یہان آنہین سکتی اور آپ جا نہین سکتے اور بازاری عورت وہ ہی نہین پھر بھلا کیونکر ملاقات ممکن ہے ہان ایک بات ہے خداوند۔

نواب ۔ وہ کیا۔ بھئی خرچنے کو تو ہم تیار ہین۔

ممن ۔ سرکار خرچنے کا کیا ذکر ہے حضور کا سا فیاض آدمی اب شہر مین دوسرا نہین ہی۔ فرد ہین حضور۔

اختر ۔ اسمین کیا فرق ہی۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ واللہ ثانی نہین رکھتے۔

ممن ۔ خداوند حضور کی فیاضی روم و روس تک مشہور ہے۔

نواب ۔ ارے میان جو دم گذرتا ہی غنیمت ہی۔

اختر ۔ حق ہی۔ ؎

ہر وقت خوش کہ دست دہد غنچہ نثار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

نواب ۔ اب مین کیا کہون یارو۔ ریاست لٹ گئی ہماری روپیہ ہمارے پاس نہین۔ مگر اب بھی واللہ وہ دل ہی کہ اچھے اچھے والیان ملک کا نہ ہوگا۔

اختر ۔ حق ہی واللہ صحیح ہی۔ اچھے اچھے بادشاہ مقابلہ نہین کر سکتے حضور کے سامنے۔

ممن - بھئی یہ بھی تو شہنشاہ ہین - ہاے یہ دل کہان

نواب - میان ہم کس قابل ہین یہ سب تم لوگون کی عنایت اور مہربانی ہی - دوست ہو ہمارے -

رونق - اسمین شک نہین کہ نواب بڑے حوصلے کے آدمی ہین اور بڑے فیاض -

چھٹن - یہ تو سب کچھ ہی مگر بھائی صاحب اب یہ بتائیے کہ وہ چھوکری کب دکھائیے گا میان ممن صاحب

ممن - حضور اب ایک چھوکری اور دس گاہک باتیں تو کیجئے نکر بنے - وہ بازاری عورت تو ہی نہین -

نواب - یہ سب بکتے ہین - تم مجھکو دکھا دو بس -

ممن - حضور اب اس امر کی نسبت غلام پھر عرض کریگا اب اس وقت اس تذکرے کو تہ کر رکھیے -

رونق - بھائی ہمکو بھی ایک جھلکی دکھا دینا ہم بھی مشتاق ہین واللہ بڑا احسان مانینگے -

نواب - جی بجا ہی - یہ بھی خوب ہوئی - آپ پاگل ہو گئے ہین - انکو بھی دکھا دینا کیا خوب -

چھٹن - بھئی وہ چھوکری ہمین نہ دکھائی تو ہمیں عمر بھر شکایت رہیگی -

ممن - خداوند سب پہلے - ایسی بات ہی بھلا کہ حضور ہی نہ دیکھین - مگر

چھٹن - یہ اگر مگر مین نہین جانتا آپ کو وہ چھوکری دکھانی پڑیگی - ارے یار ایسی تعریف کی کہ بغیر دیکھے دل ہاتھ سے کھو بیٹھے اور آنکھون کی تعریف جب سنی ہی دل بیقرار ہو رہا ہی - کیون میان ممن وہ کون دن ہوگا اور کب آئیگا کہ ہم بھی اُن آنکھون کو دیکھینگے اور کہینگے - ؎

مرے ہوئے ترسی آنکھون پہ پار بھیجن یا — شہید گردن لیل و نہار ہم بھی ہین

آغا - مین کہتا ہون یہ تمکو ہو گیا کیا ہے تمہارا تو شوق دیدہ سب سے بڑھ گیا -

رونق جنگ نے ہنسکر چھٹن صاحب کے ڈنڈا مارا اور کہا ماشاء اللہ ہمت مردان مدد خدا -

چھٹن صاحب نے کہا بھئی یہ ڈنڈا ملنا کیا معنی ہم سے کونسا ایسا کارنمایان سرزد ہوا کہ تمنے ہمارے ڈنڈا مل دیے -

رونق جنگ نے کہا یار تم ہی تو سب کے نام مشفق بنے تھے اور تم ہی نے وہ ذکر پھر چھیڑا بڑے بھلے آدمی ہو واللہ ارے ظالم ابھی تو تو نصیحت کر رہا تھا کہ ہم لوگ بڑے پاجی ہین کہ بیوی کے ہوتے ساتھی مدعا بیان کرتے ہین اور ابھی یہ ذکر ہوا کہ کوٹھری دیکھنے مین آئے -

چھٹن - ہاے ارے بھئی اس دل کو کیا کرین تم ہی بتاؤ کہ دل پر کسکا اختیار ہی -

رونق - جاؤ بھئی - ناصح بنے ہین چوٹے زمانے بھر کے -

نواب - جی ہان تہذیب کا بڑا دعوی تھا آپ کو -

چھٹن - ارے نواب زبانی دانے سے بھی گئے گذرے بڑے بیوقوف آدمی ہو واللہ -

مہراج - تو حضرت سنیے یہ ہر دیگی چھپا ہوا ٹھیک نہین یا تو تمرن کو بیاہ کیجیے یا نازو کو یا اس ممن والی نونہ یا کو -

مسخرہ - (قہقہہ لگاکر) یہ ممن والی نونیا کی کیا کہی ہی -

ممن - مین ایک بھنی بناؤنگا اب اور سنیے گا ہم سے اور مسخرہ پن نہ کی مہراج بلی صاحب نے جو کہا وہ ہمارے سر کی قسم وہ مالک مین جیسے سرکار ویسے وہ مگر آپکی باتین ہم نہ سہینگے

مسخرہ - درست - آپ اور سخنی تباہین شان خدا -

ممن - اُٹھون پھر -

مسخرہ - ہان اگر شامت آئی ہو تو بسم اللہ -

چھٹن - کون ممن تم سے کرارا ہی بھئی گل خیرو -

مسخرہ - لڑوا کے دیکھ لیجے نا - بسا دیجے ایک اشرفی

نواب - اچھا ہم ممن کی طرف سے بساتے ہین -

چھٹن - ہم بھی ممن کی طرف ہین -

مہراج - ہم گلیجہ دی جانب ہین - یہ دے مار لگا -

نواب اچھا آیئے ہاتھ پر ہاتھ مار لیے -

مہراج - اُٹھو میان چڈا گلیجہ دو - بس اب اُٹھیے -

رادی - ممن اُٹھ کھڑا ہوا تو گلیجہ دیا کہتے ہین -

مسخرہ - ابے جا کیون تضا کے منہ مین جاتا ہی ایک پلوٹے مین تو تیرا کام تمام ہو جائیگا چلا ہے لڑنے چور اُٹھائی گیرا -

نواب - وہ مارا - (مہراج بلی سے) بس ہار گئے -

مہراج - اُٹھو میان خم ٹھوک کے سامنے کھڑے ہو

مسخرہ - حضور یہ بالائی اور دودھ اور انڈے کھا کھا کے اسیلے ڈنڈا نہین تیار کیے تھے - جی اور ممن تو کیا شی ہی ممن کے باپ سے لڑ پڑون مگر میرے بچے کے برابر ہی ممن اس سے کیا لڑون -

نواب - ابے جا - بس - رہگیا لڑنے چلے ہین -

مسخرہ - حضور اگر حکم دین تو ایک پلوٹے مین ہاتھی کو بٹھا دون کیا کوئی وہ سمجھا ہی -

نواب - اجی وہ ہاتھی تو در کنار رہا ممن سے کیون نہین لڑتے

مسخرہ - تو حضور کوئی برابر والا ہو تو اُس سے لڑا پڑون ان پنچ فوم دھینون جلاہون کے منہ کون لگے -

نواب محمد عسکری نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا حضرت یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی اب کوئی معاملے کی بات کیجیے وہ کیا کہ آج سے ہم اور آپ سب صاحب یہ عہد کرین کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ہم لوگ کبھی بھولے سے بھی کسی عورت سے رسم نہ کرینگے - سوا اپنی منکوحہ بیوی کے - ارے وہ ہمارے رنج اور غم اور افلاس اور بیماری سب مین شریک ہی - بازاری عورت مرد ار آج آپکی بغل مین ہی کل دوسرے کی بغل مین ہوگی - جو دو پیسے زیادہ دیگا اُسکی بغل مین ہوگی - اگر دیکھے تو آپکی ہی ورنہ مفت بتلا دیجیے

چون در بر دیگرے نشیند خواہد کہ ترا دگر نہ بیند

ہمارے لوگون کی آنکھون پر غفلت کے پردے پڑے ہوے ہین ارے غضب خدا کا جورو کو برسون صورت دیکھنے کو ترسائین اور ان مال زادیون پر لٹو ہو جائین مگر عمر بھر اسکا نباہ ہی نہین آتا جب سمجھتی ہی ہین منسوخی کر دیتی ہی

زن نو کن اے دوست در ہر بہار کہ نقویم پارینہ نا ید بکار

نت نئی ہو - اور گھر کی جورو کو طلاق - اور دیکھتے جاتے ہین اور تجربہ کرتے جاتے ہین کہ اس پلید فرقے سے وفا کی امید فضول ہی مگر پھر بھی کچھ نہین - اتنے مین چڈا گلیجہ کو باہر کسی کام کے لیے گئے تھے تشریف لائے اور فرمایا خداوند قطع کلام تو ہوگا لیکن (چقندر چاندنی) بھی لگے ہاتھون سن لیجیے کہان کا جھگڑا - ع -

کتکی رہی اور رہے گی کتکی

لوگون نے قہقہہ لگایا کہ یہ چقندر چاندنی خوب ڈھونڈھ کے نکالا بھئی بندر اور مچھندر اور جلنہ ہر تو ہو چکے قافیے - بس چقندر باقی رہگیا تھا مسخرے نے کہا - ع -

جب مزہ کھانے کا حاصل ہو کہ اپنے ہاتھ سے
کھیت مین مہتاب کے توڑے چقندر چاندنی

نواب - واہ بھئی واہ چقندر چاندنی نے اور بھی قافیہ کو چمکا دیا - کیا خوب - کیا خوب - سبحان اللہ -

ممسن - حضور چقندر توڑے نہین جاتے چقندر کھودے جاتے ہین - چقندر توڑنا محاورہ نہین ہی -

رونق - ہان بھئی اعتراض تو صحیح ہی کیون کلمخرد -

مسخرہ - حضور مین شاعر آدمی شعر کہنا جانون - کبڑا یا نہ کبڑے کا پڑوسی - اب مجھے کیا معلوم کہ چقندر توڑتے ہین یا کھودتے ہین -

نواب - بھئی یہ جواب بہت ہی بڑھ گیا کبڑے کی ایک ہی کہی - کچھ میان ممسن کہ نہین -

ممسن - حضور یہ کبڑا یا ہمکو لاکھ دفعہ کہلین ہم کبڑے کے سے کا برا نہین مانتے -

داروغہ - جنگلی کبوتر چاندنی ابھی باقی ہی - حضرت -

مسخرہ - ابھی لو کیا کہین ڈھونڈھنے یا لینے جانا ہی - ؎

اڑتی پھرتی ہی در و دیوار و سقف و بام پر
بنگئی ہی کب سے یہ جنگلی کبوتر چاندنی

رونق - اچھا بہر چاندنی تو لاؤ مگر ثبوت ہو -

مسخرہ - ہاے ہاے ابھی آپ لوگون نے مجھے پہچانا نہین بہر کا باپ بنیے - بہر چاندنی - بہر طوطا ہوتا ہی -

نواب - واہ کیا سوجھی ہی بہر کا لفظ بہت دور کی سوجھی ٹوئیان کا بھائی بہر -

مسخرہ - بلا کی طبیعت پائی ہی مجھ شخص نے سنیے - ؎

داغ دل ہم کو یاد آنیکا ہمکو درد و لداز تک
ہی مسافر کی شب غربت مین رہبر چاندنی

اور اب لگے ہاتھون بہر بھی سن لیجیے -

آغا - بھئی اب دوسری طرح ہونی چاہیے چاندنی کو تو خوب چمکایا آپ نے اب بہت سے قافیون کا قافیہ تنگ کر چکے کہان تک زور طبع دکھائیے گا -

اتنے مین داروغہ نے عرض کیا حضور جمال الدین کی ایک عرضداشت آئی ہی بڑا غضب ہوگیا اُسکے جوان بھائی کو کسی شخص نے زہر دیدیا اور کل شب کو وہ نوجوان چل بسا نواب صاحب نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر بڑا افسوس ظاہر کیا نواب چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور مہراج بلی کو بھی بڑا رنج ہوا حکم ہوا کہ جو آدمی عرضداشت لایا ہی اُسکو بلاؤ اُس نے جھک کر آداب عرض کیا اور کہا پیر و مرشد غلام سیدہی اور میان جمال الدین کے مکان مین رہتا ہی یہ بڑا سانحہ ہوگیا اور مفت مین اُس بچارے کی جان گئی نواب صاحب نے کہا آخر زہر دینے کا سبب کیا کوئی کسی کو بیوجہ تو مار نہین ڈالتا کہا خداوند اُس نوجوان گھوڑے کو ایک بیہاتن پیار کرتی تھی اور بھی کئی آدمیون سے اُس سے رسم تھا اُنکو ناگوار گذرتا تھا اور ایک ہی شہر کے رہنے والے بس کل کوئی دیکھے اُس بچارے نے نہاکے کپڑے پہنے اور اُس عورت کے ہان گیا وہان خدا جانے کیا ہوا بس بیہوش ہوگیا - ڈولی پر لاد کے اُسکے گھر لائے زہر کی سب علامتین پائی گئین اُنکے ہان کوئی دوڑنے دھوپنے والا نہ تھا جمال الدین نواب صاحب کے ہان تھے جبتک اُنکو خبر ہو اور وہ آئین آئین یہان اُس بچارے کا کام تمام ہوگیا -

نواب - داروغہ یہان آؤ (کان مین کچھ کہتا ہی) اور ممسن تم بھی جاؤ اور دیکھے تک ساتھ جاؤ -

ممن - بہت خوب حضور - کہان دفنائے جائینگے
کیون - ؟ -

میر صاحب - حضرت حاجی نصرت کے تکیے مین جائینگے

چھٹن - واللہ عبرت کا مقام ہی ہم لوگ عیاشی کے پیچھے کیسی کیسی زکین اٹھاتے ہین مگر نہین چھوڑتے اگر وہ عیاش سنتا تو اس درجے کو کاہے کو پہونچتا -

نواب - واللہ سچ کہتے ہو کیا غضب کا پردہ پڑا ہے کوئی اس کمبخت تماش بینی کے پیچھے اپنی جان اور عزت کا بھی خیال نہین کرتا - افسوس ہزار افسوس -

آغا - اسکا انجام ہی یہ ہی - بُرا کام ہی ہوتا -

نواب - بھئی کان پکڑے اب سے آئے گھر سے آئے اب کبھی نام بھی نہ لینگے

آغا - جی یہ سب باتین ہین - تھوڑی دیر تو عبرت ہوتی ہی اور بس اسکے بعد سناٹا -

اختر - گھر کی مرغی دال برابر - گر واللہ ہم لوگون کا حال بھی گھر کی جورو کو نہین سمجھتے -

چھٹن - بھلا کبھی کسی نے یہ بھی سُنا ہے کہ جبر و زبردستی سے زہر دیا گیا جبر و کی کیا بات لیکن ابھی کوئی شخص اپنی بیاہتا بیوی کا کہنا نہ مانے اور جو دور اندیشی کی بات وہ سکھائے اسکا متبع کرے تو زن مرید کہلائے

اختر - مین کہنے ہی کو تھا یہ تو عقل کا حال ہی -

نواب - عقل کا حال کیا بس مسخ ہو گئے ہم لوگ -

چھٹن - لیجیے اک ذرا سی دیر مین کسی رقیب نے زہر دیدیا دم نکل گیا اب چاہے اُس عورت کو گرفتار کرو چاہے اور اسکے ہان کے آنے جانے والون کو اُس بیچارے کی تو جان گئی - اور فضا مین -

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

اور دل لگی اسمین یہ ہی کہ اگر وہ عورت بچگئی اور اُس پر کوئی آنچ نہ آئی تو وہ مشہور ہو جائیگی - ایک شخص کی جان گئی اور اسکی شہرت ہوئی -

نواب صاحب نے کہا بھئی اب اس بارے مین ایک کمیٹی ہونی چاہیے کہ اسکا تدارک کیا جائے - اب یہ ضروری اور لازمی ہی - دو چیزون کا تدارک چاہیے ایک بادہ خواری کہ کیسے کیسے نوخیز اسکی بدولت مرتے ہین اور یہ مردار دختر رز کیا کیا ستم ڈھا رہی ہی کہ توبہ ہی بھلی - اور دوسرے یہ آوارگی - اس سے بڑھکر گناہ اور کیا ہوگا کہ بیوی کے ہوتے ہم لوگ اسکی چھاتی پر کودون دلین اور اسکو جلائین - اور پھر فخریہ یہ کہتے پھرین کہ ہم کچھ جورو کے غلام نہین ہین یہ بات تو اگر تزدین مین خوب ہی کہ اگر کسی متلاشی انگبیز سے کوئی اس قسم کا عیب سرزد ہوتا ہی تو وہ سوسائٹی سے خارج کر دیا جاتا ہے دیکھو میجر صاحب جو اب پنشن پاتے ہین - اُنھون نے بیوی کو ولایت بھیج دیا اور یہان ایک عورت کو نوکر رکھ لیا - بس اب کبھی صاحب لوگ کے ہان کھانے اور دعوت مین شریک نہین ہونے پاتے کوئی انسے ملتا ہی نہین بالکل علحدہ کر دیے گئے اور ہم لوگون مین فخریہ بیان کیا جاتا ہی کہ فلان نواب صاحب اور فلان عورت سے رسم ہی اور انسے اس قدر آشنائی ہی یہ انتہا کی بیحیائی ہی اور ہم لوگ بجوغ اسکے کہ اب نقص کو دور کرین اور اسکی اصلاح کی جانب توجہ کرین اسی کو مایۂ فخر سمجھتے ہین افسوس صد افسوس - اور یہ ایک آدمی کیا ہم میں سبھی کا یہی حال ہی - سب ایک ہی فشن کے مین بصلاحیت مزاج سے

نسرین دور دور نہ اگر غور کر کے دیکھیے تو بیوی سے بڑھکر اور
کون عزیز ہو کوئی نہین مگر باتین کرنے کو کیسے ساری خدائی کی
باتین کر ڈالین اور اصل مین کرنا دانا کچھ نہین زبانی دانے
سے بھلا کیا مطلب نکلیگا خاک نہین ایک کمیٹی ہونی چاہیے اور
آسمین سب سے حلف لینا چاہیے اور جو آسمین شریک نہ ہون
اُنکو مجبور کرنا چاہیے اُنکے چال چلن پر غور کرنا چاہیے اگر
خلاف معاہدہ اُن سے کوئی کارروائی ظہور پذیر ہو تو
مرزنش کرنی چاہیے سوسائٹی پر فرض ہو کہ انکو تنبیہ کرے
اور سمجھادے اگر ایسا ایک جلسہ قرار پائے تو مہما المراد
ازین بہتر یہ جلسہ واعظ ادیب اور اتالیق کا کام دے
حضرات ناظرین! نواب محمد عسکری صاحب کے
خیالات فی نفسہ بُرے نہین مگر صحبت بُری پانی اور لڑکپن
سے خراب صحبت مین رہے کہ ترقی دماغی کے عوض اور
دماغ خراب ہو گیا اور اکثر حضرات نے اُنکو ایسا سنکھنے
مین کیا تھا کہ اُنکے قابو مین ہو گئے اب جدھر کل مڑتے ہین
اُسیطرف یہ مڑ جاتے ہین تعریف کردی کہ حضور کا سا مخبر
کوئی نہین اب نواب صاحب پھول گئے کہ حاتم کے بعد اب ہم اس
صدی مین پیدا ہوے اور چارنے آکے کہدیا کہ خداوند فلان
نواب صاحب کا کوئی صبح کو نام نہین لیتا وہ بڑے کنجوس ہین
چلیے نواب صاحب اکڑ گئے کہ ہم شہر مین فیاض اور
حاتم مشہور ہین اگر ایک شخص کو ایک روپیہ دینا ہوگا
تو آنکھ بند کر کے دس دینگے ورنہ فیاضی مین بٹا لگتا ہے
یہ نہین سوچتے کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے یار مین کھایا
پیا اور رالگ گئی آج آپ کے دسترخوان پر کھاتے ہین آپکی
کہتے ہین کل اور کے ہان گئے سبکے پہلے آپ ہی کی
ہجو کرنے لگے اُسے بڑھکر دشمن اور کون ہوگا۔ اگر محمد عسکری
اچھے لوگون کی صحبت ہوئی ہوتی تو جان اللہ یہ بھی کچھ

ابھی تک تو نواب صاحب تہذیب و شائستگی اور صلاحیت
باتین کرتے تھے ایک دفعہ جو کچھ خیال آیا تو حسین علی کو بلایا اور
حکم دیا کہ جاکر دیکھو تو کہ قمرن کا میان وہ نونڈا جو کدرا کدرا (قدرے
مشہور ہو آیا ہو کہ نہین اور قمرن کہان ہو اسکا کچھ پتا لگا
کہ نہین حسین علی حکم کے مطابق گیا اور واپس آکے عرض کیا
خداوند قمرن اور کدرا اور بلتو کا تو ابھی کچھ حال نہین معلوم
ہوا مگر اتنا سننے مین آیا ہو کہ للتو کو کانپور مین کدرا اور اُسکے
اکھاڑے کے لوگون نے بڑی بودی ماردی دروغہ (داروغہ)
صاحب کے اُس آدمی کے گھر مین کوئی آیا تو اسکو بلا کے
دریافت کرین حضور اُسی وقت دار دغہ صاحب کا آدمی آیا
اور یون نواب صاحب نے حال دریافت کیا۔

نواب - کیا تم کانپور سے آتے ہو کب آئے وہان سے
کچھ کیفیت کدرا کی جانتے ہو۔

آدمی - ہجور (حضور) کل آیا۔ وہان تو بڑے گجب
(غضب) کی مار پیٹ ہوئی۔

نواب - ہان ہان حال تو بیان کرو کون کون تھا۔

آدمی - سرکار کدرا کو لوگون نے بہکا دیا کہ تیری
عورت کو للتو اجھگا لیگیا اور تو کھڑا دیکھتا ہو ہم ایسے
ہوتے تو اُو دیکھتے نہ تاؤ ٹھونک چلتے بلا سے جیرمانہ
(جرمانہ) ہوجاتا۔ بس ہجور کدرا کو بھی گُسّا (غصہ) آگیا
ایک تو لڑنیا - دوسرے جوان آدمی تیسرے
یہ آنچ بُری ہوتی ہو۔ بس کدرا نے لپک کے ایک
لپوٹا جایا وہ نونڈا بھلا پہلوان کا مکابلہ (مقابلہ) م
کیا کرسکتا مگر جھلا کے وہ بھی چمٹ گیا۔ کدرا نے
اُٹھا کے دے مارا۔ پولس والون نے دونون کو دبوچا
مگر ہجور وہ عورت اُسپر ایسی ٹوٹی ہو کہ کچھ پوچھیے نہین
جان دیتی ہو۔ جان۔ ا کے مین سے دھاردن دھار رونی تھی

اور اُس سے کہتی جاتی تھی کہ تو جلدی سے اسکے پیٹ بھاگ کے آجا اسی کے سبب سے برقنداز دن نے کدرا کو للکارا اور کہا ہم چالان کر دینگے تیرا

ہی سویرے سے مرے جی مین گنڈیری کھانی
مر گئے کیا یہ موے آج گنڈیری والے

ایک محلسرائے فلک رفعت سپہر نشان مین یک خاتون مہ لقا اور محبوب پرچہرہ لب بام کھڑی ابر کے ٹکڑون کی سیر کر رہی تھین اور ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے چل رہے تھے اور درختون کے پتے قدرتی پنکھا جھل رہے تھے جلو مین کنیزان قمر طلعت رشک حور ہر مشیخ بہت نشۂ جوانی سے معمور مغلانیان طرحدار مہربان حاضر خواب وطرار۔ خواصین گلبن ریاض حسن وجمال قلمقنین پری تمثال۔

خلد گو ہندوستان سے دور ہے
لیکن اسمین شک نہین نم حور ہے

اور لطف یہ کہ سب کم سن جوانین خوش گلو خوش اندام مجسم خوبی سراپا ناز گو سب مہر سپہر حسن اور پری پیکر عورتین تھین مگر خاتون یاقوت لب ان سب مین کالبدر فی النجوم تھین اور آس پاس ارد گرد ادھر اُدھر دہنے بائین جو یہ کھڑی تھین بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ چاند اور یہ ستارے ہین۔

خاتون ماہ طلعت سے کسی قدر دور فاصلے پر ایک بوڑھی مغلانی نے ایک اُدھیڑ مہری کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ مہری! یہ سب نو ابھی کم سن جوانین ہین انکو کیا معلوم کہ اچھا کسے کہتے ہین اور بُرا کسکو کہتے ہین انلے نزدیک تو وہی نیک ہے جو انسے ہنسے بولے۔ اس طرح پر انکے ساتھ چلے کہ انکو معلوم ہو جیسے گرا پڑتا ہے۔ چاہے مرد ہو چاہے عورت ہنسی دل لگی مین ڈوبا ہوا ہو۔ مگر ہم تم سمجھ سکتے ہین کہ انکی بات چیت اور چھچھورے پن سے پایا جاتا ہے کہ یہ کوئی نیچ قوم کی چھوکری ہے۔ اول تو گفتگو کی قطع ہی محل خانے کی نہین اور پھر آتا چھچھورا پنا بھی اچھا نہین ہوتا ہر شخص کی کوئی حد ہوتی ہے۔

ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر خاتون سیم بدن نے ایک فرقنہ جو بھری تو دونون ہاتھ دیوار پر اور گردن کسی قدر باہر نکلی ہوئی مغلانیان خواصین غل مچانے لگین۔ آپن ا۔ اے حضور یہ کیا اندھیر ہے سرکار اگر سُن لینگے تو مہنا تھ پی لینگے یہ بے پروائی کیسی خاتون سیمین ساق نے زور سے قہقہہ لگایا اور ان سب کو ٹھیکون پر اُڑایا۔

اب سنیے کہ اس محلسرا کے پچھواڑے ایک تکیہ تھا آصف الدولہ کے وقت سے بھی پیشتر کا پندرہ بیس قبرین اُسمین باقی رہگئی تھین باقی اللہ اللہ خیر صلاح اور وہ بھی بوسیدہ اور دھسی ہوئین اور ٹوٹی پھوٹی۔ اس تکیے مین باغ کی دیوار دن سے ایک ایسی آڑ ہو گئی تھی کہ بجاے خود ایک قلعہ بنگیا تھا اور اسمین جواری مع ہو کے جوا کھیلا کرتے تھے ان جواریون مین شہدے زیادہ تر تھے اور دو چار چور اور نامی ڈاکو بھی کھیلا کرتے تھے ایک شخص شتاری مجرم بھی تھا ایک قید خانے سے بلا اختتام میعاد بھاگ آیا تھا اور ایک اس درجہ باغی کار کہ کالے پانی سے بھاگ نکلا ان جتھے ہوے بدمعاشون اور خونیون اور جواریون اور شہدون کا تو مجمع اور پیسے تکلف سر کھولے ہوے کھڑی ہین اور چونکہ کلی کا بھی گھنٹا خوب گھر کے آئی تھی اور طبیعت بشاش بھی تھی لہذا الراکے گانے لگین۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

ان لوگون نے پہلے تو قہقہے کی آواز سُنی۔ پھر دن دن بڑھت سہاگ کی آواز آئی بس لٹو ہو گئے۔ چند

کال جوار یون کے سوا کہ اُنھون نے سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اور سب کے سب گھورنے لگے۔ ادھر گھر کی خواصین اور عورتین سر پیٹتی ہین کہ یہ حضور کیا غضب ڈھا رہی ہین بہو بیٹی کے لیے یہ بڑا عیب ہی۔ سرکار۔

اتنے مین آواز آئی (گنڈیریان پونڈے کی) یہ صدا سنتے ہی مہری خاتون لالہ رخ اسدر جہ بیقرار ہو گئی کہ کوٹھے سے دھم دھم کرتی ہوئی دوڑی اور زینون پر سے اُچھلتی اور دو دو زینے پھاندتی ہوئی نیچے آئی اور یہان سے طرارا بھرا تو ڈیوڑھی مین داخل ڈیوڑھی سے ذقند بھرتی ہی تو بازار مین پہونچی اور غل مچاتی جاتی تھی کہ گنڈیری والے او گنڈیری والے سو استہا ہی نہین۔

گنڈیری والے نے پیچھے پھر کر دیکھا اور آیا۔ اُنھون نے ڈیوڑھی پر گنڈیریان خریدین اور مہری سے کہا لے چل گنڈیری والے نے دل لگی سے گنڈیریون کے ساتھ گٹھائین بھی تول دین۔

اب سنیے کہ گنڈیریان تو کم کھاتی ہین گانٹھین چن چن زیادہ کھاتی ہین۔ اور مہری ہنستی جاتی ہی۔ بوڑھی مغلانی اور ایک مہری مین باہم یون گفتگو ہونے لگی۔

مغلانی ۔ یہ تو بہن کوئی ساقن یا کبڑن ہی۔ دیکھو تو کس قسم کی حرکتین ہین۔

مہری ۔ باتین تو بالکل بھنگیڑنون کی سی ہین۔

مغلانی ۔ پہرے والے کسقدر خوش ہوے ہونگے۔

مہری ۔ ہم تو نواب صاحب سے آج کہینگے بہن۔

مغلانی ۔ ہان (ہنسکر) جیسی اُنکی بدنامی ویسی ہماری بدنامی بہت سی نوکریان کین مگر ایسی بیگم صاحب نہین بلین اچھا تو ہی کام کاج نہ کرنا پڑیگا۔

مہری جب یہ ڈیوڑھی پر کسی کام کو گئی تو وہان پہرے والے اور چوبدار اور آدمی بھی یہی باتین کرتے تھے۔ چوبدار نے ہنستے ہوے پوچھا۔ مہری یہ کون ہین ہم لوگ سب کٹ گئے چھم چھم چھم چھم کرتی ہوئی بازار تک لپک گئین اور گنڈیری والے کو کس مزے سے پکارا۔ او گنڈیری والے او گنڈیری والے۔ ڈیوڑھی پر بڑا قہقہہ پڑا۔

مہری نے کہا اور گنڈیریان کم کھاتی ہین گانٹھین چن چنکر بہت کھاتی ہین۔ نہ معلوم کون ہین۔

سپاہی بولا گانٹھین تو بہت سی لے گئین تھین جب مہری نے پیشتر کے واقعے سے اطلاع دی کہ دیوار پر ہاتھ رکھ کے تیکے کی طرف جھانکنے لگین اور لہرا لہرا کر گاتی تھین۔

(مورا دان دن پر گت سہاگ سیان بہین آئے رے)

اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا۔

مہری اندر آئی تو اُس خاتون ماہ وش نے حکم دیا کہ باہر جو کھانا پکے اُسمین ہمارے واسطے لچی کی روٹی اور دھوئی ماش کی دال مصالح دار ضرور پکے اور پان مٹھا منگوا لہ اور سالن مین مچھیڑے کی ترکاری ہو۔ جتنی خادمائین ہان اُس وقت موجود تھین بے اختیار مسکرا دین کہ پلاؤ زردے شیرمال اور باقرخانی کا نام ہی نہین یاد ہے لچی کی روٹی اور مٹھے کی ایک ہی کہی۔ ماشاء اللہ

ادھر انھون نے مغلانی کو حکم دیا کہ آڑی بیل کے نینو کے دو دوپٹے ہمین کل تک تیار کر دو بیسب حیران تھین کہ یا اللہ یہ کون ہین شکل صورت تو اللہ نے ایسی دی ہے کہ واہ وہ سراپا سانچے مین ڈھلا ہوا مگر حرکتین ایسی اور گنڈیری کی خریداری

سے تو یہ اور بھی نظرون سے گر گئین یہ تو ایسی خفیف حرکت سرزد ہوئی کہ توبہ ہی بھلی۔

اتنے مین پہرے کے سپاہی نے مہری کو آواز دی اور کہا سرکار نے بھیجا ہی کہ جاکے خیر صلاح (خیر صلاح) پوچھ آؤ۔

مہری نے اوپر جاکے عرض کیا۔ حضور سرکار نے آدمی بھیجا ہی کہا ہی کہ خیر صلاح دریافت کر آؤ۔

بیگم صاحب نے کہا آدمی کو بلالو۔

مہری۔ اے حضور کہان بلالون محل خانے مین۔

مغلانی۔ حضور کیا فرماتی ہین سرکار سینگے تو کیا سینگے وہ بھلا یہان آسکتا ہی۔

خاتون۔ (خ) اچھا اچھا تو ہم خود آتے ہین نیچے

مہری۔ اوئی یہ ہو کیا گیا ہی حضور۔

خ۔ اس نگوڑے پردے سے تو ہمیشان (ہمیشہ) سے ہمین نفرت رہی ہی۔ اچھا کہدو کہ نواب صاحب جب بلایا ہی کہا ہی جو نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے۔

مہری نے جاکے کہا میان سرکار سے عرض کر دینا کہ آپکو اسی وقت بلایا ہی اور کہا ہی کہ ہمارا بہت جی چاہتا ہی کہ آپکو دیکھین آنکھین ترستی ہین۔ ضرور ضرور آیئے

آدمی نے جاکر عرض کیا کہ پیر و مرشد حضور کو یاد کیا ہی اور کہا ہی مین بہت تڑپتی ہون جلد آیئے۔

جھٹپٹے وقت نواب صاحب چلے پیچھے خدمتگار آگے دستی روشن۔ ڈیوڑھی پر پہونچے لوگ کھڑے ہو گئے اور جھک جھک کر آداب عرض کیا۔ اور مؤدب کھڑے رہے

نواب صاحب محل سرا مین تشریف لے گئے اب مہریان اور مغلانیان وغیرہ آپس مین کہنے لگین کہ بیگم صاحب کو ذرا بیٹھنے تک کا سلیقہ نہین ہی۔

مہری۔ اے بالکل پھوہڑ ہین۔ ذرا بیگم صاحب کی تعلان (قطع) تو دیکھیے۔ اتنے مین خاتون نے پانی مانگا ایک خادمہ نے پانی دیا۔

مغلانی۔ اب یہ کل تک پانی ہی پیا کرینگی۔

راوی۔ پانی پی کر بیگم صاحب یون مخاطب ہوئین

خ۔ (ہنسکر) یہ اب تک تم غائب کہان رہے کیا کہین اور دل لگا لیا۔

نواب۔ ہم آزماتے تھے کہ تم کو ہماری محبت ہی یا نہین واللہ اور کہین دل لگانے کی ایک ہوئی۔

خ۔ اے سنا للتوا کی بڑی لے دے ہوئی بچارے کی تمنے بھی کچھ سنا کیا یہ خبر ٹھیک ہی۔

ن۔ اب تم اس تذکرے کو جانے دو مشہور ہنو نے پائے

خ۔ اور اس موے کا کیا حشر ہوا۔ اس موے بخت قدر اکا خدا غارت کرے موے کو۔

ن۔ خدائی خوار کو لوگون نے کانپور رڑا دیا۔

خ۔ اب تم اس نونڈے کو نوکر رکھ لو للتوا کو۔

ن۔ (چہرہ سرخ ہو گیا) یہ کیون للتوا کیا کریگا۔

خ۔ (مسکراکر) ہمارے محلے کا ہی ساتھ کھیلا ہوا ہی چھوکرا۔ جانا بوجھا۔

ن۔ بھلا تمھارے محلے والون پر ہم یہ ظاہر کر سکتے ہین کہ تم یہان ہو۔ کبھی نہین۔

خ۔ اے تو وہ کیا کتنا بھریگا یہ ہمارا ذمہ۔

ن۔ تو اسکے نوکر رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

خ۔ اچھا ہماری ڈیوڑھی کا داروغہ (داروغہ) کر دو اسکو میرے اچھے نواب۔

ن۔ واہ! ہندو اتنولی اور داروغہ!!!

خ - مجاز تو اچھا ہی آپ کا یہ روز روز غرّہ دے جانا کیا معنی اسی لیے لائے تھے -

نواب - (گلے مین ہاتھ ڈال کے) کیا مجال ہم تو یہان ہی رہا کرینگے غرّہ کرنا کیا معنی -

خ - ہان! جھوٹے! یہ اتنے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے جھوٹون کے بادشاہ -

ن - بتا ہی دون مگر دیکھو کسی سے کہنا نہ خبردار دو پانچ یاد رکھو جانی - ایک یہ کہ کوئی دھوکے سے بھی تمکو دیکھنے نہ پائے یہ بات پھوٹنے - دوسرے یہ کہ ان نگوڑون مین کسی کو نہ بتانا کہ تم کون ہو خبردار نہین تو وہ نالش معاً جڑ دیگا پھر تم کو اسی کے پاس رہنا ہوگا - اور ہماری عزت مین فرق آئیگا اور فوراً ہمپر جرمانہ ہو جائیگا

خ - جریمانہ ہو جائیگا - یہ کاہے سے ہم کہدینگے اُس نگوڑے سے راضی نہین ہین - بس -

نواب - (مُسکرا کر) ارے نہین تم سمجھتی تو ہو نہین کچھ اور خواہی نخواہی بجتی ہو -

خ - اچھا اچھا جو کہو گے وہ کرینگے مگر اتنے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے -

ن - اب ہم تم سے کاہے کو چھپائین - ہمسے لوگون نے کہا کہ ابھی ذرا الگ رہو - دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہی - بس یہ بات ہی اور کچھ نہین -

خ - اوئی نواب ایسا کیا مقدمہ پڑا ہی -

ن - بہت سنبھل کے چلنا چاہیے - مجھ سے لوگون نے کہا تھا کہ ایک مہینے تک خاموش رہنا چاہیے (بوسہ لیکر) ہمسے نہ رہا گیا اب آج شب کو یہان نہین رہینگے - ابھی ذرا بہت سمجھ کے کام کرنا چاہیے -

خ - کیا! - آج شب کو!!! - اب مین جانے بھی دونگی ذرا مجھ سے نخرے کی نہ لینا (ران کو ران سے دبا کر) واہ اب مین نہ جانے دونگی -

نواب - ہائے اس وقت کا عزہ عمر بھر یاد رہیگا نہ بھولونگا - جانی سچ کہتا ہون تڑپتا تھا -

راوی - اتنے مین وہ شوخ مہ لقا ران ہٹا کر اٹھ ہی دوسری چھت پر ہو رہی اور نواب صاحب نے ہنسکر کہا -

	ای کہ در شوخی مذاری ہمسرے می نمائی ہر دمے از منظرے

اب سنیے - بیگم صاحبہ چھت پر سے نیچے اُتریں - نواب صاحب پکارتے جاتے ہین - ہم اتنے دن کے بعد ملے ہین تم یہ بھاگی کہان جاتی ہو یہان آکے بیٹھو - وہ ڈیوڑھی پر پہونچین اور خاص ڈیوڑھی مین کھڑے ہو کر پہرے کے سپاہی سے کہا جاکے خانسامے والے کو تو بلا لا اُسنے کہا سرکار اب شام ہوئی اس وقت نہ ملے گا - جمعدار کو کہا (تو جاتو) اُس نے کہا سرکار اس وقت کوئی اور آدمی نہین ہی اور مین پہرے پر ہون -

اتنے مین ایک مہری اور ایک خواص حسب الحکم نواب صاحب ڈیوڑھی مین آن کر کھڑی ہو گئین جیسے ہی سپاہی نے کہا کہ مین ڈیوڑھی پر پہرا دیتا ہون - خانون مہ لقا نے کہا - (اچھا تو جا ہم پہرا دینگے) سپاہی دنگ ہو گیا اور مہری اور خواص نے گولا کھ ضبط کیا مگر ہنسی آہی گئی نہ ضبط ہو سکی - اسپر یہ بد دماغ ہو کر کوٹھے پر گئین اور کہا نواب اس پہرے والے سپاہی کو نکال دو نہین تو ہم کھانا نہین کھائینگے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے - نواب صاحب نے سبب خفگی دریافت کیا کہا اسی

نہین - موے سے مین نے کہا ذری فالودے والے کو جا کر بلا لا - پہلے تو یون ٹالا کہ اس وقت شام ہوگئی ہی اب نہ لیگا مین نے کہا تو جا تو آکا دُگا شام کو بھی پھیری دینے نکلتے ہین کہنے لگا مین پہرے پر ہون مین نے کہا اچھا تو جا مین پہرا دونگی —

یہ فقرہ سنتے ہی نواب اور حسری اور خواص سبکے سب نے زور سے قہقہہ لگایا اور نواب صاحب نے علحدہ لیجا کر کہا قمرن تم ہماری ہنسی کراؤگی - ارے غضب خدا کا ہم تو تم کو رئیس زادی اور بہو بیٹی بنا کر رکھنا چاہتے ہین اور تم کہتی ہو کہ ہم نے جا کے سپاہی سے کہا کہ پہرا ہم دینگے تو جا کے گلاب فالودے والے کو بُلا لا - اے سبحان اللہ اول تو یہ شام کے وقت گلاب فالودے کھانے کے کیا معنی - یون ہی خنکی ہوتی ہی اور پھر تمھارا جا کر پہرا دینا (ہنسی کو ضبط کر کے) آخر ہو نہ ہمارتی وہ چوڑی والی کی بو کہان جائے - قمرن نواب کی اس تقریر پر بہت ہی تنگی - کہا اچھا امّی جان کو بلوا دو ذری نواب صاحب تو خود ہی چاہتے تھے کہ انکی والدہ مکرمہ آن کے اپنی ہونہار لڑکی کی حرکتین دیکھین کہا اچھا - منظور — ہم جو کہتے ہین جنیا تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہین اول تو ان سب کے روبرو تم خفیف ہوئین دوسرے اگر کوئی پہچان جائے تو تمھارا میان ہم پر نالش داغ دے اور ہمکو مجبور ہو کر تم سے جدا ہونا پڑے ہمارا کچھ نہ بگڑیگا اور تم پھر سکے پالے پڑ جاؤگی امّی وہ اور اسکی ماں تمکو سخت قید مین رکھینگے اور محلے والے نام رکھینگے کہ کیسی خراب عورت ہی یہ کہکر نواب صاحب نے حسین علی کو بُلوایا اور حکم دیا کہ جا کر نازدار اور قمرن کی ماں کو بُلا لا - مگر سمجھا دینا کہ بڑی والیان بنکے نہ آنا —

حسین علی نے چپکے سے نواب صاحب کے کان مین کہا کہ ایک بات غلام عرض نہین کر سکتا مگر نے عرض کیے بھی نہین جاتا سا حضور قمرن بازار مین نکل کے کھڑی ہوتی ہین اور گنڈیری والون سے گنڈیریان چکاتی ہین سہین تو حضور بدنام ہو جائینگے - نیکی برباد گناہ لازم - نواب صاحب نے سر نیچے لٹکا لیا کہا بھئی اسکی صورت ایسی قیامت کی ہے اور وہ حسن پایا ہی کہ مین اسپر واقعی لٹو ہون اور اب تمسے کیا کہون کچھ تو جی چاہتا ہی اور کچھ افسوس ہوتا ہی — ابھی ابھی ڈیوڑھی مین جا کر پہرے والے سپاہی کو حکم دیا کہ گلاب فالودے والے کو بُلا لا تو جا ہم پہرا دے لینگے حسین علی منہ پھیر کر مسکرانے لگا اور آداب عرض کر کے رخصت ہوا - تھوڑی دیر مین دو ڈولیان آئین نواب صاحب نے اور سب عورتون کو ہٹا دیا اور نازدار اور ضعیفہ کو علحدہ بلا کر کل سرگذشت بیان کی ضعیفہ خاموش سنتی جاتی تھی اور دانت کٹکٹاتی تھی اور اکثر کہہ اٹھتی تھی کہ ہاے مجھ بختون کی جلی کے کرم نہ پھوٹ جاتے تو یہ دن کاہے کو دیکھتی بلاؤ تو قمرن کو —

قمرن - (ق) اے کیا اتنی دیر سے کانا پھوسی ہو رہی ہی

ضعیفہ - (ض) بیڑا سر - مردار بلّی - ادھر تو آ —

ق - امّی جان تم تو بن ناحق کو کوسنے کاٹنے لگتی ہو - بڑی کانون کی کچی ہو اللہ جانتا ہی —

ض - اور اوپر سے آنکھین دکھاتی ہی شرماتی نہین -

ق - شرمائین کیون کیا کسی کا باپ مارا ہی یا مال مارا ہی کسو کا - تم بھی آئین تو ہین ڈانٹتی ہوئی —

ض - یہ چھوکری ایک ہی جھاڑ کا کانٹا ہی - ادھر آ -

ق - (پاس جا کر) لو آئی - جانو کھا ہی تو جائینگی —

ض - (کان مین کچھ کہہ کر) بڑے شرم کی بات ہی قمرن -

ق - امی جان یہ سب جھوٹھ ہی یہ اس گھر کی نوکرنیں بڑی لتری ہین - ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر لگاتی بجھاتی ہین اُستاد -

یہ بُری بات ہی بیٹا (نواب کی طرف پھر کر) مُنہ پر کچھ پیٹھ پیچھے کچھ ہین اسکو ڈانٹے دیتی ہون - تم اُنکو ڈانٹو دو یہ حرکتین بُری ہین -

ن - مین نے تو اپنی آنکھون دیکھا مجھ سے خود اُنھون نے کہا کہ سپاہی سے سہنے کہا تھا کہ تو جا ہم پہرا دے لینگے

ق - اسی تو ہنسنے یہ کہا تھا امی جان کہ پہرے پر مہری کو بٹھا دینگے اچھا الزام ہی -

ن - یہ بیچے اور سینے پہرے پر کہین مہریان بھی بیٹھتی ہین اور پھر محل مین نہین ڈیوڑھی پر - جو کوئی گورا شرابی گھس آئے تو مہری کیا بنا یگی سوائے چیخ کے بھاگنے کے -

ق - گورا نہین ایک دیسی گھس آئیگا (کھڑی ہوکر اور جھک کر) اچھا ہمکو پہرے پر بٹھا دو - دیکھین تو گورا کیسے گھس آتا ہی مجال ہی مونڈی کاٹے کی -

ض - چل بیٹھ اُدھر - لڑتی بڑی ہونے آئی سلیقے کی بات نہ سیکھی چلی ہین گورے سے کشتی لڑنے - بھینس نہ کودے کودے کون - یہ تماشا دیکھے کون ہنسوانی ہی اپنے تئین -

ق - امی جان سُنا نہین آپ نے کہ ہنستے ہی گھر بستے ہین - (ذرا چمک کر) اور کیا -

ض - اللہ کرے تم آباد رہو سلامت رہو پھلو پھولو

ق - یہ چنی ہوئی چپڑ قناتیان اُنکے بان بھری ہین سب آخور کی بھرتی - سن مین دغا بل مین فریب چھینی سے لے کے بڑی تک حقانہ وقاتہ -

ضعیفہ نے نواب صاحب کو علحدہ لیجا کر کہا بیٹا تم کو طرح دینی چاہیے بن مان کی لڑکی ہی اسپر نہ رس کھاؤ مین اسکو سمجھا دونگی - مگر تم اپنے گھر کی کسی بوڑھی جہاندیدہ عورت کو بلاؤ تو مین اسکو سمجھا دون - نواب صاحب نے مغلانی کو بلوایا اور کہا یہ ہماری خوشدامن ہین مغلانی زمانہ دیکھے ہوے بہت جھک کے آداب عرض کیا تو ضعیفہ نے کہا بی مغلانی ہماری لڑکی بڑے نازون کی پلی ہی - اسکو آج تلک کسونے آدمی بات نہین کہی پچھلے پہرے چل گئی کہ مونگ کے لڈو کھاؤنگی - اسی وقت مونگ کے لڈو حلوائی کو جگا کے بنوائے گئے اور ابھی بچہ ہی ہی ہے عقل تو آتے ہی آتے آئیگی کوئی مان کے پیٹ سے تو لے کر آتا نہین ہی - اور ہمارے لاڈ کا یہ سب قصور کہ نہ ہم لاڈ کرتے نہ یہ اتنی بے ادب ہوتی - مگر میری یہ دشمن کمبخت کی ہی - مین بچون کو گھڑکتی جھڑکتی نہین ہون - بس بیوی لاڈ کا مُنہ پیڑھا -

نواب - بی مغلانی گنڈیریون والا حال تو کہہ چلو -

مغلانی - اے حضور اب اُسکے دہرانے سے کیا فائدہ اور پھر ٹوچ بات -

ض - نہین نہین ضرور کہو چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہی تم کو ہمارے نمک کی قسم -

مغلانی - اے حضور پونڈے کی گنڈیری کا نام سُنکے زنبے پرسے پھاندی پڑتی تھین -

نواب - یہ پھاندی کیا خوب ضلع جگت مین آج تمھارا بھی نام ہی جواب یہ بھی رکھتی ہو -

مغلانی - (جھک کر آداب عرض کر کے) حضور کی قدر دانی ہی اور حضور زیور سے گوندنی کی طرح بیگم صاحب سا شوہر اللہ بھی ہوئین - حق تعالے اور اس سے زیادہ دے دشمنون کی آنکھون مین خاک - جو انکی

طرف دیکھ نہ سکین اور پور پور چھلے اور گنڈیریان چبانے گئین۔

راوی - نواب صاحب پھڑک اُٹھے واہ اس پور کی لفظ نے کیا مزہ دیا ہی۔ پونڈے کے لیے پور۔

مغلانی - (پھر آداب عرض کرکے) یہ حضور ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی کہ دو باتین کرنا سیکھ گئی۔

خ ص - نہین بی مغلانی تو بادشاہون اور بادشاہ زادیون کی صحبت اُٹھائے معلوم ہوتی ہین۔

مغلانی - لونڈی نے تو حضور سے بھی اسکا ذکر نہین کیا تھا مگر یہ میری ایک ہی بس کی گانٹھ ہی۔

نواب - اہا ہا ہا - پونڈے کے لیے گانٹھ اہی سبحان اللہ۔

مغلانی - یہ جتی (جتنی) خدمتی عورتین یہان ہین مجھ چھوٹے سب چربانک ہین۔

نواب - (کھڑے ہوکر) واہ واہ واہ - بانک چربانک!!!۔

راوی - گنڈیری والے چاقو سے پونڈا نہین چھیلتے بانک سے چھیلتے ہین۔ چربانک کا تلازفہ قابل تعریف ہی حجت لڑانے مین مغلانی حجت استاد ہی۔

نواب - تمنے نواس وقت قلم توڑ دیے والدہ جی خوش ہوگیا۔

قمرن - اہی اہی جان اہی جان لے اب یہان آؤ کبتک وہان بیٹھی رہوگی۔

خ ص - آئی بیٹا آئی - ذری دو دو باتین کرلین۔

قمرن - اہی آتے دنون پیچھے تو ملی ہو - اور جہانکے بیٹھ رہین ذری یہان تو آؤ۔

ن - آتی ہین - آتی ہین - یا الٰہی یہ گلبرہٹے توبہ توبہ میرے اللہ!۔

ق - اب تمہارے مارے کوئی اپنے ماں باپون کو چھوڑے یہ نئی زبردستی ہی۔

مغلانی - حضور لونڈی کی طرف سے نشان خاطر رہیے۔

خ ص - اہی تو مجھ سے کیا کہتی ہو بڑی بوڑھی ہو تم مجھے تمھارا بڑا اعتبار ہی۔

نواب - اپنے سر ہمکو بڑا بھروسا ہی واللہ۔

خ ص - کیون نہین کیون نہین ضرور ہونا چاہیے۔

مغلانی - میری گودون کے کھلائے ہوے ہین۔

خ ص - کیون نہین - کیون نہین - بچے ہین ابھی اللہ رکھے

مغلانی - مین نے بڑے نواب صاحب سرکار کے باپ کو گود مین کھلایا ہی۔

خ ص - کیون نہین - کیون نہین - گھر ہی تمھارا تم بڑی نیک ہو اور دیرینہ عورت۔

قمرن سے ضعیفہ نے تخلیے مین کہا بیٹا تم سے بڑھکر بھولا کوئی نہوگا۔ ایسے گھر مین بہو نچکر بھی جو تم سے چلتے نہ بن پڑے تو بس حد ہوگئی۔ ہا!!! بڑی شرم کی بات ہی۔ پونڈے کی گنڈیریان لینے کے لیے بازار مین نکل جانا اس سے بڑھ کے چھچھورا پن اور کیا ہوگا بچپنے سے محلون مین جاتی ہو کبھی کسی بیگم یا شریف زادی کو سر بازار نکلتے دیکھا تھا اور تو اتنا نہ سوچی کہ اس محلسرا کی تو مین مالک ہون اور اتنی عورتین میری خدمت کو ہین اور دروازے پر پہرا اور سپاہی اور چوبدار رئیسون کی ڈیوڑھی ہو مجھے یہ زیبا ہی بھلا کہ مین باہر نکلون وہی اپنی اصلیت پر آگئی اور گنڈیری ایسی کونسی نعمت ہی پھر اگر جی چاہتا تھا تو مہری سے کہنا تھا یہ اپنے آپ جانا کیا معنی تجھے عقل نہ آئیگی۔ ایسی تو تو نہین نگر دولت دیکھکر

تو اپنے آپکو بھول گئی۔ ہم سمجھے تھے کہ بوڑھوتی وقت قسمت کھل گئی۔ نواب تجھے گھر ڈال لینگے مگر یہ قسمت کہان جو ایسی ہی حرکتین ہین تو بس روٹی کپڑے کے سوا اور کچھ نہ دینگے بسم اللہ ہی غلط ہوئی نا۔ اور ہمین نے سمجھا دیا تھا کہ دیکھ قمرن ایسے اونچے گھر مین ہو نوکر ذری دیکھ بھال کے اور سنبھل کے چلنا۔ مگر قمرن کسکی سنتی ہے۔ لے اب ایک کام کرو نازو کا میان تو گیا کاٹکے اور نازو کی ساس آج کٹنڈی جاتی ہے۔ وہان سے کوئی مہینے سوا مہینے مین آئیگی تب تک نازو یہان ہی رہیگی۔ قمرن بڑی خوش ہوئی کہ باجی یہان ہی رہینگی ضعیفہ تو ڈولی پر سوار ہوکر چلی گئی مگر نازو کو یہان ہی چھوڑ گئی کہ قمرن کو ڈانٹتی رہے۔

نواب صاحب نے نازو کو پاس بلاکر بٹھایا اور کہا خدا کے لیے انکو سمجھاؤ یہ انکو ہو کیا گیا ہے۔ پہرے والے سے کہتی ہین کہ تو جا ہم پہرہ دے لینگے۔ خیر یہانتک بھی خیریت تھی۔ گھر ہی مین بات رہی۔ گنڈیری والے کے پیچھے بیچے بازار تک دوڑا جانا یہ سب سے بڑھ گیا مجھے رورہ کے خیال آتا ہے کہ بازار والون نے کیا کہا ہوگا کہ یہ کون ہڑ دنگی ہے۔

قمرن نے کہا نواب اب ہم بگڑ جائینگے بس ایک بات آئی گئی ہوگئی۔ تمکو تو رٹ لگ گئی ہے بس اور بازار والون نے دیکھا تو ہوا کیا۔ ان نوکروٹرون کی ہو سٹیان نہین ہین وہ نکوڑے نا ٹھے ہین۔ ایک بات کے پیچھے پڑ گئے کہ تو دیا کہ خطا ہوئی تقصیر ہوئی۔ گناہ ہوا۔ اب ایسا نہ ہوگا۔ اب ہمارا سایہ تک ہم کو نہ دیکھ سکیگا۔ بس اب کیون بک بک لگائی ہے حق ناحق کو اور نہین تو کیا ٹر ٹر ٹر ٹر۔

نواب کو یہ ادا پسند آگئی بس کھچ گئی دل مین۔ کہا لے اچھا ذرا ادھر کھسک آؤ۔ اور بڑی گرمجوشی کے ساتھ پیار کیا کہا از برائے خدا ایک مچھی دو اور ایک لو۔

قمرن نے کسیقدر رکاوٹ کے ساتھ کہا بس بس الگ رہیے گا یہ دکھانے کی محبت ہمین نہین بھاتی یہ ٹھنڈی کیمیا رہنے دو۔

نواب صاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک گلوری قمرن کو کھلائی اور ایک نازو کو۔ اور رخسار تابان کا بوسہ لیکر کہا خفا نہ ہوجایا کرو ہم تو تم پر جان وین اور تم ہم سے کشیدہ رہو۔ یہ کیا۔

ق۔ اور تم باجی کے سامنے مچھیان لیتے ہو۔ ذرا شرم نہین آتی بڑے وہ ہو۔

نواب۔ شرم کاہے کی۔ نازو کی تو خود مچھیان لینگے ہم یہ عیب نہین ہے۔

نازو۔ بڑے مزے مین آئے ایک بہن تو تمھارے سپرد کر دی ہے ہم نے۔

نواب۔ اے تو آدھی جورو تو تم بھی ہو صاحب کہ نہین یا اسمین کچھ انکار ہے۔

ق۔ تو اس وقت تمھاری اغل بغل ڈیڑھ جورو بیٹھی ہے۔

نواب۔ اسمین کیا شک ہے۔ ایک تم اور آدھی یہ (نازو کی طرف اشارہ کرکے) کیون نازو۔

نازو۔ اجی تم ہم دونون بہنون کو گھر ڈال لو بس۔

نواب۔ شرع کی رو سے حرام ہے۔ ہو نہین سکتا ورنہ پھر کیا تھا چڑی اور دو دو۔

نازو۔ (قہقہہ لگاکر) ہان ہان (پہلی ہان کو بڑھاکر) اور کسی کی بیاہتا جورو کو بھگا لانا یہ تو حلال ہے۔ کیون بولو اب نہ جواب دوگے۔

نواب۔ (مسکراکر) اسکا تو کہین شرع مین ذکر نہین ہے۔

نازو۔ (گال مین آہستہ چٹکی لیکر) ہان کیا سن لی ہاتین ہین کہ نہین

نواب ۔ اس وقت اس چٹکی نے کیا مزہ دیا ہے ۔ واللہ جلا لیا قمرن کی تیکھی چتونون نے تو مار ہی ڈالا تھا مگر نکی اس ادائے شیرین نے جلا لیا ۔

نازو ۔ تو ایک بین ملک الموت ہے دوسری سیحا ۔

نواب ۔ نہین دونون ملک الموت اور دونون سیحا ۔

نازو ۔ یہ تمھارے ہان کی عورتین تو ہم سے حلقی ہونگی ۔

ق ۔ اہی باجی بڑی دقاقہ ہین اور ہمین چاہتی تھین کہ چٹکیون پر اڑا دین ۔ بھلا ہم کب انکی باتون مین آنے والے تھے ۔ ہمین بنانا کیا دل لگی ہے ۔ ہم خود سیکڑون اور ہزارون کو بنا ڈالین ۔

نازو ۔ نہین نہین قمرن تم نے بڑی زیادتیان کین یہان گنڈیری لینے باہر روڑی گئین ۔ تو بہ توبہ !!! ۔

ق ۔ اب آج سے گنڈیریان کھانی ہی چھوڑ دین جاؤ نہ دیکھائینگے ۔

نواب صاحب کے ساتھ بی نازو اور قمرن کھانا کھاتے ہمین تو مہریان دل ہی دل مین ہنستی تھین ان بیچاری منہار نون کو یہ کیا معلوم تھا کہ امیرزادیون کے کھانے کا کیا طریقہ ہے جب ٹھاٹھ دسترخوان پر آیا تو نواب صاحب نے گھر کی ماما اور خواصون کی جانب نظر قہر سے دیکھا مگر انکے خاموش کھڑے رہنے سے اور بشرے کی قطع سے سمجھ گئے کہ نئی قمرن کی فرمایش ہوگی بوڑھی مغلانی کہ جاندیدہ اور خرانٹ تھی تاڑ گئی کہ نواب صاحب بدولحاظ ہو گئے تو اُن کا دل خوش کرنے کے لیے دور ہی سے کہتی کیا ہے کہ حضور جب ہمین میٹیا برج مین تھی تو ایک دن جہانپناہ ٹہلتے ٹہلتے پری منزل کے قریب جو پہونچے تو ایک سپاہی اُس وقت ماش کی دال بگھار رہا تھا اُسکی خوشبو سے بادشاہ ایسے خوش ہوے کہ فوراً حکم دیا کہ دسترخوان پر یہ سنڈیہ بھی چن دیجائے جب طعام تناول فرمانے لگے اور خاصہ چنا گیا تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو بلاؤ کی یہ قاب دیدو ۔ سپاہی اپنے دل مین دعا مانگنے لگا کہ خدا کرے روز جہان پناہ کی سواری ادھر سے اُسیوقت نکلے جب مین دال بگھار رہا ہون تو چین ہی چین لکھتا ہے حضور کھانا طبیعت پر ہے ۔ اکثر رئیسون کو ہمنے دیکھا ہے کہ پلاؤ کے دو ایک نوالے کھائے مگر قلی اردبین پر جان دیتے ہین سیم کے بیج کھانے کا عشق ہے ۔ کھابے من بھاتا اور پینے جگ بھاتا ۔ نواب صاحب کو اس سے ڈھارس ہوئی اور نازو بھی سرہو گئی ۔ کیونکہ قمرن مٹھے ہی کی طرف زیادہ جھکتی تھین کھانا کھانے کے بعد نواب صاحب اپنے آرامگاہ مین تشریف لیگئے اور نازو دوسرے کمرے مین گئین ۔

ادھر مہریون وغیرہ نے میدان خالی پاکر قہقہے لگانے شروع کیے ۔

مہری ۔ وہ تو کہیے گجئی کی روٹی نہین پکوائی تھی ۔

مغلانی ۔ یہ ساری شرارت اسکی تھی ۔ (ہنسکر) ماما سر پر کیا قصور ہے اہین باہر سے جو کھانا پک کے آیا اُسمین مٹھا بھی تھا اب مین چکھنے اور سونگھنے تو بیٹھی نہین ہون جو پک کے آیا چن دیا ۔ گھر مین پکا ہو خواہ باہر ۔

مہری ۔ نواب صاحب کو بہت ہی بُرا معلوم ہوا

مغلانی ۔ مگر سچ کہنا ہمنے کسی بات ٹالی ہے کیون ۔ نہ کہو گی ۔

خواص ۔ ہان اللہ گواہ ہے ۔ تو وجہ کیا سرکار نواب اگر خیال ہے تو یہ خیال ہے کہ ہم لوگ ہنسینگے ۔

مغلانی ۔ بس بس ۔ بس تم سمجھ گئین ۔ اب تنہائی مین چاہے بیگم صاحب جھاڑو دین چاہے جلمین بھرین ۔

مہری ۔ اہی آخر ش یہ ہین کون ۔ مگر مین جانتی ہون شہر بھر مین نوابی عورت دوسری نہو گی ۔ کیا شکل بنائی ہے ۔

مغلانی - جب ہی تو سرکار نے مجھے چاند کا ٹکڑا ہی -

مہری - ننھی کتی اچھی ہی - نواب بڈھن صاحب نے جو وہ عورت گھر مین ڈال لی تھی - نام تو - یہی بڈھن صاحب تو بیتے والے سرکے پاس جنکی ڈیوڑھی ہی - یا انکی ہنسنی دیکھی یا اُسکی - مگر وہ اتی گوری چٹی نہین ہین - ہی خبصورت (خوبصورت) وہ بھی مگر یہ بات کہان - یہ چیز ہی اور ہی -

مغلانی - اور کتا چلبلا پن ہی کہ انوہ - بجلی تو ٹھیتی نہین ایک جگہ - اور اسی کا نام معشوق پنا ہی بس -

خواص - گات کتی پیاری ہی - کلائیان کتی گوری گوری ہین ہمنے تو اتی عمر مین ایسی عورت نہین دیکھی -

مغلانی - ہمنے بھی نہین دیکھی - دیکھو ہم جھوٹ کیون بولین - ادھر یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ اس خاکسار مین اُدھر آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور چھٹن صاحب نے باہم صلاح کی کہ نواب محمد عسکری کا حال دریافت کرنا چاہیے - داروغہ اور منن کو بلا کر سمجھایا کہ دیکھو زمانہ بیڈھب ہی اگر اسکے میان نے نالش کردی تو غضب ہو جائیگا ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا ہوتا ہی محمد عسکری کو سمجھا دو کہ ہاتھ پانون بچالے رہین ہم دوست ہین انکے حق دوستی کا ادا کردیا - آیندہ انکو اختیار ہی انکو لازم تھا کہ بالکل الگ رہتے - آخر سوچو تو کہ وہ اسکا نتیجہ کیا سمجھے ہین اور ہم سے پرد غضب خدا کا مارے ہمین کیا نہین معلوم ہی آوارگی بہتون کی دیکھی مگر یہ آوارگی بھی نرالی آوارگی ہی انکو خوب سمجھا دو کہ ظالم اسمین بدنامی کے سوا ہتک عزت بھی ہی -

منن اور داروغہ چپ چاپ سنتے گئے اور دونون اپنے اپنے دل مین سوچتے تھے کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ دونون صاحب یہان نہ آنے پائین - اگر یہ آئے تو ہماری دال انکے سامنے نہ گلنے پائیگی اور ہمارا رنگ پھیکا پڑ جائیگا - آغا محمد اطہر نے کہا بھئی رونق جنگ تم تو ابھی ابھی آئے ہو ہم اور چھٹن صاحب گھنٹون سے یہان ایڑیان رگڑ رہے ہین مگر ہم دونون سے زیادہ تمکو فکر ہونی چاہیے - واللہ نواب ہاتھ سے جاتا ہی اسکی فکر کیجیے -

حضرات ناظرین! چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ گو سب آوارہ مزاج تھے - مگر محمد عسکری ان سب کے گرو گھنٹال نکلے مہراج بلی نے جو ان لوگون کی تقریر سُنی تو جھلا اُٹھے - کہا خدا جانے تم لوگ کیون اسقدر نواب کے خلاف ہو - وہ رئیس کیا جو مردہ دل ہو - ریاست کے معنی ہی یہ ہین کہ کھائیے اچھا - پہنیے اچھا - اور معشوق اچھے اچھے ہون اگر گھر مین گھُس کے دال چپاتی کھالی تو رئیس کیا ہمارے نزدیک سائیس ہی - رئیس وہ جو دل چلا ہو - ع

کسکی رہی اور رہے گی کسکی

آغا محمد اطہر اپنی بہت ہی جھلائے - آپ تو اپنی فصد کھلوائیے آپ کو ہو گیا ہی خبط - آپ پاگل ہین - ریاست کے یہی معنی ہین کہ دو دو دن گھر سے غائب رہے - واہ اچھی ریاست ہی - ایسے رئیس کی ایسی تیسی ہم تین حرف بھیجتے ہین ایسے رئیس پر -

رونق - تم انسے اُلجھتے کیون ہو آغا صاحب -

آغا - انکے پاگل پنے کی گفتگو سُنی آپ نے -

رونق - جی خوب سُنی یہ تو لاعلاج ہین بھائی -

چھٹن - لاعلاج کیا معنی - مسخ ہو گئے ہین یہ -

مہراج - جب دل آتا ہی بھائی صاحب تو پھر کچھ قابو نہین چلتا - آپ لوگ کیا جانین - ؎

لیجاتا ہی دل کوے بتان مین مری تقدیر مین ہی اہی خدا کیا

آغا۔ آپکی تقدیر مین نازو کی جوتیان کھانا ہی۔

اسپر تینون آدمی ہنس پڑے اور تینون نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا۔ اس زمانے کے جعفر زٹلی یعنی مہراج بلی ہین جعفر زٹلی نہین بھی یہ اپنے وقت کے مجنون ہین نازو پر عاشق ہوے ہین اور وہ انکو بھوئی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی۔ مہراج بلی نے کہا ہے۔ ؎

در دلم عشق زلیلی کافی ست	
خواہش وصل زنا انصافی ست	

آغا۔ جی۔ خواہش وصل زنا انصافی ست۔ اگر پورے نہوتے تو یہ شعر پڑھتے مگر۔ ع

از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست	

داروغہ نے کہ فہمیدہ اور شایستہ آدمی تھا آغا محمد اطہر کی بڑی تعریف کی۔ حضور آپ نواب صاحب کے بڑے دوست ہین والد اور جیٹھے آتے ہین سب مخبر ہے۔ ایک آپ اور دو صاحب یہ تو انکے دوست ہین باقی یاران نامی ہین۔

روٹی کے ٹکڑے کے لیے خوشامد کرتے ہین۔ مگر حضور بیتہ ٹون کے رئیس ہین نازو نعم پروردہ۔ آپ کا کیا کہنا نواب صاحب نے جینک بڑا کیا کوئی اس طرح کھل کھیلتا ہی بھلا کچھ تو بدنامی نیکنامی کا پاس چاہیے۔ اسبارے شہر مین بدنام ہونگے ایسا فعل کیا۔ پھر یہ کوئی اچھی بات ہی۔ لاحول ولاقوۃ۔ مگر ہم لوگون کے سمجھانے سے سمجھ سکتے ہین بھلا۔

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک رونا آیا اور سلام کرکے داروغہ کو ایک رقعہ دیا۔ داروغہ نے پڑھا اور پڑھکر چھٹن صاحب کو دیدیا۔ رقعے کا مطلب یہ تھا۔

داروغہ صاحب۔ دو مینڈھے کانپور سے بکنے آئے ہین گھوڑے کے سوداگر کے پاس ہین جو آغا میر کی سرائے مین ٹکا ہی۔ اس سے دونون مینڈھے خرید لو۔ یہ بڑے نامی مینڈھے ہین جو دام مانگے دے دو۔ عسکری۔

چھٹن۔ (رونق جنگ سے) خوش ہوے آپ۔

رونق۔ (رقعہ لیکر) اَین + ۔ اب یہ شوق چرایا ہی۔ بھئی یہ سوجھتی ہی تو خوب۔

آغا۔ کیا۔ کیا شوق چرایا ہی۔ ہمکو تو بتاؤ۔

چھٹن۔ جی مینڈھے لڑانے کا شوق ہی۔

آغا۔ اَین۔ اِنہین نہین۔ سچی سچی بتاؤ بھئی۔

چھٹن۔ یہ رقعہ پڑھ لو نا۔ موجود ہی ہی۔

آغا۔ (پڑھکر) اب انسے کہیے کہ انڈے لڑائین۔

چھٹن۔ جی یہ سب کچھ کرینگے نمبر بڑھ گیا انکا۔ یہ سب سے بڑھ گئے بھائی۔

آغا۔ مینڈھے لڑانے کی کیا دور کی سوجھی ہی۔ داروغہ منگا قلم دوات کاغذ منگاؤ۔

راوی۔ آغا محمد اطہر نے نواب صاحب کے نام خط لکھا۔

ابے نامعقول تیری ایسی تیسی کردون۔ مردک تجھے خبط ہوگیا ہی جنون ہوگیا ہی۔ دو دن سے آپ غائب کہان ہین بڑے باجی ہوا اور اب آپ جوتے کھائینگے۔ ان لوگون نے تم کو بالکل خراب کردیا ہی۔ افسوس ہی واللہ افسوس کا مقام ہی مگر یہ وہی مثل ہی کہ بارہ برس کے کو ہوگیا اور اٹھارہ برس کے کو فیدیا۔ تمکو سمجھائے کون۔ ارے کمبخت تجھکو یہ کیا ہوا ہم لوگون سے صلاح تو لیا کر بھائی یاد رکھو پچھتاؤگے اور اگر ایسی ہی آوارگی رہی تو بچہ خراب ہوجاؤگے۔ اور ہوجاؤگے کیا معنی اب تم ہمارے ہاتھ سے گئے۔ ؎

برا کہے جسے عالم اُسے برا سمجھو
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

مہاراج بلی کا سا گول آدمی اگر ایسا ہو جیسے تم آ گئے ہو تو مقام حیرت نہین - مگر تم کو ایسا نہونا چاہیے یہ بڑے عیب کی بات ہی بھائی - ارے تم مین کچھ بھی انسانیت باقی ہی تو ہم سے ملو اور قسم لے لو کہ تمھارے منھ پر ان امور کا تذکرہ بھی نہ کرینگے کیونکہ بھائی ناصح کو لوگ اپنا دشمن سمجھتے ہین ایسے پردے آنکھون پر چڑھاتے ہین کہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھنے لگتا ہی انسان - ہی ہی والدہ ستم کا سا منا ہی -

اب اگر آج تم ہم سے نہ ملوگے تو والدہ ہم لوگ تمھاری صورت پھر نہ دیکھینگے - بس اسکو یاد رکھنا - اب تم کو اختیار ہی بھائی - ارے ہم تیرے بھلے کے لیے کہتے ہین - اور تو ہمسے دور دور رہتا ہی سب یہ تو بتاؤ کہ بی قمرن کہان ہین - یار صورت تو دکھا دے ظالم ہم تو ترس گئے والدہ - قمرن ہائے قمرن - وائے قمرن - بھائی کو تمھارے قدمون پر قربان رکھون - ایک دفعہ تو صورت دکھا دے والدہ تم کو نصیحت کرتے کرتے خود ہی مبتلائے مرض ہو گئے -

تو بھی اے ناصح کسی پر جان دے
ہاتھ لا استاد کیدن کیسی کہی

یہ داغ کا شعر ہی مگر میرے حسب حال - بڑے ناصح بنے تھے مجھے قمرن اس وقت یاد آئی صرف دور دور کی بات چیت چاہتا ہون اور بس - دل قابو مین نہین ہی - ع

سنبھلتا ہی نہین دل کو مرا کیا
خدا جانے کہ ہی یہ ماجرا کیا

نئے آزار کا ہی سامنا نوز
مریض عشق کو ہو گا شفا کیا

راقم محمد اطہر عفی عنہ

رونق - ہمکو بھی خط سنا دو کیا لکھا ہی بھئی -

آغا - آپ کوئی قاضی ہین جو جی چاہا وہ لکھا -

رونق - (خط چھینکر) اب کہو اچھا نہ سناؤ -

آغا - بھئی چھینا جھپٹی اچھی نہین - دیکھو استاد -

رونق - (خط پڑھکر) ہان!! یہ کیسے - ع -

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن - یار ہم بھی دیکھین - یہ خوب گذریگی کیا معنی کیا آغا بھی لٹو ہوے کسی پر -

رونق - (خط دیکر) پڑھیے تو اسے یہ نئے بگڑے -

چھٹن - بہت ہی خاصے - اچھے ناصح ملے یک نشد دو شد -

داروغہ - حضور یہ خط بھیجے گا کس طرح - پتا تو ہی نہین -

رونق - (جھلا کر) میان بوڑھے ہونے آئے اور جھوٹ بولنا نہین چھوڑتے لکھنوی ہو نہ آخر -

داروغہ - حضور جو چاہین سو کہہ لین مگر کشمیری ہونا بھی اگر کوئی عیب ہی تو مجبوری ہی - خدا گواہ ہی جو مجھ کو یہ معلوم ہو کہ اس وقت نواب صاحب کہان ہین -

رونق - پھر کشمیری بیچ چلا - اس وقت کی ایک ہی کہی -

داروغہ - حضور تو نہ ہاری مانتے ہین نہ جیتی -

رونق - ارے کاشو - مین خوب سمجھتا ہون - ع -

برائے پختن شلجم گرنجتہ کاشو

یا یون کہیے کہ - ع -

کاشو برائے پختن شلجم گرنجتہ

داروغہ - حضور شلجم تو نعمت ہی - والسلام - ع -

شلجم پختہ بہ کہ نقرۂ خام

شلجم تو وہ ترکاری ہی کہ گوشت کی اسکے سامنے کوئی حقیقت

نہین ہی شبد بیگ سے بڑھکر اور کیا ہی۔

دار وغہ۔ بھئی واللہ شبد بیگی تو ہمنے ایک دفعہ کھائی تھی باریک استعمال چادلون کے ساتھ ہمارے ایک دوست ہین عبدالستار کشمیری ہین اور نینی تال مین رہتے ہین پہاڑکی چوٹی پر جلسہ تھا۔ مین کیا کہون۔ حضور ہم لوگون سے بڑھکر شبد بیگی نہین پک سکتی۔ کوئی پکاتا تو دے۔

چھٹن۔ یہ تو صحیح ہی بھئی کشمیری ہوتے خوش خور ہین۔

دار وغہ۔ خوش خور۔ جو غذا کشمیری کھاتے ہین وہ آپ کہان سے لاسکتے ہین وہنکہان پائیے۔ زعفران بیان کہان بکری کے گوشت مین وہ لطف بجا جو دنبے کے گوشت مین ہوتا ہی یہ خط آغا محمد اطہر نے دار وغہ کو دیا اور کہا مجھی کشمیری پنے کی تو ہمسے لو نہین۔ دار وغہ ہنسا۔ حضور تو ہر بات مین کشمیری پنے ہی کی بھپتیان کہتے ہین عالمگیر تمام عمر اسی فکر اور تلاش مین رہا کہ اچھا آدمی اسکو ملے لائق آدمی مگر نہ ملا۔ اگر کسی قوم کو مانتا تھا تو کشمیریون کو۔ آدم خوب بدست نہی آید کشمیری درین صوبہ بہست کہ ما مقرر میکنیم حضور ہین کس گھمنڈ مین کشمیر کا سا ملک دے زمین پر نہین ہی۔ ملوائے کشمیری نے جو تعریف کی ہی از سر تا پا صحیح ہی۔ حافظ کہ گیا ہی ع۔

سپید چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی

حسن آب و ہوا۔ فضا۔ سبزہ زار۔ چشمہ سار۔ عمدہ میوہ جات۔ اخلاق کشمیریون پر ختم ہی۔ کیسے کیسے خوشرو جوان ہوتے ہین۔ دیدار و کہ دیدہ وا۔ آپ کشمیریون کے خلاف کیون ہین اسقدر۔

آغا نے کہا مین دل لگی کرتا تھا ورنہ ایک کشمیری میرے دوست ہین اور دلی دوست۔ یار تم لوگ گھمنڈ کی تو ضرور لیتے ہو۔ دار وغہ نے کہا اجی وہ ہم دنیا بھر سے بدرجہا اک دو ہزار ہندوستانی جہل کی علت۔ مین کہا لے پانی بھیج دیے گئے کسی کشمیری کا تو نام بتایئے اور یون زبردستی کی اور بات ہی۔

اتنے مین دار وغہ کو ایک شخص نے رقعہ دیا اور اُنھون نے مسکراکر نواب رونق جنگ کو وہ رقعہ دے دیا۔

رقعہ۔ بھائی صاحب آپ لوگ تو ہو گئے ہین پاگل اس وجیہہ (وجہ) سے کی (کہ) آپ لوگ سمجھتے ہینگے کہ عسکری قمرن پر لٹو ہی۔ قمرن تو للتوا تبنولی کے ساتھ بھاگ گئی اور آپ لوگون کو یقین (یقین) ہی نہین آتا پھرے اسکو کوئی کیا کرے بھئی اگر قمرن کا پتا لگے تو ہمکو ضرور اطلاع دینا۔ ہم اُسکے جمال کے مشتاق ہین۔ کس غضب کی چال ہی کیک دری کی کیا مجال ہی کہ اُسکا مقابلہ کرسکے۔ دل لگی ہی۔ سارے لکھنؤ کی ناک ہی۔

کیے بی نازدار مہراج بلی مین میل ہوا یا نہین واللہ بڑا خوش نصیب آدمی ہی۔ بھئی میرا حال کیا پوچھتے ہو۔ ؎

وہ پری ساتھ لیکے سوتا ہون حور جبکا پلنگ کستی ہے

مین نے چلہ کھینچا ہی چالیس دن کے بعد ملونگا۔

آغا صاحب اور مہراج بلی اور اُنکی والدۂ مکرمہ بی نازدار رونق جنگ اور سب کو سلام۔ محمد عسکری عفی عنہ (عفی عنہ کو نون اور رائے لکھتے ہین۔

چھٹن۔ دیکھون لاحول ولاقوۃ۔ پاگل ہی رہا۔

آغا۔ اور رونق جنگ ہی کے نام خط اور اُنھین کو سلام۔

رونق۔ جی ہان اس سے کیا بحث ہی یقین کو آپ یعقین لکھتے ہین۔ ہمین سے۔

آغا - لاحول ولاقوۃ - بد املا بھی ہو تو استقدر سر والا نہ -

چھٹن (قہقہہ لگا کر) اور کان بیانیہ یعنی (کہ) کو آپ کی لکھتے ہین

آغا - اور شاعری کا دعوی - دماغ اور آپہر کو اصلاح دیتے ہین جو ذوقی اور آسیر کے سرمایۂ ناز ہین -

رونق - تو اب اس سے ثابت ہو گیا کہ کہین قریب ہی چھپے ہوے ہین یا تلاش کرنی چاہیے - یہان مہراج بلی آپ بھی والد کہینگے کہ مین بھی آدمی ہون - مینو نسپل کے کمشنر بنے ہین - ایسے لیسے کمشنر بہت دیکھے ہین - ذرا پتا نہین لگا سکتے کہ نواب صاحب کہان ہین -

مہراج - یہ کون بڑی بات ہی - ابھی ابھی لو -

آغا - آپکا رعب نہین ہی کچھ - واللہ ذرا رعب نہین -

مہراج - کون - چالان کرا دون آپ کا - ؟ -

آغا - جی چالان کرا دونگا - بس دو ستون ہی پر شیر ہین نازو سے ایک نہ چلی -

برف کے کوزے جو شب انشا کو بھیجے یار نے
اسکے یہ معنی کہ لو نقشہ تمھارا جم گیا

ایک روز سرشام معشوقۂ گلبدن بی قمرن صاحب نام محلسرائے بیری منزل پر اٹھلا رہی تھین - اور بی مغلانی کو تباتی جاتی تھین کہ دیکھو ہم کو دھیلی آستینون کی کرتی سے نفرت ہی پھنسی آستینون کی کرتی سیدھا اور لچھے اور گوٹے اور زنبت اور پٹے سے لدھر نہ کر دیا کرو - سادگی محبوب شی ہی مغلانی مغلانی ہان مین ہان ملاتی جاتی تھی - اے حضور جو لطف سادگی مین ہی وہ اس لدھر پنے مین بھلا کہان ہو سکتا ہی تو یہ کیجیے جوبن سادگی ہی مین ہی - حضور لونڈی سات پیڑھیون سے یہ کام کرتی ہی اور ایسی ویسی کبھی بھولے سے بھی نوکری نہین کی - جب کی اونچے گھر ہین - ۶

خاک از نمودۂ کلمان ہر دار

اپنی سوکھی چپاتی نمک کے ساتھ کھا کے سور ہنا اچھا ایک اونچ قوم کی بات سننا نہین اچھا - آبرو عزت کے ساتھ جو کی روٹی ملے جائے - للو اور جگدھر جائین اپنی ایسی ہی ہین قمرن کی بڑی خواہش تھی کہ انکی دوگانا انکے ہان آئین اور انکے ٹھاٹھ دیکھین مگر ناز و چونکہ انسے سن مین زیادہ تھین سمجھاتی جاتی تھین کہ دیکھو قمرن ایسی کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا کہ یہ گھر چھوڑ کر پھر وہی چوڑی والی - موچی کی موچی بنا دُ - انھون نے نازو کی چوری سے مغلانی سے کہا - بی مغلانی ایک بات کہین کسو سے کہو گی تو نہین ہماری دوگانا کو ذری بلا لاؤ یا بلوا لو ہمنے انھون نے دوہپر یا بادام توڑ کر ایک انھون نے ایک ہمنے کھایا ہی - انکے دیکھنے کو ہمارا بہت جی چاہتا ہی - اس اجڑے پردے کو خدا غارت کرے پردہ کیا فیر خانہ ہی کہین جاؤ نہین کہین آؤ نہین - واہ قیدی بنے رہو - جیسے اچھے خاصے بندھوے ہوتے ہین - انکے بے دیکھے جی نڈھال رہتا ہی - باجی آج گھر جائینگی - یہان میدان خالی ہوگا - تم ڈولی پر چڑھ کے چلی جانا - ہم پتا بتا دینگے

مغلانی - اے حضور دم مارنے کی تو مہلت نہین ملتی -

قمرن - اچھا جاؤ ہمنے چھٹی دیدی - بس -

مغلانی - حضور تو سلی سلائی کو اُدھیڑ ڈالتی ہین -

قمرن - اور جو ہمارے بدن پر ٹھیک نہ ہو تو کیا کرین -

مغلانی - کیسے ٹھیک نہو حضور - مجال ہو ٹھیک نہو -

قمرن - اوئی تو اچھا آئین کیا انکار ہی اُدھیڑ ڈالا اُدھیڑ ڈالا جی کی خوشی ہمارے تمھارا کیا حرج ہی -

مغلانی ۔ کس محلے مین رہتی ہین وہ حضور کی دوگانا۔

قمرن ۔ ایچ خان کے میدان مین ۔ اوہ ایچ خان کون ہین

مغلانی ۔ حضور بادشاہی مین رسالدار تھے بڑی نمود کے آدمی ۔

قمرن ۔ لکھنؤ کے بعض بعض محلے بھی اُجڑے نئے نام سے ہین گاما کا پل ۔ سرکٹا نالا ۔ ایچ خان کا میدان گھنٹا بیگ کی گڑھیا ۔ دوگوآن ۔ اٹکی محلہ ۔ دھینا مہری کا پل نولبستہ

مغلانی ۔ سرکار دھینا مہری نے بڑے لطف بڑے ہین کیے ہین ۔ بادشاہ کے مزاج مین بڑا دخل تھا اور اب تلک اُسکا نام مشہور ہے ۔ اور راجہ مہرا ۔ مہرا کو بادشاہ نے خطاب دیا تھا ۔ قسمت ہے اپنی ۔ بہت سے مرگئے ۔ کوئی جانتا بھی نہین کہ کون تھے کون نہ تھے ۔ دھینا مہری کا نام تا تیامت رہیگا جب تک ملک لکھنؤ باقی رہیگا ۔

قمرن اس شہر کا نام لکھنؤ ہے یا نکھلئو ۔

مغلانی ۔ (ہنسکر) لکھنؤ حضور نکھلئو گنوار کہتے ہین

قمرن ۔ اللہ کرے باجی جلدی جائین کہین تو دوگانا کو بلوائین ہم اور جشن رہے ۔ آج کھانا اچھا پکوانا ابھی سے حکم دے دو کہ جسمین پک کر تیار رہے ۔

کوئی پانچ کے عمل مین نازدڈولی پر سوار ہو کر اپنے میکے گئی تو قمرن نے دوسری ڈولی منگوا کر مغلانی کو اپنی دوگانا کے ہان بھیجا اور کہا ساتھ ہی سوار کرالاؤ ایچ خان کے میدان مین اُسکی دکان ہے ۔ دوکان کی لفظ پر مغلانی کو حیرت ہوئی ۔ پوچھا کاہے کی دکان ہے ۔ کہا کبڑن کی مغلانی مسکرائی ۔ حضور کبڑن اور حضور کی دوگانا ۔ یہان اگر مین اُسکو لاؤنگی تو سب حضور کو ہنسینگے ۔ ایک کا دیکھے مین اُسکو بلوائے دیتی ہون مگر اُسکے مکان مین کہدیجیگا کہ سب کے سامنے برابری کا ہوئی نہ کرے ۔ سمجھین حضور یہ کہکر مغلانی نے محل کی ایک عورت کو جسپر اُسکو بڑا اعتبار تھا بلوایا اور کہا کہ تم ایچ خان کے میدان مین جاکے کلو کبڑن کا مکان پوچھو مکان پر نہو گی تو دوکان پر ہوگی کہنا کہ آپ کی دوگانا نے بلایا ہے ڈولی پر سوار کرلاؤ ۔ مگر یہان کسی سے ذکر نہ کرنا خبردار تھوڑی دیر کے بعد ڈولی آئی تو قمرن نے مہرین وغیرہ کو بازار کام کو بھیج دیا اور خواصون کو نیچے بیٹھنے کا حکم دیا ۔ کلو کبڑن آئی ۔ تو دنگ ۔ عالی شان مکان ۔ کمرے آراستہ ۔ خدمتگار کے لیے خواصین مشیدہ تین ۔ کام کاج کے لیے مہریان اور قمرن فوق البھڑک کپڑے پہنے ہوے کھڑی ہین اور زیور سر سے پانوں تک اسکو دیکھتے ہی قمرن لپٹ گئی ۔

قمرن ۔ دوگانا آنکھین ڈھونڈھتی تھین تمکو ۔

دوگانا ۔ بہن تمھارے بھاگنے کا ہلڑ مچا ہوا ہے ۔

قمرن ۔ اچھا بتاؤ بہنے اچھا کیا یا بُرا کیا ۔

دوگانا ۔ خوب کیا ۔ بُرا وہ جو بُرا کہے ۔

قمرن ۔ وہان اچھے تھے یا یہان ؟ ۔

دوگانا ۔ توبہ کرو بہن وہان وہی کھوکی چوڑیان ۔

قمرن ۔ اور یہان اچھے سے اچھا کھانا ۔ اچھے سے اچھا گہنا ۔ اچھے سے اچھا کپڑا ۔ خدمت کے لیے آدمی ۔

دوگانا ۔ بڑی خوش نصیب ہو بہن ۔ اچھے گھر آئین ۔

قمرن ۔ اور نواب ہم پر جان دیتا ہے ۔ دوگانا ۔

دوگانا ۔ تمھاری صورت ہی ایسی ہے بہن تم بادشاہون وزیرون کے محل کے قابل ہی تھین ۔ چوڑی والے ہوے کا یہ منہ کہان ۔

قمرن ۔ روز ہمارے ہاتھ جوڑتا ہے اور غلام بنا ہوا ہے ۔

دُگانا - لوٹو لوٹو - دونون ہاتھون سے لوٹو جانے نہ پائے

قمرن - لوٹون کیا سب میرا ہی مال ہی سیا کسی اور کا -

دُگانا - ہان ہان تمھارا تو ہی ہی - مزے کرو بس -

قمرن - مین تڑپتی تھی تمھارے دیکھنے کو دُگانا -

دُگانا - جب ہمنے خبر پائی کہ قمرن بھاگ گئین تو بڑے رنج ہوا یہان تو خبر تھی کہ للتوا تنبولی بھگا لیگیا مجھے افسوس ہوتا تھا کہ یہ کیا سوجھی - مگر اب کلیجے مین ٹھنڈک پڑی کہ اچھے گھر آئی ہو - یہ چین کہان نصیب ہو سکتے ہین کیا تمھاری مان کو بھی معلوم ہو گیا ہی کہ یہان ہو

قمرن - اجی ابھی ابھی تو باجی گئی ہین یہان سے -

دُگانا - شہر بھر مین یہ خبر مشہور ہو گیا کہ قمرن چوڑی والی کو للتوا تنبولی بھگا لیگیا - اور اُسکا یہان اب کانپور گیا ہی یہ خبر کیونکر مشہور ہوئی -

قمرن - اجی جتنے (جتنے) مُنھ اُتنی (اُتنی) باتین -

اتنے مین ایک ملائی کی برف والے نے آوازدی اور قمرن نے فوراً مہری کو دوڑایا کہ جاکے ملائی کی برف والے کو بلالے - وہ دو گلاسون مین دو قفلیان لائی اور کہا حضور یہ قفلے برف والا ہی - شہر بھر مین اسکی برف کی دھوم ہی بیگم صاحب نے برف کھائی اور اپنی دُگانا کو کھلائی اُسنے کہا بہن تم اسکو جانتی نہین

جانتی ہون اگر اسکی صورت دیکھ

قمرن کو اُس برف والے کے

پوچھا کیا للتوا سے اچھا

اصل حقیقت ہی ایسے

ہرن کی سی آنکھین

تو کوئی پردہ نہین ہی

قمرن نے کہا - اتفاق

کیا بہت خوبصورت ہی - انکی دُگانا نے اُس برف والے کی اسقدر تعریف کی کہ قمرن اُسکے دیکھنے کے لیئے تڑپنے لگی کہا بہن ہم کیونکر دیکھین اُسنے صلاح دی کہ تم ایک ایسی عورت نوکر رکھو حریر ازدن ہو - اسوقت یہ جوانی عورتین بھری ہین اُنمین سے ایک کو رازدان کر لو قمرن نے ایک جوان سی مہری کو اشارے سے بلایا اور علحدہ لیگئی اور وعدہ کیا کہ اگر تم کسی ترکیب سے اس برف والے کو یہان بلا دو تو ہم تمکو بہت کچھ انعام دین وہ بولی بیگم صاحب یہان آنا دشوار ہی سب پر بات کھل جائیگی - ایک کام کیجیے پچھواڑے کے دروازے کی طرف اُسکو بلائے لیتی ہون ادھر تاکیہ ہی اور گلی ہی - راستہ بھی نہین چلتا - کوئی کانون کان خبر بھی نہوگا - قمرن نے بڑی خوشی سے یہ بات منظور کرلی مہری نے برف والے کو قفلیون کے دام دے دیے اور رخصت کیا اور خود بھی کسی بہانے سے بازار گئی - تھوڑی ہی دُور گیا ہوگا کہ مہری نے اشارہ کیا - برف والا رُک گیا

مہری - تمھارا کیا نام ہی میان کبھو -

برف والا - ہمارا نام قفلے ہی - کیون -

مہری - یون ہی پوچھا - چلو ہم تمھاری برف بکوا دین

ورست دوسرے جوان پھٹی پڑتی ہو جوانی۔

مہری - اَین! بڑے مزے مین آ گئے - ہم جوان ہین خواہ بڑھیا - اپنے میان کے لیے - تم کون ہو -

برف والا - دور دور سے جوبن لوٹنے والے ہم بھی ہین -

مہری - ایسے مفت خورے جوبن لوٹنے والے بہت سے مارے مارے پھرتے ہین -

مہری نے بچھواڑے کے دروازے کے پاس ملائی کی برف والے کو روکا اور کہا ٹھہر جا مین آتی ہون - محلسرا مین جا کر دیکھا تو مغلانی اور دو مہریان بیٹھے ہار و چیخا نے کے پاس بیٹھی باتین کر رہی ہین اور خواصون کو قمرن نے کچھ حکم دیا ہوا ہے وہ اُسکے بجا لانے مین مصروف ہین - جب کوٹھے پر گئی اور قمرن کو دوسرے زینے سے اُس دروازے کی جانب لیگئی اور کہا آپ بے کھٹکے رہین ادھر کوئی نہ آئیگا بچھواڑے کا دروازہ کھولا اس دروازے مین لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تھین - شمع لائی اور کہا لے اب آپ برف والے سے باتین کیجیے -

[illegible]

برف والا - ہان سرکار ہنڑ نکالون -

قمرن - اچھا دو قلفیان نکال - مگر شربت کی ہون -

برف والا - ہجور ہمارے پاس کلپھی (قلفی) نہین کلپھے ہین

قمرن - قلفی قلفے کیسے - دل لگی کرتا ہی موئے شامتین آئی ہین تیری مہری نہین حضور دل لگی نہین کرتا دل لگی کیا کریگا - مجال ہی اسکی - یہ سچ کہتا ہی قلفی چھوٹی ہوتی ہی اور قلفا بڑا ہوتا ہی

برف والا - ہجور یہ دیکھیے - یہ ٹکے کی کلپھی ہی اور یہ اِس سے بہت بڑی ہی - یہ دو آنے کا کلپھا ہی -

قمرن - اسی مین سے دیدے ایک الگ ایک لگ -

برف والا - میرے تو ہوش اُڑ گئے ہجور نے ڈانٹ بتلائی مین نے کہا امیرون کی ڈیوڑھی ہی کہین پیٹ نہ جاؤن اور لینے کے دینے پڑین -

قمرن - ارے برف والے تیری مونچھین نہین نکلین ابھی -

برف والا - حضور ابھی کہان سے نکلین کچھ کچھ نکل چلی ہین

قمرن - اور تیری شادی ہو گئی ہی جورو کہان ہی -

برف والا - حضور کئی لڑکیان مجھے پیار کرتی ہین مگر مجھے کوئی جچتی نہین -

راوی - واہ میان برف والے کیون نہ سرے سے جہانی شروع کی بی قمرن کی گفتگو سے سمجھ گیا کہ نگین طبیعت ہی اُسی دھرے پر چلنے لگا -

پیار کرتی ہین تجھکو گھڑی پھٹکی اور بابا سیگ
حضور سے جھوٹا تو ہون نہین - رہا
تو دکھا دیجیے شہر بھرے مین -
کلمنہا -
ہی مہینے کے اندر دو
ہین -
ہی گھڑ گنجان -

برف والا۔ دُر کنجیان گھر کنجیان نہین۔ وہ کبھی صورت کہ آدمی کی بھوک پیاس بند ہوجاتے۔

قمرن۔ (قریب آن کر) ذری ادھر سامنے آ۔

برف والا۔ (قریب جاکر) اللہ کرے حضور بھی آسک (عاشق) ہوجائین سا میرے اللہ میری سُن لے۔

قمرن۔ (سلاخون مین سے ہاتھ نکالکر اور برف والے کے گال پر آہستہ سے تھپڑ لگاکر) مونڈی کاٹا۔

برف والا۔ ایک اور۔ اور بھی۔ جانی مار ڈالو۔

قمرن۔ ائین! اب تو یہان سے کچھ لیکے جائیگا۔

برف والا۔ بہت کچھ لیکے جاؤنگا اور اللہ نے چاہا تو تجھین کو لیکے جاؤنگا۔

قمرن۔ مُنہ دھو آگر ٹھیا مین بھلا اسکو بھی پہچانتا ہو۔

برف والا۔ (غور سے دیکھکر) کون۔ ارے کلو۔ یہ کبڑن یہان کہان۔

کلو۔ اللہ تجھے گارت کرے۔ اللہ کرے سیر امبر پڑے۔

قمرن۔ نہ بہن۔ کیون کسی کو کوستی ہو۔ کو سانہ کرو۔

کلو۔ جیسا اپنے مجھے کھراب کیا ویسا ہی یہ بھی کھراب ہو۔

قمرن۔ (اپنے دل مین) اللہ نہ کرے خراب ہون اسکے دشمن۔ اسکے بڑا چاہنے والے۔

کلو۔ اللہ کرے اسپر بجلی گر پڑے۔ یہ جل بھن کے خاک ہوجائے۔

قمرن۔ (کلو کے مُنہ پر ہاتھ رکھکر) کیون کوستی ہو بہن

کلو۔ جو مین جانتی کہ اسکی برف ہی تو ہرگز نہ چھوتی

قمرن۔ (ہنسکر) چلو اچھا ہوا دھوکے مین کھائی۔

برف والا۔ پاجی اور بھلے مانس مین یہی فرق ہو۔

کلو۔ پاجی تو تیری سات پیڑھی۔ اب کچھ دیگا تو

قمرن۔ اسکا ہے کو لڑی پڑتی ہو بن ناحق۔

مہری۔ اور جو کہین گھر کی ان عورتون کو خبر ہوگئی تو بس کیا کرایا سب برباد ہوجائیگا۔

مہری نے کہا لاک عورت تھی کہا اچھا اب ادھر آیئے یہ کہکر کلو کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا انکو یہان سے نکلواؤگی اگر اس برف والے نے تجھین جُل دیا تو ہم اسکی صورت نہ دیکھیگی باتین کرتی ہوئی اسکو کوٹھے پر لیگئی۔ بوڑھی مغلانی نے کہا سرکار کہان ہین۔ کلو نے کہا کہ کمرے مین درد انے انور سے بند کرکے وظیفہ پڑھ رہی ہین۔

اب ادھر کا حال سنیے۔ مہری اور کلو کا جانا تھا کہ قمرن نے سلاخون مین سے ہاتھ ڈال کر برف والے کو اپنی طرف گھسیٹا اور گال ملنے شروع کیے۔ لونڈے نے جو یہ کیفیت دیکھی تو وہ بھی شیر ہوگیا اب قمرن کی بیقراری کا یہ حال تھا کہ لوہے کی سلاخون کو توڑے ڈالتی تھی اور اگر قابو ہوتا اور بس چلتا تو توڑ ہی ڈالتی۔ کہا رے تو چاہے مجھ سے آ ملے سوا اگر کسی ترکیب سے مجھے پہنچ اب تیرے بغیر میری زندگی تلخ ہوجائیگی دُکا نے بیٹھے بٹھائے میری جان کس عذاب مین مبتلا کردی۔ مجھے کہین کا نہین رکھا۔ برف والے کے گالون پر ہاتھ پھیر کر کہا اب تو ایک کام کر لونڈے چاہے ہم ہون چاہے نہون تو ایک پھیرا روز کر جایا کر۔ اور اسی جگہ پر چپکے کھڑا رہا کر تو ہم کسی بہانے سے آجایا کرینگے اسنے جواب دیا کہ روز روز کا آنا تو مشکل ہے کیونکہ اور بہت سی عورتین ایسی ہین جو مجھپر جان دیتی ہین باری باری آیا کرونگا" کیا باری۔ اوئی کیا اتنی عورتین تجھپر فریفتہ ہین کہ تو باری باری آئے گا۔ اوئی اللہ سب کو تونے چیٹل کر دیا ہے۔ تو سلامت رہ مری جان۔ مگر ایک دفعہ ہر روز پھیرا کر جایا کر۔ ملا۔

اس لونڈے نے کئی بار دست اندازی کی اور

دل مین سوچا کہ آج قسمت کھل گئی سونے کی چڑیا ہاتھ آئی خوب گلچھرے اُڑاؤنگا اس چھوکری کی دل اس قدر آیا ہوا ہی کہ یہ میرے ساتھ نکل آئیگی اور اسکا سارا زیور ہتھے چڑھیگا چین لکھتا ہی۔ قمرن نے کچھ سوچکر کہا اچھا ایک بات سُن۔ دگا لون پر ہاتھ پھیر کر) ہمنے تیرے دور دو روز مقرر کر دیے جس دن آئینگے اُس روز دو روپے پائینگا۔ ہاے مین اس وقت اس موے جنگلے کو کیونکر ہٹاؤن۔ اب کل اسکی تدبیر کرونگی۔ نواب سے کہونگی کہ یہ لوہے کی سلاخین بدقطع معلوم ہوتی ہین انکی جگہ پر دروازہ ہی دروازہ رہے تو بہتر ہوگا۔ میری بات کو وہ ٹالینگے نہین۔ بس اپنا مطلب نکل آئیگا بے کھٹکے۔

مہری۔ سرکار۔ بس اب چلیے نہین بات چھوٹیگی۔

قمرن۔ مہری مین تو چھو کرے پر جان دیتی ہون۔

مہری۔ (سکلا کر) کس کام کا ہی موا۔

برف والا۔ ہان! اور ابھی تو کہہ رہی تھی کہ ہمکو برف مفت کھلایا کر تو یہ ہو وہ ہو۔

مہری۔ اُٹھ! اُٹھ۔ آئے بڑے وہ بن کے۔

قمرن۔ سٹ دھری نہ کر۔ مہری ہٹ دھری اچھی نہین ہوتی ایمان سے کہو ایسی صورت کا کوئی نوٹا اور بھی لکھنؤ مین ہے غورت کا حسن بھی گرد ہی اسکے سامنے۔

مہری۔ حضور تو اسکا دماغ اور آسمان پر چڑھائے دیتی ہین۔

قمرن۔ ارے میری تو جان اسپر سے صدقے ہو جائے تو کون مردار دریغ کرے۔

مہری۔ اے حضور یہ کیا کہہ رہی ہین ہا۔

جانتا ہی جان تک تو حاضر ہی۔

برف والا۔ مہری واہ ایک کلیجا تمکو بھی کھلائے دیتے ہین۔

مہری۔ نا صاحب ہم تفلا وفلا نہین کھاتے۔ آپ اپنا تفلا اپنی ہنڈیا مین رہنے دین۔

قمرن۔ وہ تو بچارا (بیچارہ) نیکی کرتا ہی۔ اور مہری بی سمجھتی ہی کیا ہرج کیا ہی۔

مہری۔ اے حضور ہم اس موے کا کیون احسان لینے لگے ہمکو خواہش ہوگی تو آپ سے نہ مانگ لینگے۔

برف والے کو قمرن نے زبردستی رخصت کیا کہا ایسا نہو کوئی دیکھ لے۔ اب تو کل آنا۔ جب وہ لونڈا چلا گیا تو اوپر جا کے مہری سے کہا ہمنے ایسی صورت دیکھی ہی نہین تھی۔

بی قمرن جان

نواب محمد عسکری صاحب کے یار دوست احباب آشنا رفقا ملاقاتی علے والے صبح سے اپنے اپنے معمول کے وقت آنے لگے مگر جو آتا ہی یہی سُنتا ہی کہ نواب صاحب تو سوار ہو گئے ارے بھئی کہان گئے ہین۔ صاحب ہمکو نہین معلوم سب کے پہلے داروغہ نے پہرے کے سپاہی سے پوچھا شیر محمد خان۔ سرکار برآمد ہوے۔ اُسنے کہا حضور سوار ہو گئے سوار ہو گئے۔ یہ آج خلاف معمول سوار ہو جانا کیسا "اب لے یہ تو اُنھین سے پوچھیے ہم پیادے آدمی کیا جانین اجی ہان" اس وقت تو وہ کبھی سوار ہوتے ہی نہین۔ "آج کچھ دل مین آگئی۔ رئیس آدمی تو ہین ہی"

انکے بعد میان من آئے۔ داروغہ صاحب بندگی۔ داروغہ صاحب نے کہا بندگی (مین کو بڑھا کر) آج تو یار گھٹا ہی تمپر ہے ہمیشہ زہی گھٹا رہتا ہی۔ جوان آدمی ہین کہ ہین یا کچھ تمھارے سے بوڑھے ہین۔ کہو سرکار کہان ہین

سرکار تو سنتا ہون سوار ہو گئے ہین ۔ کیا اسوار ہو گئے اجی نہین ہنستے ہو ۔ بھلا اسوقت اور وہ سوار ہون ۔ ستغفراللہ کوئی اردہ کی بادشاہت بھی دے تو بے چانڈ دیے ہوے وہ گھر سے باہر نہ نکلینگے ۔ آپ دل لگی کرتے ہین کہان ہین کہان بتاؤ میان ۔ جناب امیر کی قسم سپاہی کتنا ہی سوار ہو گئے ۔ ممن نے سپاہی سے پوچھا شیر خان سرکار کہان ہین ۔ جی وہ تو ابھی ابھی سوار ہو گئے ۔ ہان کس سواری پر گئے بھئی کہا حضور عربی پر گئے ہین ۔ داروغہ کو یقین آیا اُنھون نے جاکے اصطبل مین دیکھا تو واقعی عربی نہین تھا سائیسون سے دریافت کیا ۔ ارے اس عربی پر سوار ہو کر کس وقت گئے تھے کہا ہجور یو تو کال سے نا ہین ہی ۔ تب تو داروغہ بھی چکرائے کہا بھئی کچھ دال مین کالا لاہی ۔ ممن نے کہا ہوگا آتے ہونگے ۔

تھوڑی دیر مین میان اختر آن موجود ہوے کیون کیون بھئی میان کیون جاؤ ہین ۔ سرکار کہین سوار ہو گئے ۔ اختر ہنسا ۔ ہان ضرور سوار ہو گئے ہونگے ۔ آپ نے کہا اور ہمین یقین آیا مجھ سے اُڑتے ہو ۔ نکالے گئے ہو تم دونون آج جب ہی ۔ مین بھی کہون یا اللہ یہ کیا ماجرا ہی ۔ داروغہ نے اختر کو یقین دلایا کہ نواب صاحب کا واقعی کہین پتا نہین ہی ۔ ہان کہان چل دیے ۔ آج سویرے سویرے ۔ آہین یار کچھ بھوگ ہی ضرور ۔ دیکھو ہم کھوج لگا تینگے ۔ ارے مین بڑا کھوجی ہون جتنا نیچے ہون اُتنا ہی اوپر ہون یہ کسی پھیر مین ہین ۔ میان ہان خوب یاد آیا ممن سنو تو وہ جن دو چھوکریون کو تم کہتے تھے وہ در اصل صحیح بات ہی یا دل لگی بازی تھی ۔ دل لگی بازی کیسی ۔ آپ واہی ہین ۔ وہ صورتین ہین کہ بھوک پیاس بند ہو جائے آدمی کی جی ۔ دل لگی نہین ہی قبلہ ۔ اتنے مین دس بجگئے گیارہ بجگئے بارہ بجگئے ۔ بارہ بجے منشی مہراج بلی کمانی دار آگے پر آئے ۔ کانکھتے ہوے آتے ۔ داروغہ اور ممن آداب بجالائے ۔ کیا کرتے ہین آپ کے نواب صاحب شغل کر چکے یا ابھی چھٹیے ہی اُڑا رہے ہین ۔

ممن ۔ حضور وہ تو سوار ہو گئے ۔

مہراج ۔ سوار ہو گئے ۔ وہ مہین آدمی اور یہ کڑا کے کی دھوپ ۔ بتاؤ تو آخر کیا ہوا ہی ۔

ممن ۔ ای حضور اللہ جانتا ہی نہین ہین ۔

داروغہ ۔ آپ چل کے خود دیکھ لین نا ۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

مہراج بلی کو بڑی مایوسی ہوئی ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ اچھا پھر کوٹھی کھلواؤ ۔ دو گھڑی گپ شپ ہی سہی اب تو اس دھوپ مین واپس نہ جایا جائیگا ۔

داروغہ نے خدمتگار کو حکم دیا کہ کوٹھی کھول دو سب صاحب وہان جاکے بیٹھے تو ممن نے پوچھا بھئی کچھ کھانے وانے کی بھی فکر ہی یا سرکار جو سوار ہو گئے تو اب سب بھوکے ہی پڑے رہین ۔ داروغہ نے اُسی وقت کھانا نکلوایا ممن اور اختر اور داروغہ نے مزے سے کھایا ۔ جب کھانا چکھایا گیا تو اب دور کی سوجھی اور باہم رمل قافیہ اُڑانے لگے

داروغہ ۔ بھئی یہ کیا سبب ہے کہ جو آج دیر کردی سرکار نے ۔

ممن ۔ ہم جانتے ہین کسی دوست کے ہان کھانا کھالیا ۔

داروغہ ۔ ہان ہو کچھ ایسا ہی ۔ ورنہ بڑی دیر ہو گئی ۔

مہراج ۔ نہین نہین ہمسے نہ اُڑو ۔ اتنا ہم بھی سمجھتے ہین ۔

اختر ۔ بیوجہ نہین ہی کوئی سبب ضرور ہی ۔

داروغہ ۔ حسین علی ارے میان سرکار کہان ہین ۔

حسین علی ۔ اللہ جانے ہم تو حلوان خرید نے گئے تھے ۔

اختر ۔ پھر کس سے پوچھین آخر نہ تم جاتو نہ یہ جانین پھر کس سے دریافت کرین ۔

مہراج ۔ ایک کام کرو جی کسی سائیس کو بلاؤ مگر تمیز دار ہو بد تمیز نہو کہ دریافت کچھ کرین اور جواب کچھ ملے ۔

سائیس ۔ سلام ہجور ۔ ہان گریب پرور کا ہے طلبی بھئی ۔

مہراج ۔ ارے نواب صاحب کہان ہین کب سوار ہو گئے ۔

سائیس ۔ سوار تو ناہین بھئے مُدا حکم آوا کہ عربی گھوڑا اور دو سائیس پٹھے دیو ۔

مہراج ۔ تو کہان پٹھے دیو ۔ کوئی ٹھکانا بھی ہی ۔

سائیس ۔ یو حال ناہین معلوم ہی صاحب ۔

مہراج ۔ ہی بڈھا مسخرہ ۔ مسخرہ ہی تم ۔

سائیس ۔ سارے ہجور مین تو یہ بولی کا جانون بھلا ۔

مہراج ۔ اچھا اور سائیس کو بلا لاؤ اُس سے ہم دریافت کرینگے ۔

سائیس ۔ (سلام کرکے چپ چاپ کھڑا رہا) ۔

مہراج ۔ ارے اب ران سواری کے گھوڑے ہین ۔

سائیس ۔ کا ہجور ناہین جانت ہین ۔

مہراج ۔ نواب صاحب کے ساتھ کون گھوڑا گیا ہی ۔

سائیس ۔ ہجور عزن کل سام سے گیا ہی ۔ ۱۰ سرکار سوار ناہین بھئے تھے منگوائے کے تو ن کہین بندھوائے دہن رہے ۔

مہراج ۔ بس کھل گیا ۔ معلوم یہ ہوتا ہی کہ کل جو شام سے غائب ہو گئے اور ہم لوگون کو جھانسا دیا کہ طبیعت کسلمند ہی تو طبیعت کا بہانہ ہی بہانہ تھا کل شب کو کہین ہونگے ضرور مین یا شاید آغا محمد اطہر اور رونق جنگ کی سانٹھ گانٹھ مین کہین الگ ہی الگ جشن ہوے ہون ۔ ہی کچھ ضرور ۔

ممن ۔ نہین حضور گھوڑا منگوایا ہی تو سمجھ جایئے کہ کہین لمبے گئے ۔ دور کا سفر کیا ہی ۔

داروغہ ۔ ہان ورنہ گھوڑا کیون خواہ مخواہ منگواتے ۔

اختر ۔ تو بھی ہم لوگون سے چھپانے اور اخفا کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ ہم بھی خواہ ہین بد خواہ نہین ہین ۔

داروغہ ۔ پاگل ہو ۔ رئیس ہین یا آپ کے باپ کے نوکر یہ تنکتے کیا ہو ۔

ممن ۔ ارے میان ہان ۔ کہین گئے تم کون ہو ۔

اختر ۔ اچھا صاحب بہتر ہی اب نہ بولینگے ہم ۔

مہراج ۔ اچھا جی اس جھگڑے کو اب طے کرو کچھ اشعار سناؤ دو گھڑی غم غلط ہو ۔

اختر ۔ بہت دن ہوے کہ ہمسے اور ہمارے ایک دوست سے جو نواز گنج مین رہتے تھے ملاقات کا اتفاق نہین ہوا تو ایک اور اُنکا خط آیا جسمین صرف یہ شعر تھا ۔ ؎

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
ستم یہ ہی کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہین

غیرت مین نے اسکا جواب لکھکر بھیج دیا دوسرے روز نہ مین انکے ہان گیا تو ایک معشوق کے ساتھ مجھے شراب پی رہے تھے جب ذرا نشہ تیز ہوا تو بد سے کے طالب ہوے مگر اُس نے مجھکو اجنبی اور غیر آدمی سمجھکر ہاتھ سے جھٹکی دی اور ذرا الگ ہو بیٹھا تو میرے شفیق نے ایک مصرع پڑھا ۔ ع

سوال وصل پر ہر مرتبہ کیون آپ ہنستے ہین
مین نے برجستہ جواب عرض کیا ۔ ع
مثل مشہور ہی دنیا مین گھر رہنسے ہی بستے ہین

ممن — سبحان اللہ دونون مصرعون کو ملا کر پڑھیے ؎

سوال وصل پر ہر مرتبہ کیون آپ ہنستے ہین
مثل مشہور ہی دنیا مین گھر سنتے ہی بستے ہین

داروغہ — کیا پوری مثال ایک مصرع مین آتی ہی۔

ممن — کیا اچھا کلام ہی۔ واللہ کیا شستہ ہی۔

اختر — اب شعر شاعری کا چرچا نہین ہی۔

ممن — یاد ہی جب وہ مشاعرے ہوا کرتے تھے دھڑے کے اللہ اللہ کیسے کیسے اساتذہ جمع ہوا کرتے تھے

داروغہ — وہ بات اب کہان۔ قمر اسکا ہی اور گھر اسکا ہی طرح ہوئی تھی۔ اسپر ایک کم سن سے آدمی نے کیا خوب کہا تھا۔ ؎

سینہ اسکا ہی دل اسکا ہی جگر اسکا ہی
تیر مژگان نے جدھر رخ کیا گھر اسکا ہی

روح کو فرحت حاصل ہوئی واللہ۔

ممن — آمین کیا کلام ہی خداوندا۔ استاد تھے۔

اختر — اب وہ لوگ پیدا ہو سکتے ہین بھلا خواجہ حیدر علی آتش اور شیخ ناسخ اور منشی مظفر علی اسیر اور امیر وزیر علی صبا اور خواجہ وزیر اور درست علی خان خلیل اور مرزا عباس ساقم اور نواب رند اور نسیم لکھنوی اور برکلو عرش۔ ہاے وہ زمانہ جب یاد آتا ہی کہ شاعری کا فن کس زور دن پر تھا اور دنا آتا ہی۔ ابتو واللہ ایسے پوچ گو بڑھتے جاتے ہین کہ توبہ ہی بھلی اختر کے قافیے کے ساتھ باہر اور ظاہر لوٹا لاتے ہین اب اس اندھیر کو ملاحظہ فرمائیے اور ابھی کیا ہی اس سے بدتر زمانہ آنے والا ہی کہ جب ہم سب بھائی کالکا تیدادر کی سی بولی بولنے لگینگے۔

کلکتے والے جب زباندانی کی لیتے ہین تو واللہ غصہ آتا ہی پوچھیے آپ بنگالی آدمی اردو سے آپ کو کیا سروکار

ممن — بھلا جان صاحب کے بھی کچھ اشعار یاد ہین۔

اختر — جی ہان۔ مگر صاحب وہ بھی اپنے فن کا ایک تھا۔

ممن — انکی دو سو تین تو اب بھی ہین۔ ہدایت اور نصیحت

اختر — جی ہان مجھ سے ملاقات ہوا چھے ہین۔

ممن — حضور لور جان صاحب کی وضع بڑی مہذب وضع تھی اور مقطع۔ مگر شعر پڑھنے کے لیے تیار ہوے اور بس پھر کیا تھا۔

اختر — وہ جس شاعرے مین پڑھتے تھے اس مین مہذب لوگون اور شاعرون کو اُن کا پڑھنا اچھا نہین معلوم ہوتا تھا مگر واللہ جس مشاعرے مین گیا پالا اُسی کے ہاتھ رہا اور شعر اچھلاتے تھے۔ کہ ہم تو خون جگر کھا کے غزل کہا لاتے ہین۔ اور اہل مشاعرہ اسی کے منتظر رہتے ہین کہ جان صاحب کی غزل سُنین جو قہقہہ اُنکے کلام پر پڑتا ہی وہ ہم لوگون کی غزل سُنکر کہان۔

اتنے مین پانچ بجگئے۔ ارے یار پانچ گئے۔ مہراج بلی نے گھڑی دیکھکر کہا ہمارے یہان دو منٹ زیادہ آتے ہین۔ وہ ایک ہی بات ہی۔ باتون مین معلوم نہوا اور شام ہوگئی۔ مہراج بلی گھر جانے ہی کو تھے کہ نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب ایک فٹن پر تشریف لاکے سہیلو مہراج بلی دل مہراج بلی تم اچھا ہی" اجی اچھا اور بُرا غرض کیا جائیگا یہ فرمائیے کہ نواب محمد عسکری کو کہان گم کر دیا۔ یار تم لوگ جو چاہو سو کرو کل سے اُنکا پتا نہین ہی" کل سے۔ اجی نہین دل لگی کرتے ہو کل تو شام تک بیٹھے تھے طبیعت ذرا مضمحل تھی۔ در بار جلد برخاست ہوگیا۔" تو بندہ آپ صاحبان سے تفو غرض کرتا ہی۔ بخدا اُنکا کل سے پتا ہی نہین ہی" بھلا ممن کا پتا ہی یا اُسکا بھی پتا نہین۔" وہ بھی غائب ہی

ممن نے آداب عرض کیا سرکار غلام تو حاضر ہی" اور نواب صاحب "اُنکا حال فلام کو کیا معلوم" دیکھیں اُس چھوکری پر تو یہین لٹو ہوے جس کی تعریف کے آپنے پُل باندھ دیے تھے۔ ہی یہی کچھ پھیر اُستاد۔ واللہ مین نہ مانونگا" خداوند جیسی چاہیئے قسم لے لیجیے جو غلام کو ذرا بھی معلوم ہو کہ نواب صاحب کہان ہین۔ مین خود صبح سے ڈھونڈھ رہا ہون کہ کہان ہین"

آغا محمد اطہر نے غور کرکے یہ بات پیدا کی کہ یا ربّ للتوا تنبولی والا فقرہ محض افترا ہی ہو اور (کان مین) تمبرن ہی نواب صاحب ہی کے پھیر مین۔ مگر واللہ اُس کہ راکو اچھا دوڑا دیا اور سنا للتوا کی اُسنے مرمت خوب کردی ہی ممن سکرا کر خاموش ہو رہا۔ سرکار مین جیسا حضور کا تابدار ویسا نواب صاحب کا۔ محمد اطہر اور چھٹن صاحب گاڑی پر سے اُتر پڑے اور ممن کو ہاتھ پکڑ کر باغ کی طرف لیگئے اب سچ سچ بتاؤ۔ یہ تو کھُل ہی گیا کہ قمرن باغ سے سیدھی انصاب کے ہان داخل ہوئین مگر اپنے مکان مین نہین لیگئے نواب صاحب نے کسی اور کوٹھی یا اور مکان مین اُتارا ہو۔ ممن نے قہقہہ لگایا حضور مین اور مجھ مین فرق یہی ہو کہ حضور نواب صاحب کے دوست ہین اور فدوی بلازم جب حضور ہی کو اطلاع نہ کی تو مین کس کھیت کی مولی ہون ہان داروغہ صاحب سے دریافت کیجیے یہ تو داروغہ ہین اُنسے بڑھ کر اور کون نفس ناطقہ ہی۔

داروغہ ۔ مجھے تو یہ بھی نہین معلوم تھا کہ حضور کل کس وقت تشریف لے گئے۔

آغا ۔ ارے یار تم دونون کی ملی بھگت ہی۔

داروغہ ۔ ملی بھگت! حضور سے جھوٹ بولنا۔

آغا ۔ اچھا خیر نہ بتاؤ کچھ پروا نہین ہی۔ ہم بھی آج سے یہان آنے والے کو کچھ کہتے ہین بس۔

داروغہ ۔ تو خداوند ہم لوگ کیا کرین۔ جو بات معلوم ہی نہین اُسکو کیونکر بتائین۔

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ سوار ہی ہونے کو تھے کہ ایک شخص لہراتا ہوا گاتا جاتا تھا۔ ؎

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است	

رونق جنگ نے کہا بھئی ذرا اسکو بلانا کیا خوش گلو آدمی ہو وہ بیٹھ کے گانے لگا۔ ؎

تا بر عرش زر این روضۂ عالی راہ است بر فرش ہی ملک از سجدہ ترقی خواہ است	عرش قندیل در حلقۂ بالش ماہ است عرقدو محترم مشہد والا جاہ است

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است	

رونق ۔ واللہ کیا مصرعے لگاتے ہین اور کس دبدبے کے شعر ہین۔ اہ سبحان اللہ۔

چھٹن ۔ بھئی یہ تو لکھ لینے کے قابل ہین۔ داروغہ۔

داروغہ ۔ حضور مجھے یاد ہین مین لکھے دیتا ہون۔

قوال ۔ خداوند آگے چلکے اس سے اچھا کہا ہی کہتے ہین۔ ؎

موسیٰ اینجا بعصا آمد و ربانی کرد چشم یعقوب ازین مقبرہ نورانی کرد	جبرئیل از پر خود مرروحہ جنبانی کرد ایزد از آیۂ تطہیر ثنا خوانی کرد

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است	

آغا ۔ ایزد از آیۂ تطہیر ثنا خوانی کرد۔

رونق ۔ جبرئیل از پر خود مرروحہ جنبانی کرد۔

داروغہ ۔ اب اس سے بڑھ کر دبدبہ اور کیا ہو گا موسیٰ

عصا لیکر آئے اور دربانی کی جبرئیل نے پردن کو موکل بنا دیا یعقوب کی آنکھیں اس مقبرے کے نور سے منور ہوگئیں خدا نے آیۂ تطہیر اسکی شان میں نازل کی۔ یہ مرزا دبیر صاحب کا مرثیہ ہے خوب فرمایا ہے۔

رونق ۔ اے سبحان اللہ پھر کیوں نہ اسقدر بلاغت ہو نجف اشرف میں کسی خوشخط نے بڑے کمال کے ساتھ یہ شعر ایک دھیلی پر لکھا ہے اور ٹھٹی لٹکا دی گئی ہے۔ جیسا شعر ہے ویسا ہی لکھا ہوا بھی ہے۔ اور ادب کی بے تہ سے عمر بھر ایسی لکھی ہوئی کہیں نہیں دیکھی ۔

اتنے میں ایک سانڈنی سوار آیا اور اُسنے حاضرین کی طرف سلام کر کے ایک خط داروغہ کو دیا۔ اور کہا کہ کپتان کے صاحب نے دیا ہے اور جواب مانگا ہے۔

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ میں صلاح ہوئی کہ یہی موقع اچھا ہے ایک سائیس سے کہدو کہ خط لیکر جہاں داروغہ جائے وہ بھی پیچھے پیچھے جائے۔ یہ سب تو سوار ہوگئے اور داروغہ نواب صاحب کے پاس وہ خط لے کر گئے اور کسی انگریزی خوان سے اُسکا ترجمہ بھی کرا لے گئے ۔

سائیس نے مکان دیکھ لیا اور گھر واپس گیا شام کو رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور مہراج بلی غول کا غول بی قمرن کے در دولت پر اکٹھا ہوا۔ دربان ان سب کو پہچانتا تھا کہا خداوند زنانہ ہے اے حضور وہاں عورتیں ہیں۔ خداوند۔ یہ کیا غضب کر رہے ہیں آپ۔ سنتا کون ہے۔ یہ لکھا ہی کیا اور سب کے سب بھڑ بھڑا کر اندر گھس گئے قمرن تو چمک کر جلدی سے کمرے میں ہو گئی ۔

نواب ۔ این! ۔ ارے یار وہ کیا اندھیر ہے نکلو یہاں سے

رونق ۔ کیوں بچہ چھپے تھے یہاں آنکے۔ روپوش ہوئے تھے بڑے خراب آدمی ہو۔

نواب ۔ یہ تو اکس نے بتایا۔ دیکھو ایک ایک کو موقوف کرونگا یہ سب لوگ نالائق ہیں۔ کمبخت ۔

مہراج ۔ بی نازو جان صاحب۔ اللہ اللہ مزاج شریف حضور کے۔ اب کیوں مزاج ملنے لگے ۔

نازو ۔ چولھے بھاڑ میں جا مونڈی کاٹے موا جیسا زمانے بھر کا مجھے تیری صورت دیکھ کے غصہ آتا ہے۔

مہراج ۔ یا الٰہی تو اب یہ طعنہ کب تک دیا کروگی۔

نازو ۔ جبتک تیری کھٹیا نہ کھچاتی نہ نکلیگی مرتو۔

نواب ۔ کیوں اس بیرحمی سے کوستی ہو ہمارے دوست کو

نازو ۔ یہ موا جیسا اسی قابل (قابل) ہے۔

نواب ۔ اب آپ لوگ جاتے ہیں کہ میں پولیس والوں کو بلاؤں پھر اس شہدین کے کیا معنی کیا کہ بہو بیٹیوں میں درائے ہوئے گھس آئے ۔ واہ ۔ ایسے انسان جوتیاں کھاتا ہے۔ قمرن تم بڑی ڈھیٹ ہوگئی ہو۔ کہ جھانکتی ہو کمرے میں سے ۔

آغا ۔ اخاہ اب بی قمرن پردہ کرتی ہیں ۔

نواب ۔ خبردار۔ باہر نہ نکلنا۔ ان شہدوں سے راہ و رسم بڑھانا اچھا نہیں ہے۔ انکا اعتبار کیا۔

آغا ۔ اب آپ ہٹیئے ۔ ذرا سنبھلے ہوئے رہیے گا۔

نواب ۔ ارے پہرے پر کون ہے۔ پہرے والے کو نکال دو۔ ان شہدوں کو کیوں آنے دیا۔

مہری ۔ (پہرے والے سے) دل لگی کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ بھی بڑے بیباک ہیں واقعی زنانے گھر میں گھس بڑے بھلا یہ کام اشراف مرد آدمیوں کے ہیں۔

سپاہی - کچھ کھلتا نہین کہ یہ کون ہین -

مہری - مجاز کی بہت اچھی ہین ہنسمکھ - ملنسار - گھمنڈ نہین اور شاہ خرچ بھی ہین - یہ بھی نہین کہ کنجوس ہون نہین - بہت بڑی خراچ - اور فیاض -

سپاہی - مین نے اُس دن دیکھا صورت شکل سے ریاست برستی ہی مگر کیا بے دھڑک چھم چھم کرتی ہوئی آئی ہین - پہلے تو مین دنگ ہو گیا کہ یہ کون ہین اور بڑی ہنسی آئی کہ بازار تک دوڑی چلی جاتی ہین - گنڈیری والے اور گنڈیری والے وہ بھی بھوچکا ہو گیا کہ یہ کون ہین -

اب سنیے کہ بی قمرن کے چھپنے سے سب کے سب بھنّا اُٹھے آغا محمد اطہر نے کہا یار قمرن کو بلائیے یہ غضب کیسے یار دن سے پردہ کیسا - رونق جنگ نے بھی اِنھین کی سی کہی - یہ وجہ کیا کہ وہ چمک کے کمرے مین چلی گئین اور دروازے بند کر لیے -

مہراج بھی ہنسکر بولے مگر دیکھیے ہماری ناز و کیسی ادا ہین کہ ڈٹی بیٹھی ہین -

نازو - اخاہ - پہونچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا - ہماری ناز و مُنہ بنواؤ چلے پہلے -

مہراج - (ہاتھ جوڑ کر) مین صدقے ذرا تو شیرین کلامی سے بولو - ع

اپنے عاشق پر ترس کھانا معشوقو چاہیے

نازو - اچھا بس الگ ہی بیٹھے رہو مجھے دور -

مہراج - کیا مصیبت ہی والدہ - انکے عشق مین جو جو آفتین ہم نے پائین خدا کسی کو نہ دکھائے نوکرون چاکرون کے سامنے ذلیل ہوے یارون - دوستون مین خوار ہوے بیوی نے الگ مُنہ پھلایا -

نازو - مُنہ پھلایا کہ پیٹ پھلایا -

راوی - اس لطیفے پر قہقہہ پڑا اور آغا محمد اطہر نے کہا ایک لفظ پر آپ لوگون نے غور نہین کیا - منشی مہراج بلی صاحب فرماتے ہین کہ (آفتین پائین) کیا محاورہ ہی -

مہراج - آپ لوگ بڑے نکتہ چین ہین -

آغا - خیر یہ تو ہوا ہی کریگا بھئی نواب - قمرن کو بلاؤ - والدہ ہم دروازے توڑ ڈالینگے -

قمرن - بڑے دروازے توڑنے والے - یہ کون بھلمنسی کی بات ہی کہ کسی کے زنانے مین چلا جائے پردے والیون مین اس طرح دھس جانا کونسی بھلمنسی ہی -

آغا - اخاہ - اب آپ پردے والی ہوئین -

نواب - ارے چپ یہ غور نہین سینگی تو کیا کینگی -

آغا - بی قمرن صاحب تشریف لائیے مین ایک نہ مانونگا -

قمرن - جو کہین کا یہ دستور ہو تو ہم بھی آئین -

نواب - تو تم باتین کیون کرتی ہو نامحرم سے -

آغا - نامحرم تیری ایسی تیسی کرون -

یہ کہکر نواب محمد عسکری صاحب نے قمرن سے کہا اچھا اب لوگون کی یہی مرضی ہی تو دروازہ کھو لدو - مگر دور دور رہیے گا حضرت - قمرن بولی اہ واہ - انکے بھروسے مین آگئے آپ بھی یہ دروازہ کھولنا کیا معنی - کیون کھولین دروازہ کسی بہو بیٹی سے آجتک کسی نے یہ کہا ہی - تمکو چاہیے کہ تم انکو للکارو کہ یہان کیون چلے آئے یہ سب تو درکنار اور اُلٹا ہم ہی کو بیوقوف بناتے ہو کہنے لگے دروازہ کھولدو -

آغا محمد اطہر ہنس پڑے بھئی والدہ بڑی طرار اور حاضر جواب چھوکری ہی اگر ہم یہ جانتے تو دروازے کے پاس جاکر کہا ہرگز ہرگز تمکو کھڑے بغیر نہ چھوڑتے خیر اب تو جو ہوا وہ ہوا سنیے کہ

بعد از جنگ یاد آیہ کا نقشہ ہی۔ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے اور سب کے پہلے ہم ہی سے گفتگو ہوئی تھی تیکڑی ہمارے ہی لیے تجویز ہی گئی تھی۔ اور اب ہمسے پردہ کرتی ہو یہ ساری شرارت نواب کی ہی۔ ہمکو رنج ہوا انکی طرف سے اور تم تو خیر غمزہ کیا ہی چاہو۔ مگر محمد عسکری کی عقل کو کیا ہوگیا۔ ہمین یہ حیرت ہی یا روں کا دل دکھانا کیا معنی۔ بالکل یہ خلاف عقل ہی۔

قمرن انکی تقریر سنا کی۔ جب یہ خاموش ہوے تو کہنے لگی اچھا ہم کنوارے کچھ دیتے ہین مگر ایک شرط سے قسم کھاو کہ ہم اندر نہ آینگے۔ دیکھو اب ہم علانیہ ہر ایک کے آگے نہین آسکتے یہ کہکر دروازہ کھولا تو محمد اطہر دن سے کہرے کے اندر۔ رونق جنگ اور محمد عسکری بھی پہنچے

میدان خالی پاکر مہراج بلی نازو کی خوشامد کرنے لگے دیکھو تم کسقدر ظلم ہمپر ڈھاتی ہو۔ اور ہماری ہمپر جان جاتی ہی اور تمھین اسکی ذرا شرم نہین آتی ہی۔ یہ کیا کچھ اچھی بات ہی مگر تمھاری سمجھ۔ ع

سمجھ اپنی اپنی ہی بوجھ اپنی اپنی

رادی — واہ کیا مصرع تصنیف کیا ہی کہ واہی واہ۔ اور تکبندی تو آپکا حصہ ہی۔

نازو — عشق بھی چرایا ہی اور کنجوسی بھی نہین چھوٹتا۔ عشقبازی کو کنجوسی سے کیا سروکار۔

مہراج — اچھا اب تم یہ انصاف کرو کہ اگر ہمکو کنجوسی کا خیال ہوتا تو ہم گلہے کو تمسے دل لگاتے اور نوٹ۔ جو ہمنے دیا تھا خدا گواہ ہی کہ دھوکے سے دیا تھا جان بوجھکر نہین دیا تھا اگر تمکو یقین نہین آتا تو مجھے ری ہی تم ناحق ہمسے لگا ڑتی ہو ہم بڑے کام کے آدمی ہین۔ جس طرح قسمن اس ٹھاٹھ سے رہتی ہین اسی طرح تم بھی رہو گی اور چین کرو گی۔ مگر خدا جانے تم ہم سے اسقدر کیون خلاف ہو اور بے وجہ اور بے سبب لینا ایک نہ دینا دو۔ افسوس کا مقام ہی۔ یہ بھی ہماری قسمت کی خوبی ہی اور کیا کہین اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم راضی کیونکر ہو گی کوئی صورت بناؤ کی ہی یا کسی صورت سے بھی موافقت نہین ہو سکتی۔

نازو — ہم ایک دفعہ تم سے پھڑک کھا گئے اب ہم کسی طرح کی بات جیت تمسے نہین کرنا چاہتے ہیں۔ جو تم نے اُس دفعہ ہمین جل نہ دیا ہوتا۔ تو ہم تم کو خود چاہنے لگتے۔ اب نہین اب کسی طرح نہین ہو سکتا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے تم بڑے حیلے ہو تمسے خدا بچائے۔

مہراج — اچھا نواب سے ضمانت دلوا دین۔

نازو — ضمانت کیسی۔ ہم سے اب مت بک بک کرو۔

مہراج — ہماری بھی کیا قسمت ہی۔ ہم جان دیتے ہین تم پر ناز کرو اور تم جلاتی ہو ہمکو۔

نازو — تو اسی قابل ہی۔ تو باتون کا آدمی نہین ہی لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا۔

مہراج — اب لاتین ہی تو بان باقی رہگئی ہین۔ ہاتھ سے تو تم کھو بڑی سہلا چکی ہو۔

نازو — (مسکراکر) اے اُس دن تو تو بچ گیا نہین تو قسم خدا کی عمر بھر یاد کرتا۔

مہراج — اور اب بھی عمر بھر یاد کرونگا۔ مین بھولنے والا نہین ہون اور پھر ایسی بات۔

نازو — اب بک بک کے جان نہ کھاؤ ہماری مغز کھائے جاتا ہی اور بیہودہ خرافات بکتا ہی۔

مہراج — ہم تو درد دل کہتے ہین وہ اسکو بک بک سمجھتی ہین

کس مصیبت مین جان ہو۔

نازو ۔ ایسون کی یہی سزا ہی۔ موے پر سو درّے۔

ادھر یہ گفتگو ہوتی تھی اور اُدھر نی قمرن سے جُل ہو رہی تھی، رونق جنگ دل لگی کر رہے تھے کہ تم ہمارے نی ہو ہمین تمسے دل لگی کا رشتہ ہی قریب آکے بیٹھو ہم چھیڑ تے نگے نہین نواب کے سامنے محمد عسکری نے منہ بنا کر کہا جہ خوش بھائی صاحب بس اب آپ بشر یف لیجا ئیے ٹھنڈے ٹھنڈے سدھاریے کہنے لگے قریب آن کے بیٹھو ۔ بجا۔ اور طرہ اسپر یہ کہ نواب کے سامنے نہین چھیڑینگے۔ نواب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ نواب کی غیبت مین چھیڑینگے ایسے بدمعاشون کے آنے جانے کی کچھ ضرورت نہین ہی۔ آج سے ڈیوڑھی پر دُبل پہرہ رہیگا قمرن نواب رونق جنگ کے پاس جاکے بیٹھی اور محمد عسکری نے للکارنا شروع کیا خبردار۔ ارے یہ کیا ظلم ڈھاتی ہی سُنتی ہی نہین ۔

قمرن نے کہا کہ ایک روز ہم بیگم صاحب کو چوڑیان پہنانے گئے تھے تو نواب رونق جنگ نے ہمپر ایک کنکری پھینکی تھی اور اشارے سے شہ نشین کی طرف بلاتے تھے جو ذری اور چھیڑ خانی کرتے تو ہم بیگم صاحب سے کہدیتے مگر مین نے خفا ہو کے آنکھین دکھائین تو دبک رہے گھر سے ڈیوڑھی تک کوئی پچاس ساٹھ آدمی سنکارتے تھے اور آوازے کستے تھے۔ اور مین اس طرح جاتی تھی جسے تیر جاتا ہی کمان سے نکل گئی۔ سبزی والون کی یہ کیفیت کہ کبھی پرسانپ لوٹتا تھا تلملاتے تھے بہانے سے مجھے بلوا بھیجتے تھے مگر مین تاڑ جاتی تھی اور امی جان کو چوڑیان لیکے بھجوا دیتی تھی۔ ہان نواب صاحب کے بیان تو البتہ جاتی تھی اور مین جو گئی ہون تو کوئی بتا تو دے بھلا بیگم صاحب نے جب سُنا ہوگا کہ قمرن بھاگ گئی تو بڑا افسوس کیا ہوگا مجکو تو بہت چاہتی ہین کچھ ذکر ہوا تھا نواب صاحب رونق جنگ نے کہا گھر گھر یہی چرچا ہے مگر جتنے لوگون کو نہین معلوم ہی کہ نواب محمد عسکری کے گلے پڑ گئی ہین ۔

الغرض تھوڑی دیر چہل کر کے یہ سب روانہ ہوے اور کہہ گئے کہ کل شب کو نہین نشست ہوگی مہاراج بلی نبلی نازو سے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو روانہ ہون۔ رونق جنگ نے کہا یار یہ بہت دون کی ہو مگر بات کرنے کا سلیقہ نہ آیا روانہ ہون کیا معنی رخصت ہون یا روانہ ہون نازو جھٹک کر بولی تجھے بلایا کون نے تھا کہ پوچھتا ہی ہمین تو تیری صورت سے نفرت ہی شکل ایسی جیسے چڑی مار صورت پر پھٹکار برستی ہی مہاراج بلی ہاتھ جوڑ کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ اے تو آپ یہ سب خفگیان ہم ہی پر ہو رہی ہین۔ ایک دم اودھی۔ رونق جنگ پاجاؤ ایک دم پھپھتی آغا محمد طہر پر کہو اُسنے کہا کا ہے کو کسی پر اودھی آئین نواب رونق جنگ یار تو ہمارے مالک ہین جنکی بدولت روٹیان کھاتے ہین اُنپر کون اودھی آیا کرتا ہی اور آغا صاحب نے کیا بگاڑا ہی ہمارا۔ تو تو جلیا ہی ہو مرد غیاز سارے زمانے اٹھائی گیرا۔ بڑا نکما آدمی ہی جو تیرا اعتبار کرے وہ خود ذلیل ہو ساتھ جاتی رہی تیری۔ ایک دفعہ بھڑک کھا گئی ہین بس۔ اب بار بار نہین۔ اب سے آئے گھر سے آئے

مہاراج بلی نے لاکھ لاکھ خوشامدی کہ غصے کو دور کرو اب ہمسے ایسی نالائستہ حرکت نہ سرزد ہوگی مگر اُسنے ایک نہ مانی کہا تیری شکل دیکھتی ہون تو آگ بگولا ہو جاتی ہی آگ بھبھوکا ہو جاتی ہی (دانت کٹکٹا کر) یہ جی چاہتا ہی کہ بوٹیان نوچ نوچ مہاراج بلی اور بھی قریب جا کھڑے ہوے اور بولے "جانی یہ تو ہم چاہتے ہی تھے کہ تم بوٹیان نوچو"۔ نازو جانی کے لفظ پر آگ ہوگئی۔ جانی تیری جانی پر لگے

جورو اکو جانی بنا جاکے تیری جانی نگوڑی اُپلے پاتھتی ہوگی تو جا کے کنڈے بیچ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

رونق جنگ اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری نے نازو کو زبردستی گود مین اُٹھایا تو وہ مارے گدگدی کے لوٹنے لگی کہا نواب اللہ جانتا ہی مارے گدگدی کے بُرا حال ہی۔ کہا کچھ پروا نہین۔ مہراج بلی ارے بیٹھ جا ظالم۔ تو بیٹھ تو ہم لوگ انکو تیری گود مین بٹھا دین۔ مہراج بلی ان لوگون کے ہاتھ جوڑ کے کہتے تھے کہ یار انکی تکلیف ہمکو گوارا نہین ہی از برائے خدا اب ان کو دق نکرو۔ ہم ایسے ملنے سے درگذرے لوگون نے نازو کو زبردستی انکی گود مین بٹھا دیا مگر ہاتھ سے چھوٹے ہی کی دیر تھی کہ معاً نظل بھاگی اور گود سے اس طرح دوڑ کے دور چلی گئی جیسے گولہ توپ سے نکلتا ہی

رونق۔ لاحول ولا قوۃ آپ بھی کینگے ہم مردے ہین

آغا۔ ارے میان اِس وھان پان نازک عورت سے نہ جیت سکے۔

مہراج۔ بھائی مجھے انکی تکلیف کا خیال تھا۔

دردلم درد نزیلی کافی ست
خواہش وصل زنا انصافی ست

اپنی اپنی طبیعت ہی حضرت۔

رونق۔ بس ایک شعر یاد کر لیا۔

الغرض تھوڑی دیر بعد یہ سب اپنے اپنے گھر رخصت ہوے۔

سیان بھیئے کتوال اب ڈر کا ہے کا

دیکھو اگر یہ کل گلی آج ہی صاف نہو جائیگی تو ہم تم لوگون کو پھانسی دلوا دینگے خبردار بڑے شرم کی بات ہی تم سورو کچھ نہین کرتا۔ کاہے واسطے یہ کوڑا پڑا ہی کاہے واسطے یہ کرکٹ ہی۔ یہ جالا کاہے واسطے ہی۔ سور لوگ تم داروغہ کو سلام دو اور بولو ابھی حاضر ہو۔ اور بیس بائیس قلی جمع کر کے اسکا انتظام کرو اور گلی کو بالکل صاف کر دو کہ سونا اُچھالتا آدمی چلا جاے اگر کوئی صاحب ادھر سے نکلے گا تو کیا کہیگا کہ شہر کی مینوسپلٹی کا انتظام خراب ہی اور جس مینوسپلٹی مین ہم شریک ہو اُسکو ایسا نہین ہونے مانگتا۔

اتنے مین داروغہ صفائی ایک ڈگے اور مریل گھوڑے سوار آئے گھوڑے کی ہڈی ہڈی گن لیجیے۔

لیکن مجھے ڈر ہے تواریخ یاد ہی
شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہوا ہی

گھوڑے سے اُترے اور صاحب سلامت ہوئی

داروغہ ارے یہ گلی اتنی میلی رکھتے ہو ابھی صاف کرو

" این بزرن لیار گندیدگی میماند اگر احیانا کسی صاحب لوگ از قسم ولایتی زا آمدن کند و دید کہ این گندیدگی ہست اوخیلے ناراض نمودہ شود و خیلے۔ (اون) وخیلے (اون) (ہاتھ ٹھونک کر) فلہذا لازمۂ سعادت اینست کہ این گلی کو چک را صفائی نمودہ آید۔

ہر کریمان کار ہا دشوار نیست

داروغہ۔ جی ابھی صفائی ہوئی جاتی ہی چلیون مین۔

" در زبان آن ملک کہ سعدی تولد گاہ است چرم گفتگو نمودہ نمی شود۔ بعد اوا سے کو دون خوندن کردۂ۔

راوی۔ اہو ہو ہو۔ بعد اوا سے کو دون خوندن کردۂ ناظرین اس کا مطلب بخوبی سمجھ گئے ہونگے یعنی کیا کودون دے کے پڑھے ہو۔ اور (در زبان آن ملک کہ سعدی تولد گاہ است) اسکو بھی شاذ ہی لوگ سمجھے ہونگے مطلب یہ کہ جس ملک مین کہ شیخ سعدی پیدا ہوے

تھے یعنی ایران اُس ملک کی زبان مین کیون گفتگو نہین کرتے۔

دیکھو یہ مہتر لوگ۔ فول۔ ڈیم۔ تم لوگ نے اگر آج صفائی نہ کیا تو ہم تم کو پھانسی دے دیگا۔ اور یوسور کالا بھیجے کا تجھیر چار آنہ جریمانہ۔ یوسور سست آدمی۔ کام چور نوالہ حاضر اچھا کچھ ہمارے بیٹھنے کے لیے لاؤ۔ ایک بوڑھی ماما ان کے بیٹھنے کے لیے ایک کھٹیا لائی اور کہا ہجور (حضور) ہمارے محلے مین آئے ہین ہم کو ہجور کی کھاتر (خاطر) کرنی چاہیے یہ صاحب ایک مکان کے دروازے پر کھٹیا پر بیٹھے۔ مگر مہترون کو بیوجہ بے سبب اسقدر ڈپٹتے تھے کہ الامان ماما بازار گئی اور ایک ہندو تنبولی کے ہاتھ سے ایک پیسے کی چار گلوریان بنوا لائی۔ عظیم الدخانی حقہ لائی برہمن سے انھین کے سامنے تازہ کرایا چلم بھر لائی آپ مزے سے حقہ پیتے جاتے تھے اور مہترون کو ڈانٹتے جاتے تھے۔

داروغہ۔ حضور اب کیون تکلیف کرتے ہین۔

ولی۔ آپ اب دوسری سڑک پر جائین۔ ہم یہان ہی بیٹھینگے اور صفائی کرا کے جائینگے۔

داروغہ۔ تو آداب عرض کرتا ہون پھر حاضر ہونگا۔

ولی۔ یہ گلی اگر صاحب لوگ دیکھ لیتے تو ستم ڈھاتے۔"

داروغہ۔ حضور پھر اب کہان تک دوڑون۔ فرمایئے

"یہ ان جیسے اردن کا قصور ہے کاہل آدمی۔"

داروغہ۔ دیکھو دوپہر مین یہ گلی صاف ہو جائے اور سڑک کی صفائی اسکے مقابل مین شمار جائے۔

جمعدار۔ حضور نشان خاطر رہین سب ہو جائیگا۔

"کاہے کے واسطے ابھی تک نہین ہوا۔ شتران را لنجرہ می گیرند کسی این بگوید کہ این ہم بچہ شتر ست۔"

راوی۔ کیا برجستہ پھبتی کہی ہے کہ واہ۔ جی خوش ہو گیا آمین تو حضور برق مین داخل۔

دوپہر کے وقت مہترون نے جمع ہو کر کہا حضور ہمارے تو پ دغ گئی۔ اک دو گھنٹے کی مہلت ملتی تو کھاپی لیتے قیدیون تک کو چھٹی ملتی ہے۔ حکم ہوا کہ اچھا اب کل آؤ آج کھانا دانا کھا کر اپنے کام کو جاؤ مگر اُس کالے سور کو بلاؤ تو برابر حاضر رہ۔ یوکالا سور۔

ایک کالے کالے مہتر پر انکا بڑا عتاب تھا اور عتاب بیوجہ تھا اُسنے کہا ہجور سویرے سے ایک دانہ تک پیٹ مین نہین گیا ایسی جبردتی (زبردستی) حاکم لوگون کو نہ چہیے (چاہیئے)۔

اتنے مین ماما نے دروازے کے پاس آنکر کچھ اشارہ کیا اور یہ بزرگوار مکان کے اندر داخل ہوے تو ایک بوڑھی عورت نے کہا بیٹا اب اسکی خطا معاف کرو۔ اپنے کیے کو پہونچ گیا پیٹ کی مار بڑی بُری مار ہوتی ہے۔ اُس ضعیفہ نے تو ترس کھا کر اُس مہتر کی سفارش کی مگر ایک کم سن نازنین اور خوبرو زن جادو جمال جو اُسکے قریب بیٹھی تھی وہ اُس مہتر کی بڑی دشمن تھی۔ کہا ہمارے لہو کی قسم جو تم اس موے کلوٹے پر رحم کرو۔ کو لھو کی طرح جو تو۔ یاد تو کرے مو اکہ کسی سے بدزبانی کرنا کیسا ہوتا ہے۔

ضعیفہ تھوڑی دیر بیٹھکر کہین چلی گئی اور کہہ گئی کہ اب ہم شام کو آئینگے۔ ہماری ایک مُنہ بولی بہن کے ہان پوتا ہوا تھا اُسکی کھیر چٹائی ہے۔ یہ کہکر ضعیفہ رخصت ہوئی۔ نوان بزرگوار اور اس نوجوان عورت مین یون میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین۔

عورت۔ میرے کلیجے مین اس وقت ٹھنڈک پڑی کہ اس

موے مہتر کو تمنے اسقدر ذلیل کیا۔

"جان من تمھارے لیے جان تک حاضر ہی۔ مگر تم کو ایسی کچھ نفرت اور دشمنی ہمسے ہی کہ جسکی انتہا نہین۔"

عورت۔ (گلے لگاکر) نہین اللہ جانتا ہی۔ یہ سب ہمارے غمزے اور نخرے تھے۔

"اس وقت اگر قارون کا خزانہ بھی ملتا تو واللہ اسقدر خوشی نہ ہوتی جتنی جلا لیا ناز و"

نازو۔ اب دیکھو مہراج بلی ایک بات یاد رکھو ہم کو تین پانچ نہین آتا جو کہو وہ کر دکھاؤ بس۔ ہان۔

مہراج۔ دیکھو جیسے ہی تمھارے آدمی نے آواز دی اور کان مین کہا کہ نازو نے بلوایا ہی ویسے ہی مین لپکا۔

نازو۔ نواب صاحب کے سامنے تمھاری وہ تعریفین کرون کہ خوش ہو جاؤ۔ اب آج ہم تمکو جانے نہ دینگے۔

مہراج۔ اور جینے گا اسکے یعنی کباب ٹھنڈے ٹھنڈے راہ لیجیے۔ چہ خوش چرا نباشد و در بندہ جانے والے کو کچھ کہتا ہی۔

نازو۔ ایک دن اپنی جوروا کو دکھا دو۔

مہراج۔ مین جوروسے ڈرتا ہون صاف تو یون ہی

نازو۔ اہی ہی۔ کیا وہ بھی چپتیا تی ہین چل جوتی خورے۔ مہترون کے ساتھ خوب بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی۔

مہراج۔ کیون صاحب یہ عین اختلاط مین گالی گلوچ

نازو۔ (گال پر آہستہ سے پٹر لگاکر) تیری ایسی تیسی چلا ہی ہمسے بھی باتین بنانے۔

مہراج۔ آج کا دن بھی کیا مبارک دن ہی کہ نازو اور ہم کو خود بلوا بھیجین۔

نازو۔ ہم مے اس مونڈی کاٹے مترسے آتا ہی کیا تھا کہ تو سارے محلے کا کوڑا ہمارے دروازے پر لگا دیتا ہی الگ ہٹا کے کیون نہین رکھتا۔ بس اتنی سی بات پر ماما سے اُلجھ پڑا تم کیا کوئی حاکم ہو کون ہو کون تم۔ یہ ہمکو تو ماما نے بتایا کہ نکو بلواؤ صفائی انھین سے ہی۔ جب ہمنے تمکو بلایا اب محلے بھر مین کوئی چون تو کر نہین سکتا۔

ماما۔ سیّان بھلے کنتا ل اب ڈر کا ہے کا۔

نازو۔ ہی ہی۔ اب اتنے کام کے بھی نہون تو کیا چولھے مین کوئی جھونکے انکو۔

مہراج۔ لے اور سنو۔ کہان تو محبت کی باتین ہوتی تھین کہان چولھے مین جھونکنے لگین۔

نازو۔ ہمارا کام ہی یہ ہے۔ معشوق ہین کہ نہین۔

ماما نے الا بجھان دے کر کہا کیون حضور یہ خبر تو گھر گھر مشہور ہو گئی ہی کہ قمرن بھاگ گئی۔ تنبولی والے لونڈے کا حال تو اب سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے محلے کی ایک خراب عورت کو بھگا لایا تھا۔ قمرن کا دھوکا ہی دھوکا تھا۔ مگر اب کیا ہوگا۔ جو یہ کھل گیا کہ نواب صاحب کے ہان ہین۔ تو اسکا میان نالش جڑ دیگا کہ نہین جڑ دیگا۔ یہ تو سو چو آپ سے کہتی ہون کسی سے ذکر نہ کیجیے گا۔ بات پھیل چلی ہی اور نواب صاحب نے یہ بُرا کیا کہ اسی شہر مین رکھا انکو چاہیے تھا کہ کسی کانون کان خبر نہ کرتے اور چپچاتے کانپور یا فیض آباد مین ایک مکان کرایے کا لیتے اور کسی کے نام سے اُسکے میان سے فارخطی (فارغخطی) دلوا دیتے۔ اب جو وہ نالش کر دے تو نواب صاحب بندہ جائین۔ کہ نہین بندہ جائین پھر ایسا کام کیون کرے انسان کو سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے ابھی وہ گنڈیری والا کل ہم سے کہتا تھا کہ فلانے محل سے ایک عورت آج نکلی بالکل تمھاری قمرن کی سی صورت ہے وہ تو کہو اسنے اچھی طرح پہچانا نہیں

اللہ نے کچھ ایسا کیا کہ وہ یہی سمجھا کہ قمرن کی اور اسکی صورت بھول سے تھی ہیرے لینے کے لئے نکلی تھی بالکل ہی ملتی ہو۔ بڑا فصیحتا ہوگا گنڈیری والے کی طرح اور لوگون کے بھی دیکھا ہوگا۔ اور وہ لونڈیا ایسی چلبلی ہو کہ کچھ نہ پوچھو کہو تیرے محل مین مہریان ماما ہین نوکر چاکر سب ہی ہین تو اب اپنے آپ بازار مین نکلکر سودا کیون خریدتی ہو۔ تم تو کبھی کبھی جاتی ہو بی بی زری سمجھا دیا کرو۔ یہ جو بات کھل گئی تو سب سے بڑا اثر انھین کے حق مین ہوگا ہم بتائے دیتے ہین۔

نازو اس بچر طویل سے گھبرا گئی۔ کہا تم جاکے کھانا پکاؤ تم کو اس سے کیا مطلب ہو تم ہی ایک بڑی عقلمند ہو بڑی وہ بنکے آئی ہین۔ ماما کو برا معلوم ہوا اور چل دی۔

نازو۔ اب بتاؤ تمھاری کیا خاطر کرین مہراج بلی

مہراج۔ بس ہمکو پیار کرلی جاؤ اور کچھ نہین اس سے بڑھ کر ہماری خاطر اور کیا ہوگی۔

نازو۔ پیار کرنے مین دام صرف ہوتے ہین۔

مہراج کیا پروا ہو جان تک حاضر ہو جانی۔

نازو بس سب زبانی داخلہ منھ پر خوشامد۔

مہراج۔ اچھا تمکو کیا چاہیے کہلے بتا چلو۔

راوی۔ معلوم ہوتا ہو گھر بھر دینگے۔ اور لینا دینا خیر صلاح سب زبانی جمع خرچ۔

مہراج۔ بوبو کچھ کھانے کو منگوائین۔ کیا کھاؤگی پوریان اور تمکو نے منگوا لو۔ بس۔ اور منھ میٹھا کرنے کرنے کے لیے راہ بڑی بوبو جانی کیا خفا ہوگئین۔

نازو۔ وہی اپنی اصلیت پر آگیا تا۔ کیا دو چار آنے مین ٹلنے چلا ہو۔ مگر ہم کبھی نہ لینے والے ہین لے دہ بیس روپا لاؤ

تو لاؤ۔

مہراج (گلے مین ہاتھ ڈالکر) آج بھیجدینگے۔

نازو۔ بھیج دینگے اجب باوا مرینگے۔ تب بیل بٹینگے۔ ابھی ابھی لاؤ جہان سے نیے۔

مہراج۔ تو کیا مین نوٹ باندھے پھرتا ہون۔

نازو اچھا گھر سے منگوا دو۔ ہم ایکٹ مانینگے منگوا دو ہمین ہم ہرگز ہرگز تو مانینگے نہین۔

مہراج۔ اچھا ہم خود جاکے لے آئینگے۔ ذرا تامل کرو تم تو جان مارے ڈالتی ہو۔

نازو۔ کون واہ۔ یہ چکمے بازی۔ پھر چکمہ کیا جانے کون دیتا ہی بے لیے ہم نہ جانے دینگے۔ کسی ہمارے دوست آشنا کسی کے ہان سے منگوا لو۔ کیا بیس روپے کے لیے تم مینکے جاتے ایسے۔ ہمارا جی چاہتا ہی عمدہ بنی ہوئی برفی کھائین چاندی کے ورق لگے ہون۔ ایک روپے کی برفی گھر مین رکھینگے اور ایک روپے کی اپنی دوگانا کو ضرور ضرور بھیجینگے ہمین اسکی بڑی چاہ ہی۔ اور وہ ہمکو دل سے چاہتی ہی بڑی محبت کی ہماری دوگانا ہی اور پھر جوان اور خوبصورت۔

مہراج بلی کو بڑکا دوا ل نہ تھے مگر نازو نے اسقدر عاجز کیا کہ مجبور ہو کر انھون نے صفائی کے جمعدار کو بلوایا اور کہا ایک روپے کی تازی تازی برفی جلد بنوا کر لاؤ۔ مگر چاندی کے ورق ضرور لگے ہون نازو نے کہا اور ساڑھے چار گنڈا طلس بھی منگوا دو پھر لدار طلس ہم دوگنا بنوائینگے۔ مہراج بلی نے حکم دیا کہ لے اور ساڑھے چار گز پھولدار طلس بھی لیتے آنا) مگر اشارے سے کہدیا کہ نہ لانا۔ نازو نے آنکھ کا اشارہ دیکھلیا اور باہر کر چلنے سے ایک چپت جمائی مے کنبوس مکھی چوس تاش بنی کرنے چلا ہو اور خرچتے ہوے دم نکلتا ہو ہمارے

سامنے آنکھ کا اشارہ کیا بس چل دور ہو میرے سامنے سے تیری صورت نہ دیکھوں گی اگر کبھی مجھے جو دو گھڑی کی بھی حکومت ہو جاتی تو کھڑا اُجڑا دیتی تجھکو۔ ہوا بے ایمان کہیں کا۔ مہاراج بلی نے فوراً مجدار کو پکارا بھئی مرزا کام چھوڑ کر تم پہلے ساڑھے چار گز اطلس لاؤ لپکتے جاؤ اور لپکتے آؤ۔ دیکھو نازو تم بیکار کے لیے ہمسے جھگڑتی ہو۔ حق ناحق کو فساد مول لینا ہمیں بڑا رنج ہوتا ہے۔ اندیشا ہے اور تمھاری سمجھ ہی ہیں نہیں آتا بھلا میں اشارہ کیوں کر دیتا آخر مجھے کیا ملتا اور ساڑھے چار گز اطلس کی کیا حقیقت ہے تم پر سے ہزار ے کا ہزار صدقے کر دوں تم تو کلیجے میں رکھنے کے قابل ہو۔ نازو مسکرائی۔" اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ کوئی جانے گھر ہی تو بھر دیگا۔"

مہاراج ۔ کیا تقریر ہے آپکی۔ اس طرح کی باتیں کرتا ہے یہ (کرتا ہے) کیا معنی۔ ہیں چارپایا بھنگی ہوں یا کوئی نفرا مجھے مقرر کیا ہے (باتیں کرتے ہیں) کہنا چاہیے۔

نازو۔ (آہستہ سے چپت جاکر) باتیں کرتے ہیں تو کیا آپ میرے باباجان ہیں۔

ماما۔ (ہنسکر) نا۔ نا بیوی گالیاں بکتی ہو۔

نازو۔ اہاں کیا کچھ جھوٹ کہتی ہوں۔

مہاراج ۔ ہماری محبت کو دیکھو۔ فوراً اطلس منگوا دی۔ فوراً برفی کو حکم دے دیا اور تم تنک تنکی اور خفا ہی ہوتی ہو۔

نازو کی ماں نے ایک شخص سے جھوٹ موٹ خط لکھوا رکھا تھا تاکہ مہاراج بلی سمجھیں کہ نازو انہی میاں کی چوری سے اِنسے ملتی ہے ماما سے کہا ماجی خط لے جاؤ۔ ماما اور چٹھلائی اور مہاراج بلی کو دیا کہ پڑھو۔

لفافہ۔ یا خدا یہ لفافہ ہنادر بلدہ لکھنؤ صوبہ لکھنؤ ضلع اودھ

دران شہر رسیدہ پاس ساس صاحب ساس چنو کی جورو صاحب کے پاس برسدہ۔ مراسلہ از برگزٹ سنبھل پور مقام خدو۔

لفافہ کھولا۔ تو جوتے باندھنے کے کاغذ پر خط لکھا ہوا تھا

خط۔ ساس صاحب مشفقہ من سلامت۔ بعد دعا و آما کے ارض (عرض) حال کمترین کا یہ ہے کہ قمرن کا کچھ حال سُنا سُنایا ہو تو مرتلا (مطلع) کرو اور اُنکی یعنی ہماری قبیلہ یعنی نازو کی ذرا دیکھ بھال رکھو کہ وہ ہرگز نہ کسو کے ساتھ بھاگ جانے پائیں ہماری بہتری سے آپکی دونوں لڑکیاں ایسی ہی نکلی ہینگی۔ اور ہم ایک مہینے کے واسطے یہاں پر آئے ہینگے اور تم نازو پر دیکھ بھال رکھنا اور اُنکو یعنی نازو کو ہماری دوا (دعا) کہنا۔

راقم۔ خدو۔ انہ برگزٹ سے بھیجا ہیگا۔

نازو۔ ہوا اور گور خدو پہ دلدو۔

مہاراج ۔ یہ خدو کون شخص ہیں۔ میاں تمھارے یہ گرجاں معلوم ہوتے ہیں۔

نازو۔ میں اپنے میاں پر سے صدقے کروں اُس موئے کو ہمارے میاں تو تم ہو۔ ہو کہ نہیں۔

مہاراج ۔ دل وجان سے جانی۔ مگر جورو کو دعا لکھتے والا آج ہی دیکھا۔ دعا کی بھی ایک ہی ہوئی۔

نازو۔ اہ وہ کیا کچھ پڑھا لکھا تھوڑا ہی ہے کسو سے (کسی سے) لکھوا لیا ہوگا۔

مہاراج ۔ مگر وہ لکھنے والا بھی عجب چوپٹ تھا کہ جو اُسنے بتایا وہی لکھ دیا کوئی احمق ہوگا۔

نازو۔ اگر احمق نہوتا تو جُرو اکو دعا لکھواتا۔

مہاراج ۔ اے صاحب میں لکھنے والے کو کہتا ہوں اور تم اُلٹا سمجھتی ہو۔ اللہ غور تون کی عقل بھی گدی کے پیچھے ہوتی ہے

بزرگون کا کہنا خلاف تھوڑی ہوسکتا ہی۔

اتنے مین جمعدار نے آوازدی مین حاضر ہون نازو نے جھانک کے دیکھا کہ اطلس لایا ہی یا نہین لایا ہی۔ ماما دھم دھم کرتی ہوئی باہر گئی۔ اور اطلس لیکر اوپر آئی۔

نازو۔ ہان ایسی ہی چاہیے تھی۔ یہی کمی تھی

مہراج۔ تمھارے دم کے لیے سب ہی کچھ حاضر ہی۔

نازو۔ جو تم ہماری بات مانو تو ہم تمھاری بات مانین ہی کہ نہین۔ بولو۔

مہراج۔ واجبی بات ہی۔ ہمنے اس سے انکار کب کیا تمنے ذرا اشارہ کیا اور ہمنے فوراً اطلس منگادی۔

نازو۔ اب اسکی گوٹ اور استر تو منگواؤ۔

مہراج۔ ہان ہان منگوائے دیتے ہین دیکھو ذرا سے اشارے مین اطلس منگوادی کہ نہین۔

نازو۔ گرنٹ کی گوٹ منگوانا اور شالبات کا استر

مہراج۔ سب آجائیگا۔ تمھارے کہنے کی دیر تھی کہ اطلس فوراً منگوادی تمھارے واسطے جان حاضر ہی۔

نازو۔ اور وہ برنی کہان ہی پوچھو تو۔

مہراج۔ جمعدار ارے وہ برنی کہان ہی۔

نازو۔ ای وہ چپت ہوا سکھائے پڑھائے آدمی ہین ارے مین تیری باتین خوب سمجھتی ہون۔

مہراج۔ نہین نہین۔ جاسکتا ہی بھلا۔ کیا مجال۔

ماما۔ ای حضور کہہ گیا ہی کہ برنی لے کے ابھی آتا ہون

نازو۔ ماما جی محلے والے کچھ آج کہتے تو نہین تھے۔

ماما۔ مجھ سے دو ایک آدمیون نے پوچھا کہ یہ کون ہین مین نے کہا انسے اور ہماری بیوی کے یہان سے یارانہ تھا۔

نازو۔ تب تو چونکے ہونگے۔

ماما۔ حضور آج محلے بھر پر رعاب (رعب) جم گیا۔

مہراج۔ اجی کہ تو دیا کہ جہان ہم ہونگے شہر بھر تمھارا غلام ہے اک ذرا سی بات پر ہنسے تمکو اطلس منگوادی۔

نازو۔ اب ذری لوگ مانینگے ہمین۔

ماما۔ سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا۔

نازو۔ (مسکراکر) چلو آج رات تمھارے یہان ہین

مہراج۔ ہان ہان چشم ما روشن دل ما شاد۔

نازو۔ مگر جورو تو نہین چھپا یگی کہ موے یہ کسکو لایا چھاتی پر کودون دتا ہی۔

مہراج۔ کیا کچھ جورو کے غلام ہین ہم۔

نازو۔ کیا عمر ہی تیری جورو کی۔ بتا۔

مہراج۔ تم کوئی قاضی ہوچا ہے جو ہو۔

مہراج بلی نے کہا تمکو ہماری جورو کی عمر سے کیا غرض ہی مگر اتنا تو ہم ضرور کہینگے کہ ہمکو نیکبخت بیوی ملی ہین اور یہ ہزار غنیمت ہی۔ آج اگر تم کو ہمارے ساتھ چلنا ہی تو ایک کام کرو ہم اپنا باغ تمکو دکھا دین بلغ ہی مین ہم تم رہین۔ تڑکے تم اپنے گھر آجاؤ ہم اپنے گھر

نازو نے پوچھا باغ کتنی دور ہی اسمین کچھ املاک بھی ہی

کہا اب اس سے کیا مطلب چل کے دیکھ ہی لوگی۔ اور کچھ دور بھی نہین ہی کوئی بہت ہوگا تو دو میل بس اس سے زیادہ نہین ہی۔

نازو کو تو باغ کا چسکا پڑا ہی تھا سوچی کہ آج مہراج بلی کا بھی کہنا کردو جو اپنے سے محبت کرے اُسکے ساتھ محبت کرنی چاہیے نوٹ دھوکے سے بدل گیا ہوگا۔ کہا اچھا ہم آج تمھارے ساتھ چلینگے۔ تو اب تم شام تک یہان بیٹھو

مہراج بلی کو اسکی اس سادگی پر ہنسی آئی کہ ہم تو چاہتے ہین تمام عمر ساتھ نہ چھوٹے یہ کہتی ہین شام تک بیٹھو اور بھاگا کون جاتا ہی ہمسے کہو ہم شام کیا معنی تمام عمر بیٹھے رہین۔

نازو نے اُنسے فرمایش کی کہ کچھ گاؤ۔ یہ گانا کیا جانین صاف صاف کہدیا کہ گانے کے حق مین ہم بالکل کورے مغز ہین ہان تم گاؤ تو ہم بڑی خوشی سے سنین۔

نازو۔ اچھا تم بھی کیا یاد کروگے کہ ہمارا کہنا نہ کیا کوئی عمدہ چیز گائین۔ کیا گائین۔

مہراج۔ جو جی چاہے۔ کوئی چوتالا ہو۔

نازو۔ اخاہ۔ یہ کہ فاقون مین سیکھا تھا۔

مہراج۔ نہین اتنا جانتے ہین۔ ہم فارسی خوب بولتے ہین ورین شہر کہ ادبرائے نام لکھنؤ مرومان منت مرخدائے راعز وجل کہ طاعتش موجب قربت ست دبشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست وچون برمے آید مفرح ذات۔

ای کرتمے کہ از خزانۂ غیب	اگبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمنان نظر داری

راوی۔ ناظرین سمجھے ہونگے کہ منشی مہراج بلی کے دماغ مین خلل ہو گیا۔ مگر یہ غلطی ہی۔ ع

دیوانہ بکار خویش ہشیار

نازو سے فارسی بولنے لگے تو ایک مقام پر اٹکے مگر پھر یاد آگیا کہ نازو فارسی کیا جانے لہذا شیخ سعدی کی روح پر حضرت نے احسان کیا۔

جب فارسی بول چکے تو نازو کو بغل مین بٹھا کر کہا کہ اب آج ہمین معلوم ہوا کہ دعا مین اثر ضرور ہوتا ہی دیکھو ہماری دعا نے اثر دکھایا کہ نہین سمجھو تم سے سچا عشق ہے واللہ جسکو عشق صادق کہتے ہین۔ ۵

عشق وہ شی کہ انسان کو کرے ہی اندھا
ٹک سمجھ پیارے کہ آدم کا نتیجہ ہی عدم

راوی۔ ای سبحان اللہ یہ سو ہمارا جھگڑا طے ہو گیا

مہراج عشق صادق صادق ہی ہمین جب تو اطلس فوراً ہی منگوا دی بس حکم کی دیر تھی۔

نازو۔ (اطلس کو دور پھینک کر) چولھے مین گئی تیری اطلس ہوا اچھا جب سے سنو ہی دفان (دفعہ) تو کہچکا ہوگا کہ اطلس دی اطلس منگوا دی۔ فوراً ہی تو اطلس منگوا دی۔ ایسے تیرے دینے پر نالت (لعنت) خدا ایسے اوچھے سے کوئی چیز نہ لوائے۔

مہراج۔ تمھاری دوستی شیر کی دوستی ہی بس۔

نازو۔ اچھا کوئی دے کے دُکھتا ہی بھلا۔

مہراج۔ جب دل ملگیا تو پھر کیا خفگی۔

نازو۔ دل ملگیا تو ہمارا تمھارا مال اسباب ایک ہو گیا جب دل ہی ایک ہی تو مال کی کیا حقیقت ہی۔

مہراج۔ خدا تمکو نیکی دے نازو جانی خفا نہ ہوا کرو بس تمھارا خفا ہونا غضب ہی۔

نازو۔ تو تو باتین ایسی کیون کرتا ہے۔ مونڈی کاٹے۔

مہراج۔ اچھا تم مار لیا کروگالیان دے لیا کو مگر بگڑا نکرو ذرا ہی سے بین تو تے کی طرح آنکھین پھیر لیتی ہو۔

نازو۔ انسان جو کسی کو کچھ دیتا ہی اُسکے سامنے پھر سکا تام نہین پستا سارے آشنائی مین تو لوگون نے سلطنتین بخشدی ہین تو اس نگوڑی چارگو اطلس پر اترا تا ہی۔

مہراج۔ اچھا گوٹ کس رنگ کی لوگی۔ بولو اب۔

نازو۔ بس معاف فرمائیے بندی درگذری مجھے گوشت ووشت نہین چاہیے۔

مہراج۔ (پانون دباکر) مین صدقے مین قربان خفا نہ ہوہاے کسی پر دل کا آنا بھی بُری بلا ہی۔

نازو۔ ظاہر داری بہت آتی ہی دنیا ساز!۔

مہراج۔ یہ ماما۔ گالیان دے لو۔ بُرا بھلا کہہ لو۔

معشوق جو گالی بھی ہمین دے تو مزہ ہی
کیا جائے کوئی ذائقہ اسگالی کا کیا ہی۔

گالی بھی سہالی ہی مگر بس یہ تمھارا خفا ہوجانا اور بیمروتی کرنا یہ بس کلیجے پر تیر کا کام کرتا ہی۔

اتنے مین جمعدار نے آواز دی حضور برفی لایا ہون۔ ماما دوڑی ہوئی گئی اور برفی لیکر کوٹھے پر آئی۔ کہا اوئی یہ کپڑا کن نے پھینک دیا ہی۔ ای بیوی تمکو تو چیز کی بالکل قدر ہی نہین ہی۔ یہ قیمتی چیز اور کس طرح خاک دھول مین ڈال دیا (اطلس کو اُٹھاکر اور جھاڑکر) لے اب نہ پھینک دینا نہین تو اسکا رنگ روپ سب جاتا رہیگا۔ مگر برفی اچھی بنوا کے لایا ہی۔

مہراج بلی نے ایک برفی کی ڈلی اُٹھاکر نازو کو دی نازو نے مسکراکے لی۔ اب نازو اصرار کرنے لگین کہ بدے خدا تم بھی کھاؤ اور انکی جان عذاب مین کہ ہندو آدمی ہون برفی کیونکر کھاؤن۔ اول تو جمعدار لایا ہی۔ پھر ماما وہان سے بہانگ لائی لیکن اب کرین تو کیا کرین۔ نازو نے کہا ہم ایک نہ مانینگے۔ ادھر کی دنیا چاہے اُدھر ہوجائے برفی کھانی پڑیگی۔ مین مانونگی نہین واہ۔ بس یہی کہتے تھے کہ دل ملگیا دل ملتا تو فوراً برفی کھالیتے یہ انکار کرنا کیا معنی۔

مہراج۔ ارے ظالم یہ کونسی ہٹ ہی۔

نازو۔ ارے آخر گلوری کھاتے ہو کہ نہین کھاتے ہو پھر برفی کھانے مین کیا بات ہی۔

مہراج۔ پاگل ہو گلوری کھا سکتے ہین بھلا۔

نازو۔ (چپت لگاکر) پاگل تو تیرا کنبا بھر ہی۔

مہراج۔ یہ تو اب ہم سہ گئے چپت تو بات بات پر پڑنے لگی۔ یہ عشق بھی کیا بُری بلا ہی۔

نازو۔ اب بات کو ٹالو نہین۔ کھاؤ۔ کھاتا ہی کہ نہین یا زبردستی کھلادون۔

مہراج۔ جانی تم سوچو تو کہ یہ کیا ستم ڈھا رہی ہو

نازو۔ اچھا چاہے جو ہو مین کھڑے کھڑے نکلوا دونگی لے اب کھالو۔ ہمارے سر کی قسم۔

مہراج۔ ماما جی۔ ذری تم ہی سمجھا دو۔

نازو۔ ماما۔ میری اچھی ماما۔ اللہ کا واسطہ انکو اک دو کھلا دو ہماری خاطر سے۔

ماما۔ ای بیوی یہ کیونکر کھا سکتے ہین۔

نازو۔ تم بھی انھین کی طرف ہوگئین۔ جاؤ ہم نہین بولتے

ماما۔ کسی کو اپنا ایمان دینا ہی کہ جھوٹ بولے ہمسے ہرگز ہرگز جھوٹ نہ بولا جائیگا۔

نازو۔ اچھا اللہ جانتا ہی جو ہم اب تم سے بولین۔

نازو منھ پھلاکر اور بھوین چڑھا کر بیٹھی اور مہراج بلی کی طرف بیٹھ کر کے کہا اب ہمسے بولیگا تو تو ہی جانیگا ہم ایسے بیمروتون سے بات کرنا پسند نہین کرتے مہراج بلی ہین کہ ہاتھ بھی جوڑتے ہین پاؤن بھی پڑتے ہین ٹوپی بھی قدمون پر رکھتے ہین۔ پاؤن بھی دباتے ہین ہزار ہزار طرح سے خوشامد

کرتے ہین مگر نازو ایک نہین مانتی۔ اُنھون نے ٹوپی قدمون پر رکھی اور اُسنے اُٹھا کر وہ ٹپک دی پائون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اُسنے ایک جھٹکا دیا۔ جب اُنھون نے بہت دق کیا تو نازو جھلا کر اُٹھی اور سامنے پانی کی جھجھری جو رکھی تھی اُسکو اُٹھا کر سب پانی اُنپر ڈالدیا اب یہ لاکھ غل مچاتے ہین ہائین ہائین۔ ارے یہ کیا غضب ہی سنتا کون ہی از مترتا پاتر۔ کپڑے اُتارے لنگی پہنی۔ انگرکھا پاجامہ کرتا رومال ٹوپی دھوپ مین سوکھنے کو رکھا۔ اور نازو کو سمجھانے لگے۔ دیکھو نازو ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین اور تم ذرا نہین سمجھتین یہ چھچھورے پنے کی باتین کہلاتی ہین۔ نازو اُس وقت ڈلی کتر رہی تھی غصے مین بھری ہوئی تو تھی ہی سروتہ زور سے ہاتھ پر مارا تو مہراج بلی پندرہ منٹ تک ہائے ہائے کیا کیے۔

ماما۔ امی بیوی یہ ہڑدنگا پن اچھا نہین ہوتا۔

نازو۔ تو چپ رہ تو کون ہی۔ موئی بولنے والی۔

ماما۔ مین آپ ہی کے بھلے کے لیے کہتی ہون۔

نازو۔ تمھاری بلا سے ہم اپنا فائدہ نہین چاہتے۔

مہراج۔ پچھتاؤگی نازو۔ بہت پچھتاؤگی۔

نازو۔ تو پھولا بھیا موے بے شرم۔

مہراج۔ این ہمہ فتور باعث اصل ست کہ گفتہ اند

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود | اگرچہ با آدمی بزرگ شود

امی کس برتے پر تتا پانی

چاندنی رات ہی اور جمعرات پیرون کی کرامات ہی ایک پرانے فشن کی منجھولی پر حسین دو ناگوری بیل جتے ہوے تھے عاشق و معشوق گلے مین ہاتھ ڈالے مزے مزے باتین اور چہل کرتے اور مچھیان لیتے چلے جاتے ہین چلتے چلتے گاڑی بان نے ایک دفعہ ہی گاڑی روک لی تو اُسکے آقا نے پوچھا ہنہ بھجن یہ گاڑی کیون روک لی۔ کہا مہراج فوج آتی ہی مین نے کہا ایک کونے مین روک لون۔ فوج کا نام سُنکر ایک بزرگوار گاڑی پر سے اُترے اور ایک زن جادو جمال سے کہ اُنکے ساتھ منجھولی مین سوار آتی تھی کہا جان من گورون کا رسالہ ہی ذرا تاک جھانک نکرنا۔ یہ بڑے ظالم ہوتے ہین اُسنے اصرار کیا کہ ہمکو بھی دکھاوہ اُدھر رسالہ قریب آیا اور گھوڑون کی ٹاپون کی آواز کانون مین آنے لگی۔ اور اُدھر قریب تھا کہ یہ مرزا پھوہا تھہر اکر گر پڑین۔ مگر واہ ری عورت اُسنے منجھولی کا پردہ اُلٹ دیا اور ڈٹی بیٹھی رہی اور سیر دیکھا کی جب رسالہ منجھولی کے قریب سے نکلا تو سوارون نے اس رشک بدر منیر حور کو گھورنا شروع کیا تب تو یہ چلائے کہ ہمارا معشوق پردے کے اندر بیٹھا ہی یہ لوگ خواہ مخواہ کے لیے کسکو گھور رہے ہین منجھولی کی جانب جو نظر ڈالتے ہین تو پردہ ندارد اور وہ بیحجاب تنی ہوئی بیٹھی ہین۔ دیکھتے ہی ہوش اُڑ گئے حواس باختہ ہوگئے ہاتھ پانون پھول گئے۔ ہاتھ پانون مین کسیقدر کپکپی ہٹ بالا تھی بڑے غضب کا سامنا ہی۔ بیڈھب ہوئی معشوق ہاتھ سے گیا۔ یا خدا اگر آج بچگئے تو مین کے لڈو تقسیم کرینگے اب غیرت تیرے ہی ہاتھ ہی یا معبود۔ ایک سوار نے ذرا زیادہ گھور کر دیکھا تو انکی جان نکل گئی مگر واہ ری عورت ممکن کیا کہ آنکھ جھپکے جب رسالہ نکل گیا تو اُنھون نے پہلے گاڑی بان کو ڈانٹ بتائی کہ جان بوجھ کے سڑک کے سڑک کیون قریب کھڑا ہو گیا اور جو کوئی گورا ایک گھونسا مارتا بیٹھتا تو کیسی ہوتی پھر لڑنے بیٹھتا اُس سے گاڑی بان بولا اجی مہراج جی آپ بھی کیسی کہتے ہین سن سن کی عمر مین کمسریٹ کی نوکری کی —

چھ برس لال کرتی مین رہا۔ مُوکی چھاؤنی مین رہا۔ گورکھا پلٹن مین رہا۔ گو رامارتا تو مین بھی ایک جماتا۔ اسپر بہیت بگڑے سور کا بچہ پاجی بدبخت بڑا پلٹن کا سالا بنا ہی جتنا تو بوڑھا ہوتا جاتا ہی اُتنا ہی بیوقوف ہوتا جاتا ہی۔

گاڑی بان کو ڈپٹ کر آپ منجھولی پر سوار ہوے اور اپنے معشوق کا بوسہ لیکر کہا۔ جانی آج تو تمنے ستم ہی ڈھایا تھا۔ اور غضب کیا تھا۔ اور جو وہ بگڑ جاتے تو مین کیا بنا لیتا۔ اُسنے کہا واہ دا۔ بگڑ جانے کی ایک ہی کہی۔ بگڑ جانا کیا دل لگی ہی مگر سچ کہنا کیسے کیسے خوبصورت جوان تھے۔ ہاتھ پاؤن کتنے خوبصورت اور سڈول۔ دیدار وجوان جسے کہتے ہین اور وہ تو بس ہاے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا دونون پر مین عاشق ہوگئی اگر پرستان مین چھوڑدو تو پریان اُنکے قدم لین۔

یہ تو اُن دونون سوارون کی تعریف کرتی تھی اور اُدھر اُن کے عاشق زار جو بغل مین بٹھائے لیے جاتے تھے جل بھن کے خاک ہوگئے کہ عجب بیباک عورت ہی ہماری بغل مین تو بیٹھی ہی اور اُن سوارون کی تعریف کر رہی ہی۔ مگر اتنا ہم سمجھ گئے کہ یہ ایک جوان اور مست عورت ہی۔

عورت۔ اب یہان سے کتی دور ہی ادئی۔

مرد۔ وہ سامنے بس اب مار لیا ہی۔ گھبراتی کیون ہو کیا کسی کا ڈر پڑا ہی۔

عورت۔ یہ موئی منجھولی ہی کہ جھکڑا ہی مارے ہچکولون کے کمر ٹوٹ گئی۔

مرد۔ گاڑی بان تیز ہانکو چلو جلد۔

راوی۔ گاڑی بان نے جو اپنے مالک کی یہ شہ پائی تو بیلون کی دم دبائی۔ ناگوری بیل اس طرح سے بھاگے جیسے اچھی ولیر کی جوڑی یہ جا وہ جا۔ راستے مین ایک کانسٹبل نے ڈانٹ بتائی روک لے روک لے۔ او گاڑی والے روک لے۔

گاڑی بان نے اپنے مالک سے پوچھا حضور روک لین کہا روک لے کچھ پروا نہین۔ اُسنے گاڑی روکی کانسٹبل نے کہا یہ کسکی گاڑی ہی۔ اسکا چالان ہوگا۔ یہ سنتے ہی گاڑی سے ایک صاحب اُتر پڑے۔ دل کیا ہی۔ کاہے واسطے تم گاڑی روکنے مانگتا ہی ہم تمھارا چان بولیگا تم کون ہیگا۔ کانسٹبل نے عرض کیا خداوند اب لے ہمکو کیا معلوم تھا کہ حضور ہین۔ گاڑی بان گاڑی ہانک دے الغرض خدا خدا کر کے گاڑی بان نے کہا ہجو راب پہونچگئے۔ کہا بھی جان مین جان آئی۔ دو تین منٹ مین منجھولی باغ مین داخل ہوگئی وہ باغ شہر سے کوئی دو میل کے فاصلے پر ایک سنسان میدان مین واقع تھا سارد گرد بستی کا نام نہین ہو کا عالم۔ چوطرفہ سناٹا جن لوگون نے اس قسم کی طبیعت پائی ہی کہ بنی نوع انسان سے دور دور رہنا چاہتے ہین اُنکو یہ مقام رشک بہشت معلوم ہوتا۔ دو میل تک اِدھر اُدھر کوئی پودا تک نہ تھا صرف باغون کی قطار ہی چلی گئی تھی اور باغ بھی سرسبز وشاداب نہین ویران ٹوٹے پھوٹے مگر اس کل سمان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانے مین یہ مقام بھی رہنے کے قابل ہوگا اور یہ باغ جو اب ویران اُداس پڑے ہوے ہین انمین بڑی رونق لگی رہتی ہوگی اور انکے مالک بڑے متمول آدمی ہونگے مگر زمانے کے انقلاب سے اب یہ کیا سے کیا تباہ حال اور پریشان روزگار ہوگئے۔ اس باغ کے محاذی ایک جھیل تھی یہ جھیل عہد شاہی مین بڑی مشہور جھیل تھی۔ اور خود جہان پناہ بجرے پر سوار ہوکر اور کسی خوبرو اور قوسل بردار بیگم کو ساتھ بٹھا کر اسمین سیر کیا کرتے تھے اس زمانے مین اس جھیل کا

پانی اسقدر صاف شفاف تھا کہ اگر سوئی بھی اسکی تہ پر ہوتی تو نصف اللیل بجور کو صاف نظر آتی مگر اب اسمین مچھلیاں ہوتی ہین۔ اسکے آگے ایک ٹیلہ تھا بعینہ پہاڑی کے طرز کا جہان پناہ نے خاص اسی غرض سے بنوایا تھا کہ پہاڑ کا لطف بھی اس شہر مین رہے۔ اس زمانے مین مہینے مین ایکبار خاندان شاہی کی بیبان عوت ہوا کرتی تھی اور خلل سجانی خود بنفس نفیس قدم رنجہ فرماتے تھے کل بیگمات اور کل محل اور شہزادیان اور شہزادے جمع ہوتے تھے اور بڑی چہل پہل رہتی تھی اب دہان بھٹی ہوا اور شہر بھر کی شراب ہین کشید ہوتی ہے۔ بیشتر عطر و عنبر کی خوشبو دور تک مہکتی تھی اب دور ہی سے مہوے اور دیسی شراب کی بُو آتی ہے باغ کے اُترکی جانب ایک بہت بڑا اور وسیع باغ تھا عہد شاہی مین تین مہینے برابر اسمین میلا ہوتا تھا۔ ہر جمعہ اور جمعرات کے دن میلا جمتا تھا اور شہر بھر کی ساقنین اور طوائف اور رقاصہ اور حسینان بے بدل بناؤ چناؤ کر کے آتی تھین جس شامیانہ مین جایئے ایک پری چہم ساقن بیٹھی جلمین بلا رہی ہے۔ تماش بینون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہے ہین

بی بی ساقن دمون کی خیر رہے

خصوصاً اچھے صاحب نامے ایک گوری گوری ساقن کی دُھن پر تو وہ بھیڑ رہتی تھی اور اسقدر دھکم دھکا ہوتا تھا کہ الامان۔ آدھا شہر اس فتنۂ عالم پر جان دیتا تھا اپنے اپنے شامیانے کے پاس ایک تختی لٹکاتی تھی اور اُسپر یہ شعر کندہ کرایا تھا۔

ہر گھڑی سر شار رہتی ہون بڑی بیباک ہون
ساقنون مین مین امین آباد بھر کی ناک ہون

امین آباد لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہے گو عہد شاہی مین یہ محلہ شہر محلون مین نہ تھا۔ مگر اسمین ساقن کا وہان ہی مکان تھا چوکیون پر جا بجا نہنولنین سنگار کر کے بیٹھی تھین اُنپر بھی عالم تھا۔

کھیسے کا مُنھ کالا۔ مہوا گرد کر ڈالا عشاق زار کا ہجوم ہے اور بی نہنولن کی یہ کیفیت کہ غرور حسن سے کسی طرف آنکھ بھر کر نہین دیکھتین۔ ابرو کے اشارے سے باتین کرتی ہین درختون مین جا بجا جھولے پڑے رہتے تھے۔ اپنے اپنے معشوقون کو پاس بٹھا کر بے فکرے بانکے دل دن دن بھر جھولے سے اُترتے ہی نہ تھے۔ آکا بھائی ادھر اُدھر اکڑتے پھرتے تھے ہر وقت اسی فکر مین کہ کسی سے لڑائی ہو کہین خانہ جنگی ہو تو جوہر دکھین۔ ہر سیلے مین تلوار دو ایک جگہ ضرور کھنچی تھی کوئی نہ کوئی بات ہوئی اور میان سے دو اُنگل باہر دو ایک کے خون ضرور ہوتے تھے

اب اس باغ مین اگلے وقت کی نشانی اور یادگار صرف بندر ہی بندر رہ گئے تھے۔ وہ چہل پہل کہان۔ باغ کے جس مقام پر یہ دونون عاشق و معشوق جا کے بیٹھے یہ وہ مقام ہے جہان جہان پناہ اور بادشاہ بیگم اکثر چاندنی رات مین ہاتھ مین ہاتھ دے کر چہل قدمی کیا کرتے تھے اور جس مقام پر یہ نیچولی سے اُترے تھے وہان خواصین زرق برق لباس سے آراستہ ہو کر بڑے ٹھسے سے خاصدان لیے کھڑی رہتی تھین۔

اب زمانے کے انقلاب سے جہان پناہ کے عوض منشی مہراج بلی صاحب اور بادشاہ بیگم کی عوض بی نازو۔ اور خواصون کی جگہ پر گاڑی بان اور خدمتگار اور دو ناگوری بیل اور خاصدان کی جگہ پر بیلون کا گوبر ہے۔ دامنہ عبرت کا مقام ہے۔

نازو۔ ایہ کس ہوکے عالم مین آگئے ہو جس سے کلیجے مین ہوک سی اٹھتی ہے۔ جو طرفہ سناٹا ہی پڑا ہے۔

خدا جانے کس جنگل مین لاکے ڈال دیا۔

مہراج ۔ واللہ جنگل کی ایک ہوئی ۔ جانی یہ وہ جگہ ہی جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا۔

نازو ۔ وہ جب کیا میرے نزدیک تو اب بھی پرندہ پر نہین مارتا یہان ۔ کیسا سناٹا ہی ۔ اُف ۔

مہراج ۔ یہان بادشاہ رہا کرتے تھے اُس زمانے مین اسپر بھی ایک عالم تھا ۔ اس وقت کم سے کم دو سو خواصین تو خاصدان لیے کھڑی ہوتین عطر اور پھولون کے گہنے مین بسی ہوئی بڑی دلربا خوشبو آتی تھی واللہ تمھارے سر کی قسم آدھا شہر بس جاتا تھا۔

نازو ۔ مگر اس وقت تو کچھ عجب طرح کی بو آتی ہی کہ دماغ پھٹا جاتا ہی آتی تو بہ ۔

مہراج ۔ آبکاری یہان سے پاس ہی ۔ اسی کی بو آتی ہے ۔

نازو ۔ آبکاری کیا چیز ہے ۔ اے عجب طرح کی بو ہی ۔

مہراج ۔ آبکاری اُسے کہتے ہین جہان شراب کھینچی جاتی ہی ۔ سڑائی جاتی ہی ۔ اسی سے بو آتی ہی ۔

نازو ۔ اسی کا نام دنیا ہی جہان بادشاہزادیون کے سوا کوئی پھٹکنے نہین پاتا تھا وہان چنو کی لڑکی مالک بنی بیٹھی ہی کیا قدرت خدا کی ہی ۔

مہراج ۔ چنو کی لڑکی کون ۔ چنو کون تھے ۔

نازو ۔ اے تمھارے سسر ہمارے آبا تھے ۔

مہراج ۔ (گلے لگا کر) جانی دیکھو جو کہا ہے اسکو یاد رکھنا ہمارے خسر تمھارے آبا ۔ تو تم ہماری کون ہوئین ۔

نازو ۔ ہم ۔ ہم ۔ تمھاری جورو ۔ گھر والی ۔

مہراج ۔ (زور سے گلے لگا کر) مین صدقے ۔ واللہ اس وقت دل ہاتھون بڑھ گیا ۔

مہراج بلی نے مالیون کے جمعدار کو بلایا ۔ پوچھا کوئی شے تیار ہی کہا ہی ۔ لکھوٹ ہی ۔ کیلا ہی ۔ کولا ہی ۔ زنگترا ہی ۔ حکم دیا کہ ڈالی بنا لاؤ ۔ تھوڑی دیر مین جمعدار ڈالی لایا ۔

نازو نے ایک زنگترا چھیلا اور کھانے لگی مہراج بلی نے لکھوٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا ۔ نازو بولی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسوقت کیا مزہ دے رہے ہین ۔ جو تم وزیر کو یہان آؤ تو اچھا ہی ہم بھی آیا کرین ۔ مگر جب وہ ہوا کھد و آجائیگا تو بڑی مشکل پڑیگی ۔ ہم اب اسکو چھوڑ دینگے نکما آدمی ہی کچھ مال نہین ۔ اب ہم مکسو نہ چھوڑینگے ۔

مہراج بلی تو یہ چاہتے ہی تھے ۔ کہا اب بار بار کیون کہتی ہو ۔ یہ تو ہمسے تمسے قول قرار ہو ہی چکا ہی کہ تم ہماری ہو اور ہم تمھارے ہم تو مرتے دم تک نباہینگے مگر تم نباہ سکوگی کہ نہین نازو نے جواب دیا ۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

دیکھ لینا گھر کی جورو اتنی خاطر نہ کریگی جتنی ہم کرینگے ۔

راوی ۔ بیشک بیشک ۔ اسکا ہمکو بھی یقین ہی آپ ایسی ہی وفادار ہین ۔ کچھ میان کی سی ہو کے رہین اور کچھ اب منشی مہراج بلی کی سی ہو کے رہو گی ۔

اتنے مین گاڑی بان نے پوچھا ۔ سرکار بیلون کو کھول دون یا چلیے گا ۔ مہراج بلی نے ایک ڈانٹ بتائی ۔ کچھ اسی سا معلوم ہوتا ہی ۔ بے سہنے آئے ہین کہ چلنے آدمی ہی کہ خط الجواس بیلون کو کھول ڈال ۔ گاڑی بان بڑبڑاتا ہوا چلا ایک سائی نے پوچھا کیا ہوا چودھری اُسنے کہا اجی کیا بتائین جب سے

کچہری مین کمیٹی مین جانے لگے ہین تب سے جمین (زمین) پر
قدم (قدم) نہین رکھتے۔ بات کرتے ٹیٹوا لیتے ہین پہاڑ
کھاتے ہین۔ سیدھی بات تو بولتے ہی نہین۔ اب ہم
نوکری ہی نہ کرینگے

ادھر مہاراج بلی نے گھڑی جو دیکھی تو ایک پر ستارہ
منٹ آگے ارے۔ نازو نے کہا۔ اب چل کے سو رہو
نیند معلوم ہوتی ہی اتنے مین مہاراج بلی نے ایک قصہ چھیڑ دیا
مینو نسپلٹی مین صاحبہر سٹے ہماری ہی طرف مخاطب
ہوتے ہین۔ کوئی کام ہو مہاراج بلی کے سپرد۔ آج کل ہم
ہم پولیس ہوا رہے ہین۔ پرسون دن بھر ہم پاگلخانے
مین رہے۔ نازو نے مسکرا کے کہا (ہو تو اسی قابل) فرمایا
کہ شہر بھر مین کوئی منہ آنکھ اٹھا کے تو دیکھے۔ ہماری طرف
آنکھین نکال لون۔ نازو تمھارے سر کی قسم جو ذرا بھی سچ
جھوٹ ہو۔ نازو نے پھر چھیڑ کی۔ اجی کیون نہو مہترون کے
سردار۔ لے اب شہر بھر کی صفائی اور پرگنے بھر کا انتظام بس
اسی وقت ہوگا۔ اور کوئی وقت نہین ہی۔ اب چلکے سو رہو
ذرا طبیعت الکسانی ہی تمام ملک کی صفائی کا بندوبست
کیا آج ہی پر منحصر ہی۔ اور کسی دن پر اٹھا رکھو۔ وہ ایک
سنتے۔ انھون نے ڈنڈ پیلنے شروع کر دیے۔ ڈنڈ تو کیا
پیلتے تھے منہ چڑاتے تھے اتنے مین دو بجگئے۔ اب آپنے ایک
درخت کی ٹہنی لیکر سینے بدل بدل کر پھکیتی دکھانی شروع
کی یہ ٹھما نچہ ہو اور یہ کڑک۔ اور یہ پالٹ۔ اور یہ شکستی۔ یہ
پینترے بدل ہی رہے تھے کہ جیسے ہی انھون نے کہا (یہ شکستی)
نازو نے لپک کر خوب چستی وچالاکی سے ایک ٹپ جمائی۔ اور کہا
اسکا نام نہین جانتے یہ سرکٹی ہی۔ اب یہ پرکٹی اڑائیگا۔
رات بھر پاسہ پھینکیگا بھی۔ اتنے مین تین بج گئے۔ تین بجے سے
چار بجے تک غشی مہراج بلی مناجات پڑھا کیے اور بی نازو

تھلا تھلا کر بچاتی تھین۔ مین ہی دھوکا ہوگا۔ مگر وہ اپنی
دھن مین تھے۔ انھون نے جبتک پوری مناجات ختم نہین کی
خاموش نہ ہوے اور صرف ایک ہی مناجات نہین کئی
مناجاتین۔

اتنے مین نازو اٹھکر پلنگ پر لیٹین اور لیٹتے ہی آنکھ لگ
گئی مہراج بلی فرش ہی پر سو گئے۔ چھ بجے انکی آنکھ کھلی تو
انھون نے نازو کو جگایا۔ نازو انگڑائی لیتی ہوئی اٹھی۔
ترکا ہو گیا۔ اجی تم نے ابھی سے کیون جگا دیا۔ رات بھر تو
تو نے سونے نہین دیا۔ اور ترکے ترکے جگا دیا۔ مہراج بلی
نے کہا لے منہ دھو ڈالو۔ نازو نے منہ دھویا اور کہا اب ہم
جاتے ہین منجھولی تیار کراؤ۔ منجھولی کی تیاری کا حکم دیا گیا
مہراج بلی نے کہا اب ہم شام کو یہان سے جائینگے تم جاؤ۔
نازو۔ یہان اکیلے کیا کرو گے کہارن کو اور کسی کو بلا دو گے
مہراج۔ تمھارے سر کی قسم تمھارے سوا اگر کسی اور کو
ٹیڑھی نگاہ سے دیکھون تو آنکھین پھوٹین۔

خدا شاہد کسی سے اور الفت ہو تو کافر ہو
تمھین پر جان جاتی ہی تمھین پر دم نکلتا ہی

نازو۔ یہ سب مردون کی جھوٹی باتین ہین۔

القصہ منجھولی پر سوار ہوئین۔ تو مہراج بلی نے خدمتگار
کو حکم دیا کہ (پانی گرم کرو) تو نازو منجھولی مین سے بولی
(اجی میان کس برتے پر تتا پانی)

یہ مرد ار بھی شریک صحبت ہوئی

معشوق مہ لقا ہو شب ماہتاب ہو
صحرا ہو چشمہ سار ہو جام شراب ہو

حضرات ناظرین۔ نواب محمد عسکری صاحب
کی بربادی کے دن اب قریب آ گئے۔ اب انکے دربار

مین اُس مردار نے پایا جو خانہ برانداز جمعیت خاطر ہو۔
یہ وہ سبز قدم ہو جسنے لاکھون گھر برباد کر دیے۔ کرورون
آدمیون کو خاک مین ملایا۔ اِس ناپاک مردار کی بدولت
بیشمار آدمی پیوند خاک ہوے۔ اب سنیے کہ ایک
روز کوئی دو گھڑی رات گئے بی قمرن کی محلسرا مین نواب صاحب
اور اُن کے ہمراہ لف نواب رونق جنگ اور منشی مہراج بلی
اور ممن اور اختر چھت پر بیٹھے پیین اُڑا رہے تھے کہ اتنے
مین نواب چھٹن صاحب تشریف لائے صحن مین آن کر پکارا
(ارے میان ہو۔ ہو کہ نہین ہو۔ اور ہو تو کہان ہو جاگو
جاگو رات کے سونے والو۔ جاگتے رہو کھنکھارو جاگو۔
نواب چھٹن صاحب گو کسی قدر رنگین مزاج آدمی تھے
مگر مہذب۔ سب کے سب متحیر کہ یا الٰہی انکو یہ آج کیا
سنوجھی۔ ارے میان ہو اور ہو تو کہان ہو اور جاگو۔ یہ
کیا حرکتین ہین نواب چھٹن صاحب کو بھی پرور آتے ہوے
چلے آئے ہیلو محمد عسکری۔ ہیلو۔ کہ دھر ہین بی قمرن جان
صاحب انھا بیٹھی ہین۔ ادھر اُو جانی محمد عسکری کی
ایسی تیسی ادھر آؤ اچھا اور کچھ نہین۔ ایک بوسہ دے دو۔
ایک بوسہ ضرور لینگے چاہے کچھ ہو۔

بوسہ بدہ بوسہ بدہ جان من
بوسۂ لب دلبر جانان من

رونق جنگ نے انکے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور پلنگ پر
بٹھایا اور باتین کرنے لگے۔ بھئی چھٹن صاحب یہ آج
ماجرا کیا ہو۔ ارے میان قمرن کون ہین وہ تو نواب
کے گھر پڑ گئین ہین۔ اور تم یہ کیا گفتگو کر رہے ہو۔
بوسا اور جانی اور یہ سب کیا اول جلول بک رہے ہو
چھٹن صاحب جھلائے اول جلول ہم اول جلول
بکتے ہین (ہنسکر) اچھا ذرا قمرن کو بلاؤ۔
اگر یہ چرخ چنبری اور آسمان برین ہزار بار بھی
چکر کھائے اور گردون دون سفلہ پرور ہو جائے تو قمرن
کی سی پری پیدا نہین ہو سکتی۔
یہ کہتے کہتے اُٹھ کھڑے ہوے اور نواب
محمد عسکری کے قدمون پر ٹوپی رکھکر۔ بھائی نواب
مین تیرے صدقے یار ذرا قمرن کی صورت تو دکھا دے

اپنی صورت دکھا دے اے قمرن
جانی برسون سے ہم ترستے ہین

محمد عسکری دنگ کہ یا الٰہی یہ آج انکو ہوا کیا ہی
مسکرا کر اصرار کیا کہ بیٹھو اور اپنا حال تو کہو۔ یہ ماجرا
کیا ہی یار۔ ممن نے نواب صاحب کے کان مین چپکے
سے کچھ کہا تو محمد عسکری کے چہرے کا رنگ بدل گیا
رونق جنگ ممن کو علحدہ لے گئے۔
رونق۔ کیا کہا بتاؤ تو آج انکی کیفیت کیا ہی۔
ممن۔ حضور کوئی شک نہین۔ کہ انھون
نے آج پی ہی۔
رونق۔ اَین۔ لاحول ولا قوۃ۔ لعنت خدا۔
ممن۔ خداوند اب اس وقت اِس بات کو
پی جایئے۔
رونق۔ لاحول ولا قوۃ۔ ای میان سوچ تو۔ ہی ہی۔
ممن حضور وہ لڑ پڑینگے اس وقت ضبط کیجیے۔
رونق۔ وہ لاکھ لڑ پڑین۔ مین کب لڑتا ونگا۔
ممن۔ بجا ہو۔ وہ پیے ہوے ہین۔ حضور تو نہین
پیے ہین مگر کیا بڑی شی ہی والا۔ ہی ہی۔
رونق۔ انکی نسبت تو کبھی سنا نہین تھا۔
ممن حضور اتفاق پھنس گئے کہین۔ ہاے افسوس
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے۔ ارے میان کہو

بھئی۔ اب ہم ٹھیک ٹھیک چشم دید تو کہہ نہیں سکتے مگر
بھئی اُنھون نے جو آنک ٹانک کے تقریر کی تو رونق جنگ
جھلا گئے کہا بھئی یہ آخر تم اسقدر جھجکتے کیون ہو۔ کچھ کہنا ہے
تو صاف صاف بیان کرو۔ مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا۔
بھئی ہماری تو یہ رائے ہے کہ یہ پیے ہوے ہین —
رونق جنگ نے سر کے اشارے سے انکی رائے سے
اتفاق کیا بھئی مہراج بلی افسوس کا مقام ہے کہ ایسا لائق
دوست اور آج اسکو ہم اس کیفیت سے دیکھین افسوس
ہے والد۔

اُدھر یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر نواب چھٹن صاحب
محمد عسکری کے قدمون پر بار بار ٹوپی رکھ رہے تھے کہ
یار خدا کے لیے قمرن کو بلاؤ۔ اور لطف یہ کہ بی قمرن سامنے ہی
بیٹھی ہین مگر انکو نظر نہین آتین قمرن کو بھی یقین ہوگیا
تھا کہ یہ اس وقت اپنے ہوش مین نہین ہین۔ مسن
اور مہراج بلی تو انکی باتون ہی سے تاڑ گئے تھے کہ یہ
پیے ہوے ہین۔ اور رونق جنگ سے ان دونون نے
کہدیا تھا مگر محمد عسکری اور قمرن اور نازو وغیرہ خاک
نہین سمجھے کہ نواب چھٹن صاحب اسقدر بے کیف کیون ہین
جب نواب محمد عسکری نے دیکھا کہ چھٹن صاحب کسی طرح
نہین ملتے اور کو قمرن سامنے بیٹھی ہے مگر وہ یہی بکے جاتے ہین
کہ قمرن کو بلاؤ تو اُنکو یقین ہوگیا کہ چھٹن صاحب کے دماغ
مین خلل ہوگیا ہے اور نازو اور قمرن کو بھی یہی یقین تھا
مگر منشی اخر صاحب سب سے زیادہ متحیر تھے کہ یہ کیا بلا ہے

رونق — بھائی چھٹن صاحب ذرا ادھر تو دیکھو یار چے
چھٹن — کیون نہین نہین دیکھتے۔ قمرن کو بلاؤ۔
نواب — قمرن بھی آتی ہین تم باتین تو کرو۔
چھٹن — یار اس وقت طبیعت مزے مین ہے۔ واللہ۔
رونق — بھئی تم اس وقت آتے کہان سے ہو۔
چھٹن — ارے یار مین اس وقت اپنے قابو مین تھا
مگر اتفاق یار تم بھی شریک ہو۔ واللہ شریک ہو۔ مگر
بھائی قمرن کو تو بلاؤ۔ ہاے میری قمرن —

اب رونق جنگ اور منشی مہراج بلی انکو سمجھا رہے ہین کہ
یار تم اسوقت واللہ اپنے ہوش مین نہین ہو اور چھٹن صاحب
بگڑ رہے ہین کہ تم لوگ جھک مارتے ہو ہوش مین
نہونا کیا معنی تم خود اپنے ہوش مین نہین ہو۔ محمد عسکری
نے کہا بھائی تم اس وقت کیا چاہتے ہو۔ کہا فقط قمرن
اُنھون نے کہا (تو بھئی قمرن اس وقت کہان سے آسکتی ہے)
رونق — اچھا بھئی تم اب سوار ہو چھٹن صاحب —
چھٹن — اچھا۔ مگر قمرن کو بلاؤ عسکری کون چیز ہے
کچھ پروا نہین۔ مگر قمرن۔ ہاے قمرن —

تھوڑی دیر کے بعد چھٹن صاحب کا نشہ اُتر گیا
تو اُنھون نے پانی مانگا۔ دو کٹورے بھر کے برف کا پانی پیا
اور کہا بھئی آج بڑے بُرے پھنسے تھے۔ مگر خدا کی قسم
عجب شے ہے۔ مین کیا کہون ایک شخص سے بحث ہو گئی
ہے نے کہا شراب مین یہ ضرور ہوتی ہے اور وہ کہتے تھے کہ
بیسون قسم کی ولایتی شرابین ایسی ہین کہ جنمین
یہ کا نام نہین — اب اسکا فیصلہ کیونکر ہو اُنھون نے
قسم کھائی کہ تین چار قسم کی شراب ایسی بھی ہوتی ہے جنمین سکر نہین
ہوتا مولوی آدمی اور مومن ہین نے کہا آزماؤن تو لیں
اُنھون نے منگوائی خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی نہایت ہی
خوش ذائقہ اور بو کا نام تک نہین اور نشہ بھی نہین ساکڑ را
یون ہی سا سرور جیسے گرما گرم کافی پی لی مگر بھائی کھانا
کھانے جو بیٹھا تو دو فنی بھوک اور ڈکارین جو آتی ہین
توخہ شبو —

قمرن نے جو اسقدر تعریف سُنی تو مُنہ مین پانی بھر آیا نواب کے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا میرے اچھے نواب ہمکو بھی منگا دو۔ چھٹن صاحب نے بھی اصرار کیا کہ ہان منگواؤ یار۔ میان ممن کو حکم ہوا کہ جاکے سوداگر کی دکان سے ایک بوتل لاؤ۔ مگر کہنا کہ ایسی شراب دو جسمین نہ سکر ہو اور نہ بو ہو۔ چھٹن صاحب کو نام یاد تھا فرمایا تم جنجو اُن کہنا ادرک کی شراب۔ میان ممن نے ٹمٹم کھینچو ایا اور نوروزجی کپنی کی دکان پر آئے بھئی ایک بوتل ادرک کی شراب کی دو۔ سوداگر نے ہنسکر پوچھا کیا سرکار پینگے۔ ممن نے کہا کوئی تو پیئے ہی گا۔ بوتل لیکر میان ممن واپس آئے بوتل کھولی گئی تو سب نے سونگھی اور سب کی رائے یہی قرار پائی کہ یہ حرام نہین ہوسکتی۔ اسکو کون حرام کہسکتا ہی۔ بی قمرن نے سب کے پہلے چکھی مگر ڈرتے ڈرتے اور بہت ہی قلیل مقدار مین۔ بعد ازان نواب کے اصرار سے ممن نے پی اسکے بعد نازو نے بھی ایک چسکی لگائی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر تھوڑی تھوڑی پی۔ کبھی کی عادت تو تھی نہین نشہ کسی قدر تیز ہوگیا تو یون گفتگو کرنے لگین۔

نازو۔ (قمرن کو گلے لگاکر) یہ دوھنیا ہی ہماری مُنہ ڈھانک کے بیٹھو کسکو صورت دکھائے دیتی ہو۔ ہٹو لگی کرنے

قمرن۔ نواب صاحب کے حصے پر سے چلم اُتار کے پینے لگی، ہم چلم ہی پینگے۔ حقی مین جی گھبراتا ہی۔

نازو۔ نواب صاحب کو اللہ صحیح سلامت رکھے انکی بادولت (بدولت) سونے کی رکیبیان کھاتے ہین۔

قمرن۔ (نواب صاحب کی جیب سے چاقو نکال کر) سرکار یہ چقو لے لین ہی حکم بتایئے۔ پھر کچھ۔

نواب۔ تم کیا کروگی چاقو لیکے۔

قمرن۔ سرکار چقو سے چقو لڑائینگے بس۔

نواب۔ اقوہ بہت دنون کے بعد ہمین بھی یاد آیا لڑکپن مین ہمنے بھی چاقو لڑائے ہین۔

قمرن۔ کچ لوھیا تو نہین ہی۔ ٹوٹ تو نہ جائیگا۔ بولو۔

نواب۔ کس سے لڑاؤگی کس سے۔

قمرن۔ اپنی دگاناسے۔ مارو اُنکا نام ہی۔ بٹین ہی مٹی مگر وہ کاراب چھوڑ دیا۔

نواب۔ ایسی فاحشہ عورتون کو نہ بلوایا کرو۔

قمرن۔ اے تو حضور وہ کیا آئیگی۔ خانگی تھوڑا ہی ہی۔

ممن۔ اور نہین تو ہی کون۔ تمھارے سر کی قسم

قمرن۔ اے چپ رہو کیا مفت کا سر پایا ہی۔ کوئی فالتو ہین ہم اپنے سر کی قسم نہ کھاؤ چلے قسم کھانے۔

رونق جنگ نے چھٹن صاحب کے کان مین کہا استاد کیا شراب بھی۔ پیتے ہی اپنی اصلیت پر آگئین۔ گھر کی کہتی ہین اور حضور بھی کہنی ہین اور چقو لڑانا بھی یاد آگیا اور حقہ چھوڑکے چلم بھی پینے لگین۔ چھٹن صاحب نے کہا مین کہنے ہی کو تھا اور نہین صرف سونگھی نہین کہ دھوکے سے یا بھولے سے پی لی ہو۔ بلکہ اسکے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ حقی مین جی گھبراتا ہی۔ سنتے جایئے ابھی کیا ہی۔

اتنے مین ایک مہری نے کہا بیگم صاحب (بچا) اس کمرے مین ایک چڑیا کا بچہ جھجو سے گر پڑا ہے۔ چون چون کر رہا ہے) فوراً قمرن اور نازو دونون لیکین اور بچے کو اُٹھا لائین۔ نازو نے کہا۔ اتی دور سے جھجو سے گرا اور جیتا جاگتا ہے۔ قمرن بولی باجی اللہ کے کھیل اللہ ہی جانے۔ ارے اللہ تیری شان اور آسمین ہی کیا۔ فون کی بوند۔ اسی یہ چڑیا کا بچہ مین ہی کا

بچہ ہو۔ مہراج بلی نے اسکی تردید کی۔ مینا کا جھونچہ مینا کہان چڑیا کا بچہ ہو۔ نازو نے قہقہہ لگایا۔ کاہے کا چڑیا کا بچہ ہی خاصہ ہی وہ تو کہو میان چھت گیریان لگی ہوئی ہین نہین تو بہت سے جھونچہ ہوتے۔ ایک دن سبزی پیو گیون مہراج بلی ضرور پیو ہم پلا ینگے۔ مہراج بلی نے کہا ہم پینگے۔ اور اخر نے قہقہہ لگایا ضرور جیجیے جب بی نازو پلا مین تو کیون نہ پیجیے۔ اسپر اور سب نے بھی قہقہہ لگایا اور بڑی دل لگی ہوئی۔

نازو۔ سبزی کے نشے مین بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ یون بیٹھے ہوئے بیٹھے ہو بس ایکا ایکی یہ معلوم ہوا کہ دخت کی پھنگی پر سے دھم سے کسو نے پھینکدیا نیچے کو۔

ممن۔ آپ تو سبزی پیتے ہونگے منشی مہراج بلی صاحب

مہراج۔ ہان ہان چوتھے پانچوین پیتے ہین ہم۔

ممن مگر دو کوڑی کا نشہ۔ واہ کچھ نہین۔

مہراج۔ سب شراب شراب کا اور بھنگ کا کیا مقابلہ ہی بھلا۔ شراب تو کل نشون کی بادشاہ ہی۔ بھنگ تھی بھری گنجا۔ اور شراب گنجا کچھ دن ہنسے مدک بھی پی ہی۔ چرس کے دم بھی لگائے ہین مگر گانجا کبھی نہین پیا۔

ممن۔ گانجا پاجیون کا نشہ ہی۔ چرس تو شاہی ہین سب ہی شریف زادے پیتے تھے جتنے شرفا تھے۔

نازو۔ نواب صاحب انکے واسطے سبزی منگواؤ بازار سے ہمارے مہراج بلی کے لیے یہ پینگے۔

نواب۔ اخاہ۔ ہمارے مہراج بلی! یہ کہنا تھا

نازو۔ ہمارے ہی ہین ہمارے میان ہین کہ نہین

نواب۔ اب چھپت بازی نہین ہوتی کہ ہوتی ہی

نازو۔ جب جی چاہتا ہی پیار کرتے کرتے کسی وقت چھپت بھی لگا دیتے ہین۔ آشنائی کچھ ہنسی ٹھٹھا ہی لوہے کے چنے چبانا ہی۔ سب ہی طرح کے مزے ہین۔

چھٹن۔ بھئی نواب تھوڑی سی ہم بھی پینگے یار۔

نواب۔ ہون ہون پیو۔ ہم تو چاہتے ہین اتنی پیو کہ تمھارا تماشہ دیکھین۔ ذرا دل لگی ہی ہی ٹھٹھری کی

چھٹن۔ اب ایک دفعہ تو تماشا دیکھ چکے ہین۔

نواب۔ نہین۔ تھوڑا ہی نشہ تھا۔ ہم اور کچھ چاہتے ہین ذرا بازار مین غل مچاؤ۔

چھٹن۔ ایسی تیسی آپ کی۔ کوئی دھوبی یا کہار مقرر کیا ہی۔ بازار مین غل مچانے کی اچھی کہی۔

نشہ مہراج بلی تو بھنگ پینے پر راضی ہو گئے مگر حضرت چھٹن صاحب نے ضد کی کہ نہین شراب ہم بھی پیو۔

مہراج۔ معقول مین اپنا دھرم دون آپ کے لیے

چھٹن۔ آپ کا دھرم گیا ایسی تیسی مین آپ چولھے مین

مہراج۔ نہین یہ دل لگی اچھی نہین ہی بھائی صاحب واہ ذرا کچھ سنبھلے ہوے۔

نواب۔ بھئی زبردستی پلا ینگے۔ اٹھو جی چھٹن صاحب

چھٹن۔ بسم اللہ۔ لے منشی مہراج بلی صاحب آئیے۔

مہراج۔ کچھ واہی ہوے ہو تم لوگ واہ وا۔

نواب۔ ارے چاہے تو آنکھین دکھا چاہے غل مچا۔ ہم بے پلائے چھوڑین تو چار۔ شریف نہین

مہراج۔ بھئی تم کیون اصرار کرتے ہو۔ تم خود پیو تو ہم بھی پیتے ہین۔ لو جام اٹھاؤ بلا سے۔

فرن نے جھپ سے ایک بلوریں جام مین تھوڑی سی شراب انڈیلی اور گلے مین ہاتھ ڈالکر اور ایک بوسہ لے کر کہا آؤ اب ہمارا خون پیے جو یہ نہ پیے

محمد عسکری نے چپکے سے جام لے لیا اور پی گئے۔
بھئی واللہ عجیب شے ہے۔ ارے میان خوشبو اور خوش ذائقہ۔ لے مہراج بلی صاحب اب پیجیے۔
مہراج۔ پینے والے ہمین حرف بھیجا ہون مین اپنے حساب اور کیا کہون۔
ممن۔ نواب صاحب کو تو پلوا دی آپ نے اور اپنے داؤن (داؤ) کو یون۔ کیا خوب۔
نازو۔ اے لی لو۔ ہماری جان کی قسم پیو پیو۔
مہراج۔ مذہب مین قسم وسم ایک نہین چلتی۔ یہ تم ستھنے باز بڑے ذات شریف ہوتے ہو۔
اتنا کہنا تھا کہ چھٹن صاحب نے انکو پچھاڑا اور نواب صاحب نے انکو مدد دی۔ میان اختر نے ہاتھ پکڑ لیے۔ ممن نے گردن اور سر تھاما۔ نازو نے گلاس مین شراب انڈیلی۔ اب مہراج بلی گالیان دے رہے ہین۔ اور غل مچا رہے ہین۔ ارے کمبخو مسلمان کے گلاس مین دیتے ہو۔ ارے یہ سلہاری ہے تو بازار سے مٹی کا کورا آنکھرا منگا لو۔ سارے مسلمان کا جھوٹا ہے۔ وہان سنی سنکی بلا ہے۔ دو ایک آدمیون نے منھ چیرا۔ اور نازو نے کوئی چھٹانک بھر شراب انکے گلے مین اتار دی اور اپنے ہاتھ سے ایک گلوری بھی منھ مین رکھدی اور انکو چھوڑ دیا۔
نواب۔ ستھنے باز ذات شریف ہوتے ہین (ہنسکر) پھر کہیگا پے۔
مہراج۔ دیکھو معلوم ہوئی جاتی ہے قدر عافیت ٹھونک دو نگانا تس۔
نازو۔ چلو ابتو دھرم گیا تھا را۔ اب کیا۔
مہراج۔ نازو کے ہاتھ سے پینے مین دھرم نہین جاتا۔
ممن نے کہا حضور یارانہ اور دل لبھانا بھی کیا شے ہے دیکھیے اتنی بڑی بدت (بدعت) کی گئی مگر مہراج ہنس رہے ہین۔
اگر دوسرا ہندو ہوتا تو ٹیٹوے پر چڑھ بیٹھتا۔ یا زہر کھا کے وہ مرجاتا۔ یہ ہنس رہے ہین غضب خدا کا میرا جھوٹا اور اُنمین انکو ملائی گئی۔ مگر یارانہ۔
مہراج بلی گو پرانے نشے باز تھے مگر شراب پینے کے عادی نہ تھے۔ نازو نے جو زبردستی ذرا سی پلادی تو نشے مین آگئے پہلے تو مینو نیسلیٹی کا ذکر چھیڑا اور لگے واہی تباہی بکنے۔ کیا کوئی انتظام کریگا جو ہم کرتے ہین۔ اور کاہے واسطے تم لوگ صفائی کا خیال نہین رکھتا۔ تم لوگ کھراب آدمی۔ بلاؤ مہترون کو ایک ایک کا جائزہ ہم لینے والا ہے۔
ممن۔ حضور چڑھ گئی انکو ذری سنبھالیے خداوند۔
مہراج۔ تم مہتر کا بچہ شہر کو صاف رکھیگا۔
نواب۔ ارے بھئی ہو کہان آہو قت حضور کہان ہین
مہراج۔ کاہے واسطے پوچھتا ہے تم لوگ کا چالان۔
نواب۔ (ہنسکر) یا وحشت۔ ارے بھئی کیون چالان کیے دیتے ہو خواہ مخواہ کچھ دوستی کا بھی خیال ہے
مہراج۔ اور دل اچھا ممن کا چالان تم سور۔
ممن۔ حضور ہمکو یہ توقع تھی کہ وقت پر حضور سے مدد ملیگی اور آپ اُلٹا اور چالان کیے دیتے ہین
مہراج۔ کاہے واسطے تم اُلٹا پلٹا بولی بولتا ہے۔
رونق۔ کاہے واسطے بہت کہتے ہین کوئی بات ہے کاہے واسطے ضرور کہینگے۔
مہراج۔ نازو جان ذری سی اور دے دو ہمارے لہو کی قسم اک ذرا سی۔ اشک بلبل۔
نازو۔ اے نہین۔ اب نہین۔ اب تم سڑی ہو جاؤ گے
نواب۔ نشی مہراج بلی۔ یار تم اب ٹھیک نہین ہو۔

مہراج - چپ رہو - کاہے واسطے ٹھیک نہین ہی -

قمرن - ای یہ تم کیا بک رہے ہو واہ - ذری سی مین تو یہ حال ہوگیا - چلو مین اُلو -

نازو - تم اتنا بکتے کیون ہو چپ چاپ بیٹھے رہو -

مہراج - چپ رہو کاہے واسطے بکتا ہی تم لوگ -

قمرن - اب نہ انکو دینا - یہ اپنے آپ مین نہین ہین -

ممن - منشی مہراج بلی صاحب بھلا اور اور چھ کتنے ہوتے ہین ذرا بتائیے تو آپ تو بڑے حسابی ہین -

مہراج - دو اور چھ - دو اور چھ بارہ - چھ اکن چھ - چھ دونی بارہ - چھ تیے اٹھارہ - چھ چوکے چوبیس - چھ پنجے تیس - چھ چھکے چھتیس - چھ ستے بیالیس - چھ دہام ساٹھ -

محمد عسکری اور رونق جنگ مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے اور مہراج بلی غل مچاتے جاتے ہین کہ کاہے واسطے تم لوگ سور لوگ ہنستا ہی - دانت کھول دیا - گدھے کے موافق ہم تمھارا چالان بول دیگا - مت ہنسو تم لوگ - بس ہم بول دیا ہی -

مہراج بلی کی اس بوکھلاہٹ پر قہقہہ پڑا مگر خرابی یہ تھی کہ قمرن اور نازو اور ممن اور چھٹن صاحب سب نشے مین

ممن - صفائی کیا چیز ہی - صفائی ہی کیا چیز -

مہراج - صفائی کاہے واسطے ہوتے ہین مانگتا -

ممن - صفائی ہی کیا شی صفائی کیا شی ہی -

مہراج - کاہے واسطے ہوتے ہین مانگتا چپ رہو

ممن - کہنے لگے صفائی صفائی ہی کون جنور -

مہراج - تم گدھا کیا جانے - کاہے واسطے ہین مانگتا چالان بوسور تمھارا چالان -

نازو - یہ تو بک کیا رہا ہی کچھ نشہ تو نہین پی کے آیا ہی

ای یہان آپ ہی آپ بک رہا ہی -

ممن - نہین نہین ہم سمجھ گئے - یہ آج جو اتنی توپین دغین تو کوئی لاٹ ضرور آیا ہوگا -

قمرن - تو پین کہان دغین - یہ کیا کیا ہی -

ممن - حضور اب ہم نوکری نہ کرینگے بس ہمارا استعفا اسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن تم بکتے کیا ہو بس استعفا -

نواب - تو کیا ہوا کیا کیا خرابی ہوئی -

ممن - حضور اسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن بکتے کیا ہو - ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکان برد

چھٹن - کیا جھک مارتا ہی بے - تو اور یہ کلام - آپ ہین کیا اور اس بیچاری نے کہا کیا تھا کہ آپ بگڑ کھڑے ہوے - ای شان خدا - ماشا اللہ -

اختر - یہ بھی سمجھتے ہین کہ ہمچو مین دیگرے نیست -

ممن - بات وہ جو بات ہو - نہ کہ جو خرافات ہو -

نواب (ہنسکر) بھئی اس وقت تو ذہن بڑی جولانی پر ہی واللہ اور قافیہ بندی کا خیال کتنا ہی واہ میان ممن واہ

ممن - میان کیا معنی ہم کیا کوئی خواجہ سرا ہین - بس اب نہ سنون خبردار کہدیا ہی -

رونق - (قہقہہ لگاکر) جی دل لگی نہین ہی میان ممن کیا معنی کوئی خواجہ سرا مقرر کیا ہی -

ممن - شاہی ہین خدا واللہ کونسے ایسا گونہ انداز (گونہ انداز کوئی ہو تو لے - وغیرہ مین ہم تھا - حکمی اُتارتے تھے دس منزل سے انکا گونہ اُترتا تھا -

مہراج - ایسی تیسی تمھاری چپ رہو یو دول - کپ اُڑا نیوالا

آدمی بس چپ۔ کاہے واسطے جھوٹ بولتا ہی۔
مہراج بلی اور ممن دونون کو چڑھ گئی۔ نازو کو بھی کیسقدر سرور تھا مگر قمرن کو معلوم بھی نہین ہوئی کہ پی یا نہین پی۔
رونق جنگ نے کہا بھئی اس وقت یہ سب مزے مین ہین۔ مگر قمرن نے بہت کم پی ہی۔ قمرن بولی اچھا آپ ہم کو پلامین مگر کوئی ایسی شراب پلایئے جو سب سے بڑھ کر ہو۔
رونق جنگ سوچنے لگے کہ سب سے بڑھ کر کون شراب ہی ایک شخص نے کہا حضور اکشا نمبر دن۔ دوسرا بولا خداوند لاٹھ صاحب لوگون کی میم اور مسین تو شاپین پیتی ہین۔ رونق جنگ نے ممن کو حکم دیا کہ جا کے ایک بوتل شاپین کی نور وزجی کی دکان سے لاؤ مگر اپنے ہوش مین ہو کہ نہین ہو ممن فورا کھڑا ہوا خداوند نشہ کیسا نشہ پاجیون کو ہوتا ہی اور اتنی سی مین بھلا کیا معلوم ہوتا۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ بھی کوئی شراب مین شراب ہی۔ خداوند یہان تو یہ حال ہی کہ برانڈی کا ادھا منہ سے لگایا اور بوتل دن سے زمین پر یہ اور ک کی شراب کچھ تیز نہین ہی اور واللہ جو ذرا بھی سُکر ہو۔
نواب صاحب کا بھی جی للچایا کہ تھوڑی اور پیین کہا بھائی رونق جنگ پھر اب تم بھی لو ملکے شہید دن مین داخل ہو جاؤ میان سنا نہین۔

زاہد کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا
جام شراب لائے بھی ساقی کدھر گیا

ساقی ہو اور دنیا ہو واللہ اور ساقی بھی ہو تو قمرن اور نازو۔ واللہ مزہ ہی۔ ایمان کو چھپر پر رکھدو۔
قمرن ہم تو ذرا سی اور لینگے۔ کیا میٹھی چیز ہی۔

نازو۔ مہراج بلی پلامین تو ہم پیین۔ بلا سے۔
مہراج۔ حاضر ہون جان من۔ نیکی اور پوچھ پوچھ

وہ رند باوہ کش ہون کہ تو کیا ہی زاہدا
قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی

نواب۔ بھئی واللہ کیا شعر پڑھا ہی جی خوش ہو گیا۔
اختر۔ حضور یہ قدر بلگرامی کا شعر ہے خوب کہتے تھے۔
نواب۔ اے سبحان اللہ۔

قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی

اختر۔ حضور کیا طبیعت پائی تھی مگر افسوس۔
نواب۔ بھئی اب تو ہلکو بھی ذرا ذرا سرور معلوم ہونے لگا
اختر۔ حضور رنگ ہی واللہ رنگ ہی۔ تھوڑی اور پیجیے۔ اک ذرا سی کیا ہرج ہی۔ جب پی تو پھر اب پر کیا
نواب۔ قمرن۔ کہو جانی کیا رائے ہی۔
قمرن۔ پیو جی۔ یہ تو بڑی عمدہ شی ہی۔
نازو۔ امی جان سے کہین نہ کہنا از برائے خدا کے لیے
راوی۔ از برائے خدا کے لیے۔ اے سبحان اللہ۔
ممن۔ از برائے خدا کے لیے کے واسطے کہو صاحب۔
نواب۔ کیا بیہودہ بکتا ہی بے ایک لفظ زبان سے نکل گیا پھر کیا مضائقہ ہی۔
ممن۔ نکل گیا تو پھر خوب شد۔
مہراج بلی اس قدر پی گئے کہ بکنے لگے۔ ادھر ہمارا ٹم ٹم لاؤ۔ کدھر گیا سائیس کا بچہ ٹم ٹم لاؤ۔ کاہے واسطے لانا نہین سکتا او کالے سور کا بچہ۔
رونق۔ خداوند ٹم ٹم حاضر ہی سوار ہوجیے۔
نواب۔ حضور کا یہ خدمتگار اچھا آدمی نہین ہی۔
رونق۔ خداوند ٹم ٹم بھڑکتا ہی۔

ممن - ٹم ٹم بھڑکتا ہی - ٹم ٹم بھی کوئی جنور ہی -

مہراج - کاہے واسطے بھڑکتا ہی -

نازو - سرکار ہاتھی کو دیکھ کر بھڑکتا ہی -

مہراج - دل کچھ پرواکا بات نہین ہی بھر کنے دو -

رونق - حضور گر پڑینگے -

نواب - (ہنسکر) خداوند حضور کہان ہین اسوقت

مہراج - کاہے واسطے ـــ غین (بھر جھک کر) اہو ہو ہو - کیا اچھی چیز ہی - ہوری رنگ بھری بن آئی ہین چاتر نار - واللہ کیا چیز ہی -

سور داس پر بھو تمرے درس کو نین بے
رتنا ربیندی ماتھے لگی - بن آئی ہین چاتر نار - سچ کہیے گا کیہین سے الگ تو نہین ہوے کوئی اسطرح کے توٹا نگ کے راستے نکل جاؤن کیا دل لگی ہے - ـــ غین ـــ

ممن - واللہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گدھا سیپون سیپون کر رہا ہی یا مینڈک بول رہا ہی -

نواب - (قہقہہ لگاکر) مہراج بلی کو تو چڑھ گئی بھئی

اختر - مزے مین ہین منشی مہراج بلی صاحب -

نازو - ای اتی کاہے کو پلا دی -

نواب - کیا خوب خود تو پلائی اور اعتراض ہم پر -

رونق - ارے یار کیا سور ہے -

نواب - مہراج بلی - مہراج بلی - ارے میان کہان ہو -

مہراج - مست کو بلاؤ - سور کا بچہ کاہے واسطے غین

ما میہمان کوے دلدار یم	رخ بہ نیاے دون نمی آریم
کس چہ داند - کہ من	
او فتادہ چہ از گلزار یم	

ہشت حرفست آنکہ اندر فارسی ناید ہمی	
تا بنا موزی نباشی اندرین معنی معاف	

شین و لام و صاد و ضاد و عین و غین و فاء و قاف	

رونق - (قہقہہ لگاکر) ای سبحان اللہ -

ممن - کیون منشی مہراج بلی صاحب فارسی مین لیٹو ے کو کیا کہتے ہین -

مہراج - شما فارسی اندر بندہ را امتحان کردی - بندہ چہ امتحان امتحان باعث امتحان ہست و نمودہ می آید کہ گفتہ اند ؎

ہر کجا چشمۂ بود شیرین	
مردم و مرغ و مور گرد آیند	

والا ہر کہ دہ را نچہ بود بقیاس رفت کہ گفتہ اند ؎

مرا و را رسد کبریا و منی	
کہ بلکنش قدیم ست و ذاتش غنی	

آنکہ خود ی عادت باشد چہ باشد کہ گفتہ اند ؎

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد

ور نہ سزاوار خداوندیش	
کس نتواند کہ بجا آورد	

واگر کسے را اعتقاد نیست - ہر کہ شک باید کافر شد و دانشمندے را یک حرفی کافی ست و بس چنانکہ گفتہ اند ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار	
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار	

و امتحان نمودن و کردن کار طفلانست نہ کار خردمندان آیندہ شما اختیار دارید -

محمد عسکری اور رونق جنگ کے پیٹ مین ہنستے ہنستے بل پڑ پڑ گئے - دونون لوٹ رہے تھے - ممن کو بھی کسیقدر نشہ ہو گیا تھا مہراج بلی کو ٹوکتے جاتے تھے کہ یہ فارسی غلط ہی

اور نواب صاحب کو اور رونق جنگ کو اور بھی زیادہ لطف حاصل ہوتا تھا۔

رونق۔ کیوں صاحب شمس تبریز کی غزل بھی کسی کو یاد ہی انکا کلام بھی سننے کے قابل ہی۔

مہراج۔ کیوں نہین یاد ہی۔ ہاے کہتے ہین ؎

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی
پری جہانون کے افسر کی آمد آمد ہی

یہ شعر سنتے ہی سب کے سب لوٹ ہو گئے۔ محفل اکھڑ گئی ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا۔ مہراج بلی نشہ مین تو تھے ہی تھوڑی دیر کے بعد میان ممن کو اور بھی چڑھ گئی۔ یہ زور زور سے گا لیان دینے لگے۔ باد ہوائی۔ کسی کی کیا حقیقت ہی کہ ہمارا مقابلہ کرے ہم کسی کو کیا سمجھتے ہین ہم سے سیانا سو دو انا۔ بس اب دوسرا بات نہین۔ قمرن کی کیا اصل حقیقت ہی۔ اسکے بعد کچھ اور کہنے کو تھے کہ نواب محمد عسکری نے ایک پیڑ جمایا۔ ممن آگ ہو گیا اور اٹھ کے قصد کیا کہ نواب صاحب کو چمٹ جائے۔

اختر۔ ہائین۔ ہائین۔ او نمکحرام۔

چھٹن۔ خبردار او پاجی آدمی۔

رونق۔ رونق کیون بے یہ کیا حرکت تھی۔

ممن۔ حرکت کیسی کیا کچھ دبیل ہین یہ کیا کیسکا دیا کھاتے ہین۔ حرکت کیسی یہ ہین کیا۔

داروغہ۔ یہ کیا ماجرا ہی بھئی ممن۔ ہوش مین ہو۔

ممن۔ تو کیا بکتا ہی بے۔ الگ ہٹ سامنے سے۔

داروغہ۔ اب تم بہت بڑھ رہے ہو ممن۔

ممن۔ ہم کسی شہرے کے دبیل ہین کیا۔

رونق۔ ممن بس ورنہ تم جوتے کھاؤگے۔

ممن۔ اُس جوتے مارنے والے کی ایسی تیسی۔

داروغہ نے ممن کو ایک پیڑ لگایا اور کہا پاجی کہین کا زبان ملاتا ہی۔ تیرا اور ان رئیسون کا کیا مقابلہ ہی اپنی حیثیت بھول گیا۔ ممن اور داروغہ مین لپاڈکی ہونے لگی اختر نے داروغہ کو مدد دی۔ رونق جنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی تو اپنے سپاہی حسین خان کو بلایا اور کہا ممن کو ذرا سمجھا دو۔ وہ پٹھان آدمی۔ اتنی جو شہ پائی تو ممن سے لپٹ پڑا اور تین چار پٹخنیان دین۔

قمرن۔ اوئی۔ اللہ یہ آج ہو کیا رہا ہی۔

نازو۔ نواب صاحب اب تو ہم جاتے ہین۔

قمرن۔ ہمارا تو کلیجہ تک دہل گیا۔

نازو۔ اب ان لوگون کو سمجھا دو ذری۔

قمرن۔ باجی بھاگ چلو۔ ارے اسی سے اسکو حرام کر دیا

نازو۔ دیکھو چھٹن صاحب نے بھی پی ہی خدا رسکار نے پی ہی۔ ہمنے تم نے پی ہی۔ منشی مہراج بلی نے پی ہی مگر کم ظرف ان سبمین یہی ممن ہی کہ نواب صاحب سے لڑنے کا قصد کیا۔

اب سنیے کہ ممن کشتی مین تو حسین خان سے ہار گیا اور کئی پٹخنیان کھائین مگر وہ وہ مغلظہ گالیان دین کہ الامان۔

رونق۔ اب تم جوتے کھاؤگے نمکحرام کہین کا۔

ممن۔ جوتے کوئی اور کھاتے ہونگے۔

نواب۔ چپ رہ پاجی۔

ممن۔ ذری زبان سنبھال کے بات کرنا کہدیا ہی ہان

اختر۔ ممن ابا اسکے یہ معنی ہین کہ جوتے پڑین تم پہ

ممن۔ جوتے پڑین تیرے کھود کے دفن کر دونگا۔

مہراج۔ این دینگا مشتی برائے چرا میشود آید۔

نواب ۔ کیا بکتے ہو آئے وہان سے شیرازی کے وہ بنکے چوٹا مشعلچی کہین ۔

مہراج ۔ بابائے جان من این کلمات قطع چرا گفتی ایتوا شما در شان ما ۔

وہ سوجھی ہی والمد کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے

نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کے دربار مین دور چل رہا تھا اور زمانہ بھر کی بیفکری کی باتین ہو رہی تھین کہ حسین علی خدمتگار نے کچھ جھک کے منشی مہراج بلی کے کان مین کہا سنتے ہی انکی باچھین کھل گئین اشارے سے کہا اسکو رخصت کردو اور کہدو اچھا ۔ لوگون نے پوچھنا شروع کیا بھئی یہ کیا کانا پھوسی ہی ذرا ہم بھی تو سنین ۔ کوئی بات ایسی سی ہی کہ چہرہ ارغوانی ہوگیا مہراج بلی نے مونچھون پر تاؤ دیتے ہوے کہا کیون بتائین ۔ آپ کیا کوئی قاضی ہین ۔ کہنے لگے صاحب ہمکو بھی بتا دیجیے کوئی اپنے معشوق کا پیغام کسی سے کہتا پھرتا ہی تب تو لوگون نے کہا آخاہ ۔ یہ حضور معشوق کا پیغام سنکر اسقدر محظوظ ہوے یہ کہیے تو بی نازو جان نے کچھ فرمایش کی ہوگی یا شاید بلایا ہوگا بھئی کہ ڈالو ۔ منشی مہراج بلی اکڑا کر بولے یاد کیا ہی ۔ کہا ہی تمھارے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی ۔

مسخرے نے کہا حضور ہمکو یقین نہین آتا نواب صاحب نے حسین علی کو بلوایا اور پوچھا تمنے اسوقت انکے کان مین جھک کے کیا کہا تھا ۔ پہلے تو حسین علی نے بتانے سے انکار کیا خداوند کسی کا بھید نہ کہنا چاہیے ۔ مگر جب خود مہراج بلی نے اصرار کیا تو اسنے کہا حضور بھلا آدمی آیا تھا کہ وہ جو مہتر بھیجنے کو کہہ گئے تھے وہ کون نہ بھیجا ۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی جلدے سے باہر اور حسین علی مارے چکر حاضرین دربار لوٹنے لگے اور مہراج بلی کی وحشت اور بوکھلاہٹ دیکھکر اور بھی ہنسی آتی تھی آخر نواب نے جھلا کر پہلے تو حسین علی کو دو چار سنائین ۔ اسکے بعد نواب صاحب کی لے دے کی کہا کہ ایسے بدتمیز آدمی نوکر رکھے ہین ۔

مسخرہ ۔ حضور تو اب نیچے جھاڑ کے لڑنے لگے ۔

مہراج ۔ چپ رہو یو مسخرہ کا ہی واسطے بکتا ہی ۔

مسخرہ ۔ خداوند یہ بدنامی کا ٹوکرہ اٹھانا تھا حضور کو ۔

مہراج ۔ نواب اب یہ بڑھ چلے ۔ ہان !!!

مسخرہ ۔ خداوند آپ سردار متورین ہمارے ۔ ہماری اور آپ کی کیا برابری ۔

مہراج ۔ بہت سے کتے ایسے بکا کرتے ہین ۔

مسخرہ ۔ آپ بھی نرے لنڈی رہے ۔ بکا نہین بھونکا کہیے ۔ بکتے ہم آپ ہین ۔ کتے بھونکتے ہین ۔ بولنا تک نہین آتا بس جایئے بھی ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی اب یہ تحقیقات باقی ہی کہ نازو نے انکو بلوایا ہی ۔ یا مہتر کی فرمایش کی ہی ۔

مسخرہ ۔ حضور یہ غلام نے جاکے حسین علی کو سکھا دیا تھا کہ کہنا مہتر کو بھیج دیجیے ۔

مہراج بلی خوش ہوکے بے ایمان مسخرہ ۔ مین دل مین کہتا تھا کہ پہلے تو مجھ سے کہا کہ نازو نے بلایا ہی کہا ہی آج ضرور مین اور اب کہتا ہی کہ مہتر کو بلوایا ہی ۔ یہ کیا ۔ اب معلوم ہوا کہ یہ ان مسخرالدولہ کی کارسازی تھی ۔ اچھا بچا ٹھہر تو جاؤ اسنے کہا حضور یہ نہ سکھاتا تو دو گھڑی ہنسی کہان سے ہوتی

مہراج بلی بولے بجا ہی تو نقل محفل ہم ہی کو مقرر کیا ہی تیز مذاق کے لیے یہی نشانہ تجویز ہوا ہی ۔ ماشاء اللہ ۔

مسخرہ ۔ مگر اللہ جانتا ہی کیا مزاج پایا ہی مہراج بلی نے

تعریف کرنا فضول ہی۔

نواب ۔ واہ پیدا کہان ہوتے ہین ایسے لوگ یہ اپنا شل نہین رکھتے ۔

مسخرہ ۔ حضور پیدا تو ہوتے ہین مگر جو غیرت دار ہوتے ہین وہ جلد پنجرہ خالی کر دیتے ہین ۔

مہراج ۔ (گھونسا دکھاکر) واللہ سچ کہتا ہون میرے ہاتھ سے پٹوگے ایک دن ۔

مسخرہ ۔ حضور ہمارے مہتر حضور کو اختیار ہی ۔

نواب ۔ بھئی اب تو سارے لکھنؤ کے مہترون کے اور خاکروبون کے سردار ہو گئے تم

مسخرہ ۔ اجی حضور بھلا خاکروب کیا خاک نکار عب مانتے ہونگے ۔ محض جھونٹ ۔ لغو ۔

نواب ۔ کیا خوب ۔ واہ صاحب وا ۔ اچھا فقرہ ہوا ۔

مسخرہ ۔ (اکڑکر) جو کہونگا حضور ایسی ہی کہونگا ۔

مہراج ۔ لے اب رات زیادہ آئی ۔ خدا حافظ ۔

نواب صاحب نے مسکراکر کہا ہان بھائی پیغام آیا ہی بیتابی کیون ہو ۔ اور روز اُٹھنے کا نام نہین لیتے تھے ڈھئی دے کے بیٹھتے تھے ۔ آج ابھی سے جاؤن جاؤن پکار رہے ہین ۔ بہت اچھا خدا حافظ ۔ کل ملاقات ہوگی ۔ مہراج بلی جی ہان کہکر رخصت ہوئے تو مسخرہ بھی انکے ساتھ ہولیا انھون نے راستے مین کہا ۔ یار بیوی ہماری ذرا علیل ہین ۔ اور نازو کے پاس جانا فرض ہی ۔ کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے ۔ بیوی بھی ناراض نہون اور نازو سے بھی ملاقات ہو ۔ مسخرے نے کہا وہ تدبیر بتاؤن کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے تھوڑی دیر سوچ کر کہا ۔

مسخرہ ۔ بھئی کیا تدبیر سوجھی ہی واللہ نہ کہوگے یار ۔

مہراج ۔ کیا بھئی کیا آگیا کچھ ذہن اقدس مین ۔

مسخرہ ۔ حضور وہ سوجھی ہی واللہ کہ پٹ پڑ ہی نہ سکے

مہراج ۔ بھئی بہان پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین کہہ ڈالو ۔ ذرا کہہ ڈالو ۔

مسخرہ ۔ آپکی زوجۂ مقدسہ کا سن شریف کیا ہی ۔

مہراج ۔ ہماری بیوی کا سن ۔ اسی برس چھوٹی ہین ۔

راوی ۔ مسخرہ اس فقرے پر انکو بہت بناتا مگر چونکہ کوئی داد دینے والا نہ تھا دل ہی مین ہنسکر خاموش ہو رہا ۔

مسخرہ ۔ وہ آپ سے چھوٹی ہین ۔ مانا ۔ مگر آخر کباسن ہوگا

مہراج ۔ یہی چالیس کے پیٹے مین بیس اور کیا ۔

مسخرہ ۔ چالیس کے پیٹے مین ۔ تو ادھیڑ ہین ۔

مہراج ۔ کاٹھی بہت اچھی پائی ہی مگر دو ایک روز سے بخار آتا ہی ۔ ذرا علیل ہین ۔

مسخرہ ۔ اچھا اور شکل وصورت کیسی ہی ۔

مہراج ۔ گوری چٹی ہین ۔ گول چہرہ ۔ بال جیسے کالا بھونرا کرتیلی نیلی آنکھین ۔ مکن ساقن کو دیکھا تھا

مسخرہ ۔ ہان ہان ۔ ابھی کل کی تو بات ہی ۔

مہراج ۔ بس بعینہٖ مکن ساقن کی سی ہین ۔ مکن کو چھپائے اور انکو دکھائے اور انکو چھپائے اور مکن کو دکھائے

راوی ۔ حضرات ناظرین اب ہنسی ضبط نہین ہو سکتی ۔ بس سادہ لوحی کا خاتمہ کر دیا ۔ بیوی کا کل حال مع حلیہ اور سراپا کس صراحت کے ساتھ بتا رہے ہین جیسے کسی کی کوٹھری مال کیلئے مقرر ہو جائے اور وہ تھانے پر رپٹ لکھانے جاے اور ٹھیک ٹھیک حلیہ بتائے ۔ ایک تو وہ گرما گرم فقرہ ہوا تھا

کہ بیوی ہمسے چھوٹی ہین - دوسرا لطیفہ یہ ہوا کہ کمن ساتی کی ہمشکل اور ہمونزن ہین - واللہ عجب آدمی ہین لاحول ولا قوۃ -

مسخرہ - اب ایک بات اور دریافت کرنا باقی ہی -

مہراج - ارے یار کہان تو تدبیر بتاتے تھے کہان ب بیوی کا حلیہ دریافت کرتے ہو -

مسخرہ - حضرت بڑے جلد باز آدمی ہین آپ اللہ -

مہراج - اب تم ہی سوچو کہ معشوق بلوائے اور ہم نہ جائین تو کیسی معیوب بات ہی - ہی کہ نہین -

مسخرہ - بیشک - مگر جایئے اور بیچ کھیت جایئے -

مہراج - نازوسے تو یہ کہنے سے رہے کہ چور واسکے خوف کے مارے نہین آسکے پھر کیا کرین -

مسخرہ - ایک تدبیر سوچی ہی ہمنے - پہلے یہ بتایئے کہ آپکی بیوی نیک پارسا ہین کہ نہین -

مہراج - اُنکی نیکی کا کیا کہنا - کیا شک بھی ہی -

مسخرہ - اچھا تو سن تو اُنکا ادھیڑا ہی - ایک بات یہ خوف نہین کہ تیرہ چودہ برس کی سن والی ہین نہین کہ جوانی بھٹی پڑتی ہو اور نیک بھی ہین تیسرے کمن ساقن کی سی پھر اب اُنکی جانب سے آپ کو نڈر رہنا چاہیے - تو تدبیر یہ سوچا ہون کہ - مگر ایک بات اور غور طلب ہی - اب اس وقت جو دروازہ کھلوایئے گا تو کون کھولیگا -

مہراج - بھری - مگر جوان عورت ہی دروازہ کھولتے ہی بھاگ جائیگی - اور ہم دروازہ بند کر دینگے اور جاکے سو رہینگے - بس -

مسخرہ - نیچے سوتے ہو کہ چھت پر -

مہراج - کوٹھے پر - زینہ بالکل سامنے ہی کھٹ کھٹ چڑھ گئے اور بائین ہاتھ کو راوٹی ہی - وہان پلنگ بچھا ہی گئے اور سو رہے - بس -

مسخرہ - اچھا تو پھر تمھاری بیوی تو نہ آئینگی وہان -

مہراج - نہین اگر ہم بلائین تو شاید آجائین -

مسخرہ - کیونکر بلاتے ہو کیا کہکے پکارتے ہو -

مہراج - بھری سے کہدیتے ہین ذرا بھیجدو -

مسخرہ - لو بھائی صاحب تدبیر یہ ہی کہ آپ تو دروازے پر پکاریے آپ کی آواز بھری بھی پہچان لیگی - اور بیوی بھی اندھیری رات - ادھر آواز دیجیے اور لمبے ہوجیے - بھری گنڈی کھول کے بھاگ جائیگی بندہ راوٹی مین دبک کے پڑ رہیگا - اور تڑکے گجرم نکل کے رفوچکر ہوجائیگا - سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے - کیون کیسی تدبیر ہی - وہ تدبیر سوچی ہی کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے -

مہراج بلی سادہ لوح دشمن عقل تو تھے ہی - مسخرے کی میٹھی ٹھونک دی بھئی کیا سوجھی ہی - مانتا ہون استاد بس تم راوٹی مین جاکر پڑ رہنا - اور تڑکے جب سب سوتے ہونگے تو چپکے سے چمپت ہونا -

مسخرے نے اُسے اتفاق کر لیا کہ ایسا ہی ہوگا باقی رہا یہ امر کہ آپکی بیوی صاحب تشریف رکھتی ہین پھر ہاشد ہمکو کیا ہم انکو بلائین ہی گے نہین اور بلا کے کیا اپنا فضیحتا کرائینگے - وہ خل مچائینگی تو ہم دھریے جائینگے -

مہراج بلی کو اور بھی تشفی ہوگئی کہ سچ کہتا ہی بیچارہ اول تو تشریف بھلے مانس آدمی - دوسرے کیا اپنا فضیحتا کرائیگا اس صلاح پر راضی ہوگئے اور صرف راضی ہی نہین ہوے بلکہ مسخرے کا شکریہ بھی ادا کیا - اب راستے مین جنڈا انگیز دکی غوشاد بھی ہوتی جاتی ہے کہ تم

ہمارے دلی دوست ہو اور ہمارے یار ہو۔ اور ہم تمکو آج سے کچھ طلب بھی دیا کرینگے اور تمکو خوش کر دینگے۔

مسخرہ ۔ آپکی بیوی افیم تو نہین کھاتی ہین۔

مہراج ۔ جی نہین افیم کیسی۔ چانڈو تک تو پیتی نہین۔

راوی ۔ ماشاء اللہ کتنا موزون جواب دیا ہی کہ افیم کیا معنی چانڈو تک نہین پیتین۔ جیسے کوئی شخص پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین۔ اسکے جواب مین کہا جاے کہ شراب کیسی ہم ولایتی پانی تک تو پیتے نہین۔

مسخرہ ۔ چانڈو تک نہین پیتین۔ یہ کہنے کی تجب ہی۔

مہراج ۔ بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو مین نہین جانتا مگر میرے سامنے تو کبھی نہین پیا۔

راوی ۔ یہ لطیفہ اور بھی بڑھ گیا طبیعت داری کے یہی معنی ہین کہ ایک سے ایک بڑھ کر لطیفہ ہو۔

مسخرہ ۔ کیا تڑکے گجودم اٹھتی ہین۔

مہراج ۔ ہان کوئی چھ ساڑھے چھ بجے تک۔

مسخرہ ۔ اُنکے پاس رات کو کوئی سوتا بھی ہی۔

مہراج ۔ کیا۔ یہ کیا بات۔ اسکے معنی کیا۔

مسخرہ ۔ کیون اسمین آپ کو تردد کیا ہوا۔

مہراج ۔ اسمین کوئی تردد کی بات نہین۔ درست آپکی بیوی کے ساتھ رات کو کون سوتا ہی

مسخرہ ۔ میری لڑکی میرا نواسا۔ کیون کیا عیب ہی۔

مہراج ۔ اوہ ایسا بات ہم اور کچھ سمجھا تھا۔

مسخرہ ۔ اور آپ کیا سمجھے تھے کہ مین پوچھتا ہون کہ کہ نواب رفیع جنگ یا محمد عسکری کی نسبت۔ بات کتا ہون

مہراج ۔ ہان ہان مین سمجھ گیا مگر ——

راوی ۔ اپنا سر سمجھے۔ دوسرا ہوتا تو گھبرا جاتا۔ یہ آپ بک کیا رہے ہین۔ دنیا بھر کی باتین کہکر ٹھنڈا کیا کہ (بات کتا ہون) اور یہ اسی مین خوش۔

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی کا مکان قریب آیا تو انھون نے مسخرے کو تھوڑی دور سے دکھایا اور دروازے پر لیجا کر کہا دیکھو یہ ادھر سے زینہ ہی اور یہ ہماری اوطاق ہی۔ بس اسی مین پلنگ بچھا ہوا ہی۔ وہین جاکے سو رہو۔ مگر گجودم اٹھنا یہ کہکر آپ نے دروازہ دھماکا کون ہی کہا ہم۔ کسی عورت نے دروازہ کھولا اور فوراً کوٹھے پر چلی گئی۔ مسخرے نے جاکر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔

مسخر الدولہ میان چڈا گلگیر کو تو بہان چھوڑ آئے انکو وہ تدبیر سوجھی تھی کہ کسی حالت مین پٹ ہی نہ پڑے اب مہراج بلی صاحب بی نازو جان کے مکان کی طرف خوش خوش جانے لگے۔ بہت ہی بشاش کہ۔ع

چہ خوش بود کہ برآید بمک کرشمہ دکار	

ادھر نازو جان سے ملینگے۔ اُدھر بیوی سے بھی کھٹ پٹ ہوگی لڑھکتے پڑھکتے خدا خدا کر کے چنو کی چورو کے مکان پر پہونچے۔ پہلے آہستہ سے پکارا پھر دروازے کو تھپکی دی۔ پھر کنڈی ہلائی۔ کوئی ہی۔ ارے کوئی ہی۔ دروازہ کھولو ایک بجگیا کوئی جواب ہی نہین دیتا۔ آخرکار دو بجے کے وقت آواز آئی (ارے بھئی کون ہی) انھون نے کہا ذری کھڑکی کھولیے۔ مامائے کھڑکی کھولی۔ پوچھا نازو ہین۔ مامائے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور نازو کی چارپائی کے پاس جاکر اسکو جگایا اور کہا بیوی وہ منشی جی آئے ہین۔ مہراج بلی نام ہی۔ کیا نام ہی۔

نازو انگڑائی لیتی ہوئی اٹھی۔ کون ہے۔ کہا بوی وہ جو اُسدن مہترون پر کھپھا (خفا) ہوے تھے۔ مہراج بلی نام ہے۔ کیا نام ہے۔

نازو۔ (پھر لیٹ کر) مواور گور۔ نیند اُچٹ گئی۔

ماما۔ تو کیا کہدون۔ وہ بڑی دیر کے کھڑے ہین۔

نازو۔ کہدو یہان کوئی نہین۔ آج۔ اور آدی رات گئے نہ آیا کرین۔ یہی کہدو۔

ماما۔ ہجور آج تو یہان کوئی نہین ہے اور آدی رات گئے نہ آیا کیجیے بدنامی ہوگی۔

مہراج۔ اماجی ہمکو تو بی نازو نے آج بلوایا تھا۔

ماما۔ نہین نہین میان سرشام سے تو گئی ہین۔

مہراج۔ اوہم ہیو توف ہی ہین۔ لاحول ولا قوۃ۔

ماما۔ اور آدمی کون گیا تھا آپ کے پاس۔

مہراج بلی سمجھ گئے کہ یار لوگون نے چکمہ دیا اور حسین علی کو سکھا دیا کہ کہنا نازو نے بلایا ہے مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد۔

مہراج بلی بیچارے گرتے پڑتے افتان وخیزان وہان سے چلے مگر ایک تو یون ہی تھکے ہوے تھے دوسرے اس مایوسی نے انکو اور بھی پریشان اور خستہ کر دیا تھا۔ راہ چلنا دوبھر ہو گیا مارے غصہ کے انکی حالت دگرگون تھی کہ ناگہتہ بہ نواب صاحب اور اُنکے رفقا کو صدہا گمان دیتے اور چپکے چپکے کوستے چلے آتے ہین۔

کانسٹبل۔ کون کون آتا ہے۔

مہراج۔ ہم ہین مہراج بلی صاحب۔

پھر کچھ دور آگے بڑھے اور کانسٹبل نے للکارا "کون کون جاتا ہے" "ہم ہین منشی مہراج بلی صاحب"۔ "کون مہراج بلی کہا۔ کون مہراج بلی کیا معنی۔ اُسنے کہا ٹھہر جاؤ کہان سے آتے ہو۔ اسوقت دو بجے رات کو یہان کام ہی کیا ہے۔ قریب آنکے لالٹین سے جو دیکھا تو کہا بندگی۔ اس وقت کہان منشی جی۔ مہراج بلی اب کس کس سے بتائین کہ کہان سے آتے ہین۔ اور کیا کام تھا۔ سخت پریشانی مین گرفتار اپنی زندگی سے بیزار۔ یہ کہتے چلے آتے تھے کہ خدا اُن لوگون سے سمجھے کہ جنھون نے دھوکا دیا ہمکو۔ ادھر تو یہ ندامت اور صدمہ کہ نازو سے ملاقات نہوئی اور اُدھر وہ جھلاہٹ کہ نواب صاحب اور اُنکے رفقا نے کیا دھوکا دیا۔

دے کے جل لیگیا تصویر مرا بادی چور
برف والے پہ پڑے اوس نگوڑا در گور

معشوقۂ نسرین بدن بی قمرن دو گھڑی دن رہے سے خوب بنکھر کر اور ہر ہفت آرائش سے مزین ہو کر مسالی پر اٹھلا رہی تھین بوڑھی مغلانی جو با وصف پیرانہ سالی ابھی تک مستانی تھی۔ ان کو بتا رہی تھی کہ دیکھیے حضور وہ موتی محل کی عمارت کا برج نظر آتا ہے وہ سامنے ناک کی سیدھ پر دریا لہراتا ہے وہ مارکین کی کوٹھی کا مینار ہے وہ باؤ شاہ باغ کی دیوار ہے۔ وہ بڑا امام باڑہ ہے۔ وہ عہد شاہی کا پرانا اکھاڑا ہے حضور شہر کی ہر گلی اُس زمانے مین بہشت کو شرماتی تھی۔ نسیم سحری سیدھی جنت سے آتی تھی۔ اور سرکار قیصر باغ تو سچ مچ پرستان تھا ہائے کیا سمان تھا حضور دو گھڑی دن رہے ہزار بارہ سو پریان بنلو چناؤ کے کمرون پر کھڑی رہتی تھین کہ جہان پناہ کی سواری شمل باد بہاری ادھر سے گذرے تو نظارہ بازی اور سحر طرازی ہو جدھر سے بھی نکل گئی آواز ین آنے لگین جانعالم ہم بھی آئین سلطان عالم ہم بھی آئین کوئی بیاکہ چیست و چالاک

آنکھیں لڑانے لگی کوئی جہان پناہ کو دیکھکر فرط محبت سے
مسکرانے لگی۔ ہر ہر پیکر کی ایک نئی ہی ادا تھی اور ہر ادا
دستان دلربا تھی کسی نے سواری کے قریب آتے ہی ذرا
منہ پھیر لیا کسی نے چمک کر آدھا پٹ بھیڑ دیا۔ اور جب
جانعالم کنکھیا نکے پتون مین چھپتے تھے اور وہ پریان اُنکو
ادھر اُدھر ڈھونڈھتی پھرتی تھین تو (آہ سرد بھر کے) ہائے
وہ دن اب کہان۔ ع

جہان عالم کو ڈھونڈھتی نگاہ

ہائے اور جس خوش نصیب کو کمین تہ خانے وہ خانے
مین ملگئے بس اسکی رتی بلند ہوگئی۔ ہاتھ پاؤں سوجنے لگی۔
ایک لنکا بھی بنوائی تھی۔ وہ ابتک موجود ہی۔ مگر اُدھر کے
جو اڑدن کو اللہ جانے کیا سوجھی کہ لنکا کی اُلٹی کوٹھی
سمار کر کے ایک بدقوارا مکان وہان بنوا رہے ہین حضور
جن دنون مین وہان میلے ہوتے تھے کیا عرض کرون کہ کیا
رنگ اور کیا عالم تھا پرستان کی اصل حقیقت کیا ہی۔
ای توبہ اصل پرستان تو یہی تھا اندر کا اکھاڑا کر دیا تھا۔
ہر چھاٹک پر حضور برنجی توپین لگی رہتی تھین اور حبشیون کا
رسالہ اور اختری پلٹن اور قندھاریون کا رسالہ مین کیا
عرض کرون۔ کیا کوئی شہر اسکی ٹکر کا تھا۔ اس مانے مین
ای توبہ اب گو ٹسگیا ہی۔ مگر وہی مثل ہی کہ ہاتھی لنگا تو
کہانتک لنگا سارے جو لوگ جنتے تھے قیصر باغ مین بست
سمجھ لیجیے کہ میل نشین ہو گئے گنج اور محلے اور کٹرے آباد کر
جو ایک ٹھہ آیا بس پارس کی خاصیت تھی پارس کی۔ مین
کیا عرض کرون وہ اور ہی زمانہ تھا۔ اب قیصر باغ مین کتے
لوٹتے ہین۔ جب کبھی دربار در بار کے لیے کچھ تعلقدار آگئے
تو زرا چہل پہل ہوگئی۔ اور وہ بھی کیا۔ اُف کیا دھما چوکڑی
مچا کرتی تھی۔ ایک پوری پلٹن کی پلٹن تو ان دو لونڈون ہی کی

تھی۔ ذرا خوش ہوے اور دولہ کا خطاب دیدیا۔ اب وہ بات
کہان۔ افسوس۔

قمرن ہمنے آٹھ دس دفعان (دفعہ) قیصر باغ دیکھا ہی۔

مغلانی۔ ای سرکار بھلا آپ کہان سے دیکھ سکین۔ اول
تو ابھی کوئی بہت ہو بہت ہو شاید سولہ برس کا سن ہو۔
دوسرے پرندہ پر تو نا نہین سکتا تھا۔ مگر ایک بات ہی
جان بخشی ہو تو عرض کرون اگر کسی بادشاہ یا وزیر کی آنکھ
اس زمانے مین حضور پر پڑتی تو بیشک آپ بھی کسی محل کے
نام سے مشہور ہو جاتین دشمنون کی آنکھون مین خاک وہ
شکل صورت پائی ہی حضور نے۔

قمرن۔ ای یہ میری تعریفین ہو رہی ہین۔ ادئی۔

مغلانی۔ کیا آپ اس قابل نہین ہین۔ واہ چندے
آفتاب چندے مہتاب۔

قمرن تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی۔ ہم ہین کیا۔

اتنے مین آواز آئی (ملائی کی برف) (ملائی کی برف کے)

قمرن تو خدا ہی سے دعا مانگتی تھین کہ اس نگین گھبرو کی
کی صورت دیکھین۔ مغلانی کو کسی بہانے سے ٹالا اور نیچے
ہو نچین اور اُسی مقام پر کھڑی ہو کر برف والے کو دیکھکر
مسکرانے لگین آج بھی شربتی کا گلنار رنگا ہوا انگرکھا
ڈانٹ کر آئے تھے گندھی کی دکان پر بیٹھ کر ٹکے کا مصالحے
کا تیل بھی بالون مین ڈالا تھا تنگے دار ٹوپی بھی سر پر
تھی کانوانی کی۔ اکا دکا بوٹیان چھوٹے تنگے کا قمی جوڑا بھی
پاؤن مین تھا گھنگھرو بھی چست کر سے ایک چادر بھی لپٹا ہوا۔

برف والا۔ (جھک کر سلام کیا) بجور۔

قمرن۔ ارے چپ موے گنوار۔ ہوے ہوے بول۔

برف والا بہت خوب (خوب) آج کی برف تو کھائیے

قمرن ۔ آواز سنتے ہی مین دوڑی آئی۔

برف والا۔ ہان ہجور کو ہمسے محبت ہوناہم بھی اسی کے بھوکے ہین کھدا وند (خداوند)۔

قمرن۔ کیا۔ اور سنو۔ ایڑی چوٹی پر صدقے کرون۔ اب یہ گھمنڈ ہوگیا کہ ہمکو اس موے ناچیز سے محبت ہی۔ جاکے گڑھیا مین منھ دھوآ۔

برف والا۔ اے ہجور (حضور) آدمی ہی سے آدمی محبت کرتا ہی۔ اسہ جیتا رکھے۔

قمرن۔ تو تو۔ آدمی ہی۔ ع۔

جیسے دھونسا نگوڑا نوبت کا

برف والا۔ اچھا تو ہجور پھر جونسا کیسا گرجتا ہی۔

قمرن۔ جو گرجتا ہی وہ برستا نہین۔

برف والا۔ سرکار کو کالپھیان دون گھڑا خالی کرا دیجے کھدا (خدا) ہجور کو سلامت رکھے۔

قمرن۔ اچھا دے جا مہری دیکھو ایک برف والا آیا ہی اس سے قلفیان لے لو۔

مہری جو دروازے کے قریب گئی اور برف والے کو سر سے پانون تک دیکھا تو آہستہ سے قمرن سے کہا۔ سرکار یہ برف والا کاہے کو ہی یہ تو کوئی۔ ذری آڑ سے دیکھیے تو کیا صورت پائی ہی۔

قمرن نے کہا ہان ہان برسون ہم دیکھ چکے ہین وہ دوسری مہری ساتھ تھی۔ ایمن ہی کیا۔ ہان ذرا مونڈا ہی ابھی۔

مہری بولی سرکار غجب کرتی ہو۔ یہ کہکر دروازے کے پاس سے کہا او لونڈے برف کی کلفیان نکال اسنے کہا بہت خوب مہری صاحب مگر سرکار تو گھڑا کا گھڑا لینے کو فرماتی ہین۔ حکم ہوا ہان ہان سب کھا ئینگے ملکہ بانکی دگانا اوپر سے نہین اترین۔ برف والے کا آدمی گھڑا لیکر دیوڑھی کی طرف سے لیگیا تو ادھر قمرن اکیلی رہگئی قریب بلاکر کہا مین صدقے اپنی تصویر تو اتروا کے ہمین دے دے کسی اچھے مصور سے اتروانا۔ دام ہم دینگے۔ اسنے کہا ہجور اپنی تصویر تو مجھے دین جیب سے تصویر نکال کر دیدی اسنے کہا اب مین جاؤنگا کوئی دیکھ نہ لے۔ کچھ سوچ کر قمرن نے تصویر واپس لی اور اسکو رخصت کیا۔

تھوڑی دیر مین چاندنی نامے ایک عورت انکی دگانا کے پاس آئی اور کان مین کچھ کہا۔ دگانا نے قمرن سے پوچھا۔ اے بہن کیا تم اتنی سادی ہنگلین کہ اپنی تصویر اس موے بے ایمان نٹ کھٹ کو دے دی۔ قمرن نے کہا نہین نہین دے دینے کو تو مین نے دے دی تھی مگر پھیر لی۔ یہ کہکر دھم دھم کرتی ہوئی دوسرے زینے سے نیچے کے کمرے مین گئی تو کیا دیکھتی ہی کہ دروازہ کھلا ہوا اور تصویر جہان رکھی تھی وہان سے غائب معلوم ہوا کہ دروازے کی کنڈی ڈھیلی ہی اور لوہے کی سلاخون کی راہ سے تصویر لیلے چلدیا۔ اوپر جاکر انھون نے بدحواسی کے ساتھ کہا بہن وہ تو چل دے گیا موا کیا جانے کس کس کو دکھائیگا۔

دگانا۔ وہ کہتا پھرتا ہی کہ اگر بیگم صاحب دس ہزار (روپیہ) دین تو پھیریت (خیریت) ہی نہین تو ہم نواب صاحب کو دکھا ئینگے اور جو جی مین آئیگا کہینگے۔

قمرن۔ اب مین کسکے آگے جاکے دکھڑا روون مغلانی سے تو ضرور ہی کہونگی۔ بی مغلانی۔

مغلانی۔ حاضر ہوئی حضور کیا حکم ہوتا ہے۔

قمرن نے گھبراہٹ کے ساتھ کیفیت بیان کی اور بڑا

خوف یہ تھا کہ اگر قادر یا محلے والون کے ہاتھ تصویر پڑجائیگی تو غضب ہی ہو جائیگا اور پھر قادر فوراً فوجداری مین نالش جڑدیگا ذرا نہین رُکیگا کہ زرا رُکے اور یہ عیش اور چین سب جاتا رہیگا۔ اور کیا کرایا خاک مین ملجائے گا۔

مغلانی — اُس برف والے کی عمر کیا ہوگی بیگم صاحب

قمرن — اے یہی ہمارا اتا سن ہوگا سولہ سترہ برس کا۔

مغلانی — اور شکل صورت کیسی ہی۔ کالا ہی گورا ہی۔

قمرن — نہین سانولا سانولا ہی۔ مگر بہت نمکین ہی

مغلانی — تو اب بڑا خیال یہ ہی کہ لوگ ہانڈ صفو باندھینگے

قمرن — اللہ کرے میرا وبال پڑے نگوڑے پر میرا تو بڑا بیری نکلا اب مین کیا کرون لوگو۔

مغلانی — بڑی بیڈھب ہوئی۔ مگر گھبرائیے نہین مین سوچ لون۔ آپ خاطر جمع رکھین۔

قمرن — کوئی آتا ہی یا اب کسی اور کے سامنے گانا پھوہی نکرنا جمین اور لوگ بھی ناٹ جائین۔

اتنے مین مہری آئی تو مغلانی ہٹ گئی۔ اور مہری سے کہا دیکھو نیچے تہ خانے کے پاس کوڑے کا ڈھیر لگا ہوا ہی اُسکو صاف کراؤ جاکے اُدھر قمرن اور اُنکی منھ بولی بہن اور چاندنی مین یون باتین ہونے لگین۔

قمرن نے کہا بڑا اُبل دے گیا وگانا ہوا چلتا کس طرح ہی نکلے کی طرح بل کھاتا ہوا۔ خدا سمجھے مونڈی کاٹے سے۔

وگانا — ہمنے تو پہلے ہی دن کہدیا تھا بہن تم سمجھین چلاپے سے کہتی ہین ہمنے ہمارا کہنا نہ مانا۔

قمرن — اے تو ہم یہ اُس موے کے ہتکھنڈے کیا جانتے تھے اور سوتیا ڈاہ اور چلاپا یہ سب تمھارا خیال ہی خیالی تھا

وگانا — ہمنے کیا پھل پایا تھا بہن جو تم پاتین۔

قمرن — اُسکی اجڑی برف کو آگ لگے اللہ کرے کیا جائے کس کس کو دکھاتا پھریگا۔

وگانا — (کان مین) کچھ آگا پیچھا بھی سوچتی ہو کہ ہوگا کیا ہی ہے کیسے چین سے نکالی جاؤگی۔ یہ چین ہر کوئی کو نصیب ہوسکتے ہین بھلا۔ مگر ایک کام کرو۔ بہت گھبراہٹ ہو تو دل ہی دل مین رکھو کاہے سے زمانہ بہت بُرا جاتا ہی بہت بُرا وقت آ لگا ہی۔ یہی جو نوکر چاکر ہین اگر اُنپر بات کھُل جائیگی تو یہی دباکے کچھ لے مرینگے بہن۔ ہو کس خیال مین تم۔ ذرا ہنسو بولو۔ جیمین انپر بات نہ چھوٹے۔

قمرن — کیا ہنسون بولون بہن۔ دل تو رو رہا ہی۔ اے بی مغلانی یہان آؤ تمھین کچھ گانا وانا بھی آتا ہی۔ کچھ گاؤ کہ دو گھڑی دل ہی بہلے

مغلانی — حضور بے تالی بے سُری جن گر حکم بجا لاتی ہون۔

جان تم سمجھتے نہین کیونکے ہو پیاری مرزا
کس طرح بھولے مجھے یاد تمھاری مرزا
مجھ دلجلے کو خدا نے دیا تم سا توسن
شکر ہی تم پہ مین سو جان سے اے مرزا

لاکھ پریون پہ شرف رکھتی ہی کمتی سچ ہون
آپ کے بوجے کی ہر ایک کہاری مرزا

قمرن — یہ مرزا کون تھے بی مغلانی (ہنسکر)

مغلانی — سرکار تو دل لگی کرتی ہین مجھ بوڑھی سے۔

قمرن — وہ جھپین بس معلوم ہوا کسی مرزا پر دل آیا تھا۔

مغلانی — پھر جوانی مین تو سب کا دل آتا ہی کوئی ایسی ہی موئی پگلی ہو تو نیک پار سانبی رہے۔

قمرن — کہی تو ہمارے دل کی اللہ جانتا ہی۔

وگانا — تم کیا کم اُدماتی مستانی ہو۔ ایک ہی بس کی گانٹھ ہو کاٹے کا منتر نہین۔ کیا جانے کتنے ہی گھر گھالے ہونگے۔

مغلانی

مغلانی — یہ تو عورت کے لیے فخر ہی حضور۔

راوی — ماشاء اللہ بیگم صاحب کو خوب راہ پر لا رہی ہو۔ قمرن بھی اس درجے کو تو پہونچ گئیں۔ اور ابھی دیکھیے کیا جانے کیا کیا ہوگا۔ جب ایسے لوگ پٹی پڑھانے والے اور بہکانے والے جمع ہوں تو کس طرح سے عورت نہ بگڑ جائے۔

بی قمرن سوچتی تھیں کہ یا اللہ میں کیا کروں اور درد دل کہوں تو کس سے کہوں۔ اس موے برف والے سے خدا سمجھے۔ بڑا نٹ کھٹ۔ ایک ہی کا بیان نکما۔ کیا جل دیکے تصویر لیگیا اللہ اس سے سمجھے اور اسپر ہمارا صبر پڑے مجھے یہ ہو کیا گیا کہ حلیمہ کھا گئی۔ اور ایسا چکمہ ہم سمجھتے تھے کہ تصویر تو ہمنے واپس لے ہی لی ہے۔ اب کاہے کا ڈر ہے۔ مگر میقلی یہ ہوئی کہ موے کے سیخوں کا خیال نہیں رہا۔ بس اسنے ہاتھ ڈال کے تصویر نکال لی اور لمبا ہوا۔ اور اب مزا دھکا تا ہے۔

اپنی منجھ بولی بہن کی طرف مخاطب ہو کر کہا ڈگانا جان اب بتاؤ تو ہم کیا کریں کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی ہے گو مگو کا معاملہ ہے۔ مگر پھر جو کچھ ہو گا دیکھا جائیگا۔ سنگ آمد و سخت آمد۔ ان کی ڈگانا نے کہا بہن اب بس ایک ہی تدبیر ہے۔ کچھ لے دیکے وہ تصویر اس موے پاجی سے واپس لو وہ بڑا نٹ کھٹ ہے۔ اللہ جانتا ہے اسکے کاٹے کا منتر ہی نہیں۔ وہ خدا جانے کیا کیا جل فریب کریگا اور کیا کیا جل دیگا۔ اچھے گھر بیٹا نہیں دیا ہے۔ اور کیسی چکنی چپڑی باتیں کرتا تھا کہ تو بہ ہی بھلی کوئی جانے تین پانچ کچھ جانتا ہی نہیں ہے مگر بس کی گانٹھ ہے۔ اللہ اس سے بھلے مانس کو سابقہ نہ ڈالے افوہ — ایک ہی موذی ہے۔

قمرن نے کہا بہن ہمارے جی میں تو آتی ہو کہ ہم تم دونوں صاحب سے صاف صاف کہدیں۔ یہ تو کبھی حشر تک نہیں کہینگے کہ ہمارا اسپر دل آیا تھا۔ ارے توبہ۔ ہاں یہ کہدینگے کہ وہ سیخوں سے ہاتھ ڈال ہماری تصویر اڑا لے گیا اور دور و دوڑ دھان رکھے تھے وہ بھی بیکار گیا۔

ڈگانا نے کہا کہ بس یہی ترکیب اچھی ہے۔ اگر نواب چاہیں تو دو سو جوتے اس موے پر پڑ جائیں وہ ہی کیا کیا بدی اور کیا بدی کا شور ہا۔ اسکی بھی کچھ اصل اور حقیقت ہے۔ یہ ہے کس کھیت کی مولی۔ تم اگر ذری بھی اشارہ کر دو تو چند یا موے کی گنجی کر دی جائے مگر میں جو کام کر و ذری سوچ سمجھ کر۔ ہاں دیکھو ایسا فعل انسان کو نہ کرنا چاہیے جسمیں بدنامی ہو۔ اور اس سے بڑھکر بدنامی اور کیا ہوگی۔ اور تمکو تو پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیے۔ کہ اگر تمھارے میاں کو معلوم ہوا کہ تم یہاں ہو تو تو بہ ہی بھلی ابھی ابھی تو نالش کریگا اور تم کو جانا پڑیگا۔ سرکار دربار سے کوئی لڑ سکتا ہے بھلا۔ کسکی مجال اور طاقت ہے۔

قمرن — بہن کھانا پینا حرام ہو گیا۔ میں کیا کہوں اب۔

ڈگانا — وہ بات ہی ایسی ہوئی مگر بادی چور ہے مزا۔

قمرن — دیکھتی کیا ہو جل دے کے تصویر غائب کر دی۔

ڈگانا — اللہ اس سے سمجھے۔ اسکا جنازہ نکلے موا کمبخت۔

قمرن — اور اب غرض پتا تا ہے کہ دس ہزار روپیہ دو۔

ڈگانا — جوتیاں کھائیگا موا۔ اب اسکا کیا علاج بتاتا ہے

قمرن — اور یوں اگر آتا جاتا تو ہمسے بہت کچھ پاتا۔

ڈگانا — ہاں ہاں کیا میں جانتی نہیں ہوں۔ یہ تو ہے ہی جب دل دیا تو مال کیا چیز ہے۔

قمرن — اب ہمسے تو لکا نہ ملیگا۔ چاہے جو ہو۔

ڈگانا — پانچ جوتے اور حقے کا پانی موا در گور۔

قمرن - ہی ہی نواب اگر نہین تو کیا حال ہو۔

دُگانا - حال کیا آگ ہو جائین بگڑ جائین۔

قمرن - بی مغلانی کے سوا اور تو کسی کو معلوم نہین ہے اور ہمین یقین نہین آتا کہ بی مغلانی کسی سے ذکر کرین۔ اس موئے برف والے سے اللہ سمجھے اور اُسپر ہمارا صبر پڑے کس مزے سے ہم یہان رہتے تھے اُسنے آن کے یہ گل کھلایا۔ اب کھانا پینا سب حرام ہو۔ نہ کھانا اچھا معلوم ہوتا ہو نہ پینا۔ اب مین کیا کرون میرے اللہ۔

دُگانا - ہین اللہ پر شاکر ہو بس ہر گھڑی اسی کی یاد رہے

قمرن - تم تو وہی بات کہتی ہو بہن جو۔

دُگانا - اللہ سے بڑھکر بھی کوئی ہو۔ اوئی تم بھی کیا باتین کرتی ہو۔ وہی بیڑا پار کریگا۔ بس۔

قمرن - اگر اُس مونڈی کاٹے کو پاؤن تو تکے تکے اڑاؤن بوٹیان نوچ نوچ کے چیلون کو دون۔

دُگانا - اچھا ذری بی مغلانی کو بلاؤ پکار لو۔

قمرن - اہی بی مغلانی ذری یہان تو آنا۔

دُگانا - ذرا ضروری کام ہی کچھ کہنا ہی۔

قمرن نے دگانا سے پوچھا کیون بہن ہم اپنی باجی سے کہین تو ہرج تو نہین ہی۔ کہا ضرور کہو اہ اُنسے بڑھکر کون ہی وہ درد و دکھ کی جیسی شریک ہونگی ویسا کوئی اور ہو سکتا ہی انکو ضرور بلاؤ اور اُنسے صلاح لو۔ اتنے مین نازو خود آگئین ڈولی سے اُترین اور پوچھا کہان ہین۔ کوٹھے پر آن کے کہا اہی آج یہ کیسا سناٹا پڑا ہے۔ اوئی کوئی بولتا ہی نہین۔ یہ بی مغلانی کہان ہین قمرن نے کہا باجی جان سلام بی مغلانی سو رہی ہین اُنکی طبیعت اچھی نہین ہی۔ آؤ آؤ۔ پوچھا اواب کہان ہین کہا نواب اپنے یارون دوستون مین ہونگے۔

دُگانا کی طرف مخاطب ہو کر نازو مزاج کا حال پوچھنے لگین وہ بہت محبت سے پیش آئین۔

نازو - مجازتو اچھا ہی - اہی کہان رہتی ہو۔

دُگانا - کیون یہ کاہے سے پوچھا تم نے۔

نازو - آج کتے دنون بعد دکھائی دی ہو۔

دُگانا - بجا ہی۔ تمکو اپنے مہراج بلی سے کہان فرصت ملتی ہی جو کسو سے ملو۔ ہم سب سُن چکے ہین۔

نازو - تمھارا سر۔ چلو بس ہمسے یہ باتین نہ کرو۔

دُگانا - (مسکراکر) اہی ہی اہی ہی۔ ذری سنبھلی ہوئی۔

نازو - جیسی تم آپ ہو ویسا ہی سب کو سمجھتی ہو۔

دُگانا - اب تمھارے دروازے پر تو کوڑا نہ رہتا ہوگا۔

نازو - کیا صفائی کے داروغہ کے پاس ہو اُنکے گھر بیٹھی ہو ہمسے یہ باتین کروگی تو ہم ایک کی دس سُنائینگے۔

دُگانا - اب مُنھ نہ کھلواؤ۔ مہراج بلی کو نہین جانتی ہو۔ کیا ننھی منی ہین۔

نازو - کون! کوئی ہوگا مو مہراج بلی مین اِلی بلی کو کیا جانون میری جوتی کی نوک سے۔

دُگانا - صورت تو ذری دیکھو اپنی جیسی ہوئی۔

نازو - اوئی - جیسی ہوئی - یہ کاہے سے۔ ارے تو بڑی شتا ہی۔ مین تجھے خوب جانتی ہون۔

دگانا - پوربان اور کچوربان اور مہین بھوگ تم خوب کھانے مین آتا ہوگا۔ میری سر کی قسم سچ کہنا۔

نازو - اب تم مٹوگی۔ یہ کیا واہی تباہی اول جلول بکتی ہو نہین ہو کیا گیا ہی۔ شرم حیا سب بھون کھائی ہی کیا

دگانا۔ شرماتی نہین اور اوپر سے غراتی ہی۔
نازو۔ (ہنسکر) یہ بہت ہوئی اور اوپر سے غراتی ہے۔
قمرن۔ اے کہان کا جھگڑا نکالا ہم تم کو گون مین بڑی دیر سے جھائین جھائین ہو رہی ہی۔
نازو۔ دیکھتی ہو اسنے مغز کھا رکھا ہی۔ واہی تباہی بک رہی ہی اسسے نہین معلوم کیا ہو گیا ہی۔
اتنے مین مہری نے عرض کیا حضور سرکار آتے ہین پوچھا نواب۔ کہا ہان۔ تھوڑی دیر مین نواب صاحب تشریف لائے۔
"بی نازو جان صاحب کو ہمارا سلام ہی" اب بڑا نہ مانو تو ایک بات کہون تم بھی ہمارے گھر بیٹھ جاؤ۔ کہان کا جھگڑا۔ نازو نے انگوٹھا دکھا کر کہا۔ اے ہٹو بھی۔ لو اور سنو ایک بہن تو تمکو دیدی اب کیا گھر بھر تمھارے حوالے کر دین۔ نواب صاحب کو یہ ادا اور تقریر بہت ہی پسند آئی "بی نازو جان صاحب آپ ہمارا مطلب نہین سمجھین مین نے یہ کہا کہ آپ بھی ہمارے گھر پڑ جائین حسین قمرن کا جی بہلے" قمرن تنک کر بولی جاؤ اب ہم نہین بولتے تمسے انکو تو کہتے ہو نازو جان بی نازو جان صاحب اور ہمکو خالی خولی قمرن۔ جاؤ بس اب ہم نہ بولینگے۔ ہمکو بی قمرن جان صاحب کیون نہ کہا کیا ہم مفت کے ہین۔ نواب صاحب نے گلے لگایا "بی قمرن جان صاحب آپ تو ذری ہی بات پر خفا ہو جاتی ہین" اتنے مین آواز آئی (دو ہیرامن توتے کا بچہ) سنتے ہی اٹھ کھڑی ہوئین۔ "مہری اسکو بلاؤ" ارے توتے والے اور توتے والے اب نواب صاحب ہان ہان کہ رہے ہین ارے یہ کیا غضب ہی یہ کیا ستم ڈھاتی ہو۔ از برائے خدا ذرا تو سمجھو یہ اتنی

غورتین جو نوکر ہین یہ کس لیے ہین خواہ مخواہ غل مچاتی ہین ایک مہری جاکے توتے کے تین بچے لائی تو بی قمرن کی باچھین کھل گئین اب انکو چرانے لگین چون چون چون۔ مول لے لو۔ چکانا دکانا نہین آتا۔ بس مول لے لو مہری نے عرض کیا سرکار دام دے دیے گئے حکم ہوا کہ آٹا گھول کے لاؤ۔ توتے کے بچون کو آٹا کھلانے لگین۔ اے مہری دودھ جاکے لاؤ۔ ایک روپیکا دودھ لاؤ جاکے۔ نازو نے ہنسکر کہا ایک روپے کے دودھ مین کیا ہوگا ایک اشرفی کا منگواؤ تنا۔
نواب۔ (ہنسکر) ہان اور کیا ایک اشرفی کا تو ہوگا
نازو۔ جی ہان اور کیا ایک روپے کا تھوڑا ہوگا۔
قمرن۔ بنائے بناؤ۔ روپیہ خرچتے ہوے جان نکلتی ہی
نازو۔ انکے دشمنون کی۔ کیا بکتی ہو واہیات۔
نواب۔ کہنے دو۔ انکی گالیان مرآنکھون پر۔
قمرن۔ یہی کہتے ہو کہ ہم پڑھے لکھے ہین گالیان کہ کوسنا گالی گلوچ کی ہمکو عادت نہین گالی ہوئی بیسواؤن کی۔
نواب۔ اہاہا۔ کیا خوشبو آئی ہی۔ کوئی کیوڑے کا پھول لیے جاتا ہی۔ شاید۔
قمرن۔ محلہ بھر بس گیا۔ کیا مہک ہی واہ واہ۔
مہری نے عرض کیا سرکار میان اختر آئے ہین کہا بلا لو میان اختر تشریف لائے مجرا عرض کرتا ہون حضور مزاج اقدس یہ اسوقت تو واللہ معلوم ہوتا ہی کہ کیوڑے کے جنگل مین بیٹھے ہین۔

اے گل اندام یہ خوشبو جو چلی آتی ہی
کہین عطار کے کیوڑے کا ترا باٹو ٹا

نواب صاحب نے اس شعر کی بڑی تعریف کی بھئی کیا کہا ہی واللہ۔ ہان کچھ اور شعر پڑھیے مزہ آگیا اسوقت اختر نے عرض کیا۔ ؎

کیا لون آئینے کا تا وان سکندر بیگم
چار آنے کا سوا شیشہ تھا ٹوٹا ٹوٹا

قمرن نے مہری کو حکم دیا کہ بوتل لاؤ۔ نواب صاحب مسکرا کر بولے یہ ستم ہو بس۔ اٹھکر ایک کمرے مین تشریف لیگئے قمرن اور نازو کو بلایا ایک چسکی لگا کر قمرن کے لب و رخسار سے چومے۔ اسنے تنک کر کہا اے مٹھو بھی واہ۔ جو بات ہو وہ نری گنوار پنے کی۔ لیکے ہونٹ چوڑ لیے پھر تو پینے کے سوا اور کوئی بات نہین نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر پھر پیشہ دستی کرنی چاہی تو وہ چمک کر الگ ہٹ گئی کہا پیٹ سے پانون نکالے ہین۔ ذری سنبھلے رہو۔ اتی بھی حیا نہین کہ باجی کے سامنے پیار کرتے ہین۔ پی کے پھر ہوش نہین رہتا واہ۔ ایک ہی چلو مین الو ہو جاتے ہین۔ اور اُس دن چھٹن صاحب اور مہاراج جلی کو ہنستے تھے آج یہ کیفیت ہی۔

نواب صاحب کے دل مین آئی کہ آؤ دو گال انکی دگانا سے بھی ہنس بول لین۔ پوچھا یہ عورت کون بھیجے ہی اسکو ہمارے پاس لاؤ۔ ہم اسکی صورت دیکھنے مانگتا ہی۔ قمرن نے کہا چپ رہو تم چلا جائے یہان سے۔

"دل اگر یہ صورت نہین دکھائیگا تو ہم نکال دیگا"

"تم کیا بچارا ہی ہم خود تم کو نکال دیگا۔"

"دیکھو ہم نواب صاحب بہادر ہی تم چپ رہیگا"

"دیکھو ہم بیگم صاحب ہی۔ نواب قمرن ہو"

اس فقرے پر نواب صاحب بہت ہنسے۔

کہا قمرن ہو کی ایک ہی ہوئی۔ اب آج سے ہمنے تمھارا نام ہی رکھدیا۔ قمرن ہو ہی کہا کرینگے۔ اُسنے کہا۔ برائی ہو بیٹیون کو نکتے ہو۔ تمھین شرم نہین آتی دگانا جان تم اندر چلی جاؤ۔ نواب صاحب دل لگی تو چاہتے ہی تھے فرمایا اے دگانا جانی ذری صورت تو دکھاؤ جان من۔ پانون تو گورے گورے دیکھ لیے۔

دگانا۔ صورت دیکھنے مین جمع خرچ ہوتی۔ صورت دیکھنا ایسا ہنسی ٹھٹھا نہین ہی۔

نواب۔ اچھا دو مولے دیتے ہین۔

دگانا۔ ککڑیان کھاؤ دو پیسے کی۔

نواب۔ اچھا ککڑیان بھی منگا دینگے۔

قمرن۔ (ہنسکر) اے مین کہتی ہون تمکو ہو کیا گیا ہی واہ بن ناحق کی چھیڑ خانی۔ خدا واسطے کو۔

نواب۔ دگانا جان۔ آؤ ہم تم کو گھر ڈال لین۔

قمرن۔ یہ آج سب کو گھر ہی ڈالے لیتے ہین۔

نواب۔ بلاؤ اپنی سب گیان کو سب کو تمھاری سوت بنا دینگے۔

دگانا نے کہا کیا عورتون کا پار پنیے گا۔ دو بہتہ ہین اور مردون کا کون ٹھکانا۔ نہ دس پہ بندہ نہ بیس پہ بندہ ہر دیگی چمچے۔ نواب صاحب نے پوچھا اچھا سچ بتاؤ تم پر کون مرتا ہی آج کل کوئی نہ کوئی تو پھنسا ہی ہوگا وہ بولی اے مجھ بڑھیا پر کیا کوئی مریگا۔ جوان ہوتی تو موے سیکڑون مرتے اور مرتے ہی تھے۔ راہ چلنا مشکل کا سامنا ہوجاتا تھا مگر مین بھی خوب گالیان دیتی اور کوستی اور برا بھلا کہتی تھی مگر مونڈی کاٹے غضب کے ہوتے ہین۔

پوچھا بھلا کبھی کسی کو تصویر دینے کا بھی وعدہ کیا تھا کیون دگانا سچ کہنا۔

تصویر کا لفظ سننا تھا کہ بس ستم ہو گیا قمرن کے ہوش حواس غائب۔ ہی ہی اب کیا ہوگا۔ نکالی کی نکالی جاؤنگی اور ذلیل کی ذلیل ہونگی۔

دُگانا بی مغلانی کا مُنھ دیکھنے لگین اور وہ اُسکا مُنھ تعجب یہ ہوا کہ یہ اسقدر جلد انکو کیونکر معلوم ہو گیا۔ نواب صاحب اُٹھکر ایک دوسرے کمرے مین گئے اور وہان بی قمرن بھی بُلوائی گئین۔

مغلانی ۔ یارے اللہ۔ رحم کرنا۔ تو ہی مالک ہی اِس وقت بچاری کی آبرو تیرے ہاتھ ہی۔

دُگانا ۔ اے بڑی بی کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی تبھین تو ضرور معلوم ہوگا۔

مغلانی ۔ تو بیوی بھلا مجھے کیون معلوم ہونے لگا مین بچاری نوکر آدمی اب مجھ سے کیا دل کا حال کہا کرتے ہین۔

نازو ۔ یہ اِنکو تصویر کا حال کیونکر معلوم ہو گیا دیکھئے اب کیا ہوگا کیون دُگانا۔

دُگانا ۔ ہمارے تو ہوش قابو مین نہین ہین اِسوقت میرا تو کلیجا دھڑک رہا ہی۔

نازو ۔ مجھے تو رہ رہ کے یہ خیال آتا ہی کہ یہ کیونکر خبر پا گئے اور کس سے سُن لیا۔

قمرن کے دل مین تو چور تھا یقین ہو گیا کہ نواب صاحب نے یہی پوچھنے کو بلایا ہوگا۔ حالانکہ اُنکے فرشتے خان کو بھی خبر نہ تھی اصلیت اِسکی یہ تھی کہ بی قمرن کی دُگانا نے ایک دفعہ نواب صاحب عاشق ہوے تھے پیغام بھیجا تو اُسنے آنے سے انکار کیا۔ مگر اپنی تصویر بھیج دی اور کہلا بھیجا کہ یہ تصویر دیکھ دیکھکر جلا کرو۔ کمرے مین جاکر نواب صاحب نے وہی تصویر قمرن کو دکھائی اور کہا اب جاکے ذرا جھپاؤ اپنی دُگانا کو

قمرن ۔ اے یہ تمھارے ہاتھ کہان سے آ گئی۔

نواب ۔ اب اِسکا حال تمسے پھر کہینگے۔

قمرن ۔ تو یہ کہیے آپ اپنپر بھی عاشق ہوے تھے یہان ہمکو معلوم ہی نہ تھا (بگڑکر) اب تمھارا اعتبار رہکو بالکل نہ رہا یہ جو حضور غائب رہتے ہین تو شاید کسی اور پر دل آیا ہی ہم تو دن دن بھر صورت دیکھنے کو ترسین اور آپ اور دن کی بلبل گرمائین۔

نواب ۔ تم سے تو کوئی بات بھی کہنا گناہ ہی۔ لے اب جاکے اپنی دُگانا کو جھپاؤ (پیار کرکے) پھر ہمسے خفا ہو لینا

قمرن ہنستی کھلکھلاتی ہوئی کمرے سے نکلی تو سب کے حیرت ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہی۔ ہم تو سمجھے تھے کہ مار پیٹ ہوگی۔ اور یہ ہنستی ہوئی نکلین۔ آتے ہی دُگانا کو تھپڑ دکھا کر سلام کیا اور کہا بڑی نیک پارسا بنتی تھین اور جتنی وہان لگی تھین سب سے کہدیا۔ دُگانا بہت ہی جھپین اور ناز و نے بنانا شروع کیا۔

قمرن کے میان قادر

قمرن سی شوخ و شنگ اور چلبلی پری چہم بیوی کی مفارقت سے اُسکے میان قادر کا بہت بُرا حال تھا جدائی کے صدمے سے نہین جاتے تھے کھانا پینا سب ترک کر دیا نون کی طرح تنکے چننے لگا تھا۔ ہر دم مصروف گریہ و زاری ہر وقت بکا و بین شیون و شین ہاے قمرن وائے قمرن دن رات بس یہی غُل مچایا کرتا تھا۔ ہر روز اُس کی خبر کو جاتا تھا ایک دن دیوار سے سر ٹکرایا تو سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا ایک دن ریل کی سڑک پر جاکر عین پٹری پر لیٹ رہا تاکہ ریل کے نیچے دب کے مر جاوے پہلے تو لوگون نے اسکو یہ سمجھا یا تھا کہ للتو اتنبولی۔ بھاگا لے گیا اور یہان تک اُلو بنایا کہ کانپور دوڑا دیا وہان مار پیٹ بھی ہوئی اور ذلت بھی اُٹھائی بعد کے

دو چار آدمیون نے کہدیا کہ وہ تو بھٹیارن ہوگئی سرا مین گئی ہو سرا مین بھی گیا ادھر اُدھر تلاش کی مگر قمرن تو محل مین تشریف رکھتی تھین سرا سے کیا بحث وہان سے بھی مایوس آیا۔ اُسکے دو ایک دوستون نے سمجھایا کہ یار تو تو تجھکو چھوڑکے چل دی اب تو کیون اُس کے پیچھے لٹو ہو اب وہ تیرے کام کی کہان رہی اب اگر وہ آکے بھی تو تو نکال دے تجھکو تو چاہیے کہ اُس کا نام بھی زبان پر نہ لائے اُسنے یہ دغا کی اور تو اُس کے واسطے اتنا بیقرار ہو بڑے شرم کی بات ہو مگر یہ اسقدر لٹو تھا کہ کسی کی نہین سنتا تھا اگر قمرن اُسکو ملتی تو لڑائی جھگڑا کیا سنی آدھی بات تک نہ کہتا اُس کو قمرن سے عشق تھا۔ دلی عشق مگر اس بیوفا کو نواب کا سا کہان ملتا یہان وہ باتین کہان۔ خلافی اور مہربانی اور پرستیدہ تمین اور محلدار اور سپاہی اور جاہرات اور زیور یہان کہان۔ یہان وہی لاکھ اور چوڑی ہاتی اللہ اللہ خیر صلا۔ کدرا کے ایک دوست نے اس سے کہا کہ یار اب ایک کام کرو نواب رونق جنگ کے گھر مین آتی جاتی تھی ایسا نہ ہو نواب ہی کی آنکھ پڑ گئی ہو کون تاجب (تعجب) ہو کدرا نے کہا یار تم بھی بے پر کی اُڑاتے ہو کہان نواب صاحب اور کہان کمرن (قمرن)۔

منّے ۔ ہاے ہاے ارے جالم (ظالم) شیکل صورت مجری چیز ہو یار۔

کدرا۔ نواب رونک جنگ ایسے آدمی ہی نہین ہین یہی تو کہتے ہین کہ ہیو کوف۔

منّے ۔ تم تو پاگل ہو کہنے لگے ایسے آدمی ہی نہین ہین ارے جالم کھوب صورت (خوب صورت) عورت کے سب گاہک ہوتے ہین۔

کدرا۔ تو رونک جنگ (رونق جنگ) کے کیا گھر پڑی۔

منّے ۔ اُنکے آدمیون سے چلکے ٹوہ لو چلو جری (ذری)

کدرا۔ تو ایک کام کرو۔ اپنے آپ نہ چلو سمجھے۔

منّے ۔ پھر کون جائے گا تم تو پاگل ہو۔ ابے چل ٹوہ تو لا سڑی کہین کا۔

کدرا۔ ہم امان کو چوڑیون کے بہانے بھیجین۔ ہو کہ نہین۔

منّے ۔ اچھا یہ کھوب سوچے یہی ٹھیک ہو۔

کدرا۔ امان چوڑیون کے بہانے جائین تو ٹوہ لین

منّے ۔ اُنکو سکھا پڑھا کے بھیجنا سالہ ہم سمجھادین

کدرا۔ نہین یار۔ اب ہم عورت کی طرف سے کھٹک گئے۔

منّے ۔ پاگل ہو کون تو اب اپنی ماں کا بھی اعتبار نہین رہا تجھے جنکا ساٹھ پینسٹھ برس کا سن ہونے آیا۔

کدرا۔ عورت کا جو اعتبار کرے وہ مٹری ہو بس۔

منّے ۔ یار تو کہتا سچ ہو مگر پانچون اُنگلیان برابر نہین ہوتین عورت عورت مین بڑا پھرک (فرق) ہو۔

کدرا۔ بھیا یہ چار پیسے کی آشنا ہو اور کچھ نہین۔

منّے ۔ تو اب اپنی امان کو بھیجو دیر نہ کرو۔

کدرا۔ امان امان ذری یہان آؤ۔ آئین۔

منّے ۔ یہ بوڑھی عورت ہو اس سے کچھ نہ ہوگا۔

کدرا۔ اچھا ہم اپنی بھابی کو بلاتے ہین مہتاب جاکے ہماری سالی ناجو کو تو بلا لاؤ۔

مہتاب ۔ اجی وہ باتین سناتی ہو۔ بڑا بھلا کہتی ہو

کدرا۔ تو جا تو کہنا کا دیر نے ابھی ابھی بلایا ہو۔

مہتاب ۔ جانے کو مین جاتی ہون مگر وہ آئیگی نہین

کدرا۔ آئے اور بیچ کھیت آئے نہ آنا کیا معنی۔
منّے ۔ ہان ہان جی کیون نہ آسکی آئے اور پھر آئے
مہتاب چنو کی جورو کے مکان پر گئی کہا کادر نے
ناجو کو بلا یا ہی۔ بوڑھیا نے پوچھا کیون بلایا ہی۔ کہا اب
یہ تو ہم کو نہین معلوم ہی مُل بلا یا ہی جرور کر کے کہا ہی
کہ ہمین ایک جروری کام ہی پوچھا ارے کچھ تمرن کا بھی
حال ملا ہی تمرن کہان ہی۔ تمرن ہائے تمرن۔ ارے
لوگو اب مین کیا کرون میری عمر بھر کی کمائی گئی گذری
اس کدرا سے اللہ سمجھے۔ ہائے اری میری بچی ارے
مین تیری صورت دیکھنے کو ترستی ہون۔ ہائے اب
مین تجھے کہان پاؤن۔ میری بچی کو کہان لے گئے
لوگو۔ اری تمرن تیری امی جان رو رہی ہی۔ ذرہ صورت
تو دکھادے۔ مہتاب نے اُسے ہمدردی کی آخر یہ ہوا کیا
کچھ سمجھ مین نہین آتا پہلے للتوا بچارے پر لوگون نے
تہمت لگائی تھی اب کیا جانے کس کس پر شک ہی اللہ
جانے کہان ہین اور کہان نہین مُل گئی کسی سے ساتھ ضرور
ہی۔ للتوا سے تو بڑے پینگ بڑھے ہوے تھے۔
اُسکی دُکان پر بھی جاتی تھی ساس نے ٹوکا مگر اُسنے
ایک نہ مانی۔ لونڈا اچھا ہی۔ بڑھیا بولی نہین بہن
للتوا کا جھوٹ ہی موٹ نام بدہی۔ اسکو کوئی باہر
کہین لیگیا ہی اور کوئی بھُلا کے لیگیا ہی ہائے ارے
اللہ مین کیا کرون مین تو کہین کی نہین رہی نہ دین کی نہ دنیا کی
ماما۔ ہیجو جو لکھا ہوتا ہی وہی ہوتا ہی۔
ضعیفہ۔ ہائے میری قسمت کیسی پھوٹی تھی لوگو۔
ماما۔ اور ایسی تو تھی نہین۔ یہ کیا ہوا۔
ضعیفہ۔ ہوا کیا کوئی بھُلا کے لیگیا ہائے ہائے
ماما۔ مرد کی صورت دیکھ کے [illegible]

مہتاب۔ کیا ہم نہین جانتے ہماری تو بہو ہی تھی ؎

دنیا دو رنگی مکانا سرا
کہین کھوب کھوبا کہین ہائے ہائے

تمرن کی ماں نے مہتاب کو تو باتون مین لگایا اور ایک
آدمی کو بھیجکر نازو کو بلوایا۔ نازو جو آئی تو مہتاب کو دیکھا
مہتاب نے کہا تمھارے بہنوئی نے تمکو بلایا ہی کوئی
جروری کام ہی۔ نازو اور مہتاب روانہ ہوئین۔ تمرن کی
سسرال پہونچین تو کدرا نے کہا بہن یہ ہم پر کیا جلم
ہوا۔ مگر اب تمنے کی رائے ہی کہ کرن سایہ نواب صاحب
کے گھر بیٹھ گئی ہون۔
نواب صاحب کا لفظ سنکر نازو کے چہرے کا رنگ
فق ہوگیا مگر اپنے تئین سنبھال کر بولی۔ کون نواب صاحب
نواب صاحب کون ؟ کدرا نے کہا نواب ڈنک ڈنگ
نازو۔ تمھاری بھی کیا باتین ہین۔ وہ بھلا چوڑی والی کو
گھر ڈالتے۔ ایسا ہو سکتا ہی بھلا۔
کدرا۔ ارے کون تاجب (تعجب) ہی۔
نازو۔ ای ہٹو بھی۔ کہان نواب صاحب کہان تمرن
منّے۔ تم جاکے ڈرہ تو لو۔ جری دیکھ بھال کرو۔
نازو۔ ہان ہان جانے کو مین جاتی ہون اچھا۔
منّے۔ جاکے پہلے تم نہ چھیڑنا۔ دیکھو کیا کہتے ہین
نازو۔ اوئی تو کیا مین نواب صاحب کے پاس
جاؤنگی مین تو محل خانے جاؤنگی۔
منّے۔ کیون کیا کچھ عیب ہی کوئی ہرج ہی۔
نازو۔ ای نہین۔ ہم لوگ مردون مین نہین جاتے۔
چوڑیان عورتین بیچتی ہین کہ مرد۔
کدرا۔ پھر ٹوکیون کرتی ہو۔ جنانے (زنانے) مین کہان
نازو۔ تمکو اس سے کیا۔ ہمکو جانے تو دو۔

نازو چمکتی ہوئی چلین - راستے مین للتوا تنبولی کی دکان ملی - نازو یہ کیا عجب ڈھاتی ہو - ہماری کھڑا بلی مُصیبت (مفت) ہوئی مجے (مزے) اور لوگ ٹوکین پیٹے جائین ہم - دس بارہ آدمی ملکے لڑنے آئے تھے - ہم اکیلے بھلا کیا بنا لیتے کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑی کمرن سے ہمکو محبت تو ہی - مُل سوا ایک مرتبہ کے اور کبھی جو گالون پر بھی ہاتھ پھیرا ہو تو قسم لو - تمکو سب حال معلوم ہی بن ناہک کو ہمسے بھڑ پڑے اور ہم انجان کیا کرین - اُپتاد (افتاد) آخر کچھ معلوم ہو اکہان گئی کہان ہی کدر اسالے سے وہ راجی نہ تھی یہ گھاگھڑا ہی وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہی اب تم ایک کام کرو نا ہمارے تم سچ مچ ہمارے ساتھ چلو - اگھر بار ہم تو ہمسے ہی ہیں نازو ہنسنے لگی - منھ بنوا جاکے ہم اور تیرے ساتھ چلین سوا بڈھا - بڈھے کے لفظ پر للتوا ہنس دیا اچھا پان کھاتی جاؤ - ایک عمدہ گلوری بنا کر للتوا نے نازو کو دی اور کہا اس گلوری کا مجا تو چکھو کمبوڑے کا بسا ہوا کتھا اور چھوٹی الایچی ہی چوگھڑے کی -

نازو - للتوا کہین تو پتا لگا کمرن کا -

للتوا - کس سے پوچھون - بڑا عجب ہی -

نازو - ہم آپ کسی کو صورت دکھانے کے قابل نہین رہے

للتوا - پھر تم اسکو کیا کرو - تمھارا کیا کسور ہو - جب عورت ہی بُری ہو تو کوئی کیا بنا لیگا -

نازو - ارے بُری سے خاک نہین چل سکتی وہ مثل ہی کہ رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے یہ ٹھیک ہی - عورت کسی کی ہوتی ہی سا ہی تو بہ - دوسرے توتے کی طرح آنکھین پھیر لین جانو کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی - ان نلون تیل ہی نہ تھا - مگر کمرن سے تو یہ امید نہ تھی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بھاگے کی دیکھا

للتوا نے کہا اب کاہے کو ہم سے بہت جھینپتا ہی آ کے ہمارے ہاتھ جوڑے کہ بھائی لوگون نے ہمین بہکا دیا تھا ہمارا ایمین کیا کسور ہی ہمنے کہا مرد آدمی انسان اپنی اکل (عقل) سے بھی کام لیتا ہی کہ نہین عجیب طرح کے آدمی ہو میان - کہنے لگا بھائی اب ہم کیا کہین تمسے - ہم پر تو بڑا گجب ہو گیا - کرن سی چور و ہاتھ سے گئی گذری اور آلو بھی بنے - سوا لگے -

نازو - لے اب ہم جاتے ہین للتوا دیر ہوگی -

للتوا - (ہاتھ پکڑ کر) ایک گلوری اور کھائے جاؤ - ایک تو مُصیبت (مفت) مین گلوریان کھاتی ہو

نازو - مفت مین کھاتے ہین سگورتا نہین ہی -

للتوا - گھورنا کیسا - ہمکو آپ گھورتین گھورتی ہین -

نازو - ای دُر موے در گور - ان کو گھورتین گھورتی ہین تجھ مین ہی کیا -

للتوا - ہی کیا اچھی کمرن کو بھگا لیگیا تھا -

نازو - ایڑی چوٹی پر صدقے کر دون -

للتوا - اور جی مین تو دعا مانگتی ہوگی کہ اللہ کرے للتوا گھر مین ڈال لے -

نازو - (دھول لگا کر) چلین اب پھر آئینگے -

للتوا - ایک دھول لگائی ہی اور رکھنا ایک دھول کے اوج (عوض) دو مچھیان لونگا بھولی کس کھیت کی مولی ہی

نازو - (دور سے) کیا لگا مچھلیان مچھلیان کسی مچھلی والی سے لے جا کے بڑا تنبولی کا وہ بنا ہی مچھیان لیگا -

نازو چمکتی ہوئی چلین تو راستے مین لوگ اپنے آوازے کہنے لگے کہ جی آج بھول پڑین - انھون نے پیچھے پھر کے دیکھا - دُر نگوڑے جان پہچان خالہ جی سلام دوسرے

آواز کسا۔ او چمکو۔ ای بی چمکو۔ انھون نے ادا کے ساتھ جواب دیا۔ چمکو تیرے گھر مین ہوگی۔ کسی نے ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ ادھر اؤ ٹھہر۔ جواب دیا۔ ہٹ تجھے خدا غارت کرے۔ مونڈی کاٹے راستہ چلنا مشکل کردیتے ہین۔ اب مین کس کس سے چومکھی لڑتی پھرون۔ ایک فقیر نے کہا مائی کچھ ہمکو دیے جاؤ۔ کہا سائین تم جو کچھ لائے ہو ہمارے ہاتھ دھرو۔ ہنسکر جواب دیا مائی ہمارے پاس کیا ہی۔ ایک لنگوٹا ہی۔ کہو وہ تمھاری نذر کرون۔

الغرض جس طرف سے نکل گئی قتل عام کردیا اسی طرح چمکتی ہوئی نواب رونق جنگ کے محل مین پہونچین بیگم صاحب نے قمرن کا حال پوچھنا شروع کیا کہو کہین پتا وتا لگا۔ ہمارے بہنوئی صاحب کی بھی اسپر آنکھ پڑتی تھی مجھ سے پوچھا یہ کون ہی مین نے کہا تمکو اس سے کیا غرض ہی مین کیا کہتی ہون تم کیا کہتے ہو۔ سوال دیگر جواب دیگر۔ مین نے ڈانٹ بتائی تو چپ ہوگئے۔ نازو نے بیگم صاحب سے کہا حضور قمرن نے ہمین کہین کا نہین رکھا دین دنیا دونون سے گئے گذرے۔ باہر کہین نہین نکلنے پاتی تھی صرف حضور کے یہان تو آتی تھی اور یہان کبھی نواب نے نظر اٹھاکر بھی نہین دیکھا۔ بات تک نہین کی۔ بیگم صاحب نے فرمایا ایک دن بس ہمارے بہنوئی صاحب کی نظر تو پڑی تھی مگر انھون نے کبھی نہین چھیڑا۔ قمرن کو توہم پہلے ہی سمجھ چکے تھے کہ اسکو کوئی رئیس امیر بھگا لیگا وہ رہ نہین سکتی تھی ہمنے تو ایسی شکل آجتک نہین دیکھی۔ آنکھ۔ ناک۔ گال چہرہ۔ منھ۔ ہونٹھ ہر عضو بے ساختہ بھلا ہوا کسی کی آنکھ پڑگئی بھگا لیگیا۔ مگر مین نے سنا کہ تم لوگ تلاش بھی نہین کرتے ہو اور نہ تم کو ملال ہوا۔ لوگ کہتے ہین سچ جھوٹ اللہ کو معلوم ہی اور یہ بھی مشہور ہوگیا ہی کہ چنوی کی چھوڑو کا خرچ اب بہت بڑھ گیا ہی پہلے سے کہین زیادہ خرچ ہی۔ یہ آخر آیا کہان سے کسی کسی کی تو رائے ہی کہ تم لوگون کے علم مین ہی مگر تم جان بوجھ کے چھپاتے ہو اور چین کرتے ہو نازو۔ ای حضور یہ سب جھوٹ ہی۔

بیگم۔ جبکا باپ اُسکا باپ۔

مہری۔ حضور ایسا نہین ہوسکتا۔ مان بھلا لڑکی کا برا چاہیگی۔

بیگم۔ برائی ہمین کیا ہی کسی رئیس کے گھر پڑگئی تو چین سے بسر کریگی۔ موے منھمار کے یہان کیا دھرا ہی انگارے اگر کسی لکھ پتی کے یہان ہی تو تو اچھی ہی اور جو کوئی شدا لیگیا ہی مفلس قلاش تو زندگی خراب کی تھوڑے دن رکھکر نکال باہر کریگا۔

تھوڑی دیر بیٹھکر نازو رخصت ہوئی قادر سے جاکے دھڑسے کہدیا کہ وہان کہین تیاہی نہین۔ سارے مین ڈھونڈھ آئی۔ قادر نے ٹھنڈی سانس بھرکر کہا۔ ہاے بڑا عجیب ہی اب کہان جاکے ڈھونڈھون۔ ہاے میری کرن مین کہان تلاش کرون اور یہ بھی ہم کہے دیتے ہین کہ وہ کھد (خود) اپنے آپ نہین گئی اسکو کوئی بہرا بھگا لیگیا کوئی اپنے لیے لیگیا ہو۔ کھواہ (خواہ) کوئی رئیس امیر کے لیے اب ہمکو کیا معلوم ہی مگر بہن وہ اپنے آپ نہین گئی۔

نازو بولی اب یہ تو مین اپنے آپ کہتی ہون اسمین کیا کرئی شک بھی ہوسکتا ہی۔ وہ بڑی پاک پارسا عورت ہی۔ مگر کوئی جل دے کے لیگیا در ہاے مین اب کیا کرون۔"

نازو۔ اب اسقدر ہلکان نہو۔

قادر یہان جان پر بنی ہی اور انکو دل لگی سوجھتی ہی۔ ہاے مین کیا کرون

نازو۔ ہارے تو رونے دھونے سے کیا ہوتا ہی۔ ذرا دل کو سنبھالو اور صبر کرو۔

قادر۔ تو جب دل بھی مانے۔

نازو۔ ہان پھر یہ تو بتی ہی۔ کل امی جان دن بھر رو یکین کہ ہائے قمرن تم کہان گئین۔

قادر۔ ہائے مکرن۔ بڑا جل دے گئین تم۔

نازو۔ اور ہمکو وہ دن تلک معلوم نہین۔

قادر۔ ہم تم دونون دھوکے مین رہے۔

نازو۔ وہ تو ہونا یہ تھا۔

قادر۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔

نازو۔ میرے کھاندان (خاندان) کا نام بدکر گئی اور عزت اور آبرو کو خاک مین ملا دیا۔

قادر۔ کیسا کچھ۔ مجھے تو کہین کا نہین رکھا نہ ادھر کا اور نہ اُدھر کا۔ اب مین اپنے ہمجنسون سے چار آنکھین برابر نہین کرسکتا۔ ہائے میرے خدا۔

نازو۔ اب مین جاتی ہون۔ دوڑ دھوپ کچھ کرو ہائے ہائے۔

دھر لیے گئے

چور چور لینا لینا جانے نہ پائے پکڑ لینا نکلجانے نہ پائے چور ہی چور محلے بھر مین غل مچگیا نیند سے لوگ چونک چونک پڑے ارے کیا ہی ارے کون ہی۔ چور چور۔ کہان کہان دیکھو بھاگنے نہ پائے۔ کسی نے چراغ جلا کر اپنی کوٹھری کو دیکھا کسی نے اپنی چھتون پر اِدھر اُدھر دیکھ بھال شروع کی گئے تین کہ بھونک رہے ہین سنتے ہی نہین تمام محلے مین چل پون مچی ہوئی ہی۔ ارے میان خیریت ہی۔ ایک پڑوسی نے کہا۔ ہان خیریت ہی منشی مہراج بلی کے گھر مین چور کو داخل پہلے تو حضرات ناظرین متحیر ہوے ہونگے کہ یہ چور صاحب کیسے ہان تشریف لیگئے تھے مگر اب سمجھ مین آگیا ہوگا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے ہان کیا واردات ہوئی وہ تو مسخرے کو داخل دفتر کرکے نازو کے گھر پہونچے اور یہان کا حال سنیے کہ اتفاق سے اُسی روز منشی مہراج بلی کی صاحبزادی اور داماد آگئے جیسے ہی میان مسخرے صاحب زینون پر گئے لڑکی فوراً غفلگیر ہوئی یہانتک تو مسخرے صاحب مزے مین رہے داماد نے اُٹھکر بندگی عرض کی۔ ایہ تو کوئی اور ہی ہی۔ اتنا کہنا تھا کہ مسخرے الدو کے ہوش حواس پتر ہوے آؤ دیکھا نہ تاؤ دوڑ کر بھاگے۔ داماد نے انکا پیچھا کیا اور زینون پر جھاکر ٹیٹوا لیا۔ چور چور۔ پکڑ لیا۔ گرفتار کرلیا۔ مسخرہ دُبلا پتلا آدمی اور لڑنے بھڑنے سے اسکو کیا سروکار پکڑے گئے۔ پہلے تو مہراج بلی کے داماد بجرنگ بلی نے اُنکو خوب گدیایا اور بعد ازان باہر لے گیا برقندازکو بلایا اور یہ گرفتار ہوے اب دروازے پر بھیڑ لگ گئی دو کانسٹبل آئے محلے کے سب لوگ جمع مگر مسخرے کی صورت سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ چور ہی۔ اب آپ کہین ہنڈیا پکنے لگی بھئی چور کی سی تو صورت نہین ہی۔

" یار صورت پر نہ جاؤ چور نہین تو کیا شاہ ہی۔

" شاید چور ہو۔ ہم جانتے ہین آشنائی ہی۔

" اجی ساٹھ باسٹھ برس کا سن ہوگا اسکا

بھائی صاحب چوری کرنا تو اسکی صورت سے ظاہر نہین ہوتا یہ کچھ اور ہی معاملہ ہی سمجھے صاحب۔

کانسٹبل۔ آپ کیا کرنے آئے تھے رات کو۔

مسخرہ۔ بھئی فال کھلانے آئے تھے سچ تو یون ہی

کانسٹیبل ۔ کیا فال کھلوانے! یہان کس سے فال کھلوانے آئے تھے ۔ یہ فرماتے کیا ہین آپ یہ تو نشی مہاراج بلی کا مکان ہی پھر فال کیسی یہان ۔

مسخرہ ۔ بس اتنی ہی چوک ہو گئی ۔ ذرا سی ۔

کانسٹیبل ۔ تو چلو چوکی پر ۔

مسخرہ ۔ بھائی صاحب مالک مکان کو آنے دو

کانسٹیبل ۔ یہ کیا کھڑے ہین آپکا کیا بیان ہی ۔

بجرنگ ۔ مین لیٹا ہوا اپنی ساس سے باتین کرتا تھا کہ ایک آواز آئی بعینہ یہ معلوم ہوا کہ میرے خسر کی آواز ہی مہری نے کنڈی کھول دی تو ایک صاحب تشریف لائے پہلے تو میری ——— خیر ۔ (راوی) (اب اس مقام پر یہ نہین کہتے کہ انکی زوجہ مقدسہ سسرے سے بغلگیر ہوئین خیر کہکے وہ بات چبا گئے) مین نے کہا کون ۔ بس مجھے دیکھتے ہی یہ بھاگا تو مین نے زینون کے جا کر انکو دبوچا ۔

کانسٹیبل ۔ اب بعضی بات کہنے کی نہین ہوتی ۔ انکی یہ جرأت کیونکر ہوئی کہ پرائے مکان مین بے جانے بوجھے دھس جائین کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی ۔

۱ ۔ (کان مین) یار معلوم ہوتا ہی مہاراج بلی کی جورو ہا ۔

۲ ۔ ہان ہان جی مجھ سے کیا کہتے ہو صاف ظاہر ہی

۳ ۔ ہم تو پہلے ہی سمجھ گئے تھے جی ۔ ہونہہ ۔ !!! ۔

۴ ۔ بھائی صاحب خدا بہ عورت سے بالا نہ ڈالے ۔

۵ ۔ ایک نہین چلتی ہی بھائی صاحب ۔ اب دیکھ لیجیے نا بھلا ممکن تھا کہ اگر پہلے سے سانٹھ گانٹھ نہوتی تو یہ اندر چلا جاتا ۔ لاحول ولا قوۃ ۔

بجرنگ بلی نے مسخرے کو واقعی ایسی تو دی ماردی تھی کہ اس بیچارے کا دل جانتا ہوگا ۔ مگر قلندر درویش پہلوان درویش ۔ اتنے مین نشی مہراج بلی صاحب گرتے پڑتے اور کوستے گالیان دیتے ہوئے تشریف لائے ۔ آئین ! بھئی یہ بھیڑ کیسی ہی ۔ ذرا تیز تیز چلے اور قریب آئے تو دیکھا کہ پولیس کے لوگ بھی کھڑے ہین اور مسخرہ بھی موجود کر کے دیکھتے ہین تو بجرنگ بلی بھی موجود اب یہ سمجھ گئے کہ بجرنگ نے مسخرے کو گرفتار کر لیا اور پولیس والے موقع وار وارات پر آ گئے ۔ یہ الٹے پانوؤن بھاگے اور دوسرے راستے سے مکان کو گئے انکی بیوی نے کہا تم خوب وقت پر آ گئے ۔ ایک چور آیا تھا ۔ وہ تو کہو یہ آ گئے تھے بجرنگ بلی نے پکڑ لیا ۔ بیوی کی باتون کا جب انھون نے جواب نہین دیا تو وہ جھلائین ۔ کہا یہ پکڑے کیا آدمی ہو اسی باہر جاؤ وہان کی چوکی کے سپاہی آئے ہین اس موئے چور کو دھر اؤ ۔ اب وہ دھر اکیا دین خود ہی تو بھیجا تھا دھر وا کسکو دین مگر اتنی نشی مہراج بلی لگدھون کے قبلہ گاہ احمقون کے پشت پناہ تھے غضب خدا کا ایک اجنبی آدمی کو اپنے گھر مین بھیجدیا اور جو رو گھر مین موجود ۔ اور طرہ یہ کہ بڑے شکر گزار ہوئے شکریہ بھی ادا کرتے جاتے ہین کہ بھئی کیا تدبیر بتائی ہی اس نے پوچھا کہ آپ کی بیوی تو افیم نہین کھاتی ہین فرمایا افیم کا کیا ذکر ہی چنڈو تک تو پیتی نہین ۔ مگر پھر گریز کی اور کہا کہ بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو مجھے نہین معلوم اس کا حال خدا جانے مجھے کیا اسکی فکر رہتی ہے ۔ مین ایسی ایسی باتون پر بھی غور نہین کرتا کہ دیکھون بیوی کیا کرتی ہین خلاصہ یہ کہ کل بیوی کا چھٹا مہراج بلی صاحب نے چیخ کر فخر سے کہ سنایا مکان پر پہونچ کے آواز دے کر مہری کو بلوایا خود الگ ہٹ گئے اور مسخرے کو گھر مین بھیجدیا یہان انکی استقدر

مرمت ہوئی کہ تمام عمر جیتے زندگی ہیرم دہر لحظ کبھی انکو نہ بھولیگی اور علاوہ برین پولیس کے سپرد کردیے گئے مگر خیر چاہے جو ہوا کم سن عورت کو اسکے میان کے سامنے گلے تو لگایا یہ کیا کم ہی۔

خیر اب آپ بیچے نہین اترتے کچھ سوچ سوچ کے شرائے جاتے ہین مہری نے بجرنگ بلی سے کہدیا کہ (داوئی تون آئے گئے) بجرنگ بلی نے انکو آوازدی۔ راب الا کمالہ جاناپڑا کانسٹبل نے بندگی عرض کرکے کہا یہ کون ہین صاحب ایک بجے کے وقت یہ آپکے یہان آئے تھے ساتھ ستر برس کا سن ہی اور تو کسی امر کا گمان ہو ہی نہین سکتا۔ مگر چور بھی انکو نہین کہہ سکتے۔

مہراج بلی چھپے ہوئے تو تھے ہی۔ کہنے لگے یہ ایک بجے کا ہے واسطے آئے۔ اور کیونکر آئے کہا دروازہ کھلوایا چلے گئے۔ مہراج بلی بگڑ کھڑے ہوئے۔ ہرگز نہین ہو نہین سکتا بالکل غیر ممکن ہی معلوم ہوتا ہی محلے والون کو اس پیر مرد سے عداوت اور دلی عناد ہی سب نے ملکر اسپر مقدمہ قائم کردیا ہی اور ہم ہرگز اسکا اجازت دینے نہین سکتا کانسٹبل کا ہے واسطے کوتم لوگ بولا اسے چہ این غل غپاڑہ بھیڑ بھڑکا بس رمن نالکار رسیاہ خلائق شدہ است خود خودخانہ برود۔ (یعنی اپنے اپنے گھر جاؤ) کانسٹبل نے کہا آپ یہ کیا اندھیر کرتے ہین یہ صریح آپکے مکان مین پکڑا گیا۔ داماد نے آپکے اسکو گرفتار کیا محلے والون سے کیا مطلب ہی یہ چور ہی اسپر رحم کرنا کیسا چلو چوکی پر

منجھے نے کانسٹبل کی خوشامد کی بھائی ہم چور نہین مین بابا۔ از برائے خدا ہمکو چھوڑ دو۔ ہم دھوکے سے اسی مکان مین چلے گئے افیم کی پینک مین تھے۔ ہم بڈھے آدمی ہین آج مرے کل دوسرا دن۔ پھر کیون جبر کرتے ہو غشی مہراج بلی نے بھی اسکی تائید کی۔ میان ہم اور یہ دونون ایک ہی سرکار مین جاتے آتے ہین۔ یہ نواب محمد عسکری صاحب کے دربار مین نوکر ہین اور مین بھی وہان آتا جاتا ہون یہ میرے پاس اکثر آتے رہتے ہین۔ دھوکے سے اندر گھس گئے کانسٹبل نے کہا اچھا جیسی رائے ہو ہمکو کیا۔ ہمکو کہیے تو ہم پھر تو انکو چوکی پر دیکھین اور صبح کو چالان کردین سزا ہو جائیگی محلے بھر مین غل مچانا اب اسکا چھوڑ دینا بڑی غلطی ہی آئندہ آپ کو اختیار ہی۔

بجرنگ۔ اجی تم چوکی پر لے چلو ایک نہ سنو۔

مہراج۔ نہین صاحبزادے یہ میرا یار ہی۔

بجرنگ۔ (اپنے دل مین) اچھے اچھے آپکے یار ہین سر کاٹ ڈالون مردود کا۔

راوی۔ انکی بیوی کو گلے لگا چکا ہی نا۔

منجھہ۔ ارے بابا مین چور نہ چور کا پڑوسی۔

بجرنگ۔ مگر یاد ہی تو کرتا ہوگا۔ بات تیرے کی۔

منجھہ۔ تھوڑا سا پانی پیونگا۔ پیاسا ہون۔

مہراج۔ مین لاتا ہون (مٹی کے ایک آبخورے مین ٹھنڈا پانی لائے) لو بھئی پی لو۔

کانسٹبلون نے اپنی اپنی راہ لی محلے والے جاکے سو رہے۔ چڑا گلیجو نے خدا خدا کرکے نجات پائی اور توبہ کی کہ آئندہ ایسی حرکت نہوگی۔ اب سنیے کہ مہراج بلی اور انکی بیوی مین جو تاچلا کہ تم نے کیون اس چور کو چھوڑ دیا۔ فرمایا یہ ایک قصہ طلب بات ہی۔ کہا معلوم ہوتا ہی اسکی کسی لڑکی وڑکی سے تم سے کچھ ہی جبھی چھوڑ دیا۔ مین ناراض ہون بہت بری حرکتین ہین تمھاری بھی پچھتاؤ گے۔

مہراج۔ سب جھوٹ بات ہے بالکل

غلط۔ یہ خواب اور خیال ہی تھا را بس۔ ع

ماراچہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

راوی ۔ اے سبحان اللہ۔ کیون نوشی مہراج بلی صاحب۔

بجرنگ ۔ آخر یہ تھا کون مردود۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا بڑے افسوس کی بات ہی۔

مہراج ۔ بابلے من۔ فرزند ارجمند من۔ این دوست صادق مست و یار شاطر نہ بار خاطر۔ فہمیدی سانچہ شد شد۔

اب سنیے کہ دوسرے روز نواب محمد عسکری کے ہان جو دربار گرم ہوا تو کسی شخص نے کہا خداوند اڑتی سی خبر سنی ہی کہ چڑا گلیخرو کسی علت مین پکڑے گئے ہین۔ ذری خبر تو منگوائیے رونے کو حکم ہوا جاکے خیر و عافیت تو دریافت کرو وہ تھوڑی دیر مین مسخرے کو ساتھ لیکر آیا مسخرے نے آتے ہی کان پکڑنے شروع کیے۔

توبہ توبہ۔ حضور تو بہ کی۔ ہی ہی خداوند غضب ہی ہوگیا حضور شیر کے مُنہ سے نکل کے آیا ہون۔ ستم کا سا سنا تھا مگر اللہ نے بڑا فضل کیا اور بچا لیا۔ اُف نہین تو کہین کا نہ رہتا۔

پوچھا بھئی کچھ کہو گے بھی۔ کہا خداوند نوٹ لوٹ جائیے گا والدہ دربار اُلٹ جائیگا۔ مین کیا عرض کرون آپ سے بس ٹوٹن کہو تو بجائیے گا کیفیت ہوگی۔

خداوند یہان سے مہراج بلی صاحب کے ساتھ غلام بھی شب کو گیا تھا۔ نواب صاحب نے کہا ہان یاد ہی۔ کہا حضور کہنے لگے کہ نازو نے بلوایا ہی اور بگڑ گیا ولوایا کسی نے نہ تھا۔ آپس ہی کا فقرہ تھا یار دن کا مجھ سے کہنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو دل نہین مانتا اور جاتا ہون تو بیوی کا خوف ہی کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے مین نے بیوی کا سن کر دریافت کیا تو فرمایا مجھ سے چھوٹی ہی۔ اس فقرے پر کل حاضرین دربار ہنس پڑے۔

نواب ۔ سلاحول ولاقوۃ کیا بے شعور آدمی ہی۔

ممن ۔ گنوار کا لٹھ۔ عقل سے تو سروکار ہی نہین ہی۔ واللہ ایسا آدمی کم دیکھنے مین آیا ہوگا۔

دارو غہ ۔ مجھ سے چھوٹی ہی۔ لاحول ولاقوۃ

ممن ۔ تم ہنس دیے ہوگے تو شرما کے ضرور ہوگے۔

مسخرہ ۔ آپ بھی نرے چونچ ہین۔ ارے مان سنتے تو معاملہ نہ بھر بھنڈ ہوجاتا۔

نواب ۔ اچھا صاحب پھر کیا ہوا۔ یہ تو بڑے مزے کی دل لگی ہوئی۔ واہ چڑا گلیخرو۔

مسخرہ ۔ مین نے پوچھا صورت شکل کیسی ہی فرمایا بس بعینہٖ جیسی وہ امین آباد کی ساقن۔

اسپر پھر قہقہہ پڑا اور لوگ لوٹنے لگے۔

مسخرہ ۔ پوچھا افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین۔ آپ کی بیوی فرمایا افیم کا کیا ذکر ہی چنڈو تک تو پیتی نہین اور بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو کیا معلوم۔

اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا۔

مسخرہ ۔ مین نے کہا اسوقت جو آپ جائینگے تو دروازہ کون کھولیگا۔ فرمایا۔ مہری۔ بس گنڈی کھولتے ہی وہ بھاگ جائیگی کیونکہ جوان عورت ہی۔ مین گنڈی بند کرکے اوپر جاکے سو رہونگا۔ مین نے پوچھا آپکی بیوی کے ساتھ سوتا کون ہی پہلے تو چراندے ہوے۔ اور جھلا کر بولے آپ کی بیوی کے ساتھ کون سوتا ہے مین نے کہا میری بیوی کے ساتھ میری لڑکی سوتی اب ذرا ٹھنڈے ہوے تو مین نے کہا ہماری صلاح تو یہ ہی کہ تم دروازے پر سے آواز دو امہ میری لڑکی ہی ہم اندر

لگس جائینگے اور تڑکے گجرم چلدینگے فوراً راضی ہوگئے۔
نواب۔ این انہین نہین۔ ایسا پاگل نہین ہی۔
داروغہ۔ خداوند اُس سے کچھ بعید نہین ہی۔
مسخرہ حضور سُن تو لین مین جو کہتا ہون۔ بڑا نفیحتا ہوا۔
کیا عرض کرون خداوند۔ وہ تو چیت ہوے اور بندہ وگلہ مکان کے اندر۔ اتفاق سے مہراج بلی کا داماد آیا ہوا تھا اُنکی لڑکی اُٹھکر مجھ سے بغلگیر ہوئی وہ سمجھی کہ مہراج بلی ہین اُنکا داماد جو اُٹھا کہا کون۔ کون کا کہتا تھا کہ بندہ بھاگا اور وہ میرے پیچھے زینے پر اُسنے مجھے آکے پکڑا اور استقدر مارا کہ ہڈی پسلی ہی جانتی ہی۔ اور پولیس کو بلوایا۔ اب مین چور بنا ہوا کھڑا ہون محلے کے کچھ لوگ بھی جمع ہوگئے۔ چور چور سب نے غل مچانا شروع کیا اب کوئی تو کہتا ہی چور ہی۔ بھئی عورت سے برستا ہی اور کوئی کہتا ہی نہین۔ چور نہین ہی یہ کچھ اور ہی بھید ہی۔ معلوم ہوتا ہی آشنائی واشنائی ہی۔ کسی نے کہا نہین جی چوری کرنے آیا تھا بوڑھا آدمی ہی۔
نواب۔ لاحول ولاقوۃ بڑا نفیحتا ہوا۔
ممن۔ در اصل چور بنگئے گھر مین گرفتار ہوے۔
نواب۔ لاحول ولاقوۃ مگر یہ مہراج بلی استقدر پاگل ہی۔ کیا معنی عقل چھو ہی نہین گئی ہی توبہ توبہ۔
مسخرہ حضور میرا بڑا شکریہ ادا کیا کہ کیا تدبیر بتائی ہی۔ بس خداوند ادھر تو در دادر چوٹا۔ اُدھر پولیس کا خوف۔ اتنے مین مہراج بلی آگئے پولیس والے چوکی پر لیجاتے تھے اور اُنکا داماد جلا ہوا کہ جورو پٹ گئی تھی مگر مہراج بلی نے بچالیا دل مین تو چور سمجھا ہی کہ خود کرو راجہ علاج سمجھا بجھا کر پندرازون کو رخصت کیا۔ اور بندۂ درگاہ بزار خرابی گھر آئے خداوند استقدر

ڈر رہا ہی کہ غلام کیا عرض کرے اب سے آئے گھر سے آئے۔
نواب۔ مگر وہ یہ مہراج بلی بھی یادگار ہین۔
ممن۔ دوسرا تو ایسا نہین پیدا ہوا ہی۔
داروغہ۔ اب کوئی شخص اپنی جورو کے پاس دوسرا مرد کیون بھیجنے لگا۔
ممن۔ لاحول ولاقوۃ خیر میان گلے تو لگالیا۔ یہ کیا کم ہی۔
مسخرہ۔ اجی اُلٹی باہین گلے پڑین اور۔
نواب۔ اور تمکو بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی ہنسکر تم والا مانتا ہون واہ رے مہراج بلی۔ میان کسی کو بھیجکر ذرا منشی مہراج بلی کو تو بلواؤ کہو بلایا ہی۔ جلدی چلیئے بھئی عجیب قطع کے آدمی ہین۔
مسخرہ حضور پہلے آپ نہ ذکر فرمایئے گا۔
ممن۔ ہان دیکھیے کچھ کہتے ہین یا نہین۔
مسخرہ۔ مین جانتا ہون نہین کہینگے آپ سے۔
ممن۔ اجی وہ ایک ہی بھیا ہین ضرور کہینگے بغیر کہے تو انکو چین نہ پڑیگا۔
اب سنیے مہراج بلی صاحب مسکراتے ہوے نواب صاحب کے دربار مین تشریف لائے۔ نواب صاحب اور حاضرین مجلس نے صاحب سلامت ہوئی۔ نواب صاحب نے کہا بھئی مسکراتے کیون آتے ہو۔ فرمایا عرصے کے بعد آپ کو دیکھا بے اختیار ہنسی آگئی۔ پر بھئی مہراج بلی ارے یار تمھاری بیوی کا سن کیا ہوگا بھلا۔ مہراج بلی نے جمائی لی۔ کہا اجی کچھ ہوگا بھی مگر تا ان خوب یاد آیا۔ ارے یاران یتم لوگون کو کیا سوجھتی ہی کہ خواہ مخواہ ایک شخص کو پریشان کرتے ہو۔ مین نے تمھارا کیا بگاڑا ہی۔ بے شبہ تمنے مجھے استقدر

حیران کیا کہ الامان - مین دوڑا ہوا نازو کے یہان گیا اور وہان مجھے معلوم ہوا کہ نازو نے مجھے نہین بلوایا تھا - یہ سب آپ لوگون کی شرارت تھی - یار اُس وقت مین نے تم سب کو گالیان دین اور سیکڑون صلواتین سنائین کہ خدا تمکو غارت کرے تمنے مجھے دوڑا کر مار ڈالا —

ایک ہی شریر النفس ہو نواب صاحب نے اپنی لاعلمی ظاہر کی - کیسی نازو اور کیسے آپ کچھ پاگل ہوے ہو یہان تو نازو کا ذکر بھی نہ تھا - مہراج بلی جھلا گئے - آپ کی ایسی تیسی صریح آدمی نے آن کے کان مین کہا کہ نازو کا آدمی آیا ہی آپکو بلایا ہی اور تمنے خود کہا کہ لو اب تو جین لکھتا ہی اور ہم جو وہان جاتے ہین تو سناٹا اور اوپر سے کہتے ہو کہ کیسی نازو اور کیسے تم - نواب صاحب مسکرائے - یار کچھ یاد تو آتا ہی مگر ہمنے والدہ کا کہنہ نہین دیا - یہ کسی اور کا نقرہ ہوگا - مہراج بلی بگڑے - نواب صاحب خدا گواہ ہی مین دوستی کے سبب سے بولتا نہین ہون ورنہ والدہ جیسکو کہو پولیس کے سپرد کردون - مگر مین صرف بھل نسی کے لحاظ سے خاموش ہون ٹکر ٹکر دیدم دم نہ کشیدم کہون کس سے اور سنون کس سے ؎

گفتہ گفتہ شد دلم سیار گو
در شما تن ہم نشد اسرار جو

راوی - صرف اچھا کیا شعر کے بھی بھتیرے بگاڑ دیے

ممن - کل رات کو یہ آپ کے دروازے پر بھتیرا کیسی تھی

مہراج - (جھینپکر) بھیڑ - ایہ بھیڑ کیسی بھئی -

ممن - بہت سے لوگ جمع تھے اور پولیس کے لوگ بھی تھے -

مہراج - (گھبراکر) غلط ہی - پولیس سے کیا بحث ہی -

ممن - سارے صاحب کل رات کا ذکر ہی مین نے خود دیکھا

مہراج - ساد ہو - لاحول ولاقوۃ - ہمارے پڑوس مین ڈاکٹر صاحب رہتے ہین اُنکے ہان شادی تھی وہی سب لوگ جمع ہوے تھے -

نواب - (مسکراکر) ارے یار کل ایک شخص کے ہان چور کو دا تھا معلوم نہین کہ کیا ہوا -

مہراج - (بات کو ٹال کر) بھئی کچھ شعر وشاعری ہو -

مسخرہ - ہان حضور غلام کا بھی جی چاہتا ہی - ؎

کودا کوئی گھر مین ترے یون دھم سے نہ ہوگا
جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا

اور سب تو ہنسنے لگے مگر منشی مہراج بلی کہ گول آدمی تھے ذرا سمجھے کہ یہ شعر کیون پڑھا گیا -

نواب - بھئی اچھا شعر کہا ہی - دھم سے نہو گا -

ممن - حضور سنا کل کسی کے مکان مین چور بیٹھا تھا اور بڑا جھگڑا ہوا منشی مہراج بلی صاحب آپ نے تو نہین کچھ سُنا یہ کس کے گھر مین کودا تھا -

مہراج - (سمجھ گئے) ہم نہین جانتے ہوگا کوئی -

نواب - ارے یار مہراج بلی تمھاری بیوی کا سن شریف کیا ہی - بڑھیا ہو گئی ہونگی -

مہراج - بڑھیا ! ہون نہ جی وہ آپ ایسے جوانون سے ٹانٹھی مین کہنے لگے بڑھیا ہو گئی ہونگی پرسون ہی کا ذکر ہی کہ ہینگ سونٹھ منگوائی تھی سو بھائی صاحب پورا اٹھا اُنے آنگن سے اُٹھا کر رسوئی مین رکھ دیا -

نواب - بھئی مبشک بڑا کام کیا اور بڑی شہزوری دکھلائی مگر سن تو بہت ہوگا - کمال کیا -

ممن - شریف زادیان ایسی ہی ہوا کرتی ہین -

مسخرہ - حضور ایک دفعہ منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی نے

ہاتھی کا پاٹھا اٹھا لیا تھا۔

مہراج ۔ واللہ ابھی مجھے نہین معلوم ہو واللہ۔

نواب ۔ یار اُنکی بڑی تعریف سُنی ہو کہ بڑی لائق آدمی ہین اور سُنا ہو کہ خوبصورت بھی ہین۔

مہراج ۔ (لاکڑ کر) ہونہہ! خوبصورت! ارے خدا کی قسم وہ جو آغا یسر کی سرا مین مشہور بھٹیاری ہی کیا نام ہو اسکا۔ یاد نہین آتا۔ لاحول ولاقوۃ۔ ارے میان وہی۔ توبہ۔ وہ مشہور بھٹیاری جی۔ بھلا سا نام ہے۔

ممن ۔ ہان مین سمجھ گیا مدارو کو کہتے ہین آپ۔

مہراج ۔ مدارو مدارو۔ بس مدارو مین اور اُنمین کوئی فرق نہین ہو۔ بالکل ایک۔

ممن ۔ مدارو تو بیڑن تھی اب بھٹیارے کے گھر پڑ گئی ہو مگر اچھی صورت ہو واللہ۔

مہراج ۔ اجی وہ مہترانی سہی مطلب تو بشیہ سے ہو۔

راوی ۔ خدا کی مار تیرے اوپر پہلے تو بشیہ ہی تھی امین آباد کی ساتن سے اب بھٹیاری اور بیڑن سے

نواب ۔ کیون بھئی تمھارے یہان افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین۔ سنا ہو کچھ شغل۔ تھوڑا تھوڑا۔

مہراج ۔ نہین بھئی چنڈو تک تو پیتی نہین۔

نواب ۔ چال کیسی ہو آپکی بیوی کی بھائی صاحب۔

مہراج ۔ کس سے مثال دون۔ اہاہا ابھی خوب یاد آیا دیوانی کی کچہری مین ایک چھوکری ہو جو چلمین بھر بھر کے پلاتی ہو۔ بس بعینہٖ اُسی کی سی چال ہو فرق فقط اسقدر ہے کہ وہ چھوکری ابھی چال سیکھتی ہو اور ہماری بیوی کھیلی کودی ہین۔

نواب ۔ سنا ہم کیونکر دیکھین بھلا ایک نظر دیکھ سکتے ہین کیون منشی مہراج بلی صاحب۔

مہراج ۔ بھائی صاحب ہم ذکر کرینگے مگر وہ منظور کرینگی اور بھئی سوچو تو کیونکر منظور کرین۔

نواب ۔ کیا آدمی ہو بھئی ارے میان دور سے دکھانے مین بھی بخل ہو۔ لاحول ولاقوۃ۔

مہراج ۔ اچھا مین دریافت کرون بھائی صاحب بعزت آبرو کی بات ہو ہان دیکھو جھوٹ کیون بولین

ممن ۔ یہ کیا چپکے چپکے مسکوٹ ہوتی ہو۔

مسخرہ ۔ ہائے مرا۔ اُف حضور درد نے مار ڈالا

نواب ۔ یہ درد کیسا۔ کیون خیریت تو ہو۔

مسخرہ ۔ خداوند کل بہت پٹا۔ خوب ہی مارا گیا۔

ممن ۔ کیا کیون کسی کا مال چُرایا تھا۔

مہراج ۔ اچھا اب رخصت ہوتا ہون کل آؤنگا۔

نواب صاحب نے اُنکا دامن پکڑ لیا۔ کہان چلے کہان۔ آمدن بہ ارادت رفتن باجازت۔ کیا دل لگی ہو کہنے لگے اب رخصت ہوتا ہون ٹھیرو دو گھڑی دل بہلاتے ہین باتین کرتے ہین بھاگے کہان جاتے ہو مہراج بلی رسیان نڑا کے بھاگے جاتے تھے مگر نواب صاحب نے زبردستی بٹھایا اور کہا آج ہمارے پاس ایک پولیس کے سب انسپکٹر آئے تھے انھون نے ہم سے بیان کیا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے گھر مین کل ایک چور کود آیا تھا۔ نواب صاحب یہ بیان کر رہے تھے کہ مسخرے نے یہ بات کاٹی اور کہا حضور غلط ہو مین تو کل رات کو کوئی تین بجے تک انھین کے مکان پر تھا نہ چور رہا نہ چکار محض غلط کسی نے کہا ہو تین بجے کے بعد چور آیا ہو تو آیا ہو اسکا حال مجھے نہین معلوم ہو مگر اتنی رات تک کے چور

بھلا کیون آتا۔ کوئی بات بھی ہو خواہ مخواہ کا ہاتھ پاؤں ٹیپاڑہ کر رکھا ہے۔

نشی مہراج بلی نے مسخرے کی طرف مخاطب ہوکر کہا خوش ہوے آپ یار لوگون نے کیا باندھا ہے۔

واہ میری تو عقل حیران ہے کہ یہ ماجرا کیا ہے کہنے لگے کل رات کو منشی مہراج بلی کے ہان چور کو دا تھا خدا کرے کہنے والے کے گھر مین چور کود سے جب ل لگی ہو۔

ممن نے کہا اجی حضور یون نہ کہیے یون کہیے کہ راست و دروغ بر گردن راوی اول ہم لوگ تو سنی سنائی کہتے ہین ہمکو کیا معلوم۔ مگر مشہور یہ ہے کہ چور گیا اور آپ کی (اب مین غرض نہین کہ سکتا آپ کی بیوی۔ حضور۔ آپکی بیوی۔ نہ کہونگا۔ سنتے ہین کہ آپ کی بیوی سے بغلگیر ہوا۔

مہراج۔ (بہت ہی چراندھے ہوے) کیا بکتا ہے سور بے ایمان۔ بدذات۔ نامعقول۔ اگر ابکی یہ گفتگو کی تو جہنم کو پہونچا دونگا۔

نواب۔ بھئی ممن تم بہت بڑھ جاتے ہو۔ ہمکو پسند نہین ایسی باتین نہ کیا کرو جسمین رنج ہو۔

ممن۔ خداوند تو وہ چور خود انھین کی قطع بنا کے گیا تھا انکی بیوی کو کیا معلوم کہ کون ہے۔

مہراج۔ تو پھر اب انمین اُنکا کیا قصور ہے بھلا مسخرے کی طرف مخاطب ہوکر) کیون بے یہ کیا بات تھی۔ نامعقول تیری دُم مین نمد اباندھون۔

مسخرہ۔ سب غلط۔ بالکل جھوٹ۔ محض مہمل اڑائی ہے یہ سب بکتے ہین بکنے دو۔

مہراج بلی کا مسخرے کی طرف مخاطب ہوکر یہ کہنا تھا کہ نواب صاحب اور ممن کھلکھلا کر ہنس پڑے

کہا ارے گدھے یہ تو نے گلیور سے کس بات کی شہادت چاہی تو تو اپنے آپ دھر لیا گیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ مارے ہنسی کے بُرا حال ہے بھئی خدا کی قسم سیدھے آدمی بہت دیکھے مگر حضور سب کے قبلہ گاہ نکلے۔

مہراج بلی نے جھلا کر کہا۔ سیدھے کوئی اور ہوتے ہونگے ہمسے اور مذاق۔ ہونہہ۔ ع۔

مجھکو نادان نہ سمجھ دور ہون دانا ہون مین

مرا بار بار ہر زہ گرانی تو ای کرد بندہ را چہ یارا کہ بگوید یا ہیچ نگوید۔ پس چنان می گوید۔ ؎

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خداوند آورد ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد

کہ گفتہ اند النکاح من سنتی فمن رغب۔

نواب۔ (مسکرا کر) ارے یار تم عربی بھی پڑھے ہو

مہراج۔ ہونہہ! عربی بھی پڑھے ہو۔ انا۔ انا تعلیم عربیۃ فواعراب۔ ولا تدخلون معرب۔ فی لسان الغیب آپ کے ہان عربی زبان مین ہے فخلقتہ الا لباب یعنی پس بند کرو تم اپنی زبان کو۔

دار دغہ۔ (ہنسکر) کیا ترجمہ کیا ہے واہ۔ ابواب کے معنی زبان کے ہین۔ اور لسان عربی مین دروازے کو کہتے ہین۔

مہراج۔ ہمین کیا سکھاتے ہو۔

نواب۔ پاگل ہین دار وغہ صاحب۔

مہراج۔ ایک عرب مجھ سے کہنے لگا ہذا انت عرب تمیم۔ یعنی کیا عرب کے باشندے ہو۔

داروغہ - (قہقہہ لگاکر) یہ اُنت نے کیا مزہ دیا -
مہراج - مزہ - ا مزہ کیسا - کیا یہ بھی کوئی پکوڑی ہی
نواب - آگیا اپنی اصلیت پر - ہندو اہی ہونا - آخر پکوڑی یاد آگئی - ارے بلاؤ کہا ہوتا - کباب کا نام لیا ہوتا - ترکاری کہنا - یہ پکوڑی کیا معنی - بیوقوف -
مہراج - تم کیا جانو اُردو زبان کسے کہتے ہین -
نواب - ہمین کیا شک ہی یہان پر ہم بھی قاآن ہوگئے
مہراج - مارا در زبان اُردو ملکہ بہشت کہ گفتہ اند زبان اُردو آن داند کہ زباندان بودہ باشد والا دستان وند انستن وے ہیچ و پوچ ست - بشہر واماند - کہ در دیار غریبش بہ نیم جو نخرند الا بندہ را در صرف و نحو حفظ شد

نہ بلام نہ شیر بر نجم فقط والم مسورا

راوی - واہ منشی مہراج بلی صاحب - ای سبحان اللہ
اتنے مین میان اختر آئے اور نواب صاحب کی خدمت مین جھک کر آداب عرض کیا اور کہا حضور ذرا منشی مہراج بلی صاحب کے گھر پر آدمی بھیجدیجے سُنا اُنکے یہان وارادات ہوگئی - حاضرین جلسہ مُسکرانے لگے نواب صاحب نے کہا بھئی کیا گرمی چڑھ گئی دماغ پر - صریح سامنے تو تمھارے منشی مہراج بلی صاحب بیٹھے ہین - اختر نے افسوس کیا سنتے ہین سب ہوٹ لے گیا - بجاروے گیا - افسوس کیون صاحب کیا کیا لیگیا -
مہراج - (بہت ہی بگڑکر) تمھارا سر یوسور کا بچہ کا ہے واسطے ہمکو دق کرتا ہے بلڈی فول -
اختر - ہی ہی غضب ڈھا گیا آخر کچھ تو چھوڑ گیا یا بالکل صفایا ہی کر گیا - غضب کیا والد -
نواب - بھئی - وہ بگڑا ناہی چوری کے نام سے -
ممن - حضور اس زمانے مین یہی ٹھیک ہی -
اختر - منشی مہراج بلی صاحب ہمین بڑا افسوس ہوا -
مہراج - افسوس تو ہونا چاہیے - آپ کے باپ مرگئے نا -
نواب - بھئی یہ کیا خوب کہا ہی والد -
ممن - اب تو اُنج کی لینے لگے حضور -
مہراج - (مسکراکر) ہمسے اور دل لگی -
اختر - حضرت اس وقت تو ہم بہت ہی جھینپے -
مہراج - آپ جھینپنے والے نہین ہین آپ محفلون سے اُٹھائے گئے تب تو جھینپے نہین -
نواب - یار آج تو خوب خوب آوازے کس رہے ہو
مہراج - مگر میان اختر تو چکنے گھڑے ہین -
اختر - حضرت اب یہ سب ہمین پر تو چھا رہی ہی -
مہراج - اختر کی بیوی ہماری سلیج ہین -
اختر - خداوند غلام اب رخصت ہوتا ہی - یہ تو بے ڈھب پھبتیان کہہ رہے ہین آج -

مہراج بلی بڑے ہی خوش کہ آج پالا ہمارے ہاتھ رہا مار لیا ہی کوئی کیا کھاکے مقابلہ کریگا جو مین کہتا ہون چھا جاتی ہی - واہ رے مین -

اتنے مین مسخرے نے کہا خداوند کل کی سرگذشت سنیے مہراج بلی کے چہرے کا رنگ فق "حضور ایک دوست نے اپنے گھر پر آواز دی کنڈی کھولو"

مہراج بلی نے مسخرے کا مُنھ بند کر دیا اور کہا یہ چھوٹا ہی مردک جھک مارتا ہی - کیون بچہ ایک کے پچھاڑ دیا اور کہ اوپر سے ہمین کی دھوتے ہو بھیجدیے گئے ہوتے دو برس کو - یہ ہی کو دعا دو کہ

مسخرہ - تو بس حضور پھر کیا ہوا کہ۔

مہراج - ابے چپ۔ او ترے مسخرے کی ایسی تیسی دُم مین کھٹکھٹا چپ۔ ساری عزت و آبرو خاک مین ملائے دیتا ہی نامعقول۔

نواب - یہ ماجرا کیا ہی۔ یہ آبرو کی لفظ سے تو کچھ دال مین کالا کالا ضرور معلوم ہوتا ہی۔

ممن - بس حضور وہی بات ہی جو مین نے پہلے کہی تھی کہ چورانکی بیوی سے بغلگیر ہوا۔

اختر - این! توبہ یا میرے اللہ سب کی آبرو بچانا واللہ یہ تو جان دینے اور مرجانے کی بات ہی۔

ممن - اور یہ جانتے ہین کہ منشی مہراج بلی کا ساجھی دار اور اسکی جورو سے چور گلے ملے اور وہ زندہ رہے۔ ارے یہ اس غم مین گھٹ گھٹ کے مرجائینگے۔

نواب - واللہ سچ کہتے ہو غیرت دار کے لیے بڑا سانحہ ہی۔ یا اللہ توبہ۔

مہراج - یہ اس مسخرے نامعقول کی شرارت ہی مین نے ناحق بچایا۔ جب دوبرس کو بھیج دیا جاتا تو معلوم ہوتا۔

نواب - کیا کیا۔ بھیج دیے گئے ہوتے دوبرس کو یہ کیا۔

مسخرہ - حضور سُنا نہین آپ نے۔ ع۔

جا وہ وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

شراب کی دعوت

منشی مہراج بلی نے خدا جانے کیا جانی دینا دیکھی کہ کل احباب کو اپنے گھر مدعو کیا۔ جب سب احباب جمع ہوئے تو کہا کہ بھئی آج کئی قسم کی شراب منگوائی ہی خوب پیو۔ پہلے مذاق کی باتین ہونے لگین۔

چھٹن - شراب! اہی لعنت خدا۔

نواب - بھئی ہمکو شراب کی صحبت سے نفرت ہی۔

رونق - بیشک ہمکو بھی علیٰ ہذا۔

داروغہ - اہی حضور مسلمان اور بھلا یون شراب پیے کا بستھ یا برہمن پیے تو ہے۔

چھٹن - منشی مہراج بلی صاحب پانی منگوائیے۔

مہراج - اچھا تو کسی مسلمان کے ہاتھ سے پانی آنا چاہیے۔

چھٹن - اسمین کیا شک ہی۔

رونق - کیا خوب۔ اور نہین تو کیا آپکے گھڑے کا پانی پینگے۔ سبحان اللہ۔

مہراج - بھئی مین کب کہتا ہون مگر واللہ تم لوگون نے اُس دن بڑا ہی جبر کیا۔ ارے ظالم اپنے گلاس مین بلوا دی اور اپنی جھجری کا پانی۔

چھٹن - اب ہندو بنے کی نہ لینا کبھی۔

مہراج - ہی ہی واللہ غضب کا سامنا تھا۔

چھٹن - ارے اب کچھ پلاتا ہی یا نہین۔

مہراج - یا الٰہی آخر یہ گھبراہٹ کیا ہی۔

داروغہ - دیکھین منشی مہراج بلی صاحب نے کیا کیا سامان کیا ہی بڑا دل کیا واللہ۔

چھٹن - ارے بھئی اب لانے ہو یا باتین بناتے ہو۔

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب ایک خوبصورت کنستر مین ہوسکی لائے۔ لوگون نے پوچھا بھئی یہ کون شراب ہی۔ کہا ہوسکی۔ اور اللہ کی عنایت سے سب نوسکیے کہا ہوسکی نہین اور کوئی شراب گلاب کی ولایتی منگواؤ۔

مہراج بلی نے سپاہی کو بلایا اور حکم دیا کہ روز شراب جلد

جاکے لاؤ۔ مگر یار۔ روز شراب تو عورتون کے لیے ہی۔
لیڈیان پیتی ہین جنٹلمین تو ہوسکی پیتے ہین تھوڑی دیر
مین روز شراب آئی۔ بالکل گلاب کی خوشبو۔
مہراج ۔ لے بھئی اب لگا دگاؤ۔
چھٹن پہلے تو ہم پینگے اُستاد۔ کوئی پیے یا نہ پیے
رونق ۔ واللہ اسکی بو سے نفرت ہی۔ خدا گواہ ہی
چھٹن ۔ آپ پاگل ہین۔ اسکو بو نہین خوشبو کہتے ہین
رونق ۔ شیطان کی پٹکار۔
چھٹن ۔ عسکری نواب یار اسکو نکالو یہان سے۔
آغا۔ ہان ۔ تو پھر دون گردنا۔
رونق ۔ قسم خدا کی ایسی بو آتی ہی کہ تو بہی بھلی دماغ
پھٹا جاتا ہی۔ معاذ اللہ۔
آغا۔ بھئی تمھین قسم ہی واللہ اپنر چھڑک دو۔
چھٹن ۔ (ایک چلو چھڑک کر) لے پاک ہوگیا۔
رونق ۔ اُتو۔ سور۔ یہ دل لگی ہمین پسند نہین۔
چھٹن ۔ آپکی ایسی تیسی۔ چوٹا اٹھائی گیرا۔
نواب ۔ یار افسوس ہی کہ فرن اس وقت نہین ہی۔
مہراج ۔ اور ناز و بھی نہین۔ پھر کیا فکر کرین۔
نواب ۔ بلواؤ جی دو گھڑی دل لگی رہیگی۔
مہراج ۔ مگر زنانہ مکان قریب ہی۔
نواب ۔ آپ تو پاگل ہین دو گھڑی میں بیٹھینگی پھر
چلی جائینگی اسمین نقصان کیا ہی۔
چھٹن ۔ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ شہدے
جمع ہوے تھے۔
داروغہ حضور معلوم ہوتا ہی۔ یہ جوروسے
بہت ڈرتے ہین جورو کے مرید ہین۔
مہراج ۔ کون ہین نا۔ ہان بھئی
بیشک ڈرتا ہون۔
نواب ۔ ڈرتے ہوتے تو یہ فعل نہوتے جناب۔
مہراج ۔ ارے یار۔ ع

کسکی رہی اور رہے گی کسکی۔

چھٹن ۔ بس یہی ٹھیک ہی۔
نواب ۔ دو روزہ زندگی کے لیے کیا فرش اور
کیا خاک۔
سب کے پہلے چھٹن صاحب نے پی۔ اہا ہا بھئی
بہشت کو دور ہی سے سلام ہی۔ واللہ کیا مزہ آیا ہی
اس وقت۔ کہ کیا عرض کرون۔ جی خوش ہوگیا۔ ہائے
دنیا ہو اور شراب ہو مہراج بلی نے بھی اسے اتفاق
کیا۔ یار حق تو یون ہی کہ بہشت مین جائین یا دوزخ
مین اس سے ہمین کوئی بحث نہین مگر واللہ شراب
بھی کیا نادر شی ہی۔ بے نظیر چیز ہی۔ اُس دن یار
تم لوگون نے بڑا ہی غضب ڈھایا۔ ارے ظالم
مسلمان کا گلاس اور جھوٹا میرے سامنے کا پیا ہوا
گلاس اور پانی مسلمان کا اور مجھے پلا دیا۔ اگر بیوی
سُن لین تو واللہ میرے ہاتھ کا پانی نہ پیین۔
چھٹن ۔ ارے بھئی ہم کیا اپنے مذہب پر فاتم ہین۔
نواب ۔ مسلمان اور شراب لاحول ولا قوۃ
مہراج ۔ توبہ تو کر سکتے ہو۔ یہان تو توبہ کی بھی گنجایش
نہین ہی۔ ہماری قوم کے لوگون کو اتنا معلوم ہوجائے کہ اسنے
مسلمان کے جھوٹے گلاس مین پانی پی لیا بس فوراً حکم ہو
کہ یہ برادری سے خارج۔ اور بھئی سچ کہو مین اتنک خود
جھجکتا تھا مگر اب تم لوگون سے کوئی پردہ نہین رہا۔
نواب ۔ میان ایک حمام مین سب ننگے۔
مہراج ۔ ہی ہی۔ اگر بھائی سُن لے تو مار ہی ڈالے۔

آغا - کیا آپ کے بڑے بھائی ہین کوئی -

نواب - کیا خوب - یہ بھی کوئی گناہ ہی -

چھٹن - بھئی اب ہمین کو پلا کے آتو بناؤ گے تم لوگ کیون نہین پیتے -

نواب - (گلاس لیکر) لے انڈیل دے جتنی جی چاہے بس اب تو خوش ہوا - ؎

گوک کے واسطے جا کر کباب لا جھٹ پٹ
مین کل سے پیاسا ہون ساقی شراب لا جھٹ پٹ

مہراج - یار پیتے تو تم لوگ ہونہین مگر واہ بڑی باتین بہت بناتے ہو - اڑا جاؤ -

نواب - تم تو شروع کرو - یہ ہوگا بھئی کہ ہم تو پینگے اور آپ نہ پینگے لے شروع کیجیے -

مہراج - کون (مسکرا کر) مین پینے والے کو کچھ کہتا ہون آپ ہین بادل مین اور شراب -

نواب - اب آپ پینگے جناب یہ سمجھ لیجیے کہ اُسی دن کا سا حال ہوگا - پھر شکایت نہ کیجیے گا -

مہراج - کون میرے مکان پر اور مجھی سے کہا ڈگی واہ یہ دل مین خیال بھی نہ کیجیے -

نواب - پی - ابے پی - (ہاتھ سے گلاس دے کر) پیتا ہی کہ نہین - نامعقول لے پی جاؤ میان -

مہراج بلی نے اُنکے ہاتھ سے گلاس لیا اور غٹ غٹ کر کے پی گئے - کہا افوہ بڑی گرمی معلوم ہوتی ہی خدا جانے کتنی انڈیل دی اب ہم اپنے ہاتھ سے لینگے بھائی نواب محمد عسکری صاحب بہت دیدی افوہ

چھٹن صاحب کو جو کسی قدر چڑھ گئی تو انھون نے دارو غہ کو زبردستی پلا دی - اُسنے ہاتھ جوڑے حضور مین مرجاؤنگا مجھے نماز پڑھنی ہی - خداوند کل پر رکھیے - مگر کسی سنتے ہین زبردستی پلا دی - اور کہا صحبت مین بیٹھ کر یہ قلا دذیا پن کیا معنی - تمھارے باپ کو پلائین - اور دادا کو پلائین - تم کیا ہو - آپ بھی کوئی شے ہین - ہمچو من دیگرے نیست - جب محمد عسکری کو پلا دی تو پھر تم کس کھیت کی مولی ہو - چلے دہان سے نہ پیونگا -

دارو غہ کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ پی لو - پی کر کہا اب حضور ایک شرط ہی - مین گھر نہ جانے کا - جورو کو اسکی بو بُری معلوم ہوگی اور آپس مین مفت مفت لڑائی ہوگی یہ ٹھیک نہین ہی - اب بندہ یہین سوئیگا - صبح کو جا کے کہدونگا نواب صاحب کے کام کو یہان گیا تھا وہان گیا تھا - آئین بائین شائین بتا دونگا - یہ تو بائین ہاتھ کا کرتب ہی - لاحول جورو کو کیا معلوم کہ یہ کیا کرتا ہی اور کہان رہتا ہی -

مہراج - اجی تم مزے سے یہان سوؤ - تڑکے چلے جانا

دارو غہ - کچھ تکلف کی ضرورت نہین ہی -

نواب - تکلف کرتا کون ہی یہ تو وہی مثل ہوگئی کہ مان نہ مان مین تیرا مہمان -

مہراج - تکلف کیا معنی - پلنگ بچھوا دینگے بس

چھٹن - خالی خولی پلنگ ہی بس (مسکرا کر)

مہراج - ہان - جی - بجا - اور نہین کیا -

چھٹن - بھئی اب پوچھنا بھی کوئی گناہ ہی - یار -

نواب محمد عسکری نے تین بار اپنے ہاتھ سے انڈیل کے پی اور نشے مین چور ہو گئے -

نواب - ممن دیکھو جوڑی گاڑی کو بول دو -

چھٹن ۔ بول دو ۔ یو بلڈی فول ۔
مہراج ۔ دونون غین ہین ۔ دھت ۔
داروغہ ۔ ع ۔

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن ۔ چپے ہو یو سور بلڈی فول چپ رہو ۔
مہراج ۔ داروغہ خاموش رہو ۔ کیون بکتے ہو ۔ خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا ۔ اس روز من کو سمجھاتے تھے آج خود ہی پاگل ہو گئے ۔
داروغہ ۔ ع ۔ کھل گئی ہے قسمت مسٹر فریز چاندنی ۔
چھٹن ۔ تیرا سر چاندنی ۔ سور کہین کا ۔
مہراج ۔ بھئی چھٹن صاحب یار اب تم نہ بہو ۔ اب تم بہکتے ہو یار ۔ اور خاکسار کا مکان ہے ۔ واللہ بڑی بدنامی ہوگی لے غضب ہے ۔ یار و ذرا ہوشیار رہنا ۔
چھٹن ۔ ابے جاڈر پوک ۔ واہی کہین کا پوری بوتل پی جاہین والعدا اور نشہ نہو ۔
نواب ۔ کیون ڈینگ کی لیتے ہو ۔ پاگل کہین کا ۔ ع

پاگلون مین بھی فرد ہے چھٹن

داروغہ ۔ خداوند کیا خوب برجستہ فرمایا ہے ۔
چھٹن ۔ اپنی ایسی تیسی فرمایا ہے تم خوشامد کرنے والے سور لوگ ہمارا مزاج درہم برہم کر دیتے ہو یو سور ۔
داروغہ ۔ حضور اب زیادہ نہ بڑھین بندہ بھی شریف زادہ ہے سمجھے بس اب یار اسے ضبط نہین ہے ۔ ایکی بندہ جواب ترکی بترکی دیگا ۔
چھٹن صاحب کو اسقدر چڑھ گئی کہ پی کے غل مچانے لگے یو مہراج بلی تم ادھر حاضر ہو ۔ یو سور مہراج بلی خود پیے ہوے تھے ۔ انھون نے بھی ڈانٹ بتائی
مہراج ۔ کاہے واسطے یو سور بولنے مانگتا ہے بس چپ رہ پاگل آدمی ۔
چھٹن ۔ تو چپ رہ نہین تو اب تو پٹنے لگے گا ۔ مت بولو کالا سور ۔
مہراج ۔ پٹوگے تم مین ابتک جان بوجھ کے خاموش تھا ۔ اب اگر ذرا تم بولے تو مین پیٹ چلونگا ۔ ع

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش — سیلے خواہد بفرد رست سرش
آن نشیندی کہ خلائق گفتند — مور ہمان بہ کہ نباشد پرش

چھٹن ۔ ابے کالا مین مت بکو بس ۔ نکال دو ۔ آدمی یو سور کو نکال دو ۔
مہراج ۔ کاہے واسطے بک بک لگانا مانگتا ہے ۔
چھٹن ۔ اب مین چانٹا رسید کرتا ہون نہین تو اب چپ رہ پاگل گدھا ۔
داروغہ ۔ حضور اب بات بڑھ جائیگی ۔
مہراج ۔ جی نہین ۔ مین انکو راہ پر لے آؤنگا ۔
نواب ۔ بھئی اس وقت تو واللہ ہم بھی بگڑ گئے تھے ۔
مہراج ۔ یار خواہ مخواہ جو گالی دیتا ہے تو برا معلوم ہوتا ہے اور طبیعت جھلا اٹھتی ہے ۔ کہ گفتہ اند ۔ ع

چرا گوید کسے لفظے درشتے
کہ خواہ مخواہ شود ناگوار طبعے

داروغہ ۔ کیا موزون طبیعت پائی ہے حضور نے ۔
مہراج ۔ این ہمہ از زدانی مرقوت برادند ۔ ع

گلچین بہار تو ز دامان گلہ آید
این ہمہ امور از زدانی مرقوت برادند دانشانی نمودہ می آید ۔ ع

عاقلان پیروی نقطۂ نکنند

نمودار مارا زآغاز خطا | گذر کن کہ از نا توانی بجا

کہ مہراج بلی نادر جواب

نگہدار مارا زراہ خطا
خطا در گذار و ثوابم نما

وارونغہ - کیا خوب - کیا خوب - تہ مصرعی ہوئی ہے

نواب - یہ تہ مصرعی کیا معنی بھئی -

وارونغہ - حضور اور سب دو مصرعون کا شعر کہتے ہین حضور نے تین مصرعون کا شعر کہا ہے -

نواب - (اشارہ کرکے) بھئی - غ -

طبع موزون را عروض و قافیہ کار نیست

وارونغہ - غ قافیے کا بھی قافیہ ہے تنگ -

نواب - کیا خوب اسپر مصرعے لگاؤ بھئی مہراج بلی -

مہراج - ابھی تو صاحب - یہ تو گھر کا علم ہے -

نواب - یہ حضور کے گھر کا علم ہے - ماشاء اللہ -

مہراج - اجی تم لوگون کو تو یہ بری ہوئی ہے کہ ہندو کیا کہہ سکتا ہے جی - اور یہان خاقانی سے ٹکر لڑانے کو تیار ہین مگر آپ لوگون کے نزدیک دل لگی ہے -

چھٹن - واہ بھئی دھوتیا پرشاد واہ -

مہراج - یار تم لوگون کو اب ہم کیا کہین - بڑی نامعقول صحبت ہے - واللہ -

چھٹن - آپ خود نامعقول ہین قبلہ -

مہراج - تو ہم دھوتیا پرشاد ہین -

چھٹن - اور ہین کون آپ -

مہراج - بھلا قتیل کے قائل ہو کہ انکے بھی قائل نہین

چھٹن - وہ بھی دھوتیا فرشاد لو تیار سیدھے وہ کیا تھے غالب ہمیشہ لالہ قتیل کہا کیے -

وارونغہ - حضور شاعر تو بس غنی تھا -

نواب - یہ کشمیری تھا نا - اپنے ہی والون کی تعریف کرینگے - اور طغرا کیا برا تھا -

چھٹن - طغرائے کشمیری بھی اچھا تھا -

نواب - داد دلی کی کیا تعریف کی ہے - اور کشمیر کی کیا تعریف کی ہے - قلم توڑ دیے ہین -

چھٹن - بھئی خدا اس خطے کو سلامت رکھے کیا کیا لوگ گذر گئے ہین - یادگار زمانہ -

وارونغہ - حضور قدردان ہین رائقہ -

چھٹن - بھائی ہم تو منصف مزاج آدمی ہین - انصاف کو نہ چھوڑینگے - انصاف مقدم ہے -

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی کو نشے مین ناز و کا جو خیال آیا تو محمد عسکری سے اصرار کرکے ناز و اور قمرن کو بلوایا -

تھوڑی دیر مین چھما چھم کی آواز آئی اور سب کے کان کھڑے ہوے -

مہراج - می آید آن عروس کہ من بر شان خدا ہستم آید من میکند دل و جان مارا کہ ستار طرۂ تابدار و لست پامال خرام ناز کردہ مے آید کہ گفتہ اند - غ -

ہر شبے خوش باد نا خوشہاے دنیاے دنی

واللہ کہ او کافر ہندوکش می آردہ است -

بزمی قزم رزمن

قمرن - از رزمی مزا مزا -

ماما - حزا از ضرہزد تزی ہزران گزی -

قمرن - تزو تزو جزون کزی سزی چزال چز لتزی ہزے گزی

ماما - ازا ازی سزر کزار - حزک کزم -

قمرن ۔ جزا کزے نزو وزاب صزا حزب کزو بزلزا لزا۔
یا ما ۔ از چھنزا جزا تزی ہزون۔
قمرن ۔ کزہنزا کزہ از اپ کزو بزنزا یزا ہزے جزلزدزی
ازا وزو ضزرزرزور۔
مغلانی ۔ ازاج نزو بزو بزتزی نزوائزی ہزے۔
قمرن ۔ نزم نزو بزدل سزک نزی ہزو۔
مغلانی ۔ مزین لزرزرزک پزن سزے بزدل تزی ہزے
قمرن ۔ ٹھزنڈزا پزا نزی نزو پزو وزا ؤزو۔
مغلانی ۔ ازرزرزی مزہزرزی ازاب خزا صزا لزا۔
بی قمرن کی سمجھ مین نہین آیا کہ (ازاب خزا صزا لزا)
کے کیا معنی۔ مغلانی نے مہری کو حکم دیا کہ آب خاصہ لا۔
قمرن نے آب خاصہ کو نہین سمجھا۔
قمرن ۔ ازاب خزا صزا کزون مزانگتزا ہے گزا۔
پزانزی مزانگتزی ہزون گزی۔ نزم ازاب خزا صزا
کزہتزی ہزو۔
مغلانی ۔ مزہزرزی لزا تزی ہزی۔
بی مغلانی سمجھ گئین کہ یہ کوئی بیچ قوم ہین کہ آب خاصہ تک
نہین سمجھ سکتین۔ مہری پانی ڈھانک کر لائی تو قمرن نے کہا
یہ چونچلے ہمکو اچھے نہین معلوم ہوتے۔ آبخورے سے
پہلے برف نکالکر کر چبائی۔ اسکے بعد پانی پیا۔ اوگلوری
کھائی مغلانی نے بھی برف کا پانی اپنے واسطے منگوایا اور
پی کر کہا پانی تو پیتے ہین جہان پناہ استقدر کا سرد کہ مین
کیا عرض کرون کوئی اور وہ پانی نہین پی سکتا اسوجہ تو
گرمی کے دنون مین اگر کوئی سلطان خانے مین جائے
تو کانپ اٹھے اللہ جانتا ہی ٹھٹھر جائے لوگ زیادہ
اوڑھ اوڑھ کے جاتے ہین اور تب سردی
معلوم ہوتی ہی۔

قمرن ۔ بزاد شزاہ ہزین گزے کزا بزا تزین۔
مغلانی ۔ ازو کیزسزا۔ بزاد شزاہ ہزین۔
قمرن ۔ ازب تزک مزہزرزی نزہ ہزین ازا ئزی
مغلانی ۔ نزو وزاب صزا حزب کزے پزاس گزئزی ہزی
قمرن ۔ ہزان۔ ازا تزی ہزو گزی۔
مغلانی ۔ بزے شزک ازا تزی ہزو گزی۔
قمرن ۔ وزہ بزو رزرف وزا لزا نزہ ہزین ازا ایزا۔
اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع احباب
تشریف لائے۔ آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب اور منشی
مہراج بلی اور ممن ساتھ۔ محمد اطہر نے کہا مزاج شریف
بی قمرن بہو صاحب۔
قمرن ۔ عزون نزا یزت ازاپ کزی۔
نواب ۔ این! یہ زرزری بولی بولنے لگین۔
قمرن ۔ نزم بزدل سزکتزے ہزو۔
نواب ۔ ہزان بزدل سزکتزے ہزین۔
پھر نزم از پنیزا مز طلزب کزہ ہزو۔
ممن ۔ حضور ایک مرتبہ بڑی دل لگی ہوئی جلسہ ہو رہا تھا
اور مشتری گا رہی تھین ایک بنگالی بابو کے مکان
جلسہ تھا۔ تو کسی بنگالی نے شراب کے نشے مین کہا۔
بس اب دو شراب دو۔ تم بھاگ جاؤ تو بی مشتری
کے سازندے نے کہا یہ بزنگالزی بزرزرزے
اُزفلزو ہزو تزے ہزین گزے اسپر
ایک بابو صاحب ہنسکر بولے (سنرج کزہتزے
ہزو گزے) اُسکی نانی ہی تو مر گئی۔ وہ سمجھا تھا کہ یہ بھی
کوئی معمولی بنگالی ہوا ایسا ویسا۔ مگر جب اُنھون نے تقریر
کی تو وہ بھی چکرایا کہ یہ بابو صاحب بڑے واقف کار ہین۔
قمرن ۔ نزو وزاب ہزم کزو گزا نزا اُسزن وزا ؤزو۔

نواب - کزون بزڑزی بزات ہزے۔

ممن - کزب گزاتزا اُسٹزنوزاوزوگزے۔

نواب - جزب کزہ ہزو۔

ممن - حضور اُسی جلسہ مین ایک دیہاتن کسبی نے ایک گیت بنگلہ زبان مین گایا تھا۔ حضور مین کیا عرض کرون کیا سُریلی آواز تھی اور پھر پاٹ دار۔ بس جتنے بنگالی تھے سب اُسپر عاشق ہوگئے اور اسقدر انعام دیا کہ وہ مالا مال ہوگئی گزو اللہ کیا صورت تھی۔ ہائے۔

نواب - بھئی وہ گیت تمکو یاد ہی۔

ممن - مین نے یہ چالاکی کی کہ پنسل سے لکھتا گیا اور زبانی بھی یاد کر لیا۔ حضور کیا عمدہ گیت ہی۔

نواب - بھئی خدا کا واسطہ جلدی سُناؤ۔

ممن - حضور اُسنے گایا تھا کہ۔

تم دیشی دیشی مت بولو بنگالہ آمرنام رے۔
آمر باڑی باش بے مودو چابو ناگر پان رے۔ بوٹن بور
شیٹلپاٹی جوبن ڈوبے دان رے۔ بنگالہ آمرنام رے

بس اسکو اس مزے سے گایا کہ ساری محفل محو ہوگئی۔

نواب - بھئی کیا عمدہ گیت ہی۔ قمرن تم اسکو گاؤ۔

قمرن - ہمارا کہنا تو کرتے نہین پھر ہم تمھارا کہا کیون نہین۔

نواب - بھئی ممن اسی وقت رزو نے کو حکم دو کہ منے خان گویے کو بلا لائے۔

ممن باہر گئے۔ ڈیوڑھی پر حکم دیا کہ ایک رزو نے کو بلاؤ۔ رزونا۔ حاضر ہوا کہا سرکار کا حکم ہی کہ جاکے منے خان گویے کو بلا لاؤ۔ رزونا فوراً روانہ ہوا۔

قمرن - مزن شنری مزہر زاج بزلزی ازاج چزپ کزیرمون ہزرین پزدھزو۔

نواب - یزہ مزت پزدھزو۔

قمرن - خزیر یزت تزوہزی۔

نواب - ازن کزی جزدرزدو۔

مہراج - بھئی اُلجھن ہوتی ہی واللہ۔

نواب - میان تو بات چیت کیون نہین کرتے۔

مہراج - بات چیت کس سے کرون تم لوگ تو بنگالی بول رہے ہو اب ہم کیا بولین۔

نواب - (ہنسکر) بنگالی بولنے کی کیا کمی ہی واللہ

ممن - اَین - یہ زرزری بولی انکے نزدیک بنگالی ہی۔

قمرن - سنری دھرے ازادمزی سزہ ہزرین ہزرین۔

نواب - سنری دھرے ازادمزی سزہ ہزرین ہزرین گزدھرے ازادمزی ہزرین۔

اس پر قہقہہ پڑا۔

مہراج - یہ کیا ہنسے کا بھئی۔

نواب - آپ ہی کی تعریفین ہو رہی ہین۔

مہراج - جی بندہ ایسی تعریفون سے درگذرا۔

نواب - بی قمرن نے کہا یہ بچارے سیدھے آدمی ہین۔

مہراج - جی کیسے کچھ ہمسے سیانا سو دیوانہ۔ ع۔

مجھکو نادان نہ سمجھ دور ہون نادانون مین

نواب - آہین کیا فرق ہی۔ ایک ہی خرانٹ ہو۔

ممن - حضور اُس دن تو مجھپر ایسی ایسی بیتیان کہین کہ میرا دل ہی جانتا ہی۔

نواب - جب کہتے ہین ایسی ہی کہتے ہین۔

آغا - صاحب بہت ہی خوب سوجھ بوجھ ہی واللہ۔

مہراج - نہین پہلے تو مین کچھ کہتا نہین مگر جہان جھلایا

بس پھر سنانے لگتا ہون۔

نواب بھئی یہ خداداد بات ہی واللہ۔

مہراج ۔ اور نہین تو کیا سکھانے سے آتی ہی۔

آغا ۔ میان کیا سچ مچ زرزری نہین بول سکتے۔

مہراج ۔ زرزری کیا بھئی یہ کس ملک کی زبان ہی۔

نواب سچی یہ کامروپ دیس کی زبان ہی۔ کبھی ادھر گذر نہین ہوا ایکبار تو ضرور ہوآؤ قابل دید ہی۔

مہراج ۔ اچھا بی قمرن بولو تو کچھ۔

قمرن ۔ ازاب کزامزراج تزواز چھزا ہزی۔ کزیزون مزہزراج ضراحزب۔

مہراج ۔ پوچھتی ہو مزاج اس وقت ہرہم کیون ہی۔

ممن ۔ خوب سمجھے طبیعت داری اسیکا نام ہی۔

نواب ۔ پھر کیون کہتے تھے کہ ہمکو یہ بولی نہین آتی۔

آغا ۔ بھئی کیا خوب بوجھے ہین۔

قمرن ۔ (ہنسکر) خزوش ہزے۔

نواب ۔ ہزل کزل ازل لزد ہزی۔

مہراج ۔ آپ لوگ بالکل گدھا ہی سمجھ لیے ہین۔

نواب ۔ ای لاحول۔ آپ واہی ہین۔

آغا ۔ اور سنیے گا۔ کہنے لگے آپ لوگ بالکل گدھا ہی اور پاگل سمجھتے ہین۔

ممن ۔ بالکل کا لفظ تو حضور یہان پر صحیح ہی۔

قمرن ۔ عزق قزل تزو چھزدہزی نزہ ہزرین گزز نزی ہزی۔

مہراج ۔ ان نے کہا پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہی۔

نواب ۔ (کھڑے ہوکر) بڑا پادیا اللہ۔ مارڈالا ظالم افوہ کہنے لگے پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہی۔

مہراج ۔ نہ کہو گے جی۔

قمرن ۔ ای کیونکر سمجھ گئے۔

آغا ۔ میان عجب گدھے ہو تم۔ قمرن تک زرزری بول لیتی ہین اور تم اتو کے اتو ہی بنے ہوے ہو

قمرن ۔ مگر کیا پتے کی کہی ہی واہ واہ۔

ممن ۔ خوب پہونچے۔

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا	
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا	

مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

قمرن ہزہزراج ہزل لزی ازل لزد ہزرین گزے۔

مہراج ۔ ہمارا نام لیا اور کہا یہ بڑے دور ہین کیون کچھ ایسا ہی کہا۔ مین فوراً تاڑ جاتا ہون مجھسے کوئی بھلا کیا اڑے گا۔ اڑکے جائیگا کہان۔ ع۔

	اڑکے جائیگا کہان مجھسے کون

بصرغ ہوگیا۔

نواب ۔ کیا موزون طبیعت پائی ہی۔

ممن ۔ حضور یہ اپنے آپ ہی نظیر ہین۔

نواب ۔ انکے گھر مین چور کو دا تھا قمرن۔ ذرا حال تو دریافت کرو۔ بہت بچ گئے بیچارے۔

ممن ۔ حضور نے ناحق یہ ذکر چھیڑا۔

مہراج بی بہت ہی جھلائے کہا بڑے لغو لوگ ہین آپکا ہے واسطے ہمارا خاکہ اڑاتا ہی۔ اور ہمارے دل کو دکھاتا ہی۔ یہ بلڈی فول۔

قمرن ۔ ہزرڈرے ہزگ ڈزے ہزرین گزے۔

نواب ۔ ہزہزراز زے ہزہزرزے کزو گھرز بھرنج وزیزا۔

قمرن ۔ ذری صاف صاف کہو نواب کیا ہوا کیا تھا

نواب صاحب نے ساری سرگذشت کہہ سنائی کہا ہوا کیا تھا نازو کی طرف سے ہم لوگون نے ایک آدمی بھیجا تا کہ نازو نے بلایا ہی ۔ رسیان تڑا کے بھاگے ۔ مگر جو روکا خوف ۔ مسخرے سے پوچھا کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ گھر کی جورو بھی ناراض نہون اور نازو سے بھی ملین اُسنے کہا اندھیری رات ہی دروازے پر آواز دو دروازہ کھولنے کے وقت مین اندر چلا جاؤنگا اور تباہ جان کا دو وہان پڑ رہونگا ۔ گھر مین سب یہی سمجھینگے کہ مہراج بلی ہین ۔ آپ نے منظور کر لیا ۔

قمرن ۔ اے ہٹو بھی ایسا اُتو نہین ہی ۔

نواب ۔ قمرن کے سر کی قسم ۔ منظور کر لیا ۔

قمرن ۔ اے تو پاگل ہی پھر ۔ توبہ توبہ ۔

نواب ۔ اور پاگل نہین تو اور ہی کیا ۔

قمرن ۔ اِتا سیدھا پن تو پاگل پنا ہی ۔

نواب ۔ دوسرا ہوتا تو مار بیٹھتا کہ تو پاگل ہی ۔ اور یہ اُلٹے شکر گزار ہوے ۔ اُسنے پوچھا آپکی بیوی گوری ہین کہ کالی ۔ کہا امین آباد کی سا قمن سے بالکل صورت ملتی ہی ۔ ذرا فرق نہین ہی ۔ دونون جیسے بہنین بہنین ۔ ایک رنگ ایک قد ایک شکل ۔ پوچھا عمر کیا ہی کہا مجھسے بہت چھوٹی ہی ۔

قمرن ۔ اَین ۔ بھائی بہن ہین (قہقہہ لگا کر)

مہراج ۔ ہم جانتے ہین ۔ بس اب نہ بیٹھینگے ۔

قمرن ۔ نہین نہین تمھین قسم ہی جو جاؤ ۔ سنو ۔

نواب ۔ بھائی بہن کی ایک ہی ہوتی ۔

قمرن نے کہا کہ پھر مسخرے کو اندر گھر کے بھیجدیا ۔ نواب صاحب نے کہا ہان سنتی جاؤ ۔ دروازے پر جا کے آواز دی ۔ اِنکی آواز نہ سہری اور نہ انکی بیوی نے پہچانی ۔ دروازہ کھولا ۔ اندھیری رات ۔ مہراج بلی تو چلے نازو کے ہان اور یہ مکان کے اندر داخل ۔ اُدہر گئے اور مہراج بلی کی لڑکی آئی ہوئی تھی ۔ اَبا سمجھکر وہ گلے ملی ۔ اِنکے داماد نے بندگی عرض کی مگر دیکھا تو کہا کون ۔ بس کون کا لفظ سنتے اور مرد کی صورت دیکھتے ہی یہ بھاگے ۔ اِنکے داماد نے میان مسخرے کو گرفتار کیا اور خوب ہی بودی مار دی ۔

قمرن نے کہا مار کھانے کا تو کام ہی کیا تھا وہ تو مہراج بلی ہی ایسا اُتو تھا کہ ایسا ہونے دیا ۔ دوسرا تو کھا کے جاتا کچھ ۔ اور سنو ۔ کیا سچ ہی ہمین یقین نہین آتا ۔

نواب صاحب نے کہا اور سنیے گا ۔ تمھارے سر کی قسم بھلا مین جھوٹی کھاتا یہ کیا کہتی ہو ۔ ایسا نہین ہو سکتا برقندازون جمع ہو گئے تھے دروازے پر ۔

قمرن ۔ مہراج بلی تمھاری صورت سے نفرت ہو گئی ۔

مہراج ۔ تو آخر ہمنے کیا کیا ہی ۔

آغا ۔ نواب کا نا پھوسی کر رہے ہین کچھ جڑ دی ہو گی ۔

مہراج ۔ ہان تو حضور قصور تو اپنے بہنوئی کا بتا مین کدہ کونسا قصور سرزد ہوا ہی ۔

قمرن ۔ اے غضب خدا کا ایک مردے کو اپنے گھر بھیج دیا کہ جاکے وہان سو رہے ۔

مہراج بلی (بہت ہی چراندے ہوے) خدا جانتا ہی ہم اس صحبت مین اب نہ بیٹھینگے ۔ بس جو نام بھی لین تو اُسے پاپی سمجھنا ۔ کاہے واسطے تم لوگ جھک مارنے مانگتا ہی

نواب ۔ کیون صاحب یہ قمرن سے بھی ایسے کلام ۔

مہراج ۔ شما خر بلکہ از خر بدتر چرا چغلی من میخورند سے تم

این برائے چہ - کاہے واسطے -

آغا - یہ کاہے واسطے بہت بولتے ہین -

قمرن - ہان جب غصے مین ہوتے ہین مگر اللہ جانتا ہی انسے بڑھ کر گدھا کوئی نہوگا گدھون کو بھی اُنھون نے بات کر دیا یہ وہ گدھے ہین - آو کا پٹھا -

نواب - واہ واللہ خوب ہوئی -

قمرن - تزم ہزار زری عرق قزل کزون لزنے گنی یزاہزی -

مہراج - آخر یہ کہان کی بولی ہی - یہ کون زبان ہی بھئی

مغلانی - اے حضور لکھنؤ مین رہ کے اور یہ حال ہی -

قمرن - یہان کابل مین گدھے نہین ہوتے -

مہراج - اب آپ بے طرز سخت کلامی کرتے ہین - جی ہان اب ہم بھی سخت کلامی کرینگے آپ سے کہدیا ہی -

قمرن - مجال ہی سخت کلامی کروگے -

نواب - سخت کلامی کروگے تو پٹوگے -

مہراج - دیکھا نہین کسی کو کیا دل لگی ہی -

ممن - اور یہ ہاتھ پاؤن تو آپ کے ننھے ننھے ہین آپ یہ اکڑتے کس برتے پر ہین -

نواب - یہ بھی اپنے وقت کے خوجی ہین - خواجہ من بدیعا -

ممن - فسانہ آزاد والے - وہ بھی عجیب شخص ہین -

نواب - یہ اُنکے بھی چچا ہین -

آغا - یہ اُنکو بھی نہین سوجھی کہ اپنے گھر مین اجنبی آدمی کو بھیج دین اور جورو گھر مین موجود ہو -

نواب - ارے میان مہراج جی صاحب یہ حضور کو سوجھی کیا - ہاے ظالم -

قمرن - ڈوب مرجا کے بڑے شرم کی بات ہی -

رانڈ ہو گور کا منھ یا اری تن دست دیکھے
فوج غم سوت کا دنیا مین سہاگن دیکھے

لفافہ - افتتاح اللہ تعالیٰ لف ہذا در بلدۂ کلکتہ بہ محلہ مٹیا برج متصل کوٹھی شاہی پری منزل رسیدہ از انجا بہ انامل بندگان حضور پر نور فیض گنجور نواب نادر جہان بیگم صاحب شرف نزیرائی یابد

لفافے پر تو یہ عبارت درج تھی مگر کلکتہ شہر اسکے پڑھنے مین دقت واقع ہوئی - ڈاک خانے کے محرر اور منشی جھلانے لگے کہ ہم نہین جانتا یہ شالا گول مال کیا ہیگا - آخر کار مٹیا برج ہی کے ایک باشندہ لکھنؤ نے لفافہ پڑھ کر بتا دیا کہ فلان مقام پر لیجاؤ اسکو ڈیوڑھی پر لفافہ دیا گیا مہری کو پیرے والے نے بلایا اور خط اندر بھیجا گیا - بیگم صاحب نے مہری کو حکم دیا ذری جلکے فرخندہ خانم کو بلا لاؤ مہری جاکے فرخندہ خانم کو بلا لائی - سرکار نے یاد کیا ہی - حکم - یہ آج آتے دفون کے بعد حضور نے یاد فرمایا کیا ایک خط آیا ہی - ذری اسکو پڑھ دو - فرخندہ خانم نے لفافہ پڑھ کر کہو لا توخط مین یہ لکھا تھا -

اری نی وگانا جان تم تو مٹیا برج مین موجین لے رہی ہو مگر یہان کا حال بھی کچھ معلوم ہی کہ یہان کیا گل کھلا ہی اے بی بڑی نادان ہو - نواب نے پیٹ سے پاؤن نکالے ہین بہت چل نکلے ہین - اور پرالون نے یہ بس بویا ہی ایک منیارن کی چھوکری پیش کردی - نواب سر لٹو ہو گئے اور اسکو گھر ڈال لیا اب سنتی ہون کہ نکاح کرنے والے ہین - جھوٹ بولے تو ویدے - پٹم ہو جائین - یہ تمھارا پھوہڑپنا ہی کہ تم وہان جاکے بیٹھ رہین - اپنے میان کا حال تو جانتی ہو پھر یہ کیا دماغ

حرکت کی ہین ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین نہین ہین ہمین کیا غرض تھی بھلا۔ مگر تم سے دلی محبت ہی ہمسے دیکھا نہین جاتا کہ نواب کے گھر مین تمھاری سوت بھی رہے اور موئی چوڑی والی سنتی ہون کہ بڑی حسین عورت ہی اور ابھی بالکل چھوکری ہی۔ اب تم اس خط کے دیکھتے ہی سیدھی لکھنؤ آؤ۔ جمین ایسا نہو کہ کہین گھر ڈال لین پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔ اس چھوکری کو تمنے دیکھا ہوگا۔ تمھاری بہن کے گھر اکثر آتی تھی قمر اُسکا نام ہی نازو اُسکی بہن ہی نواب اُسکی بڑی خاطر کرتے ہین اور کوٹھی مین اُتارا ہی اُسکو اور کئی خواصین اور مغلانیان اور آتو اور مہریان اور نوکر چاکر ہین بڑے ٹھاٹھ سے رہتی ہی۔ اور نواب کی تو سمجھ جان ہی جاتی ہی۔ لٹو ہین لٹو۔ یار دوست رفیق۔ مصاحب سب اُسی کے گھر مین رہتے ہین۔ اور وہ موئی منحصار نا۔ کبھی کبھی ڈیوڑھی پر بھی آن کھڑی ہوتی ہی اور کبھی بازار بھی نکل جاتی ہی۔

تم اس خط کے دیکھتے ہی روانہ ہو بہن۔ یہ آنچ بڑی بُری آنچ ہوتی ہی۔ تم تو جانتی ہو ماشاء اللہ شعور دار ہو پڑھی لکھی ہو اور یہان کے نواب زادون کا حال تو جانتی ہی ہو۔ گھر کی مرغی دال برابر جورو چاہے کیسی ہی پاکیزہ طینت ہو دو کوڑی کی۔ ان نگوڑی جیسواؤن مالزادیون پر لٹو رہتے ہین کیا جانے کیسی طبیعتین اُن لوگون نے پائی ہین۔ مگر تمکو یہ کیا سوجھی کہ جاکے کلکتے مین بیٹھ رہین اور اگر گئی تھین تو واپس آنا تھا تمنے وہان چھاؤنی چھائی یہان اُنون نے میدان خالی پاکر یہ گل کھلایا۔

نواب رونق جنگ بھی شریک صحبت ہین چھٹن صاحب جو بڑے مہذب اور پارسا مشہور تھے وہ بھی جاتے ہین

غرض کہ کوئی سمجھانے والا نہین سب لگاڑنے والے اور لٹوانے والے ہین تم اگر ایسے مین آجاؤ تو خیریت ہی ورنہ تمام عمر پچھتاؤگی۔ اُس چھوکری نے تمکو فریفتہ کرلیا اب یہ اُسکو جسقدر تنگ نہ چھوڑینگے۔ مگر یہان آؤ تو ہم کچھ کارستانی کرین وہان سے کیا ہوسکتا ہی بھلا۔

یار دیکھو بہن زنانہ بہت نازک جاتا ہی۔ کوئی کسی کا نہین ہی اپنے اپنے قدحے کی سب خیر مناتے ہین دنیا اسی کا نام ہی اب نواب محمد عسکری کی صحبت مین ہر قسم کے لوگ بیٹھتے ہین یار دوست بھی عزیز بھی بھائی بند بھی ملازم بھی مگر کوئی سمجھانے والا نہین ہی سب لگاڑنے والے۔ ولھن جان کو بندگی کہدینا۔ لاڈو اب اُنکے یہان نوکر ہی یا نہین۔

تمھاری پیاری بہن حشمت بہو از لکھنؤ۔

بیگم۔ ارے اب مین کیا کرون۔ میرا یہان آنا بس قیامت کا سامنا ہوگیا۔ بڑا غضب ہوا دیکھیے اب کیا ہوگا۔

دوا۔ حضور ابھی اس خط کا کچھ ٹھیک نہین ہی شاید نواب صاحب ہی نے لکھوا کے بھیجا ہو۔ حسمین جلد چلی جایئے۔

بیگم۔ دوا جی اُنسے کچھ یہ بعید نہین ہی۔ اب ہمارے قدم یہان نکسین جمتے۔ ہان مین سچ کہون۔

دوا۔ حضور اس خط کا جواب بھیج کے دریافت کرلیجئے۔ ناکون بڑی بات ہی۔

بیگم۔ ہان سچ کہا دیکھین اب وہ کیا لکھتی ہین سچ جھوٹ کا حال دریافت ہوجائیگا۔ اور ایکا ایکی گھوڑے کے اندر رہی تو بچا بچایا کام بگڑ جائیگا۔

دوا۔ جی اور کیا۔ ای بلکن چھٹے ہی دن۔

بیگم۔ نہ ہم یہان رہتے نہ سوت نگوڑی کا ذکر سنتے۔

دوا۔ ایسی بات نہین ہو کہ نواب صاحب آپکے جانے پر بھی تو تا چشمی کرین۔

بیگم۔ یہ تو ہم کو بھی تسلی ہو دواجی۔

دوا۔ مگر نواب صاحب تو ایسے تھے نہین پہلے

مہری۔ اجی بس اب چپکی رہو اب اور زیادہ کیا ہوگا اب کیا کہون۔ ایک مرتبہ۔ نہ کہونگی۔

بیگم۔ نہین۔ کہہ۔ تجھے میرے سر کی قسم کہہ ڈال۔

دوا۔ اجی ہان چوری کیا ہو اسمین۔ سٹن سی ہو۔

مہری۔ سرکار ایک دفعہ ڈوڑھی مین پکڑ لیا اور اسقدر پیار کیا کہ میرے گال سُرخ ہوگئے۔

بیگم۔ تو تم نے ہمسے کیون نہ کہدیا آن کے۔ ہے۔

دوا۔ سرکار۔ بھلا یہ کیا فرماتی ہین حضور۔!!!

بیگم۔ ارے آخر مجھسے تو بیان کر دیتی آکے۔

دوا۔ حضور کیا آپ کو نواب صاحب سے لڑواتی بیگم۔ اب مجھے بہت نہ اُڑ مین خوب سمجھتی ہون۔ یہ اور کر خوش ہوئی ہوگی کہ نواب صاحب نے پیار کیا۔

دواح اب حضور جو سمجھین نوکر پھر نوکر ہی۔

بیگم۔ تو کیا نوکری کرکے موئی شرم وحیا نہین رہتی۔

دوا۔ حضور امیرون اور رئیسون سے مہریان اور خدمتی عورتین بھلا کچھ کہہ سکتی ہین۔ کیا مجال۔

بیگم۔ ارے تم سب ملی ہوئی ہو ملی بھگت ہی۔

دوا۔ اجی لو اور سنو۔ اجی مین بوڑھیا تو ہو گئی ہون سرکار قبر مین پانوٗن لٹکائے بیٹھی ہون۔

مہری۔ اور مین کیا کچھ جوان ہون۔ مین بھی تو بوڑھیا ہون سر ہلنے لگا۔

بیگم۔ تو بڑھیا ہو۔ مردار بوڑھیا بنی ہی۔

مہری۔ حضور تو پھر اب مانتی ہی نہین ہین کیا کرون اور حضور میری خطا کیا ہی۔

بیگم۔ اب یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی۔ مگر دل پر اب ہمارا قابو نہ رہا۔ جن لوگون نے یہ بس بویا اللہ کرے اُنپر بجلی گرے میرا صبر اُنپر پڑے مونڈی کاٹون پر اچھا مہری جاکے ذری بشیر الدولہ بہادر کو تو بلا لاؤ۔

مہری چمک کر چلی تو بیگم صاحب نے کہا اری جلد جلد قدم اُٹھا۔ تو تو جون کی چال چلتی ہی۔ نواب بشیر الدولہ بہادر تھوڑی دیر مین تشریف لائے۔

بیگم۔ (پردے سے) ذری یہ خط تو پڑھیے۔

بشیر الدولہ۔ (خط لیکر) لاحول ولا قوۃ بڑا رنج ہوا افسوس بڑے شرم کی بات ہی۔

بیگم۔ این گل دیگر شگفت۔ اب بتایئے۔

بشیر الدولہ۔ شاید اُنکے دشمنون نے لکھ مارا ہوگا۔

بیگم۔ یہ میری بیماری میری جان کی بیری نکلی کمبخت نے ہونکس ہونس کے بیمار کر دیا۔ نہ بخار آتا نہ مین یہان اتنے دن رہتی ہائے مجھے یہ کیا معلوم تھا۔

بشیر الدولہ۔ آپ پریشان نہون اگر سچ ہی تو ہم فوراً چڑھ دوڑینگے لکھنؤ۔ اُس چوڑی والی کی ایسی تیسی۔ کھڑے کھڑے حرامزادی کو نکال دونگا

بیگم۔ اجی سلامت رہو اب میرا دل شیر ہو گیا۔ بس اسمین ضرور ضرور دوا دوش کرو مین لونڈی ہو جاؤن تمھاری خدا کا واسطہ کوشش کرو۔

بشیر۔ مگر آپ نے بھی تو غضب کیا کہ ایسے ہزار بچے میان کو چھوڑ کے یہان آکے

رہین۔

بیگم ۔ اے تو اب ماندگی کو کوئی کیا کرے۔

بشیر الدولہ ۔ کوئی سرکا تو یہان نہین تھا حضور (دبے دانتون)

بیگم ۔ اے ہٹو بھی کچھ سبزی پی کے آئے ہو یا کالا پانی لو اور سنو۔ مزاج تو اچھا ہی۔

بشیر الدولہ ۔ اب اس پردے کی کیا ضرورت ہی۔

بیگم ۔ نہین نہین تم ایسے نٹ کھٹ آدمیون سے ڈرنا چاہیے خدا بچائے۔

بشیر الدولہ ۔ اب آپ کی کل تو ہمارے ہاتھ ہی۔

بیگم ۔ کل کیسی ۔ یہ نمکو آج ہوا کیا ہی۔

بشیر الدولہ ۔ کل یہ کہ نواب محمد عسکری کو لکھ بھیجین کہ ہم نے سنا ہی کہ تمنے کوئی عورت گھر ڈال لی ہی بھلائی چاہتے اگر یہ خبر سچ ہی۔ تو اب ایک کام کیجئے کہ نباہیے ورنہ آپ کی بڑی بدنامی ہوگی۔

بیگم ۔ اچھا جاؤ لکھدو۔ میری جوتی کی نوک سے۔

بشیر ۔ ایک بوسے مین ہم راضی ہوجائینگے بس

بیگم ۔ ایئن ۔ ابڑے مزے مین آگئے۔

بشیر ۔ اللہ جانتا ہی ذرا سی جھلک تمھارے گورے گورے مکھڑے کی دیکھ لی ہی۔ بس جی بیقرار ہی

بیگم ۔ اے منھ بنوا جاکے مردوے چل ہٹ۔

بشیر ۔ اللہ اللہ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے۔

بیگم ۔ اے تم بھی اپنے تئین کچھ سمجھتے ہو کہ من ہم چیزے ہستم شان خدا۔ ذرا منھ کو تو دیکھو۔

بشیر ۔ دنیا بھر تو ہم پر عاشق ہی۔ آپ ہین کیا شے نہ تو حسن اور نہ جوانی۔

بیگم ۔ (مسکرا کر) رہ ہم بالکل۔ بدتوارے سی بوڑھیا کھٹ اسی۔ آپ سے کیا۔ آپ ہین کون۔

بشیر ۔ حسن پرست آدمی ہین حسین عورت دیکھی گھورنے لگے برا ماننے کی کیا بات ہی آمین۔

بیگم ۔ خدا سے ڈرو۔ بڑے پارسا عصمت دار آدمی ہین آپ مگر ہر کسی پر دل آجاتا ہی۔

بشیر ۔ یہ وہ دل نہین ہی جو ہر کسی پر آجائے۔

بیگم ۔ اوئی۔ سچ کہنا بڑے پاکیزہ شرب ہین آپ۔ وہ تو صورت سے ظاہر ہی۔

بشیر ۔ کیون کیا آمین کچھ فرق بھی ہی۔

بیگم ۔ اے بس بہت باتین نہ بناؤ سہنے تو بلایا اس غرض سے تھا کہ ہمارے درد دکھ مین شریک ہوگے تم آکے ہمین پر دورے ڈالنے لگے۔

بشیر ۔ یہ تو آپ خود اپنے منھ سے کہیے مین تو فقط صورت دیکھنے کا عاشق ہون۔

بیگم ۔ اے تو صورت مین کیا رکھا ہی۔

بشیر ۔ ذرا دکھا دو۔ وہ کچھ نہین رکھا سہی۔

بیگم ۔ (پردہ ہٹا کر) اے لو صورت بھی دیکھ لو۔

بشیر ۔ ہائے مار ڈالا ظالم۔

بیگم ۔ ایئن! اب یہ نخرے کرنے لگے۔

بشیر ۔ قتل کر ڈالا ظالم۔ اب ایک کام کرو ایک کہاوت ہی سیان نے بوئی کا کڑی ہم بوئینگے پھوٹ۔ سیان نے راکھی جاتی ہم راکھین رجپوت۔

بیگم ۔ اے واہ دونون اچھے ملے۔

بشیر ۔ اب آپ انکا نام بھی نہ لیجئے ہم اور آپ ملکے رہین۔

اُنھون نے تمکو جلایا ہی - تم بھی بدلہ لو -

بیگم - (مسکرکر) یہ! کیون نہین! بڑے اُستاد ہو -

بشیر - عقل کے تو یہی معنی ہین - ؎

در پردہ تم جلاؤ جلاؤن نہ مین چہ خوش
پر ابھی نام داغ ہے گر تم حجاب ہو

بیگم - بس آپ اپنی صلاح اپنے پاس ہی رہنے دین -

بشیر الدولہ نے جو جوان اور حسین عورت کو اتنا بے تکلف پایا تو مٹھارنے لگے اور وہ ایک اُستاد اپنا مطلب نکالنے کے لیے وہ بھی گھس گھل کے باتین کرنے لگین اور اس طرح پر پیش آئین گویا بشیر الدولہ پر فریفتہ ہی ہوگئین - پوچھا اب آخر اسکا کیا بندوبست کرتے ہو - بشیر الدولہ نے کہا ہم نواب کے نام خط لکھتے ہین - دیکھو کیسا ذلیل کرتا ہون قلم دوات کاغذ منگوا کر خط لکھا -

مائی ڈیر نواب - کہیے وہ آپکی چوڑی والی تو اچھی ہی ای لعنت خدا پھٹے مُنھ - عاشق بھی ہوے تو چوڑی والی پر اب یہ باجی پنا چھوڑ دو ورنہ ذلیل ہوگے آپکی ہوی نے یہان وہ منا منھ مچائی ہی کہ الامان کہتی ہین مین تمھیں عذاب زہر کھانونگی کسی طرح مانتی ہی نہین ہین اب یہان انکو کون سمجھائے - بھئی خدا کے لیے بطور خود مجھکو لکھو تو کہ یہ ماجرا کیا ہی وہ چوڑی والی کون ہی جسپر حضور کا دل آگیا ہی - سُنا آپ بالکل لٹو ہوگئے ہین یارو ذرا سنبھلے ہوے دیکھو زمانہ بہت نازک ہی -

راقم بشیر الدولہ از مٹیا برج -

دیگر آنکہ دس سیر تمباکو دوسیر اس خط کے دیکھتے ہی روانہ کرنا تمباکو ہو چکا ہی - ارے یار تمنے خربوزے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا - مگر اب تک آتے ہی نہین - کیا آدمی ہو واللہ - مگر ہان خوب یاد آیا - تمکو اُس چوڑی والی سے فرصت کہان ملتی ہوگی - دن بھر اُسی کے پاس رہتے ہوگے -

بیگم - اچھا خط لکھا ہی - اگر تکلیف کرکے ہمارے ساتھ چلے چلو - لکھنؤ تک تو بڑا احسان ہو عمر بھر احسان مانون اور لونڈی ہو جاؤن -

بشیر - ایک بد سے بد فیصلہ ہوتا ہی - ؎

ادا سے دیکھ تو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

بیگم - اچھا دیکھا جائیگا جلد بازی کاہے کی ہی -

بشیر - ای سلامت رہو جی خوش ہوگیا ہمارا -

بیگم - مگر بوسہ اُسی حالت مین ملیگا جب ہمارا کام نکلیگا - وہ موئی چوڑی والی نکلے گھر سے -

بشیر - مین بڑی تگ دو کرونگا آمین -

بیگم - تمکو مانتے بھی ہین - مین کہتی ہون یہ دو ٹھلا بھائی کو کیا ہوا اُنھون نے بھی نہین سمجھایا -

بشیر - خود را نصیحت و دیگران را نصیحت -

بیگم - کیا وہ خود بھی ایسے ہی ہین -

بشیر - اے بد تر - مگر اب ذرا سُدھر گئے ہین -

بیگم - یہ نگوڑا من میری دونون آنکھون مین کھٹکتا ہی - اسکو اُڑوا دو کسی طرح سے -

بشیر - مین لکھنؤ جاکے سب کو سیدھا بناؤنگا - مگر اللہ جانتا ہی کیا صورت خدا نے آپ کو عطا کی ہی - چندے مہتاب اور چندے آفتاب -

بیگم - اب بہت بنائیے نہین -

بشیر۔ دل مین تو کہتی ہوگی اسوقت کہ کیا ضرورت ہی
نکھرون تو جدھر نکل جاؤن قتل عام کردون مین مین
کچھ منہ پر کچھ مین تو اس گردن پر عاشق ہوگیا لوصرع ہوگیا۔

مین تو اس گردن پہ عاشق ہوگیا

بیگم۔ ماشاء اللہ سے شاعر بھی ہین آپ۔ بہت خوب کہا۔

بشیر۔ شاعر تو نہین ہون مگر آپ کی ادا اور آپکے سراپائے موزون طبع کردیا۔

نواب بشیر الدولہ بہادر بیگم صاحب سے رخصت ہوے اور گھر جاکر اپنی بہن سے کہا کیا آج نادر جہان بیگم کو مرثیہ سننے نہ بلواؤگی۔ انھون نے کہا (کیون نہ بلوائینگے) اور مہری کو حکم دیا کہ نادر جہان بیگم سے کہو کہ بیگم صاحب نے بلایا ہی۔ یہ فوراً فٹن پر سوار ہوئین دو سپاہی اور ایک مہری فٹن کے ہمراہ۔ فٹن پہونچی تو مہریون نے اٹھاکر اندر پہونچائی اب اُنسے اور بشیر الدولہ کی بہن سے باتین ہونے لگین۔

بیگم۔ بہن تمنے کچھ اور بھی سنا ہی۔

بہن۔ سنا سنا سنا کوئی چوڑی والی گھڑال لی ہی

بیگم۔ خط تو اسی مضمون کا آیا ہی۔

بہن۔ کیا عجب ہی۔ ان لوگون کا اعتبار کیا۔

بیگم۔ اب ہمکو کیا صلاح دیتی ہو۔

بہن۔ چوکونہ بہن۔ بس یہی تو بہتر ہی۔ چڑھ دوڑو فوراً روانہ ہوجاؤ ایسا نہو کہ وہ موئی منہارن جم جائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔

بیگم۔ اگر تمھارے بھائی بھی چلتے تو برا مطلب نکلتا۔

بہن۔ لیجاؤ یہان کیا ہنار ہے ہین۔

بیگم۔ ذرا تم بھی سفارش کردو۔

بہن اسمین سفارش کی کیا ضرورت ہی انھین نے تو مجھسے اسوقت کہا کہ نواب نادر جہان بیگم کو نہ بلاؤگی۔

راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئین کہ بشیر الدولہ بے طور رنجھے ہین جبھی بلوایا۔ چونکہ بشیر الدولہ کا کہنا محمد عسکری بہت مانتے تھے لہذا یہ چاہتی تھین کہ بشیر الدولہ کو ساتھ لیکھنؤ لیجائین بیگم صاحب کی چچا زاد بہن انکو بیاہی تھین۔ انھون نے بڑی خوشامد در آمد کی کہ بشیر الدولہ بھی ساتھ جائین۔ اپنی چچا زاد بہن عسکری بیگم کی بھی خوشامد کی۔ الغرض بشیر الدولہ بلوائے گئے اور انکی بہن نے سفارش کی۔ اور بشیر الدولہ راضی ہوگئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مرثیہ شروع ہوا اور کوئی ڈیڑھ گھنٹے مین ختم ہوا۔ اور بڑی رقت ہوئی۔ دو گھنٹے کے بعد نواب بشیر الدولہ بہادر تشریف لائے۔ انکو چین کہان۔ وہان انھون نے آکے کہا ہماری رائے یہ ہی کہ نواب رونق جنگ کا خط آیا لینے دو اتنے مین رونق جنگ کا خط آگیا۔ مہری باہر سے چار خط لائی اور ایک اخبار کہا لو خط آگیا جلدی سے کھولا۔

خط۔ جناب برادر صاحب سلامت۔ مدت کے بعد آپکا خط آیا۔ خیر صلاح دریافت ہوئی طبیعت خوش ہوگئی آپ کے دیکھنے کو بہت دل چاہتا ہی۔

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من | دل من داند و من دانم و دانند دگر

آپنے نواب محمد عسکری کا حال دریافت فرمایا ہی محض غلط کسی نے لکھا را آپ اطمینان رکھیے۔ چوڑی والی کی نسبت جو لکھا گیا ہی وہ سراسر غلط ہی۔ جس نے لکھا وہ ضرور سزا پائیگا۔ خدا کے گھر سے سزا پائیگا۔

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ
چغلخور کے مُنھ کو دستے ہین سانپ

خدا جانے یہ کن صاحب کی عنایت تھی۔ چھٹن صاحب اور پیارے صاحب بندگی عرض کرتے ہین۔

آپ کا نیازمند نواب رونق جنگ بہادر

بشیر۔ غلط خبر ہی جی۔ کسی دل لگی باز نے فقرہ کیا ہی بڑا ایڈیکھب آدمی ہی۔

بیگم۔ دو ٹھا بھائی جھوٹ کبھی نہ بولتے۔

بہن۔ اوی بہن اور اسقدر جھوٹ۔

بیگم۔ چلو اب ذری ڈھارس ہوئی۔ یا اللہ توبہ۔

بہن۔ اللہ نے اپنا بڑا فضل کیا۔ ایک وہی اس علت سے بچے ہوئے تھے اور تو سب کے دو دو چار چار بلائین لگی ہوئی ہین۔ خدا جانے یہ موئی چڑیلین کہان سے بلجاتی ہین۔

بشیر الدولہ نے کہا دو مرزا صاحب کا بھی خط آگیا انکو بھی مین نے لکھا تھا۔ دیکھون یہ کیا لکھتے ہین۔

پیرو مرشد دام اقبالہ۔ بعرض میرساند۔ پروانہ حضور شرف ورود دلایا۔ حضور نے جو امر دریافت فرمایا ہی وہ بالکل صحیح ہی۔ قمرن نامے چوڑی والی کہ قماشۂ عالم اور بہت کم سن ہی۔ نواب صاحب کے گھر پڑ گئی ہی۔ ابھی نکاح نہین ہوا ہی۔ مگر نواب اسپر شیدا ہین۔ نواب رونق جنگ بہادر کی سرکار مین چوڑیان لیکر آتی جاتی تھی۔ ہین ایک تقریب مین نواب صاحب اس زاہد فریب پر نظر پڑ گئی بس دل ہاتھ سے جاتا رہا عاشق ہو گئے ۔ع

دل گیا ہاتھ سے لوگون نے کہا دل آیا

آج کل نواب رونق جنگ اور چھٹن صاحب در پہ راج بی وغیرہ سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین۔ سب وارفتہ مزاج ہین۔ آراستگی اور اصلاح کسی کے مزاج مین نہین ہی۔ سب اپنے اپنے رنگ مین مست ہین۔

آپ کا خادم مرزا عبد الستار

بشیر۔ آئین۔ یہ تو کچھ اور ہی گا رہے ہین۔

بیگم۔ یہ ہی کون۔ کیون بشیر الدولہ۔

بشیر۔ یہ ہماری سرکار مین تین پشت سے نوکر ہین اور بڑے معزز اور معتبر آدمی ہین۔

بہن۔ اوی وہ مرزا تو نہین ہین جنھون نے تمبا کو بھیجا تھا کیون وہی نا۔ وہ تو بہت سچے ہین۔

بشیر۔ وہی ہین۔ بڑے بوڑھے اور معتبر آدمی ہین۔

عسکری بیگم۔ اب کسکو سچا جانین۔

بشیر۔ مرزا صاحب تو لکھتے ہین کہ نواب رونق جنگ بہادر سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین۔ رونق جنگ سچ تو ساٹھ گانٹھ ہی نا۔ بس۔

بیگم۔ چور کا ساتھی گٹھ کٹا۔

بشیر۔ چلو بہن پھر آج تیاری کرو۔

بیگم۔ ہان اب قدم نہین جمتا دل گھبرا رہا ہے۔

بہن۔ اللہ کرے اس موئی قمرن کو ہیضہ ہوا ہو۔

بیگم۔ اللہ کرے ڈنگو نچا رآئے۔ اخاہ مین سچ گئی۔ اُفوہ۔ باجی جان کے یہان جب بھیا کی موچھون کا کونڈا تھا تو قمرن آئی تھی چوڑی والی ہی۔

بہن۔ کیا کچھ خوبصورت ہی۔

بیگم۔ کہان گرے جا کے منھ مارن کو گھر ڈالا۔ اہ دادو اوی دادو پھٹے سے منھ۔

رادی ۔ وہ پوچھتی کیا ہین ۔ اور یہ جواب کیا دیتی ہین وہ پوچھتی ہین کیا کچھ خوبصورت ہی ۔ یہ کچھ اور ہی جواب دیتی ہین ۔ سوت کے حسن کی کیا تعریف کرین ۔

نادر جہان بیگم رخصت ہوئین کہ جاکے سامان سفر کرین کیونکہ شب ہی کو جانا تھا اور بشیر الدولہ دل مین محظوظ کہ مار لیا ہی مارا ۔ نہایت ہی خوش تھے اور ہر دم دست بدعا کہ خدا جلد کام ہو ۔

بشیر ۔ (خواص سے) رحیم بیگ لکھنؤ کی ریل کو بجے روانہ ہوتی ہی تمکو ٹھیک وقت معلوم ہی ۔

خواص ۔ ای خداوند یہی بس بارہ پر ایک بجے جاتی ہوگی مجھے ذرا دھوکا ہی حضور ۔

بشیر ۔ نہین نہین کوئی سات بجے

خواص ۔ سات ہی بجے جاتی ہوگی مجھے کچھ صاف حال نہین معلوم خداوند ۔

بشیر ۔ ذرا دریافت تو کرو ۔ کسی سے جاکے گاڑی ٹھیک وقت دریافت کرکے آنا ۔

خواص ۔ حضور خان صاحب کہتے ہین نو بجے شب کو جاتی ہی مگر حضور سویرے سے جانا چاہیے ۔

بشیر ۔ تو یہان سے کوئی آٹھ بجے جانا چاہیے ۔

اب سنیئے کہ بشیر الدولہ نے ایک خط مرزا صاحب کے نام لکھکر بھیج دیا ۔

مرزا صاحب آپ کی عرضی آئی جس روز آپ کی عرضی آئی اُسی روز اتفاق سے رونق جنگ کا خط بھی آیا وہ فرماتے ہین کہ محض جھوٹ اور لغو ہی ۔ اور ادھر آپ کا خط پڑھا تو آپ صحیح بتاتے ہین یقین ہوگیا کہ رونق جنگ نے چکمہ دیا تھا ۔ لہذا آج شب کی گاڑی پر ہم مع نواب نادر جہان بیگم کے روانہ ہونگے ۔ آپ کوٹھی اور محلسرا صاف کروا رکھیے اور سیج دتیجیے اور نئی خس کی دس بارہ ٹٹیان بنوا رکھیے اور سقے اور پنکھا قلی کو نوکر رکھ لیجیے کم سے کم چار پنکھے والے ہون ریل پر کرائے کی دو فٹنین اور چار پالکی گاڑیان ضرور بھیجیے اور آپ خود بھی آیئے مگر خدا کے لیے ایسا نہ کرنا کہ نواب یا رونق جنگ یا اُنکے کسی جلیس و انیس کو خبر ہو ۔

بشیر الدولہ بشیر

خدمتگارون نے ضروری ضروری اسباب باندھا اور اپنے یار دوستون سے مل آئے ۔

خواص ۔ حضور کب تک لکھنؤ مین قیام رہیگا

بشیر ۔ یہی کوئی مہینہ بھر ۔ بس اور کیا ۔

خواص ۔ حضور چودہ برس سے لکھنؤ نہین دیکھا ہی ترس گئے ۔ اب حضور کی بدولت دیکھ لینگے ۔

بشیر ۔ اچھا تم بھی ساتھ چلے چلو ۔

خواص ۔ (آداب بجا لاکر) حق تعالیٰ دلی مرادین پوری کرے حضور کو ہم غریبون کا خیال تو ہی ۔

خان صاحب حضور وہ مرثیہ آج اچھا پڑھا تھا اور بڑے بین تھے ۔ آج خوب رفت ہوئی ۔ مگر پڑھے بھی وہ خوب ہی دل لگاکے ذرا آخر مین آواز پڑ گئی تھی ؎

کہکے یہ خوان سکینہ نے جو کھولا جلدی	
خون مین ڈوبا نظر آیا سر سبط نبی	
ہاے بابا کہا اور خوان پہ اکبار گری	
منھ کبھی چومتی تھی سوکھے ہوے ہونٹھ کبھی	
شہ کی پیشانی سے پیشانی لگائی اُسنے	
ہاے بابا کہا اور جان گنوائی اُسنے	

بشیر ۔ بڑا پُرانا مرثیہ ہی ۔

خان صاحب - حضور مشی دلگیر کا مرثیہ ہی۔

بشیر - مرثیہ گوئی کے تو بادشاہ دبیر اور انیس گذر گئے بس اب ختم ہو گیا۔ ہان میر انیس کے بعد انکے بیٹے میر نفیس نے فن مرثیہ گوئی کو زندہ کر دیا۔

خان صاحب - اہی سبحان اللہ حضور کیا کہنا ہی۔ واللہ خدائے سخن کہنا چاہیے اب دوسرا ہی کون۔

شام کو نواب نادر جہان بیگم نے ایک آدمی بشیر الدولہ کے یہان بھیجا کہ جاکے دریافت کرو نواب صاحب تیار ہین یا نہین۔ نواب صاحب نے کہلا بھیجا کہ بندہ تو تیار ہی مگر ایک بات ضروری اسوقت یاد آئی ہی وہ سن لیجئے انھون نے بلوا بھیجا نواب بشیر الدولہ نے کہا۔ بیگم صاحب ایک عرض خاص ہی وہ کیا وہ یہ کہ اگر مین حضور کے ساتھ چلا تو مبادا محمد عسکری کو دل مین کوئی شک پیدا ہو۔ انھون نے ہنسکر جواب دیا اہی ہٹو بھی انکے فرشتے خان کو تو خبر ہو گی نہین تم وہان چلکے یہ کیون کہو کہ ہمارے ساتھ آئے ہو۔ تم الگ چلو ہم الگ چلین۔ بس چھٹی ہوئی۔ اب تو کوئی خوف نہین ہی۔

نواب محمد عسکری کا دربار

نواب قمر رکاب بچھوان پی رہے ہین اور مصاحبین فرقانی صحبت گرم ہی کہ اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ارے یارو کچھ اور بھی سنا بھئی واللہ ہی۔ اہاہا کچھ پوچھئے نہ واہ واہ۔ اب کسی کی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہے کی تعریف کر رہے ہین اور انکی یہ کیفیت ہی کہ تعریف کے پل باندھ دیے اہاہا۔ واہ واہ کھٹ ارے توبہ واللہ وہ کھٹا کے کی آواز آتی تھی کہ الامان توبہ ہی بھلی جانے دیجئے

جلسہ متحیر کہ یہ بک کیا رہا ہی۔ آخر کار محمد عسکری نے کہا میان یہ کیا بک رہے ہو ذرا یہ معمہ ہمین نوز کے فراق مین کل نیند نہ آئی تھی

نواب - اہی سبحان اللہ۔ کل بے کل تھا کیا خوب۔

آغا - واہی واہ بھئی واہی وا۔ کیا اُپج کی ہی۔

ممن - حضور بڑے بذلہ سنج اور لطیفہ گو ہین۔

مہراج - (بہت اکڑ کر) بھئی مین کہین پر نہین چوکتا۔ واللہ کہین نہین چوکتا۔ کل کا ذکر سنیے۔ ہماری جورو صاحب نے ہمپر ایک پھبتی کہی کہنے لگین اب تم گانکھ کے اٹھے ہو بوڑھے ہو گئے۔ واللہ مین نے بھی برجستہ جواب دیا کہ تم بھی تو اب ہماری امان جان کی ساتھی ہو گئین۔ تم بھی تو بچہ کش ہو اور ہمارے محلے مین ایک کہتا رہتی ہی برفی اُسکا نام ہی اور وہ اب بڑھیا ہو گئی ہی مگر کوئی پچاس پلے جن چکی ہی مین نے کہا تم بھی اب دوسری برفی ہو گئی ہو

نواب - (قہقہہ لگاکر) بھئی کیا کہی ہی واللہ۔

ممن - حضور اب اس سے بڑھ کے اور کیا کوئی کہیگا۔

مہراج - بھائی واللہ ہی میری بیوی کی یہ کیفیت تھی کہ جھیپ گئین۔ اور لطیفہ سنیے اُنکا نام امرتا ہی۔ امرتی اور امرتا کے لیے برفی کتنا موزون لفظ تھا۔

نواب - (قہقہہ لگاکر) مار ڈالا ظالم۔ افوہ۔

ممن - حضور آداب عرض ہی۔ (ہنستے ہوے) بُرا حال ہی مارے ہنسی کے۔ امرتا اور برفی کی کیا کہی ہی۔

اختر - حضور بی امرتا کی روایت نے منشی مہراج بلی کو نقل محفل بنا دیا۔ واللہ۔ ہنسکر۔

نواب - کیا خوب امرتا کے نیے نقل محفل سبحان اللہ

اختر - حضور مگر کسقدر صاف گو ہین منشی مہراج بلی صاحب۔

آغا - ہان بھی آمین تو شک نہین صاف گو ضرور ہین

اختر۔ مگر کیا پھبتی کہی ہو واللہ بڑی اور امرتا۔
آغا۔ بھئی نواب تمھاری صحبت میں اسقدر صاف گو کوئی نہیں ہو واللہ راست باز آدمی ہو۔ جھوٹ سے سروکار ہی نہیں۔ ایسے لوگ میسر کہاں آتے ہیں۔
مہراج۔ بھئی سُن تو لو۔ اُنھوں نے کیا جواب دیا ہنسے جو کہا کہ تم تو اب دوسری بڑی ہو تو وہ ہنسکے کہتی ہیں۔ تو تم بھی تو اب شیر ا ہو گئے ہو۔
ممن۔ شیرا کسی کتے کا نام ہو کیوں حضور۔
مہراج۔ ہاں ہاں شیرا اندھے کتے کا نام ہو۔ اور کمر بھی ٹوٹی ہوئی ہو اور بوڑھا ہو گیا ہو۔
نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی ہنسی کے مارے بُرا حال ہو۔ اُفوہ مار ڈالا ظالم۔
اختر۔ بھئی بڑی لطیفہ گو معلوم ہوتی ہیں۔
ممن۔ خداوند اللہ جانتا ہو ہمارے ہنسی کے بُرا حال ہے۔
آغا۔ اُنھوں نے برنی کُتیا کی اُپر پھبتی کہی تو اُنھوں نے بھی اُنکو شیرا بنایا۔ جی کیا دل لگی ہو کچھ۔
اختر۔ کیا سوجھی ہو واللہ۔ خوب ہی کہی۔
مہراج۔ بھئی وہ برجستہ کہتی ہو۔ یہ جو آغا میر کی سڑ میں بھٹیاری نہیں رہتی ہو۔ نام ــــ لاحول ولاقوۃ یار بھلا ہی سا نام ہو۔
ممن۔ بہت سی رہتی ہیں اب کسکا نام لیں۔
اختر۔ لکھن۔ اللہ رکھی۔ چندو۔ منّی۔
نواب۔ امامن۔ کسی کا پتا تو بتاؤ۔
مہراج۔ چندو چندو۔ بڑی حاضر جواب ہو کہیں پر چوکتی ہی نہیں۔ واللہ کہیں پر نہیں چوکتی۔ ایک دن ہمارے گھر کے لوگوں سے بھڑ ادو۔
نواب۔ کیا یہ جیت جائینگی۔ اجی لاحول۔ ہونہہ۔
مہراج۔ آپ واہی ہیں آپ ایسوں کو وہ راستہ بتائیں۔

اس فقرے پر کُل حاضرین جلسہ لوٹ گئے بھئی بس اب از برائے خدا کوئی اور ذکرہ چھیڑو۔ لُٹا دیا قسم خدا کی لُٹا دیا۔ میرا اس وقت بُرا حال ہو۔ کہنے لگے چند دھٹیاری کی کیا اصل حقیقت ہو۔ واہ۔ آپ بھی کوئی چیز ہیں۔
اختر۔ حضور ایک روز ساقن سے مقابلہ کیا تھا۔
نواب۔ اجی وہ مہترانی سے بھی مقابلہ کرینگی۔
ممن۔ حضور بڑی حاضر جواب ہیں بھلا ہم سے تو زبان ملائیں۔ جب جانیں ہم۔
مہراج۔ (بڑی سہولت کے ساتھ) مردوں سے نہیں راوی۔ خدا غارت کرے لاحول ولاقوۃ۔ وہ کہتا ہو ہمسے تو زبان ملائیں بھلا۔ اور یہ اُسکے جواب میں فرماتے ہیں کہ مردوں سے نہیں۔ واہ واہ وا۔
نواب۔ واللہ بڑے حاضر جواب آدمی ہو۔
مہراج۔ بھائی بندہ چوکتا نہیں کہیں واللہ نہیں چوکتا کہوں اور ہزاروں میں کہوں سچی واللہ بزرگوار سے بھی نہیں چوکتا تھا ایکمرتبہ باپ صاحب نے کہا۔
ممن۔ باپ صاحب بھی کیا خوب۔ ماشاء اللہ۔
نواب۔ ارے ٹوکو نہ یار۔ بھئی کہنے تو دو۔
مہراج۔ باپ صاحب ایک ہی حرام زادے۔
نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی اب ہنسی ضبط نہیں ہو سکتی لاحول ولاقوۃ باپ صاحب کی کیا کہی اور اسپر طرہ یہ کہ حرام زادے۔

مہراج ۔ اب ہم نہ کہینگے واللہ نہ کہینگے۔

نواب ۔ (ہاتھ جوڑکر) بھائی خدا کے لیے کہو۔

مہراج ۔ باپ صاحب فرمانے لگے اے تو بڑا گدھا ہی۔ جبتہ جواب دیا کہ حضور تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین بڑے تو حضور ہین بندہ تو خرد ہی۔

نواب ۔ (ہنسکر) بھئی واللہ کیا کہی ہے۔ ماشاہون۔

ممن ۔ حضور خوب سوجھی بڑے تو آپ ہین۔

اختر ۔ وہ بڑے گدھے یہ چھوٹے گدھے۔ واہ۔

نواب ۔ بھبتی کے معنی ہی یہ ہین کہ باپ نہین دادا پردادا ہو تو نہ چوکے۔ جناب منشی مہراج بلی صاحب بھی اپنے وقت کے ملّا دوپیازہ ہین۔

مہراج ۔ بھئی ملّا دوپیازہ کو اسقدر سوجھ بوجھ نہ تھی۔

ممن ۔ کیا شک ہی اسمین ذرا شک نہین حضور۔

اختر ۔ بیشک۔

مہراج ۔ ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی جناب ع۔

ازمن محبت میکند زدجاے من

اختر ۔ اچھا مصرع پڑھا ہی۔

ممن ۔ فارسی کا تو خاتمہ ہی۔ واہ حضور منشی مہراج بلی صاحب بہادر۔ خوش گفتۂ برادر من۔

مہراج ۔ ازمن فارسی بگو ئید۔ من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

اختر ۔ کیا طبیعت پائی ہی واللہ خدا کی دین ہی۔

مہراج ۔ ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی۔

نواب ۔ یاد حشت ۔ اسکا اس وقت کیا ذکر تھا۔

ممن ۔ حضور وہ لطیفہ واللہ کبھی نہ بھولے گا۔ کہنے لگے انیم کیا چنڈو تک تو پیتی نہین ہین۔ اے سبحان اللہ

اختر ۔ اے لعنت خدا۔ واہ واہ۔

داروغہ ۔ پھر کیا کوئی بُری بات کہی انھون نے۔

اختر ۔ جیسے کسی سے کوئی پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین اور وہ اُسکے جواب مین کہے کہ شراب کیا معنی ولایتی پانی تک تو پیتا نہین ہون۔ اور عمر کیا خوب بتائی ہی کہ کمبوی مجھسے چھوٹی ہین۔ مگر (ہنسکر) واللہ گھر مین بھیجدینا یہ سب پر فوق لیگیا خدا کی قسم۔ لاحول ولا قوۃ۔

نواب ۔ واللہ عمر بھر نہ بھولیگا۔ یہ سب پر طرہ ہی ایک نئی بات ہوئی نا۔

اختر ۔ مگر حضور چڈا گلیجر و کا پٹنا ستم ہوگیا۔

ممن ۔ بھئی ہان ہمکو بھی بڑا رنج ہوا۔ دوسرے دن یہ حال سب کو معلوم ہوا تو بڑی دل لگی ہوئی۔

اختر ۔ یہ واقعہ تو تواریخ مین لکھنے کے قابل ہی۔

داروغہ ۔ چڈا گلیجر کی ہڈیان یاد کرتی ہونگی۔ وہ بودی مار پڑی کہ توبہ ہی بھلی۔

ممن ۔ تو اسنے بھی تو غضب کیا کہ منشی مہراج بلی اب کیا کہون گلے سے لگا لیا۔

مہراج ۔ (بہت بگڑکر) اب ہم یہان نہ بیٹھینگا کہاسے یوسور لوگ ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی۔ یو شالا لوگ کاہے واسطے ہمکو ٹوک (دق) کرنے مانگتا ہی۔ یو بلڈی فول کاہے واسطے ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی تم لوگ۔ سور لوگ۔ برلے پہ من را اون۔ اون۔ برلے چہ۔ من نخواہم گفت۔

بیگم صاحب کی روانگی

نواب ناور جہان بیگم اور بشیر الدولہ اس قطع سے

کلکتے سے چلے کہ ایک پالکی گاڑی پر بیگم صاحب اور ایک مصاحب اور مہری سوار ہوئین اور دوسری پالکی گاڑی پر بی مغلانی اور دو مہریان اور دو خواصین اور تیسری پالکی گاڑی پر دو داجی اور دو خواصین اور ایک پہرے والی چوتھی پالکی پر دو خدمتگار اور ایک روتا اور ایک چپراسی۔ نواب بشیر الدولہ بہادر کے ہمراہ دو خاصہ بیز تھے۔ دو خواص دو چپراسی اور ایک داروغہ۔

تین پہلے درجون کا پہلے ہی سے بندوبست کرلیا تھا۔ ایک درجے مین بیگم صاحب اور ایک خواص اور دو داجی اور ایک مہری۔ باقی درجون مین اور سب بیٹھین۔ مگر یہ تینون درجے پاس پاس تھے اور ان دونون درجون مین ایک ایک چپراسی بیٹھا تھا۔ نوابصاحب اور اُنکے داروغہ ایک درجے مین تھے۔ اور ایک خواص ساتھ تھا باقی سب تیسرے درجے مین۔

ریل گھر پر نواب صاحب نے بیگم صاحب سے کہا اب ہم اور آپ اگر ایک ہی درجے مین بیٹھین تو بڑا لطف ہو (مسکراکر) مگر یہ بیسرین سوچین کہ اب کیا کارروائی کرنا چاہیے بیگم صاحب نے کچھ جواب نہ دیا مگر اتنا کہا ہمپر بڑا احسان کرو اگلو اس موئی چھتیر کو گھر سے نکلوا دو۔ چوڑی والی پر عاشق ہوے ہین (پیشانی پر ہاتھ ٹیک کر) کیا خوبی قسمت ہی۔ یہ جبھی خیر نہ ہم یہان آتے اور نہ یہ گل کھلتا۔ اچھا پھر اب تو جو ہوا ہوا سو ہوا اب فقط تمھارا ہی سہارا ہی تم ہی دو تو نوٹنڈی ہو جاؤن۔ نواب بشیر الدولہ نے کہا اچھا۔

خیر اسباب وسباب تلوا کر سوار ہوے پہلے اسٹیشن پر نواب بشیر الدولہ بہادر اُتر کر بیگم صاحب کی گاڑی کے پاس آئے خیر صلاح کسی شی کی ضرورت تو نہین ہی برف ساتھ ہی کہا ہان ہان۔ کیا چاہیے کھین؟ برف کا پانی پیوگے۔ فرمایا جی نہین۔ دس سیر برف مین خود اپنے ساتھ لایا ہون بیگم صاحب نے خواص سے کہا خاصدان لاؤ خاصدان سے دو گلوریان نکالکر اپنے ہاتھ سے نواب بشیر الدولہ کو دین پوچھا تمباکو کھاتے ہو۔ کہا خوب۔ یہ سوال آپ روز کرتی ہین اور مین آپ کے تمباکو پر عاشق ہون۔ یہ خوشبو کسی اور تمباکو مین کہان۔

بشیر — اب ریل کا وقت آگیا۔ بندہ رخصت ہوتا ہے۔

بیگم — خدا حافظ۔ ہم بڑے آرام سے ہین نواب۔

بشیر — مین دوسری تیسری چوکی پر ضرور ملاکرونگا

بیگم — اچھا اب جاؤ۔ کہین ریل نہ چل کھڑی ہو۔

بشیر — دو گلوریان اور دے دیجئے تو مہربانی ہی۔

بیگم — خاصدان لاؤ۔ (خواص سے) لیجئے گلوریان۔

بشیر — والد کس مزے کی گلوریان بنی ہین۔

نواب بشیر الدولہ بہادر اپنے درجے مین گئے ہی تھے کہ ریل چلی۔ داروغہ نے کہا خداوند میری اسوقت بُری حالت تھی۔ مین دل مین سوچتا تھا کہ یا الٰہی یہ ہمارے حضور چل کہان دیے۔ مین سمجھا کہ شاید زنانی گاڑیون مین سے کسی گاڑی پر بیٹھ گئے ہون (مسکراکر) بارے حضور تشریف لائے۔ نواب صاحب مُسکرانے سے مطلب سمجھ گئے کہا بڑے بدمعاش ہو۔ اب ہم کیا اتنا بھی نہین سمجھتے کوئی پاگل تھوڑا ہی ہی آپ نے۔

اب وہان کی کیفیت سنیے کہ ایک خواص نے بیگم صاحب سے کہا حضور نواب بشیر الدولہ کا بھی کتا اچھا مزاج ہی کہ مین کیا عرض کرون۔ ایسے رئیس (رئیس) پیدا کہان ہوتے ہین بات کی بات مین ہزار دن خرچ کر ڈالے اور اُف تک نہ کی

بڑے رئیس ہین ایسے ویسے نہین ہین اور حضور شکل صورت بھی اچھی ہی سو دو سو مین ایک۔

بیگم صاحب کہ بڑی طبیعت دار تھین اسکی تقریر سے سمجھ گئین کہ یہ کٹنا پاکرتی ہی۔ کچھ جواب نہ دیا مگر خواص سے کھٹک گئین اور دل ہی دل مین سوچنے لگین کہ یہ تو کیا کرے اگر اسکے سے ہزار آئین تو بھی ہم اپنی عصمت و آبرو کے خلاف نکرینگے۔ اس وقت ہم پر مصیبت پڑی ہی اس سے ہم بشیر الدولہ کی یہ باتین بھی سنتے ہین نہین تو ہمین تو کھڑے کھڑے ذلیل کرادیتی مگر مصلحت کے خلاف ہی

چوتھے اسٹیشن پر پھر نواب صاحب تشریف لائے خیر صلاح اُف جب گاڑی رُک جاتی ہی تو بڑا اطمینان ہوتا ہی بیگم صاحب نے فرمایا۔ جی ہان اُمس تو ضرور ہی مگر یہان پنکھیا چل رہی ہی ہر اپر۔ یہ بچارے تیسرے درجے والے کس مصیبت مین ہونگے نواب صاحب نے کہا انکو کیا مصیبت ہی وہ تو اس بات کے عادی ہین مصیبت تو ہملوگون کو ہی جو خس نہ دبرف آب کے عادی ہین اور جنھون نے ناز و نعم مین پرورش پائی ہی۔

بیگم۔ اور تم گھڑی گھڑی آتے ہو کہین ریل نہ نکلجائے تو پھر معلوم ہو۔ لے اب جاؤ۔

بشیر۔ جی نہین ریل کہان جاسکتی ہی۔ کیا مجال۔

بیگم۔ اے مجال کے بھروسے بھی نہ رہنا کہین اگر ریل چلی تو کچھ بنائے نہ بنیگی۔

بشیر (گھڑی دیکھکر) ابھی تین منٹ کی کسر ہی۔ اگر کہیے تو یہین بیٹھون دو گھڑی دل بہلتا ہی آپ سے۔

بیگم۔ بسم اللہ مگر بدنامی کا ڈر ہی۔

خواص۔ اے نہین سرکار بدنامی کاہے کی ہی۔

بشیر۔ ہمارے نزدیک تو بدنامی نہین ہی کچھ۔

بیگم۔ اسمین تو ضرورت ہی کیا ہی اسکی۔

بشیر۔ وہان جی نہین بہلتا باتین کس سے کرین۔

بیگم۔ (ہنسکر) اچھا تو اس خواص کو لیجاؤ۔

خواص۔ اوئی واہ سرکار لونڈی ایسی نوکری سے درگذری جیسین آبرو جائے۔

بشیر۔ لے چلو بی چاندنی۔ بس اب ہم نہ مانینگے۔

خواص۔ بجا ہی حضور سارے مین وہان مردون مین کیا کرون جاکے۔ واہ خداوندواہ۔

بشیر۔ اور کچھ نہین ایک تو گلوریان بناؤ دوسرے باتین کرو بے عورت کے جی گھبراتا ہی۔ واللہ بہت جی گھبراتا ہی۔

بیگم۔ اے چلی نہین جاتی اور یہ اُسکا نام تمکو کیونکر معلوم تھا پہلے یہ تو بتاؤ۔

بشیر۔ مین اُسکی ذات بنیاد سے واقف ہون۔

بیگم۔ جبھی۔ ہون ہون!!! سمجھی مین۔

بشیر۔ کیا۔ یہ ادا ہماری سمجھ مین نہ آئی۔

بیگم۔ ارے تو سب سمجھتا ہی۔

نواب سمجھتا ہی۔ اور ارے ان بے تکلفی کے الفاظ سے نواب بشیر الدولہ بہادر کو یقین ہوگیا کہ بیگم صاحب کا بھی ہم پر دل آیا ہی چونکہ ریل چلنے کو تھی لپک کر اپنے درجے مین ہو رہے تو اسی خواص نے کہا اے حضور کیا اچھا مجاز (مزاج) ہی اللہ جاتا ہی اور دیدار و جوان ہین بیگم صاحب تو پہلے ہی تاڑ گئی تھین۔ کہا پھر ہمنے تو تمھارا ٹھکانا کرنے کی فکر کر ہی دی تھی اب سہی۔ اب آئین تو چلی جاؤ گلوری بنا بنا کے کھلاؤ اور باتین کرو۔ خواص کو بشیر الدولہ ہی نے انکے ہان نوکر رکھوایا تھا اور اسی شرط پر کہ بیگم صاحب کو راہ پر لائے مگر یہ بڑی ہی

پارسا عورت تھین۔ خواص کی بات کو کاٹتی نہ تھین لیکن دل ہی دل مین اسکو بُرا بھلا کہتی تھین۔ اگر ریل پر نہ ہوتین تو فوراً موقوف کر دیتین۔ خواص نے تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی ذکر چھیڑا۔ سرکار! بکی آئین تو جانے نہ دیجئے ذری پردہ کر لینگے۔ بس اور کیا اور پھر آپ کے عزیز ہین۔ کیا غیر تھوڑا ہی ہین۔ اے ہان۔ اپنون سے اِتا پردہ کیا۔ اور پھر اسلے جب دیکھیے آپ کے ذری سے اشارے سے لکھنؤ تک ساتھ دیا۔ پھر یہ ہر کوئی کریگا۔ اور شکل صورت کتی اچھی پائی ہے۔

نواب بشیر الدولہ بہادر نے داروغہ سے کہا بھئی میری تو اس عورت پر جان جاتی ہے۔ درم ناخریدہ غلام ہون واللہ کیا تقریر اور کیا ادا ہے واللہ مین کچھ کہہ نہین سکتا عجب حسن گداز سوز ہے۔ اہا ہا ہا۔ اور اسکے ساتھ شوخی اور بھی مارے ڈالتی ہے۔ کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ ہتھے چڑھے

اُستاد داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا کہ نواب صاحب تے تکلف ہو جائین سوچ کر عرض کیا حضور نے تو خواہ مخواہ الگ الگ بٹھایا بیکار بے وجہ اسی ساتھ ہی بٹھانا تھا۔ مزے سے دل لگی ہوتی جاتی اور گلوریان کھاتے کہا بھئی جب وہ منظور بھی کرین۔ اتنے مین ریل کی چوکی آئی۔

نواب۔ ارے بھئی یہان کتنی دیر ریل ٹھہرتی ہے۔

سپاہی۔ بجور دس منٹ ابھی بڑی دیر ہے۔

نواب۔ تو ہم لیک کے اس درجے مین باتین کر لین۔

سپاہی۔ ہمارے بجور ابھی بڑی دیر ہے۔ ہو آئیے۔

نواب صاحب نے دروازہ کھولا اور بیگم صاحب کی گاڑی کے پاس پہنچے۔

نواب۔ کیا ہو رہا ہے کسی شے کی ضرورت تو نہین ہے۔

بیگم۔ (خواص کی طرف اشارہ کرکے) کمبخت سوتی ہین۔

خواص۔ سرکار آرام مین ہین۔

نواب۔ اور کوئی جاگتا ہے۔ یا سب سوتے ہین۔

بیگم۔ (اشارے سے) سب سو گئے۔

خواص۔ حضور سب سو گئے۔

نواب۔ کمبخت سمجھے کہ اصل مین سب سو گئے ہین تو میدان خالی پاکر خواص سے پوچھا کھوڑھب پر آنوالی ہین یا نہین۔ خواص نے اشارے سے کہا خاموش رہیئے یہ انکی سمجھ مین نہ آیا۔ اور بیگم صاحب سب دیکھ رہی ہین خواص تو پہلے ہی سے گتھی ہوئی تھی لاکھ لاکھ سمجھاتی ہے۔ مگر بشیر الدولہ کو عشق نے اندھا کر دیا تھا اشارہ خاک نہ سمجھے اپنی ہی کہے گئے۔

نواب۔ تم تو بولتی ہی نہین ہو چاندنی۔

خواص۔ اہی حضور کیا بولون کیا۔

نواب سمجھ گئے۔ دانتون کے تلے اُنگلی دبا کر۔ ارے!

بیگم۔ ہم مین کہتی ہون کہین ریل نہ نکل جائے۔

نواب۔ کیا مجال ہے ریل نکل جانے کی ایک ہی ہوئی کیا دل لگی بازی ہے۔

ادھر نواب صاحب نے کہا ایک ہی ہوئی اور ادھر ریل چلی اور یہ دوڑے۔ ریل لین چھوڑ چکی تھی۔ سپاہی نے کہا ریل سے الگ رہیئے۔ چلیے ترکا ہو گیا اب یہ کیا کرین۔ سر پر ٹوپی تک نہ تھی۔ اہ پیاس کے مارے بُرا حال۔ اور کسی شہر کی چوکی نہین ذرا سا گانون۔ اسٹیشن ماسٹر نے کہا آپ اتا بیرہا کہان۔ کیا پسلب (پیشاب) کرتا تھا۔ کہا ہی نہین

اب کیا بتاؤن کہان رہا۔ لاحول ولاقوۃ۔ وہ بولا شوبابا اب لاحول بلیا سے مطلب نکلتے نہین ہوتا۔ کہا صاحب ٹوپی تک تو ہے نہین۔

بابو۔ بڑا المیوس (افسوس) ایسے تو ہونے نہین مانگتا اب آپا ہے کیا کرنے سکے۔

بشیر۔ اب ہمکو ایک چھپر کھٹ بلھائے تو بیٹھین۔ نیند تو اب آئیگی نہین۔ بڑا غضب ہوا ہمسے بڑی بیوقوفی ہوئی مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد۔

بابو۔ وہ دیکھو کھلاسی (خلاصی) نواب صاحب کو بٹھنو۔

بشیر۔ بھئی کوئی مسلمان ہو تو ذرا سا پانی پلا دو۔

ایک شخص پانی لیکر آیا تو اُنھون نے پوچھا۔ کون ہو۔ کہا پٹھان۔ یہ عادی نفیس نفیس اور صاف ستھرے برتنون مین آب خاصہ پینے کے چھنا ہوا اور برفاب ہو۔ وہان یہ تکلفات کجا وہ ٹین کے ایک نام لوٹے مین پانی لایا۔ مگر نہایت سرد تھا۔ پی کر اُسکو ایک روپیہ انعام دیا اب تو انکی خاطرین ہونے لگین۔ پلنگ بھی بچھا اور رفا لیچہ بھی آیا اور اسٹیشن ماسٹر نے ایک سفید چادر بھی منگوائی اور اُنکے گھر سے تکیے بھی آئے نئے نئے غلاف چڑھے ہوے۔ ایک کوزہ گھڑا تہائی پر رکھا گیا۔ اب کیا تھا اب انکی خاطرین ہونے لگین۔ مگر پھر بھی وہ آرام کجا۔

نواب صاحب لیٹے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پینے سے روح کو تازگی ہوئی۔ مگر حقے کے بغیر دبھین تھے اور خاصدان بھی ساتھ نہ تھا۔ کیا کرین اب آپ شعر خوانی کرنے لگے۔

ناامیدی کے سخن کیون نہ کہے دل ہمسے
تیغ کے ساتھ کشیدہ ہو جو قاتل ہمسے

ایک شخص جو یون ہی سا لکھا پڑھا کرتا تھا وہ بھی کھڑا ہو گیا اور کہا حضور کچھ فرمائیے۔ ؎

یون جسم زار اپنا پنہان ہوا کفن مین
خوشبو تھی جس طرح سے یوسف کے پیرہن مین

اُسنے بڑی تعریف کی اُنھون نے نام دریافت کیا اُسنے کہا رضا حسین۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ ؎

تمھاری مانگ نے دہشت یہ اپنے دل مین ڈالی ہے
کہ کیون اس زلف کے حبشی نے تیغ اپنی نکالی ہے

یہان تو شعر شاعری ہوتی تھی اور اُدھر بیگم صاحب افسوس کر رہی تھین کہ نواب بشیر الدولہ بہادر بیمار رہے رہگئے بڑی تکلیف اُٹھائینگے۔ ایک آدہ مرتبہ ہنسی بھی آئی کہ بہت اکڑ کر کہا (یہ ریل چل دینے کی ایک ہی ہوئی) اور بس اتنا کہنا تھا کہ ریل یہ جا وہ جا۔ خواص نے کہا کچھ دور دوڑے بھی تو تھے۔ مگر ریل کو پا سکتا ہے کوئی رہگئے۔

شام کو کھایا دہی رات کو جوڑی آئی
ٹوٹکا ہمکو بتا دو کوئی بی ہمائی

صبح کو کوئی نو بجے کے وقت معشوق نسرین بدن بی قمرن کی دُگانا جان خوب بن ٹھن کے پٹیان جمالے آنکھون مین خوب سرمہ لگائے پھلبلاہٹ کے ساتھ آئین اور دُگانا جان اے دُگانا جان۔ یہن کہان ہو بی مغلانی نے کہا حضور آرام مین ہین۔ اے جگادو مغلانی۔ مغلانی نے کہا حضور جگا سکتے ہین ہم لوگ نوکر چاکرون کی یہ جرأت نہین ہو سکتی کہ کہین اُٹھو بس اب سو چکین۔ اور سرکار یہ دن کا اتنی دیر سونا منحوس ہوتا ہے۔

دُگانا جان نے قمرن کو جاکے جگانا شروع کیا۔ اے یہن

اُٹھو۔ اوئی اب تو نو بجگئے۔ اب دن کا عمل ہو۔ کیا غافل نیند ہی (شانے ہلاکر) اے اُٹھو۔ قمرن۔ قمرن۔ اُٹھ جیسے کوئی متوالا ہوتا ہی۔ اے اُٹھو بہن۔ کیا رات کو کچھ شغل کیا تھا۔

اتنے مین نازو کی آنکھ کھُل گئی۔ کہا تم ہو بہن۔ دُگانا بگڑی ہوئی بیٹھی تھی بولی واہ واہ اچھی باتین ہین خوب گھر وندا کروگی۔ بس بس ایک دن نکالی جاؤگی نواب کو جو معلوم ہوا کہ تم پیتی ہو تو کھڑے کھڑے نکال دینگے تم تو نازو اب مین کیا کہون۔ ارے یہ مزے یاد کروگی اور روؤگی۔ چلن کے ساتھ چلو۔

ہاے کیا کر رہی ہو" نازو نے کہا تم تو بہن سٹرن ہو۔ نواب سُن لینگے کہ یہ پیتی ہین تو ہمکو کھڑے کھڑے نکال دینگے؟ بجا۔ اری بیوقوف انھین نے تو زبردستی پلائی۔ یہ سُننا تھا کہ دُگانا حیرت سے نازو کو دیکھنے لگی۔ کیا! نواب نے پلائی اُنکے یہان شراب آئی کہان سے۔ کیا پیتے ہین۔ نازو مُسکرائی۔ اور نہین تو کیا کوئی پارسا یا مولوی ہین۔ تم بھی کتی سادہ مزاج ہو دُگانا کو اور بھی حیرت ہوئی اللہ جانتا ہی نازو ہمکو نہین معلوم تھا

قمرن کا پلنگ جو چھت پر بچھا تھا اُسپر دھوپ آگئی تو قمرن انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین۔ کیا دُگانا آئی ہین۔ اے بہن یہان آؤ۔ اوئی نگوڑی دھوپ سارے مین پھیل گئی فوراً پلنگ سے اُٹھکر دالان بھر اتو کرے مین ہو رہین اور دُگانا کو پیشکدمے لینے شروع کیے۔

دُگانا جان ہم تم عاشق ہین۔ اللہ جانتا ہی ہم تم عاشق ہین۔ ہمکو تمسے عشق ہی۔ دُگانا نے جھک کر کہا اوہ تو پگلی بیٹھو ذری۔ یہ تمھارے منہ سے بھبک کیسی رہی ہی۔ ہم اب تمسے ملنا ترک کردینگے۔ بس۔

قمرن۔ کیون کیون بگڑ کیون گئین خدا کے واسطے۔

دُگانا۔ بہن دیکھو زمانہ بُرا جاتا ہی۔

قمرن۔ اوئی اس سے کیا مطلب۔ پھر اچھا پھر کیا

دُگانا۔ پھیر تو بہن سمجھ کا ہی۔ بس۔

قمرن۔ اوئی (انگڑائی لیکر) طشت منگوا کر مُنھ دھونے لگین (مُنھ دھوکر کہا دُگانا) تم آج لڑی کیون پڑتی ہو۔

دُگانا۔ ہمین بڑا صدمہ ہوا بہن۔ اللہ جانتا ہی۔

قمرن۔ یہ کاہے سے (پلنگ پر پھیر لیٹکر)۔

دُگانا۔ ایسی نیند کیا۔ نو بجے کے بعد تم اُٹھی ہو۔

نازو۔ اے تو آج ایسا ہوگیا بہن۔

دُگانا۔ بس چلو مُنھ نہ کھلواؤ۔

نازو۔ اوئی۔ یہ تو کاٹے کھاتی ہین جیسے۔

قمرن۔ اے مہری گلوریان لاؤ۔ خاصدان لاؤ۔

مہری۔ سرکار وہ کیا رکھا ہی خاصدان۔ لونڈی نے تو سویرے ہی سے سب سامان لیس کر دیا تھا۔

قمرن۔ دُگانا جان کو گلوری دو۔

قمرن پھر پلنگ پر لیٹین تو خراٹے لینے لگین۔ نازو نے انکو جگایا۔ اے اوئی۔ اُٹھو بہن۔ واہ اتنا دن چڑھا سارے مین دھوپ پھیل گئی اور تم سو رہی ہو۔

قمرن بڑی خرابی سے اٹھین۔ منھ دھویا اور بی مغلانی سے کہا اسوقت صفرے کی بڑی شکایت ہی کوئی شیرالیسی ملاؤ کہ ذرا طبیعت ٹھکانے لگے۔ مغلانی نے کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی دو کھٹے انار توڑے۔ دونون شاداب اور بڑی صفائی کے ساتھ انکا افشردہ بنایا اور شاہجہان پور کی اعلیٰ قسم کی شکر ملکر چھانا اور برف کا بڑا سا ٹکڑا اسمین ڈالا اور جب افشردہ

خوب ٹھنڈا ہو گیا تو کیوڑا ملا کر چاندی کے کٹورے مین لے گئی بی قمرن نے پیا تو کلیجے تک ٹھنڈک پہونچی مزہ کی تعریف کی کہا اسوقت تمنے جلا لیا باجی جان کو بھی پلاؤ ہمنے تمکو ایک اشرفی انعام دی اسوقت مغلانی نے آداب عرض کیا اور ایک کٹورا اسی طرح بی نازو کو بھی پلایا افشردہ پینے کے بعد قمرن نے کمرے کا ایک دروازہ کھولا جو صحن کی طرف تھا۔ کھولا تو وہ ہے کے نیچے دیکھا تو ایک مکان ہے اور ایک عورت مٹھی کچھ سی رہی ہے۔ کہا بی ہمسائی سلام۔ وہ عورت اُٹھ کھڑی ہوئی کہا بندگی ہمنے تو بہن کئی بار چاہا تھا کہ پکارین مگر پھر ہمنے کہا کیا جانے کیا کرتی ہونگی بُرا مانین بھلا مانین کوئی مرد بیٹھا ہو قمرن نے نام پوچھا۔ کہا ہمارا نام شہزادہ بیگم پوچھا کچھ شیفتہ ہے کہا ہان بہن ستاسی روپے ملتے ہین۔ پوچھا تمھارے میان کہان ہین بہن۔ کہا ہمارے میان خدا کے گھر پہونچے کہا ارے ابھی تمھارا سن ہی کیا ہے۔ پھر کوئی فکر نہین کی

قمرن اور شہزادہ بیگم مین تھوڑی ہی دیر مین گہری چھننے لگی کہ گویا برسون کی ملاقات تھی شہزادہ بیگم کی بندریا دیکھکر قمرن نے کہا بہن ہماری ایک گویان کی بندریا نے بچہ دیا ہے اسکی صورت ایسی مکھتی ہے جیسے ستارہ چمک رہا ہے۔ اور مانگ تو وہ جوبن دکھلاتی کہ مین کیا کہون۔

اسی ہمسائی تمھارے یہان بھی بہت چوہے ہونگے ہمکو تو بڑا دق کرتے ہین۔

شہزادہ بیگم۔ چوہے تو ہمارے یہان آتے نہین ہین بہن مگر کیا کہون بس کمبخت مسلون نے تو ناک مین دم کر دیا ہے بہن۔ رات بھر نیند نہین آتی ہے عذاب مین جان ہے۔

قمرن۔ اے تو دونون گھرون کے چوہے ہمارے ہی یہان آگئے ہین۔ اوئی۔

شہزادہ۔ اور مکمل دونون گھرون کے ہمارے یہان آگئے اچھی دل لگی ہوئی۔

قمرن۔ تو مین آج آدھے چوہے تمھارے گھر بھیجے دیتی ہون بہن

شہزادہ۔ (ہنسکر) اچھا تو ہم آدھے مکمل تمھارے یہان بھیجے دیتے ہین۔ جاؤ یون ہی سہی۔

قمرن۔ ہمسائی شربت پیوگی۔ اللہ جانتا ہے گڑھل کا شربت ہے برف ڈال کے پیو کیوڑے کے ساتھ۔

شہزادہ۔ گڑھل تو نہین کیوڑے کا شربت پلواؤ تو کیا مضائقہ ہے۔ برف ہے برف تو جان ہے آج کل۔

قمرن۔ ہان ہان برف بھی ہے۔ بی مغلانی کیوڑے کا شربت ہماری ہمسائی کو پلاؤ۔

مغلانی نے کیوڑے کے شربت مین برف کا بہت بڑا ٹکڑا ملایا اور پھر کیوڑا ملایا جب خوب ٹھنڈا ہو گیا تو کہا حضور حاضر ہے مگر دون کس طرح سے کہا اسی دیوار کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور برآمدے کی طرف سے دے دو کٹورا بھر کے شربت پیا تو جی خوش ہو گیا کہا افوہ یہ نکھون مین تراوٹ آگئی۔

قمرن۔ بہن ہم مین تم مین خوب نبیگی۔ اور اگر خدا نے چاہا تو زندگی بھر نبھ جائیگی۔

شہزادہ۔ کیون نہ نبھیگی۔ آدمی آدمی سے ملتا ہی ہے مین کیا معلوم تھا کہ تم ایسی خوش مزاج ہو۔ نہین ہم چھیڑ کے ملتے بہن۔ یہ دو گھڑی کا ہنس بول لینا پی بجا تا ہے اور سس

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا ہم نماز پڑھ لین تو پھر باتین کرین۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔

قمرن بولی اخاہ! نماز بھی پڑھتی ہو۔ کیا گناہ بہت کیے ہین۔ ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی۔ کہا بہن ہم بچپنے سے نماز پڑھتے ہین۔ ناغہ نہین ہونے پاتی مجال کیا کہ قضا ہو جائے باقی گناہ کی نسبت گناہگار کون نہین ہی شرع کے مطابق کون چلتا ہی بہن۔

قمرن نے کہا بی ہمسائی ہم یہ لوہے کے پنجے نکلوا ڈالینگے جسمین ہم تم ایک جگہ بیٹھ کے باتین کیا کرین ہر وقت مرنے سے ای بہن یہ کتا تمنے پالا ہی کیا اچھا کتا ہی ہمارے پاس بھی ایک کتا تھا مر گیا بچارا۔ دن بھر مین پانچ پانچ چھ چھ چوہے مارتا تھا۔

شہزادہ بیگم نے اپنے نوکر عبد اللہ خان کو بلایا اور کہا نیچے سے پاندان لے آ۔ گلوریان بنا کر قمرن کو سلاخون مین سے دین قمرن نے بڑی تعریف کی۔ اللہ جانتا ہی بیگم یہ گلوریان بہت پسند آئین۔ اچھا آج شام کو ہمارے یہان دعوت ہی۔ اب یہ بتاؤ کہ کسی سے دل بھی ملا ہی۔

شہزادہ بیگم ہنسنے لگین۔ کہا بہن دعوت کی بھی کون جلدی ہی دیکھا جائیگا۔ اب تو ہم تم ہمسایے ہی مین ہین۔ اور بہن یہ جو تمنے پوچھا اسکا حال یون ہی کہ ہمکو یہ ہرجائی پنا اچھا نہین معلوم ہوتا۔ ہان اگر کوئی وضعدار شریف زادہ ہو سلسلۂ وضع کا پابند بات کا دھنی تو خیر کیا مضائقہ ہے۔ پڑوس مین وہ سامنے ایک صاحب رہتے ہین خوبصورت اور حسین آدمی ہین اور دل کے چالاک وہ ہمپر ڈورے ڈالتے ہین مگر ابھی ہمسے انسے یکجائی کی نوبت نہین آئی ہے۔ آدمی اچھے معلوم ہوتے ہین

اتنے مین کوٹھری سے دھماکے کی آواز آئی اور مغلانی نے کہا ان چوہون کو خدا غارت کرے۔ قمرن نے بہ آواز بلند کہا ای ہمسائی دیکھو دن دہاڑے نگوڑے چوہے اودھم مچاتے ہین۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک آواز آئی اجی میر صاحب آپ کے مثل نہین سنی کہ قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔ قمرن جو دیکھتی ہی تو (ارے) اے ہمسائی یہ کون ہی۔ کہا بہن یہی ہین۔ کیا اچھی صورت ہی۔ گوری گوری۔ بات چیت کتنی اچھی ہی بڑا وضعدار آدمی ہی اور سیر چشم۔

قمرن۔ اللہ جانتا ہی ملاقات کے قابل ہی۔

شہزادہ۔ کیا جوان خوبرو ہی چشم بددور۔

قمرن۔ ڈورے ڈالتے ہین معلوم ہوتا ہی۔

شہزادہ۔ ڈورے ڈالتے ہین کہ لٹو ہی مردوا۔

قمرن۔ اچھا پھر خالی خولی تاک جھانک سے کیا فائدہ۔

شہزادہ کچھ دیکھتی بھی ہو ذرا کنکھیون سے دیکھو۔

قمرن۔ ہاتھ جوڑ رہا ہی۔ ہاے لگی بھی کیا بری ہوتی ہی کسی پر دل آنا تم ہی۔

شہزادہ۔ اب اس وقت یہ گھنٹون ہمین کھڑا گھورا کریگا اور ٹہلیگا اور شعر پڑھیگا اور بار بار ہاتھ جوڑیگا ہمارے۔

قمرن۔ کیون صاحب یہ اتنی لمبی چوڑی تو نماز پڑھتی ہو اور باتین یہ۔ یا اللہ توبہ۔

شہزادہ۔ ہمین ایک ہندنی کی بات اسوقت یاد آئی بنارس مین تھی اور ہم بھی وہین تھے۔ ہمنے پوچھا کیون بہن یہ روز تو تم مندر مین جاتی ہو اور وہین سے آکر بھی جاتی ہو ادھر ادھر پھر لیے مندر جانے سے کیا فائدہ۔ کہا بہن ہمنے

تو اچھے ہین جو بدی بھی کرتے ہین اور سندر نہین جاتے ہین
قمرن ۔ ہم بھی آج سے نماز پڑھا کرینگے ۔
شہزادہ ۔ ضرور چاہیئے بہن چاہے جو فعل کرے مگر نماز روزہ نہ چھوٹنے پائے ۔
مغلانی ۔ کیا بات ہو اس سے بہتر اور کیا ہو ۔
قمرن ۔ روزون مین تو دم اُلجھتا ہی ہمارا ۔
شہزادہ ۔ (گلوری بناتے ہوے) ارے ! یہ آج چوڑیان آپ ہی آپ ٹھنڈی ہوئی جاتی ہین ۔
قمرن ۔ اللہ کرے کو کھ مانگ سے ٹھنڈی رہو ۔
شہزادہ ۔ ہمین کل جوڑی آگئی کوئی ٹوٹکا تو بتاؤ بہن
قمرن ۔ ہم بتائین ہمسے سنو ایک کام کرو ۔
مغلانی ۔ اے حضور بکھیڑا کاہے کو کرے کوئی ۔ برگد یا پیپل کے درخت کو سات سلام کرلو ۔ اور جب یہ نیت کرو ۔ تو بولو نہ کسی سے بات نہ کرو ۔
شہزادہ ۔ تو پیپل کا درخت تو تمھاری بغیا مین ہی ہمسائی کیون بولو بہن ۔
قمرن ۔ ہان ہان آؤ گھر ہی تمھارا ۔
شہزادہ بیگم نے عبداللہ خان کو پکارا کہا ذرا ڈولی تو جا کے لاؤ ۔ پوچھا کہان تک کے لیے ۔ کہا اسی ذرا بی ہمسائی کے یہان تک سانکی بغیا جائینگے ۔ جوڑی کا ٹوٹکا کرنے ۔ اتنے مین نازو اور انکی دُگانا بھی سیچن کے پاس آئین ۔ یہ کون ہین ۔ قمرن نے کہا یہ بی ہمسائی ہین شہزادہ بیگم ۔ شہزادہ بیگم کی مہری نے دُگانا کو دیکھکر کہا مین نے شاید آپ کو الچ خان کے میدان مین دیکھا ہو ۔ وہ بولی نہین تو ہم تو نواز گنج مین رہتے ہین ۔ الچ خان کا میدان تو شاید کشمیری محلے کے پاس ہے کہین ۔ ہم تو اُدھر گئے بھی نہین ۔
عبداللہ خان نے آکے کہا حضور ڈولی تو آج کہین نہین ملتی ۔ کہارون نے پنچایت کی ہو ۔ اسوقت کوئی نہین آتا ۔ کہا اچھا خیر کل سہی بی ہمسائی ۔ اتنے مین ایک مہری نے کہا حضور سرکار آتے ہین ۔
نازو اور قمرن نے کہا اب ہم رخصت ہوتے ہین بہن اور دروازے بند کر کے کمرے مین آئین ۔
نواب ۔ یہ دروازہ کیسا بند کیا ۔ (کچھ کھٹکے)
نازو ۔ اُدھر ایک نواب رہتے ہین کہین سے اور قمرن سے باتین ہوتی تھین جا کے دیکھ لو ۔
نواب ۔ (بدظن ہوکر) ہان ہو تو کچھ ایسا ہی ۔
نازو ۔ ہمنے انھین لاکھ لاکھ منع کیا یہ نہین مانتین ۔
نواب ۔ سچ بتاؤ قمرن یہ کیا ماجرا ہو ۔
نازو ۔ جھجھکی ہوئی آنکھ نہین دیکھتے ۔
قمرن ۔ ہو کیا ایک مردوے کی صورت پسند آگئی کیا کسی کا اجارہ ہو ۔
نواب ۔ بی مغلانی یہ اُدھر دروازے کے پاس کس سے اشارہ بازی کر رہی تھین ۔ سچ بتاؤ ۔
مغلانی ۔ حضور یہ تو وہی مثل ہوئی کہ کہون تو ماری جائے نہ کہون تو باپ کتا کھائے ۔ گونگو کا معاملہ ہو ۔
نواب ۔ اچھا ہم خود جا کے دیکھتے ہین ۔
راوی ۔ نواب صاحب خود تشریف لیگئے اور دروازہ کھولکر دیکھا تو شہزادہ بیگم بیٹھی کچھ کاڑھ رہی ہین ہن کوئی بیس اکیس برس کا شکل صورت بہت اچھی ۔ نک سک سے درست ۔ اب قمرن ہاتھ جوڑتی ہین قسمین دیتی ہین کہ

آج ہی اُنسے پہلی ملاقات جان پہچان ہوئی اور آج ہی
یہ ستم اُنھون نے ڈھایا نواب صاحب نے کہا ہون ہون
شہزادہ بیگم ہین - بس اتنا سننا تھا کہ وہ چونک
پڑین دیکھا تو خود بدولت اُنھون نے جلدی سے دروازہ
کسی قدر بھیڑ دیا بس اتنا دے اور بندہ لے بیگم صاحب
نے خوب خوب سنائین - مہری ذری نیچے سے جا کے
سمجھا دو کہ ہم عصمت دار ہین کوئی بازاری نہین ہین
بہو بیٹیون کو اِس طرح گھورنا کیا معنی - کیا انکے بہو بیٹی
نہین ہین ہمنے فقط یہ ملاحظہ کیا کہ پی ہمسائی سے
اسوقت ملاقات ہو چکی ہو نہین ساری نوابی دکھا دی
ہین کوئی ایسی ویسی نہین ہون - اسکے کیا معنی
ہمسایہ اُن کا جایا جدا ایسے ہی ایسے شہدے پڑوسی
ہوا کرین تو کاہے کو کسی کی عصمت رہے سب اپنے
اپنے گھر نہ چھوڑ دین —

قمرن نے دروازہ کھولکر کہا اے بہن - اتی خفا کیون
ہوتی ہو - سن تو لو پہلے شہزادہ بیگم نے کہا بہن خفا
ہونے کی بات نہین ہو - یہ بھل منسی کے خلاف ہو - کیا
ہم کوئی بازاری عورت ہین لے ابھی بدنامی ہو جائے
تو دنیا کے لالے پڑ جائین کہ نہ پڑن - اور سوائی
گھاتے مین ہو دیکھتی ہون تو داڑھی مونچھون والا
اور پٹے کو ذرا بھیڑ کر ڈٹے کھڑے ہوے ہین
لاشے اللہ - لاشے اللہ —

نازو - اے بہن تم پڑوس کے سبب سے ہماری بہن ہو کہ نہیں ہم
وہ ہمارے بہنوئی ہین تمھارے بہنوئی کبھی ہوے کہ نہین ہوے
پھر سالی کو دیکھا تو کیا گناہ کیا تمسے تو دل لگی اور ہنسے کا رشتہ ہو
شہزادہ - (قمرن کی طرف اشارہ کرکے) جہ خوش انکے سالے
ہین ہے یہ تو نواب محمد عسکری ہین صولت جنگ انکا خطاب ہو

نواب - اور مین حضور کی تصویر دیکھ چکا ہون —
شہزادہ - اے ہٹو بھی کیسی تصویر —
نواب - ذری چار آنکھین تو کیجیے —
شہزادہ - دیکھو اوئی - پھر دروازے کے پاس آکے
(ہٹ کر) اے یہ کیسا مردوا ہو - کوئی آتا جاتی دھیت نہین
ہوتا اب ہم کل دروازے مین تیغا چڑھا لینگے —
قمرن - بہن یہ تو کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہو
نازو - اور ننکی کتنی دیر تھین پہلے —
قمرن - بس بس قلعی کھل گئی —
شہزادہ - کیا - اللہ جانتا ہو جو ہم سے کسی قسم کی گفتگو
ہوئی ہو - یہ تو مین - اب کیا کہون تمھارے میان
اور انکے بہنوئی —
نازو - نہین نہین کہو شوق سے —
قمرن - کہو کہو پرانی جان پہچان ہو —
شہزادہ - اے کچھ خیر ہو منھ مین آتا ہو بک دیتی ہو —
قمرن - بہن تمکو تو ہمسے سوتیا ڈاہ ہوگی —
شہزادہ - اے اوئی ذرا سنبھلی ہوئی —
نازو - وہ جھین - بڑی پرانی جان پہچان نکلی —
شہزادہ کیا مجال جو پر نہ پار سکے —
نازو - اور ابھی تک بڑھ بڑھ کے ہانک
رہی ہین —

شہزادہ بیگم نے اس فقرے پر قہقہہ لگایا اور
کہا بہن تم بڑی شوخ ہو اور ہم ہین الٹا بلی - پھر
بھلا ہم مین تم مین کیسے بنے - مگر یہ تو ہمنے ٹھان لی ہو
کہ چاہے جو ہو کل دن کو تیغا ضرور چڑھاؤنگی - اے غضب
خدا کا ہمارا تو ٹھہرا مکان کبھی کسی طرح بیٹھے ہین
کبھی دوپٹا سرک گیا کبھی ذرا پائجامہ سرک گیا

اور تمہارا مزاج ہو ہنسوڑ۔ یہان تمہارے ڈھیٹ دل لگی باز آدمی سا اور ہمکو یہ باتین گوارا نہین۔ نازو مسکرائی اے تمکو تو سونے کی چڑیا ملگئی بہن یہ باتین گوارا نہین (منہ چڑا کر) ایسی بڑی وہ بنکے آئی ہین بڑی عصمت دار۔

نواب۔ کیون صاحب آپ نے ہمکو نہین دیکھا ہو۔

شہزادہ۔ اے یون دیکھنے کو سو دفعہ دیکھا ہو محلے ہی مین رہتے ہو۔ پھر دیکھنے سے کیا ہوتا ہو۔

نازو۔ بہن ہم سمجھ گئے تم جھوٹ بولتی ہو۔

قمرن۔ تمہارے جوہر تو اب کھلے۔

نازو۔ اللہ جانتا ہو بڑا جی خوش ہوا تمسے ملکے آؤ آؤ ادھر آؤ اب وہ گئے بڑا دل لگی کا مزاج ہو۔

شہزادہ۔ اے بہن ہنسی دل لگی کا تو ہم بھی بُرا نہین مانتے مگر ایکا ایکی نامحرم سے بات کرنا عصمت داروں کو نہ چاہئے بڑے عیب کی بات ہو۔

قمرن۔ اے تو اب کب تک چھپی رہوگی۔ اوئی ہمسے بھی اب پردہ ہو۔ شہزادہ بیگم چھم چھم کرتی ہوئی سامنے آئین تو نواب صاحب دروازے کی آڑ ہی سے گھورا کیے اسکے بعد سامنے آن کھڑے ہوئے تو شہزادہ بیگم جھجکے کے بھاگین۔ اے واہ بہن تم بھی اچھی ملین ور سنہ یہ کہان کی دل لگی ہو ہم نیچے چلے جاتے ہین ہمین یہ دل لگی نہین بھاتی۔

نازو۔ اچھا اچھا ادھر آؤ تمھین قسم ہو جو نہ آؤ۔

قمرن۔ اے بہن ادھر آؤ ہمسائی اے بی ہمسائی۔

نازو۔ آؤ ہم جوڑی کا ٹوٹکا بتاوین۔

قمرن۔ اے بہن یہ ٹوٹکا ہی تھا۔

راوی۔ یہ نیا ٹوٹکا ہو۔

قمرن۔ بی ہمسائی دیکھو بگڑ جائیگی۔

شہزادہ۔ بگڑ جانے دو ہم ایک نہ سنینگے۔

قمرن۔ یہان رہنا مشکل ہو جائیگا۔

شہزادہ۔ دیکھا نہین ہو کسی کو۔

قمرن۔ اے اس بھروسے بھی نہ رہنا کھڑے کھڑے نکلوا دونگی۔

شہزادہ۔ اللہ اللہ اتنی ہوئین آپ بھی۔

قمرن۔ اے لے اب آئی ہو کہ نہین یہ نخرا لگ چٹخاؤ

شہزادہ۔ بس بس رہنے دیجئے۔

قمرن۔ اے ہمسائی یہ ٹوٹکا تھا۔

شہزادہ۔ ٹوٹکا تھا آپ رہنے دیجئے بس۔

قمرن۔ اب ہم یہ لوہے کی سلاخین توڑ کے چلے آئینگے۔

شہزادہ۔ آج جو چاہو بدعت کرو کل سے تنہا ہو جائیگا۔

قمرن۔ اے مین کہتی ہون یہ تم کھڑی کھڑی تنہا تنہا کیا کہتی ہو پرائے دروازے مین تم تنہا دینے والی کون

شہزادہ۔ ہم! ہم زبردست اور کون۔

قمرن۔ آؤ ہمسائی تمھین انھین کی قسم سمجھ جاؤ۔

شہزادہ۔ بھلے کو ہم چلے نہ گئے وہ تو کہو اچھا ہی ہوا کہ ڈولی نہ ملی۔ ہی ہی نہین کیا جانے کیا ہو جاتا ایک آدھ کی جان پر بنتی اچھا ٹوٹکا بتاتی تھین۔

مہری نے کہا حضور یہ جاڑا نہ آتا۔ یہ اس سبب سے آیا کہ سرکار نے شام کو تو چکا دہی کھایا اور پھر شب کو کھانے کے ساتھ بورانی کھائی اور پلنگڑی پر پانی چھڑکوایا بس جوڑی آگئی۔

قمرن۔ اے ہی ہمسائی۔ اے وہ گئے۔

نازو۔ گئے گئے اللہ جانتا ہو گئے۔

شہزادہ بیگم چھت پر آئین کہا بہن تم تو خواہ مخواہ لڑائی مول لیتی ہو۔ ناحق کی ٹھائین ٹھائین۔ آخر اس سے فائدہ۔ بیکار لڑائی جھگڑے سے کیا مطلب نکلتا ہی ہمارے تمہارے نبھتی جائے تو کیا کہنا۔ دو گھڑی ہنسنے بولنے کو تو ہوگا۔ اور نہین کچھ۔ اور جو ٹھائین ٹھائین ہوئی تو کیا لطف رہا۔

قمرن اور شہزادہ بیگم مین باتین ہو ہی رہی تھین کہ آواز آئی۔ ملائی کی برف۔ شہزادہ بیگم نے ایک موکھے سے جھانک کر دیکھا اور قمرن نے دروازہ ذرا یون ہی سا کھول دیا اور دیکھنے لگی شہزادہ بیگم نے پوچھا۔ بہن برف کھاؤگی کہا نہین۔ اسوقت خواہش نہین ہی۔ کہا اچھا تم تو ہمین ٹوٹکا بتا چکین اب ہم تمھین ایک ٹوٹکا بتاتے ہین۔ ذری ادھر کے کواڑ کھول کے دیکھو تو۔ قمرن تو اس البیلے برف والے پر جان دیتی تھین۔ دروازہ کھول کر گھورنے لگین۔ ملائی کی برف ملائی کی برف۔ دروازہ کھلنے کی آہٹ جو پائی تو کہا کیا کچھلے ہین آج کے کلیجا ٹھنڈا کرنے والے قمرن کی طرف دیکھکر۔ ہجو رکھو لون۔ شہزادہ بیگم کی طرف مخاطب ہوکر کہا اجی میرے موکھے سے جھانکنے والے سلامت رہو۔ کھو لون ہجور کیا مجھے کہتے ہین۔

ش ۔ (ہنسکر) بڑا موا مسخرہ ہی۔

ق ۔ شکل وصورت تو کچھ ایسی بری نہین ہی۔

ش ۔ بری سا ی واہ ہی۔ بری کی ایک ہی ہوئی۔

ق ۔ اچھی صورت ہی بہن۔

ش ۔ اجی پرلے درجہ کا لونڈا ہی بہن۔

راوی ۔ قمرن پھر اس سوداگر کے تیر نظر کی گھائل ہوئی۔

ق ۔ ہمنے پہلے تمسے چھپایا تھا اب جب تم کھلین تو ہم بھی کھل پڑے۔ اسمین شک نہین کہ پرلے درجہ کا لونڈا ہی۔

مہری سے شہزادہ بیگم نے کہا جاکے دو قفلیان لے آ اور یہ دونون یعنی قمرن اور شہزادہ بیگم اسکو گھورنے لگین اچھا لونڈا ہی۔ ہنسی تو دیکھو کیا ہنسی ہی۔ بڑی خوش نصیب وہ عورت ہی جسکو یہ بیاہ کے لایا ہوگا۔ جو اسکا بیاہ ہوا ہوتا تو تو ــــ جھپکر قمرن بولی بس اب تو تو نہ کرو۔

مہری قفلیان لیکر اندر آئی اور چھت پر آ کر بیگم صاحب کو دین۔ انھون نے کہا بہن مل جل کے کھانا اچھا جس ترکیب سے شربت دیا تھا اسی ترکیب سے یہ بھی لو۔ برف دکھاکر دونون نے بڑی تو لیف کی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے پوچھا اجی بہن تمھاری باجی جان کہان غائب ہوگئین۔ اور وہ بی دگانا۔ کہان ہین۔ کہا مہری دیکھو باجی جان کیا کرتی ہین۔ مہری نے عرض کیا حضور نواب صاحب سے گنجفہ کھیلتی ہین۔ اخاہ گنجفہ ہو رہا ہی چلکہ ہو رہا ہی۔ بی ہمسائی آؤ تم بھی آؤ۔ تمھین قسم ہی اجی ذری دیر کے لیے آجاؤ آؤ ہم ٹوٹکا کرین گے۔

شہزادہ ۔ بس تم اپنا ٹوٹکا رہنے دو۔ کچھ عقل گئی ہی پرائے مردوے کے سامنے کوئی ہوتا ہی۔

قمرن نے کہا اچھا بہن ہم رخصت ہوتے ہین اب کہا اچھا بی ہمسائی خدا حافظ ہی۔

قمرن ۔ کیا کیا بدا ہی۔ کیا کیا پتا ہی۔

نازو ۔ آپ مزے مین آگئے تھے۔

قمرن ۔ کیا کیا۔ ہم تاڑ گئے بوسہ پتا کہا ہوگا۔

نازو ۔ جی ہان ایسے مزے مین آئے قمرن سے بدد بوسہ پتا

قمرن ۔ ہمسے بدنے کی کیا ضرورت ہی۔

نازو ۔ اور وہ ٹوٹکے والی کہان ہین۔ بہت چکرائین

اگر دل لگی اچھی ہوئی

قمرن ۔ وہ نہین آئین کہتی ہین ہم نہ آئینگے ۔

نازو ۔ اے بلا بھی لو کہو بہت نخرے نہ بگھارو ۔

نواب ۔ لے اب گنجفہ کھیلتی ہو یا باتین کرتی ہو ۔

نازو ۔ اے مین نے اشرفیان لوٹین تمسے ۔

نواب ۔ منھ دھو کے آؤ لوٹین نہون کہن ۔

نازو ۔ اچھا یہ کھیلسہ قماش کا

نواب ۔ یہ ٹیپ لی اور دیکھو اتنے چنگ کے سر کھیلونگا ۔

نازو ۔ اوئی ہم سر نہین کرتے ۔

نواب ۔ رو دو ۔ رو دو ۔ ہم سر نہین کرتے ۔

نازو ۔ اوئی اللہ بڑا غضب ہوگیا ہم سر نہین کرتے میرے پیارے نواب خدا کے واسطے ہمارا پتا ہمین دے دو نہین ہم سچ مچ ہی رو دینگے ۔

قمرن نے نواب صاحب کے ہاتھ سے پتے چھینکر ملا دیے تو نواب بہت ہی جھلائے کہا قمرن اللہ جانتا ہی ہم یہ تم سے بھر لینگا سکے کیا معنی ۔ واہ واہ یہ جوے کا روپیہ نہ لینا گالی ہی ۔ ہم گالی نہین کھانے والے ہین

قمرن ۔ اے ہان ہمارا تو جی الجھتا ہی اس سے گنجفے سے ۔

نازو ۔ اے تو تمکو برا معلوم ہوتا ہی یا ہر کوئی کو ۔

قمرن ۔ اے باتین کرو باتون مین لطف ہی پتے چبکانے مین

نازو ۔ کیا یہ بھی کوئی ٹوٹکا تھا تم بھی بڑی وہ ہو ۔

قمرن ۔ (ہنسکر) کہنے لگین ۔ اچھا ٹوٹکا تھا ۔

نازو ۔ نواب دو طلایہ تھین سو جھی کیا ۔ اوئی کوئی ایسا کرتا ہی سامنے ڈٹے کھڑے ہین ۔

قمرن ۔ مگر برا نہین مانا انھون نے ۔

نازو ۔ پہلے تو نگی تھین ۔ مگر پھر ٹھیک ہوگئین ۔

قمرن ۔ اے باجی وہ برف ۔

راوی ۔ برف کا لفظ کہکر خاموش ہوگئین اور چہرے کا رنگ فق ہوگیا جب نواب صاحب کسی ضرورت سے اٹھے تو میدان خالی پاکر یون دونون بہنون مین گفتگو ہونے لگی اور قمرن اپنے دل مین بہت شرمندہ ہوئی ۔

نازو ۔ کہی پھوہڑ ہو قمرن ۔

قمرن ۔ اے باجی زبان تک نام آگیا تھا ۔

نازو ۔ وہ تو کہو خیریت ہوئی ۔

قمرن ۔ ہر ہی مجھے یہ ہوا کیا تھا استوقت ۔

نازو ۔ جلد بازی ۔ جلد بازی ۔ اور کیا ہوا تھا ہوا ہوا یا اور کچھ نہ تھا ۔

قمرن ۔ مگر نواب ذرا بھی سر نہ ہوے ۔

نازو ۔ وہ کیا سمجھین ہان تو آج پھر آیا تھا ہوا مگر یہ کھ گیا تم نکلی تو لین تھین اسکے سامنے ایسا غضب یہ کونا ۔ خبردار خبردار ۔ دیکھو ہمنے جتا دیا ہی ۔

قمرن ۔ اے باجی اسپر تو نی ہمسائی بھی عاشق ہین ۔

نازو ۔ اوئی وہ کہان کہان پہونچتا ہی ہوا ۔

قمرن ۔ اسنے تو کہا ہی تھا باجی کہ مین روز نہ آسکتا مگر باجی اب کان اینٹھے ۔

اتنے مین نواب صاحب آگئے ۔ ۵

ہست کلید در گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نازو ۔ لاؤ کلھا ٹوٹکا تو نیم وہ گنجا یہ حکیم ۔

نواب ۔ ماشاء اللہ بڑی حاضر جواب ہو ۔

نازو۔ اے حضور مین کس لایق ہون یہ آپ اپنی تعریف فرماتے ہین۔

قمرن۔ یہ اگر امی جان کی طرح پڑھی لکھی ہوتین۔

نواب۔ وہ آپ کی امی جان کیا پڑھی لکھی ہین

نازو۔ واہ تم بھی غضب کرتے ہو۔

نواب۔ غضب نہین مین سچ کہتا ہون۔

نازو۔ اے کیا کہتے ہو اچھے اچھے مولوی اُنسے پوچھنے آتے ہین۔

نواب۔ ایسی تیسی اُنکی۔

قمرن۔ (بگڑکر) تمھاری ایسی تیسی۔ اب سُنا

نازو۔ کیا واہیات باتین ہونے لگین۔

اب سنیے کہ دوسرے روز تڑکے گجردم بی قمرن نے شہزادہ بیگم کے مکان کی طرف کا دروازہ کھولا دیکھا کہ وہ چھت پر غافل سو رہی ہین اور مہری پنکھا جھلتی ہی کہا انکو جگا دوے مہری۔ بی ہمسائی۔ اے بی ہمسائی۔ اوئی کیا بجر کی نیند ہی اے اُٹھو بہن۔ شہزادہ بیگم کی آنکھ کھُل گئی۔ اے ہی اتنے سویرے کاہے کو جگا دیا۔ ہم تو دن چڑھے اُٹھتے ہین۔ مجاز تو اچھے رہے بہن۔ یہ پرچھائین کسکی پڑتی ہی دیکھو اللہ جانتا ہی جو کوئی مرد ہوا تو پھر ہم آج سے نہ بولینگے۔ بس ہمارے آپ کے کُٹ ہو جائیگی قمرن کسیقدر تنک گئین۔ اے اوئی۔ ہوا سے لڑتی ہو بہن مرد کا کیا ذکر ہی بچہ تک تو یہان ہی نہین۔ جب دیکھ لیا کہ تم خفا ہوتی جاتی ہو تو کیا خواہی نخواہی لڑائی مول لینی ہی ہم یہ کہنے آئے تھے کہ اسوقت ہمارے بان چلی آؤ اور جو بڑی کا ٹوٹکا کرلو۔ بنیا مین پیپل کا درخت موجود ہی۔ وہ بولین بہن آنے بہن تو کچھ سرخ چھین ہی مگر ہمین خوف ہی کہ مبادا کوئی ایسی بات ہو جس سے ہمارے آپکے کچھ رنجش پیدا ہو اور ہم اس سے ڈرتے ہین بلکہ منزلون دور بھاگتے ہین ہم تمھارے ہان گئے فرض کرو اور کوئی بات ایسی ہوئی جس سے ہمارے تمھارے درمیان مین کوئی رنج پیدا ہو گیا یا اچھی بات نہین ہی اب کل ہی ہم تو تمسے باتین کر رہے ہین اور تمنے اپنے میان کو لاکے کھڑا کر دیا اب ہمین بُرا معلوم ہو کہ نہ معلوم ہو۔ ایسا کوئی کرتا ہی۔

قمرن نے ہزارہا قسمین کھائین کہ آج ہم اُنسے اطلاع بھی نہ کرینگے۔ تم آؤ ہم فٹن بھیجتے ہین فٹن پر سوار ہو کر شہزادہ بیگم تشریف لائین۔ قمرن نے بڑی تواضع اور خاطر کی بہن خوب ہوا کہ تم ہمکو یہان مل گئین ہم مین تم مین خوب بنیگی جیسا ہمارا مجاز ویسا تمھارا مجاز۔ اور کل کی جو کہتی ہو وہ ایسے سادے مجاز کے ہین کہ انکو ہدی کا خیال ہی کبھی نہین آتا۔

شہزادہ بیگم بولین۔ یہ سچ ہی مگر آنکھون کا لحاظ تو ضرور ہونا چاہیے شرم اور حیا بھی تو نگوڑی کوئی شی ہی یا بالکل بھون ہی کھائی مغلانی نے جھک کر سلام کیا حضور تو باتین کر رہی ہین اس ٹوٹکے مین تو سویرے سویرے نہار منھ بس منھ ہاتھ دھو کر سات بار درخت کو پرگد ہو پیپل سلام کرنا پڑتا ہی۔ شہزادہ بیگم نے کہا نہین اب ٹوٹکے ووٹکے کی ایسی ضرورت بھی نہین رہی کل طبیعت اچھی رہی حکیم صاحب بھی آئے تھے ٹھنڈائی سویرے پی لی تھی۔

نازو۔ اے بی ہمسائی کیا بالکل خالی ہی خولی رہتی ہو۔

شہزادہ۔ خالی خولی کیا معنی ہماری سمجھ مین نہین آیا۔

نازو۔ ٹھیک تمھاری سمجھ مین اور نہ آئے۔ ہونہہ۔

قمرن۔ کس سے رسم ہی تمھین ہمارے سر کی قسم۔

نازو - اے تو اسمین چوری کیا ہی - بتاد ہمسائی -

شہزادہ - اے تو کوئی بات ہو تو بتاؤن بہن

نازو - تو تمسے کسی سے رسم نہین ہی - بجا درست ایسی بڑی نیک بنتی ہین - تمھارا اس دن تمھاری شکل صورت کے دیتی ہی

شہزادہ - اب نگوڑی ہی باتین رہگئی ہین بس یا کچھ اور بھی - کچھ اور اچھی اچھی باتین کرو -

قمرن - (کان مین) سچ کہنا بی ہمسائی وہ برف والا لونڈا کیسا ہی - اے کیا آنکھین ہین جیسے ہردم نشے مین ہی اور بے پیئے آنکھون کی یہ کیفیت ہی - ہمنے تو ایسا حسین مرد آج تک نہین دیکھا کیا شکل و صورت ہی کہ واہ وا - ایک دن تمھارے ہان اسے بلوائین - یہان تو اتی صورتین بھری ہوئی ہین -

نازو نے کہا یہ رسان رسان کیون باتین ہونے لگین بہن کیا کفر کی باتین کرتی ہو - پھر یہ رسان رسان بولنا کیا معنی شہزادہ بیگم نے کہا - تمکو کیا مطلب ہم اپنی کہین سے کچھ باتین کر رہے ہین تمکو کیون بتائین ایک بات نہین کہنے کی ہی - نازو بولی ہم سمجھ گئے تمنے اڑائی ہین تو ہمنے بھی بھون بھون کھائی ہین - قمرن نے اصرار کیا اچھا بتاؤ باجی جان ہم کیا باتین کرتے تھے - بتلاؤ نہین نہین بتاؤ ہمکو دم دھاگا دیتی ہو - ہم ان بھرون مین آنے والے نہین ہین - جی کیا دل لگی ہی سنا زد مسکرائین کل کی چھوکری اور ہمسے اڑتی ہی - ایک دفعہ جل دے گیا ہی اور اب پھر اسی کی چاہ ہی - قمرن کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کہان سے تار ڈالین مگر ابھی کھل نہین پڑی کہ شاید نازو دل لیتی ہو باجی تم غلط سمجھی ہو - جل کیسا - اوئی کچھ کہو گی بھی نازو نے کہا کہین کیا ہم سمجھ گئے بہن تمھارا جی اس وقت برف کھانے کو چاہتا ہی - شہزادہ بیگم ہنس دین - خوب سمجھین - بڑی دور ہو - دونون بہنین آنت کی پکڑی بڑی چھوٹی دونون کلان - اتنے مین شعر خوانی ہونے لگی -

شہزادہ - اے کون پڑھتا ہی کیا اچھی آواز ہی -

نازو - نواب صاحب وہ سامنے والے کوٹھے پر بیٹھے ہین وہین لوگ جمع ہوے ہین - شعر ہین پڑھ رہے ہین -

شہزادہ - ذری چپ رہو سنئے تو وہ ہین - کان لگا کر

بہتے ہین گلابی اشک میری چشم تر نم سے
کوئی رگ دل کی شاید کھل گئی ہی نشتر غم سے

حضور علی میان صاحب کامل لکھنوی کا شعر ہی - خوب فرماتے ہین - کہتا اچھا مطلع ہی -

داروغہ - مجھے بھی اس غزل کا ایک شعر یاد ہی - کہتے ہین

سنا کرتا ہون ساری رات لیکن کچھ نہین کھلتا
دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

نواب - دونون شعر اچھے ہین - ع

دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

بالکل جدید مضمون ہی اور وہ مطلع بھی بیمثل کہا ہی -

اختر - حضور راب انھین کے کلام مین دوسرے رنگ کو ملاحظہ فرمائیے گا - بالکل اس رنگ سے الگ - ع

رات کس کے ہجر مین برہم مزاج چنگ تھا
شور نغمے کا نمک ریز مئے آہنگ تھا

نواب - (سمجھے نہین) یہ بلاغت ہی اسکو طلبدپروازی کہتے ہین - چنگ اور آہنگ -

راوی - ماشاء اللہ کیا خوب داد دی مطلب کو خوب سمجھے حضور فرمانے لگے چنگ اور آہنگ یہ اس شعر کی تعریف ہی -

داروغہ - نمک ریزکے لیے شورکا لفظ کتنا موقع کا ہی

نواب - بھئی مین اسی کی تعریف کررہا تھا دل مین

راوی - بجا ارشاد ہوا مین بھی گوش دل سے سن رہا تھا -

اختر - یہ شعر غور سے سنیے گا کیا کہا ہی واللہ -

کیا طراوت خیز تھی سال گذشتہ کی بہار
تازگی مین بال طوطی آئنے کا زنگ تھا

نواب - کیا کہا ہی - بال طوطی تو ملاحظہ فرمایئے -

اختر - حضور آئنے پر جب مورچہ آجاتا ہی تو مورچے مین طراوت اور تازگی کہان - تو شاعر کہتا ہی کہ موسم اسقدر تازگی بخش تھا کہ پارسال کے آئنے کا زنگ بال طوطی کی طرح تازہ معلوم ہوتا تھا - بڑی نازک بات پیدا کی ہی -

نواب - بھئی چڈا گلچہ ریختی مین کچھ شعر عرض کرو -

مسخرہ - حضور ریختی کا رنگ تو واللہ بالکل بھیگا پڑگیا جیسے لونڈی کی سوت نے قضا کی خوب ہی کہتی تھی حضور

نواب - لونڈی کی سوت - آپکی لونڈی کی سوت ہی

مسخرہ - نہین حضور میری سوت مجھ نابکار کی سوت -

نواب - کیا خوب وہ کون تھین آپ کی سوت

مسخرہ - اے صدقے جاؤن جان صاحب میری سوت تھی اسپر بڑا قصہ پڑا - اور دیر تک لگی رہی نواب صاحب نے فرمایش کی اچھا ریختی مین کچھ اشعار اسپر کہو - مگر اچھے ہون - ایسے ویسے نہون - ع -

خلیل کعبے مین بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر

مسخرہ - حضور دم کی دم مین (ذرا سوچ کر)

نہ سن کہانی الے گانی قرآن خوانی نواب کیا کر
لگی ہی پینے تو کالا پانی دگانا جانی خدا خدا کر

نواب - بھئی کہتی ہون اس مردوے کو ہو کیا گیا ہی - سنبری پی کے آیا ہی کیا سارے تو ہماری زبان کیا جانے مونڈی کاٹے (ممن کی طرف مخاطب ہوکر) اے چچی اماں سے ہوا کیا ہی -

داروغہ - مگر سجع کی تعریف تو کرو کہانی اور گانی اور قرآن خوانی اور پانی اور جانی - اس سجع کو ملاحظہ فرمایئے -

ممن - حضور یہ جانی کا لفظ فحش ہی بالکل -

مسخرہ - اوئی جانی کا لفظ فحش ہی - ارے یہ تو آنکھ مچولتے ہی بچون کو سکھایا جاتا ہی - اباجانی - اماجنیا - پھر فحش کہان سے رہا چلی ہین وہان سے

شہزادہ بیگم نے نازسے کہا بہن قلم دوات کاغذ منگواؤ تو ہم بھی کچھ لکھین - ہم ایک مصرع لکھے دیتے ہین بس وہ مصرع تم اپنے نام سے نواب کے پاس بھیجدو - ایک کاغذ پر لکھا -

جانی نواب - اس طرح پر تم غزل کہلواؤ اس مصرعے سے ع

کبھی کو کہتے پہ تو آیا کرو ولی ہمسائی

مگر ذرا عمدہ غزل ہو - قمر جان

نواب بھئی کتنا اچھا کہا ہی طبیعت دار آدمی ہی -

مسخرہ - حضور کوئی کہے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن لونڈی نے بڑے بڑے ریاض کیے ہین جب جاکے یہ درجہ پایا ہی ہر کوئی کا کام نہین ہر کسی استاد ون کی جوتیان سیدھی کی ہین ان نازک نازک ہاتھون سے علمین بھر بھر کے پلائی ہین بوا ممن کی طرح ہڑدنگی تھوڑا ہی تھی لونڈی -

اختر - حضور یہ قرآن خوانی کیا معنی قرآن کا الف تو محذوف ہی

گر تو قرآن بدین نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

مسخرہ - اے مین کہتی ہون اس مردوے کو ہو کیا گیا ہی - سنبری پی کے آیا ہی کیا سارے تو ہماری زبان کیا جانے مونڈی کاٹے (ممن کی طرف مخاطب ہوکر) اے چچی اماں سے ہوا کیا ہی -

داروغہ - مگر سجع کی تعریف تو کرو کہانی اور گانی اور قرآن خوانی اور پانی اور جانی - اس سجع کو ملاحظہ فرمایئے -

ممن - حضور یہ جانی کا لفظ فحش ہی بالکل -

مسخرہ - اوئی جانی کا لفظ فحش ہی - ارے یہ تو آنکھ مچولتے ہی بچون کو سکھایا جاتا ہی - اباجانی - اماجنیا - پھر فحش کہان سے رہا چلی ہین وہان سے

شہزادہ بیگم نے نازسے کہا بہن قلم دوات کاغذ منگواؤ تو ہم بھی کچھ لکھین - ہم ایک مصرع لکھے دیتے ہین بس وہ مصرع تم اپنے نام سے نواب کے پاس بھیجدو - ایک کاغذ پر لکھا -

جانی نواب - اس طرح پر تم غزل کہلواؤ اس مصرعے سے ع

کبھی کو کہتے پہ تو آیا کرو ولی ہمسائی

مگر ذرا عمدہ غزل ہو - قمر جان

مہری نے یہ رقعہ نواب صاحب کو دیا تو بہت ہنسے کہا
بھئی محل خانے سے فرمایش ہوئی ہی۔ اور رقعہ آیا ہی کہ
اس طرح پر شعر کہو۔ ع

کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی

مسخرہ۔ ابھی لیجئے حضور اسی دم تازہ بہ تازہ۔

ممن۔ ہان اسپر کچھ کہو تو جانین۔

نواب۔ کون۔ یہ کہدینگے۔

وارد غہ۔ وہ دُگانا جانی والا شعر خوب ہوا۔

مسخرہ۔ سنیے گا۔ ع

جان کیون کھاتی ہو آؤ نگی مین آتے آتے
پانی پی لیون زنا خی ارے آئی آئی

اختر۔ یہ لیون کیا معنی۔ لون کہو۔ ع

پانی پی لون مین زنا خی ارے آئی آئی

نواب۔ اچھی اصلاح دی۔

مسخرہ۔ یہ مونڈی کاٹا اپنڑ مور کھ کاٹھ کا اُلو کیا مجھے
اصلاح دیگا مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون۔
حضور یہ بھی مصرع ہو گیا۔ ع

مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

اختر۔ کیا خوب کیا موزونیت طبع ہی۔

کہون کیا تمسے لوگو مین کہ کیا ہون
مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

نواب۔ یہ مین دونون مصرعون مین اچھا
نہین ہے۔

اختر۔ حضور بجا ارشاد ہوا۔
یون سہی۔

کہون کیا اپنے مُنھ سے لوگو کیا ہون
مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

نواب۔ ماشاء اللہ کتنا صاف مطلع ہوا ہی۔

اختر۔ آداب عرض ہی حضور قدردان مین۔

ممن۔ اور خوب پہونچے ہین ایک دن سرکار
نے ذوق کا سارا دیوان کاٹ ڈالا۔

راوی۔ حضور خاقانی کے کلام کی کیا حقیقت
سمجھتے ہین۔

ممن۔ اللہ نے دولت کے ساتھ عقل بھی دی ہی۔

وارو غہ۔ کیا شک ہی۔ اللھم زد فزد۔

ممن۔ آمین حق تعالے اور روز افزون کرے ع

این دعا از من و از جملہ جہان آمین شد

راوی۔ اہ سبحان اللہ کیا موزون کر دیا ہے
مصرعے کو۔ خوب ہوا یون نہ کہا۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

نواب۔ ہان بھئی گلیجہ و۔ ع

کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی

مسخرہ۔ سنیے گا۔

گورے گورے سے وہ کون آتے ہین چھپکر ہر روز
بیگما جان سے کہدو نگی مین بی ہمائی
کل وہ پھبتی جو لگے کہنے دُگانا پہ مری
مین نے پلٹ دیا اور پوچھا کہ مُنھ کی کھائی؟
تڑکے اُٹھکر کوئی لیتا نہین نام اُسکا بھی
ایسے منحوس پہ ہی ہی مری طبیعت آئی۔

اختر۔ کیا آئی طبیعت طبیعت کس بلا کا نام ہی میان کچھ
احمق ہوے ہو۔ طبیعت لفظ ہی یا طبیعت۔

مسخرہ۔ اوئی اس مردوے کی باتون سے تو دم الجھتا
ہی ہمارا ارے ہم بہو بیٹیان کچھ ملا تھوڑا ہی ہین۔
اور سنیئے خداوند عالم۔

ایسا ہڑونگا پنا ہمکو نہین بھاتا ہی
نکلے مردہ ترا مرجا تو موے ہرجائی

نواب - کوئی پھڑکتا ہوا شعر نہین ہوتا -

مسخرہ - اب سہی - ع

کل زناخی نے مرے ہونٹھ چچوڑے ایسے
خون بہنے لگا اس پیار سے مین باز آئی

نواب - یہ خوب کہا ہی - صاف -

مسخرہ - اہاہا - ذرا سینے گا -

بڑھ گئے ہین مرے ناخون خلیفہ ممن
کال ہی شہر مین ملتا نہین کوئی نائی

ممن - اب یہ مجھی پر سب بوجھا رہوگی -

اختر - ناخون غلط - ناخن صحیح ہی -

مسخرہ - (جھلا کر) تیرا سر غلط ہی مونڈی کاٹے -

نواب - یہ سر کے لیے مونڈی کاٹے کیا خوب -

مسخرہ - آداب عرض ہی - لونڈی چھنے والی ہی بھلا -

نواب - خلیفہ ممن - کیا ممن خلیفہ ہی -

مسخرہ - حضور یہ خلیفہ شاگرد کا لڑکا ہی -

ممن - واہی ہی کچھ - پاگل کہین کا -

مسخرہ - اچھا صاحب آپ نواب کے لڑکے سہی - اب خوش ہ
اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ ہا

نواب - یہ نوا
کون تھے -

مسخرہ - جی انھین

ممن - حضور

داروغہ
پھکڑ ہونے لگی

ممن - سوائے پاجی پنے کے اور کوئی بات نہین -

داروغہ - تم دونون پاجی ہو -

ممن - آپ نہ بولیے - ع

اگر قحط الرجال افتد ازین - اُنس کم گیری

داروغہ - ایسی تیسی آپ کی -

اتنے مین نواب صاحب نے اس طرح کے کل شعر اختر سے لکھوا کر مہری کے ہاتھ قمرن کے پاس بھیجے مگر حیرت مین تھے کہ قمرن اور شعر شاعری تعجب ہی - تھوڑی دیر مین مہری ایک اور پرچہ لائی -

جانی نواب - اور شعر تو خیر اچھے ہوے ہین - مگر خدا خدا کر والا شعر جو ہم سن رہے تھے سب سے بڑھ گیا مگر اسمین ذری اصلاح

نہ سن کہانی اری گمانی تو
اگر یون ہو تو لے ع
اری

تمن - کیا خوب - خدا خدا کرو بیان کتنا موزون ہی -

دارو غہ - مجھے تو اُس سوئی دوائی کے جملے نے پھڑکا دیا -

مسخرہ - اُوئی کس غضب کی اصلاح دی ہی بی مین صدقے اپنی آتو جی کے - مگر آستانی جی کو ذری آنکھون سے مین دیکھ تو لون -

نواب - پٹوگے بس ذرا سنبھلے ہوے رکھاؤ گے اب -

مسخرہ - ای حضور بغیر آستانی کی مار کھائے ہوے مطلب نکلنا معلوم - سنا نہین حضور نے - ؎

بادشاہے پسر بمکتب داد	لوح سیمینش در کنار نہاد
سر لوح آنبشتہ بزر	چور استاد دید زہر بدید

شعر کے نہین رہا جاتا -

س طرح پر غزل کہو - ع

کی لب ہری ہو

ان تو تو سند

کیون پردہ کرتی ہین - ہمنے کیا کیا "

نازو دروازے کے پاس آکر بولین اری وہی ٹوٹکے والی ہین بی ہمسائی - نواب صاحب نے کہا اُسے کہدو ہمکو ایک ٹوٹکا بہت اچھا یاد ہی - دو گھڑی کسی ناحرم کو بے نقاب ہوکر گھورین - مگر دور سے تو جوڑی عمر بھر نہ آئے -

شہزادہ بیگم تنک کر بولین بہن تمہارے یہان تو مرد عورت سب بیحیا بیباک ہین - اور ہم کو شرم آتی ہی تمنے تو شرم نگوڑی بھون کھائی ہی - یہ بڑے غضب کی بات ہی کہ اپنے گھر مین بلوا کے مہمان کو ذلیل کرو اور اُسکی آبرو لو - اچھا بس اب سے آئے گھر سے آئے - کیا اب نہ بلواؤ گی - اُس آنے والے پر دو حرف بھیجتی ہون اس دق کرنے سے مطلب ! -

نازو نے کہا بھئی یہ تو بڑی تیکھی ہو رہی ہین - اب زیادہ دق نہ کرو انکو بہت ہی خفا ہو گئین نواب صاحب نے کہا چراندھے ہونے کی تو کوئی بات نہین ہی - مگر انکو خدا جانے کیون آدمیون اور بھلے مانسون کی ت سے نفرت ہی ذرا اُنسے کوئی پوچھو کہ آخر کیا ہی -

رنے مسکرا کر جواب دیا اب اور کیا کہون حال کیا کہیے - اسکا تو آپ پر اطلاق سے عجب ہی -

ادر کہیے گا - بی ہمسائی جان صاحب ن صاحب کے فقرے پر ور نازو نے کہا وہ ہنسی آئی

ن ہو اس سے گل ہنسی تو

لیتے ہین نہین تو ہمکو کیا پڑی تھی ہمین غرض کیا کہ ہم خواہ مخواہ آپ کو چھیڑتے۔

شہزادہ - حضور دو گال کسی اور سے ہنس بول لینا کرین مجھے معاف ہی رکھین تو اچھا ہی۔

نواب - کیا خوب ۔ع

آدمی را آدمیت لازم ست

جو اپنے سے محبت کرے اُس سے ضرور محبت کرنی چاہیے اتنی انسانیت تو ضرور ہونی چاہیے۔

شہزادہ - اہ وہ ہم انسان نہین حیوان ہی سہی۔

نازو - اچھا اب زیادہ دق نہ کرو بھائی بھلا اس سے کیا فائدہ وہ بڑا مانتی ہین۔

نواب صاحب نے دروازے کی دراڑون سے شہزادہ بیگم کو خوب گھورا تو مغلانی نے آہستہ سے عرض کیا سرکار کون مشکل بات ہی۔ ایک بھرے مین تو انگلیون پر نچا دون اور صورت کہے دیتی ہی مجھسے یہ چھوکریان بھلا کیا اُڑینگی نواب نے مغلانی کی خوشامد کرنی شروع کی۔ دیکھو بی مغلانی واللہ نہال کر دونگا اچھی عورت ہی۔ دو باتین ہمکو اس کی پسند ہین ایک تو نمکینی۔ دوسرے آن۔ مغلانی نے نواب صاحب کی پسند اور شناخت کی بڑی تعریف کی۔

نواب صاحب رخصت ہوے اور دربار مین جاکر بیٹھے تو ادھر نازو نے قمرن کو اشارہ کیا اور تخلیے مین جاکے یون باتین کین۔

"بس ہم اور تم دونون بیوقوف بنگئے"۔

"یکاہے سے باجی جان کیا بیوقوفی کی آخر"۔

"اہ اب اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی قمرن"۔

"ہماری تو سمجھ مین نہین آتا کہ کیا بیوقوفی ہوئی ہے"۔

"ایک تو یہی بیوقوفی ہوئی کہ بی ہمسائی اور نوابصاحب کا سامنا کرادیا۔ اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی جوان عورت اور حسین بھی ہی"۔

"ادئی تو ہمسے تمسے بڑھکے ہین باجی جان"۔

"اہی ہی تو تو سیدھی سادی چھوکری ہی۔ اری بیوقوف چلبلی تو ہی۔ طرار اور پڑھی لکھی تو ہی۔ شوخ مزاج تو ہی اور ان مردون کا حال جانتی ہو"۔

"تو کیا اسکو گھر ڈال لینگے باجی۔ اہی نہین"۔

"کیا تعجب کیا ہی آخر یہ کون تعجب کی بات ہی"۔

"تو پھر اب جو ہوا وہ ہوا اب سے کان پکڑے"۔

"اور یہ اسکی جتنی رکاوٹ اور رکھائی ہی سب بناوٹ ہی یہ بڑی اُستاد عورت ہی اس سے ذرا بچکی رہو اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی"۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا اہی یہ دونون کس فراق مین ہین کہان چلدین۔ ع

طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

لو خدا حافظ ہم بھی رخصت۔

نازو - اہی بیٹھو بہن۔ آتے ہین۔ واہ وا رخصت کیسی خفا ہوگئین بڑی نازک مزاج ہو۔

قمرن - کوئی یاد آگیا معلوم ہوتا ہی۔ یا کسی سے وعدہ ہوگا بھی یہ جلدی ہی۔

شہزادہ - ہان وہی یاد آگیا (کان مین) برف ڈالا۔

نازو - ہمنے سن لیا۔ اُس موے کے پیچھے مین نہ آنا وہ مونڈی کاٹا بڑے غضب کا ہے آگے تمھین اختیار ہی۔

شہزادہ بیگم بڑی ہی طرار عورت تھی اگر نازو ہوتین تو وہ قمرن کو چٹکیون پر اڑاتی اور نواب صاحب کو کب کی اسیر طرہ تابدار کر چکی ہوتی۔ مگر نازو کھٹک گئی اور اسکا کھٹکنا غیر بجانب تھا۔ قمرن تو الڑھ پنے کے سبب سے اب بھی کچھ نہ سمجھی اگر سمجھی تو صرف اسقدر کہ نواب شہزادہ بیگم پر ریجھ نہین سکتے ہمارے حسن کے مقابل مین کوئی کیا ٹھہر سکتی ہی مگر نازو کو اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طرح ہمسائی کا رنگ پھیکا ہو۔

نازو نے اپنی دُگانا سے مشورہ لیا۔

نازو۔ بہن ایک بات سے ہم اس وقت ذری کھٹک گئے مگر یہ اپنے ہاتھون کیا۔

دُگانا۔ ہم پہلے ہی سے کھٹک گئے ہین۔

نازو۔ اچھا پہلے تم بتاؤ۔ پھر ہم بتا دینگے۔ مگر ذرا اپنے ہی تک رکھنا۔

دُگانا۔ تمکو ایسا کہنا چاہیے نہین۔ مین تمھاری بات بھلا کسسے کہونگی۔

نازو۔ تمسے امید تو یہی ہی اچھا لے پہلے تم بتاؤ۔

دُگانا۔ یہ بی ہمسائی اور نواب صاحب کے دل ملی کیسی بھلا۔

نازو۔ بس بس تم بات کو پہونچ گئین دُگانا۔

دُگانا۔ ائین اتنی تمکو تو چاہیے تھا کہ پرچھائین تک نہ دکھاتین نہ کہ خود نواب کو لگا لگا کے لیجاتی ہو۔

نازو۔ بڑی بیوقوفی ہوئی۔ یہ سوجھی کیا ہمکو۔

دُگانا۔ قمرن نوخیز چھوکری ہین ان باتون کو کیا جانین مگر یہ تمکو کیا ہوا۔

نازو۔ بنگئے بیوقوف۔ مگر اب بھی خیر ہی۔

دُگانا۔ اور کیا بن ٹھن کے آئی ہین ہمسائی اور پاکباز کیسی بنتی ہین۔

نازو۔ اسپر بھی جوبن ہی اچھی شکل ہی۔ اور بناؤ چناؤ جو کیا تو اور بھی حسن دوبالا ہو گیا۔

دُگانا۔ اے کیون نہین۔ رنگت کتنی اچھی ہی۔

نازو۔ نواب لٹو ہو گئے ہین۔ بُری ہوئی۔

دُگانا۔ اچھا اب ہم تو کیا ہین بتائینگے۔

نازو۔ اب اسوقت تو اسپر کچھ ظاہر نہ ہونے دو شام کو بات چیت ہوگی۔ ۶

گرگٹ سے جو مرے تو زہر کیون رو	۱۵

یہ اچھے بننے کے دینے پڑے ٹوٹکے والی ہمسائی صلانشد بلاشد۔ خود ٹوٹکا پوچھنے آئی تھین اور ایسا ٹوٹکا کر دیا کہ نواب صاحب ہی لٹو ہو گئے۔

شہزادہ بیگم انکی کانا پھوسی سے تاڑ گئین کہ کچھ دال مین کالا کالا ہی۔ مگر ایک ہی استاد تھی۔ ذرا نہ ظاہر ہونے دیا اور قمرن کے دل مین جگہ کرنی سمجھا یا بہن دیکھو ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے معاملہ بھر بھنڈ ہو جائے پھونک پھونک کے قدم دھرو۔ ارے بڑا نازک زمانہ ہی بہن قمرن اپنے دل مین سوچنے لگین کہ یہ دُگانا اور نازو کی غلطی ہے۔ یہ تو ہماری خیر خواہی کرتی ہین۔ اور وہ انکو موت بنائے دیتی ہین نیکی کا زمانہ ہی نہین ہی نیکی کے عوض بدی ملتی ہی۔ کیا زمانہ ہی۔ شہزادہ بیگم کی محبت انکو اور بھی زیادہ ہو گئی اور کہا ہوا نواب ہمکو اسقدر کا پیار کرتے ہین کہ ا ین۔ اب ایک دن ہم تمھارے ہان جینگے اور وہان تمسے ہمسے بات چیت ہو گی۔ ہمکو تمسے بہت کچھ کہنا ہی۔ اللہ نے چاہا تو ہم تم نہین بنکے رہینگے۔ چاہے سلاد دانہ دشمن ہو جائے

اور ادھر کی دنیا اُدھر ہو جاتے۔۔

شہزادہ ۔ اللہ جانتا ہی ہمکو تمسے ایسی محبت ہی کہ آپکی سگی بہن سے بھی نہ ہوگی۔

قمرن ۔ اللہ قسم باجی ازو کم اور تم زیادہ ہمین تم سے وہ محبت ہوگئی ہی کہ کیا کہین بس خدا خوب جانتا ہی مگر لوگ زبردستی بھی دیکھکے جلتے ہین۔

قافلہ داخل لکھنؤ ہوا

ای حضور اُتھے اسٹیشن آگیا۔ ہم تو سمجھے تھے کہ دن چڑھے پہونچینگے مگر اچھا ہوا کہ تارون کی چھان مین ٹھنڈے ٹھنڈے پہونچ گئے۔ حضور اُتھے منھ دھوڈالیے پھر ہر ہاٹ مین کچھ نہو سکیگا۔ وہ سیٹی ہوئی۔ اب لکھنؤ یہان سے کوئی دو کوس ہوگا۔ پارکین کی کوٹھی وہ سامنے نظر آئی دیتی ہی۔ اہا ہا کیا جھونکا آیا ہی ٹھنڈی ہوا کا۔ جی خوش ہوگیا معلوم ہوا کہ جیسے سیدھی بہشت سے ہوا آئی۔ دوسری بولین ای لو بہشت یہان سے کتنی دور ہوگی۔ کہا بہن ہوگی کوئی ٹکے ڈولی۔ دونون ہنسین اس نوک جھونک اور لطیفہ بازی کے بعد انھون نے نواب نادر جہان بیگم کو جگایا۔ انمین ایک لوبی مغلانی تھین دوسری مہری بیگم صاحب انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین۔ ای ابھی تو تارے چھٹکے ہوے ہین ابھی سے کاہے کو جگا دیا۔ آج کا ترٹا کا توسونے کے قابل ہی۔ مہری بولی سرکار۔ ہاوڑہ اسٹیشن آگیا ٹی شن کے لفظ پر بیگم صاحب اور ہا مغلانی دونون ہنس پڑین ٹی شن نہین اسٹیشن کہا کرو۔ کوئی لوی تو ہنسے ہین بھی بڑی دیر مین اسٹیشن آگیا اور مہرین نے پردہ کیا۔ ایک دوست محمد مرزا کو لیکر آئے تھے ڈھونڈھتے ہین تو بشیر اللہ ولد بہادر کا پتا نہین مہری کو دیکھکر کہا ارے مہری نواب صاحب کہان ہین مہری نے کہا ای لو وہ آگئے بندگی حضور نواب صاحب مشن پر اترے تھے۔ رہین رہ گئے۔

آئین! اسٹیشن پر رہگئے لاحول ولاقوۃ۔ یہ کیسٹیشن پر رہگئے بڑا بُرا ہوا۔ بیگم صاحب کو کوئی تکلیف تو نہین اعدا نہین ہوئی بڑا صدمہ ہوا اسوقت۔"

"نہین بہت اچھی طرح سے آئین کوئی ہرج نہین ہوا مگر نواب صاحب کے رہجانے سے بڑا ہی ملال ہوا بڑی تکلیف ہوئی ہوگی۔

سرکار سے کہدو کہ ننھین بھی غلام لایا ہی اور دو فٹن ہین اور پالکی گاڑیان ہین۔

مرکار دریافت کرتی ہین کہ نواب محمد عسکری صاحب کو تو ہمارے آنے کی اطلاع نہین ہی۔

"ای سرکار کسی کے کان مین بھنک تک تو پڑنے نہین پائی کانون کان کسی نے نہین سُنا"

"سرکار پوچھتی ہین اب یہان کے رنگ ڈھنگ کیا ہین یہ کیا سننے مین آیا۔"

"غلام نے جو عرض کیا تھا وہ غلط ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا افسوس ہی۔"

بیگم صاحب فٹن پر سوار ہوئین دو مہریان ادھر اُدھر ساتھ اس قطع سے فٹن پالکی گاڑی کے پاس آئی۔ یہان پردہ کرایا گیا۔ بیگم صاحب سوار ہوئین۔ ڈولیون پر مغلانی اور ساتھ کی خادمہ عورتین اترین اور دو پالکی گاڑیون مین سوار ہوئین تیسرے درجے مین جو لوگ تھے انکا انتظار نہین کیا مرزا صاحب نے محمد رضا وغیرہ کو بلیٹیان دے دیے اور کہا سب کو لیکر پیچھے سے آؤ اب سنیے

کہ گاڑیان ہنڈولے کے ناکے کے پل تک نہ پہونچنے پائی تھین کہ حکم ہوا روک لو تین چار بار آواز آئی روک لو۔ روک لو۔ گاڑی رکی تو مرزا صاحب اُتر پڑے کیون خیریت ہی۔ یہ گاڑی کیون روکی گئی مہری نے کہا سرکار کچھ دریافت کرینگی۔ ارے سائے مین گاڑیان کھڑی کر۔

بیگم صاحب نے مرزا صاحب کو قریب بُلایا اور جھلملیان کسیقدر کھول کے پوچھا کہ نواب یہان ہین یا نا ہر کل حال کہ چلو۔ مرزا صاحب قریب گئے۔ آداب بجا لائے اور دست بستہ عرض کیا۔ حضور کیا عرض کرون مجھسے جسقدر افسوس ہی کسو کو نہو گا۔ جیسے ہی مین نے نواب بشیر الدولہ بہادر کا خط پایا ویسے ہی عرضی بھیجی کہ یہ خبر بالکل صحیح ہی وہ ایک چوڑی والی قمرن اُسکا نام ہی بس اُسی پر لٹو ہین گھر ڈال لیا ہی۔ ابھی اُسکے میان کو خبر نہین ہوئی ہی اگر خبر ہوجائیگی تو بڑا فضیحتا ہوگا۔ دن رات اُسکے مکان پر ہو حق ہوا کرتی ہی۔ اور اُسکا مکان کیا ہی کیا کچھ اُسکے باپ کا مکان ہی وہ بازار والون کے حوالی سوالی کثرت سے رہتے ہین۔

بیگم صاحب کو سخت افسوس ہوا۔ ارے یہ دو طلا بھائی کو کیا سوجھی۔ وہ تو ایسے تھے اور غضب خدا کا ہمکو لکھتے ہین کہ یہ خبر غلط ہی۔ اچھا نواب باجی کے یہان بھی نہ رہینگے۔ مرزا صاحب نے کہا حضور نواب سطوت بہو کے یہان چلکے رہین اُنکو کُل امور کی خبر ہی۔ پرسون مجھے بلا کر دو گھنٹے تک یہی گفتگو کیا کین انکو بڑا افسوس ہی۔

بیگم۔ ای افسوس اب اُنکو بھی نہو تو حد ہی بس۔

مرزا۔ سرکار بڑی محبت ہی آپ سے واللہ۔

بیگم۔ نواب سطوت بہو کی ڈیوڑھی پر چلو سیدھے۔

مرزا صاحب نے گاڑی بان کو حکم دیا کہ نئے گانون چلو۔ راستے مین مغلانی سے بیگم صاحب اپنے افسوس کا اظہار کرتی جاتی تھین اور کبھی کبھی آنسو بھی ڈبڈبا آتے تھے مغلانی سمجھاتی جاتی تھی کہ سرکار اس سے کیا فائدہ دیکھیے اللہ نے چاہا تو موئی منحیا رن کھڑے کھڑے نکالی دیجائیگی ایسی بات ہی بھلا نواب بشیر الدولہ بہادر ایسے ویسے آدمی نہین ہین بیگم صاحب نے کہا مغلانی یہ آدمی اچھا نہین ہی بات پیچھے کرتا ہی بوسہ پہلے مانگتا ہی یہ بڑا ستم ہی اسکا کیا جواب دون بات ہوئی بوسہ لاؤ۔

مغلانی نے بہت سمجھایا کہ حضور ذرا صبر کیجیے دیکھیے تو خدا کو کیا منظور ہی۔

بیگم۔ اللہ مالک ہی۔ مگر آدمی بیڈھب ہی۔

مغلانی۔ دم دھلاسے مین رکھو۔ ہان ہان کرتی جاؤ۔

بیگم۔ مجھے بڑی ہنسی آتی ہی۔ ذری بوسہ دو۔

مغلانی۔ کہو آج نہین کل۔ کل نہین آج کے کل۔

بیگم۔ وہ تو زبردستی ہونٹ چوسنے پر آمادہ ہی۔

مغلانی۔ اگر ایک آدھ دفعہ چوم بھی لے تو خاموش ہو رہنا زیادہ روکھا پن بھی نہ ظاہر ہو۔

بیگم۔ ای نہین پھر تو شیر ہوجائیگا۔ سمجھیگا کھا بدی۔ یہ تم کیا صلاح دیتی ہو۔

مغلانی۔ تو سرکار اگر دو چار بار چوم لین اور آپکا جو اصل مطلب ہی کہ وہ موئی چوڑی والی نکال دیجائے وہ حاصل ہوجائے تو پھر ہرج کیا ہی۔

بیگم۔ واہ ایسا مطلب نکلنا نہین چاہتے جو ہو ساتھ آبرو کے آبرو زیان ہوئی تو کیا۔ بوسہ دے کے کام نکلا تو کیا نکلا ہمین پسند نہین۔

مغلانی۔ اچھا تو پھر ایک کام کیجیے۔ اب سامنا نہ کیجیے

جو گفتگو ہو ہمارے ذریعے سے کہدیجیے کہ سطوت بہو کے گھر پر ملنے کا موقع نہین ہی۔

بیگم — یہ بات وہ بات بیگم جانی۔ ذرا چومنے دو ائین ادائی چومنا کیا دونون وقت کی روٹی ہو گئی۔

اتنے مین گاڑی رُکی سطوت بہو کی ڈولی ڈیوڑھی آگئی۔ پردہ ہوا بیگم صاحب اندر تشریف لائین ائمین اور سطوت بہو مین بڑی محبت تھی اس طرح پر دونون ملین جیسے برسون کے بچھڑے ہوے ملے۔ تہ خانے مین جاکر دونون بیٹھین صرف ایک خواص اور ایک مصاحب حاضر رہی سطوت بہو نے افسوس کرنا شروع کیا بہن اس بلا سے اک تمھین دونون بہنین بچی ہوئی تھین کہ سوت کی آنچ نہین دیکھی تھی سوتیا ڈاہ سے ایک تھین ہمارے خاندان مین بچی ہوئی تھین۔ مگر اب رنگ بدرنگ ہی ہے تمنے تو دیکھا ہوگا بہن وہی ہرن اک ہزار ہی دفعہ دیکھی ہوگی انھون نے کہا ہان ہان خوب یاد ہر گوری گوری چلبلی سی۔ مگر کہتی ہون یہ دولھا بھائی کو کیا ہوا مجھے اسی کا تعجب ہی۔ دولھا بھائی تو ایسے تھے نہین

خواص حضور وہ کہان کے بڑے پارسا ہین۔

مہری — ای سرکار ان رئیسون مین کسی کا اعتبار نہین۔

خواص — ائمین چاہے چوڑی والی ہو چاہے کہاری کسے باشد۔ جوان ہو۔

سطوت — تو نواب سکری اور رونق جنگ سب اسی رنگ مین آگئے۔

مصاحب حضور وہ درزن پیاری نامے۔

خواص۔ ای چپ بھی رہ ائمین بدنامی ہی۔

بیگم — ارے ائمین بدنامی کاہے کی ہی۔

سطوت — (س) مین تمکو سارا حال نہ بتادون تین چار آدمیون کا گٹ ہی۔ ایک عسکری دولھا۔ دوسرے رونق جنگ تیسرے وہ آغا۔ چوتھے چھٹن صاحب نواب۔

ب — نواب رہتے اُسی گھر مین ہین۔

س۔ تمھارے بغیا والے مکان مین رہتے ہین۔

ب۔ بہن کیا کرون اب یہ سب کے سب ایک ہو گئے ہمارا ساتھ دینے والا کون ہی اب۔ بجز خدا کے کوئی نہین اُسی کی کریمی پر سہارا ہی۔

س — بہت بڑا سہارا تو وہی ہی بہن۔

ب — کیا شک ہی (آہ سرد بھر کر) میرا کلکتہ کا قیام بس غضب ہو گیا۔ نہ مین بچون جلی جاتی اور نہ یہ دن دیکھتی کہ سوت کے گھر رہتے ہین۔ ۵

راٹھ ہو گور کا مٹھیا اری کمن دیکھے نوج منھ سوت کا دنیا مین سہاگن دیکھے

س — ہی تو یہی اور پھر وہ جسکو اسکی عادت نہو۔ ہم تو یہ سب پاپڑ بیلے ہوے ہین بہن۔ دونون بیاہتا بیان ہین میان کی ہمارے۔ ایک مین اور ایک اختر محل اور ایک دھوبن گھر ڈال لی ہی۔

ب — ہمپر تو بہن یہ نئی مصیبت پڑی ہی۔

س — بیشک تمپر نئی مصیبت پڑی ہی۔

ب — اچھا بھلا اب وہ دالے چھوٹ سکیگی۔

س — یہ اللہ جانے۔ یقین تو نہین ہے بہن۔

ب — سچ کہون یقین تو مجھکو بھی نہین ہی۔ اور یقین کاہے سے ہو بھلا یقین آنے کی کون بات ہی۔ جو دل آگیا ہی تو کوئی ہزار کوشش کرے کچھ نہ ہونے کا۔ اور جو دل نہین آیا ہی تو ادھر مین بھی آگئی ہون کیا عجب ہی کہ دل اُس سے ہٹ جائے

اب معلوم ہی ہو جائیگا۔ مین چھپا کے آئی ہون ذرا جی جان کو بلوا ؤ۔ انکو اللہ جانے معلوم ہی یا نہین۔

مہری کو حکم ہوا اور بموجب حکم وہ نواب رونق جنگ بہادر کی ڈیوڑھی پر آئی محل سرا مین جاکر عرض کیا کہ حضور کو بلایا ہی مگر اُس سے کہدیا گیا تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے آنے کا حال خبردار نہ بتانا۔

بیگم صاحب فٹن پر سوار ہوئین چار سپاہی اور ایک مہری ساتھ پیچھے ڈولی پر ایک مصاحب۔ جب ڈیوڑھی پر فٹن پہونچی تو پردہ کر دیا گیا اور بیگم صاحب داخل ہوئین

عین ہم کب آئین ہن خیریت تو ہی۔ تمھارا کہو پھر کیون اترا ہی اور یہ تم آئین کب ہماری سمجھ مین نہین آتا کچھ۔ نادر جہان بیگم سننے لگین۔ اور سطوت بہو نے کہا۔ عفت راہ اہ (رونق جنگ کی بیوی) بہن۔ کے اوپر خدا نخواستہ چھپری پھیری جاتی ہی اور تم کانون مین روئی ڈالے بیٹھی ہو۔ یہ کلکتے سے ٹرنی آئین اور تمکو ذرا خبر نہین اور تمھارے ہی محلے کی بات ہے۔

عفت آرا کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور گھبراکر استفسار حال کیا۔ ای بہن یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ اللہ خیر کیجیو ہمارے پاؤن تلے سے مٹی نکل گئی۔ یہ چھری پھیرنا کیا معنی اب پہیلیان نہ بجھو اؤ صاف صاف کہہ چلو۔

سطوت۔ وہ نمن چوڑی والی کہان ہی۔

عفت۔ نمن کہین بھاگ گئی کسو کے ساتھ۔

سطوت۔ کسکے ساتھ؟ وہ کون ہی۔

عفت۔ ہمنے نہین سنا۔ سنا کسو تنبولی کے ساتھ بھاگ گئی۔ پھر سنا کوئی اور بھگا لیگیا۔

سطوت۔ (جھلاکر) تمھارا سر وہ تمھاری بہن کی سوت نہی ہوئی ہی اور تمکو خبر نہین۔

عفت۔ ادئی ای یہ تم کیا بکتی ہو۔

سطوت۔ مین سچ کہتی ہون انھین کے سر کی قسم۔

عفت۔ ہٹو بھی ہمارا سر کیا کدو ہی کچھ۔

سطوت۔ تمھارے سر کی قسم بہن۔ بھیا کے سر کی قسم کوئی اپنے لعل کی قسم جھوٹی کھاتا ہی کچھ سٹرن ہوئی ہو کیا

عفت۔ (ہاتھ ملکر) اب کیا ہوگا ای یہ ہوا کیا۔ اور مجھ کمبخت کو آئے دنون تک خبر ہی نہ ہوئی اور دیوار سے دیوار ملی ہوئی ہی۔ یہ کیا ہوا کیونکر ہوا۔ کچھ کہو تو ہم سے سر بیٹھے بٹھائے کیا کل کھلا۔

نادر جہان۔ اور دولھا بھائی کو بھی معلوم ہی۔

عفت آرا بیگم کو اس خبر وحشت اثر کے سننے سے سخت قلق ہوا مگر قلق سے زیادہ حیرت تھی کہ یہ نمن کیونکر یہان پہونچی۔ اب سب کی صلاح یہ ہوئی کہ سطوت بہو کے پان چنوکی جورو اور نازو اور نمن بلوائی جائین۔ چنانچہ مہری کو حکم دیا گیا اور تاکید کی گئی کہ خبردار خبردار انکے آنے کا مطلق ذکر نہ کرنا۔ اتفاق سے جس وقت مہری گئی اُس وقت نازو بھی وہین موجود تھی۔ نازو کی ماں نازو کو لیکر چلی مہری نے کہا اور چوڑیون کا ٹوکرا۔ کہا اب ہمنے یہ کار چھوڑ دیا ہے مگر بیگم صاحب کا نمک کھایا ہے۔ اُنھون نے ہمکو یاد فرمایا ہے۔ نمکحرامی ہے جو نہ جائین مہری سمجھ گئی کہ وہ خبر صحیح ہی۔ ورنہ چوڑی والی اور اپنا کام چھوڑ دے ہنسوڑ اور ٹھٹول تو تھی ہی۔ پوچھا پھر اب کون کارکرد گی تنبولن کی دُکان رکھ لو ہمارے بھی خوب مزے سے گلوریان کھانے مین آئینگی کہان کا جھگڑا۔ اور ہان خوب یاد آیا ای تو بھول ہی گئی تھی۔ نمن کو تو لے چلو۔ کہا نمن کا

حال تمنے نہین سُنا۔ اے تُو اسکو تو آج اتنے دن ہو گئے
مہری کو دل لگی سوجھی حیرت کے ساتھ بولی۔ اے ہے یہ
کب جاتی رہی۔ نازو بگڑ کے کچھ جواب دینے کو تھی کہ اُس
بوڑھی نے کہ خرانٹ اور تجربہ کار تھی کہا۔ بس ہمارے
نزدیک تو مرجانے سے بھی بدتر ہو کیا جانے کسکے ساتھ
بھاگ گئی بڑا غضب ہو گیا مہری۔

مہری نے حیرت کے ساتھ کہا۔ کیا۔ ہمارے
بھاگ گئی ہے۔ یہ بڑا عجب ہو گیا۔ اور بھاگی کسکے
ساتھ۔ کہا کیا معلوم کنوون مین بانس پڑ گئے
مگر اُسکا پتا نہ ملا نہ ملا۔ کیا جانے کون بھسلا لیگیا
اور تم بھی اتنے دن سے اُسکو دیکھتی تھین کبھی کوئی
بات بُری دیکھی۔ کبھی بُری راہ چلتے دیکھا۔ کبھی مین
وہ اوپر سر اُٹھا کے چلتی نہ تھی۔ نیچے نظر کیے
آنا اور نیچی نظر کیے ہوے جانا کسی سے مطلب اور
نہ سروکار۔ اور سو انواب کے اور کوئی بتا تو دے
کہ میرے یہان آتی تھی۔ مگر ہماری قسمت۔ اسکو
ہم کہان لیجا کے پھوڑین۔ پھنس گئے۔ اُسکو
یا تو کوئی زبردستی بھگا لیگیا۔ یا دم دھاگا دے کے

مہری نے بڑا افسوس ظاہر کیا۔ پوچھا نازو کسکو کسی پر
شک ہے۔ یہ بولی اب ہم کسکا نام بتا مین۔ کس پر شک کرین
للتو اپر لوگون نے تہمت لگائی تھی۔ مگر وہ بھی جھوٹ نکلا

مہری۔ کیا جانے بچاری کہان ہوگی اور کسطرح پر ہوگی

نازو۔ بس کچھ پوچھو نہین۔ کیا کہین۔ افسوس۔

مہری۔ اور شاید کسی میر کے ہان چین کر رہی ہو۔
خدا خدا کر کے چنّو لی بیوی مع نازو کے سطوت ہو کے
ہان پہونچین۔ دونون نے جھک کے سلام کیا۔ اور زمین
بیٹھ گئین۔ اور جب سطوت ہونے اشارہ کیا تو جا کے
پائین بیٹھین۔ حضور کو بہت دن بعد دیکھا۔

سطوت۔ قمرن کہان ہے چنّو کی جورو۔

ضعیفہ۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔

سطوت۔ (اے نازو قمرن کیون نہ آئی)۔

نازو۔ حضور۔ (گردن نیچی کر لی)

سطوت۔ اے چوڑیان نہ لائین۔

ص۔ سرکار مین تو مرتے مرتے بچی۔ میرے بچنے
کی کسکو امید تھی۔ مگر اللہ نے اِن بچون پر رحم کیا۔

سطوت۔ ارے تو چوڑیان کہان ہین۔ کیا بیمار
ہونے سے چوڑیان بھی بیاہ ہو گئین۔

ص۔ حضور مین اپنا حال کیا بیان کرون
(گردن نیچی)۔

س۔ کیون کیون آخر کچھ کہو تو خیریت تو ہے۔
یہ ہوا کیا۔ کچھ کہکے رُک کیون جاتی ہو۔

ص۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔ میرے
اوپر تو آسمان پھٹ پڑا۔ ہاے ہاے۔

عفت آرا۔ اے کیا قمرن بھاگ گئی۔

ص۔ (کانپتی ہوئی) ہان حضور رکئی دن
ہوے۔

عفت۔ یہ کون بھگا لیگیا۔ آخر یہ ہوا کیا کچھ
پتا بھی لگا۔ وہ تو ایسی تھی نہین۔

ص۔ حضور ایک دن اُسکا میان آیا کہا لینے کو آیا
ہون مین نے کہا وہ یہان کہان وہ تو تمھارے ہی یہان
ہی بیٹا۔ کہا واہ واہ ہمارے یہان تو برسون سے نہین
ہی بس چوطرفہ شہر بھر مین ڈھونڈھتے پھرے۔
ہاے ارے قمرن رفادے گئی۔

نازو۔ حضور کو تو معلوم بھی ہوگا۔

عفت ۔ اہی ہان سُنا تو تھا مگر سنتے ہین کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہی ۔

فص ۔ (بڑی حیرت کے ساتھ) کیا !۔

نازو کے چہرے کا رنگ بدل گیا ۔ مگر ضعیفہ خوب سنبھلی قطعی انکار کیا ۔ نہ معلوم کس نواب کے ہان ہی ۔ کیا پکی خبر ہی (حضور ۔ مین تو انگارون پر لوٹ رہی ہون ۔

عفت آرا نے کھود کھود کے پوچھنا شروع کیا کہ آخر کچھ پتا لگا کہ قمرن کہان ہی ۔ کیمین ٹھکانا ہی ۔ کسی پر شک ہی ۔ اتنے دنون مین کچھ تو معلوم ہوا ہوگا ۔

چنو کی جورو نے منہ اس طرح بنالیا کہ گویا بڑی افسوس ناک حالت ہی ۔ سرکار جب سے ۔ بس تب سے پتا نہین ملا ۔ اللہ جانے کیا ہو گئی وہ ۔ معلوم ہوتا ہی یا تو کسی پر فریفتہ ہو گئی ۔ اور یا کوئی جل ٹے کے دم وعا کر کے مین بھگا لیگیا ۔ چھوکری تو ابھی ہی ہی ۔ چکمہ چل گیا ۔ اسکا نام لیتے ہوے ہمین ۔ اب کیا عرض کرون ۔ خاندان بھر کا نام ڈبو گئی ۔ اور ہمکو کہین کا نہ رکھا اب کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی ۔

عفت آرا بیگم نے مسکرا کر پوچھا اور بیجا افواہ ہی کہ کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہی ۔ اور چین کرتی ہی ۔ اور نازو بھی وہین رہا کرتی ہی ۔ اور کبھی کبھی تم بھی جاتی ہو یہ غلط ہی سب ۔ نازو کی ماں کے چہرے کا رنگ بدل گیا ۔ سرکار اب خلق خدا کی زبان کون روکے کس مین اتنی طاقت ہی ۔ مگر ہمارا اللہ ہی جانتا ہی کہ ہمکو اُس روز سے آج تک جو خبر بھی ہو کہ جیتی ہی یا مر گئی ۔ لکھنؤ مین ہی یا باہر ۔

سلطوت بہو نے اُنسے بڑی ہمدردی کی تمنے کس کس وقتون سے پالا تھا چنو کی جورو ۔ آپ فاقہ گوارا کیا ۔ ان کو کھانا کھلایا ۔ کپڑا پہنایا کوسونے کا نقرہ کھلایا آپ پھٹا پرانا پہنا انکو نیا کپڑا پہنایا آپ دھوپ مین دوڑین ۔ انکو ٹھنڈے مین رکھا ۔ سردی کو سردی گرمی کو گرمی نہین مانا ۔ مگر ان سب کا ثمرہ یہ پایا ۔ یہ اپنی قسمت ہی ۔ اوس پڑ گئی تمپر ۔ اس سے تو مرہی جاتین تو اچھا تھا ۔ بال بچہ خدا دے تو نیک چلن دے نہین تو نہ دے ۔

خواصون مین سے ایک نے کہا حضور مین تو اُسکی وضع چال ڈھال اور چلبلاہٹ ہی دیکھکر سمجھ گئی تھی کہ یہ چھوکری ٹھیک نہین ہی ۔ سو وہی ہوا ۔ نچلی تو بیٹھتی ہی نہ تھی اور بازار مین تو توبہ ہی بھلی ۔ بس کیا کہون مردون سے خود چھیڑ کے جگت اور بھڑ کر لڑتی تھی ۔ کوئی چھیڑے یا نہ چھیڑے وہ خود چھیڑنے کو تیار رہتی تھی ۔ اور للتو اتنبولی سے تو گہری چھنتی تھی ۔ گھنٹون ہنس ہنس کے دونون مین باتین ہو رہی ہین ۔ وہ گلوری پر گلوری بنا کے دیتا جاتا ہی اور یہ چبھتی جاتی ہین اور کھلکھلاتی جاتی ہین اور وہ مواُ اُسکا میان دیکھتا ہی اور ٹال جاتا ہی ۔ ایسا بے شرم نہوتا تو یہ ہوتا ہی کاہے کو ۔

عفت آرا ناز و کو علیحدہ کمرے مین لے گئین اور یون باتین کرنے لگین ۔

ارے نازو سچ سچ بتادے قمرن کہان ہی ۔ اگر اُسکو بھاگ ہی جانا ہی اور میان پسند نہین ہی تو ایک کام کرو اُسکے میان سے فارخطی (فارغخطی) دلوادین اور کچھ لے دے کے یہ کارروائی ہو جائے ۔ پھر اسکے بعد ہمارے بہنوئی نواب محمد عسکری سے نکاح پڑھوا دین ۔ ہماری بہن کے لڑکا بالا نہین ہوا اور اب کوئی امید باقی رہی ہی ۔ شاید قمرن سے کوئی لڑکا ہو جائے نازو دم مین آ گئی ۔ کہا اور جو سرکار نواب صاحب نے نکاح

نہ منظور کیا تو اُدھر میان بھی چھوٹا اور اِدھر سے بھی گئی گذری۔ نہ اِدھر کی نہ اُدھر کی۔ یہ بلا کہ ہر کی عفت آرا بیگم اب اس سے بے تکلفی کی باتین کرنے لگین دیکھو نازو ہمین بڑی بات یہ ہر کہ قمرن بلجائے بلجانا شرط ہر۔ بس پھر ہم اسکو سب ٹھیک کر لینگے اور ہم جانتے ہین کہ قمرن کو نواب پسند بھی کرینگے نازو کی زبان سے نکل گیا۔ (پسند ائی تھے ہی ریجھ جائینگے ایسی بات ہر بھلا۔ لٹو ہو رہے ہین وہ۔ (بات بنا کر) میرا مطلب یہ تھا کہ لٹو ہو جائین تو اچھا تو ہمین قمرن کو ڈھونڈھ نکالنون پھر۔ مگر اپنے قول پر پوری رہیے گا۔ بدل نہ جائیے گا۔

عفت آرا نے اور بھی دم دھاگا دیا۔ تمھارے کہنے کی بات ہر۔ قول جان کے ساتھ ہر تم قمرن کو یہانتک لاؤ۔ تو پھر ہم سب ٹھیک کر لینگے۔ مگر دیکھو جسکے گھر پڑ گئی ہر اسکو کانون کان خبر نہونے پائے خوبصورتی اسمین ہر۔ نازو اپنے دل مین ہنسی اور سوچنے لگی کہ یہ ترکیب سب سے اچھی ہر مزے سے کدرا کو روپیہ دے کے فارخطی (فارغخطی) ہو جائے اور نواب نکاح پڑھا لین انکے مرنے کے بعد آدھی دولت کی یہ مالک ہو گی اور آدھی کی بیگم صاحب۔ چین ہی چین ہر بس۔

عفت۔ تو اب قمرن کو کب تک لاؤ گی نازو۔

نازو۔ ای حضور یہی دو ایک روز مین بس۔

عفت۔ مگر رات کے وقت لانا۔ دن نہو خبردار۔

نازو۔ نہین حضور دن کو کیونکر آ سکتی ہر بھلا۔

عفت۔ دن کے آنے مین پکڑی جائیگی سمجھین نا۔

نازو۔ سرکار اب کیا آتا بھی نہین سمجھ سکتی ہون۔

عفت۔ مرے سے شادی ہو جائیگی۔ پرسون ہی نکاح

چٹ منگنی پٹ بیاہ۔

نازو۔ ای تم سلامت رہو گا ڑھے وقت آڑے آنیوالی کیا نہ ہیر بتائی ہر۔

عفت۔ مگر اس خوبصورتی سے لاؤ کہ کسی کو خبر نہ ہو۔

نازو۔ حضور ڈولی پر سوار کرا کے بس لے آؤ نگی۔

عفت۔ ہان مگر آفتاب غروب ہو گیا ہو شام کے بعد اسکا ذرا خیال رہے۔

نازو۔ ای یہی کوئی دو گھڑی رات گئے۔ بس اور کیا۔

عفت۔ دیکھو تو تمکو کیسا مالا مال کر دیتی ہون۔

نازو۔ حضور ہی کا دیا نمک کھاتے ہین کسو اور کا۔

عفت۔ اللہ سب کا دینے والا ہر۔

نازو۔ حضور بس ایسا کرین کہ وہی ایک دن مین فارخطی بھی ہو جائے اور نکاح بھی ہو جائے جیمین پھر کوئی جھگڑا نہ رہنے پائے۔

عفت۔ سب ہو جائیگا گھبراؤ نہین۔

نازو۔ اللہ کرے نکاح کے بعد لڑکا ذرہ رہو۔

عفت۔ انشاءاللہ۔ اسکی کرپا سے کیا بعید ہی اسکو دیتے کچھ دیر لگتی ہر۔

چنو کی جورو کے حواس غائب تھے کہ نازو دیکھیے کیا ستم ڈھاتی ہر۔ عفت آرا بیگم بے طور اس چھوکری کو علحدہ لیکر گئی ہین۔ ایسا نہ ہو دم مین آ جائے اور قبول دے تو بس کیا کرایا سب مٹی مین مل جائے اور بدنامی اور جگت ہنسائی ان سب پر طرہ۔

عفت آرا بیگم نے اسکا بھی رفع دفع کیا۔ کہا سنو نازو تمھاری بوڑھی دادی اس بات کو نہ مانیگی مگر بیوقوفی ہر بوڑھی عورتون کے حواس ٹھیک رہتے نہین مین اونچ نیچ

کچھ نہین سمجھ سکتین۔ اور چڑھ چڑھی ہوجاتی ہین۔ انسے کہنے مین معاملہ سب بھر بھنڈ ہوجائیگا اور پھر کچھ بھی نہ ہوسکیگا۔ ع

کیا وقت پھر ہاتھ آنا نہین۔

نازو کے دل پر اس امر کا نقش بخوبی منقوش ہوگیا کہ عفت آرا بیگم قمرن کی خیر طلب ہین بدخواہ نہین ہین اور ضرور ضرور نکاح ہوجائیگا۔ دل مین سوچی کہ امی جان سے کہنا فضول ہی چپ چپاتے ہی یہ کارروائی کردو۔ جسمین امی جان بھی پھر خوش ہوجائین کہ ان چھوکریون نے اپنی کارستانی سے نکاح بھی کرلیا۔

الغرض عفت آرا بیگم اور نازو بڑی دیر تک گفتگو کرکے وہان جاکے بیٹھین جہان سب بیٹھے تھے۔ چنو کی جورو چاہتی تھی کہ رسیان توڑا کے بھاگے۔ کہا سرکار اب اجازت ہی؟ حکم ہو تو جائین۔

سطوت ہونے کہا اچھا سگر کبھی کبھی آیا کو چنو کی جورو نازو تو نے تو آنا ہی چھوڑ دیا۔ کہا سرکار اب ضرور کرکے حاضر ہوا کرونگی۔

جب یہ دونون چلی گئین تو عفت آرا نے کہا بس اسمین ذرا شک نہین ہی کہ وہ خبر صحیح ہی نازو سے صاف قبولوا لیا ہے۔ بس اب دیکھو تو ہوتا کیا ہی۔

اسکے بعد ساری داستان بیان کی اور کہا بے نواب بشیر الدولہ کے آگے کوئی کارروائی نہین ہوسکتی ہی۔ اور وہ آج پہونچ بھی جائینگے کیونکہ بشیر الدولہ اور عسکری دولھا بھائی بھی چچازاد بھائی ہین بلکہ ان دونون مین بڑا یارانہ ہے۔ اور پینگ بہت بڑھے ہوے ہین اور انکا کہنا بھی مانتے ہین مگر داوری قمرن کہان سے کہان پہونچی بھیا کی موچھون کے کونڈے کے دن سے یہ آسپر تنے ہوے تھے

میدان خالی پاکر چلو بس خوب مکھل کھیلے۔ افسوس نادر جہان بیگم نے کہا باجی جان کیا نازو صاف صاف قبول دی کہ نواب کے گھر پڑ گئی۔

عفت آرا بولین اے تم تو عجب طرح کی باتین کرتی ہو بھلا وہ کوئی دیوانی ہی کہ قبول دیتی۔ اچھا تمکو اس ٹھائین ٹھائین سے کیا مطلب ہے آج کے تیسرے روز نہ میدان خالی کرادیا ہو تو سہی نادر جہان بیگم کی جان مین جان آئی کہ مارلیا ہی۔

اب سنیے کہ نازو کی ان نے تھوڑی دور جاکر پوچھا کہ بٹیا تم سے بیگم صاحب کیا دریافت کرتی تھین اسنے کہا امی جان ہمسے دھر دھر کے پوچھتی تھین کہ قمرن کہان ہی اور انکو یہ شک ہی کہ قمرن کو نواب رونق جنگ بہادر نے گھر ڈال لیا ہی جبھی تو بیقرار ہین اور بیقراری آخر کیا ہی مین نے لاکھون قسمین کھائین تو انکو یقین آگیا کہنے لگین کہ اگر ایسا ہی ہے تو میرے میان پر رحم کرو۔ عسکری دولھا کے گھر پڑ جائے ہم اپنی بہن اور بہنوئی کو اس بات پر راضی کرلینگے بس۔

بڑھیا چکمہ کھا گئی خوش ہوکے بولی اچھا تو ہے۔ اگر نکاح ہوجائے تو پھر کیا بات ہی۔ مگر۔

نازو نے کہا امی جان اگر مگر رہنے دو نکاح اب ٹل نہین سکتا۔ ہوا ور ہو۔

صیغہ یا خدا ہم غریبون کی سن لے۔ ع

	ندا ریم غیر از تو فریاد رس توئی عاصیان را خطا بخش وبس

بس اگر نکاح ہو جائے تو کیا کہنا ہی پھر تو جھگڑے جھیڑے نہ باقی رہے اور پھر کسی کے کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑی جیسے بیاہی بیوی ویسے یہ - فرق کیا ہی - مگر گھر پڑ جانے سے کیا ملیگا - جیسے اور بازاری عورتین ویسے یہ - جب چاہین ہاتھ پکڑ کے نکال دین - دادرنہ فریاد - کوئی پوچھے والا نہین - مگر نکاح کے بعد پھر سولہون آنے کی مالک ہین ضعیفہ تو مکان گئی اور نازو قمرن کے پاس پہونچین ستے سے ڈولی پر سوار ہوئی تھین اور ایک جان پہچان عورت کو ساتھ لے لیا تھا - ڈیوڑھی پر ڈولی سے اتریں اور چھم چھم کرتی ہوئی کوٹھے پر گئین - دیکھا تو قمرن بیٹھی ہوئی مغلانی سے باتین کرتی ہین - تھوڑی دیر ٹھیکر میتابی پر لے گئین - کہا بہن مبارک ہو اب چین ہی چین ہی - نواب کہان گئے ہین - کہا کیا جانین کہان گئے ہین - کہہ گئے تھے کہ ابھی آتا ہون اور یہ مبارکبادی کاہے کی ہی؟ نازو مسکرائی - مبارکبادی! اتھارا اور نواب صاحب کا نکاح پرسون تک ہو جائیگا -

قمرن - (خوش ہو کر) یہ کہان سے معلوم ہوا -

نازو - مگر نواب سے اسکا ذکر نہ آنے پائے -

قمرن - یہ کیون - اچھا ہم نہ کہینگے -

نازو - اور جو وہ خود بھی چھیڑین تو تم بات کو ٹال دینا - کہنا نکاح تو اسی دن ہوا جب ہم گھر بار تج کے تمھارے گھر آئے میان کو چھوڑا - برادری کو چھوڑا عزیزون کو چھوڑا سارے مین بدنام ہوے اب اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا - اور یہ کہکر رونے لگنا -

قمرن - اچھا باجی تم سکھا دو بس پھر ہم سب سمجھ لینگے - مین بھی بڑی وہ ہون - اس طرح بیان کرون کہ نواب کا دل پانی ہو جائے -

نازو - بہن اب جیت ہمارے ہاتھ ہی - نادر جہان بیگم تو کلکتہ مین جا کے بیٹھی ہین انکو کیا خبر کہ یہان کیا ہو رہا ہی یہی موقع ہی - اصل یون ہی کہ عفت آرا بیگم کو کسو نے یقین دلا دیا ہی کہ قمرن کو نواب رونق جنگ نے گھڑال لیا ہی تو اب وہ کوشش کر رہی ہین کہ کدرا کو کچھ لے دے کے نواب عسکری کے ساتھ تمھارا نکاح ہو جائے

قمرن - اور اسکا کچھ خیال نہین کہ بہن کی سوت آئے -

نازو - زمانہ نازک ہی کسکی بہن اور کسکا بھائی اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی -

قمرن - بیشک زمانہ تو ایسا ہی جاتا ہی -

نازو - اور دیکھو اغلانی مغلانی کسی پر ظاہر نہ کرنا - خبردار خبردار نہین تم ہنی بچھتاؤ گی - سیر کیا ہوگا - ہمنے تو اپنی سی کوشش کی - اب آگے تمھاری قسمت -

قمرن - تو مین کہنے ہی کیون بیٹھونگی - کیا مجھے تمنے بالکل بیوقوف ہی سمجھا ہی -

نازو - اس بات پر کیا فرض ہی کوئی بھید کسی سے نہ کہو - سمجھ گئین بس اس بات کو گرہ دے لو -

قمرن - اچھا عمر بھر یاد رکھونگی -

نازو - تم تو اپنا سمجھ کے کہو اور وہی اٹے دشمن اور بیری بنجائے -

قمرن - نا بہن - اب جو کسو سے کہون باجی جان تو گنہگار تم ہمارے ہی بھلے کے لیے کہتی ہو -

نازو - اچھا اب یاد رکھنا اسمین فرق ہوا عمر بھر جین کو روگی اور بیگم بنی رہوگی -

قمرن - جو کہہ سکو کرون - مجھے کچھ عذر نہین ہی - گر بان گھڑی

جھڑکی نہین سنوگی۔

نازو۔ (گلے لگاکر) اچھا یہ بھی مانا۔

قمرن۔ امی جان کو آج بلوائینگے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی تم اپنے ساتھ کیون نہ لیتی آئین۔ اب آج ضرور بلوائینگے۔

نازو۔ اب آج نہین اور کوئی دن۔

قمرن۔ ہمارا تو اسوقت بہت دم گھبراتا ہی۔

نازو۔ بس اب یہی تو تم مین عادت خراب ہی کسو کا کہنا بھی آدمی مانتا ہی۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

کدرا۔ میری پیاری قمرن تم کہان چلی گئی تھین جانی اے اللہ تری سان۔ ہم اور قمرن آج پاس پاس بیٹھے ہین

قمرن۔ اللہ جانتا ہی جو ہمین چھوا تو ہم بگڑ جائینگے بس فورا الگ ہی الگ رہو۔ تیری صورت سے مجھے نفرت ہی

کدرا۔ (ہاتھ جوڑکر) جانی جان جاتی ہی۔ اری قمرن تنے مار ڈالا (پھر ہاتھ جوڑکر) ارے تو بھاگ کہان گئی تھی مین تیرے صدقے (صدقے) تو کہے تو مین اپنی جان تک تجھپر سے صدقے (صدقے) کردون۔

قمرن۔ الگ ہٹ مونڈی کاٹے۔

کدرا۔ ارے تو تو میری جورو ہی۔

قمرن۔ ایڑی چوٹی پر قربان کیا تجھکو۔

کدرا۔ اچھا قمرن سنو تو۔

قمرن۔ (جھٹک کر) یا میرے اللہ یہ مجھے کیا ہوا۔

کدرا۔ پانون پر سر رکھکر) مجھے اپنا غلام سمجھ۔

قمرن۔ اچھا ایک بات سن لے ارے جب مین تیرے یہان سے بھاگ گئی تو پھر اب تو کیون مجھے چاہتا ہی مین تیری بیاہتا بیوی اور بھاگ گئی تو مین اس قابل ہون کہ تو مجھے گھر سے نکال دے۔ جو کچھ حمیت اور غیرت ہی

راوی۔ حضرات ناظرین! کیا نازک بات ہی۔ بیوی میان سے کہہ رہی ہی کہ مین تیرے گھر سے نکل گئی اب تو کیون مجھے بیوی کہتا ہی اور میان ہاتھ جوڑ کے کہتا ہی کہ مین صدقے مین قربان مین اپنی جان تجھپر سے نثار کردون

کدرا۔ (آنکھون مین آنسو بھرکر) مین تیرے لیے کیا گیا وہان لوگون سے لڑا للتوا کو مارا۔ اور کیا جانے کیا کیا پاپڑ بیلے مگر بسکر اللہ کا کہ پھر ہم اور تم ایک جگہ بیٹھے ہین ہمسے لوگون نے کہا تھا کہ کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہین۔ مگر تمنے جو چاہا سو کیا اور سب اچھا گیا۔ مگر اب ذرا ہم سے بولو چالو۔ ہم تو تمسے ہاتھ دھوبیٹھے تھے مگر۔ ع

میرے اللہ نے پھر شکل دکھائی تیری

قمرن۔ ارے میری قسمت پھوٹ گئی۔

کدرا۔ میری پیاری قمرن سن لو۔ اچھا ایک بات سن لو تم چاہے جاؤ اور چاہے جو کرو۔ مگر۔

قمرن۔ آہ سرد کھینچکر) ارے مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔ اری مہری۔ ہی ہی۔ بی غلافی۔ دواجی ارے دروغہ۔ آئین کوئی بولتا نہین۔ یہ کیا ماجرا ہی۔

کدرا۔ معلوم ہوتا ہی کسی نواب کے ہان تھین تم۔ تم جہان تھین جانی ہمکو اسکی کچھ پروا نہین۔ مگر میری پیاری ایک بات یاد رکھو کہ (قدمون پر سر رکھکے) ہمکو چھوڑ نہ دو۔ یہ نہ مشہور ہو کہ تم ہمارے گھر سے نکل گئین اور دوسرے کے گھر پڑ گئین۔ بس۔

قمرن۔ سن مین تیرے گھر نہین رہ سکتی۔ مین تو جہان ہون وہان ہون۔

مگر تیرے یہان بھی آتی جاتی رہونگی اگر تجھکو بھی منظور ہو تو خیر۔

کدرا۔ اچھا ہاتھ پر ہاتھ مارو۔ اری تو تو میری جورو ہی مین تو نا نش کر سکتا ہون۔ کیا مین کوئی گدھا ہون۔ مگر تیری صورت ایسی ہی کہ (صدقے ہو کر) جانی ارے میری تو جان جاتی ہی۔ مین تو یہان تک کہتا ہون کہ جو تیرا جی چاہے سو کر مگر مجھے بد نام نہ کر۔ تو میرے گھر مین رہ۔ اب مین اور زیادہ کیا کہون۔

قمرن۔ ایک تو مجھے تیری صورت پسند نہین۔

کدرا۔ (پلنگ پر بیٹھ کر) سُن لو۔

قمرن۔ ہٹ پلنگ سے۔ تو اور میرے پاس بیٹھے!!!

کدرا۔ (زمین پر بیٹھکر) اچھا جو حکم ہو۔

قمرن۔ حکم یہ ہی کہ برف منگوا۔ اور اولے منگوا۔ اور کبوڑا منگوا اور شربت بنوا ٹھنڈا ٹھنڈا شربت پلوا۔ جس سے کلیجے کو ذری تراوٹ پہونچے۔ ہاے مین کہان تھی اور کہان آئی ہی۔

کدرا بیچارہ تو ہاتھ جوڑتا ہی اور یہان تک اصرار کرتا ہی کہ تو جہان چاہے جاکے بیٹھ۔ جہان چاہے جا۔ جو چاہے کر۔ مگر رہ ہمارے گھر مین تمہین ہماری بدنامی نہو ہم تو تمپر عاشق ہین۔ ہاے ہم تو آدھے نہین رہے۔ ہڈی ہڈی گل گئی ہی ہڈی ہڈی گن لو۔ مگر تمہارے عشق نے ہمکو مار ڈالا۔ ہاے کرن ارے تو بھاگ گئی تھی

اور قمرن اس سب کے جواب مین کہتی ہی کہ الگ ہٹ مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔ ہاے مجھے کیا ہو گیا ہار اور پھول اور پھولون کی بدبوئین اور طوق کی ذرا ئیں کرتی ہین۔ کدرا بھلا یہ کیا جانے۔

قمرن۔ اچھا گاڑی کرائے کی منگوا۔

کدرا۔ لے اب مین گاڑی کہان سے منگواؤن۔

اتنے مین قمرن کی ساس آئی۔ اور کدرا الگ جاکے بیٹھا۔ قمرن کو دیکھتے ہی وہ حیرت مین ہوئی۔ کون؟ بہو۔ ارے قمرن ہی؟ کدرا کدرا۔ ارے اِدھر آ۔ یہ کہان سے آگئی۔

قمرن۔ (ساس کے قدمون پر گر کر) میری کہتا خطا (گستاخی) ماپ (معاف) کیجیے مجھسے بڑا کسور (قصور) ہو گیا۔

ساس۔ ارے اللہ تری سان۔

قمرن۔ مجھسے بڑا کسور (قصور) ہوا۔

ساس۔ ارے میرے اللہ۔ اری تو تھی کہان یا اللہ مین کیا کھواب (خواب) دیکھ رہی ہون۔ اوہ لوگون نے کیا کیا بدنام کیا ہی۔

قمرن۔ میری کہتا (خطا) کچھ نہین ہی۔

کدرا۔ ارے اسکو ایک آدمی پھسلا لے گیا تھا کہ کوئی بادساہ ہین کیا جانے کہان کے اُنکے پاس تجھے لیجاؤنگا اور تم بیگم ہو جاؤ گی اور یہ اور وہ۔ مگر یہ بچاری مُوکا (موقع) پاکے بھاگ آئی ساہسکا کون کسور (قصور) ہی یہ کیا کرے بچاری (بیچاری)

ساس۔ سچ ہی۔

حضرات ناظرین آپکو سخت حیرت ہوگی کہ قمرن اور کدرا کی گفتگو کیسی قمرن کہان۔ اور کدرا کہان۔ مگر یہ گفتگو بھی قابل سننے کے ہی

قمرن۔ ارے تو مجھے فارغخطی لکھدے۔

کدرا۔ تو پیاری کاہے کی ناراضی ہی۔

قمرن۔ اچھا ارے ہان ناراضی نہین۔ مین تو فارغخطی کہتی ہون ہنسی ٹھٹھے

کدرا - پھر ارگ کھتی کیا - ارے مین سمجھا نہین -

قمرن - تو فارغخطی لکھدے کہ مجھسے اور قمرن سے اب کوئی واسطہ نہین ہی بس -

کدرا - جانی ہم نہین لکھ سکتے -

قمرن - ارے گدھے مین تیری ہی ہو کے رہونگی -

کدرا - جانی تم جو کرو سو چاہو مگر -

قمرن - ارے وہ برف اور کیوڑا کہان ہی -

کدرا - آتا ہی - ارے کون گیا ہی -

قمرن - ارے مین جہان تھی وہان تیرے واسطے کبھی بدی نہین کی - مگر اب ہم تیرے یہان نہین رہ سکتے یہ تو اپنے دل مین خوب سمجھ لے -

کدرا - سنو - ارے تو تو میری جورو ہی -

قمرن - الگ ہٹ کیا بکتا ہی -

کدرا - ہائین - ارے تو میری جورو نہین ہی -

قمرن - ہاے - ارے مین تیری جورو نہین ہون تو کون ہی مونڈی کاٹے - خدا تجھکو غارت کرے -

کدرا - تو پھر تم میری کون ہو -

قمرن - ارے ہم امیرون رئیسون کے ہان کے بیٹھنے والے ہین تیرے کوئی نہین -

کدرا - اچھا تو پیاری تم جاہے جہان بیٹھو -

قمرن - تیرے کپڑون کی بو مجھے بری معلوم ہوتی ہی ذرا ہٹ کے بیٹھ -

کدرا - اچھا تو اگر حکم ہو تو مین نہا کے آؤن -

قمرن - ارے وہ مغلانی - وہ خواص - وہ محلدار وہ مہری کہان ہی -

محلے مین بھی خبر ہو گئی کہ قمرن اپنی سسرال مین آگئی - دو چار آدمی آئے اور سب کے پہلے

للتوا آیا -

للتوا - ارے کدرا - کیون بے ہمکو میمت (عفت) ہی مین بدنام کیا تھا - اور پھر ہمسے لڑا بھی -

کدرا - یار اب ہماری خطا (خطا) اپچھ (معاف) کرو

للتوا - کمرن جری بات سنو -

قمرن - دور ہو موے نگوڑے -

للتوا - اتی مار کھائی تھاری بدولت کہ ہمین جانتے ہین کئی دن تک درد نہین گیا -

کدرا - یار یہ ہمسے چوک ہوئی -

للتوا - چلو سکر ہی کہ کمرن آ تو گئین - تمنے تو روروکے اپنی جان دی تھی - یہ گئین کہان تھین -

قمرن - اچھا اب اس سے کیا مطلب ہے - کچھ اور باتین کرو - ہاے یہ کیا ہوا - میرے اللہ -

للتوا - مطلب کیا کہین جوتیان ہمنے کھائین پیٹے ہم اور پھر کچھ مطلب ہی نہین -

قمرن - پھر خوب ہوا -

کدرا - للتوا یار اب اسکو سمجھا دو کہ اب گھر سے کہین نہ بھاگے گھر مین رہے -

للتوا - اچھا تو جری ہٹ جاؤ - ہم پوچھ تو لین کہ یہ بات کیا تھی آخر (آخر) -

کدرا - اچھا تو ہم چلے جاتے ہین -

قمرن - یہ تو موا پاگل ہی -

للتوا - اتا بتا دو پیاری کہ تم تھین کہان کیا ہیم سے بھی پردہ ہی - بولو -

قمرن - (گالون پر ہاتھ پھیر کے) چل ہٹ -

للتوا - (ہاتھ جھٹک کر) اور ہمارے گاؤن پر ہاتھ پھیر دکھڈا کی سان -

قمرن - اے دُور ہو مونڈی کاٹے - تو ہے کیا - کیا اُس برف والے سے اچھا ہے -

للتوا - برف والا کون - اخاہ - وہ بھجلے (فضلے) بھی پہونچا یہ کہو -

قمرن - تیری ایسی تیسی - ارے تیرے ایسے ایسے تو ہمارے لاکھون نوکر ہین -

للتوا - اچھا یہ بتا دو کہ تم تھین کہان -

قمرن - زمین کے اوپر آسمان کے نیچے -

للتوا - اے تو کہان -

قمرن - یہ کیا معلوم ہے -

للتوا - اچھا اب ہمارے ساتھ بھاگنے پر راضی ہو - دیکھو تو پھر کیا مجے (مزے) ہوتے ہین -

قمرن - نہین آغا صاحب آپ خدا جانے کیا فرماتے ہین -

آغا - تم یہان کیونکر آئین -

قمرن - میرا خواب کبھی ہٹ نہین پڑتا ذرا یہ خوب یاد رکھو - جو دیکھون وہی ہو -

آغا - اے تو اب وہان چلو - بی قمرن جان - چلو نواب محمد عسکری کے ہان -

قمرن - افوہ - تمکو بھی چڑھ گئی - اور یہ بتاؤ کہ مین ہون کہان آخر -

آغا - تم تو اپنے میان سے باتین کر رہی ہو - اور مین کہتی ہو کہ چڑھ گئی -

قمرن - میرا میان کون - ؟

آغا - کدرا - یہ تم باتین کس سے کر رہی ہو آخر پہلے یہ تو بتاؤ -

قمرن - اپنے جی سے -

آغا - نواب وہان تڑپ رہے ہین -

قمرن - ارے چپ ظالم کیا غضب کرتا ہے -

آغا - کیون صاحب یہ باتین -

قمرن - کیون کدرا اب ہم وہین جاتے ہین -

کدرا - للتوا دیکھو پھر وہی بات نکالی - خدا کا واسطہ اور جو چاہو کہو مگر یہ بات منہ سے نہ نکالو

للتوا - ارے واہ رے ترے نکھرے (نخرے) کہنے لگین ہم وہین جاتے ہین -

قمرن - دیکھ پھر ہم بھی باتین سُنائینگے ہزارون گالیان دینگے -

للتوا - سوک (شوق) سے دو - ارے یہ گالیان نصیب کہان ان گالیون سے دل شاد (شاد) ہو جاتا ہے

قمرن - دُر مونڈی کاٹے - خدا تجھے غارت کرے -

کدرا - اے قمرن جانی ذرا ادھر تو آؤ - سن لو - اے جالم (ظالم) کیون دُل دُکھاتی ہے - سوا اللہ کلام (غلام) ہو کے رہونگا تیرے -

قمرن - تیرے منھ کو جھلسا لگے بس نہین ہے کہ تیرا منھ جھلسا دون مواد رگور خدا غارت کرے -

کدرا - ہائے اللہ کیا کرون جو قمرن کا دل پھر جائے -

قمرن - لے اب ہمکو جانے دو - ارے مین کہان آکے پھنس گئی میرے اللہ -

کدرا - (ہاتھ جوڑ کے) ارے تو کہان جاؤگی پہلے ہمکو اپنے ہاتھ سے مار ڈالو - پھر جہان جی چاہے جاؤ -

قمرن تجھکو مارے خدا میری جوتی کی نوک کو کیا غرض پڑی ہی موے —

کدرا — دیکھو کمرن ہم تو زہر کھاکے مرہی جائینگے مگر جو تمھاری عجبت ہمارے ساتھ مین ہی وہ پھر نہ رہیگی اور تمھاری مان بہنین تمھارا نام کسی کے سامنے چار آنکھین کرکے نہ لے سکینگی — تمھاری کہین عجبت نہ ہوگی سب تمکو ہرجائی کہینگے — لے کمرن جانی تیرا عاسک میان تیرے اوپر سے صدکے ہوکے مرجائے اب راضی ہوجا — اور میرا کہنا مان لے —

قمرن — ارے اب یہ امید اپنے دل سے نکال ڈال مین اب تیرا ساتھ نہ دونگی —

قمرن کی ساس نے جو یہ حال دیکھا — پہلے تو ذرا خاموش رہی مگر جب دیکھا کہ کدرا اب بھی جورو پر لٹو ہی تو بہت بگڑی تیرا مردہ دیکھون کمرن — تیری لاش نکلے اللہ کرے ارے تیری کھاٹ لگتی نکلے — تجھے کھدا گارت کرے تونے میری آبرو مین بٹا لگایا — مجھے کہین کا نہ رکھا —

کدرا کہنے لگا ماں اب تو جو ہوا سو ہوا اب چپ رہو [redacted] قمرن کسی رشتہ دار کے یہان کی نہین برادری کو روٹی نہ دینا پڑے —

ساس — ارے موے کدرا یہ تیری ہی ساری کھڑاکی ہی نا ڈاکو کھاجہ کھدرہی کی ڈبوئی ہوئی ہی — اگر تو ایسا جورو کا مرید نہوتا تو یہ دن کاہے کو دیکھتی —

کدرا — (آواز سے روکر) ارے مین کیا کرون — میرے اللہ ہاے اس دل نے بے بس کردیا —

کدرا کی ماں نے کدرا کو گلے لگایا اور چھین مار مار کے دونون رونے لگے —

کدرا کی ماں — ارے مین کیا کرون میرے اللہ میرے بچے کو یہ کیا ہوگیا میرے کھدا (خدا) —

کدرا — ارے مین اب زہر کھاکے مرجاؤنگا — ہاے اللہ — اری میری اماں مین کیا کرون —

للتوا — اب لے اس سے کیا پھائدہ (فائدہ)

کدرا — ارے یار اس حرام جادی (حرام زادی) کے پیچھے مرگئے اور پھر ہماری نہوئی (ٹھنڈی سانس بھرکر) افسوس دنیا مین بس کچھ نہین ہی —

للتوا — ارے یار عورت کی جات (ذات) تو بے بپھا (بے وفا) ہوتی ہی ہی — یہ تو تے چسم (چشم) لوگ ہوتے ہین —

کدرا — تو تھی کہان —

قمرن — ارے اب یہ نہ پوچھ —

کدرا — آکھر (آخر) کہہ تو کچھ ماجرا کیا ہی —

قمرن — مجھپر جادو کردیا تھا — کسونے —

کدرا — جادو کنے کیا تھا —

قمرن — اللہ جانے وہ کون تھا —

کدرا — ارے عجیب — (غضب)

کدرا کی ماں نے جب دیکھا کہ پھر وہی باتین ہونے لگین تو اسے غصہ کے الگ جاکے بیٹھی اور کہا اے کدرا جو تیری کسمت (قسمت) مین تھا وہ ہوا — تیری موت اسی بہانے ہی — اے میرا بچہ مین کیا کرون میرے اللہ —

کدرا — ارے میری نکدیر (تقدیر) میرا ول نہین مانتا مین کیا کرون — میری پیاری کمرن لے اب مان جا — مین تیرے صدکے (صدقے) —

قمرن — ارے میرے کلیجے مین آگ لگی ہی خدا کے لیے

برف منگوادے۔ جلد منگوا۔

کدرا۔ ابھی ابھی آئی جرا (ذرا) ٹھہرتو۔

للتوا۔ ای اللہ تیری سان (شان) عورت بھی کیا چیز ہی نہین مالوم (معلوم) اسمین کیا شے ہے کہ مرد سا کھبصورت جوان اسپر مرتا ہی اور جان دیتا ہی۔ اب دیکھو کدرا ہاتھ جوڑتا ہی اور بی کمرن جان کے پانوں پڑتا ہی مداوہ ایک نہین سینکڑن اور کہتی ہین الگ ہٹ۔

قمرن۔ (بگڑکر) واہ کیا خوب سجھون نے ملکے مجھکو نکو بنا لیا ہی مین غیرون کی تھوڑی سنونگی۔

کدرا۔ (ہاتھ جوڑکر) تمکو ہمسے مطلب ہی ان لوگون سے کیا واسطہ۔ للتوا یار تم ناحک بن ناحک بھی تو لتے ہو۔

للتوا۔ بڑا پاگل آدمی ہی بے۔ ہم تو تیری طرف سے بولتے ہین اور تو الٹے ہم ہی سے بگڑتا ہی۔ جورو کا غریدا۔ ائے تیری جگہ ہم ہوتے تو ــــ ے اب کیا کہین ــــ

کدرا۔ ہان بھائی جو چاہو کہو۔ کھدا نکرے کسی پر دل آجائے عورت صورت دار ہی بس۔

للتوا۔ اس سے پوچھو کہ جادو کیسے کیا اسپر۔

کدرا۔ ہان کمرن جانی یہ جادو تمپر کس نے کر دیا۔

قمرن۔ خدا جانے لے اب یہ کیا معلوم۔

کدرا۔ (گلے مین ہاتھ ڈال کر) ارے کمرن مین تو تیرا میان ہون مجھسے یہ باتین۔

قمرن۔ (جھٹک کر) الگ ہٹ۔ دماغ پھٹا جاتا ہی۔ کیا بدبو ہی۔ افوہ جلدی ہٹ۔

کدرا۔ ای کھدا کی سان اب ہم مین بدبو آنے لگی اور پہلے تو ہم مین بدبو نہ تھی۔ کیون کمرن۔

قمرن۔ (تھپڑ لگاکر) ارے خدا تجھے غارت کرے دور ہو سامنے سے موے۔

کدرا۔ کمرن تیرے صدقے ایک مرتبہ اور مارلے۔ اس تھپڑ سے کلیجے مین ٹھنڈک پڑگئی۔

کدرا کی ماں۔ ارے کمرن تیرے ہاتھ ٹوٹین یہ کبر (قبر) مین جائین۔ جیسے میرے بچے کو مارا ہی۔ ویسے تیرے اوپر کھدائی مار (خدائی مار) پڑے۔

قمرن۔ تیرے اوپر خدا کی مار پڑے موئی چڑیل۔

کدرا۔ لے مان تم اب نہ بولو نہین تو مین ابھی ابھی اپنی جان دے دونگا۔

کدرا کی ماں۔ ارے گجب (غضب) یہ کدرا بھی اُسی کا دم بھرنے لگا۔ ارے لوگو مین کیا کرون میرا بچہ مجھ سے چھوٹا جاتا ہی۔ ہاے میرے اللہ۔

قمرن۔ ارے واہ ری عورت۔ بڑی نخرے باز ہے کیا تیل مچائے ہین بڑی وہ ہے ــــ

کدرا۔ اری چپ۔

للتوا۔ (قہقہہ لگاکر) واللہ بڑی دل لگی دیکھنے مین آئی بھئی ہمنے تو کبھو ایسا تماشا نہین دیکھا۔

قمرن۔ اوئی اللہ کیا مین خواب دیکھ رہی ہون۔

للتوا۔ واہ ری عورت۔ ارے کمرن بس اب یہین رہ جانی ہمارا کہنا مانو۔

کدرا۔ ارے یہ سچ مچ کا خواب ہی ہی مگر واہ رے للتوا کیا کام کیا ہی۔ شاباش بیٹے۔

قمرن۔ ارے وہ نضلے برف والا کہان ہی۔

کدرا۔ کیا برف کھاؤگی۔

قمرن ۔ (اپنے دل مین) یہان کلیجے مین آگ لگی ہوئی ہی اچھا برف کھلاؤ تفلیسان ۔ اے بی ہما ۔ ہمسائی کہنے کو تھی کہ یاد آگیا کہ یہان وہ ہمسائی کہا ۔ اتنے مین کوئی گانے لگا ۔ ؎

برسون بچے کو نہین پیار کچھو کرتی ہین ۔
پیار بھی کرتی ہین تو کان مین تو کرتی ہین
سانس ہون پر مین خدا لگتی کہون گی بیٹا ۔
پاس مرزا ترا امراؤ ہو کرتی ہین

قمرن ۔ ہائے اللہ ارے برف کا پانی لا ۔

کدرا ۔ ابھی لو ۔

ساس ۔ انگارے کہا ۔ برف کا پانی مانگتی ہی ۔ انگارے لے ۔ موئی برف کا پانی پیے گی ۔

قمرن ۔ انگارے تو کھا چڑیل ۔

کدرا ۔ اری چپ ۔

قمرن ساس سے لڑ پڑی ۔ ہم تجھے سمجھتے کیا ہین نوہی کیا مال سمجھے تو اچھی اچھی میرے گھر کی مہریان اور مغلانیان اور خواصین ہین تیری سی ہزارون کو تو مین مول لے لون تو اپنے تئین سمجھتی کیا ہی ۔

کدرا ۔ ارے چپ رہ ۔

قمرن ۔ تو آپ چپ رہ ۔

کدرا ۔ اب بن ناہک کو لڑائی مول لیتی ہو ۔

قمرن ۔ مین تجھسے راضی ہی نہین ہون ۔ مین صاحب کے سامنے بیخ کھیت کہدونگی ۔

کدرا ۔ تمہارے ساتھ نکاح کیا کیا عذاب جان کا ہو گیا ۔

ق ۔ چھٹے دور موے جل وے کے ڈومنی اُترا لی ۔

ک ۔ تو اب تو کہین جا بھی نہین سکتی ہی تو ۔

ق ۔ تو ہی کیا مال ۔

ک ۔ ہماری قسمت پھوٹ گئی ۔

ق ۔ قسمت جا کے پھوڑ اپنی ۔

ک ۔ مین تیرا غلام ہو جاؤن کمرن ۔

ق ۔ غلام نہین تو اور ہی کیا تو ۔

ک ۔ ارے مین غلام کے تلام کا چولام ہون ۔

ق ۔ ہائے مین کہان پہونچ گئی تھی ۔ اور اب کہان ہون ۔

ک ۔ تو تھی کہان پیاری ۔ ؟ ۔

ق ۔ جہان جی چاہا وہان رہی ۔

ک ۔ ارے وہ تو سب اچھا کیا اب یہ تو بتا کہ اب کیون بھاگون بھاگون کرتی ہی ۔

ق ۔ مجھے تیرے یہان جی ہی نہین ۔ جی بہلتا ہی نہین ۔

ک ۔ جو کہو وہ حاضر کردون ۔

ق ۔ (کھڑے ہو کر) جی گھبراتا ہی ۔

کدرا ۔ تجھ مین سب باتین اچھی ہین مگر ۔

قمرن ۔ ارے ہٹ ہوش کے ناخن لے ۔

کدرا ۔ اچھا ایک بات سنو ۔

قمرن ۔ اسوقت ہم چاندی کے پایون کے پلنگ پر لیٹے ہوتے بیس بائیس مشکون سے چھت چھڑکی جاتی خوب تر بتر چھڑکاؤ ہوتا اور پنکھا جھلا جاتا ۔ برف کا پانی کیوڑا ڈال کے پیتے مزے ہوتے ۔ کہان آن کے پھنسے میرے اللہ یہ کیا ہوا باجی جان نے ہمین اس حالت کو پہونچایا ہی

کدرا ۔ اچھا اب ایک بات بتاؤ ۔

قمرن ۔ الگ ہٹ ہمسے نہ بات کر بس ۔

کدرا - سن لو جانی - کیھا (خفا) نہ ہو -

قمرن - جانی کو تیری آگ لگے -

ک - کیا عجب ہی -

قمرن کی ساس بگڑ گئی اور بگڑ جانے کی بات ہی تھی اُسکے لڑکے کو خواہ مخواہ کوسنے لگی تو اُسکو بُرا معلوم ہو یا نہ ہو خواہ مخواہ بُرا معلوم ہوگا - قمرن تو اپنے نزدیک بادشاہ زادی کی بھی اصل وحقیقت نہین سمجھتی تھی آگ ہو گئی - کدرا زن مرید حور و کا تابع حکم - ع

ہر چہ چور و جی بفرماید رواست

ساس نے اُٹھکر کہا ارے قمرن بچی تجھے اللہ غارت کرے -

ق - (ہاتھ پھیلا کر) تجھے اللہ غارت کرے -

س - تو مرا اللہ کرے -

ق - تیرا کنبا بھرے اور تیرا جنازہ نکلے مردار -

س - ارے لوگو مین نے کیا گناہ کیے تھے کہ اس چڑیل سے سابلکا (سابقہ) پڑا - آتے دن کا ئب گلہ رہی اور اب آن کے لڑتی ہی - بیحیا مردار بے شرم -

ق - تو بے شرم تو بیحیا تو مُردار -

ک - (ہاتھ جوڑ کر) قمرن جان پیاری -

س - (دوہتڑ لگا کر) ارے کم بکبخت (کمبخت)

ک - اب ادھر تم مارو اور اُدھر قمرن بگڑے -

راوی - قمرن انکی بیوی کیا امان سے بڑھکر ہین -

س - ہاے لوگو میری زندگی -

ک - اری چپ امان محلے بھر مین بدنامی ہوگی -

س - ہان! بڑی نیکنامی ہوئی ہی نا

ک - یا اللہ مین مرجاؤن -

ق - تیری رسّی دراز ہی نکوڑے -

س - (دوہتڑ لگا کر) ارے عورت ہی کہ ڈائن - ارے اپنے مرد کو چٹ چٹ کوسن بیٹھتی ہی -

ق - مرد کی پرواہی ہمین - ؟

ک - اچھا لے اب جانے دو مین صدقے (صدقے) -

قمرن بہت ہی بچین تھی - بار بار کہتی تھی کہ ہاے وہ چمن کی ٹھنڈک یہان کہان - ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے چھڑکا ہوا وہ باغ یہان کہان سے لاؤن - وہ برف کا پانی کہان - وہ عطر وہ پھولون کا گہنا کپڑا - یہان تو صفایا ہی بلکہ صفو -

ک - پیاری دیکھو تو اللہ کیا کرتا ہی -

ق - تیرا سر کرتا ہی -

ک - اچھا برف ہم لادین -

ق - ارے دور ہو مونڈی کاٹے -

ک - پھر اب تم ٹپوگی - لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا ہی منتین کرتے ہین سنتی ہی نہین -

ق - ذری زبان سنبھال کے بولنا - مین اپنے یہان کے سیسون سے پٹوا دونگی تو اپنے دل مین سمجھا کیا ہی -

ک - کیا سمجھا کیا ہون - بیاہی عورت کو کوئی بھگا لیجا سکتا ہی دل لگی ہی کچھ - واہ کیا خوب -

ق - اور جو عورت آپ ہی سے بھاگ جائے تو پھر کوئی کیا کر سکتا ہی -

ک - لے اب ایسی باتین نہ کرو اسکا جواب اور ہی - اگر تمہیر دل نہ آیا ہوتا تو بتا دیتے -

ق - ارے جا کیا بتا دیتا تو ہی کیا -

ک - جو رو ہو ہماری کہا تان -

اسپر قمرن بے اختیار ہنس دی اور سوچنے لگی کہ کہا نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور بجایہ۔ یا الٰہی مین خواب دیکھ رہی ہون۔ یہ مجھے ہوا کیا ہے ابھی تک تو مین نواب صاحب کی محلسرا مین تھی لاکھون آدمی منتظر تھے کہ دیکھین کہان ہین بی قمرن جان صاحب اور آج مین کہان پڑی ہوئی ہون۔

ک۔ قمرن تمنے جو کچھ کیا سب اچھا کیا مگر اب ہمارا کہنا مانو۔ اور ہمارے پاس رہو۔

ق۔ اب ہم تیرے پاس نہ رہینگے۔ تیرے ساتھ مین وہ مزے اور عیش کہان۔

ک۔ قمرن دوسرا مرد ہوتا تو تمکو قتل کرکے دھر دیتا۔

ق۔ آ۔ آ۔ مار لیگا۔ مار ڈالیگا۔ آ سامنے آ۔

ک۔ ہم بات کہتے ہین جیسے۔

ق۔ ارے تیری بات کو آگ لگے۔

ک۔ تم کو سنے لگتی ہو۔

ق۔ تو مر جا ابھی ابھی۔

ساس۔ (کدرا کی مان) مرین تیرے ہوتے سوتے مُردار مر تو چڑیل ہائے کیا ہمارے کھاندان مین ان نے آن کے بٹا لگا دیا کیمین کا ہمین نہین رکھا۔

ک۔ امان تم سو رہو اب جو ہوا سو ہوا۔

س۔ ارے مین تم اسے کچا چبا جاؤنگی اب مین سوؤنگی بھلا۔

ق۔ ذری زبان سنبھال کے بول مُردار۔

ک۔ ارے چپ قمرن۔

ق۔ تو چپ رہ مونڈی کاٹے۔ اللہ کرے تیرا جنازہ نکلے ارے کدرا تو جوان مرے۔

ک۔ لے قمرن جانی اب جانے دو۔ جو کچھ ہوا سو ہوا۔

س۔ (رو کر) ارے مکھدا اس عورت کو گارت کرے اسکی میت مین دیکھون کس طرح میان کو اپنے کوس رہی ہے مُردار۔ ارے یہ عورت ہے یا چڑیل۔

ق۔ سیان نکھٹو کی کیا مجھے پروا ہے کچھ۔

س۔ تو تو جا کے چوک مین کمرہ لے مُردار۔

ق۔ لون ہی گی۔ نہ لینا کیا معنی۔

ک۔ ارے چپ رہ۔

س۔ اور یہ لونڈا بے حمیت ہے کدرا۔ دوسرا ہوتا تو زہر دے کے مار ڈالتا اور یہ اُلٹا جورو کی خوشامد کر رہا ہے۔ زوف ہے تجھپر۔

ک۔ ارے تو مار ڈالون۔

ق۔ شامتین نہ آئین مونڈی کاٹے سائیسون سے پٹوا دونگی بہت چل نہ نکل اللہ جانتا ہے چرکٹون سے کہدون تو چپیڑ کے دھر دین۔ تو بھولا کس بھروسے پر ہے مجھے بھی کوئی ایسی ویسی سمجھا ہے۔ ابھی ابھی کہ تو مجھے دل لگی دکھا دون ایک اشارے مین دو سو آدمی جمع ہوتے ہین۔

جب قمرن اور اسکی ساس مین لڑائی ہونے لگی تو محلے والون کی نیند اچٹ گئی۔ ایک پڑوسی نے کہا ارے تم بھٹیارے ہو یا کوئی اور ہو بھٹیارنون کی طرح لڑ رہے ہو محلے والون کو سونے نہین دیتے۔ یہ تو بھاگ گئی تھی کسی کے ساتھ اب یہ چڑیل پھر کہان سے آ گئی۔

قمرن۔ چڑیل تیری امان ہو گی تیری جورو۔

پڑوسی۔ کیا! زبان داغ دونگا آ کے۔

کدرا۔ کچھ بیدھا ہے بے۔ سر کھجلاتا ہے کیا۔

پڑوسی۔ کیا شامتین آئی ہین۔

کدرا

کدرا - اُترا بڑا مرد ہو -
پڑوسی - لے آتے ہین -
کدرا - آ - اور کسی کو لیکے آساتھ -
پڑوسی - اپنی قہر کی فکر کر -

اتنے مین وہ پڑوسی اُتر پڑا اور ادھر سے کدرا چلے پڑوسی دُبلا پتلا آدمی تھا اور میان کدرا لڑیتے پہلوان جاتے کے ساتھ ہی ایک پٹوا دیا - اور اُٹھا کے دے مارا اتنے مین اُسی پڑوسی کے پہان سے اُسکا مہان نکلا -

سیدی غہر بڑا موٹا تازہ آدمی - کدرا کو ایک پٹڑ دیا - اور دونون مین کشتی ہونے لگی دو منٹ مین سیدی نے کدرا کو پٹخنی دی اور اتنا مارا اتنا مارا کہ ہوش و حواس غائب ہو گئے

سیدی - کیون نے پھر لڑیگا پہلوانون سے
پڑوسی - یہ کیا لڑیگا نامرد ا -
سیدی - دون ایک گھن پٹی اور
پڑوسی - ارے اب جانے دے -
سیدی - یہ ہے کون -
پڑوسی - اُتو کا پٹھا - یہ منیھار ہے - جو رد ابھاگ گئی ہے -
سیدی - ہان ! یہ کیسے - تو ایسے سے لڑنا ہی بیکار تھا -
پڑوسی - اب عمر بھر نہ بولیگا تمسے -

کدرا غصے مین تو تھا ہی اور بھی جھلا گیا پھر سیدی کو لپٹ پڑا ادہا کی جان پر کھیل گیا سیدی نے خوب پچیتی کی مگر کدرا نے اُٹھا کے دے ہی مارا - گلوتوپٹ - کدر چت کرنے کی فکر مین تھا کہ قمرن نے پکار کر کہا ارے گدھے چت کرنے سے کیا ملیگا - کچھ بدی ہوئی کشتی تھوڑا ہی ہے - اکھاڑے کی مٹی بس ہو ہی - اوپر سے ڈنڈے مارو ہی دیر مین آدہا مرا ہو جائیگا - کدرا نے اوپر سے ڈنڈے لگانے شروع کیے - اب پڑوسی بھی کدرا سے چمٹ گیا اور ادھر سیدی نے پچھیتی کی تو کدرا مغلوب ہو گیا اور سیدی نیچے سے نکلا - نکلتے ہی تان کر ایک پٹڑ رسید کیا پتاخے دونون پھر گتھ گئے - اور داؤ پیچ ہونے لگے - دیر تک کشتی رہی - اور دونون نے خوب پھنیان دکھائین -

سیدی - مار ہی ڈالون گا سالے -
کدرا - کھون (خون) نہ پیا ہو تو سہی -
پڑوسی - (گال) کا جیتے - (گالی) کا ہارے -
کدرا - (ڈنڈا لگا کر) ایک -
سیدی - (ڈنڈے کا جواب دیکر) دو -
کدرا - (ایکی گھسا دے کر) ٹھہر تو جا -
سیدی - رکھا ہی جاؤنگا -
کدرا - ایکی جیتتا تو بچیگا نہین -
سیدی - یا تو نہین یا ہم نہین -
کدرا - دونون مین ایک نہ ہوگا -
سیدی - ایک منٹ مین پکڑ لاؤن تو سہی - تو ہو کس بھروسے مین -

سیدی کدرا کو پکڑ لایا تو قمرن دھم دھم کرتی ہوئی اوپر سے اُتری اور مقراض سیدی کے بدن مین بھونک دی تو وہ تڑپ گیا اور اُٹھکر کدرا نے ایک پٹوا دیا -

قمرن - (کدرا کا ہاتھ پکڑ کر) بس اب چل -
پڑوسی - اچھا سمجھ لیا جائیگا -
سیدی - یہ عورت کے منھ کون لگے -
قمرن - لگ جا کے روٹیون سے -
سیدی - اب تم عورت ہو تمسے کون کہے اور کیا کہے

قمرن - چلو اب گھر جا کے سور ہو -

کدرا - (گھر مین آکر) دیکھو ہماری مان چند روز کی پہونہار ہین اُنکے کیون لڑتی ہو جاتی -

قمرن - بے چین تھی کھٹیا سے کوئی سُنہتی دفعہ اُٹھی اور کدرا سے بار بار کہتی تھی ارے تو میرے ساتھ ذرا ڈیوڑھی تلک چل چل مین تجھے دو اشرفیان دونگی کدرا حیران کہ یا الٰہی یہ ڈیوڑھی کبھی ڈیوڑھی نہین گئی کیا ہے - پاگل تو تھا ہی دروازے مین قفل لگا دیا - مگر اسکی مان نے کئی بار سمجھایا کہ ذری جا کر ڈیوڑھی تو دیکھ آ معلوم تو ہو کہ یہ تھی کہان - مگر کدرا نے بات کو ٹال دیا - اسکی یہ تھی کہ جاہے اُدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مگر قمرن ہاتھ سے نہ جائے اُسنے ٹھان لی تھی کہ قمرن کے پانون سے پانون باندھکر بیٹھونگا - آنکھون کے سامنے سے علیحدہ نکرونگا

قمرن - ارے تیرے یہان پنکھا تک نہین ہے ظالم -

کدرا - ہجور پنکھا مین آپ بنا جاتا ہون بس -

رادی - میان بیوی کی باتین کتی اچھی ہین -

قمرن - یا اللہ یہ کس عذاب مین مین پڑی

کدرا - جانی کچھ جاب (عذاب) نہین ہے - تمکو ہم -

ساس - ارے اس موئی ہرجائی کو کنوئین مین ڈھکیل دے -

قمرن - اور اس موئی بڑھیا کی بوٹیان چیلون کو دے - انڈے بچے والی چیل چلو - انڈے بچے والی چیل چلو -

ساس - بوٹیان دے چیلون کو اپنی مان کی -

قمرن - تیری - تیری - تیری بوٹیان -

کدرا - امان تم نہین مانتین - ایک تو اللہ آفتاب اور کھدا کھدا کر کے یہ بلی ہین اور اوپر سے تم اُلٹے لڑتی ہو -

قمرن - ارے اس زبردست بڑھیا کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور یہ مرتی نہین - اس نڈی کالی کو نکسوا دے دے -

کدرا - قمرن دیکھو محلے مین سب لوگ دشمن ہین -

قمرن - کیسا محلہ - جو بولے تو باندھ کے پٹوا دون -

اتنے مین للتوا کی آواز آئی - دروازے پر سے اسنے للکارا کدرا کدرا جری (ذری) دروازا (دروازہ) کھول دے یو مین ہون للتوا - ارے جوت (زوت) ہے تیرے اوپر دو بجگئے اور اب تلک تیرے گھر مین گل وغل مچ رہا ہے محلے سے نکالا جائیگا تو کدرا نے دروازہ کھول دیا - للتوا اندر آیا پوچھا کرن کہان ہین - کہا بھائی کو بٹھے پڑا ہے - للتوا کو لے کر کدرا اوپر آیا للتوا نے کہا قمرن سلام قمرن کیسقدر شرمائی کدرا کو حکم دیا کہ جا کے منشی مہراج بلی کو بلا لا - اُسنے پوچھا کہ منشی مہراج بلی کون اُسنے کہا جو صفائی کا ٹھیکہ کیے ہوے ہین

کدرا - سپاہی کا تمیکا کیسا -

للتوا نے کہا ہم تباتین جی - تم یار محمد خان (یا محمد خان) کو ساتھ لیجاؤ - وہ بھی سپاہی مین نوکر ہے -

کدرا نے جا کے یار محمد خان کو جگایا اور کہا منشی مہراج بلی سے ہمین کچھ کہنا ہے ہمارے ساتھ چلو - اُسنے کہا کچھ بڑی ہوا ہے - دونو گئے اور اس وقت منشی جی کو جگائیگا - کہا یہ ضروری کام ہے یہ دونون تو منشی مہراج بلی کے ہان گئے -

اب ادھر کا حال سنیے کہ قمرن للتوا کے ہاتھ مین ہاتھ دے کر کوٹھے کے نیچے اُتری - للتوا کو حکم دیا کہ ڈون بھر کر صحن مین چھڑکاؤ کر - اُسنے کہا مسلمان کا ڈول ہم نہ چھوئینگے قمرن نے جھلا کر ایک چپت جمائی سونڈی کاٹے ابھی بھر - للتوا نے ڈول بھرا اور چھڑکاؤ کیا - چٹائی بچھا کر قمرن بیٹھی

للتوا کو بھی بٹھایا۔

للتوا۔ اور تو چلی کہان گئی تھی کرن۔ وہ۔

قمرن۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کر) نچے گیا۔

للتوا۔ ہم پیٹے گئے۔ جوتیان پڑین۔ اور۔

قمرن۔ خوب ہوا۔ چلو للتوا بھاگ چلین۔

للتوا۔ ہمکو کدرا مارہی ڈالیگا۔ وہ پہلوان ہی اور ہم دبلے پتلے آدمی۔

قمرن۔ مورا دن دن بڑھت سماگ سیان نہین آئے رے
ارے مورا دن دن بڑھت سماگ سیان نہین آئے رے

للتوا۔ بھجلے کو جانتی ہو۔ برف والا بھجلے۔ (فضلے)۔

قمرن۔ (گلے لگا کر) میرا للتوا مین تیری لونڈی ہوجاؤن اسکو بلادے۔ میری تو اسپر جان جاتی ہی ہاے مین کیا کرون مین اسکی لونڈی ہو کے رہونگی۔

للتوا۔ اچھا اسکے گھر بیٹھ جاؤگی کرن۔

قمرن۔ ابھی ابھی اسی دم تو اسکو بلا تو دے۔

للتوا۔ کدرا کو آلینے دو تو ہم بلا لاینگے۔

قمرن۔ جب وہ مونڈی کاٹ آئیگا تو پھر کیا ہوسکیگا۔ ارے اب وہ پھرک کھا چکا ہی۔ دودھ کا جلا اسما پھونک پھونک کے پیتا ہی ایسے مین وہ نہین ہی مین تیرے صدقے فضلے کو بلا دے۔

للتوا۔ اچھا ہم تو راجی (راضی) کرلینگے۔ کدرا سالا بڑا بیوقوف (بیوقوف) ہی ایک چکے مین تو آجائیگا۔

قمرن۔ نہین جانی مین تیرے صدقے ابھی ابھی فضلے کو بلا دے اچھا ایک کام کرو۔ جو ہم کہین مانوگے۔

للتوا۔ جو کہو ہماری جان تک تیرے قربان ہی جانی

قمرن۔ اچھا تم اپنے ساتھ ہمین بھگالے چلو کانون کان جو کسیکو معلوم ہو۔

للتوا۔ کدرا سے ڈرتا ہون جانی مین تو ابھی ابھی راجی ہوجاتا۔

قمرن۔ اے جانی دیکھ پچھتائیگا پھر ایسا وقت نہ ملیگا

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین

اسوقت ہم تمھارے ساتھ چلنے کو راضی ہین پھر نہین معلوم دل مین کیا آئے اور ایسا موقع ملے یا نہ ملے۔

للتوا۔ لے اب ہم تو بڑی مشکل مین پڑے ایک دل تو کہتا ہی کہ کرن سی معشوق (معشوق) کو بھگالے چلو اور ایک دل کہتا ہی کہ ابے کیون شامت آئی ہین۔ وہ چوٹے کدرا برسائیگا کہ چانہ مین ایک بال دیکھنے نہ پڑیگا۔

قمرن۔ اس وقت جی گھبرا رہا ہی ہاے کیا کرون۔

للتوا۔ اے تو جلدی کاہے کی ہی۔ اچھا کرن یہ بتاؤ کہ تم تھین کہان۔ ہمکو اچھا تمنے جلیل (ذلیل) کیا ہی۔

قمرن۔ میری تو تیرے اوپر جان جاتی ہی۔

للتوا۔ پھر ہمارے ساتھ نکل چلو کسی طرح۔

قمرن۔ ہم اب تیار ہین کسی روز کیا منی۔

کدرا راجا کے مہراج بلی کو بلا لایا۔ آئین! قمرن! تم یہان کہان۔ یہ کیا ماجرا ہی۔ بھئی۔ کدرا نے کہا۔ جی حجور ماجرا کیا ہمارن غورت ہی۔ آپین ماجرا کیا ہی آپ ہی لوگ رئیس سردار لوگ جو ایسا کرین تو ہم گریبون (غریبون) کا کہان ٹھکانا ہی۔

قمرن نے ڈانٹ بتائی۔ تو الگ ہٹ مونڈی کاٹے۔ اللہ کرے تیر امروہ دیکھون تیری کھاٹ لچکتی ہوئی نکلے تجھپر بجلی گرے آسمان پھٹ پڑے۔ کدرا اُتر کر نیچے ہو رہا چلم بھر کر للتوا کو دی اور باتین کرنے لگا۔

ادھر منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان یہ داستان تو سناؤ کہ تم یہان کیونکر پہونچین۔ قمرن نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کیا کہون منشی جی ہماری باجی ہماری جان کی دشمن نکلین۔ یہ انھین کی عقل سے ہمنے یہ برا دن دیکھا نہین تو کانون کان کوئی خبر بھی نہ ہوتا۔ انھین نے کہا کہ نواب رونق جنگ کی بیوی نے کہا ہی کہ قمرن کو ہمارے پاس لاؤ تو ہم محمد عسکری کا اور اُنکا نکاح کرادین اُنکی عقل کیا جانے کہان تھی۔ منظور کر لیا ایک ڈولی پر ہم سوار ہوے ایک پر باجی راستے مین آندھی آئی ڈولی سے اُترتی ہون تو اس مردار کا مُنھ دیکھا (ساس کی طرف مخاطب ہو کر) اللہ کرے یہ ڈائن کہین مرے۔

اتنا کہنا تھا کہ اُسکی ساس گرج کر بولی۔ ڈائن تو تیری اماں۔ وہ مردار جنّو کی خالہ۔ ڈائن تیرا کنبہ موئی ہر جائی تو تو اس قابل ہی کہ کھڑے کھڑے چندا دے۔

قمرن اور اُسکی ساس مین آدھ گھنٹے تک گالیون کی بوچھار رہی اُسکے بعد مہراج بلی نے قمرن سے دریافت کیا کہ کیا کدرا کو یہ بھی معلوم ہی کہ نواب محمد عسکری کے گھر پڑ گئی ہو۔ کہا نہین مجھسے دھر دھر کے پوچھتا ہی مگر مین بتاتی نہین ہون اور نہ بتاؤنگی ایسی کچی نہین ہون۔

مہراج بلی۔ تمنے یہ کیا غضب کیا کہ مجھکو بلوایا اسوقت

قمرن۔ اب کوئی ترکیب ایسی بتاؤ کہ اس سے چھٹکارا ملے مین تو مر جاؤنگی یہان ارے (زور سے) ہرف کا پانی لا جھلا ہوا پانی لا کیوڑا ڈال کے آب خاصہ چھان کے۔

للتوا۔ ہان! بیبات ارے کدرا یہ تیرے کابل قابل نہین ہی کدرا۔ ہماری تو جان اسپر جاتی ہی چاہے مارے چاہے کوٹے چاہے گالیان دے۔ چاہے کوسے۔ چاہے سو کرے۔

للتوا۔ اجی اب برف دو کیوڑا ڈال کے پانی تو لیجاؤ منشی مہراج بلی نے کہا لے اب ہم رخصت ہوتے ہین مگر جو ہمنے کہا ہی وہ یاد رکھنا۔ بے خدا حافظ۔

اب سنیے کہ جس دن شام کو ناند اور قمرن ڈولیون پر سوار ہو کر چلی تھین اُس روز نواب محمد عسکری صاحب کے دربار مین مسخرے صاحب اشعار تفسیف کر رہے تھے اور نواب صاحب کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہین کہ گھر مین کیا ہو رہا ہی عین اس گفتگو اور شعر خوانی کے وقت قمرن اور ناز خوش خوش ڈولیون پر سوار ہوئی تھین۔

خیر اب سُنیے کہ مہراج بلی اور للتوا جو مکان سے گئے تو کدرا نے دروازہ بند کر لیا اور قمرن کے ہاتھ جوڑے اور کہا دیکھو جنیا اب نہ بھاگنا۔

کدرا ایک بوریے پر سو رہا۔ صبح کو جو اُٹھا تو قمرن کو نہ پایا نہایت تشویش ناک ہوا کہ یا اللہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔

جلسہ درہم و برہم ہو گیا

نواب محمد عسکری صاحب ہوا کھا کر شام کو جو ڈیوڑھی پر آئے تو پہرے کا سپاہی پُرانے سپاہیون مین سے نہ تھا۔ انھون نے اسکا چنداں خیال نہ کیا۔ دو ایک درآمدی ڈیوڑھی پر بیٹھے تھے وہ بھی سب نئے۔ محلسرا مین گئے تو ایک دالان مین نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ کے سوا پر بیٹھے باتین کر رہے ہین۔ این! ارے یہ بشیر الدولہ کب آئے محمد عسکری دنگ کہ بشیر الدولہ یہان کہان اور لطف یہ کہ قمرن کے ہان بیٹھے ہین۔ انسے دور دور باتین کر کے کہا مین ذرا کپڑے اتار لون تو ابھی آتا ہون عین کھٹکھٹ کرتے ہوے کوٹھے پر گئے تو اور بھی دنگ ہوے یہ این! قمرن نازد۔ ارے یہ دونون کھدھر چلے مین دیکھتے ہین موصف ارا

ایں! تم یہاں کہاں ہیں یہ مسکرائیں - آؤ - آؤ اندر آؤ کمرے میں گئے تو نادر جہاں بیگم - ایں! یہ کیا ماجرا ہے بھئی کیا خواب دیکھ رہا ہوں - ایں! واللہ میری عقل نہیں کام کرتی عفت آرا بیگم نے کہا یہ تمنے ابھی کس کا نام لیا تھا - قمرن اور نازو - یہ کون ہیں قمرن تو چوڑی والی ہے - پہلے تو نواب صاحب کا رنگ فق ہو گیا - بعد ازاں مارے غصے کے منہ لال ہو گیا آنکھوں میں خون اتر آیا - نہ قمرن نہ نازو نہ وہ مغلانی نہ وہ مہریاں نہ وہ خواصیں - سب نیا کارخانہ - نازو کے عوض عفت آرا - اور قمرن کی جگہ نادر جہاں بیگم - اللہ اللہ خیر صلاح غصے میں نیچے اترے بشیر الدولہ نے چھیڑنا شروع کیا کہیے حضور بیگم صاحب سے ملاقات ہوئی؟ کہا ہاں - مگر ہماری کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ آپ کتنی دیر سے یہاں تشریف رکھتے ہیں (رونق جنگ کی طرف مخاطب ہو کر) بھئی میرے پاس ابھی ایک آدمی گیا کہ نواب رونق جنگ صاحب نے بلایا ہے اور بڑا ضروری کام ہے جلد چلیے یہاں جو آیا تو بشیر الدولہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کوٹھے پر گیا تو آپکی بیوی اور ہماری بیوی اب میری سمجھ میں خود نہیں آتا کہ یہ معاملہ کیا ہے یہاں جو لوگ رہتے تھے وہ کہاں بھاگ گئے اور ہے کیا ماجرا بشیر الدولہ ہیں اور ہم اور آپ -

نواب صاحب نے حسین علی خواص کو بلوایا اور کل حال اس سے بیان کیا - اسکو بھی حیرت ہوئی کہ یہ کیا اسرار ہے - کہا خداوند حکم ہو تو نازو کے میکے جاؤں اور وہاں دریافت کروں کہ یہ کیا طلسم ہے حکم ہوا کہ ضرور جاؤ اور جلد آؤ حسین علی قمرن کے میکے گئے تو دیکھا کہ چنوں کی جورد کھچڑی کھا رہی ہے کہا آؤ کھچڑی کھاؤ - بسم اللہ کر کے حسین علی ایک مونڈھے پر بیٹھ گیا -

ضعیفہ - کہاں بھول پڑے آج اتنے دنوں حسین علی

حسین علی - آج خیریت نظر نہیں آتی -

ض - کیا ایہ کیوں - کیوں یہ کاہے سے -

ح - قمرن اور نازو کہاں ہیں -

ض - تمہارے یہاں - تم آتے کہاں سے ہو -

ح - وہاں تو نہیں ہیں -

ض - کیا! وہاں نہیں ہیں! -

ح - نواب صاحب جو ابھی ہوا کھا کے آئے تو نہ نازو کو پایا نہ قمرن کو - نواب صاحب کی بیوی اور سالی اور نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ بیٹھے تھے - نواب صاحب کو بڑی حیرت ہوئی اور حیرت کی بات ہی ہے -

ض - ہے ہے - ارے لوگو میں اب کیا کروں -

ح - کچھ سمجھ میں نہیں آتا -

ض - میں تو اسی ڈیوڑھی پر اپنا سر پھوڑونگی ارے لوگو یہ کیا سنائی سنائی - ارے دونوں کی دونوں غائب ہو گئیں ہائے میں کیا کروں -

ح - اب ڈھونڈھیں تو کہاں ڈھونڈھیں -

ض - آخر گھر میں کوئی اور ہے یا سب مر گئے -

ح - سب نئے نئے آدمی ہیں پرانا ایک نہیں -

ض - یہ ہوا کیا! یا اللہ میں خواب دیکھ رہی ہوں ارے یہ کیا ہوا لوگو -

ح - نواب صاحب خود ہکا بکا ہیں -

ض - تم جلکے نواب کو ذری یہاں تک تو لے آؤ - یہ سب انکی بیوی اور سالی کا فتور ہے - ان ہی دونوں نے ملکر یہ گل کھلایا ہے - ہم سمجھ گئے مگر خدا جانے کہاں غائب

کردیا (روکر) کہین مرد اتو نہین ڈالا۔ کیا تعجب ہی یہ کمبخت سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی۔

ح۔ جی نہین۔ ایسا ہو سکتا ہی بھلا۔

ض۔ ارے تم کیا جانو یہ سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی مثل نہین سُنی کہ سوت چون کی بھی بری ہوتی ہی۔

ح۔ کہتی تو تم سچ ہو۔ مگر ایسا ہو نہین سکتا۔

ض۔ ارے مین کیا کروں لو گویہ کیسا غضب ہو گیا میری بچیان کہان غائب ہو گئین۔

ح۔ گھبراؤ نہین اللہ کو یاد کرو

ض۔ ارے میرا دل تو اسوقت میرے قابو مین نہین ہی ہاے مین کیا کروں میرے اللہ۔

ح۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہی کہ یہ غائب کہان ہو گئین کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

ض۔ ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کی چالاکیان ہین۔ ہاے مین تو جیتے جی مر گئی

اتنے مین ماما بازار سے آئی تو دیکھتی کیا ہی کہ بوی پیٹ رہی ہین اور آنکھون سے آنسو جاری ہین۔

ماما۔ ارے بوی خیریت تو ہی۔ ہی ہی یہ کیا ماجرا ہی ابھی ابھی تو مین اچھا چھوڑ گئی تھی سیا میرے اللہ خیر کیجیو کچھ طور سیطور رہین۔

ض۔ ہاے نازو قمر تمکو کہان ڈھونڈھون ارے یہ چاند سی صورتین کہان چھپ گئین میرے اللہ (سینے پر دو ہتڑ مار کر) ہاے کیا کروں۔

ماما۔ (زمین پر بیٹھکر) ہی ہی یہ کیا ہوا کیا۔

ض۔ ارے میرے اوپر آسمان پھٹ پڑا۔ قمر اور نازو دونون غائب ہو گئین۔ خدا جانے یہ کیا معاملہ ہی سمجھ مین نہین آتا۔

ماما۔ اہو تو کہین پتا نہین ملتا یہ غیب گو گمو کا معاملہ ہی خدا خیر کرے۔

ض۔ ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کا سارا کیا دھرا ہی۔ مجھے خوف یہ ہی کہ کہین مردانہ ڈالا ہو ہاے میری بچیون پر کیا بنگئی۔

ماما۔ حضور یہ آپ کا خیال ٹھیک ہی سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی کون تعجب ہی۔

حسین علی۔ ایسا ہو نہین سکتا۔

ماما۔ اے میان کیا کہتے ہو۔ ہزارون سانحے ایسے ہوے ہین۔ یہ آگ بہت بُری ہوتی ہی۔

ان سب نے ملکر لاکھ لاکھ فکر کی کہ کوئی معقول تدبیر نکلے مگر ایک نہ چلی ضعیفہ نے حسین علی سے کہا کہ اب تم نواب صاحب کو ذرا یہان بھیجدو تو شاید کوئی تدبیر نکلے بغیر اُنکے آئے کچھ نہ ہو سکیگا۔

حسین علی نے واپس آکر نواب صاحب سے عرض کیا کہ خداوند وہان تو رونا پیٹنا ہو رہا ہی۔ چنو کی جورو کو ذرا بھی حال نہین معلوم کہ نازو اور قمر کہان ہین وہ بچاری ڈاڑھین مار مار کر رو رہی ہی۔ مگر حضور یہ ہوا کیا۔ قمر اور نازو اور اتنی عورتین غلا نیان مہریان۔ اور وہ سب نداردا اندر سے باہر تک سب نئے نئے آدمی مین اتنے مین چڈا گانجو آئے۔ کہا حضور سنا قمر بھاگ گئین نواب صاحب نے کہا بھئی ہماری عقل تو کام نہین کرتی کہ یہ کیا معاملہ ہوا۔ نواب صاحب نے شیر الدولہ اور رونق جنگ کو بہین چھوڑا اور مسخرے اور چھن صاحب اور آغا محمد طرکو لیکر باغ گئے اور وہان مسکوٹ ہونے لگی۔

مسخرہ۔ حضور نواب شیر الدولہ کو للکارین۔

نواب۔ وہ پیٹ چلیگا بڑا ہاتھ چھٹ ہی۔

مسخرہ - تو کیا حضور ڈرتے ہین اُنسے -

نواب - میرا کلیجہ ٹپا یارہی ہے -

چھٹن - وہ انکے بگڑنے سے کیا ڈر جائیگا -

نواب - وہ لپٹا دے بیٹھے گا بھائی -

مسخرہ - اچھا نواب رونق جنگ سے دریافت کرو کہ یہ کیا اسرار نہانی ہے - نہ ثمن نہ نازو نہ کوئی خادمہ اور پہرے والے تک برلے ہوے - یہ نان کا تختہ بھی یون ہی غرق ہو گیا تھا - اچھی دل لگی ہے -

نواب - ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہے انکو دل لگی سوجھتی ہے یا خدا یہ اتنے آدمی سب کے سب کہان اُڑ گئے طوفان آیا تھا آندھی آئی - یہ ہوا کیا - ذرا سمجھ مین نہین آتا واللہ - کہ یہ کیا ماجرا ہے -

آغا - یہ سب کارستانی اُس بوڑھی مغلانی کی ہے واللہ مین سچ کہتا ہون

مسخرہ - بس بس ہزار بات کی ایک بات کہی - ؎

لوگو مین پہلے ہی سے کہتی تھی ڈنکے کی چوٹ
بوڑھی مغلانی یہ ڈھڈو ہوئی ہے بھن پیڑی

نواب - نہین یار یہ سب کرتوت اِس نشیر الدولہ کے ہین بڑا وہ ہے -

مسخرہ - ہان اسمین بھی شک نہین - شرارت تو انکے چہرے سے برستی ہے - ؎

تیرے ہی سب ہین یہ کرتوت ارے نواب نشیر
سچ زناخی نے کہا تھا تو مرا بیری ہے

نواب - بھئی یہ باتین اسوقت ہمین اچھی نہین معلوم ہوتین ہمارا اس وقت دم گھبرا رہا ہے

چھٹن صاحب - یار ممن اور داروغہ کو بلواؤ -

حسین علی خدمتگار نے ایک مالی کو حکم دیا کہ جاکر داروغہ صاحب اور ممن کو بلا لاؤ کہو کہ تم ٹم ٹم مین آئین - مشکی گھوڑا جتوانا تیز آئیگا - مالی کے کہتے ہی ممن اور داروغہ ٹم ٹم پر سوار ہوے اور باغ مین آئے - نواب صاحب کو اداس دیکھکر پوچھا کیون خیر باشد - یہ سناٹا کیسا ہے - نازو اور ثمن کہان ہین یہ کیا - نواب صاحب نے کہا ع

ہر بلائے کز آسمان آید

کیا ؟ - ہر بلائے ؟ بلا دشمنون کے گھر مین - مسخرے نے افسوس کے ساتھ دبے دانتون کہا غضب ہو گیا -

کیا ؟ غضب ! بھئی یہ کیا ماجرا ہے یارو سب کے سب چپ اور ثمن اور نازو ندارد حضور فرمائین تو آخر یہ کیا بات کیا ہے -

داروغہ - خداوند اب تو یارے ضبط نہین -

ممن - آغا صاحب یہ کیا بات کیا ہے خداوند -

مسخرہ - ارے یار ثمن اور نازو کا پتہ نہین ہے -

ممن - واللہ کیا گھر کے اندر سے بھاگ گئین -

نواب - نازو اور ثمن کی جگہ ہماری بیوی اور حفت آرا موجود ہین -

غرض کہ ان سب نے ملکر لاکھ لاکھ فکر کی مگر کوئی عمدہ تدبیر نہ نکلی - اور سب بار بار یہی کہتے تھے کہ یہ ہوا کیا - بی ثمن کے حال سے تو ناظرین بخوبی واقف ہین کہ وہ کدرا کے مکان مین داخل ہوتین اور دھان گلنجب ہونے لگی - اب بی نازو کا حال سنیے کہ جسوقت زور سے آندھی آئی ثمن کی ڈوبی تو کہار کدرا کے ہان لیگئے سکھائے پڑھائے تو تھے ہی اور کدرا کو بھی لوگون نے

خبر کردی تھی - جب ڈولی کہ را کے دروازے پر پہونچی اور قمرن اُترین تو کہ رانے پکڑلیا - کہار سیدھے لمبے ہوے اور نازو کی ڈولی کہارون نے سطوت بہو کی ڈولی پر پہونچائی نازو نے کہارون کو تاکید کی کہ قمرن کی ڈولی بھی ڈونڈھو لاؤ - دو گھنٹے تو ہوے تھے ہی سیدھے اڈے پہونچے اور کسی نے آن کے کہدیا کہ قمرن آندھی کے سبب سے نواب صاحب کے یہان لوٹ گئین انکو تلاش کروانا بیکار ہی -

نازو نے کہا تو اچھا اب مین کل حاضر ہونگی مگر سطوت بہو نے کہا بھلا کون عقل کی بات ہی کہ اس آندھی پانی مین ماری ماری پھرو کیا سر مین ہو - آندھی نکل جائے تو چلی جانا -

نازو - سرکار کام ہی ایک جلدی کا -

سطوت بہو - جھوٹی ہو کوئی کام وام نہین ہی -

نازو - حضور اللہ جانتا ہی ضروری کام ہی -

سطوت بہو - ذرا آندھی کم ہو جانے دو پھر چلی جانا

نازو - حضور دیر ہو جائیگی -

سطوت بہو - اہی تو ذرا ٹھہر جاؤ - آدمی کسی کا کہنا بھی مانتا ہی بڑی وہ ہو -

نازو - ے حضور تو خفا ہوئی جاتی ہین اللہ قسم بڑی ضروری کام ہی

سطوت بہو - اچھا لے اب کب آوگی -

نازو - کل پرسون تک پھر آؤنگی حضور - اور اگر کسی ضروری کام مین پھنس گئی تو مجبوری ہی -

سطوت بہو - ارے ابھی مینھ برس رہا ہی ذرا ٹھہر جا آخر جلدی کس بات کی ہی -

نازو - کچھ نہین بیگم صاحب مجھے قمرن کی طرف سے تشویش ہوئی تھی مگر اب معلوم ہوا کہ نواب صاحب کے یہان پہونچ گئین

ابھی بچہ ہی طرح طرح کا ڈر معلوم ہوتا ہی خداوند -

س - نواب لٹو ہین اسپر مین سنتی ہون بہت زنجھے ہوے ہین - کیون نازو -

نازو - (بات کو ٹال کر) سنا ہی کہ نواب محمد عسکری صاحب کی بیوی ابھی کلکتہ ہی ہین - سنا ہی -

س - ہان پارسال آئینگی -

نازو - (دل مین بہت خوش ہو کر) پارسال آئینگی -

س - ہان پارسال آئینگی -

نازو دل مین بڑی خوش ہوئین کہ نادر جہان بیگم اب ایک سال تک غائب رہینگی - اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ محل مین نادر جہان بیگم وندنا رہی ہین -

دو گھنٹے کے بعد نازو کو سطوت بہو نے رخصت کیا کہارون نے پوچھا ڈولی کہان لیچلین -

نازو نے کہا تم چلو ہم راستہ بتا دینگے

نواب محمد عسکری صاحب کے مکان پر ڈولی اُتروائی اور دوڑتی ہوئی اندر آئین - تو نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ کو دیکھا کہ بیٹھے باتین کر رہے ہین -

بشیر الدولہ کو دیکھکر شرمائین کہ یہ اجنبی یہان کون آگیا رونق جنگ نے کہا کوٹھے پر چلو - قمرن اور نواب دونون کوٹھے پر گئین تو - ع

	کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے

قمرن نہ نواب نہ وہ بوڑھی خورت مغلانی نہ وہ مہری بالکل کایا پلٹ ہو گئی -

جشن - اے کسکے پاس آئی ہو اور کون ہو -

نازو - قمرن - قمرن - بی مغلانی - آپن !-

مہری ۔ بہن کسکو پوچھتی ہو؟

نازو ۔ کسکو بتاؤن ۔

مہری ۔ ائین! یہ عجب تماشا ہی ۔

نازو ۔ کوئی ہمارے دل سے پوچھے ۔

عفت آرا ۔ (کمرے مین سے) مہری کون ہی بلالو ۔

نازو نے جو کمرے کے اندر قدم رکھا تو کٹ گئی ۔ جھک کے آداب عرض کیا ۔

عفت آرا بیگم نے کہا آؤ آؤ اندر آؤ ۔ اس وقت تم یہان کہان نازو ۔ ۶ ۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین	

گھبرا گئی حضور ہی کے سلام کو آئی تھی ۔ مین نے کہا ذرا جاکے حضور کی زیارت کر آؤن ۔

عفت آرا ۔ ہمارے سلام کو آئی تھین ۔ ائے یہ قمرن کہان چلی گئین سنتے ہین کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہی بڑا افسوس ہوا ۔

نازو اسکا جواب دینے بھی نہین پائی تھی کہ نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آئین ۔ نازو انھین کا نام ہی ادرہ ہماری سوت بی قمرن کہان ہن ہمین اُنکے دیکھنے کا بڑا اشتیاق ہی ۔ یہ اسوقت کہان بھول پڑین ۔

نازو بہت ہی شرمائی گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے پڑے ۔

نادر جہان ۔ کیون کیون یہ پسینا کاہے سے آیا ۔

نازو ۔ سرکار ۔ حضور ۔

نادر جہان ۔ قمرن کو تو بڑا عروج ہوا ۔ ٹوکری لے کے پائین مٹھی تھی آن کے ۔ بازار کی پھرنے والی عورت مہتار کی چھوکری ۔ اور ہماری سوت! اُسکی کبریائی ہی اب کہان

علحدہ مکان لیا ہوگا اُسکے لیے ۔

نازو مارے شرم کے بھاگی اور سیدھی اپنے گھر پہونچی بڑھیا نے کہا ارے بابا بتاؤ تو یہ ہوا کیا ۔ قمرن کہان ہی ۔ نازو رونے لگی ۔ امی جان ہمکو قمرن کا حال کچھ نہین معلوم ہی خدا جانے کہان ہی اس وقت ہم تو مرے پھنسے ۔

نازو نے پوری سرگذشت من وعن کہ سُنائی ۔ توصیفہ نے دو ہتڑ پیٹنا شروع کیا ہی ہی مین کہین کی نہ رہی ۔ ارے مین تو اسی وقت ناڑ گئی تھی جب تجھ سے اور سطوت بہو سے کانا پھوسی ہوئی تھی ۔ بس مین سمجھ گئی ۔ نادر جہان بیگم کو کسی نے خط یہان سے بھیجا ہوگا کہ اسکے دیکھتے ہی تم چلی آؤ ۔ وہ یہان سے چڑھ دوڑین تم اور قمرن تو ڈولیون پر سوار ہوئین اور راستے مین تفرقہ پڑ گیا تو کہین وہ کہین اور گھر مین جو عورتین نوکر تھین اُنکا بھگا دینا کون بات تھی ۔ عفت آرا اور نادر جہان سب مکان پر آکے قابض ہو گئین ۔ اب نواب کی بھی وہان دال نہین گلتی اور جو اُسکے بیان کو معلوم ہو گیا تو نائشم نائشا ہوگا اور فضیحتا ہوگا اور قمرن کو وہ لیجا ئیگا اور رہا ری روٹیان جا ئینگی تیری بدعقلی سے یہ ہوا ۔ ہنسے کہا تھا کہ قمرن کم سن ہی تو اُسکو عقل سکھائیگی مگر اُلٹی ہو گئی ۔ ہم سمجھے کچھ تھے ہوا کچھ اور ۔

نازو ۔ امی جان وہ اب ہوگی کہان اسوقت ۔

ص ۔ وہ سیدھی پہونچی ہوگی اپنی سسرال ۔

نازو ۔ ہی ہی ۔ تو پھر اب وہ کاہے کو آنے دیگا ۔

ص ۔ معلوم ہوتا ہی کہ کہارن کو سکھا دیا تھا کہ قمرن کی ڈولی کدہ لے کے یہان لیجانا ۔ اچھا تیری ڈولی کہار کہان لیکے گئے تھے

نازو ۔ سطوت بہو کے یہان ۔ اور کہا قمرن آندھی کے آئے پلٹ گئین ۔ دو ڈھائی گھنٹے ہمکو اُٹھنے نہ دیا اسکے بعد جو ہم

آتے ہین تو نادر جہان بیگم اور نواب رفیق جنگ کے گھر کے لوگ ہمسے نادر جہان بیگم نے پوچھا کہ تمہاری سوت بی قمرن کہان ہین - مجھے بڑی شرم آئی کٹ گئی مین -

خ ص - یہ بھی لڑکپن کیا -

نازو - پھر کیا کہتی اتی جان -

خ ص - اب کل ہم چلینگے -

نازو - اہی کچھ کہ منہ بیٹھین -

خ ص - وہ کیا کہینگی - کہینگے ہم -

نازو - مین تو ڈر گئی امی جان -

خ ص - اسمین کوئی شک نہین کہ قمرن ہین اپنی سسرال ہی مین - اور کہین اگر ہون تو ہم کچھ ہارتے ہین جسکا جی چاہے بدلے ہمسے - اور کدر اب بھلا کہان بھیجیگا توبہ توبہ - یہ دل سے دور رکھو -

نازو - رات کو وہ بھاگ بھی نہین سکتی - کل کی چھوکری دوسرے ڈر پوک تیسرے پہنے اوڑھے چور چکار لے تو لینے کے دینے پڑین -

خ ص - اب بھاگنا واگنا سب دل سے دور رکھو -

نازو - دیکھیے خدا کیا کرتا ہے -

کل وہ باجی نے مری جان یہ آفت ڈھائی
مرتے مرتے مین بچی لو گو بہت گھبرائی

باجی اور ہم جو ہوے ڈولیون پر جا کے سوار
بس کوئی دو ہی قدم پہونچے کہ آندھی آئی
کیا بتاؤن مین زناجی وہ ہوا اندھر تھا
ہاتھ کو ہاتھ نہین دیتا تھا بجلی لپکائی
اور وہ مہراموے در گور گنوار دن کے لٹھ
لے کے ڈولی کو جو بھاگے تو نہ پھر ٹھہرائی
گھر بھی چھوٹا مرے نواب بھی مجھسے چھوٹے
کس مصیبت مین پڑی ہاے مین بی ہمسائی

خاتون برق دم پری چہرم نواب شہزادہ بیگم غافل سو رہی تھین بچی پلنگڑی چاندی کے پائے - نواڑ نئی - بریلی کی دری - سوتی قالیچہ - اور سفید بگلے کے پر کی سی چادر کے اوپر بیلے چنبیلی کے پھول سرہانے پر ایک خجری کوری - اسپر چاندی کی کٹوری - کیوڑے کا شیشہ کیوڑا منشی نثار حسین نثار کی دکان کا کہ اگر دو بوند ایک کھڑے مین ڈال دیجئے تو ہفتے بھر تک مہکا کرے ایک جشن سا بھی پھولون کی پنکھیا جھل رہی ہے کوئی پانچ بجے ہونگے کہ دروازے پر کسی نے دستک دی اور شہزادہ بیگم کے ولایتی کتے نے بھونکنا شروع کیا - عبد اللہ خان خدمتگار کی آنکھ کھل گئی - پوچھا کون - آواز تو نہین آئی مگر پھر کسی نے دستک دی اور کتے نے اور بھی بھونکنا شروع کیا - عبد اللہ خان نے کتے کو للکارا - چپ رہ ہائین ہائین - ارے چپ - پھر کسی نے دستک دی - تو عبد اللہ خان دروازے کے پاس گئے - کون صاحب ہین جمشن نے دوڑ کے کہا ارے کہو تا نہین عبد اللہ خان پوچھ تو پہلے اتنے مین کسی نے بڑے زور سے دروازے پر تھپکی دی تو عبد اللہ خان نے کہا ارے صاحب کون ہو اتنے مین پانچ بجے تب تو عبد اللہ خان بھی شیر ہو گئے چٹ دروازہ کھول دیا تو ایک کمسن عورت چھم چھم کرتی ہوئی اندر آئی - عبد اللہ خان نے پہچانا نہین کہ یہ کون ہین مگر صورت شکل چال ڈھال لباس نے ایسا رعب جمایا کہ الگ ہٹ گیا اور کہا حضور کسکی تلاش مین ہین - انھون نے جواب نہین دیا

اور کہا ہمکو زینہ بتا دو۔ عبد اللہ خان نے سات دفعہ سلام کیا حضور یہ زینہ ہی۔ یہ کوٹھے پر گئین جہان شہزادہ بیگم آرام کر رہی تھین حبشن دنگ کر یا اللہ یہ کون ہین اور اس وقت کہان سے آئین۔

اس پری پیکر غیرت قمر نے جاتے ہی شہزادہ بیگم کا شانہ پکڑ ہلایا تو وہ کھڑ بڑا کر اٹھ بیٹھین۔ اخاہ ممولا بیگم ہین اے بہن اس وقت کہان اُنھون نے کہا۔ این چہ خوش چلی جاؤن لوجاتے ہین۔ جیسے ہی یہ جانے لگین۔ شہزادہ بیگم نے ہاتھ پکڑ لیا۔

شہزادہ - اوئی یہ آئین کیا اور بھاگی کیا جاتی ہو۔

ممولا - تمنے بات ہی ایسی کہی اسوقت کہان؟

شہزادہ - اے تو بہن یہ تو بات کہنے مین آتی ہی۔

ممولا - ہمکو ذری پانی پلوا دو۔ بڑی پیاس لگی ہی ٹھنڈا ہو۔

شہزادہ - اے ٹھنڈا ایسا ہو کہ دانتون مین لگے۔ ٹھنڈا سوسن پانی پلا دو ہماری بہن کو۔

سوسن - بہت خوب حضور۔

راوی - سوسن نے جھجری سے شیشے کے گلاس مین پانی اُنڈیلا اور دوسرے گلاس مین چھانا اور برف توڑ کر ملائی اور کیوڑا ڈالکر ممولا بیگم کو دیا۔ اُنھون نے پیا تو بڑی ہی خوش ہوئین۔ کہا اللہ جانتا ہی ہمین بڑی پیاس اسوقت لگی تھی۔ مگر کیا ٹھنڈا پانی ہی ہو اسوسن تجھین ہم انعام دینگے یہ ایک روپیہ۔

سوسن - سرکار نوٹڈی ہرگز نہ لینگی۔ بندی کا ذرنی نہین ہی کہ پانی پلائی لے۔ ہندو تک تو آج کل پوسالہ بٹھاتے ہین لوگ سبلین کہتے ہین ہم حضور کو پانی پلا ہین اور انعام لین۔ یہ ہرگز نہوگا۔

شہزادہ - کیا اچھی صبح ہی۔ اہا ہا ہا۔

ممولا - ہم اس وقت بڑی دور سے آتے ہین۔

شہزادہ - کیا پیدل۔ نہین نہین۔

ممولا - تمھارے سر کی قسم پیدل۔

شہزادہ - یہ کیون۔ یہ کاہے سے۔

ممولا - ایک ہماری گیان ہین قمرن۔

شہزادہ - قمرن۔ اے یہ پڑوس مین رہتی ہین۔

ممولا - رہتی تھین۔ اب نہین ہین یہان۔

شہزادہ - کیا اب اُٹھ گئین۔ ابھی کل تک تو ہمسے بات چیت ہوئی۔ اے یہ ہین کون بہن۔

ممولا - بیگم ہین کوئی نواب محمد عسکری کی بیوی۔

شہزادہ - نازو انکی بہن ہین۔ دونون اچھی عورتین ہین اور بڑی ملنسار ہین۔ اللہ جانتا ہی۔

ممولا بیگم نے کہا بہن دنیا مین یہی رہجاتا ہی۔ کوئی دولت کا ندھون پر لیکے نہین جاتا۔ بادشاہ ہو چاہے فقیر۔ بہن دل عجب شی ہی۔ اگر تم ملنسار نہوتین تو ہم کاہے کو تمھارے گھر اس وقت آتے۔ حبشن بولی حضور مین تو لونڈی ہون بیگم صاحب کی مین اگر تعریف کرون تو لوگ یہی سمجھینگے کہ خوشامد کرتی ہی۔ مگر اللہ جانتا ہی کہ مین نے تو کوئی بیگم ایسی نہین دیکھی۔ اب حضور مین کیا عرض کرون کس قدر ملنسار ہین۔ اور اللہ کا دیا سب کچھ ہی ستا سی روپی و شیقے کے ہین۔ مگر جواہرات اور زیور بیچ بیچ کے کھاتی ہین۔

شہزادہ - بہن تم آفرش اسوقت آتی کہان سے ہو۔

ممولا - اب صبح کو کہینگے۔

شہزادہ - اوئی ابھی تمھارے نند دیکھنے کا نہین ہوا۔

سوسن - اے حضور تڑکا پھر اب اور کیسا ہوگا۔ اب تو کل

تڑکا ہو تو ہو۔ حضور کے نزدیک ابھی رات ہی ہو۔

ممولا۔ اے کوّے تک تو نگوڑے بولتے نہین۔

شہزادہ۔ بہن بالکل تڑکا ہو گیا۔ وہ دیکھو سپیدۂ صبح نمودار ہو۔

ممولا۔ تمسے اور اسکے یہ جواب آن کے رہی ہین اے یہی جو پڑوس مین ہین۔

شہزادہ۔ ہان ہان کہو کیا کہتی ہو۔

ممولا۔ تمسے اُنسے ملاقات ہو۔

شہزادہ۔ نہین بہن ابھی بات چیت بھی نہین ہوئی

ممولا۔ اور وہ جو پہلے رہتی تھین۔

شہزادہ۔ وہ تو ہماری گیبان تھین۔

ممولا۔ وہ چلی کہان گئین۔

شہزادہ۔ ہمنے ابھی کل تک اُنکو دیکھا تھا اور باتین ہوئی تھین مگر تم کہتی ہو کہ وہ کہین چلدین۔

ممولا۔ قمر۔ ہان بیشک وہ اب یہان نہین ہین

شہزادہ۔ یہ گئین کہان۔ اور اب یہ کون آئی ہین

ممولا۔ یہ کیا جانین کون ہین۔

شہزادہ۔ لو اب تو کوّے بولے۔ اجو تڑکا ہوا کہ اب بھی رات ہی ہو۔ اب سویرا ہو بہن۔ رات کیسی بالکل تڑکا ہو گیا۔ لو مرغ اذان دے رہا ہو۔

اتنے مین پڑوس سے آواز آئی۔ اے مغلانی بی مغلانی اوئی یہ نیند موئی کیا موت کی ہن ہو

مغلانی آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی "حضور اب اس وقت لونڈی سے کیا کام ہے۔ کہارہ محرم تیار ہوئی کہ نہین۔

مغلانی ہنس کے بولی "سرکار بھلا یہ کون وقت ہو"

بیگم صاحب نے کہا رے پہرے پہ اتنا کہدو کہ وہ سوئی چوڑی والی نہ آنے پائے۔

شہزادہ۔ سنتی ہو بہن۔

ممولا۔ ہان سنتی ہون۔

شہزادہ۔ آخر یہ ماجرا کیا ہو۔

ممولا۔ اللہ جانے۔ مین خود حیران ہون۔

شہزادہ۔ اے یہ کون ہین۔

ممولا۔ یہ کوئی بیگم ہونگی۔ مگر بڑی بدتمیز ہین

شہزادہ۔ اچھا تو ہم اُنسے بہناپا کرینگے۔

ممولا۔ اوئی۔ پہلے سمجھ تو لو کہ یہ ہین کیسی۔

شہزادہ۔ کیسی ہین اچھا ہے جیسی ہون۔

ممولا۔ اے تم پڑوس مین رہکر اتنا بھی دریافت نہین کر سکتی ہو کہ وہ کہان گئین اور یہ کون ہین

شہزادہ۔ اچھا تو ہم ابھی دریافت کیے دیتے ہین۔

ممولا۔ ارے نہین۔ نہین بہن۔

شہزادہ۔ (دروازے پر ہاتھ مارکر) اچھا اُنکو بلالین۔

ممولا۔ نہین۔ نہین۔ سُن تو لو۔

شہزادہ۔ سُن! کیا کوئی ہم اُنکا دیا کھاتے ہین۔ ہمکو آخر ڈر کیا ہو۔ اوئی تم تو ناحق ڈری جاتی ہو۔

اتنے مین کسی نے پڑوس کے مکان مین کہا "حضور وہ موئی قمر تو نو نو بجے اُٹھتی تھی۔ بس جہان سوئی وہین کی ہو رہی۔ اور اُسکی بہن نازو بھی دونون مسانی اُدماتی ہڑدنگیان اور اسقدر کی پینے والی کہ مین کیا خرض کرون حضور بڑی پینے والی۔

ممولا بیگم اور شہزادہ بیگم دونون نے یہ تقریر سُنی تو شہزادہ بیگم نے کہا بہن سنتی ہو۔ اُنھون نے کہا ہان بہن سنتے ہین۔

آخر یہ کیا ماجرا کیا ہی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے دروازہ کھولا اور سلاخون سے جھانکنے لگین تو ایک مہری نے نادر جہان بیگم سے کہا سرکار وہ دیکھیے کون جھانک رہی ہین۔ انھون نے جو دیکھا تو اُٹھ بیٹھین۔ پہلے تو کہا ارے یہی تو کہین قمرن نہین ہی اُسنے کہا حضور مین قمرن کو خوب پہچانتی ہون وہ اُنسے زیادہ گوری ہی اور سن دن مین بھی اُنسے کم ہی۔

نادر جہان ۔ یہ کون جھانک رہی ہین۔

شہزادہ ۔ تمھاری ہمسائی۔

نادر ۔ (اُٹھکر) تم اسی مکان مین رہتی ہو جی ہمسائی۔

شہزادہ ۔ جی ہان۔

نادر ۔ کب سے ہو اس مکان مین۔

شہزادہ ۔ اجی کوئی دو برس کے قریب ہوے ہم تو تمکو پہچانتے ہین۔ تمھین نہین یاد ہی۔

نادر ۔ ہان کچھ خیال تو ہی۔ مگر ذہن سے اُتری ہوئی ہی بات کچھ بتا دو۔

شہزادہ ۔ عفت آرا بیگم کو جانتی ہو۔

نادر ۔ کو جاننے کی ایک ہی ہوئی۔

اتنے مین مولا بیگم دل مین خفا ہو کر چلی گئین۔ اور جمشن سے کہا ذری جاکے شہزادہ بیگم کو بلا لاؤ۔ کہو ایک ضروری کام ہی اور جو وہ نہ آئین تو کہنا وہ چلی جاتی ہین۔

جمشن فوراً آئی اور کہا حضور وہ بلا رہی ہین ایک ضروری کام ہی۔

شہزادہ ۔ کہو آتی ہین۔ جلدی کاہے کی ہی۔

جمشن ۔ حضور وہ کہتی ہین مین جاتی ہون۔

شہزادہ ۔ (نادر جہان بیگم کی طرف مخاطب ہوکر) بہن مین ابھی ابھی آئی۔ ٹھہری رہنا۔ تم تو ہماری جان پہچان نکلین تمسے ہمارا دل بہت ملیگا۔

نادر ۔ اجی کونسا ایسا ضروری کام ہی۔ جو اس قدر گھبرا گئین۔ ٹھہر و چلی جانا۔

شہزادہ ۔ ہماری ایک دُگانا آئی ہوئی ہین مولا بیگم وہ اکیلی گھبرا رہی ہین۔ اُنھون نے بلایا ہی مین اُنسے دو دو باتین کر کے ابھی ابھی آئی۔

نادر ۔ اجی تو اُنکو بھی بلا لو۔

شہزادہ ۔ شاید وہ آئین یا نہ آئین۔

نادر ۔ یہ کیون۔ نہ آنے کی کیا وجہ۔ اجی بُلا بھی تو بہن تم بھی کیا باتین کرتی ہو۔

شہزادہ اجی وہ ذرا شرماتی ہین۔

نادر ۔ شرمانے کی کون بات ہی۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔ اجی ہین بُلا بھی لو۔ ہم بھی ذرا دیکھین کیسی ہین۔

اجی چمپئی ساری والی ہین صدقے ذرا ہمین بھی مکھڑا دکھا دو

مرے آرام جان زار ہی ہو — مرے پیارے مرے دلدار رہی ہو
یہ کیا تقدیر نے مجھکو دکھایا — کہ جیتا ہو گیا دشوار رہی ہو
نہ سمجھے تھے کہ پیش آئیگا یہ حال — فلک دیگا مجھے آزار رہی ہو
یہ مکھڑا جسپہ ہو جائین صدقے — وہ ہو شمشیر سے افگار رہی ہو

یہ آنکھین جو نہ جھپکین شیر سے بھی
نہ بچا ہین وہ روے یار رہی ہو

ایک نوخیز مہ لقا لالہ رخ کم سن حسینہ جادو جمال پری مثال لب بام کھڑی ہو کر مثنوی کی دُھن مین اشعار حزت بار مندرجہ بالا لہرا کر گا رہی ہین چمپئی رنگت اور چمپئی رنگ کی ساری

زیب بدن ہی۔ نیچے چمپئی رنگ کی کھپی ہوئی کرتی آستینون دار بال بکھرے ہوے کرن لٹکے ہوے عطر حنا سے زیادہ تر معطر صورت وہ کہ پریان گھور اکرین اداؤن کی عالم فریبی وہ کہ ملائکہ نورانی تک فریفتہ ہوجائین زیادہ کس گنتی مین ہین۔ نور کا تڑکا تھا چمپئی رنگ اور بھی جوبن دیتا تھا اتنے مین بادل گرجا اور ہوا کا جھونکا چلا اور بڑے زور سے آندھی آئی۔

شہزادہ بیگم اور مولا بیگم کمرے کے اندر چلی گئین اور دروازے بند کرلیے آندھی کے تھمتے ہی مینھ موسلا دھار برسنے لگا اور بجلی برابر کوندنے لگی ادھر مولا بیگم نے دروازہ کھولکر تان لگائی۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

اس حسرت سے یہ تان لی کہ شہزادہ بیگم کے دل مین ہوک اٹھنے لگی اور پڑوس مین وہ جو گورے گورے رئیس رہتے تھے وہ بھی ہزار جان سے انکی خوش الحانی پر عاشق اور فریفتہ ہوگئے۔ ہاے۔

مزہ دیجا یگی جو دل سے ہوگی

دل سے لگی تھی نہ۔ ایک تو خود خوش الحان دوسرے مینھ جھم جھم برس رہا ہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چل رہے ہین اور تڑکے کا وقت۔

اس عندلیب موزون ترانہ طوطی شیرین فسانہ کے اس نغمۂ دلکش نے پڑوسیون کے دلون پر اثر کیا اور ابھی صورت کسی نے نہین دیکھی تھی۔

کیا گل ہی ہزارہ دیکھیے تو
سنیے تو ہزار داستان ہی

شہزادہ بیگم کو کسی قدر حیرت ہوئی کہ مولا بیگم کو یہ آج کیا سوجھی کہ اس بے تکلفی کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھولکر لہرا لہرا کے گانے لگین اور آواز اس وقت کیون بدلی ہوئی ہی فریب آکے دیکھا تو کھلکھلا کے ہنس پڑین۔ اوئی ہکو اس وقت ہوگیا گیا تھا ایک تو اندھیاری تھی۔ دوسرے نیند کے جھونک تیسرے تمھارے آنے کا سان گمان بھی نہ تھا چوتھے مولا بیگم کبھی کبھی اس طرح پر آیا کرتی ہین تڑکے تڑکے اکثر آئی ہین اے واچھا ہوا جو نادر جہان بیگم کے بلانے سے تم سامنے نہ ہوئین۔

قمرن نے کہا مجھے بڑی ہنسی آتی تھی کہ تم ہمین مولا بیگم کہتی جاتی تھین اور مین نے بھی صورت ایسی چھپائی کہ مین کیا کہون اور یہ ساری اور کرتی انھین کی ہے شہزادہ بیگم ہنسنے لگین سا ہی بھی تو دھوکا ہوگیا۔ یہ آخر ماجرا کیا ہی تمھارا اور نازو کا حال تو ہمکو معلوم ہوگیا کہ نواب محمد عسکری تم عاشق ہوے اور ایسے لٹو ہوے کہ نمک گھر ڈال لیا۔ مگر اب یہ کیا ہوا۔ قمرن نے کہا بہن ذری سستالین تو اپنی ساری سرگذشت تمسے بیان کرین۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

کہنے لگین کہ نواب کی بدولت کہ دل ہی جانتا ہی مگر اب سنانا ہوگیا ہے۔

صراحی ہی نہ بادہ ہی نہ ساغر
پری ہی اور نہ ساقی میکدے پر
جو یاد آتا ہی مجھکو جندہ جام
ٹپکتے چشم سے ہین اشک گلفام
دکھایا گریۂ شیشے نے یہ رنگ
کہ تیغ موج ہی سیل ہی خون
مو گلگون جنازہ رنگ لائی
نئی آنکھون کو کیفیت دکھائی

قمرن نے شہزادہ بیگم سے کہا کیون بہن ہمکو دو تین گھنٹے اپنے یہان ٹھہرنے کی اجازت دوگی یا نہین۔ کہا دو تین گھنٹے نہین جب تک مرضی ہو گھر ہی تمھارا ہی۔

اتنی شہ جو پائی تو قمرن نے عبداللہ خان سے کہا اگر ہمارے گھر جا کے ہماری بہن سے چپکے سے کہدو کہ قمرن نے بلایا ہی تو بڑا احسان ہو ہم تمکو انعام دینگے۔

عبداللہ خان نے کہا مین حضور کا نمک کھاتا ہون انعام اتنی سی بات کے لیے کیسا۔ مہرا کو بھیجے دیتا ہون کہا نہین تم خود ہی جاؤ اور سمجھا کے کہنا۔ پوچھا مکان کا پتا۔ اُنھون نے ٹھیک ٹھیک پتا بتا دیا اور تاکید کردی کہ خبردار کسی پر ظاہر نہو نے پائے۔

عبداللہ خان پتا پوچھتے ہوئے مکان پر پہونچے پوچھا نازو کسکا نام ہی نازو سے کہا تمھاری بہن نے بھیجا ہی اور بلایا ہی نازو نے اُس آدمی کو غور سے دیکھا تو کہا ای یہ تو عبداللہ خان ہین۔ شہزادہ بیگم کے نوکر۔ کہا ہان حضور فوراً ڈولی منگوائی جان مین جان آئی۔ ضعیفہ بھی خوش ہوئی کہ بخیر گذشت۔ نازو ڈولی پر سوار ہوکر شہزادہ بیگم کے ہان اُتریں۔

نازو۔ اُف۔ جان مین جان آئی توبہ توبہ۔

قمرن۔ یہ سب تمھاری عقل کا فتور ہی باجی جان

نازو۔ ای تو بہن اب مین کیا کسی کے پیٹ مین بیٹھی ہون۔ بڑا وہم دیا اللہ جانتا ہی۔ بڑی وہم باز ہین

قمرن۔ اب تو اب کو کیونکر بتا لگے ہمارا۔

نازو۔ ای کون مشکل بات ہی بہن۔ اور تم یہان کس طرح پہونچین۔ اپنا حال تو کہو۔ کیا گذری۔

قمرن۔ رات کو کہان رہین۔ ہی ہی بڑی بیوقوفی ہوئی۔

قمرن۔ اچھا تم کیا سوچتی تھین۔ ہم کہان تمھے بھلا

نازو۔ امی جان کی رائے ہی کہ تم سسرال مین تھین

قمرن۔ ای ایسی بُری پھنسی کہ توبہ۔ مگر پہلے تو مین نے ساس مردار کو خوب سُنائین۔ پھر اُس مونڈی کاٹے کو رات کو جب سویا تو مین نے دروازے کی کنڈی کھول کے راہ لی۔ مگر اسمین تمھارے مہراج بلی نے بڑی مدد دی اُنکے دو آدمی آئے تھے۔ وہان سے عولا بیگم کے یہان گئی وہان کپڑے بدلے اور ڈولی پر یہان آئی۔

ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی۔ اب ذرا کدرا قمرن کے میان کے یہان کا حال سُنیے کہ جب کدرا صبح کو اُٹھا اور قمرن کو غائب پایا تو بدحواسی کے ساتھ چوطرفہ ڈھونڈنے لگا۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہار گیا تو للتوا کے پاس پہونچا کہا یار دیکھو دوستی ہمارے تمھارے مین ایسا نہ چاہیے۔ ابکی جرور (ضرور) تم نکال لائے ہو

للتوا نے کہا ارے کیا پھر بھاگ گئی۔ یار تم بڑے ہی بے گاہل رہتے ہو۔

کدرا۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ تمھارے ہی یہان گئی ہی ابکی دیکھا (دفعہ)۔

للتوا۔ اچھا بھائی ابکی پھر مار پیٹ کر۔ اور کیا۔

کدرا۔ آکھر (آخر) پھر کہان گئی۔

للتوا۔ ہماری جانے جوتی۔ کہان گئی۔

کدرا۔ بڑی بدجات عورت ہی۔

للتوا۔ اور تم اپنے تئین تو کہو۔ یہ نہو اکہ بکٹ کے جھنٹے ایک بیس جوتے لگاتے کہ حرامجادی کہان گئی تھی تو اور رسی سے ہاتھ پانوں باندھتے۔ اور دو جا (درانہ) کر دیتے بند۔ بس چلو سیدھی ہو جاتی۔ تم اُلٹے ہاتھ چھوڑتے تھے اور وہ کہتی تھی الگ ہٹ نگوڑے۔ سائیسون سے پٹوا دونگی چرکٹون سے پٹوا دونگی۔ اسی وقت پکڑ کے بیس لگاتے اور نہین ہمارے سپرد کر دیا ہوتا۔ پھر دیکھتے کہ ہم کیسا سیدھا

بنادیتے حرامجادی کو۔

کدرا۔ کیا کہین یار اب کہان جاکے ڈھونڈھین بڑا گجب (غضب) ہوگیا۔

للتوا۔ اُسکے میکے جاؤ وہین آئی ہوگی سمجھے۔

کدرا۔ سچ کہتے ہو یار۔ چلو وہین چلین۔

کدرا نے للتوا کو بھی ساتھلیا۔ وہان پہونچے تو جنو کی جورو فوراً بھانپ گئی۔ کہ معلوم ہوتا ہی رات کو اسی کے ہان گئی تھی مگر بھاگ کھڑی ہوئی اور یہ پھر موچی کا موچی ہی رہا کدرا نے کہا وہ کہان ہی ضعیفہ نے استقلال کے ساتھ جواب دیا اپنی بھاوج کے یہان گئی ہوئی ہی۔ کہا نازو کو نہین پوچھتا اسکو پوچھتا ہون ضعیفہ نے بڑی حیرت کے ساتھ دریافت کیا اُسکو کسکو قمرن کو۔

کدرا۔ کل تو ہمارے یہان تھی رات کو۔

ضعیفہ۔ (متحیر ہوکر) ارے قمرن قمرن۔

کدرا۔ ہان کرن۔ تمھاری۔

ضعیفہ۔ مین تو اب اُسکی صورت نہ دیکھونگی سمجھادینا کہ خبردار میری دہلیز پر قدم نہ رکھے۔ میری دہلیز پر قدم رکھیگی تو کوچے کاٹ ڈالونگی۔

راوی۔ کدرا پر چکمہ چلگیا۔

کدرا۔ کیا جانے اُسکو کیا ہوگیا ہی۔ کل پھر بھاگ گئی

ضعیفہ۔ لے اور سنو۔ باندھ کیون نہ رکھا۔

کدرا۔ باندھ کیا رکھتا۔ کچھ بچہ ہی جو باندھ رکھون۔

ضعیفہ۔ ارے در وازے مین قفل کیون نہ لگادیا بڑا بیوقوف ہی۔

کدرا۔ کلیم (قفل) تو تھا مگر کنجی بھولے سے وہین رہگئی۔

للتوا۔ اُلو تو ہی ہی۔

کدرا۔ اور کلیم اور کنجی بھی لیگئی۔

للتوا۔ واہ ہی تا جب (تعجب) ہی کہ تمکو چھوڑگئی چنو کی جورو نے کہا ایک ہی خرانٹ مکار عورت تھی بڑی دیر تک آنسو بھی بہائے۔

کدرا یہان سے اُٹھا تو للتوا سے مشورہ کرنا شروع کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے یار۔

للتوا۔ یار چلو چلکے بھال (فال) کھلوائین۔ یہ دونون تو فال کھلوانے گئے۔

اب اُدھر کا حال سُنیے کہ قمرن جان پھر بدستور اہرا کر گانے لگین۔

در وجوا ٹھاری رہون۔ پیا کے آون کی بھئی بریان در وجوا ٹھاری رہون۔

اتنے مین پڑوس سے آواز آئی (اوبی چمپی ساری لی مین صدقے ذری مکھڑا تو دکھادو)۔

یہ آواز شہزادہ بیگم اور نازدار قمرن اور بواسوسن نے سنی۔ اور قمرن چمک کر ایک کرسی پر کھڑی ہوگئی تو جس شخص نے آواز دی تھی اُسکو صاف انکا چاند سا مکھڑا نظر آیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہا "جان جاتی ہی۔ ہاے عورت ہو یا پرستان کی پری۔ کیا شان دلبری ہی۔ اب جان کا خدا ہی حافظ ہی"۔

قمرن کی عادت مین داخل تھا کہ اگر کسی کو دیکھا کہ بہت ہی لٹو ہی تو اُسکو بہت ہی بناتی تھی اور اس طرح پیش آتی تھی کہ گویا یہ بھی اُسپر بھی ہوتی ہین۔ اُسنے جو ہاتھ جوڑے تو اُنھون نے بھی گھورنا شروع کیا نازو نے بھی مونڈھے پر کھڑے ہوکر دیکھا اور شہزادہ بیگم نے بھی۔ تو اُسکو یقین ہوگیا کہ یہ پرستان ہے اور یہ سب کی سب خراب عورتین ہین اور

بہت جلد مین کامیاب ہو جاؤنگا یہ بزرگوار عاشق تخلص کرتے تھے۔

عاشق - مین صدقے۔ کیا صورت پائی ہی خدا کے واسطے ذرا ہمارے اوپر ترس کھاؤ ایک بوسہ کو دل چاہتا ہی مگر کیونکر لین۔

قمرن - گڑھیا مین منھ دھوآؤ۔

ع - جو حکم ہو۔ جان جاتی ہی۔

ق - یہ ڈھکوسلے سنے ہوے ہین سب۔

ع - جب جان نکل جائیگی تب تو یقین آئیگا۔ ارے ظالم تیرے اوپر ہمارا خون ہوگا۔ دیکھو پھر پچھتاؤگی۔

ق - مین سمجھونگی کہ مکر کیے پڑا ہی۔

ع - اتنی بدگمانی۔ واہ حضور واہ۔

ق - واہ وا کی پھلیان ہوتی ہین۔

اتنے مین مہری چھوٹی سی گوگڑی بھر کر لائی تو اسقدر خوشبو آئی کہ کمرہ بھر مہک گیا۔ عاشق نے کہا یہ تنبا کو آپ کے منھ کی خوشبو سے کیا مہک رہا ہی کہ تمام محلہ خوشبو ہو گیا۔ کہا یہ شیخ اعظم علی و محمد علی کی دکان کا ہی لکھنؤ بھر مین اس سے بہتر تنبا کو کی دکان نہین ہی۔ بادشاہون اور وزیرون کے قابل یہ تنبا کو ہی۔

ع - حضور کے پاس جو شی ہی بے نظیر ہی۔

ق - تم بڑے ڈھیٹ ہو جی۔ کیا ڈلے ہوے کڑے ہین۔ بھائی کی کوئی عدہی نہین تمھارے بہو بیٹی کوئی نہین ہی کیا کیا فرے سے برائی بہو بیٹیون پر ڈورے ڈال رہے ہین آنکی ایسی حرکتون پر آدمی مار کھاتا ہی۔

ع - آپ یہ گھڑکیان کیا ہین۔ اگر تلوار سے بوٹیان اڑا دو تو بھی والد مزہ ہی آئے۔ ہم تو عاشق تن آدمی ہین جس سے محبت ہوئی اسکے غلام ہو گئے۔

میان عاشق بڑی دیر تک پاگل بنے ہوے کبھی ہاتھ جوڑتے تھے کبھی صدقے ہونے کا اشارہ کرتے تھے اور ادھر یہ سب کی سب جوانکے بنانے کے لیے ہنستی کھلکھلاتی تھین تو وہ سمجھتے تھے کہ رنگ جم گیا اب مار لیا ہی اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ دلی ہنوز دور است۔

نازو خفا ہونے لگی "تمکو تو قمرن لگیان سوجھتی ہین اور یہان خون خشک ہو رہا ہی کہ اب کیا ہوگا۔ اوہ کیا چکر دیا ہی ہمکو۔ اتنی ایک بہن کو تو سطوت ہو کے یہان لیگئے اور ایک کو اسکی سسرال۔ اور گھر سرا اپنا قبضہ کر لیا تین جو اندر گئی۔ تو روفق جنگ نے اشارہ کیا اور پرجاد ہان نہ قمرن نہ مغلانی۔ نہ وہ مہری سب نئے نئے آدمی۔ یا اللہ یہ اتنی ہی دیر مین کایا پلٹ کیسی ہو گئی دیکھتی ہون نعمت آپکم اور نادر جہان بیگم مجھسے پوچھتی ہین کہ قمرن کہان ہی ہماری سست

قمرن - ارے ایمان تک نوبت آگئی۔

نازو - ارے اسقدر کی شرمائی۔

شہزادہ - شرمانے کی بات ہی ہی۔

قمرن - اب خدا کے لیے یہ دروازہ آج نہ کھلنے پائے۔

شہزادہ - یہان کوئی احمق مقرر کیا ہی۔

قمرن - اچھا اب ایک آدمی بھیجکر نواب کو بلوا دو۔

نازو - اول تو آدمی کہان۔ دوسرے بھیجین کسان۔

قمرن - للتوا بتنوی کو بلوا لو۔

نازو - ای ہی کیسی حماقت کی نہ کرنا چاہے سو جا کے کہدیگا بس یہ یاد رکھنا چوکنے والا نہیں ہی وہ جاتے ہی جڑ دیگا۔

شہزادہ ۔ عبداللہ خان کو بھیج دو بہت ہوشیار آدمی ہو اور بڑا سمجھ دار۔

نازو ۔ اے تو بھیجو نکی کہان ۔ اچھا بلواؤ ۔ "عبداللہ خان تم نواب محمد عسکری کو پہچانتے ہو"

جواب ۔ جی ہان خوب پہچانتا ہون ۔

سوال ۔ بھلا اُنسے چپکے سے کچھ کہہ سکتے ہو جاکے ۔

جواب ۔ جی ہان کہہ کیون نہین سکتے کیا ہوا ہین ہمارا تو بھائی اُنکی سرکار مین نوکر ہی ۔

سوال ۔ کیا نام ہی ۔ "کہا حسین علی چپا کا لڑکا ہی"

نازو ۔ لے بس اب بات نبٹی ۔ تم جاکے حسین علی کو بلا لاؤ کہو نازو جان نے یاد کیا ہی ۔

عبداللہ خان جاکے حسین علی کو بلا لایا ۔ آہستہ سے حسین علی نے کہا یہ کیا ہو گیا گیا ۔ یہ کیا تفرقہ پڑ گیا ہی کسی کو کسی کی خبر نہین یہ ہوا سبب کیا ۔ ہماری کچھ سمجھ مین نہین آتا راتون رات ہمین سرکار نے آپ کے میکے دوڑا یا ۔ وہان بھی آپ کا پتا نہین ۔ اور سرکار اس طرح سے تڑپ رہے ہین جیسے بن پانی مچھلی ۔ مین کیا کہون جو جو حال ہو گیا ہی ۔

غم غلط کرنے کی تدبیر

نواب صاحب کو لوگون نے بھرون پر چڑھایا کہ حضور غم غلط کرنے کی تدبیر اس سے بہتر اور کوئی نہین ہے کہ دُور چلے شغل سیکشی ہو ۔ کیسا ہی درد دُکھ کیون نہ ہو ایک جام دُور دور کر دیتا ہی ۔ نواب صاحب سیدھے آدمی فوراً حکم دے دیا کہ جاکے لاؤ ۔

میان ممن تو چاہتے ہی تھے کہ شراب کا دور ہو ۔ فوراً گاڑی تیار کرائی اور سوار ہو کر نوروز جی کمپنی کی دکان پر پہونچے کہا بھئی دو بوتل تو دو اکشا نمبر ون کی اور دو بوتلین شاپین کی اور آدھی درجن لیمنڈ اور آدھی سوڈا ۔ جھٹ پٹ بوتلین لیکر گاڑی پر سوار ہوے مگر کوچمین سے کہا بھئی ذرا روک لینا اُتر پڑے اور کہا بھئی ایک پگ پلا دو ۔ برانڈی کا ایک جام ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیا ۔ اور چلے ۔ گاڑی پر سوار ہوتے ہی کوچمین سے پھر کوچمین نے آنے کہا بھئی یہ تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتی ایک پگ اور دو ۔ کہا ۔ برانڈی کی بوتل تو خالی نہین ہی ۔ رم ہی ۔ کہا رم ہی لاؤ ۔ رم کا ایک پگ پیا ۔ اسکے بعد ایک اور پگ پیا ۔ یہان سے گاڑی پر سوار ہوے تو ایک اور کوٹھی مین پہونچے جنجر وائین یعنی ادرک کی شراب لی ۔ پھر گاڑی پر سوار ہوے تو ہوش وحواس ندارد ۔ باغ مین پہونچے تو غین ۔

سائیس ۔ ممن میان ۔ ممن میان ۔

کوچمین ۔ اے میان ممن ۔ ایٹن ۔

سائیس ۔ ممن میان ۔ ممن میان ۔

کوچمین ۔ ارے تو گنوار ہی یار ۔ ممن میان کون ہین ممن میان ۔

اتنے مین چھٹن صاحب آواز سُنکر آئے ۔

چھٹن ۔ ممن ۔ اے یہ مین کہان ہین ۔ کیا کہین اور چلے گئے یہ ہین کہان ۔

کوچمین ۔ حضور یہان آنے کا لحاظ فرمایئے ۔ گاڑی مین غین پڑے ہین

چھٹن ۔ این ۔ اہا ہا ۔ بھئی نواب ۔ ذرا یہان تو آؤ ۔ تمھین قسم ہی واللہ ایک ل لگی دکھائین ۔

نواب ۔ خیر تو ہی یار ۔

چھٹن ۔ خیریت پیچھے پوچھنا پہلے ذرا چلئے ۔ بڑی ل لگی ہی ۔

نواب ۔ یار بڑے وہ ہو ۔ بتلاؤ تو ۔

چھٹن — بتلائین کیا ممن بیہوش پڑے ہین —

نواب — این یہ کیا ہوا کیا —

سائیس — حجور (حضور) اب کیا کہی —

کوچبان — خداوند کئی مقام پر اُتر کے پی —

نواب — بالکل غین ہی —

چھٹن — ممن اے ممن —

نواب — افسوس یہ کیا ستم کیا —

چھٹن — اب کیا ہوگا — ایسا نہو کہ مرجائے —

نواب — اب اسکو لیجاو کسی ترکیب سے —

چھٹن — مین حیران ہون کہ یہ اسنے اسقدر پی کیون یہ کیا سوجھی کیا اسکو —

نواب — شامت اعمال —

چھٹن — اللہ سچ ہی — مگر بُری شی ہی —

نواب — مگر عادت — خدا نکرے کسی کو اسکا چسکا پڑجائے —

چھٹن — اس وقت اسکو دیکھ کے عبرت ہوتی ہی —

اتنے مین ممن کو استفراغ ہوا اور سر پر پانی ڈالنے سے ذرا ذرا تسلی ہوئی — تھوڑی دیر کے بعد ممن کو ہوش آیا اور کوئی تین بجے نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ مہاراج بلی کو جاکے بُلالاؤ — حالانکہ ممن کا حال اچھا نہ تھا —

اب سنیے سشی مہاراج بلی شب کو کدارا کے ہان سے ہوکر سیدھے نواب صاحب کے مکان پر پہونچے وہان نواب صاحب ندارد — "کہان گئے ہین بھئی" — "حضور ہمسے کچھ کہے نہین گئے — گاڑی پر گئے ہین اور گاڑی بھی لوٹی نہین سوچے کہ غالباً اُس کوٹھی مین ہونگے جہان ممن کو ٹکایا تھا وہان گئے وہان بھی پتا نہین — "یہان نہین ہین کچھ معلوم ہی کہان گئے ہین" — "نہین حضور یہ تو نہین معلوم ہی" — "اچھا حسین علی ہی" — "نہین صاحب وہ بھی نہین ہی" —

اب یہ گھبرائے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی — نہ یہان نہ وہان — یہان سے ممن کے گھر پہونچے "ممن نہین ہین" "کہان گئے ہین" — "نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر" — "لاحول ولا قوۃ ارے یہ سب کے سب چل کہان دیے" — اب چلے نواب چھٹن صاحب کے مکان پر نواب صاحب ہین —

پہرے والے نے جواب دیا — جی نہین نہین ہین کہان گئے ہین — نہین معلوم خدا جانے کہان گئے ہین ہمسے کچھ کہکے نہین گئے ہین حضور —

اب انھون نے جھلا کے قسم کھائی کہ کہین نہ ڈھونڈھینگے اور گھر مین آکے سو رہے —

چار بجے کسی شخص نے انکو آواز دی — انکی بیوی جاگ رہی تھین انھون نے انکو جگایا — کہا دروازے پر ایک گاڑی رُک گئی اور کوئی تمکو پکارتا ہی — کمرے کا دروازہ کھولا کون ہی بھئی حضور سرکار نے یاد کیا ہی — کون ممن؟ جی حضور ارے میان نواب کہان ہین — اب حضور تو بالاخانے پر ہین بھی بات زور سے کہنے کی نہین ہوتی — مگر کپڑے پہن کے آیئے میرے ساتھ چلنا ہوگا کہا اچھا آتا ہون — منھ دھو کر کپڑے پہنے اور گاڑی پر سوار ہوکر ممن کے ساتھ چلے —

کوچبان — حضور ذرا سنبھالے رہیگا ان کو —

مہاراج — کیون کیا پیے ہوے ہین اسوقت —

کوچبان — تین دفعہ بیہوش ہوچکے ہین

ممن — چپ رہو تم جھوٹ بولنے والا —

کوچبان - بیجا ہو بس کہنے لگے چپ رہو۔

ممن - دیکھو تو اسکو بوجھ کے تقریر کرو۔

کوچبان - ارے صاحب ہم تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہین - ہمکو کیا تم پٹی کے دریا مین پھاند پڑو ہمارا کچھ نقصان ہی بھلا۔

مہراج بلی نے کہا بھئی اب اس تقریر سے کیا مطلب ہان جی ممن یہ تو کہو - یہ ہر ہونگ کیسا ہو گیا - یہ تفرقہ کیونکر پڑا - ممن نے کل داستان کہ سنائی - منشی مہر جبلی تو فرن سے مل ہی چکے تھے ممن کی تقریر سنکر خاموش ہو رہے مگر صرف اسقدر بیان کیا کہ ممن بھئی اگر فرن کو کوئی ڈھونڈھ نکالیگا تو وہ مہراج بلی ہی (مونچھون پر تاؤ دیکر) مگر یہ کہو کہ سب ہین کہان یہ راستہ تو باغ کو گیا ہی۔ ہم تو تمھارے ہان گئے تھے اور نواب صاحب کے ہان اور چھپٹن صاحب کے ہان کہین پتا نہین ملا - باغ کا ہمکو خیال نہین رہا ورنہ وہان بھی ہو لیتے - اب وہان ہی کون کون - کہا وہان نواب صاحب ہین اور چھپٹن صاحب اور آغا صاحب اور کچھ ارباب نشاط - ارباب نشاط کی لفظ پر تو منشی مہراج بلی چکرائے - یہ ارباب نشاط کا کون موقع تھا - تو یہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ فرن چھپن گئین —

ممن - غم غلط کرنے کے لیے بلوایا ذرا۔

مہراج - معقول! تو کیا ناچ بھی ہی —

ممن - اجی تو دل کیونکر بہلتے ناچ کے بغیر۔

مہراج - خدا کرے بیگم صاحب بھی یون ہی چلدین تو غم غلط کرنے کے لیے برسون دھما چوکڑی رہے۔

ممن - (منھ) بنا کر) ہان نواب صاحب بھی کسی سخرے کو اپنے گھر بھیج دین کہ تو ہمارا قائم مقام ہین —

رادی - بس اتنا سننا تھا کہ مہراج بلی آگ ہو گئے بہنچی چڑھائے ہوے - رک لو گاڑی بس رک لو - کوچبان نے کہا خداوند اب جانے دیجیے حضور اپنی جانب دیکھین کہا نہین نہین - کاہے واسطے یہ گول مال بات بولتے ہو بلڈی فول - چھوٹا آدمی - دو کوڑی کا - کاہے واسطے ہم بڑے آدمی سے دل لگی کیا - ہم نواب صاحب کے برابر کا ہی یہ بلڈی فول ہمارا برابری کرنے نہین سکتا —

یون ہی اگر مرگ عدو باعث احسان ہو جاے
پھیٹرنے پھر مجھے ہنگامۂ فریاد آیا

یا تم نہین یا ہم نہین - یو بلڈی فول —

ممن نے مسکرا کر قدمون پر ٹوپی رکھدی کہا حضور سرکار سے نہ کہیے گا ورنہ وہ اپنے دل مین کہینگے کہ ان لوگون کو یہ بیفکر لوگون کی سوجھتی ہی حضور کو غلام کچھ شعر سنائے کہ طبیعت خوش ہو جائے —

مہراج - یون ہی جی خوش کر دیا جو کہو انعام دین —

ممن - ہاتھ پر ہاتھ مارئیے ہو گئی شرط —

مہراج - ہو گئی - لے مانگ اب کیا مانگتا ہی —

ممن - ہمپز جھلایا نکہ —

مہراج - مسکرانے لگے - (بہت مسکرائے) —

ممن - لے ہاتھ آئے - کہان تو بھی اسقدر چڑھے ہوے تھے کہ کاہے واسطے - اور بلڈی فول - اور کاہے واسطے دل لگی کیا اور کہان اب ریشہ خطمی ہو گئے آدمی ہو کہ —

مہراج - بس بس زیادہ بے ادبی نہین - مانگتا لے کا لاین بس چپ ہونے مانگتا —

ممن ۔ خداوند ضرور کہونگا ۔ ذہن گندہ ہوا جاتا ہی ذرا ہوکہ پنساری کی دکان (ریشہ خطمی کی رعایت) ۔

مہراج ۔ (مسکراکر) ارے بھئی یہ تمہارا مطلب تھا ۔

ممن ۔ اور آپ کیا سمجھتے تھے ۔

مہراج ۔ بھئی ہم کچھ اور سمجھے تھے وہ یہ کہ تم کہوگے آدمی ہوکہ چونگا یا پائجامہ ۔

ممن ۔ حضور اصل تو یہ ہی کہ واللہ مین بھی یہی کہنے کو تھا مگر ڈر گیا خوف کے مارے نہ کہہ سکا ۔

مہراج ۔ اجی ہم تو چٹکیون مین تاڑ جاتے ہین ۔

اتنے مین گاڑی باغ مین داخل ہوئی ۔ تو مالیون نے روک لی ۔ پوچھا کیون خیر ہی ۔ کہا خداوند یہان تو خون خرابہ ہولہان ہوگیا ہی دیکھیے یہ پلائی اور شراب خواری کیا کرتی ہی اسکا انجام اچھا نہین ہی ۔ اب اسوقت سب کے سب وہ ہاڑ مچا رہے ہین کہ تو بہ ہی بھلی ۔

مہراج بلی کو سخت افسوس ہوا کہ ادھر تو قرن ہاتھ سے گئین ۔ ادھر نواب صاحب پیے پڑے ہین یہ وقت دوڑ دھوپ کا ہی اور یہ اٹنا غفیل پڑے ہوے ہین ۔ اور صفتین اللہ کی عنایت سے کون اچھی تھین کہ یہ کمبخت شراب خواری اور سزا وار ہوئی ۔ افسوس صد افسوس اگر یہی باتین رہین تو ایک دن بڑا سامنا ہوگا ۔

ممن ۔ مین حیران ہون کہ یہ ہوا کیا میرے سامنے تو سب اچھے بھلے تھے ۔

مہراج ۔ بھائی جب پی تو چھ طبیعت ٹھیک نہین رہتی ہمنے تو ہزارون بار تجربہ کیا ہے ۔

ممن ۔ پھر اسکا نتیجہ ایک دن بہت برا ہوگا پچھتاینگے

مہراج ۔ اب انجام بخیر نظر نہین آتا ہی ۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک مقہقہے کی آواز آئی ۔ اور اسکے ساتھ ہی ایسا معلوم ہوا کہ دو تین آدمیون مین ہاتھا پائی ہو رہی ہی ۔ منشی مہراج بلی نے کہا بھئی جلکے دیکھو تو یہ ہو کیا رہا ہی ۔ مین بڑا حیران ہون کہ یہ ان لوگون کو ہو کیا گیا ہی اپنی عزت کا بھی خیال نہین ۔ ارے جاؤ جلدی مالیون نے کہا سرکار ہو کیا رہا ہی گالی گلوچ مار پیٹ جوتی پیزار ۔ دھول دھپا ۔ اور کیا ہو رہا ہی ۔

مہراج بلی گو بیوقوف اور سادہ مزاج آدمی تھے مگر اسقدر ضرور سمجھ سکتے تھے کہ اب نواب صاحب کے دربار مین شرابخواری کی ایسی کثرت ہوگئی ہی کہ الامان اگر کوئی معشوق ہو تو بھی بے شراب کے لطف صحبت نہین ۔ اگر سردی ہو تو شراب پینا فرض ہی اگر برسات ہو تو سبحان اللہ ۔ ع

موسم برشگال آہو نچا

اگر غم ہو تو اسکے غلط کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا چیز ہوگی ۔ اس سے بڑھکر کوئی تدبیر نہین ۔

اتنے مین آواز آئی ۔ کھا جاؤنگا ۔ مار ڈالونگا ۔ کچا نگل جاؤنگا ۔ تب تو مہراج بلی سے نہ رہا گیا ۔ اتر پڑے اور سیدھے اس کمرے مین پہونچے جہان یہ سب ٹھہرونگا مچا رہے تھے ۔

مہراج ۔ تسلیمات عرض کرتا ہون نواب صاحب بہادر ۔

نواب ۔ (زبان کو لکنت) یہ دونون بیٹھی ہین ۔

مہراج ۔ دو عورتین ہین ۔ واللہ اعلم کون ہین ۔

نواب ۔ ایک قرن دوسری نازو ۔ (اشارہ مین چور)

مہراج ۔ قرن اور ناز و ہین یہ ؟ ۔

فرمایا خاص الخاص قرن اور نازو مین اسمین فرق ہو ہی نہین سکتا

قمرن جان ۔ ہمکو کھلاے ایک ہی پان ۔ پان کھاکے سو رہے ۔ خواب مین دیکھا کالا کتا ۔ یہ کتے کا پلا ڈورے کے ہاتھ ۔ ممن نے کہا چڑھ گئی نواب مردود کو بھی اسپر وارو غہ نے کہ ہوش مین تھا ۔ کہا یہ کیا واہیات حرکت ہی اسقدر نشہ پینا کیا معنی کہ انسان اپنے آپے مین نہ رہے پیے اُسقدر جس قدر ضبط کر سکے ۔ ورنہ ہمارے نزدیک ایسے پینے پر تین حرف ۔ کیا رائے ہر منشی مہراج بلی صاحب ۔ ع ۔

نہ چندان بخور کزو بہانت برآید

اسقدر نہ پیو کہ دم نکلجائے یا ہوش جاتا رہے ۔ نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو اُٹھ کے ممن کے ایک پٹوا جایا ۔ ممن بھی جھٹلا کے اُٹھ کھڑا ہوا ۔ مگر لڑکھڑا کے گر پڑا آغا صاحب سمجھے کہ نواب صاحب کو ممن نے لوے مارا ۔ جھٹلا کے ہاتھ کاٹ کھایا ۔ اب یہ سمجھتے ہین کہ ہمنے ممن کو کاٹ کھایا اور ممن غین پڑے ہوے ہین ۔ اور نواب صاحب زخم کے سبب سے ہاے ہاے کر رہے ہین ۔ بتیسون دانت جم گئے تھے ۔ وارو غہ نے کہا اب تڑکا ہو گیا ۔ سب صاحب نہا ڈالیے اور تر و تازہ ہو جایئے ورنہ یہ رات بھر کی چڑھی ہوئی دماغ سے نہین نکلیگی آیندہ آپ سب صاحبون کو اختیار ہے مگر وہ سب سنتے کنکی تھے ۔

نواب ۔ حسین علی ۔ ارے یار آغا نے مجھے کاٹ کھایا تھوڑی سی اور پلا دو تو ذری درد دور ہو ۔ دور نہو تو کم تو ضرور ہو جائے خدا کے لیے پلا دو ۔

حسین علی ۔ خداوند اب نہ پیجیے ۔

نواب ۔ لا ۔ لا جا کے (تھوڑی دیر کے بعد) لا اُوجا کے

حسین علی ۔ سرکار لاتا ہون ۔ کھول لون ذری ٹھہریے

نواب ۔ (آدھ گھنٹے کے بعد) ابے (گالی دیکر) لاتا ہی کہ مین اُٹھون پھر ۔

حسین علی ۔ سرکار اب نہ پیجیے ۔

نواب ۔ (اُٹھکر) لے (گالی) اور لیگا ۔

حسین علی ۔ سرکار میرا استعفا ۔

نواب ۔ (لاتین مار کر) دور ہو (گالی) نکل یہان سے (گالی) سور بڑا خدمتگار کی دُم بنا ہی (گالی)

حسین علی ۔ ذرا زبان سنبھالیے ۔

مہراج ۔ ہایئن حسین علی عقلمند ہو کے بیوقوف ہوے جاتے ہو تم بھی ممن ہو گئے ۔

حسین علی ۔ (ڈپٹ کر) تو ہم کسی کی گالی نہین کھا سکتے ایسے شرابی کی نوکری پر لعنت (لعنت)

نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو جیب سے چاقو نکالکر حسین علی کی طرف جھپٹے ۔ ہان ہان اینا نواب ۔ نواب ۔ ممن بھی جاگ اُٹھا اور آغا صاحب کا نشہ بھی ہرن ۔ اور جھپٹ صاحب اور وارو غہ صاحب بھی جھپٹ پڑے ۔ نواب صاحب نے حسین علی کی بانہ زخمی کر ہی دی مگر بڑی خیریت گذری کہ زخم گہرا نہین لگا تھا ۔ خون کو لوگون نے بہت جلد بند کر دیا اور خوب زور سے کپڑا تر کر کے باندھا ۔

مہراج بلی کو سب سے زیادہ ملال تھا حسین علی بہت کراہتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ تھانے پر نہ دھمکایا ہوتو سہی حسین علی نام بدل ڈالون اس واردات سے نشہ سب کا ہرن ہو گیا تھا ۔ مگر خمار کے سبب سے بتلا حال تھا نواب صاحب کی آنکھین چڑھی ہوئین ۔ بشرے سے غصہ اور شرمندگی عیان ۔ نشے مین چور ۔ دل مین افسوس کہ اتنی

کیون پی۔ آغا صاحب کو چار دست آئے معدہ از بس ضعیف پانی پیا تو بھی مارے گرمی کے پیٹ مین نہ رہ سکا فوراً دست آیا طبیعت انتہا سے زیادہ مضمحل گرے پڑتے تھے سخت تاسف لہ اس قدر کثرت سے کیون پی۔ کہ اب بچھتانا پڑتا ہی۔ توبہ کی کہ اب پسینگے بلکہ اس قسم کی صحبت ہی مین نہ بیٹھینگے۔ من از بس خجل کہ یہ کیا بچوڑ پن ہوا کہ نواب صاحب سے لڑ بیٹھے۔ اٹھتے ہین تو اٹھا نہین جاتا کھڑے ہوے اور لڑکھڑانے لگے کسی سے چار آنکھین نہین کرسکتے اور دل مین سوچتے ہین کہ اب ہرگز ہرگز نہ پسینگے اب پین تو سور کا پیشاب بس یہ آخر دن تھا جو کسی سے باتین کرتے ہین تو نیچی نظرون سے۔ چھٹن صاحب بڑے خوش کہ ہم سب سے اچھے رہے نہین تو ہم بھی خرابی مین پڑتے۔

مہراج بلی نے کہا اب ایک کام کیجئے کہ کوئی چھ آنے کے توکا غذی نیبو (لیمون) منگوائیے اور چار سیر برف اور ایک شیشہ کیوڑے اور دو سیر سفید چینی اور کوئی سیر بھر کھٹے انار۔ اور افشردہ کیجئے۔

چھٹن۔ بات تو معقول کہی مگر حماقت کے ساتھ۔

مہراج۔ آپ کا سر۔ افشردہ عمدہ شی ہی۔

چھٹن۔ ارے تو ظالم جب باغ مین انار ترش اور لیمون موجود ہی ہی تو خریدنے کی کیا ضرورت ہی آپ بھی واللہ نرے چوغ ہی ہین۔

مہراج۔ اچھا اس سے کیا بحث ہی۔

آغا۔ ہم تو انار ترش کا افشردہ نہ پینگے۔

مہراج۔ تو کیوڑا اور برف اور شکر تو منگواؤ۔

آغا۔ سب حاضر ہی سفید چینی بھی اور برف بھی اور کیوڑا بھی ہی۔ تو بھی کوئی رئیسون مین رئیس ہی ہے۔ چلا ہی وہان سے منگوائیے۔

الغرض۔ نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور داروغہ صاحب نے تو افشردہ لیمون پیا اور باقی سب افشردہ انار ترش خوب کیوڑا پڑا ہوا تھا اور برف بھی کثرت سے تھی کہ دھوان نکلتا اور دانت بجتے تھے۔

افشردہ پینے سے سب کو ذرا تسلی ہوئی مگر من سب سے زیادہ بے کیف تھا کئی بار استفراغ ہوا اور کئی دست آئے اور مارے گرمی کے کوئی دس بارہ مرتبہ پانی پیا۔ مگر آگ کم نہ ہوئی۔

نواب صاحب کی صلاح ہوئی کہ ڈاکٹر کو بلوائین اور اُس سے صاف صاف کہدین کہ ہم لوگون نے شب کو بڑی کثرت سے شراب خواری کی تھی جسکا خمیازہ یہ ہوا۔ مگر لوگون نے سمجھایا کہ بڑی بدنامی ہوگی اور ڈاکٹر پر کھل جائیگا دو چار پہر مین یون ہی سب کے سب اچھے ہوجائینگے۔

دس گئی اسکی کھجوری چوٹی ناگن کیطرح
ہی بلا سر پر اسی کم بخت کی لائی ہوئی

دوسرے روز جو اس عورت زیبا شمائل گل اندام کا خوبصورت رنگین کلام سرور جو یار رعنائی۔ ندرو چمن زار شیرین ادائی نواب نادر جہان بیگم نے خبر پائی کہ نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ ضاعت قدرہ زیبدہ کو ٹھی ہوے ہین تو انکی باچھین کھل گئین مہری کو خوش خوش حکم دیا کہ جاکے نواب سے کہدے کہ بیگم صاحب حضور کو تھوڑی دیر کے لیے بلاتی ہین اور کہتی ہین کہ آج کھانا ہمارے ہی ساتھ کھائیے گا۔ رجب کی نوچندی کے دوسرے روز ہم کلکتے گئے تھے کوئی چار مہینے تو

ہوے ہونگے سید جلال کا کونڈا کرکے گئے تھے۔ مہری تھوڑی دیر مین واپس آئی کہا حضور نواب صاحب آرام مین ہین اُنکو بڑی ہی مایوسی ہوئی کچھ دیر بعد پھر بھیجا۔ مہری نے آکے عرض کیا حضور ابھی آرام ہی مین ہین۔ بیگم اپنے دل مین سوچین کہ آج خوب نکھر کے بن ٹھن کے بیٹھنا چاہیے تاکہ نواب اپنی قمرن کو بھی بھول جائین اور ہمارے سوا اور کسی سے دل نہ لگائین پہلے ٹھنڈے پانی سے خوب نہائین۔ جب جاڑا معلوم ہونے لگا تو عورتون نے جسم سمین کو پوچھا اور لباس سادہ سے آراستہ ہوئین۔ زلفین مشاطہ نے مشکبار و مشکبو کھجوری چوٹی کی گوندھاوٹ سے جوبن کو دوچند کر دیا۔ بیگم صاحب کی اس وقت بالکل سادی وضع تھی۔

ململ کا باریک دوپٹا اور بچھونون کا گھنا۔ آئینہ دیکھا تو دل مین سوچنے لگین۔ یا میرے اللہ مین غرور سے نہین کہتی ان تیوری کریمی کے صدقے۔ ایک ایک بیان گلی کو چون مین ایسی پڑی ہونگی کہ اُنکے تلوے اور میرا مُنھ مگر کیا قمرن ایسی بدمنی ہی کہ مجھپر بھی شرف ہی اُسکو۔ مانا کہ اُسکے گال بھی گورے گورے ہین مگر یہ نشیلی آنکھین کہان سے لائی ہوگی یہ سانچے کی ڈھلی کلائی اُسکے پاس کہان۔ اُنگلیان ایسی نرم نرم کہان پائین چوڑی والی ہی تو ہی آخر موئی۔

مغلانی نے بلائین لیکر کہا سرکار اتی اجازت دین کہ لڑکی زری سدتے ہوجائے کالا دانہ ضرور کرکے جلایا جائے اللہ جانتا ہی ساٹھ اور پانچ پینسٹھ برس کی میری عمر ہونے کو آئی مین نے اس شکل صورت کی پری آپ چھٹ جو اگر کوئی اور دیکھی ہو تو دیدے پٹم ہوجائین۔

حضرات ناظرین! بھلا بتلایئے تو یہ مغلانی کون ہین یہ وہی ہین۔ جو قمرن کے ہان نوکر تھین اور جنھون نے گنڈیری کے تلازمے سے محمد عسکری کو بھجایا تھا سارے سب عورتین تو نکال دی گئین مگر بس ایک یہ رکھلین۔

یہ ٹوہ لگاکے نواب بشیر الدولہ بہادر کے پاس پہونچین اور اُنسے بات چیت جو کی تو وہ بھی ریجھ گئے اُنسے یہ شرط ہوگئی تھی کہ اگر ہمکو اس سرکار مین نوکر رکھا جائے تو ہمارا مطلب ہمارے ذریعے سے حاصل ہوجائے۔

اتنے مین نواب بشیر الدولہ اوپر تشریف لائے بیگم صاحب کمرے مین چلی گئین اور پردے کے پاس سے باتین ہونے لگین اب دن کوئی دو گھڑی سے بھی کم ہوگا بیگم صاحب نے مہری کو پھر بھیجا تھا کہ نواب کو بلالاؤ۔ اُسنے آکے عرض کیا کہ حضور وہ تو سوار ہوگئے۔ اب نواب بشیر الدولہ نے یون گفتگو شروع کی۔

"ایمان سے کہنا بیگم صاحب کیا چکمہ چلا ہون۔ سچ کہنا کیا کام کیا ہی۔ دوسرے کو سوجھتی بھلا۔ کبھی حشر تک نہ سوجھتی جب سوجھیگی کبھو کو یا کشمیری کو"

(حضرت ناظرین۔ یہ بشیر الدولہ کبھو تھے ہتیلی پر سرسون جماتے ہی۔ واللہ ہتیلی پر سرسون جاتی ہی۔ چٹ مری منگتی اور پٹ مرا بیاہ۔ لوگون کو حیرت ہی واللہ کہ یہ بشر کا کام ہی۔ قمرن اور وہ چڑیل نازو اور اُغلانی مغلانی سب غائب دنیا ہی دوسری ہوگئی۔ قمرن اپنی سسرال پہونچی نازو اپنے میکے گئی سب تربتر۔ اور یہ ہمارے ہی بسبب ہی کہ کوئی چون تک نہین کرتا ورنہ تو یہ تک تو محمد عسکری نے آسمان کا نہ ہون پر اُٹھا لیا ہوتا خدا جانے کیا کچھ ہوگیا ہوتا میرے چلے جانے کے بعد پھر کیا کروگی۔"

بیگم صاحب نے ایک عمدہ گلوری بناکر

دی تو نواب بشیر الدولہ نے کہا صاحب ہم یون گلوری نہ کھانے کے باتوا پنے پیارے پیارے ہاتھ سے کھلایئے یا ایک بوسہ دیجیے۔

راوی۔ آدم بر سر مطلب۔ بوسہ کوئی انکے نزدیک گلوری ہی یا الائچی ہی۔ خشکے کا دم ہی۔ بات ہوئی اور بوسہ

بیگم۔ دیکھو پھر وہی اول جلول باتین بکنے لگے نا تم۔ بوسا اور مجھی اور یہ اور وہ۔ دلہ۔

راوی۔ بشیر الدولہ نے ہاتھ جوڑے اور کہا۔ مین مرتے یہ پردہ تو ہٹا دو۔

بیگم۔ اچھا لو گوری تو لو صاحب ادئی۔!!!۔

بشیر۔ مین صدقے بیگم۔ اتنی ہماری خاطر بھی کرو۔

بیگم۔ (ہنسکر) اللہ جانتا ہی ہنسی ہی آجاتی ہی۔

بشیر۔ جانی ہنستے ہی گھر بستے ہین سنا نہین۔

بیگم۔ بیہودہ ہو۔

بشیر۔ ہاے یہ کھجوری چوٹی اور ململ کے دوپٹے کا گوری گوری گردن سے سرک جانا کیا ستم ہے۔ مین تو اپنی جان دے دونگا جانی روپیہ نہین مانگتا جواہرات نہین مانگتا۔ صرف ایک بوسہ لب کا اور ایک گال کا۔

بیگم۔ (مسکراکر) ادئی۔ بس۔ اور آنکھون کا نہین۔

بشیر۔ اے تم سلامت رہو۔ بوسے دینے کی حاتم طائی۔ واللہ اس وقت دل خوش ہوگیا

بیگم۔ ابدیہ تباؤ کہ نواب کل کہان تھے۔

بشیر۔ یہ ابھی ہمکو نہین معلوم ہوا ہی۔ مگر۔

بیگم۔ اچھا دولھا بھائی اب کدھر ہین۔ ادھر کہ اُدھر انکو تو اُدھر بھیج دو۔

بشیر۔ رونق جنگ اُس جلسے مین شریک تو تھے مگر اب ہماری طرف ہین۔ مجال ہی اُس طرف ہون۔

یہ باتین ختم نہ ہونے پائی تھین کہ بی مغلانی آئین۔ نواب بشیر الدولہ سے کہا۔ حضور۔ ع

برگ سبز ست تحفۂ درویش

ابھی یہ بھی نہین مہین مہین کگڑیان خریدی تھین کوئی قاش حضور بھی کھائین نواب صاحب نے کہا بیگم صاحب کو دو۔ مغلانی سے بیگم صاحب نے کگڑیان اور نمکدانی اور کھانے لگین تو نواب صاحب نے پوچھا بیگم صاحب سچ کہنا ہمنے جو یہ احسان تمھارے ساتھ کیا اسکی شکر گزاری ہو یا نہین اگر ہم ساتھ نہ آتے تو یہ بات ممکن تھی۔

بیگم۔ ناگربیل کی طرح رونگٹا رونگٹا دعا دیتا ہی۔

بشیر۔ یہ ہمارے ہی دباؤ کے سبب سے آتا ہوا۔

بیگم۔ اے انکی تو جیسے کایا پلٹ گئی ہی۔ آگے مجھسے سقدر کا ڈرتے تھے۔ کہ مین کیا کہون۔ نواب صاحب میرے گرم ہوتے ہی ٹھنڈے ہوجاتے تھے اب اللہ جانے کیا ہوگیا۔

بشیر۔ ہاے اسوقت کھجوری چوٹی کی گوندھاوٹ کیا مزہ دکھا رہی ہی۔ لے بیگم اب بوسہ دے ڈالو۔ بی مغلانی تم الگ ہٹو

بیگم۔ ائین یہ کیا باتین کرتے ہو صاحب بندی درگذری اے واہ چہ خوش یہ گفتگو کیا۔

راوی۔ بیگم صاحب نے اپنی غرض کے لیے کہ انھین کے سبب سے تمرن نکالی گئی تھی بہت ضبط کیا۔ تخلیے مین جب کبھی نحون نے کچھ کہا تو خاموش ہو رہین یا ملائمت کے ساتھ جھڑک دیا۔ یا مسکرا دین یا کبھی جواب دیا کہ دیکھا جائیگا کبھی مسکراکر کہا ادئی بس ہونٹھ اور گالون کے بوسے تو لوگے

آنکھوں کے نہ ہوگے۔ مگر یہ جو شیر ہو گئے تو مغلانی کے سامنے بھی وہی باتین کرنے لگے انکو اسکی تاب کہان بگڑ گئین۔ نہایت ہی ناگوار گذرا۔

بشیر الدولہ کو یقین کامل تھا کہ جب انپر اسقدر سلوک ہوے ہین تو ممکن نہین کہ پھندے مین نہ پھنس جائین۔ بیگم صاحب کی طرف مخاطب ہو کر ہنسکر کہا کہو تو ایک دل لگی کرون۔ قرن کو مین خود ہی ٹانچ لے جاؤن بڑی دل لگی ہوگی۔

بیگم صاحب نے تھوڑی دیر مارے غصے کے سکوت کیا۔ مگر پھر سوچین کہ مار پیٹ کسیان توری آس۔ کہا لیجے گلوری تو کھائیے۔ بشیر الدولہ نے کہ گگڑ کی کھا کر ڈرے ہوے تھے گلوری لے لی مگر گلوری لیتے وقت ذرا انگلی زور سے دابی۔ بیگم صاحب نے اپنے دل مین کہا خیر یہان تک بھی مضائقہ نہین کوئی اور تو نہین دیکھتا۔ غضب تو یہ ہو کہ مغلانی کے سامنے انھون نے ذلیل کرنا شروع کیا تھا۔

بشیر الدولہ نے گلوری کھا کر کہا مانگا۔

بشیر۔ کتھا ذری کم ہو اس گلوری مین بیگم صاحب

بیگم۔ غلط ہو۔ کتھا وتھا کچھ نہین ہو۔

بشیر۔ اے حضور کا اسمین کیا ہرج ہو۔

بیگم۔ ہم سمجھتے ہین جو آپ کا مطلب ہو۔

بشیر۔ یہ بدگمانی بیگم صاحب۔ اوئی۔

بیگم۔ (ہنسکر) بڑے مسخرے ہو۔

راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئی تھین کہ ادنی کا محاورہ جو عورتون کا محاورہ ہو نواب صاحب نے استعمال کیا اور اپنے نزدیک بڑا لطیفہ بولے انکے بشرے سے سمجھ گئین کہ اس مقام پر اگر انکی تعریف کیجائے تو ضرور خوش ہونگے لہذا بناوٹ کی ہنسی کے ساتھ کہا بڑے مسخرے ہو۔ نواب بشیر الدولہ ازبس مسرور ہوے کہا واللہ بیگم تم تو اس قابل تھین کہ ہم ایسے باذاق طبیعت دار کے ساتھ تمھاری شادی ہوتی مگر کیا کہین پھر اب سہی۔ ہم مہان تم بیوی۔

بیگم کو یہ باتین بری معلوم ہوئین کہا سنو صاحب دل لگی کی بھی کوئی حد ہو۔ یہ بیجا اور بے موقع الفاظ اور ایسی پھوندی دل لگی ہمین پسند نہین۔ یہ دل لگی جسکو پسند ہوگی اسکو ہوگی کیا کوئی بازاری عورت مقرر کیا ہو

بشیر۔ ہیہ اللہ اب بگڑین تو ایسا بگڑین۔

بیگم۔ بگڑنے کی بات ہی ہو یہ باتین پسند نہین۔

مغلانی اور خواصین اور گھر کی اور عورتین تو کھسکھی ہوئی تھین ہی سب ایک ایک دو دو کر کے ادھر اُدھر چلدین۔ صرف یہ موذی بشیر الدولہ اور بیچاری بیگم صاحب رگھین اور اللہ کی ذات۔ بیگم صاحب جو ذرا بگڑین تو بشیر الدولہ نے طنز آمیز ہنسی کے ساتھ کہا۔ تمھارے ہوش بھی ٹھکانے ہین کچھ یہان بھنگا تو ہی نہین اس وقت سوائے میرے اور تمھارے۔ پھر

	جب ملے دو دل مچل پھر کون ہو
	بیچ جاؤ خود جدا اٹھ جائیگی

ہاے اس کمبخت چوٹی کی بلا مین نہ لون بھلا کیا مجال بیگم صاحب جو پھر کے دیکھتی مین تو مغلانی کا سایہ تک نہین پکارا ادھری سدھری ادھری۔ جواب ندارد اور بھی گھبرائین زلفن ساہی زلفن۔ آئین! اب دہشت بڑھنے لگی بشیر الدولہ ہنسکر بولے اور جو جو یاد ہون سب کے نام لے لیکے پکارو مین نے وہ منتر پڑھ دیا ہو کہ اللہ چاہے تو ایک نہ بولے بیگم صاحب گھبرا کر اٹھین اور چٹ دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی تو بشیر الدولہ

دوسرے دروازے کی جانب جھپٹے لاکھ لاکھ بیگم صاحب نے کوشش کی کہ وہ دروازہ بھی بند ہو جائے مگر نہ بند ہو سکا نہ بند ہو سکا۔ بشیر الدولہ تڑ سے گھس پڑے۔

بشیر۔ اب فرمائیے بیگم صاحب۔ اے حضور ادھر۔

بیگم۔ (ہکا بکا) اے مغلانی یہاں آؤ جی۔

بشیر۔ حضور میں ہی مغلانی حاضر ہوں حکم؟

بیگم۔ دیکھو نواب دق نہ کرو۔ میں آدھی جان کی ہوں کیوں مجھے زہر کھلواؤ گے۔ مجھے معاف کرو۔

بشیر۔ انگر کھا اتار کر۔ ارے یہاں کوئی نہیں ہے۔

بیگم۔ (ہاتھ جوڑ کر) خدا کا واسطہ۔ نواب دق نہ کرو۔

بشیر۔ (اور آگے بڑھکر) تم یہ بکتی کیا ہو۔ ہائے یہ کھجوری چوٹی ہائے اسنے مار ڈالا۔ لپک کر بوسہ لے لیا اور ذرا الگ کھڑے ہوئے۔

بیگم۔ (روتی ہوئی قدموں پر سر رکھکر) نواب ارے خدا دیکھتا ہے تجھے اسی کے رسول پاک کی قسم باہر جا۔

بشیر۔ کیوں حجت کرتی ہو جانی۔ ؎

بات کو تم بڑھاؤ چاہے گھٹاؤ
طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

بیگم۔ (غصہ بھری ہوئی چتون سے) میں اپنی جان دے دونگی بس یہ سمجھے رہنا۔

بشیر۔ دیکھو میرے گال کیسے گورے گورے ہیں تمھارے میاں کیا حسن میں ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں

بیگم۔ ہمکو وہی پسند ہیں۔ تمھارے گورے گورے جائیں بھاڑ میں اور چولھے میں جاؤ تم۔

بشیر۔ سن لیا۔

بشیر۔ (ٹوپی بھینکدی) اب تم ہیجڑا نی کرتی ہو۔

بیگم نے نہایت ہی منت و سماجت سے رو رو کر اور عجیب بیکسی اور بے بسی کا منہ بنا کر کہا مجھے چھوڑ دے اللہ تجھے اسکا اجر دیگا۔

بشیر الدولہ نے کہ شرم کا بھی چولا تھا اس بیچاری عفیفہ پاکدامن کی منت و سماجت ایک کی پروانہ کی جس بیکسی کے ساتھ اس بے بسی کی حالت میں انھوں نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا اگر سنگدل اور انتہا کے اظلم آدمی سے بھی کہتیں تو اسکو رقت آجاتی۔ مگر اس بیچاری کے منہ سے اتنی آواز آئی۔ یا علی مشکلکشا میری مدد کو آیئے معاً ایک چاقو تکیے کے پاس دیکھا جو کھلا ہوا تھا زور سے جو جھپٹ سکتی ہیں تو نواب کی ران کے پار ہو گیا

بشیر الدولہ لہو لہان ہو کر بڑے غصے میں بھاگے اور کہا بیگم یاد رکھنا اسکا بدلا نہ لیا ہو تو کہو نہیں۔ انھوں نے کہا کیا ہمارا خدا ہماری مدد نہ کریگا۔ اب آج سے خبردار کسی عصمت دار کو نہ چھیڑنا۔ دیکھو ہم شریف زادیاں ایسی عفیفہ ہوتی ہیں ہمارا نواب چاہے ستر عورتیں گھر ڈال لے کچھ پروا نہیں مگر نہیں ممکن ہے کہ ہمپر کوئی ڈورے ڈالے اور ہم خاموش ہو رہیں جاؤ بھر یاد رکھنا۔

بشیر۔ اچھا بیگم دیکھو تو سہی۔

بیگم۔ لے بس اب جاؤ ہمارے گھر سے۔

بشیر۔ روؤنگا عمر بھر تو سہی۔

بیگم۔ روئے ہمارا دشمن۔

بشیر۔ روتے نہ بن پڑے۔

بیگم۔ اُف۔ مار کے ہلکان ہو گئی۔

بشیر۔ لے اب ہوشیار رہنا۔

یہ کہکر بشیر الدولہ تو لنگڑاتے ہوے نیچے آئے اور فوراً ڈاکٹر بلوایا۔ ٹانگ کو مضبوط کپڑے سے خوب کسکر باندھا اور تیل اور پانی سے خوب تر کیا۔

مغلانی ساری کیفیت دروازے کی درار سے دیکھ رہی تھی اُسکے ہوش اُڑ گئے کہ اللہ ایسی ایسی یا کباز عورتیں بھی ہوتی ہین۔ دروازہ کھولکر اندر آئی تو کہا۔ بی بی یہ پلنگڑی پر لہو کیسا ہے۔ کہا نواب بشیر الدولہ گنا چھیل رہے تھے چاقو بھنک گیا بلبلا رہے ہین بیچارے۔ ظاہر مین افسوس کیا مگر دل مین کہا خوب شدا ایسے ظالمون کی یہی سزا ہے بلکہ اگر گلے پر چاقو چل جاتا تو اور بھی اچھا ہوتا لیکن پھر ڈری کہ کہین ایسا نہو کہ مین باندھی جاؤن تو بھی آبرو خاک مین ملجائے ادھر کی رہو نہ اُدھر کی۔ آبرو اور عصمت دار کی ہر طرح خرابی ہے۔

مغلانی نیچے گئی تو ڈاکٹر کو دیکھکر اُلٹے پانؤن بھاگی کہا وہان تو بہت سے لوگ جمع ہین اور سرکار بھی آگئے ہین اب بشیر الدولہ بھی سب سے یہی کہتے ہین کہ پونڈا چھیلتا تھا حالانکہ پونڈا کوئی ایک ہفتے سے گھر کے اندر نہین آیا تھا۔ بھونکتے تو بیگم صاحب نے چاقو بھونک دیا اب پچھتاتی تھین کہ یہ ہمنے کیا کیا لیکن یہ بھی سوچتی تھین کہ اسکے سوا چارہ ہی نہ تھا

قمرن پھر غائب ہوگئی

محمد عسکری اپنے عزیز اور دوست بشیر الدولہ کی مرہم پٹی مین ایسے مصروف ہوے کہ قمرن کو بھی بھول گئے اور یہ خبر ہی نہین کہ حضرت ہی کی زوجۂ مقدسہ پر ہاتھ صاف کرنا چاہتے تھے۔ ان کرتوتون کی خبر ہی نہ تھی۔ جب ہر طرح سے انکو تسلی ہوگئی کہ زخم جلد اچھا ہوجائیگا۔ اندیشے کا مقام نہین ہے۔ تو فسٹی مہراج بلی کی طرف مخاطب ہوے۔ یار اسدن بڑی نالائق حرکتین ہوئین۔ اگر ایسی ہی پارٹی اور ہوئی تو ایک آدھ کی جان پر بن آئیگی غضب خدا کا کس قدر پی ہے کہ سننے سے ہوش اُڑتے ہین۔ یار بُری نہ لگی ہو تو لیجیے نہ چھوڑیگی۔ خیر پیتا ہو کہ اب کیا رائے ہے۔ یہ بشیر الدولہ مردود کو سوجھی کیا۔

مہراج بلی نے کہا کچھ کھلواؤ تو پتہ لگاتے ہین۔ نواب نے قدمون پر ٹوپی رکھدی۔ یار از برائے خدا کچھ بندوبست کرو مین تمکو جو کہو گے کھلواؤنگا۔

بشیر بھی یہ کیا قدمون پر ٹوپی رکھی جاتی ہین۔ نہیں تو ہوتی ہین ہم بھی تو کچھ سنین صاحب آخر یہ کیا معاملہ ہے۔

عسکری۔ آپ سے یہ باتین کہنے کی نہین ہین۔

مہراج۔ ہان! یہ سب حضور ہی کے تو کانٹے بوے ہوے ہین۔ اور آپ ہی پوچھتے ہین۔

ب۔ ہمسے کہنے کی باتین نہین ہین تو کیا کفر کی باتین ہین۔

ع۔ تم بڑے نالائق ہو۔

ب۔ مہراج بلی۔ اُمیٹھ تو کان اسکے۔

مہراج۔ کیون بھئی اُمیٹھون۔ قمرن کو بلوا یئے وہ اُمیٹھے۔

ع۔ ہان! ہان! کیا کہی ہے۔

ب۔ اُس مردار کا نام نہ لینا میرے سامنے۔

ع۔ خدا کرے ٹانگ سڑکے رہجائے۔ آمین۔

ب۔ چار کے کوسے بیل نہین مرتے۔

ع۔ ارے ظالم یہ تونے کیا کیا۔ واللہ غضب ہوگیا۔

ب۔ کیا کیا اُن دونون چڑیلون کو ڈولی پر سوار کرکے نکلوا دیا اور گھر کے جو نوکر چاکر تھے اُغلانی مغلانی اُنکا حساب کر دیا۔

اور کہا کھڑے کھڑے نکلجاؤ نہین یہین قبر بنا دونگا۔
مہراج ۔ اور نہین معلوم ہو کہ قمرن کہان ہین۔
ب ۔ ارتھین لوگ صحبت کے بیٹھنے والے خراب کرتے ہو
یہ سب تمھین لوگون کی خطا ہو۔
مہراج ۔ تم پاگل ہو تمھین انسان کون کہتا ہو۔ کیا
خراب کیا کرتے ہین۔ وہ رئیس کیا جسکے پاس معشوق
نہو۔ رئیسون کی شان یہی ہو۔
ع ۔ آخر اگر ہماری بھی ایک ہی جورو ہو تو پھر ہم مین
اور غریب مفلس آدمیون مین فرق کیا ہو۔
ب ۔ عقل کے ناخن لو۔ واہ بس ریاست اسی مین ہو گئی
ہو کہ چوڑی والی کو گھر مین ڈال لے اور کبڑن کو عقد مین
لائے اور ڈومنی کے نام جاگیر لکھ دے۔ اہی سبحان اللہ
کیا ریاست ہو ایسی ریاست پر تین حرف۔
بشیرالدولہ کی طبیعت زخم لگنے اور خون نکلنے کے سبب
سے بہت سست تھی کوٹ پھیر کر لیٹے تو آنکھ لگ گئی۔
اب مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کو موقع خوب
خوب موقع ملا۔ مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب شراب
کی اب کسقدر کثرت ہوتی جاتی ہو کہ توبہ ہی بھلی۔ اسدن
والدہ دو ایک خون ہو گئے ہوتے اب نوابی تو ہو نہین
کہ آج یہان تلوار چل گئی کل وہان خانہ جنگی ہو گئی۔
کس مپرسی کا زمانہ گیا۔ اب اور ہی ہوا چل رہی ہو
واردات کے احتمال پر حوالات ہو جاتی ہو خون اور
قتل کا کیا ذکر ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ آپ نے حسین علی
کو مار ہی ڈالا ہوتا اور ایک آپ پر کیا فرض ہے سبکے
سب بے کیف تھے۔ من مین کہ رات بھر مین چھ دفعہ
بیہوش ہو گئے۔ آغا صاحب دھت پڑے مین۔ لاحول
ولا قوۃ۔ اب آپ سمجھے کہ اگر آپ کی یہ کیفیت اُس روز

نہ ہوئی ہوتی تو قمرن آپ کی بغل مین بیٹھی ہوتین۔
محمد عسکری متحیر ہو کر بولے اسکے کیا معنی۔ قمرن کا حال
کیونکر معلوم ہو سکتا تھا۔ مہراج بلی مسکرائے۔ اچھا تمکو اس سے
کیا مطلب ہو تم تو نشے مین بات بھول جاتے ہو۔ قمرن
کو ہمنے صرف ڈھونڈھ ہی نہین نکالا بلکہ وہ بات کی ہو کہ
تمام عمر احسان مند رہو گے۔ جی دل لگی نہین ہو آپ ہین
کس فکر مین وہ خود اپنے مُنھ سے قبول دین تو سہی۔
محمد عسکری کی باچھین کھل گئین۔ یار مہراج بلی مین
تجھ سے صدقے ہو جاؤن۔ بتاؤ تو یہ کیا اسرار ہو۔ اور
قمرن کہان ہین۔ کہا قمرن تو یہان سے دور نہین ہین
مگر انکی صندلی ساری پر ایک اور بھی لوٹا ہوے اور
آپ کے رقیب بنے ہین۔
پہلے تو محمد عسکری بہت خوش ہوے تھے کہ بی قمرن جان
کا پتا لگا۔ اب رقیب کا لفظ سنکر چکرائے۔ یہ
رقابت کی بُری سُنائی اُستاد۔ اور وہ ہین کون صاحب
جو رقیب بنے ہین۔ ہین بھی رقابت کے قابل۔
مہراج بلی نے کہا بھئی ہمنے صورت تو اُن بزرگوار
کی دیکھی نہین ہو۔ مگر اُڑتی سی خبر پائی تھی کہ صندلی ساری
پہنکر قمرن کھڑی تھین اور کوئی پڑوسی اُنپر ڈورے ڈالتا تھا
محمد عسکری جھلا اُٹھے۔ آپ کی بھی وہ نوچ کر کہین
کہ بس ہمارے صاحب آخر بتاتے کیون نہین ہو کہ قمرن
ہین کہان۔ اللہ آپ کو کیونکر ملین اور اب ہم جو ملنا چاہین
تو کس تدبیر اور کس صورت سے مل سکتے ہین۔
مہراج بلی نے کہا ہمارے ہمراہ چلیے چھٹتے
وقت یہ دونون تنہا چلے۔ خدمتگار کو بھی ساتھ نہ لیا۔
جب بی ہمسائی یعنے شہزادہ بیگم کے پھاٹک
پر پہونچے تو نواب نے کہا ارے یار یہ تو پڑوس مین ہین

عبداللہ خان نے سلام کیا اور کہا حضور کسکی تلاش
مین ہین۔ منشی مہراج بلی نے چپکے سے کہا میان ذرا
ادھر آؤ۔ (آہستہ سے) وہ جو تمھارے ہان آ کے
گئی تھین صندلی ساری پہنے ہوے وہ کہان ہین اُنسے
کہو کوئی آپ کے پاس آیا ہی۔ اُسنے کہا حضور یہان
تو ساری واری کوئی نہین پہنتا مین کس سے عرض کرون
ہماری سرکار ہین اور دو چار عورتین خدمت کے لیے
ایک مین ہون۔ ایک چوکیدار ایک بہشتی صندلی ساری
اور دھانی دھوتی والی یہان کہان۔

منشی مہراج بلی نے کہا اچھا تو تم کو اس حجت سے
کیا سرکار ہی۔ تم جاکے شہزادہ بیگم سے اتنا کہدو کہ نواب
محمد عسکری صاحب آئے ہین۔ اُسنے کہا بہت اچھا۔
کہنے کو کہیے مین عرض کردون مگر بے سود اور بیفائدہ بات
ہی۔ کوٹھے پر آیا بیگم صاحب تو یہ سب تقریر سُن رہی
تھین۔ عبداللہ خان کو جواب دیکر بھیجا اُسنے پھر سلام کیا
خاصدان دیا کہ حضور گلوری نوش فرمائین۔ اور مہراج بلی
کو ٹولی الائچی دی اور کہا حضور غلام جیسا بیگم صاحب کا
نوکر ویسا سرکار کا۔ الائچی تو الائچی ہوتا ہی سرکار نے فرمایا ہی
کہ آپ کو جو کچھ دریافت کرنا ہو وہ کسی عورت کے ذریعے سے
دریافت کیجیے۔ آپ کے یہان آنے مین ہماری بدنامی ہی
کاہے سے کہ ہم بھی جوان اور حضور بھی ماشاءاللہ سے جوان
ہین۔ ہم بھی عزت آبرو دار ہین آپ بھی۔ اور وہ جنکو آپ
پوچھتے ہین اُنسے بیگم صاحب سے ملاقات نہین ہی۔ فرمایا
کہ ہم نہین جانتے کہ وہ صندلی ساری والی کون ہین۔

مہراج۔ تم کچھ انعام ہمسے لے لو خان صاحب۔

عبداللہ۔ تو حضور جب کچھ حال معلوم بھی ہو۔

مہراج۔ مریح ہم تو اپنی آنکھ سے دیکھ گئے تھے۔
عبداللہ۔ خداوند دھوکا ہوا ہوگا حضور کو شاید۔

مہراج۔ نہین صاحب دھوکا کیسا۔ دھوکا کسے کہتے ہین۔

عبداللہ۔ صندلی ساری ہماری سمجھ مین نہین آتی بات
بالکل عقل کے خلاف ہی۔

مہراج۔ (مسکراکر) تم سب سمجھتے ہو۔

عبداللہ۔ خیر پھر اسکا حال تو حضور اللہ جانتا ہی۔

مہراج۔ اچھا قسم کھاؤ گے ہمسے اُڑتے ہو۔

عبداللہ۔ اب آپ کو یقین ہی نہین آتا۔

جب یہان سے مایوس ہوے اور نواب کو لیکر ایک
گلی مین گئے تو نواب صاحب نے کہا۔ یار یہ اس گلی مین
منصوبہ کرنے آئے ہین کیا۔ بندے کے پاس صرف
گھڑی ہی گھڑی ہی اور وہ بھی جرمن سلور جھوٹی چاندی
کسکٹ۔ خیر مہراج بلی نے گلی مین آواز دی
تو ایک آدمی سر تنگا اندر سے نکلا۔ جھک کے
سلام کیا۔ تو مہراج بلی نے ڈانٹ کر کہا۔ ول تم
کاہے واسطے دروغ بولنے مانگتا۔ وہ دروغ
کا لفظ نہ سمجھا یہ پھر جھلائے کہا اس روز جس عورت
کو کہروا کے گھر سے بھگایا تھا وہ کہان گئی جلدی بتاؤ۔

سپاہی نے کہا ہجور (حضور) وہ بُغون
جھتے والا مکان ہے اُسمین گئی تھی اور پھر
وہان سے دھوتی پہنکر ایک اور مکان مین گئی تھی
اُس مکان کا پتا جو دیا تو بعینہ وہی حسین شہزادہ بیگم
رہتی تھین۔

مہراج۔ اُس مکان کے کسی نوکر کا نام یاد ہی۔

سپاہی۔ ہان ہجور عبداللہ کھان نام ہی۔

مہراج۔ (نواب سے) یار اُسنے نام مخفی رکھا نام
کیا معنی کل حال پوشیدہ رکھا افسوس کا مقام ہی۔

نواب ۔ یار پھر اب کیا تدبیر کی جائے قمرن ملکے پھر غائب ہوگئین ۔ ہاے اب کیا کرون ۔

مہراج ۔ مجھے اُسی شب کو بلوایا تھا کدرا کے ہان تھی اس طرح پر اسکو ڈپٹی تھی کہ مین کیا کہون ۔ اور اُس مردود کدرا نے مجھے اتنا بھی نہ پوچھا کہ آپ کون ہین اور کیون آئے ہین خود آنکے لیگیا ۔ مین نے چار سپاہی تعینات کیے وہ راتون رات نکال لائے ۔ تم بمحنت کو تلاش کیا کہین پتا نہ ملا اب پھر ڈھونڈھنا پڑا ۔

نواب ۔ یار تمھارے احسان اور عنایت اور محبت کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر اپنی قسمت کو کیا کرون اور کہان لیجا کے پھوڑون ۔ اب کسقدر مصیبت پڑگئی ہی کہ ہاے ہاے ۔

یہ باتین کرتے ہوے گھر پر آئے ۔ منشی مہراج بھی صاحب رخصت ہوے اور وعدہ کر گئے کہ ضرور ضرور پتا لگا ونگا مگر بار یہ اور بھی بُری ہوئی ۔

نواب محمد عسکری کے دل کا عجب حال ہوا ۔ ادھر تو سرور اور نشے کے سبب سے اسقدر ہوش نہ تھا کہ قمرن یاد آتین اور جب نشہ اُترا تو سستی اور کاہلی اور شدت صفرا اور خست شنگی اور اضمحلال طبع کے سبب سے قمرن کی جُدائی کا چندان خیال نہ تھا اب جو ذرا طبیعت ٹھیک ہوئی تو قمرن یاد آئین مصاحبون مین اس وقت صرف ممن ہی ممن تھے کہا بھی حسین علی تو جا رہی ہے تم اتنا احسان کرو کہ قمرن کے میکے جاؤ اور اُسکی مان سے دریافت کرو ۔ نازو اگر ہون تو آئے تو چھو اور تشفی دو کہ پھر وہی کارخانہ جاتا ہی ۔ اور بیس مکان کوٹھیان بنگلے موجود ہین ۔

ممن ہان گئے تو چنو کی جورو نے کوٹھے پر بلوایا ۔ آداب بجا لائی ۔ ممن نے کہا سرکار نے بھیجا ہی کہ جاکے دریافت کرو کہ قمرن کا کچھ پتا لگا یا نہین ۔ چنو کی جورو نے نازو کو کہ غافل سو رہی تھی جگا دیا ۔ اور شب کا وقت تو تھا ہی ۔ ممن کے ساتھ شہزادہ بیگم کے ہان بھیجا اور کہلا بھیجا کہ جہان نواب صاحب تجویز ین وہان چلی جانا کہ کوئی کانون کان خبر نہ ہو ۔ اور مطلب کا مطلب حاصل ہوجائے ۔

نازو شہزادہ بیگم کے ہان گئین اور ممن کو دروازے پر بٹھایا اندر گئین تو اُنھون نے پوچھا واہ آج دو بجے دن کے آئے کا قمرن وعدہ کر گئی تھین اب تک آتی ہین ۔

نازو ۔ کیا قمرن ! قمرن ہین کہان ۔

شہزادہ ۔ ہین کہان ! وہ تو کل شام ہی کو چلدی تھین کیا وہان نہین گئین ۔

نازو ۔ ہنسی ہو ہن تم ۔

شہزادہ ۔ نہین اللہ جانتا ہی ہنستے نہین ۔

نازو ۔ تمھارے خون کی قسم ہن قمرن ہمارے یہان نہین ہی ۔

شہزادہ ۔ تو یہ گئی کہان ہین ۔

نازو نے بے اختیار رونا شروع کیا ۔ پوچھا یہ آخر ہین کچھ بتا سکتی ہو کہ کہان گئین ۔

شہزادہ ۔ اللہ جانتا ہی ہمین ذری بھی نہین معلوم ۔

نازو بیقرار ہو کر نیچے اُتری اور ممن سے یہ سرگذشت بیان کی ممن کو بھی افسوس ہوا اور شہزادہ بیگم سخت ملول کہ نیکی برباد گنہ لازم ۔ وہی مثل صادق آئی ۔ ہینگ تو لگا یا جگہ دی اور رُسوائی آئین گلے پڑین ۔

شہزادہ ۔ لینے کے دینے پڑے ۔

نازو ۔ نہین ہن ہم تمکو تھوڑا ہی کہتے ہین ۔ بیٹا نواب کا مزاج کیسا ہی دیکھو کیسا بنا بنایا گھر غارت ہوگیا

شہزادہ۔ ہم تو بہن جیسے چور بنگئے۔

نازو۔ مگر یہ ہوا کیا۔ یا ایسے جاتی یا نواب کے یہان یا سسرال کدر اابھی ابھی سرپٹک کے گیا ہی۔ ممن ابھی آئے اور یہان بھی ندارد۔ تمھارے ہان سے جب گئی تھین تو کس سواری پر۔

شہزادہ۔ ڈولی پر۔

نازو۔ اکیلی تھین؟۔

شہزادہ۔ نہین ایک عورت ساتھ تھی۔ اُسی نے آنکے کہا کہ امی جان نے تمھاری تھین ذری بلایا ہی اور اُسی سے کل سے سانٹھ گانٹھ بھی ہوتی تھی۔ مین اُسکی گفتگو اور آنکھین مٹکانے ہی سے تاڑ گئی تھی کہ یہ پس کی گانٹھ ہی۔ اور بھلا سا نام ہی بھولی جاتی ہون۔ سوقت کئی دفعہ وہ آئی اور رحمن کے من اور جوبن اور کم سنی کی تعریف کی اور دیر تک بیٹھی رہی۔ ایک دفعہ ہمکو دیکھکر اُلٹے پانؤن بھاگ گئی تھی۔ جو اگر ہمین معلوم ہوتا تو ہم آنے ہی کاہے کو دیتے۔ کیا جانے کیا اُسمین گفتگو ہوئی اور شاید نواب محمد عسکری ہی کے پھیر مین گئی ہو۔

نازو۔ اے نہین ہمن وہان ہوتی تو ہمکو نہ بلواتی اور ممن کاہے کو دوڑے ہوے آتے۔ وہان جاتی تو پھر کیا تھا گھی کے چراغ نہ جلتے۔ اللہ کرے نواب کے یہان چلی جائین یہ تو عین آرزو ہی۔ ازین چہ بہتر مگر کیا جائین ہمارا ستارہ کس گردش مین ہی آج کل کہ ذرا چین نہین لینے دیتا۔ ایکنٹ ایک بات ایسی پیدا ہوجاتی ہی کہ سب توبہ ہی بھلی۔ امی جان الگ گھر مین بیتاب اور بیقرار ہو رہی ہین۔ اور ہم الگ تڑپتے ہین۔

راوی۔ ابکی یہ بیڈھب ہوئی نہ کدرا کے ہان نہ چنوں کی جورو کے گھر مین نہ شہزادہ بیگم کے پاس۔ ادھر نواب تڑپ رہے ہین۔ اُدھر چنوں کی جورو بدحواس ہی۔ ماتم پڑا ہوا ہی کہ عمر بھر کی رٹیان گئین شہزادہ بیگم کو یہ خفت ہی کہ میرے مکان سے گم ہوگئین نازو روتی ہی کہ اب وہ چین کہان ممن کو یہ رنج کہ سرکار کی دو گھڑی کی دل لگی گئی۔

نازو نے ممن سے کہا کہ جاکے نواب کو بلا لاؤ کہ موسکوٹ کرینگے شہزادہ بیگم نے ہاتھ جوڑے بہن ہمارے مکان پر جو یہ بھیڑ ہوگی تو ہماری بدنامی ہوگی گھر ہی تھا را مگر ہم اپنی رسوائی کو ڈرتے ہین۔ آبرو بڑی شی ہی۔ آبرو جاکے پھر ہاتھ نہین آسکتی۔

نازو نے سمجھایا کہ بہن اندھیاری رات ہی کون دیکھتا ہی دستی نہ روشن کرینگے چپکے سے چھپ کے چلے آئینگے اسمین کون حرج کی بات ہی۔

شہزادہ بیگم ایک باوضع اور ذی مروت عورت تھین کہا جو تمھاری یہی مرضی ہی تو خیر۔ کیا مضائقہ۔ مگر ہم اُنکے سامنے ہرگز نہ ہونگے۔

نازو مسکرانے لگی۔ اوئی تم اُنکے سامنے نہوگی گڑگڑا کے گلگلون کا پرہیز۔ پچاس دفعہ تو وہ دیکھ چکے ہین اب پردہ کرنے چلی ہین۔ شتر چو بہ کہا کے بلی حج کو چلی

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد حوریان رقص کنان ساغر و پیمانہ زنند

بی مغلانی کون ہی۔ اجی بی کچھ منھ سے بولو سر سے کھیلو اے دو مسکرا رہی ہین اور بات کا جواب نہین دیتین مغلانی نے مسکرا کر جواب دیا سرکار خود آنکے ذری تکلیف کرکے دیکھلین میری سمجھ مین تو ایسا آتا ہی کہ جیسے رات کو آفتاب نکل آیا نواب نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آگے بڑھین اور اجی مغلانی یہ کون مردوا ہو ہمیٹون مین گھس آیا

صاحب ہم پردہ نشین عورتین ہین اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کھٹ کھٹ کرتے ہوے آنکے پلنگ پڑی پر بیٹھے فرمایا خدا گواہ ہی بیگم مجھے اسقدر کا ملال تھا کہ بیان سے باہر غضب خدا کا ایک مہینا کہکے گئین اور اتنے دن جاکے کان مین تیل ڈال کے بیٹھ رہین۔ میاں برج ایسا بھایا کہ نکلنے کو جی ہی نہین چاہتا تھا۔

بیگم صاحب بھری ہوئی تو تھین ہی۔ بہت ہی بگڑکر کہا بس بس میری زبان نہ کھلوانا۔ بس کہدیا ہی ہان مین بھری ہوئی بیٹھی ہون اس وقت جلی بھنی مجھے چھیڑا اور بس مین آپے سے باہر ہوجاؤنگی۔ ایک تو جلاؤ اور اوپر سے غراؤ نہ شرماؤ نہ شرمانے دو مین سب سن چکی ہون اور سننا کیا معنی اپنی آنکھون دیکھ چکی ہون۔ چار آنکھین کرتے ہوے شرم نہین آتی ہی تمکو بڑے غیرت دار ہو واہ۔ اللہ کی قسم جتنی تمکو تمھاری محبت ہی اتنی تمکو ہماری محبت نہین ہی۔ اور اتنی کیا معنی اسکی جو تمھاری محبت بھی تو نہین ہی اور ہمکو جو محبت ہی اسکا حال ہم جانتے ہین۔ یا ہمارا دل یا ہمارا خدا خوب جانتا ہی ؎

نباہو گے کیا بڑی دل لگا کر ۔ مرا کیا تمارا گزارا نہین ہی

نواب صاحب نے جو دیکھا کہ یہ اس وقت بہت ہی تیز اور گرم ہو رہی ہین تو انکو ٹھنڈا کرنا شروع کیا سنو بیگم آتے ہی نہین برس پڑتے ہین ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا ہوتا ہی گرما گرم کھانے سے منہ جل جاتا ہی شکایت تو تمکو کرنی چاہیے کہ اتنی دیر تم شکایت کرو۔ بڑی استاد ہو واللہ اچھا خیر اب اس جھگڑے کے وڑبے ہی کو چھوڑو پیار کی باتین کرو لڑائی جھگڑا اقفط۔

بیگم تک کر بولین جھگڑے لڑائی سے ہم ہوئین کو کیا مطلب۔ کھانے بھر کو دیے جاؤ اپنے اللہ کے آسرے بیٹھے رہینگے۔ یہ جھگڑا اور لڑائی اور لگائی بجھائی تو اُن موئی مالزادیون کا کام جو پیال کے گٹھے پر لیٹتے لیٹتے عرش پر پہونچ جاتی ہین جنکے لیے یہ عروج ہی کہ بیاہتا خصم نکوڑے کو دھتا بتائین اور پرائے مردون کو تکتی پھریں یا جو ہمارے فرش کے پائین بیٹھنے والی ہون وہ ہماری برابری کرین تو ہم جل بھنکر کے خاک ہون یا نہ ہون۔ اب تم خبردار خبردار ہمین ہاتھ نہ لگانا اب منہارون کی برادری مین جاکے بیٹھو (اس جملے پر بیگم صاحب ہنسی ضبط نکر سکین ذرا یون ہی سی ہنسی لب پر آگئی) نواب بہت ہی جھپے۔ مغلانی گردن پھیرکے مسکرانے لگی۔

بیگم صاحب نے بڑی شوخی کے ساتھ کہا ہنسے سنا پانی کے عوض اب آپ بھی آب خاصہ کہتی تھین۔ مین سنتی تو منہ جھلس دیتی موئی کا۔ چونکی چھوکری اور آب خاصہ ع

چھچھوندر لگائے چمیلی کا تیل

یہ دونون ہنسین جب آتی تھین تو اکڑون بیٹھتی تھین اب بی قمرالنسا بیگم اور بی نازدجان صاحب ہوئین۔

نواب صاحب نے چھیڑنے کے لیے کہا۔ اخاہ ارے یہ نازدار اور قمرن کا ذکر ہی وہ دو چھوکریان کالی کالی سی۔

بیگم صاحب بہت ہی جھلائین۔ کہا نواب اگر اسوقت تمنے دل لگی کی یا ہنسی کی کوئی بات کہی تو اللہ کو گواہ کرکے کہتی ہون کہ مین کرکٹے پر سے پھاند نہ پڑونگی تو نواب صاحب نے کہا ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا بیگم اچھا اب اس بات کو جانے ہی دو۔ مگر کہنے تو اُن موئی چوڑی والیون کی بجو کی تھی کہ کالی کالی ہین۔

بیگم صاحب بولین چلو بس اب خاموش ہی رہو اور جلاتے ہو ہمکو وہ گوری چٹی ہوئین تو کیا موئی مالزادیان ستر حصی ایسے گورے پنے پر بھی تین حرف۔ زوف ہو ایسے حسن پر خدا اس چڑیل کو غارت کرے جو میری سوت بنی ہو اڑھائی گھڑی کی سوت آئے موئی کو۔

مغلانی ۔ اہی حضور اب کچھ اور باتین کیجیے۔

نواب ۔ غصے کو تھوک دو بیگم صاحب تمھین قسم ہے۔

اب بیگم صاحب بھی ذرا دھیری ہوئین کہا کیون نواب افسوس تو بڑا ہوا ہوگا دشمنون کو تمھارے کہ یہ بلا کہان سے نازل ہوگئی مگر کیا کرین نواب بشیر الدولہ کی دوستی کا لحاظ آگیا نواب صاحب نے کہا بشیر الدولہ کی حمایت دیکھیے آپ ران پر پونڈار رکھکر جھیلنے لگے بس جاتو پیر گیا۔

بیگم صاحب کے چہرے کا رنگ اس بیان سے کسی قدر متغیر ہوگیا اور اسکی وجہ سے ناظرین کتاب خود ہی واقف ہین اسکا بیگم صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اگر نواب صاحب ذرا بھی قیافہ شناس ہوتے یا انسان کی خلقت سے انکو کچھ بھی واقفیت ہوتی تو معاً سمجھ جاتے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی مگر وہان سمجھ سے کیا سروکار۔

نواب ۔ ہم تڑپتے تھے تمھارے لیے بیگم واللہ۔

بیگم ۔ اہی ہی کیسا کچھ راتون کو نیند نہین آتی تھی۔ مین نے سنا دشمن بیمار ہوگئے تھے۔

نواب ۔ تمسے یہ پنے کی بات کہی کسنے

بیگم ۔ ہائین۔

بیگم ۔ ہمسے؟ قمرن کی اماں اس بوڑھی چوڑی والی نے اور کس نے۔

نواب ۔ اس بوڑھی چوڑی والی کو صدقے کیا تمسے۔

بیگم ۔ اور اسکی دونون چھوکریون کو وہ جو کالی کالی ہین۔ (مسکراکر) خدا غارت کرے انکے کہنے کو۔ الٰہی قمرن جوان مرے

نواب ۔ کیون اپنی زبان سے کسی کو برا کہو بیگم۔

بیگم ۔ اللہ کرے مرین دونون آج کے دسوین دن۔

مغلانی ۔ (ہنسکر) اہی بڑی مہلت دے دی سرکار۔

بیگم ۔ نواب کی خاطر سے یہ انکو چاہتے ہین تا بست سیدھی دوزخ کو جائین گی وہ دونون۔ اور وہ موئی دقاقہ ڈھڈو بھی۔ نیک بیبیان حضرت شبیر کے روضے کی سیر کرینگی سان دونون کا حشر کافرنیون کے ساتھ ہوگا۔

نواب ۔ (ہنسکر) اب تباؤ تمنے چھیڑ کی کہ ہمنے۔ سچ سچ کہنا۔

بیگم ۔ تمنے کالی کالی کہکے اور آگ لگا دی۔

نواب ۔ تو کیا کالی کالی ہین یا نہین ہین۔

بیگم ۔ پڑین چولھے کی جڑ مین۔

الغرض نواب اور بیگم مین دو دو چوٹین ہوگئین مگر روک لیے گئے گتھنے کی نوبت نہین آئی۔ نواب کو یہ خوشی تھی کہ بیگم خفا نہین ہوئین۔ اور بیگم کو یہ خوشی کہ نواب صاحب بن بلائے آئے۔

بیگم صاحب چاہتی تھین کہ تخلیہ ہوجائے تاکہ باتون باتون مین نواب کا دل ٹٹولین کہ اب بھی قمرن کی چاہ باقی ہی یا نہین۔ مغلانی سے انھون نے گھرک کے کہا یہ کیا آنا جانا لگایا ہی اہی واہ ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر آخر یہان کیا کام ہی اس وقت خواہی نخواہی آنے جانے سے کیا مطلب پڑی بہبودہ ہو۔

مغلانی تو قبول تخصے گرگ باران دیدہ تھی ہی۔ فوراً سمجھ گئی نیچے اتر کر مہربان اور خواصون اور مشیخ تون

سب کو بٹی بڑھادی کہ اب اوپر نہ جاؤ خدا بھلا صاحب بیٹھے ہین اگر یاد کرین یا بیگم صاحب بلوائین تو خیر مضائقہ نہین اب نواب صاحب اور بیگم صاحب کی گفتگو سنیے۔

نواب ۔ اب ایسی خطا نہ ہوگی۔ بیگم اب توبہ کی جان من ہی ہی۔ واللہ پھر اگر ایسا قصور ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔

بیگم ۔ یہ سب پھسلانے کی باتین ہین نواب۔

نواب ۔ قرآن اٹھاون تب تو مانوگی بیگم۔

بیگم ۔ تم تمام شبینون کی بات کا یقین کون مانے۔

نواب ۔ خدا گواہ ہی کہ اب سب باتین چھوڑ دین۔

بیگم ۔ ہان ہان۔ کیون نہین تمنے کہا اور ہمنے مانا۔

نواب ۔ اب ایسے اعتباری اور بدگمانی کو تو کوئی کیا کرے مگر سچ کہتا ہون بیگم کہ تمپر جان جاتی ہی اچھا یہ بتاؤ کہ تم مٹیا برج مین اتنے دن کیون بیٹھ رہین ہمین رنج ہو یا نہ ہو کتنے دن کا وعدہ کرکے گئی تھین اور اب کتنے دن ہو گئے جو تمکو ہماری الفت اور محبت ہوتی تو تم ایسا کرتین بھلا۔ کبھی نہین کرتین۔

بیگم ۔ اے اب خدا کے لیے لڑائی کی باتین نہ کرو بس اب خاموش ہی رہو تو بہتر ہی۔ اُس نکوڑی چوڑی والی پر تنے تھے۔ شرماؤ ذری۔ ابھی کیا ہی اسی تم تو مہترانی اور چماری تک پر ریجھو گے جیسی روح ویسے فرشتے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے۔

نواب ۔ بیگم دیکھو برسون کے بعد تمھین پایا ہی اور بڑی بڑی منتون کے بعد آج ہمنے یہ دن دیکھا کہ تم اور ہم اعل غل بیٹھے ہین۔ اور تم بے وجہ بے سبب لڑتی اور جھگڑا کرتی ہو خدا کے لیے ہمپر رحم کرو۔ اچھا ایک کام کرو آج رات کو تو پیار اور ہنسی خوشی کی باتین کرو۔ کل شکایت کر لینا۔ مگر خدا نے چاہا تو یہ موقع ہی ہم نہ دینگے کہ تمکو شکایت کرنی پڑے کیا مجال۔ شکایت کیسی ہم تمکو سمجھا دینگے کہ یہ کیا معاملہ تھا۔

بیگم ۔ اپنے مطلب کے کیا ہوشیار ہین۔ چلو بس لگ ہٹو تم جاکے مہارون مین بیٹھو۔ اہ ذری تو شرماؤ۔ مہارن سے ملکے تم سب مین بدو ہوے۔ اور اب بھی باز نہین آتے ہو تمھین کیا ہو گیا ہی۔ نواب۔ ہائے مجھ بختی کی قسمت پھوٹ گئی اور خاتون جنت کی قسم مٹیا برج مین جو مین رہی نا اتنے دن تو مجھے تمھاری جدائی اسقدر کی کھلی ہی کہ میرا اللہ ہی جانتا ہی۔

نواب کے مُنھ سے بیساختہ نکل گیا۔ مگر ایک بات تو ضرور کہینگے بیگم۔ تمھاری محبت مین شک نہین بلکہ محبت ہی نہین۔ تمکو ہے ایک قسم کا عشق ہی۔ مگر قسمن بھی پری ہی پری عجب صورت پائی ہی۔

اٹھتی کو پل ہی جوانی کا نیا ہی انداز
چودھوان سال ابھی نام خدا ہی آغاز
گل سے گالون پہ نہین پھولا سماتا ہی ناز
چشم بد دور رہے نام خدا خوش آواز
ایسی بوسہ لینے کا کیون نہ مین ارمان کرون
سیب جنت کا بھی اُس ٹھوڑی پہ قربان کرون

مگر تمھارے حسن کے مقابل مین کیا حقیقت ہی اُسکی تم بدر جہا اُس سے اچھی ہو۔

بیگم صاحب سمجھ گئین کہ اُس کلبدن مردش چھوکری پر نواب کی جان جاتی ہی مگر یہی ہزار غنیمت ہی کہ میرا اسقدر تو خیال ہی کہ بن بلائے چلے آئے اور اُسکی تعریف بھی کرتے ہین تو دبی زبان سے۔ گو دل مین

بہت ہی بُرا مانین۔ مگر فہمیدہ سمجھدار عاقبت اندیش تھین شربت کے گھونٹ کی طرح پی گئین اور اُف تک نہ کی ایسی نیک سلیمان بھی کم ہین۔ اللہ رے خیال عصمت اور نواب پر تو واقعی انکی جان جاتی تھی مگر اُنکی یہ کیفیت تھی کہ اور ون پر ڈورے ڈالتے پھرتے تھے۔

نواب ۔بیگم تم اس وقت شاید خفا ہوگئین۔

بیگم ۔اوئی خفگی کی کون بات ہی بھلا۔

نواب ۔نہین تمھارے بشرے سے پایا جاتا ہی واللہ۔ تم اس وقت خفا ہوگئین۔

بیگم ۔ہم ایک پر عاشق ہوے ہین نواب۔ ایسا خوبصورت جوان ہی کہ دیکھو تو عشق کرجاؤ۔ ہاے مین تو اُسکی بانکی ادا پر عاشق ہوگئی۔

نواب ۔(ذرا سنبھلکر) کیا۔ (بہت بڑھاکر)۔

بیگم ۔ہمکو ایک شخص کا عشق ہوا ہی آج کل۔

نواب ۔عشق! تمکو؟ کسکا عشق!!!

بیگم ۔کاہے کو بتائین۔ واہ۔ ہُونہہ۔!!!

نواب ۔(گھبراکر) آخر ہم بھی تو سنین۔

بیگم ۔بتانے کی بات نہین ہی۔ تم تو پیچھے پڑ گئے میرے مُنھ سے ناحق نکل گیا۔

نواب ۔اچھا سُن تو لین سننے مین کیا حرج ہی۔ بتاؤ کس پر عاشق ہوئی ہو۔

بیگم ۔ہم ایک چوڑی والی کے چھوکرے پر عاشق ہوے ہین ہاے کیا صورت پائی ہی۔

نواب ۔(شرماکر) بڑی ایک ہو تم۔

بیگم ۔تمھارا اجارہ ہی۔ تمکو ہمارا خوف نہین تو ہمکو تمھارا خوف کیون ہونے لگا۔ بھلا۔

نواب اور بیگم مین یہ نوک جھونک ہو رہی تھی کہ نواب عفت آرا بیگم آئین۔ اتفاق عسکری وہ بھی آئین یہ آج کدھر سے چاند نکلا۔ یہ کہان بھول پڑے آنکھین ترس گئین دیکھنے کو تمنے سب کی محبت چھوڑ دی ہی بھیا نے کئی دفعہ تمکو بلوایا مگر تمھارا تو پتا ہی نہین لگتا کہ رہتے کہان ہو ایسی بیمروتی اور طوطے چشمی بھی نہ چاہیئے۔ دروازے پر سے ہمارے جاتے تھے مگر یہ توفیق کبھی نہ ہوئی کہ ذرا جھانک تو لین خیر صلاح تو دریافت کرلین۔ ملنے کی تو قسم کھالی ہی انھون نے ذرا انکو ہماری محبت نہین رہی ہی۔ افسوس۔

محمد عسکری کیسقدر شرمائے۔ کہا بن خدا گواہ ہی طبیعت گرمی کے سبب سے بڑی پریشان تھی ورنہ ضرور آتا۔

عفت آرا بیگم نے کہا اچھا تو کبھی خیر صلاح کو آدمی ہی بھیجا ہوتا۔ کسی مہری سے کہا ہوتا کہ جیتے مرنے کی خبر تو لاؤ جاکے اور نہین تو کسی چوڑی والی کو بھیجا ہوتا۔

اسپر بیگم صاحب اور مغلانی نے قہقہہ لگایا اور نواب صاحب بیحد پشیمان ہوے۔

اب سنیے کہ نواب صاحب نے بیگم کی بڑی خوشامد کی اور کئی بار شرعی قسمین کھائین کہ اب ہرگز ہرگز کسی سے دل نہ ملائینگے۔ بیگم کو گو اپنے اس اقرار کا مطلق یقین نہ تھا مگر ہان مین ہان ملائی جاتی تھین کہ چلو اب تک تو جو کچھ ہوا وہ ہوا۔ اب آیندہ سے توبہ کرلو۔ مگر جب اُس موئی قمرن چڑھ کی چاہت پیچھا چھوڑے نا۔ اسوقت تو نہایت میٹھے باتین بناتے ہو۔ جہان وہ یاد آئی بس سب بھول جاؤگے۔ نواب صاحب نے کہا کیا مجال بھول جانا کیا معنی

ہم ایسے نہین ہین - وہ بھول جانے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے - اچھا مہرلون کو حکم دو کہ پلنگڑی اوپر مستابی پر بچھائین اسکی دیواسین اونچی ہین - بیگم صاحب نے مہرلون کو بلا کر حکم دیا کہ اس مستابی پر خوب پانی چھڑکو اور فرش بچھاؤ - اور یہ پلنگڑی بچھاؤ اور دو مجھیریان رکھدو اور برف اور کیوڑا دونون مجھیریون مین ڈال دو اور پنکھے والی کو بلاؤ وہان پنکھا ٹنگ رہا ہی - جب سب سامان لیس ہو گیا تو نواب صاحب مستابی پر جاکے بیٹھے اور تھوڑی دیر کے بعد بیگم صاحب بھی تشریف لیگئین

دوسرے روز دوپہر کو بیگم صاحب کے گوئیندن نے پھر انسے آکے کچھ کہا اور نواب صاحب کی طلبی محلسرا مین ہوئی - گئے تو دیکھا کہ بیگم صاحب منہ بنائے ہوے بہت ہی خفا بیٹھی ہوئی ہین - پوچھا کیا خدانخواستہ کچھ طبیعت علیل ہی کہا بس اب ہمسے نہ بولو - اسی سے جاکے بولو - مردار سے جسکے لیے ٹھنڈی سانسین بھر رہے تھے -

نواب - ارے ! بگڑ گیئن !!! -

بیگم - تمکو تو اسکے بغیر چین ہی نہ آئیگا -

نواب - آخر یہ تمسے کہا گئے -

بیگم - میرے سامنے ٹھنڈی سانسین بھرین تمنے اور اوراد پر سے باتین بناتے ہو - ذرا تو شرماؤ -

نواب - تم تو ہو اسے لڑتی ہو بیگم -

بیگم - میرے کلیجے مین اسوقت ٹھنڈک پڑے جب مین سنون کہ اسکی کھاٹ مچیاتی ہوئی نکلی -

نواب - کیون کسی کو کوستی ہو بیگم اس سے کیا فائدہ

بیگم - مین کوس کوس کے کھا جاؤنگی -

نواب - اچھا کوسو - مہری ذرا سا پانی لاد بیگم کو -

بیگم - ہمارے ساتھ مٹیا برج چلے چلو -

نواب - لکھنؤ کو چھوڑ کر تو بہشت جانے کی بھی اگو نہین ہی لکھنؤ ہو اور دنیا ہو -

بیگم - لکھنؤ ہوے مین رکھا کیا ہی -

نواب - اپنا شہر تو ہی -

بیگم - پھر ایسے شہر کو لیکر کوئی چاٹے -

نواب - اچھا چلو نئی نال چلین -

بیگم - چلو اللہ جانتا ہی چلو - واہ نیکی اور پوچھ پوچھ جہان کہا ہو وہان چلو - مگر اس شہر کو چھوڑو کچھ دن کے لیے - یہان تمھاری آدار گی بڑھتی جائیگی اور تم خراب ہوتے جاؤگے اور یہ ہوے درگور ساتھ کے بیٹھنے والے اور بھی تمکو چکمہ دیتے ہین تمنے اپنے کو کیا سے کیا کر دیا کمین موئی فرن ہی اور کمین نگوڑی نازد - اگر تھوڑے دن اور اسی طرح رہے تو خدا ہی مالک ہی اور آج تمنے یہ سنا کہ تم کالا پانی بھی پینے لگے ہو - اللہ جانتا ہی یہ بڑی بری بات ہی - سب مین بدنام ہو جاؤگے اور کوئی تمکو اپنا حقہ تک پینے کو نہ دیگا - نواب بڑے شرم کی بات ہی -

نواب - بالکل جھوٹ ہی یہ کسنے کہا تمسے - ہمارا ساما کراؤ - ورنہ ہم بگڑ جائینگے -

بیگم - اللہ قسم تم تو آنکھون مین گھر کرتے ہو ذرا تو شرماؤ -

نواب افسوس -

نواب - یہ باتین ہمکو پسند نہین آتین - جھوٹ سے میرے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہی -

بیگم - اللہ قسم ذرا سچ کہنا -

نواب - آخر یہ کسے کہا گئے وہ کونسا میرا دشمن یہان ہی

جو ہر وقت میری طرف سے تمکو بھڑکایا کرتا ہی اور جھوٹ سچ باتین کہتا ہی۔ مین ایسے آدمی کا اپنے یہان رہنا پسند نہین کرتا تم بتاتو وہ کہ تمنے کہنے کہا۔

بیگم — لے ذرا سنبھل سنبھل بہت باتین نہ بناؤ۔ پھر جو ہمکو غصہ آجائیگا تو ساری سچی کرکری ہوجائیگی ایک تو چوری دوسرے سینہ زوری۔

نواب — بیگم خدا کے لیے اب وہ باتین کرو کہ ہمارا دل پہلے ایسی باتون سے ملال ہوتا ہی۔

بیگم — یہ کیون دشمنون کو کیا سودا ہوگیا ہی جو دل بہلنے کی باتین کرون۔ نواب تمکو اُس کمبخت کا عشق نہ چھوڑیگا خدا اُسکو غارت کرے۔

نواب — (آہ سرد بھر کر) افسوس۔ ہاے کیا کرون۔

بیگم — لے میرے سامنے تو یہ ٹھنڈی سانسین بھرو نہین سیدھی طرح بیٹھنا ہو تو بیٹھو۔ نہین تو باہر جاکے اُن موندھی کاٹون مین دل بہلاؤ جنھون نے تمکو ابھار ابھار کے ان دہاڑون کو پہونچایا۔

نواب — اچھا بیگم تم بھی باتین سنالو جوجی مین آئے کہہ لو۔

محمد عسکری کی بیتابی

کچھ روز تو نواب ہلال رکاب لفظواے دینا باصدقاسم چندان پریشان نہین رہے مگر جب انکو مایوسی ہوگئی کہ اب بی فون نہ ملینگی تو واقعی انتہا سے زیادہ قلق ہوا یہ کیفیت ہوگئی کہ کھانا پینا حرام باہر باورچیخانے مین خاص پُرعمدہ عمدہ کھانے پکاتے ہین اور اندر سے بھی کھانا آتا ہی۔ مگر اُنکو بھوک نہین بھاجب اور رفقاے سے چلچتے ہین بیگم صاحب بار بار بلواتی ہین اور سمجھاتی ہین کہ نواب یہ تمکو کیا ہوگیا ہی۔ مگر بے سود۔ گو بیگم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اک ذرا تشفی ہوتی تھی لیکن تمرن کا غم بیقرار مارے ڈالتا تھا۔

اب سنیے کہ مصاحبون کو لوٹنے کا اچھا موقع ملگیا میان ممن نے آنکے کہا حضور ایک عورت کلان کوٹھی مین رہتی ہی وہ اس شہر کا قطب ہی مجذوبہ ہی۔ اور کوئی تیئیس برس کا سن ہوگا۔ پہلے ہندنی تھی اب اُسکا کوئی مذہب نہین ہی مگر جو کہتی ہی وہی ہوتا ہی۔ اُسکی بات ٹل نہین سکتی مین نے ہزارون بار تجربہ کیا ہی اور اللہ کی عنایت سے کبھی پسپا تجربہ پٹے نہین پڑا۔ حضور ایک دفعہ مین اپنی نانی کو لیکر اُس عورت کے پاس گیا پردہ کراکے مین نے کہا کہ انکو جلندھر ہوگیا ہی انکے حق مین کچھ دعا کیجیے۔ کہا پرسون اچھی ہوجائیگی اچھے اچھے کپڑے پہنینگی اسکی برات نکلیگی۔ جاؤ بس جاؤ یہان سے۔ مین کچھ سمجھا نہین۔ اتفاق سے تیسرے روز میری نانی نے انتقال کیا اور جنازہ نکلا۔ اُس وقت ایک دوست نے مجھے یاد دلایا کہ مجذوبہ کی بات کتنی صحیح نکلی کہ پرسون پڑھی ہوجائیگی۔ اور اسکی برات نکلیگی برات اسی جنازہ سے مراد ہی۔

نواب صاحب بھرے مین آگئے اختر بھی ممن سے گونجتا تھا۔ دونون نے اُس مجذوبہ کی تعریف کے پل باندھدیے نوبت بانجا رسید کہ نواب صاحب نے داروغہ کو اُسکے پاس بھیجا اور پانچ اشرفیان نذر کے طریق پر بھیجین اور کہا جہانتک ممکن ہو اُسکو اپنے ساتھ لاؤ اور نہ آئین تو ہم خود چلینگے۔

داروغہ صاحب ممن اور اختر کو ہمراہ لیکر مجذوبہ کے مکان پہونچے دیکھا تو ایک سُرخ و سفید عورت کلان کوٹھی کے ایک بُرج مین بیٹھی ہی۔ پانون دریا کی جانب لٹکے ہوے ہین

قریب گئے تو دیکھا کہ خوبصورت اور کم سن عورت ہی۔ ان لوگون نے تو بتیس برس کا سن بتایا تھا مگر داروغہ کے نزدیک کوئی بائیس برس کا ہی۔

ممن نے قریب جاکر جھک کے سلام کیا۔ بڑے غرور کے ساتھ ان سب پر انھون نے نظر ڈالی تو ممن نے داروغہ کو اشارہ کیا کہ اشرفیون کی نذر دکھاؤ۔ داروغہ نے اشرفیون کی نذر دکھائی۔

مجذوبہ ۔ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ ۔ الگ ہٹ۔

داروغہ ۔ اگر یہ نذر قبول نہوئی تو غضب ہوجائیگا

مجذوبہ ۔ قمرن کی چاہ ہی۔ ہان ! قمرن ! ! ! ۔

داروغہ ۔ (کانپتے ہوے) حضور یہ نذر ہی۔

مجذوبہ ۔ نازو کی بہن قمرن ہی۔ ہان ! یہ ! ۔

ممن ۔ تو اب یہ نذر تو قبول فرمائیے۔

مجذوبہ ۔ ہان ! قمرن کی بہن نازو ہی۔ نازو۔

ممن ۔ موج مین ہین اس وقت۔

مجذوبہ ۔ قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔

اختر ۔ مگر کیا مقام ہی واللہ۔ کیا بہار ہی۔

ممن ۔ مردہ آئے تو زندہ ہوکے جائے یہان سے واللہ کیا مقام ہی۔ سبحان اللہ۔

مجذوبہ ۔ مردہ اور زندہ ۔ ہان ! یہ ! ! ۔

ممن اور اختر تو گھبرائے ہوے تھے مگر داروغہ راز دان نہ تھا۔ اس سے ان دونون نے چھپایا تھا۔ انکی خواہش تھی کہ نواب صاحب کو لوٹین مگر داروغہ کے سبب سے دال نہین گلتی ہی۔

مجذوبہ نے گردن ہلا ہلا کر کوئی دوسو دفعہ (ہان !) کہا ہوگا یہ انکا تکیہ کلام تھا۔ اور تکیہ کلام کیا شی۔ مجذوب کی بڑا سی کا نام ہے۔ مجذوب اسی طرح بڑبڑاتا ہی۔

بیٹھے بیٹھے اٹھ کھڑی ہوئین اور برج سے نیچے اُتر کر دریا کے اندر کود پڑین۔ اور پیرنے لگین۔ اور پیرتے پیرتے یہ بکتی جاتی تھین۔ (قمرن کا عشق اور نازو بغل مین ہان ! نازو کی بہن قمرن اور قمرن کی بہن نازو۔ ہان ! ہان)

اختر نے داروغہ سے پانچ اشرفیان لیکر خود نذر دکھائی تو ممن نے کہا بھئی کیا وحشی جانگلو ہو۔ وہ تو پیر رہی ہین۔ اور آپ زینون سے کھڑے اشرفیان دکھاتے ہین۔

اتنے مین مجذوبہ نے ایک غوطہ لگایا اور ابھرتے ہی چھپکی مار کر اشرفیان لے لین اور ان سب کے سامنے دریا کے اندر پھینک دین اور کہا قمرن کی چاہ اور نازو کا بیاہ۔ ہان ! اور اشرفیان ہان ! ! اور قمرن اور نازو اور نازو اور قمرن ۔ ہان ۔ اللہ ۔ اللہ ۔ مولی ۔ داتا اچھا نواب کو فنس پر لاؤ۔ بگھی پر مت لاؤ۔ لاؤ فنس پر مگر قمرن اور نازو ۔ ہان !۔

تھوڑی دیر کے بعد یہ سب نواب صاحب کے ہان واپس آئے انکو دیکھتے ہی نواب صاحب کھڑے ہوگئے اور بڑے اشتیاق سے پوچھا۔ کہو بھئی کیسی گذری۔

داروغہ ۔ سرکار وہ تو ایک عجیب دربار ہی۔

نواب ۔ ہان ! سنیدہ ہین ۔ باکمال ۔ ! ۔

داروغہ ۔ حضور غلام تو کانپنے لگا ۔

ممن ۔ خداوند غلام کیا عرض کرے ۔

نواب ۔ بیان اختر ۔ اعتبار کے قابل ہی یہ بات؟

اختر ۔ اب حضور راستے مین باتین ہونگی حضور کو یاد فرمایا ہی۔

ممن - ہم لوگ جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ ایک برج مین جلوہ فگن ہین - سلام کیا - بس دیکھتے ہی ذرا برافروختہ ہوئین کہ مین نے اشارہ کیا اور داروغہ صاحب نے معًا نذر دکھائی - بس نذر دکھاتے ہی اُسنے رٹ لگائی واللہ قمرن اور نازو - نازو اور قمرن -

نواب - (متحیر ہوکر) واللہ !! ! -

ممن - حضور کے نمک کی قسم - خداوند جو ذرا تصنع ہو

اختر - خداوند اک دو سو دغہ کہا ہوگا - قمرن اور نازو - نازو اور قمرن -

داروغہ - ہان حضور صحیح ہی - ایک دفعہ لہر جو آئی تو جہم سے دریا مین کود پڑین - اور بیرنے لگین -

ممن - پہلے تو نذر نہین لی - مگر دریا مین غوطہ لگاکے جس طرح چیل جھپٹا نہین مارتی ہی اُسی طرح جھپٹا مارکے بانچون اشرفیان ہاتھ سے چھین لے گئین اور دریا مین پھینک دین اور کہا نواب کو بلاؤ بارگہی پر نہ آئین - فنس پر آئین -

نواب - تو کیا آپ لوگون نے کہا تھا کہ نواب صاحب نے ہمکو بھیجا ہی -

ممن - بات کرنے تک کی نوبت تو آئی نہین - **داروغہ** - آپکا تو کوئی تذکرہ بھی نہین آیا -

نواب - خیر ہمکو اب اشتیاق پیدا ہوگیا -

داروغہ - اشتیاق - حضور فنس کو حکم دیجیے - ایسے موقع ملتے کہان ہین -

نواب - حسین علی کہار دن کو حکم دو کہ فنس نکالین -

حسین علی - بہت خوب خداوند - ہر اشرفنس نکالو سرکار سوار ہونگے ابھی لاؤ -

ممن - حضور پھر ٹھک جائینگے -

اختر - ایمین تو شک نہین واللہ -

داروغہ - اور مقام کتنا اچھا ہی کہ واہ وا -

اختر - جی خوش ہوتا ہی روح کو بالیدگی ہوتی ہی عجب مقام ہی واللہ - اور میرے دل کو یقین ہی کہ اُسنے تصدق دی ضرور حاصل ہوگا -

نواب صاحب نے جلدی جلدی کپڑے پہنے اور فنس مین سوار ہوے اور کہا بھئی تم لوگ ٹٹم پر آؤ - تینون ٹٹم پر سوار ہوے - جب کہار کوٹھی پہونچے تو لب دریا فنس روک لی - اور نواب صاحب اُتر کر سیر کرنے لگے - اتنے مین ٹٹم بھی آیا ممن اور داروغہ ہنستے ہوے اُترے اور میان اختر بھی نواب صاحب کے قریب آنکے کھڑے ہوے حضور سچ کہیے گا روح کو بالیدگی ہوتی ہی یا نہین - عجب فرح بخش مقام ہی واللہ ای سبحان اللہ مین تو عاشق ہون اسپر دریا کی موج زنی کیا مزہ دکھاتی ہی کہ باید و شاید واللہ جی خوش ہوتا ہی -

نواب صاحب نے وجد مین آن کر فرمایا بھئی ہمنے اس وقت برجستہ ایک شعر کہا ہی -

ممن - ہان حضور فرمائیے واللہ مزہ آجائیگا -

داروغہ - ضرور کہیے خداوند -

اختر - حضور کی طبیعت داری مین کیا شک ہی -

نواب - بھئی سُنتا -

ممن - جان لڑی ہوئی ہی سرکار -

نواب - عرض کیا ہی -

جس طرف پیک نظر جاتا ہی	
سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہی	

اختر — سبحان اللہ حضور سبحان اللہ —
ممن — کیا کہا ہی واللہ — ع

سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہی

داروغہ — کس دیدے کا مطلع ہوا ہی —
ممن — حضور کہتے نہین — کہین تو خوب کہین —
نواب — اور سنیے گا عرض کیا ہی — ع

ہم کھڑے ہین لب دریا صاحب
دل تری دید کو لہراتا ہی

اختر — اعجاز! — اپنی جان کی قسم کیا خوب کہا ہی — ع

دل تری دید کو لہراتا ہے

واہ واہ — ای سبحان اللہ —
داروغہ — لہرانے کے لفظ نے جان ڈال دی —
نواب — یہ آپ کی قدر دانی ہی سنیے گا — ع

ٹھنڈے ٹھنڈے یہ ہوا کے جھونکے
دل مرا قابو سے اب جاتا ہے

راوی — املی کی جڑ سے نکلا ہتنگ —
ممن — اور برجستہ فرماتے ہین حضور — یہ دوسرا تکلف ہی واللہ —
نواب — بھئی آدمی ہین لطف سخن کجا —
اختر — حق ہے پیر و مرشد — بجا ارشاد ہوا —
نواب — کہون تو سب کچھ مگر فرصت کہان —
راوی — چنڈو سے فرصت بھی ملے جب —
تھوڑی دیر دریا کی سیر کرکے یہ چار دن آدمی کالدان کو ٹھی مین داخل ہوے تو دیکھا کہ زعفرانی ساری پہلے ہوے ایک عورت بیٹھی تو تے سے باتین کر رہی ہی —

میان مٹھو پڑھو حق اللہ پاک ذات اللہ — پڑھو تو پڑھو نہین تو پنجرا خالی کر دو بیٹے بیٹے — اور اللہ کو کسی نے دیکھا تو ہی نہین مگر سب کے سب اللہ ہی اللہ پکارتے ہین — اور پانی جو دریا مین قحط آجاتا ہی تو حسب الحکم اعلی اور نظم و نسق ممالک نشو و نما از رتق فتق صحو و غیم وصل و عقد سحاب گوناگون و ثم و انتظام مداخل و مخارج از امطار و ازہار و تلمیر مرزوبوم ہر زمین و تو فیر کشت و کار دہاقین ماثر فراوان و آثار نمایان بر روے عرصۂ روزگار بظہور رسانیدہ —

نواب صاحب نے آگے بڑھ کر ڈرتے ہوے جھک کے سلام کیا تو مجذوبہ نے تین چار بار (ہان) کہکر اشارے سے کہا کہ بیٹھ جاؤ —
نواب — نذر تو قبول ہو —
مجذوبہ — نہین قبول ہوگی —
ممن — بس اب اصرار نہ کیجیے گا —
مجذوبہ — کہان بھگا دیا قمرن کو —
نواب — کیا معلوم کہان چلی گئی —
مجذوبہ — قمرن اور نازوہان! —
نواب — (ہاتھ جوڑتا ہون)
مجذوبہ — اس مکان کو پکا بنا دے اور آج کے دسویں دن قمرن کو بہین لیکر بیٹھ — بنا دے پکا بنا دے پکا — پکا بنا دے نازو اور قمرن ہان! —
نواب صاحب کا کلیجہ گز بھر کا ہو گیا چھٹی اور دودو اب کیا پوچھنا ہی — چین لکھتا ہی — فوراً حکم دیا داروغہ صاحب بس کل ہی سے مت شروع ہو جائے اور ایسا بنوا دو کہ دوسرا مکان اس قطع کا شہر بھر مین نظر نہ آئے —
نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا حضور یہ نذر قبول ہو

اور یہ کہکر رس اشرفیان قدمون پر رکھ دین۔

مجذوبہ نے کہا قمرن اور نازو ہان!۔

نواب صاحب سمجھتے تھے کہ یہ کوئی بوڑھی یا ادھیڑ عورت ہوگی مگر آنکھ دیکھا تو جوان بیس بائیس برس کا سن اور جوانی کے علاوہ خوبصورت پاکیزہ طلعت اور صباحت کے ساتھ نمکینی غضب ڈھاتی تھی۔ یہ اس مہ لقا پر ریجھ گئے اور من انکی چتون سے تاڑ گیا کہ سرکار کا دل آگیا۔ مجذوبہ بک رہی تھی۔ قمرن اور نازو۔ ہان! ہان!۔ اور نواب اُسکی ایک ایک ادا پر لوٹ ہوے جاتے تھے۔ کہا اگر آپ کی رائے ہو اور آپ کے خلاف نہ گذرے تو مین ہر روز حاضر ہوا کرون روز پہر ڈیڑھ پہر آپ کی خدمت مین بیٹھا کرون۔

مجذوبہ۔ دنیادار کا یہان کیا کام ہی۔

نواب۔ صحبت کا فیض۔

مجذوبہ۔ ہوا وہوس! ہان! ریجھ گیا!!!۔

اختر۔ کیا بات ہی خدا گواہ ہی یہ قطب ہین۔ ورنہ لکھنو اب تک کب کا ستیاناس ہوگیا ہوتا۔

نواب صاحب نے داروغہ کو حکم دیا کہ جا کے میر شہزادہ علی اور سفیر کو بلا لاؤ۔ اور من سے کہا تم ڈیوڑھی جاؤ اور خاص پز کو فوراً اپنے ساتھ لاؤ۔ کہو برتن اور جنس اور گوشت لیتا آئے کھانے کا کل سامان ساتھ لائے دس بارہ آدمیون کا کھانا ہوگا۔ اور اختر کو حکم ہوا کہ چوک سے جاکر ہر قسم کے میوے اور مٹھائی لاؤ۔ جب یہ سب رخصت ہوگئے نواب باقی کون رہا مجذوبہ اور نواب صاحب۔

اب نواب صاحب ڈورے ڈالنے لگے۔

نواب۔ غلام ہون حضور کا۔

مجذوبہ۔ قمرن! قمرن! ہان!!!

نواب۔ اس تیری ہان کے صدقے۔

مجذوبہ۔ ایمان ساتھ جائیگا۔ ہان!۔

نواب۔ (قدمون پر ٹوپی رکھکر) مین صدقے ذری دیکھو ہاے کیا آنکھین ہین۔

مجذوبہ۔ جا جا پانی بھر لا۔

نواب۔ پانی بھر لاؤن؟۔

مجذوبہ۔ جا جا پانی بھر لا۔

نواب۔ جو حکم دودھ بچا لاؤن۔

مجذوبہ۔ پانی بھر لا۔ پانی بھر لا۔ جا جا بھر لا پانی۔

اب سنیے کہ میدان خالی پاکر نواب صاحب نے جو اظہار عشق کیا تو مجذوبہ نے پہلے تو کچھ نہین کہا صرف دو ایک باتین کہکر خاموش رہی مگر جب اُسنے دیکھا کہ نواب صاحب کو عشق بہت ہی چڑھا ہوا ہی تو ذرا للکار دیا اور مجذوبہ تو تھی ہی کہا ایمان ایمان ٹھکانے رکھو غافل۔ ہان! اللہ نے ایمان دیا۔ مولی نے ایمان دیا۔ خدا نے ایمان دیا۔ یہ ایمان دیا ہی مگر ٹھکانے رکھ ایمان۔ ہان!!! ساتھ کیا جائیگا مکان پیوند زمین ہوگا املاک پیوند زمین ہوگی۔ جواہرات پتھر ہین۔ روپیہ ہاتھ کا میل ہی۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلیگا بنجارا

ہان ایمان البتہ ساتھ جائیگا مگر دیدنی ہی کہ باغ مین چاندنی اور اُسکی مالک چاندنی خانم اور زلفو اور زلفن دونون بہنون نے بل کی لی۔

لٹ گئے ہو کے محسن زلف معنبر والے بل کی لیتے ہی رہے بال وہ گھونگھر والے

نواب صاحب نے اس شعر کی بڑی تعریف کی کہ واقعی خوب فرمایا ہی۔ مگر مجذوبہ نے ذرا شنوائی نہ کی اور نہ انکی داد دینے کی داد دی بلکہ بہت ہی بگڑ کر اپنے ایک کتے سے باتین کرنے لگین۔

سن رے شیرا چاہے تو چلا ہے تیری بھینی سمجھا۔ پھٹکے پھٹکے۔ الگ الگ۔ دور دور رہنین کہ ہو نچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا۔ ہان ماترکی کو اشارہ بس ہو کہے کسی سے سمجھے کوئی۔ ہان! اہو رے اللہ والے لوگ پہونچے ہوے اللہ والے لوگ۔ رسیدہ صاحب کمال صاحبدل اللہ میان کے پہچاننے والے لوگ بُری باتون سے دور دور۔ اور اگر چاہون تو ابھی ابھی جلا دون۔ سوخت کردون نیست نابود کردون۔ بھسم کردون۔

راوی۔ اس بھسم کے لفظ سے انسان اگر ذرا بھی ذکی الطبع ہوتا تو سمجھ جاتا کہ یہ عورت تو مسلم ہی ورنہ بھسم کا لفظ زبان پر نہ لاتی۔ مگر نواب صاحب تو عشق کے مارے اندھے ہو رہے تھے۔ انکو یہ خیال کجا۔ لیکن انکے دل مین ذرا خوف پیدا ہوا کہ اسکی بددماغی سے ڈرنا چاہیے ایسا نہو دعاے بد دے دین تو خدا جانے کیا کا کیا ہو جائے۔ انکے نزدیک مجذوبہ کو یہ قوت حاصل تھی کہ جو دعا دے دین کہ تو مرجا تو وہ ضرور فوراً ہی مرجائے۔ اب انکو قمرن کا چندان خیال نہ تھا۔ مجذوبہ پر بہت ریجھے ہوے تھے۔ گو قمرن اس سے کہین زیادہ حسین تھی مگر مجذوبہ کی نمکینی واقعی ستم ڈھاتی تھی اور نواب صاحب کی اُسپر جان جاتی تھی یہ قریب بیٹھے ہوے کنکھیون سے گھور رہے تھے کہ دو عورتین اور آئین دونون بوڑھی ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئین

تو مجذوبہ نے ہنسکر کہا کیون دانے نکلے۔ دانے نکلے مجھائے مالن والن کیا کرتی باگ مڑ گئی باگ مڑ گئی۔ ہان! اچھا بس جاؤ بس جاؤ۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔ ان دونون عورتون کو بھاگتے ہی بن پڑی۔ مگر انمین سے ایک نے استعداد البتہ بڑی جرأت کرکے کہا کہ اب آپکی مہربانی سے لڑکا اچھا ہی۔

راوی۔ اس لڑکے کو دو دن بخار آیا تیسرے روز اُسکی ماں مجذوبہ کے پاس لائی۔ مجذوبہ نے کہا دانے نکلینگے مُرجھا جائینگے باگ مڑ جائیگی۔ اُسی روز لڑکے کو چیچک نکلی مگر اچھا ہو گیا تھوڑے دن کے بعد اُسکی ماں ایک عورت کو ساتھ لیکر شکریہ ادا کرنے آئی۔ اور سرخروئی بھی بطریق نذر لائی تھی۔ مگر چونکہ مجذوبہ کا رخ بدلا ہوا تھا۔ اور اُنھون نے باصرار متواتر کہا کہ بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ۔ لہذا یہ دونون چلی گئین کہ مجذوبہ تو ہی رہی خدا جانے کیا اسکی زبان سے نکلجائے۔

نواب۔ یہ دونون کون تھین۔ سرکار۔

مجذوبہ۔ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔

نواب۔ مجھے اپنا غلام بلکہ غلامان غلام سمجھیے۔

مجذوبہ۔ ایمان پاک۔ آدمی بیباک۔ ہان!

نواب۔ کیے تو حضور کے پانون دباؤن۔

مجذوبہ۔ اللہ کا جلال کیا۔ آفتاب۔ اللہ کا جمال کیا مہتاب۔ جلال جمال دونون موجود۔ دن کو جلال رات کو جمال۔ چاندنی رحمت ہی تو اندھیری غضب۔ بہشت اور دوزخ سب اسی دنیا مین ہی۔

نواب۔ بجا ارشاد ہوا تعجب ہی کہ اس سن مین اور یہ باتین حاصل کرلین۔

مجذوبہ۔ دشمن کو بھی دوست سمجھے واہ۔

اگر صد سال گبر آتش فروزد
چو یکدم اندران افتد بسوزد

آگ کا فعل جلانا ہی۔

نواب ۔ لیجیے ہمارا ہاورچی تو آگیا۔ اب جو فرمائیے وہ پکواؤن۔

مجذوبہ ۔ دریا کی لہر اور اللہ کا قہر دونوں کو دیگچی مین چڑھاؤ۔ تو واہ واہ۔

اتنے مین دو آدمی اور آئے۔ ایک ضعیف دوسرا ادھیڑ یہ دونوں بھی آن کے تھوڑے فاصلے پر ہاتھ جوڑ کر خاموش کھڑے ہوے۔ انکو دیکھتے ہی مجذوبہ نے کہا لایا لایا دُدھوا لایا۔ اتنا کہنا تھا کہ بوڑھے آدمی نے اپنے نوکر کو پکارا اور اُس سے بوتل لیکر سامنے رکھدی مجذوبہ نے بوتل مُنھ سے لگائی تو نصف کے قریب پی گئی اور مرد پیر نے تعریف کرنی شروع کی۔

پیر ۔ (ادھیڑ سے) کچھ دیکھا حضور نے۔

ادھیڑ ۔ حضرت عقل نہین کام کرتی۔

پیر ۔ غضب خدا کا آدھی بوتل چڑھا گئین۔

ادھیڑ ۔ جی۔ اور کس صفائی کے ساتھ۔

پیر ۔ جو جسکو کہدیا وہی ہوا۔

ادھیڑ ۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔

نواب ۔ کیا آپ لوگ عرصے سے جانتے ہین۔

پیر ۔ جانتے ہین بلاے خداوند ہماری تو ملک ہین یہ ہم تو انکے غلامون سے بدتر ہین۔

ادھیڑ ۔ حضور کو ابھی انکے حالات معلوم نہین ہوے ہین شاید۔ یہ تو بڑی خدا رسیدہ ہین۔

پیر ۔ کیا کوئی بیان کرسکتا ہی۔ ہزارون کرامات ہین انمین ایک ہو تو کوئی بیان کرے۔

ادھیڑ ۔ صاحب کرورون وصف ہین۔

پیر ۔ مجسم اوصاف سمجھیے۔

نواب ۔ مین خوب سمجھتا ہون۔

اتنے مین مجذوبہ نے باقی ماندہ شراب بھی پی لی۔ اور بوتل اُلٹا دی۔ کہا دُدھوا ہی دُدھوا ہی۔ قرن اور نازو ہان! نازو اور قمرن۔ ہان۔!!!

اہ کہ در شوخی ندارد ہمسرے	
مے نمائی ہر دمے از منظرے	

یہ شعر سُنکر نواب صاحب کا عقیدہ اور بھی جم گیا کہ واقع مین رسیدہ اور باکمال عورت ہی

نواب ۔ مین تو انکا معتقد ہوگیا ہون حضرت جو بات ہی انکی وہ کرامات سے خالی نہین ہی۔

پیر ۔ آپ خوش عقیدہ اور فہمیدہ اور برگزیدہ ہین۔

نواب ۔ میرا دل ہی کچھ مرے دبا رہا ہی حضرت مین تو اب انکا غلام ہوگیا۔

پیر ۔ حضور رئیس اور شہزادے ہین۔ کیون نہ باریکی کو پہونچینگے آپ۔

مجذوبہ ۔ جملو اور ممن اور اختر۔ ہان!!!

نواب ۔ واہ وا۔ اللہ رے کمال۔

مجذوبہ ۔ اور بشیر الدولہ اور سراج بلی۔

نواب ۔ ان سب کو بلواتا ہون۔

مجذوبہ ۔ نہین نہین کسی کا کام نہین نکل جاؤ یہان کیا کام کسی کا۔ مگر قمرن کو لے لے ہان۔!

نواب ۔ (قدمون پر ٹوپی رکھکر) اب تو حضور کی عنایت

میرے حال پر ہی اُس سے اچھے اچھے لوگ بلکہ اینگے
مین نواب آپکا غلام ہو چکا۔

مجذوبہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی اُٹھی اور لب دریا جاکر
کھڑی ہوگئی اور پیرمرد کو حکم دیا کہ دریا کے اُس پار
جاؤ۔ ابھی جاؤ۔

پیرمرد نے کہا حضور غلام کو پیرنا نہین آتا ہی۔

مجذوبہ۔ جا جا۔ دریا مین پھاند پڑ۔

پیر۔ (کپڑے اُتارکر) پیرنا نہین آتا ہی حضور۔

مجذوبہ۔ آتا ہی۔ آتا ہی۔ پار جا۔ اللہ بیڑا پار کرتا
ہی۔ اللہ بیڑا پار کرتا ہی۔

انکے دوست نے کہا یہ بڑی مصیبت ہی۔ اگر دریا مین
اُترتے ہو تو گہرے مین جاکر خواہ مخواہ ڈوب جاؤگے
پیرنا جانتے نہین اور نہین جانتے ہو تو عمر بھر کا ریاض
کیا کرایا مٹیا میل ہوا جاتا ہی۔

پیرمرد نے جی کڑا کرکے کپڑے اُتارے اور کانپتے
ہوئے دریا کی طرف چلے پہلے تو جھجکے۔ مگر اللہ اللہ
کہکر کود پڑے تو ایک سکنڈ تک غائب۔ نواب
اور پیرمرد کے دوست کو یقین ہوگیا کہ یہ ڈوبے مگر
تھوڑی دور پر جاکے اُبھرے اب اِن دونون کی جان
مین جان آئی کہ ابھی تک زندہ ہی مگر دونون کو انتہائی
مایوسی تھی اور سمجھتے تھے تابکے۔ اسوقت نہین ڈوبا
تو اور تھوڑی دیر مین ڈوبیگا۔ بکرے کی ماں کبتک
خیر منائیگی۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے پیرمرد اُس پار ہوگئے
اب اِن لوگون کو سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ کیا اسرار ہی
ایک شخص پیرنے سے محض ناواقف ہی۔ اور اس
صفائی کے ساتھ اُس پار چلا گیا نواب صاحب کو
یقین نہین آیا سمجھے کہ دریا پایاب ہے۔ کپڑے
اُتارکر پیرمرد کے دوست کا دوپٹا باندھا اور دریا مین
کود پڑے بیچ دھارا مین گئے تو پانی ہاتھی ڈباؤ پایا۔
بس اُنکے دل پر بات جم گئی کہ یہ سب مجذوبہ کے کمال
کا سبب ہی ورنہ پیرمرد ضرور ڈوب گئے ہوتے۔

نواب صاحب دریا مین خوب پیرے اور بڑی تفریح
حاصل ہوئی۔ جب خوب پیر چکے تو باہر آئے کہ اتنے مین
دارو غہ صاحب تشریف لائے اور ممن بھی آگیا اور
خاص بڑے مع سامان کے موجود۔ تھوڑی دیر مین میان
اختر بھی آئے اور بہت سے آدمی جو کلان کوٹھی کے
گھاٹ پر پیرنے آتے تھے جمع ہوگئے اور اُس زن
جوان زعفرانی پوش کو دیکھکر متحیر ہوے اور باہم
یون گفتگو کرنے لگے۔

۱۔ بھئی یہ کیا نسخہ ہی۔

۲۔ کوئی جوگن معلوم ہوتی ہی۔

۳۔ ذری دریافت کرنا چاہیے۔

پیر۔ جوگن نہین مجذوبہ ہی۔ اور خدا رسیدہ عورت
باکمال جو کہے وہی ہو۔

۱۔ ہان ایکون نہین بھئی ایسے لوگ ہین نہین تو
دنیا کیونکر قائم ہے

۲۔ بھلا ہمکو بھی کچھ دعا دینگی۔

پیر۔ یہ موج کی بات ہی جیسی لہر آجائے۔ کچھ اجارہ ہی
کسی کا کبھی اچھی بات منھ سے نکل گئی۔ کبھی بُری بات
مجذوب تو ہی ہی۔

اتنے مین پیر مچھلی پیر اک آئے۔ یہ آج دریا کے کنارے
کہان آنکے بیٹھ گئین۔ کیا دم ہی۔ اور جو زبان سے ایکبار
کہدین ممکن نہین کہ ٹل سکے۔ قیامت کا آنا جس طرح برحق ہی
اسیطرح یہ بھی برحق ہی۔ کہ جو انکی زبان سے نکلجائے وہی ہو

ایسے مجذوب کم دیکھنے مین آتے ہین ممکن کیا کہ بات
ٹل سکے مین چودہ برس سے انکو جانتا ہون۔ لڑکپن ہی
سے انکا یہ رنگ تھا۔ کیا دم ہی۔ واللہ ہم تو روز
ایک دفعہ دیکھ لیتے ہین گرمی بھر۔ کیونکر ہر روز پیرنے
آنا ہوتا ہی۔

۱۔ مگر استاد صورت کتنی اچھی پائی ہی اور آنکھین
کیا غضب کی اللہ نے دی ہین۔

۲۔ اور ابھی کم سن بھی ہین۔

۳۔ ارے مان جو با خدا لوگ ہین انکی نسبت
ایسے بیہودہ کلام نہ کرنے چاہیے۔

۴۔ (بگڑکے دل) چاہے بھی۔ ایسی عورتین با خدا
ہون تو جلدی ہی دنیا سے اٹھ جائین یہ بھی ثبوت ہی۔

فصل بہار آگئی موسم بدل گیا
خارِ غم دالم مرے دل سے نکل گیا

نواب نادر جہان بیگم صاحب کے بشرے اور باتون
سے پایا جاتا تھا کہ نواب صاحب نے کوئی ایسی بات انسے
کہدی ہی کہ انکی روح تک وجد کر رہی ہی باچھین کھلی
جاتی ہین۔ بات بات پر قہقہہ لگاتی ہین۔ اسکا کوئی سبب خاص
ضرور ہی بیوجہ بے سبب یہ نہین ہو سکتا۔ اور لطف یہ کہ
گھر مین بھی عورتین خوش و خرم معلوم ہوتا ہی کہ جس خوشی
نے نادر جہان بیگم کی پژمردگی و افسردگی دور کر دی
تھی اُس سے ان سب کو اطلاع تھی۔ خیر اسکا حال
تو پیچھے کھلیگا اب سنیے کہ مغلانی اور بیگم صاحب مین
کچھ کانا پھوسی ہوئی۔ پھر عفت آرا بیگم اور بیگم صاحب
دونون بہنون مین آہستہ آہستہ کچھ بات چیت ہوئی
اسکے بعد سطوت بہو اور ان دونون بہنون نے
بشیر الدولہ بہادر کو بلوایا اور پردے کے پاس سے
آہستہ آہستہ گفتگو کرنے لگین۔ بی مغلانی کے سوا اور
سب کو ہٹا دیا تھا۔ یہ مغلانی وہی پرکالہ آتش تھی جو
صلح جنگ مین شہرۂ آفاق تھی اور پونڈے کی گندیری
کے لیے پھاندی اور چربانک اور پور پور چھلے تلوار
بولی تھی۔

بشیر الدولہ نے کہا ذرا زخم اندمال پر آئے تو مین قہرن
و مرن سب کو شہر بدر کرا دون مگر جو تدبیر مین نے کی
ہی اسکا اگر ذرا سا بھی حال کھلا تو ستم ہو جائیگا۔ اور
عسکری سے اور ہم سے پھر چخ چل جائیگی۔ غم بھر
نہ بنے گی۔ گروہ چون نہین کر سکتا ہمارے آگے۔
مگر لگی بُری ہوتی ہی۔ اتفاق ہی شاید بگڑ گیا تو کی کرائی
بات بھی گئی گذری اور جھگڑے کا جھگڑا مفت
مین پیدا ہو گیا۔ مین اس خوبصورتی سے یہ کارروائی
کرونگا کہ کسیکو خبر نہ ہونے پائیگی۔ اور نون لگے نہ پھٹکری
اور رنگ چوکھا برسون باپڑ پیلے ہین۔ عسکری بیچارہ
ہمارا مقابلہ نہین کر سکتا دو تین پانچ کیا جانے۔

سطوت بہو نے کہا بھائی اب تمھارا ہی سہارا ہے
چھٹن صاحب اور رونق جنگ تو ایک ہی تھیلی کے چٹے
بٹے ہین ایسے گاڑھے وقت آڑے آنا ہی نہین ہی
مگر تمنے وہ کام کیا ہی جو کسی سے نہ ہو سکتا۔ مجھے بڑا تعجب
ہی کہ چٹکی بجاتے قہرن تو سسرال پہونچی۔ ناز و میکے مین
داخل ہوئی۔ مغلانیان خواصین مہربان مشیخ دستین یہ وہ
سب تر بھر کسی کا پتا ہی نہین۔ تعجب ہی کہ یہ ہو کیا گیا
اور آج تلک اچھی طرح سے کسی پر حال نہین کھلا۔

عفت آرا بیگم تو لین سودہ تو اب عسکری دو طمانچا کا ساتھ
مذبیگے قسم کھائی ہی اور بہت شرمائے ہوے ہین کہ ہمنے
کیون انکا ساتھ دیا مگر ان کو اچھن صاحب لبتہ گئے گذرے

سطوت بہو نے کہا بہن ایک تمہارے دن جگ ہی تو بڑے اچھے ہین - اپنے کو یون ہی کہا کرتے ہین چھٹن صاحب کیا اور کوئی کیا - ارے یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین کوئی کم اور کوئی زیادہ مگر یان انکے (بشیر الدولہ) سب سے کوئی تدبیر اب ان لوگون کی چلنے نہ پائیگی - لاکھ ہاتھ پانون ماریں کوئی انکے سامنے دال نہ گلیگی - اب بھی جو انھون نے کر دکھایا وہ بڑی تعریف کے قابل ہی -

بشیر - یہ ممن اور اختر وختر سب پاجی ہین -

بیگم - نہین اختر ایسا نہین ہی ممن البتہ ہی -

سطوت بہو - ہم تو جانتے ہین کہ سب ہی ایسے ہین -

بشیر - مگر خدا کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا -

بیگم - ای ہی میرا تو نسہ تک نہین باقی رکھا تھا -

بشیر - غضب ہو جاتا - خدا جانے کیا ہو جاتا -

بیگم - ہو کیا جاتا وہ گھر کی مالک بنجاتی اور ہم اسکی لونڈی بن کے رہتے یا زہر کھا کے سو رہتے - اللہ نے بڑی خیر کی کہ ہمین اطلاع ہوگئی مگر انھون نے بھی اسقدر کا ضبط کیا ہی کہ واہ - اس زمانے مین باپ کا لحاظ بیٹا نہین کرتا اور بڑے بھائی کو چھوٹا بھونی مونگ کے برابر نہین سمجھتا یہ وہ زمانہ آن پڑا ہی - انکا اتنا لحاظ جو کیا کہ اف تک نہ کی یہ بڑے ہی تعجب کی بات ہی -

بشیر - پرسون تک تم سب پر کھل جائیگا جاؤ کہدیا

سطوت بہو - کیا کھل جائیگا - ای کھل کیا جائیگا

بشیر - ابھی سے کیون بتائین - اثر جاتا رہتا ہی

عفت آرا - ہم سمجھے اگر ایسا ہو تو پھر کیا پوچھنا ہی

بشیر - ابھی آج کے تیسرے دن تجربہ کر لو -

عفت آرا - اللہ کرے تم دلی مراد پاؤ -

بشیر - دلی مراد کو تم کیا جانو - یا خدا ہماری دلی مراد پوری ہو جائے

عفت آرا - مگر اپنے دل کو ذرا ایسے ہوئے ایسا ہو کہ ذرا دھکا لگ جائین آدمی نازک مزاج اور عالی دماغ ہین انکو لیے رہیگا ذرا للکارنا بھی - اور پھر ذرا انکی سی بھی کہنے لگنا دو ایک دل لگی کی باتین کر ڈالین - دل جمعین بیٹھتا رہے اور پتے پر سے ٹوٹ نہ جائے -

بشیر الدولہ نے ان سب کو تشفی دی کہ گھبرانے کی کوئی وجہ نہین ہی آپ لوگ ناحق گھبراتے ہین مین اس خوبصورتی سے بندوبست کر دونگا کہ پھڑک جائیگا - چوڑی والی اور ہمارا مقابلہ - کیا مجال ممن جو لاہسہ تانا بانا جانے اسکو ان حکمتون سے کیا سروکار ہی - اختر ذلیل قافیہ چوراہی لون کی بانی جانے اور یہ حکیمانہ کارروائی ہی عسکری بیچارے سے مین یہ چالاکی کہان سیدھے سادے مسلمانی کاٹ بھانس سے انکو کیا سروکار یہ تو ہم ایسے چھٹے ہوئے شہدون کا کام ہی کہ گھر بیٹھے مچھے چٹے بے لڑایا کرتے ہین افسوس ہی کہ عین اس وقت نازک مین جاقو نے زخمی کر دیا ورنہ اب تک قرن کب کی گنگا پار ہو گئی ہوتی - اس فقرے پر نواب وجہان بیگم کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا اور پیشانی پر عرق آگیا -

نواب بشیر الدولہ بہادر رخصت ہوئے تو یہ سبکے سب خوش کہ قرن گھر سے نکالی گئی اب باہم ہنسی اور مذاق ہونے لگا -

سطوت بہو - بشیر الدولہ کے کاٹے کا منتر نہین ہی

عفت آرا - انکا یہان آجانا بہت اچھا ہوا -

سطوت بہو - اسی دن انھون نے غضب ڈھایا کہ ناز کیسو اور قرن کیسن اور اغلانی کیسن اور مغلانی کیسن

بیگم - نواب کے مزاج مین تلون بہت ہی۔
اتنے مین مُغلانی نے کہا حضور آج تو رتجگا ہونا چاہیے
نواب بشیر الدولہ وہ بات کہہ گئے جسکی ہمین امید نہ تھی
ہم سمجھتے تھے کہ اب قمرن نواب صاحب سے تمام عمر
نہ چھوٹے گی مگر انھون نے کیا جانے کیا ٹونکا جادو سحر
کر دیا کہ قمرن الگ وہ الگ - لیٹے تھے نواب صاحب
مگر بڑا کام کیا - ہمین تو امید نہ تھی کہ حشر تک وہ موئی
منہارن انکے چھوٹے گی اللہ کی شان اُسکی کریمی کے صدقے
اتنے مین بیگم صاحب کسی ضرورت سے صحن مین آئین
تو دیکھا کہ دو تین عورتین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس رہی ہین
انھون اصرار کیا کہ ہمکو بتا دو یہ کیون ہنس رہی ہین
کیا پڑا پایا - ایک مہری نے ہنستے ہنستے کل امور بیان کیے
بیگم صاحب بھی ہنسنے لگین -

بیگم - اری او چاندنی خانم اس موئی دائی دوائی کا دوان
ہین دیکھا پنساری کی دُکان پر جاکے گاڑی کی چون چون
مانگتی ہی - موئی بیوقوف -

چاندنی - اوئی اری کیا ایسی گنوار ن ہی -

مہری - مجھسے سُنو نا - مین تو ساتھ ساتھ گئی تھی پنساری
سے جاکے کہا - بھیا ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون
تو دیدے وہ سخ اٹھتوں آدمی - اُسنے کہا گاڑی کی چون چون
رنگریز کی دُکان پر بکتی ہی - آپ جو تین کوس سٹاتی ہوئی
رنگریز کی دُکان پر پہونچین - کہا ایک چھدام کی گاڑی کی
چون چون دیدیا - اُسنے جو مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تو کہا
بڑی بی میرے یہان تو کپڑا رنگا جاتا ہی گاڑی کی چون چون
تنبولی کے یہان ملیگی - اب آپ بہت بگڑین بہت لیتی دیتی ہین
کہ مارکے تھک گئی اور یہ موے اِدھر سے اُدھر دوڑاتے ہین تنبولی
کی دُکان پر جاکے پھر وہی اک چھدام کی گاڑی کی چون چون
تو دے دو - وہان سطوت بہو کی دو مہرین بیٹھی تھین
ایک سے ایک ہنسوڑ - اور تنبولن بھی ٹھٹول عورت
تنبولی بھی ہنسوڑ بڑی ہنسی ہوئی اور ایک شیدی ہے
سبحان خان کے اکھاڑے کا اُستے اُنھین بڑا دق
کیا کچھ نہ پوچھو - اُسنے کہا گاڑی کی چون چون چرخا
کاتنے والیون کے پاس ملیگی جب ہر طرح سے ہارین
تو یہان آکے کہا - موئی گاڑی کی چون چون کی تو شہر
بھر مین ہڑتال ہو گیا ہی - مار کے تھک گئی
کوئی مول قبولتا ہی نہین - کوئی بچیم کہتا ہی کوئی پورب
دائی - تم سب نے ملکے ہمین دوانہ بنا دیا ہی -

مہری - یہ چونڈا کیا دھوپ مین سفید کیا ہی -

مغلانی - اری ہان بوڑھی ہونے کو آئین اور ابھی
اتنی عقل نہین کہ گاڑی کی چون چون کون جانور کی
دائی - اب ہم کیا جانے کون جانور ہی -

بیگم - اور ہمسے کہا کرتی ہی کہ مین بادشاہ کے یہان
محل مین نوکر تھی - تین دفعہ جہان پناہ سے اور مجھسے بات چیت
ہوئی کیا جانے کیا جھوٹ سچ اُڑایا کرتی ہی -

مغلانی - سرکار یہ اسکی بس ڈینگ ہی ڈینگ ہی -

مہری - تنبولی کی دُکان پر انکی بڑی ہنسی ہوئی
اور یہ جو فری بھی سمجھتی ہون کہ یہ کیا ہو رہا ہی اور وہ
سب کے سب مِلکے انکو بناتے تھے - گاڑی کی
چون چون نہ ملی نہ ملی -

دائی کچھ تو بیوقوف تھی اور کچھ بنتی بھی تھی جیسا کہ اکثر
عورتون اور مردون کا قاعدہ ہی - کہ اپنے مالک
کے خوش کرنے کے لیے خوشامد مین اُن کے پاگل
بن جاتے ہین مگر دائی کی بناوٹ ظاہر نہ ہوتی تھی
اس طرح پر پاگل بن جاتی تھی کہ ممکن کیا

دس ہو سکے۔

بیلم صاحب ایک تو یوں ہی محظوظ دسرے وہ تھیں دو سرے بلی بنوٹ اور گاڑی کی چون چون اور مہری کی قصہ پاری اور بھی لے اڑی۔

بیگم ۔ بی مغلانی تو بی قمر النسا کی مغلانی ہیں۔

مغلانی ۔ قمر النسا! موئی چوڑی والی کی چھوکری۔

ب ۔ اور اُسکے مُنھ پر کیا کہتی ہوگی۔

م ۔ حضور نواب صاحب سے دریافت کریں۔

ب ۔ اُسکی خو بو تو کاہے کو گئی ہوگی۔

م ۔ توبہ کیجئے ۔ وہ تو گھٹی میں پڑی ہے۔

ب ۔ اور کھانے کی کیا فرمائش ہوتی تھی۔

م ۔ بھُنی کی روٹی اور چھینڈے۔

ب ۔ واہ کیا بھاری پلاؤ بتایا ہے۔

م ۔ اور لونڈی کیا خوش کرے ایک دن گنڈیری والا جو پھیری دیتا آیا۔ تو ڈیوڑھی میں جا کر باز ار میں نکل گئی اور چلا کے آواز دینے لگی ۔ گنڈیری والے۔ او گنڈیری والے۔

بیگم صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑیں کہا نواب کو خبر ہوئی تھی یا نہیں ہوئی۔

مغلانی بولی اور ایک روز اُنکے سامنے دوڑتی ہوئی بیچے گئیں اور دربان سے کہا جاکے گلاب پانو دے والے کو بلا لا۔ اُسنے کہا حضور پہرے پر کوئی نہیں ہے کہا اچھا تو جا۔ ہم پہرا دے لینگے۔

نواب کو خبر ہوئی تو افسوس کرنے لگے اور سمجھانے لگے مگر وہ کسکی سُنتی ہیں ایک قفسہ دیوار پر ہاتھ رکھکر تان لگانے لگیں۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیاں نہیں آئے رے

بیگم صاحب اور بھی کھلکھلائیں۔ کہا ادئی ایسی دیدہ دلیل نواب کو تو وہ بدنام کر دیتی۔

مغلانی نے کہا سرکار ایک برہنہ والے پر جان دیتی تھی بڑی دقاقہ ہے۔

بیگم ۔ نواب اُسپر بہت اُلجھے ہوئے تھے کیوں بی مغلانی دیکھو سچ سچ کہنا۔

مغلانی ۔ حضور اُلجھے ہوئے تھے یا یہ کہیے کہ اُسپر جان فدا کرتے تھے۔

بیگم ۔ خوش تو ہم بہت ہیں آج۔ گلزار ہول کھاتا ہے اور خوف ہے کہ مبادا پھر قرن داخل نہ ہو جائے۔

م ۔ اے نہیں سرکار اب اُسکا خیال نہ کیجیے۔

مہری ۔ حضور اب وہ پہونچی جمنا پار۔

م ۔ وہ کسی رئیس کے قابل تو تھی نہیں ۔ وہ تو بس یہی ارزل برہنہ والے۔ تنبولی۔ تیلی۔ اُنھی پر مرتی تھی لسی تنبا کو والے یا ڈوم ڈھاڑی کے ساتھ چھپت ہوئی چھینڈے کی ترکاری تو خدا بیگا۔ اُسکو وہی بہت ہے وہ تو کمبخت چھینڈے پر جان دیتی ہے۔ چلم پینے میں لطف آتا ہے حقہ سے دم بھرا تا ہے انتہا ہو گئی۔

مہری ۔ حضور ایک تنبولی پر بھی جان دیتی تھی اور نواب صاحب سے بڑا اصرار کیا کہ اُسکو ہماری ڈیوڑھی کا داروغہ مقرر کر دو ہم سے بی مغلانی نے یہ سب باتیں کہیں اور نواب صاحب کو اسی وقت (وقت) کھٹکا تھا کہ ایک مرد سے کو داروغہ بنانے کو کہتی ہے۔ اور پھر اُسپر طرہ یہ کہ تنبولی۔ موئی بے شرم اور اُسپر جان دیتی تھی اور ہنر اور باتوں کی ایک بات تو یہ ہے

کہ جسنے بیاہتے مردے اور اپنے میان کو چھوڑ دیا تو وہ بھلا کسی اور کی کیا ہو کے رہیگی ہوئی ہر جائی۔

مغلانی - توبہ کرو۔

عفت آرا - جب اِن مردون کو اتنی عقل ہوتا۔ سطوت بہو تمھارے میان نے تو سوتی اُجلی کو گھر ڈال لیا ہو۔ وہ کہان کے نیک ہین۔

مغلانی - حضور وہ بھی پرائی استری تھی۔

راوی - بہت ہی خوب۔

مغلانی - قمرن کو ہم لوگون نے سوکھے گھاٹ اُتارا۔

راوی - ماشاء اللہ۔

مغلانی - قمرن بھلا حضور کے دشمنون کو کلپاتی۔

عفت آرا - بی مغلانی بڑی حاضر جواب ہین۔

م - ہم غریب آدمی دعوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

عفت آرا - خوب - چوکتی نہین ہو لہین پر۔

م - اے حضور بال آپ ہی شہزادیون مین سفید کیے۔ اتنے مین ایک مچھلی والی آئی اور مسکراتی ہوئی اُس نے کہا اے حضور ایک خوشخبری سناؤن وہ موئی قمرن بھاگ کھڑی ہوئی وہان سے۔

بیگم - اے لو اور سنیو۔ !!!۔

م - حضور کے نمک کی قسم۔

بیگم - کہان سے بھاگ گئی وہ تھی کہان۔

م - اے حضور کہین انھون نے چھپا رکھی تھی سرکار نے سو اب وہ موئی وہان سے بھاگ گئی۔

مغلانی - اللہ کرے جہان سے اُٹھ جائے۔

مہری - آمین۔

مچھلی والی - کہو۔ نیچ قوم کے ساتھ نکل گئی۔

مہری - اے ایسے ہی لوگون کے ساتھ تو نکلو کے قابل ہی تھی۔ بھلے مانسون کے ساتھ رہنے کے قابل نہ تھی ہرگز ہرگز نہ تھی۔

مغلانی - نہین۔

اصل بد از خط خطا نکند

بدی بد کے ساتھ نیکی نیک کے ساتھ۔

مہری - ایسا ہی ہو۔ اسمین کیا فرق ہو۔

مغلانی - اے حضور جیسی ہوی اُسنے کی تھی ویسا بھر پایا۔ ہاے جہان پناہ کے ہان ایک خواجہ سرا کیا کرتا تھا۔ (کہ کر دکہ نہ یافت)

الغرض بیگم صاحب کے گھر مین آج خوشی کے شادیانے بج رہے تھے کہ قمرن جمنا پار پہونچی اور نواب صاحب کا دل اُس سے پھر گیا۔ اب اُسکو ہرگز ہرگز گھر نہ ڈالین گے۔ چلو خوب ہوا۔ یہ تو مطلب ہی تھا۔

سڑک کا چالان کردے

وال کا ہے واسطے تم ہمکو پکڑ لیا ہم تمھارا چالان بولے گا نہین نہین ہم تمھارا چالان بولا سگا۔ یہ بلڈی گول کا ہے واسطے گاڑی لڑ گیا۔ کون بولنے سکتے کہ گاڑی لڑ گیا گاڑی واڑی کچھ نہین لڑا۔ اور گاڑی کا ہے واسطے لڑنے مانگتا۔ چرا انجمن من گرفتار شدہ است کہ من چہ دانم ہمہ علت بر سر سانیس چرا نباشد کہ گفتہ اند

ہمہ از دست دیگران بر شور سعدی از دست خویشتن فریاد

ناظرین فسانہ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ کن بزرگوار کی

جمع مواج کا لہراہی مگر یہ سمجھ مین نہ آیا ہوگا کہ یہ کنیفتا ہین کیونکہ کاہے واسطے منشی مہراج بلی صاحب ایسوقت کہتے تھے جبکہ کسی پربت ہی خفا ہوتے تھے اور یہ گاڑی والا فقرہ بھی سمجھ مین نہ آیا ہوگا۔ فارسی تو خیر انکی ماوری زبان ہی۔ یا یون کہین کہ منشی مہراج بلی کے باپ کی زبان فارسی ہی اور کہ گفتہ اند تو تکیہ کلام ہی۔ اور شعر مین اصلاح دیے بغیر تو حضرت رہین ہی نہ سکے تھے

اب سنیے کہ جناب مکرمی منشی مہراج بلی صاحب سیاور جو نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر آئے تو سنا کہ نواب صاحب سوار ہوگئے ہین بڑی مایوسی ہوئی۔ اُس روز بدلی تھی اور گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی اور انکو شوق چرایا تھا کہ شراب ناب لنڈھائین۔ یہان جو آئے تو سنا یہان سے آغا صاحب کے ہان گئے اُنسے جاکر کہا یار عسکری کا تو پتا ہی نہین ہی۔ مگر اسوقت شوق چرایا ہی۔ کچھ پلواتے نہین۔ آغا صاحب نے کہا اچھا ابھی منگواتا ہون مگر کس قسم کی ہو۔

منشی مہراج بلی کو خیر واُن یعنی اورک کی شراب بہت پسند اور مرغوب تھی۔ فرمایا اورک کی شراب منگواؤ۔ آغا صاحب نے سودا گر کے نام چٹھی لکھی اور اورک کی شراب منگوائی۔ اب منشی مہراج بلی کی کیفیت یہ ہی کہ انتہا کے بیقرار ہین اتنا بھی انتظار نہین کرسکتے کہ بوتل کا کاگ کھولا جائے۔ کہا بھئی بوتل کا سر توڑ ڈالو۔ میری تو جان نکل رہی ہی۔ اس بیتابی کو ملاحظہ فرمائیے۔ الغرض جب تک خدمتگار کھولے کھولے یہ چھ دفعہ کرسی پر سے اُٹھے اور چھ ہی دفعہ بیٹھے اور جب بوتل کھلی تو فرمایا کہ مٹی کا برتن منگوانا۔

آغا صاحب نے کہا آپ کی ایسی تیسی اور منگوانے والے کی بھی ایسی تیسی۔ شیشے کے گلاس مین پیجیے جیسے ایک دفعہ پیا ویسے ہزار دفعہ پیا۔ نخرے بگھارتے ہو مگر منشی مہراج بلی نے اپنے کہار سے ایک آبخورہ منگوایا اور ایک صراحی کوری مٹی کی منگوائی۔

اب سنیے کہ مہراج بلی صاحب سوچے کہ آج بدلی کا دن ہی ذرا زیادہ پینی چاہیے۔ آغا صاحب بھی شریک ہوے اور نواب چھٹن صاحب بھی بلوا کے گئے اب فکر یہ ہوئی کہ نواب محمد عسکری کو کسی طرح ڈھونڈھ نکالین یا آپہی یہ چلے کہان گئے ڈیوڑھی پر آدمی بھیجا کہ جاکے دریافت کرو کہ نواب صاحب کہان ہین۔ لوگون نے کہا خدا جانے کہان ہین کیا ہمسے کہکے جاتے ہین۔ مگر شاید کہین دریا کی طرف گئے ہین کیونکہ بیسوا اور رنگی منگوائی ہی۔ آدمی نے آنکے آغا صاحب سے کہا حضور وہان تو کسی اچھی طرح نہین معلوم ہی کہ کہان گئے ہین۔ مگر قیاس سے کہتے ہین کہ شاید دریا گئے ہونگے کیونکہ بیسن اور رنگی منگوائی ہے

آغا صاحب نے کہا لوہے کے پل جاؤ۔ وہی ہم لوگونکا ٹھیکہ ہی۔ وہین ہونگے۔

آدمی کو لوہے کے پل روانہ کیا کہ اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے گھوڑے سے اُترتے ہی کہا بھئی آج تو بدلی ہی کیا اچھا دن ہی۔

آغا — آؤ۔ آؤ۔ یہان پہلے ہی سے اُڑ رہی ہی تمھارا بڑی دیر سے انتظار تھا۔

چھٹن — کیون نہو دوست۔ دم غنیمت ہی تمھارا۔

مہراج — اجی نواب صاحب بندگی عرض ہے۔

چھٹن - ہیلو - آپ بھی ہین - پورا جلوس -

مہراج - وہ محفل بے رنگ جہان اینجانب نباشد -

چھٹن - بہت ہی خوب - بھانڈ ہو گئے -

مہراج - کیا بھانڈ کیسے - ارے بھئی کہتے نہین ہین کہ وہ محفل بے رنگ جہان - لاحول - بھول گیا -

آغا - وہ محفل بے رنگ جہان بھانڈ نباشد -

مہراج - کل یاد آتی جو آئی تو ہم اور ہماری قبیلہ اسوقت بھلی پر سوار باغ سے آتے تھے - اب جائین تو کہان جائین وہ جو پورہ نہین ملتا ہی اسمین گاڑی لے گئے ہمارا نام سُنکر مستون آیا تو ایک مکان مین ہمین اور ہماری قبیلہ کو ڈکایا - تو اب اُس مکان مین ایک تو بوڑھا آدمی تھا مستون کوئی ستر برس کا اور ایک اُسکا لڑکا کوئی پچاس برس کا اور ایک اُسکا داماد کوئی سترہ برس کا - مگر قبیلہ صاحبہ کی جب نظر پڑتی تھی اُسی گھبرو پر مین نے کان مین کہا - تو بہت ہی شرمائین ہماری قبیلہ صاحب - کہا اے ہٹو تمکو بدی ہی کی سوجھتی ہی میرے لڑکے کے برابر ہی تم بڑے بد گمان آدمی ہو -

راوی - اس فقرے نے آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب کو لوٹ لوٹا دیا - مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور قبیلہ کا لفظ یاد کر کے اور بھی لوٹتے تھے کس صفائی کے ساتھ حضور اپنی زوجۂ مکرمہ کی تعریف کرتے ہین کہ واہ واہ کہنے لگے جب نظر پڑتی تھی اُسی گھبرو پر پڑتی تھی - کیون نہو مہراج بھی ماشاء اللہ ماشاء اللہ -

آغا صاحب نے کہا بھئی اس وقت ساقی نامہ کہنے کو جی چاہتا ہی - مگر شاعری کی جانب سے کئی مہینے سے ذہن کُند ہی بالکل کہنے کا اتفاق ہی نہین ہوا -

چھٹن - فرمائیے - فرمائیے - واللہ اس وقت ساقی نامہ مزہ بھی خوب دیگا -

آغا - اچھا لیجئے - ؎

بیا ساقیا بادۂ غمگسار	کہ ہر وقت عیش و نشاط و بہار
شراب فرحناک لا ساقیا	صراحی کی جھلکی دکھا ساقیا

چھٹن - شعر گفتن چہ ضرور - بھائی جان -

آغا - تمکو کیا تمیز ہی ہمین نظر حقارت سے دیکھتا ہی تمدن کا لاہین ؎

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

چھٹن - اچھا بحر خفیف کرامی گویند -

آغا - اِین - آپ بھی مہراج بلی ہین اپنے وقت کے

مہراج - (آگ ہو کر) تو اب ہم بیوقوفی مین ضرب المثل ہین - یہ کہیے - یہ بلڈی فول -

چھٹن - واللہ اس وقت یہ بڑی سخت بات کہہ گئے -

آغا - اب آپ لڑوائیے -

چھٹن - تمنے ہی کہا ہی بھئی ہمارا کیا قصور ہی -

مہراج - کاہے واسطے تم ہمکو بُرا سمجھکر نشیبنامہ دیا - کاہے واسطے ہمارا نام لیا تم کہ گفتہ اند - ؎

دشمن دانا بہ از دوست نادان

آغا - (ہنستے ہوئے) اِین یہ بھی کوئی مصرع ہی آپ کے نزدیک سبحان اللہ -

مہراج - (جام اُنڈیل کر) او صاحب کچھ پروا نہین - ؎

مائی خواہیم ننگ و نام را

ننگ و نام را ما نمے خواہیم —

آغا — ارے یار اور سب باتین تم مین اچھی ہین — بس ایک بات بُری ہی — پوچھو وہ کیا — وہ یہ کہ تم پی کے بگڑ بہت جلد جاتے ہو اور جہان تمنے کہا ہے واسطے کہا بس بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہی — کہا ہے واسطے کے معنی یہ ہین کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑے کھڑے ہوئے اب کسی کے منائے نہین منتے کوئی لاکھ منتین کرے وہ ایک نہین سُنتے — لاحول ولاقوۃ — بس بگڑ گئے

چھٹن — اُنکی دوستی بھی بلڈانگ کتے کی دوستی ہی —

آغا — خوش ہوے اب کُتا بنایا آپ کو —

مہراج — نہین نہین گلڈانک کہا ہی —

آغا اور چھٹن دونون نے قہقہہ لگایا کہ گلڈانک کہنے پر کیا خوش ہوے ہین آپ — فرمایا کہ ایک دن ہماری قبیلہ نے ہمسے کہا کہ تم تو کُتے کی دم ہو — بس ہم بگڑ گئے کہ کاہے واسطے یو بلڈی فول ایسے بولنے مانگتا — تو وہ ہنسکے کہنے لگین لینڈی کُتا نہین ولاتی کُتے کی دم تمکو بنایا ہی ہم نے — جی خوش ہوگیا —

منشی مہراج بلی صاحب کو نشے مین یہ سوجھی کہ گاڑی پر سوار ہو کہ ہوا کھانے جائین آغا صاحب اور چھٹن صاحب نے روکا مگر اُنھون نے ذرا بھی نہ سنی — کہا نہین کی کہا کاہے واسطے تم لوگ ہمکو روکنے مانگتا ہی آغا صاحب نے کہا بھئی اس وقت تم نشے مین دھت ہو —

چھٹن صاحب نے بھی سمجھایا مگر یہ کسکی سُننے والے ہین کہا اگر تم اپنا گاڑی دینے نہین سکتا تو دل ہم اپنا گاڑی اپنے آپ منگواتا ہی — دیکھو مہراگوگ گاڑی کرایہ لاؤ مہرا نے کہا بہت اچھا — مگر باہر جاکے بیٹھ رہا —

آغا صاحب کے خدمتگار نے کہا کہین جانا وانا نہین یہ اس وقت اپنے ہوش مین نہین ہین بن ناپک کو گربڑ ہین تو اوز بھجیتا (فضیحتا) ہو مہرا نے کہا ابتک تو نہین پیتے تھے اب ہی کچھ پینے لگے ہین —

خدمتگار — آوان کا آوان بگڑا ہوا ہی —

مہرا — کیا آگا صاحب بھی پیتے ہین —

خدمتگار — ارے یہ سب پیکڑ ہین —

مہرا — ہمارے مہراج تو ابھی پینے لگے ہین —

خدمتگار — تم دیکھتے جاؤ چپ چاپ بس —

مہرا — اور جو اس وقت کہین یہ گھر چلین تو بڑا بُرا ہو — کہین راستے مین گربڑ ہین —

جب تھوڑی دیر مین آغا صاحب کو بھی چڑھی اور چھٹن صاحب بھی غین ہوے تو سب کی صلاح ٹھہری کہ چلو ہوا کھانے کہین حکم دیا کہ چوپھیا ٹمٹم کسواؤ اور مشکی اُسمین جوتو —

خدمتگار تو دیکھ ہی رہا تھا کہ سب کے سب دھت ہین اُسنے کوچبان سے کہا بھئی حکم تو چوپھیے کا دیا ہی مگر تم فٹن لاؤ سرکار اس وقت عالم بالا کی ہوا کھا رہے ہین اور جتنے ہین سب مزے مین ہین — کوچبان فٹن مین مشکی گھوڑا جوت لایا — کہا سرکار گاڑی تیار ہی —

اب سُنیے کہ سب کی یہ صلاح ہوئی کہ بوتل ساتھ رکھلین بوتل کو جو اٹھاتے ہین تو سناٹا ہی لاحول ولاقوۃ آغا صاحب نے جھلا کو بوتل کو پٹک دیا تو بہتر ٹکڑے ہوگئے — گاڑی پر سوار ہونے گئے تو دیکھتے ہی فٹن آگ ہوگئے اور جھلا کہا

آغا — ہمنے تو ٹمٹم کا حکم دیا تھا —

خدمتگار۔ حضور ٹٹم کا موکا (موقع) نہین ہے۔
آغا۔ (ایک پٹرلگایا) ابھی بول لاؤ۔
مہراج۔ ٹٹم لاؤ خود ہانکتے چلینگے۔

تھوڑی دیر مین اونچی چوپہیا ٹٹم آئی۔ آغا صاحب نے راس لی اور چلے تو بگ ٹٹ۔ چابک شی مہراج بلی کے ہاتھ مین چابک پر چابک جماتے جاتے ہین اور گھوڑا ہے کہ ہوا سے باتین کرتا جاتا ہے۔ ایک پل کے پاس ایک اِکے سے ٹکرایا۔ اِکے کو صدمہ بھی پہونچا۔

گہری ندیا پُرانی ناؤ کھیون والا ستوارا۔ لگاؤ موسلے بیڑا پار۔ اسکا مفہوم صادق آتا تھا۔ موٹر اس طرح ہانکی کہ گھوڑا ٹھوکر لیتے لیتے بچ گیا اور دل لگی یہ کہ تینون صاحب خوش ہین کہ بھئی کیا گھوڑا جا رہا ہے پھر ایک اِکے سے گاڑی لڑا گئی اور اِکے والا دھم سے گرا تو آغا صاحب فرماتے ہین وہ مارا۔ چھٹن صاحب بولے رہ گھڑے مین مہراج بلی نے کہا یہین کی مٹی۔ سائیس کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا مگر چوکس بیٹھا ہوا تھا کہ ذرا کوئی صدمہ ہو تو اُچک کے الگ ہو رہے۔

اتنے مین برف کی ایک گاڑی آ رہی تھی گاڑی کا ہے کو گاڑیون کی خالہ جان تھی دور تک گڑگڑاہٹ کی آواز آتی تھی جیسے ہی قریب آئی آغا صاحب نے کہا۔ (ہون) ہون کے سُنتے ہی مہراج بلی نے شٹراپ سے ایک چابک بیل پر رسید کیا تو آغا صاحب نے کہا ول ڈن (شاباش) چھٹن صاحب بولے (یہ بات) مہراج بلی نے کہا لے بھئی ذرا ہمارے ڈنڈ تو مل دو۔

تھوڑی ہی دور اور چلے تھے کہ ایک اونٹ گاڑی بلی اونٹ اُس وقت بگڑا ہوا اور بلبلاتا ہوا اچھلتا تھا اور شتربان اور ایک اور آدمی دونون طرف کی نکیلین لیے ہوے سنبھالتے لیے جاتے تھے گھوڑا جو اونٹ کے بلبلانے سے بھڑکا تو آغا صاحب کے بنائے کچھ نہین بن پڑتا تھا قریب تھا کہ گاڑی داڑی کو توڑ تاڑ کے رکھدے مگر سائیس معاً کود پڑا اور گھوڑے کو جون توں کرکے روکا خدا خدا کرکے سودا گر کی دُکان پر پہونچے اور دو بوتلین پھر جنجر وائن یعنی ادرک کی شراب کی خریدین اور کھلوائین تینون نے پھر پی۔ تو دس منٹ مین ایک بوتل کا صفایا کر دیا اور دوسری بوتل کھلوائی اور دو شیشے کے گلاس اور ایک سُراحی مین پانی رکھ لیا اور برف دوسیر ساتھ لے لیا پھر سے چلے تو عیش باغ مین دم لیا اور ایک درخت کے سایے مین کھڑے ہو کر ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے ساتھ شراب ممزوج کرکے پی اب نشہ سب کو تیز ہوا اور اس مہراج بلی کے ہاتھ مین ایک درخت کے تنے سے جو گاڑی ٹکرائی تو آغا صاحب دھم سے نیچے آ رہے۔ ارے! سائیس نے اُٹھایا کانکھتے ہوئے اُٹھے کہا اُف یار مار ڈالا اس ظالم بجرنگ بلی نے ایک تو نشہ تیز دوسرے چوٹ۔ مہراج بلی کے عوض بجرنگ بلی زبان سے نکل گیا۔ اب چھٹن صاحب نے راس لی اور چابک شٹراپ سے رسید کیا گھوڑا اور رہو ہو گیا اب انکو نہین سوجھتا ہے کہ جاتے کدھر ہین۔ اتفاق سے ایک اور گاڑی سامنے سے آتی تھی دونون ٹکرا گئین دونون کے پرخچے پرخچے اُڑ گئے انجر پنجر سب الگ الگ سپر ایک صاحب سوار تھے گاڑیون کے ٹکراتے ہی ایک برق انداز دوڑا آیا صاحب نے اُس سے کہا دیکھو دریافت کرو یہ کون لوگ ہین — نے کہو کہ اپنا نام لکھدین۔ یہ نوٹ بک ہے اور یہ پنسل سپاہی

یہ لوگ ہوا کے گھوڑون پر سوار تھے کیسی نوٹ بک اور کہان کی پنسل۔

مہراج۔ دل کاہے واسطے تم ہمکو پکڑا یا ہم تمھارا چالان بولیگا۔ یو بلڈی فول سکا ہے واسطے گاڑی روکنے مانگتا ہی کون بولنے سکتا کہ گاڑی لڑگیا چرا گاڑی من گرفتار شدہ است۔

آغا۔ دیکھو سڑک کا چالان کردو۔

چھٹن۔ دل کا سبٹل کا چالان بول دو۔

برق انداز۔ (صاحب سے) ہجور ستوار ہین سب

صاحب۔ ہان ہم سمجھ گیا۔

آغا۔ سڑک کا چالان بول دیا۔

برق انداز۔ معلوم ہوجائیگا۔

اتنے مین ایک اور صاحب کی گاڑی آئی ان لوگون کو بدست پاکر برق انداز سے کہا انکا چالان کردو دوسرے صاحب نے جنکی گاڑی سے گاڑی ٹرگئی تھی بہت سمجھایا مگر انھون نے چالان کرہی دیا۔

مہراج۔ کاہے واسطے ہم تمھارا چالان کریگا تھانے پر پہونچے تو انسپکٹر صاحب جگائے گئے کہا کیون رات کو جگاتے ہو۔ چالان ہین لوگ آئے ہین حوالات مین لیجاؤ۔ یا ضمانت پر رہا کردو کہا ہجور اسراپ لوگ (اشراف لوگ) ہین میرلوگ اچھا سامنے لاؤ۔

مجذوبہ کی بڑ

نواب ہلال رکاب نے دست بستہ مجذوبہ کی خدمت مین عرض کیا کہ مہربانی کرکے کلان کوٹھی کے اندر چل کے بیٹھیے مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتی ہوئی چلی وہان بیٹھتے ہی کوٹھی کہ ایک ٹھاکر آیا اسکو دیکھتے ہی مجذوبہ نے بڑ شروع کردی۔ سرسون کے برابر دانے ہونگے۔ ہان! بخار آئیگا۔ ہان! تپ ہوگی چھ روز اور چھ دن سب خیر ہی۔

نواب صاحب نے اس ٹھاکر کو اپنے پاس بلایا اور کہا تم یہان کس منشا سے آئے ہو۔ اسنے کہا میرے بھتیجے کو تین دن سے بخار ہی اور نہایت تیز بخار ہی انھون نے جو کہا کہ دانے اور سرسون برابر والے اور بخار۔ اور چھ روز اسکا مطلب ہم سمجھ گئے اسکا مطلب یہ کہ چیچک نکلے گی۔

نواب صاحب نے کہا اچھا اگر چیچک نکلے تو ہمین آن کے اطلاع دینا۔

مجذوبہ بے اعتباری۔ ارے بے اعتباری۔ بچا پر چڑھائی۔ تھپا کی لڑائی بے اعتباری۔ ہان ٹھاکر۔ آپ کے دل مین جو ذرا شک ہوا تو وہ سمجھ گئین۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ۔

مجذوبہ۔ لاحول بلا۔ لاحول بلا۔ ہان! ٹھاکر۔ تو مین لڑکے کو لے آؤن جاکے۔

مجذوبہ۔ کاہے کو۔ کیا کام ہی۔ اچھا ہی۔

ٹھاکر۔ جو آپ کا حکم ہو وہی اچھا ہی۔

نواب۔ سچ ہی درین چہ شک۔

روے مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
سبب خیر ہمہ گی حضرت درویشان ست

آپ لوگ قطب ہین۔ قطب ہو دنیا کی۔ تم لوگ اگر نہو تو دنیا قائم نہین رہ سکتی۔

اتنے مین ایک عورت آئی اور آتے ہی قدمون پر

گر پڑی اور رونے لگی۔

مجذوبہ بہت ہنسی۔ کہا بچہ تو پیدا ہو گیا۔ لڑکی ہوئی لڑکی دو دن جیے گی۔ بس بھیجو وہ کہان اور تم کہان۔

نواب صاحب نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس عورت کی بہو کے لڑکا ہونے والا تھا۔ اسکے گھر آدمی بھیجا تو وہ پیغام لایا کہ لڑکی پیدا ہوئی۔ نواب صاحب کو اور بھی عقیدہ ہو گیا۔ اور کیونکر نہ ہوتا۔ انکے سامنے مجذوبہ کے کمال کا حال صاف ظاہر ہوتا تھا۔

جب سب لوگ چلے گئے اور تخلیہ ہوا تو نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا کہ اگر قمرن ہمین ملجائے تو غلامی کا پٹہ لکھدون۔ ہنسکر جواب دیا لے قمرن لے نا زولے۔ جو ہو سو ہو۔ مگر قمرن کی باتین کر۔ بوت کا پانی پی۔ ہان!۔

نواب۔ سونے کی دیوارین چڑھوا دون مکان مین۔

مجذوبہ۔ انیسٹ چونا گارا۔

اختر۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔ غ

اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑکا

ممن۔ اس مرتبے کا کیا کہنا۔ بیان اختر۔

مجذوبہ۔ اختر۔ اور انجم۔ اور شمس اور قمر۔

ممن۔ اور قمرن!۔

مجذوبہ۔ ہان!۔ ؎

یہ بڑھا در د آج مین کل مین کل تھا گردن مین آج کل کل مین

جیسے نواب ہمپر عاشق ہو گئے۔

نواب۔ (ہنسکر) مین غلام ہون آپکا۔

مجذوبہ۔ دل آگیا۔ ہان!۔

نواب۔ مین تو حضور کے کمال کا عاشق ہون

مجذوبہ۔ نہین نہین خدا کے بندے سب ہین۔ تم عاشق ہوے ہو ہان!۔ ؎

نہین آنے کی مین دم مین تمھارے عبث کرتے ہو ند بیرون ہزارون

نیکی نیک را بدی بد را۔ نیک کار کرد۔ غفلت کے پردے مین پڑے ہین۔ ارے غافلو جاگو۔ غ

درکار فیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

جو نیک کام ہی وہ نیک بندون کا ہی۔

نواب صاحب سے باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک بوڑھی عورت روتی ہوئی آئی اور مجذوبہ کے قدمون پر گر پڑی۔ کہا ایک پڑوسی نے دس ہزار روپیہ ہمارے پاس رکھوایا تھا کل رات کو چوری ہو گئی۔ اب عزت پر آبنی ہی۔ کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی۔ سب مین یہی مشہور ہوگا کہ کھا گئی بے ایمانی کی سب سوا اسکے اور کیا چارہ ہی کہ زہر کھا کے سو رہون۔

مجذوبہ نے نواب صاحب کی جانب اشارہ کیا تو داروغہ صاحب نے تھوڑی دور آڑ مین جاکر نواب صاحب کو اشارے سے بلایا۔ اب ممن اور اختر اور داروغہ مین یون باتین ہونے لگین۔

داروغہ۔ پیر و مرشد قطب ہین یہ۔

ممن۔ مطلب یہ ہے کہ اسکو روپیہ دے دو۔

نواب۔ دس ہزار تو بڑی رقم ہی بھئی۔

ممن۔ حضور دس کے ساٹھ لیجئے گا۔

اختر۔ اسمین تو شک نہین۔

ممن - گڑھیا والے نواب نے ایک دن سو روپیہ دیا تھا جس روز سو روپیہ دیا اُسکے دوسرے روز دو ہزار کا منی آرڈر آیا۔

راوی - بجا ارشاد ہوا۔ منی آرڈر اور دو ہزار کا درست ہی!!!۔

ممن - حضور واللہ مین کیا عرض کرون۔

اختر - کچھ تو اس بوڑھیا کو دینا چاہیے۔

دارو غہ - سفارش کیسی زبردست ہی بھائی صاحب

اختر - کیسی کچھ - واللہ جس رئیس سے کہین دس بیس ہزار روپیہ دے نکلے - ذرا اشارہ کرنے کی دیر ہی - جس سے کہین فوراً دے دے۔

نواب - بھئی یہ سچ ہی - مگر رقم بھی خیر کی ہی۔

اختر - اجی تو حضور جتنا ہی گڑ ڈالیے گا اُتنا ہی میٹھا ہوگا۔

ممن - اور مع سود واپس لیجیئے۔

دارو غہ - یہ آج آزمائش ہی آپ کی۔

نواب - تو ہم دینگے تو مگر دس ہزار کچھ تھکانا ہی - بس دو سو دو اور۔

ممن نے کہا خدا وند بڑی بدنامی ہوگی اور اگر یہ خفا ہو جائینگی تو غضب ہی ہو جائیگا۔ پھر کرتے دھرتے ایک نہ بن پڑیگی - یہ یاد رکھیے گا۔ غلام جتا کے دیتا ہی حضور اتنے بڑے فیاض ہو کر اور ایسی باتین فرماتے ہین۔

دارو غہ نے بھی تائید کی - سرکار ذرا سے کے لیے اتنی بڑی بدنامی اُٹھانا کون دانائی ہی اور پھر ایسے شخص کے ساتھ جو آج شہر کا قطب ہی۔

نواب صاحب نے غور کر کے کہا اچھا بھئی ایکسو اور دیے دو۔ اختر نے انکی تعریف کرنی شروع کی۔ کیون نہ حضور کیا بات ہی۔

دارو غہ - بھئی کوئی نئے رئیس تو ہین نہین۔ پتو ڑون کے رئیس ہین جانتے ہو کہان سے سلسلہ ملا ہی۔

نواب صاحب اور ممن اور اختر جا کے مجذوبہ کے قریب بیٹھے۔ اور دارو غہ صاحب اُس ضعیفہ کو گاڑی مین بٹھا کر کوٹھی مین لے گئے اور وہان جا کے ایک ہزار روپیہ خزانچی سے مانگا۔ مگر سوچے کہ مبادا کوئی بات پیدا ہو پھر اُس عورت کو گاڑی پر بٹھایا اور کلان کوٹھی مین لا کے نواب صاحب کے سامنے روپے گن دیے۔

مجذوبہ - رعادے انکو - انکو دعا دے۔

ضعیفہ - اللہ انکی عمر دراز کرے - دودھون نہائین پوتون پھلین - اللہ کرے انکی مرادین پوری ہون - دلی آرزو بر آئے۔

ممن - آمین - ثم آمین۔

مجذوبہ - صاب لے قرن کو - ناز دلے لے قرن کو اب ؎

لینگے نہ میرے مونس میر سلام کب تک۔
مجھسے زندہ کریگے دلکھون کلام کب تک

ممن - دم غنیمت ہی۔

اختر - کیا بھولی باتین ہین۔

نواب - اور مضمون خیز - غلط ربود نہین۔

خاص پنڑنے آنکے دریافت کیا حضور کیا شے لگائی جائے نواب صاحب نے مجذوبہ سے دریافت کیا انھون نے کہا - سیم - بھنڈی - مولی چقندر - آلو بخارا - انناس اور گوشت لو بکری کا۔

نواب صاحب اور کل حاضرین ہنسنے لگے کہ۔
(گوشت لو بکری کا) یہ اچھا فقرہ چست کہا۔ جب
نواب صاحب نے اصرار کیا تو کہا نواب۔ نواب۔ اے نواب
یہ ہان۔ ہان۔ جی جی کرتے جاتے ہین۔ مگر انھون نے
جو نواب کی رٹ لگائی تو تار باندہ دیا۔ آخر کار ریش ہاں
ہوئی۔ بھونی کھچڑی اُرد کی مگر اسمین نخنی دم کی جائے
اور مُرغ پلاؤ ہو۔ مگر بہت بھاری نہو۔ اور فورمہ
لعاب دار اور دو پیازہ۔ اور غدہ سرکے کا اچار
مگر دلی سادی ہی ہو۔ صرف چپاتیان بس اور
کچھ نہین۔ بہت بھاری کوئی شے نہو۔
نواب صاحب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ بھلا
اگر کھانے کے ساتھ کوئی شے پینے کی بھی ہو تو کیسا۔
مجذوبہ۔ سُن سُن۔ ؎

ما میفمان کوے دلدار یم
رُخ بدنیاے دون نمی آریم

نواب۔ (ہنسکر) کیا خوب یہ کیا خوب۔
ممن۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔
دار وغہ۔ سرکار دریافت کرتے ہین کہ کوئی شے
پینے کی ہو تو حرج تو نہین ہے۔
مجذوبہ۔ بڑے اصفہ الدولہ کا امام باڑہ۔
دار وغہ۔ حضور یہ تو مجذوب ہین انکو اس سے
کیا بحث ہے حکم ہو تو منگوا دُن۔
نواب۔ ضرور بے اسکے لطف
صحبت کیا۔
دار وغہ صاحب نے رقعہ لکھا۔ کہ مفرمائے مخلصان
مسٹر فنہ بھی مانک جی۔ دو بوتل شیری از قسم اول
اور ایک بوتل کیورلیسو کی ہمدست حامل بہت جلد
بھیجدیجئے تاکید جانے سرکار کو بڑی ضرورت ہے۔ مگر
شراب قسم اول کی ہو اور خوش مزا اور دسر صبح کو نہو
اور ایک درجن لیمونیڈ بھی ضرور بھیجے گا۔
مجذوبہ نے دل لگی دیکھنے کے لیے حکم دیا کہ تو اصفہ
اور ممن اور اختر اور دار وغہ سب دریا مین پیرین۔
دیکھین کون اچھا پیرتا ہے۔ ناچار۔ لنگیان باندہ
کے دریا مین کودے اور پیرنے لگے۔
دار وغہ پیرنا کم جانتا تھا۔ مگر نواب صاحب مشاق
تھے نواب کے پیرنے کی بڑی تعریف کی۔ ممن اور
اختر اور دار وغہ جھوٹ بات تک مین ہان مین ہان
ملاتے تھے نہ کہ امر واقعی مین۔
مجذوبہ۔ کھڑی لگاؤ۔ کھڑی لگاؤ۔ ہان!۔
نواب۔ جو ناچ نچاؤگی ناچینگے۔
ممن۔ مگر قرن کا پتا لگاؤ۔
مجذوبہ۔ قرن اور نازو۔ نازو اور قرن۔
جب رونا بوتلین لیکر آیا تو نواب صاحب کو
یہ سوجھی کہ بھئی آؤ دریا ہی مین پیین۔ بوتل کھولی
گئی اور دریا ہی اُڑنے لگی۔ ممن اور اختر اور
دار وغہ اور نواب سب نے چسکی لگائی اور ممن نے
دریا سے نکل کر ایک جام مجذوبہ کو بھی دیا۔ اُسنے
بھی پی لیا۔ اور بڑی مسرور ہوئی۔ جب دریا مین
پیر چکے اور کوئی پاؤ بوتل کے قریب خالی ہو گئی
تو سب کے سب باہر آگئے۔
نواب۔ بھئی لطف میکشی یہی ہے۔
ممن۔ حضور اب سیکھ گئے۔
اختر۔ واللہ کیا لطف حاصل ہوا ہے۔
ممن۔ خداوندیہ تو پی کر بڑی ہی خوش ہوئین اور دیکھیے

اور دیکھیے۔ انکا نام کیا ہی۔ کیا نام ہی تمھارا۔ خدا کے لیے بتادو۔

مجذوبہ ۔ نانون گانون ٹھانون۔

ممن ۔ ایں! ہم نام پوچھتے ہین۔ یہ ٹھانون گانون بتاتی ہین۔ واہ ری گھبراہٹ۔ اچھی دل لگی ہی۔ من چہ می سرائم و طنبورۂ من چہ می سراید۔

مجذوبہ ۔ طنبورہ اور ستار اور سُرا اور تال۔

نواب ۔ اسی کا نام تو بڑ ہی۔

داروغہ ۔ دو بھی ممن کو پھر ذرا سی۔

ممن نے مجذوبہ کو دی اور آپ بھی دو گلاس بھر کے پیے اور داروغہ کو بھی دی۔

اب سنیے کہ ممن تو تھوڑی دیر مین ٹین ہو گئے اور داروغہ لڑکھڑانے لگے حسین علی نے ممن کو فرش پر لٹا دیا لیٹتے ہی انکی تو خبر آگئی یہ تو غین ہو گئے۔ کہین پتا ہی نہ تھا۔ داروغہ لڑکھڑاتے ہوے فرش تک آئے۔ مجذوبہ مزے مین تھی۔ نواب صاحب خوش۔ ایک بوتل تو اُڑ گئی تھی حکم ہوا کہ دوسری کھولو حسین علی نے کہا حضور پین مگر داروغہ صاحب کو نہ دیجیے گا۔ یہ اب تھوڑی ہی دیر مین ٹوٹا چاہتے ہین۔ میان اختر البتہ مزے مین ہین۔ دوسری بوتل مین سے اختر اور نواب صاحب اور مجذوبہ نے پی۔

اختر ۔ حضور انکو تو دیکھیے ذرا نہین معلوم ہوتا ہی کہ پی ہی پس یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون کی حضرت سلامت پینے والی ہین۔

نواب ۔ کیون کیسی شی ہی۔

مجذوبہ ۔ حسین آباد کا پھاٹک۔

نواب ۔ (ہنسکر) واکشا کا پھاٹک۔

اختر ۔ نہین حضور روضی دروازہ۔

نواب ۔ نہین نہین کلان کوٹھی۔

مجذوبہ ۔ یہ ٹھیک ہی۔

نواب تو صاحب ایک بات تو ٹھیک ہوئی کہین خدا خدا کر کے۔ کلان کوٹھی۔

خاص پر نے آنکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی کہا پہلے انکے واسطے لاؤ۔ مجذوبہ نے صرف کھچڑی قورمے کے ساتھ کھائی۔ پلاؤ اُٹھوا دیا۔ انکے بعد نواب صاحب اور اختر اور داروغہ نے کھانا کھایا جب کھانے سے فراغت پائی تو مجذوبہ نے حکم دیا کہ کسی قوال کو بلاؤ۔ حکم کی دیر تھی۔ قوال موجود۔ کہا معرفت کی کوئی شی گاؤ۔ پھر حکم دیا گاڑی تیار کراؤ گاڑی پر خود بھی سوار ہوئین۔ اور نواب صاحب اور اختر کو بھی سوار کرایا اور قوال کو بھی ساتھ بٹھایا اور شاہ مینا صاحب کی درگاہ آئین۔ یہان گانا ہوا اور مجذوبہ نے بڑا وجد کیا۔ اور کئی بار روئی اور اکثر حقانی غزلون کی خود فرمایش کی۔ نواب صاحب بھی اس وقت بڑے مزے مین تھے۔ جب واپس ہوئے تو میان اختر کہنے لگے۔ پیر و مرشد ذرا دیکھیے کیا انقلاب ہی ایک وہ دن تھا کہ ممن کے ساتھ حضور مزے اُڑاتے تھے۔ اب ایک دن یہ ہی کہ بی مجذوبہ بغل مین بیٹھی ہین۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

جناب منشی مہراج بلی صاحب المشتہر (کاہے واسطے) اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب بہادر مچھلی والی بارہ دری مین دندنا رہے ہین۔ یہ بارہ دری نواب علی نقی خان بہادر

دستور معظم وزیر اودھ نے بنوائی تھی اور کسی زمانے مین واقعی قابل دید تھی۔ اب شہر کے کل تھانون کا صدر مقام یہی ہو۔ پہلے مجرم چالان ہو کر یہین بھیجے جاتے ہین اب سنیے کہ انسپکٹر پولیس نے جو سُنا کہ دو چار بھلے مانس چالان ہو کر آئے ہین تو انکو اپنے سامنے بلوایا۔ دیکھا تو تین بزرگوار اور تینون شریف اور بھلے مانس۔ چونکہ خود بھی شریف زادہ اور پڑھا لکھا آدمی تھا انکی حالت پر سخت افسوس ہوا۔ انکو یہان آئے ہوئے چند ہی روز ہوے تھے تینون صاحبون کو کرسی دی اور نام دریافت۔ آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب نے گردن نیچی کر لی۔ مگر منشی مہراج بلی صاحب روبکاری کے لیے کھڑے ہو گئے کہا ہمارا نام منشی مہراج بلی صاحب بانقابہ ہی اگر آپ ہمکو برق انداز دن سے دھمکائیے گا تو ہم اپنی فوج کو بلائینگا کدھر گیا مہتر لوگ ہمارا سب کو بلاؤ۔ دل سب کا سب جھاڑو بچہ لیکے آؤ۔ کاہے واسطے تم ہمکو اپنا کرچ اور تلوار اور وردی دکھانے مانگتے۔ بلاؤ ہمارا مہتر لوگ کو ایک دم سے بلاؤ۔ اچھا اب کیا بات ہی۔ آپ نے منشی مہراج بلی صاحب کا نام نہین سُنا۔

اُنھون نے جو بکنا شروع کیا تو آغا صاحب اور چھٹن صاحب کو سخت ناگوار گذرا۔ کہ ایک تو اس مصیبت مین پڑے دوسرے انسپکٹر اجنبی آدمی کبھی کی جان پہچان نہین تیسرے اسپر طرہ یہ کہ منشی مہراج بلی صاحب خواہ مخواہ کے لیے بلبلا رہے ہین انسپکٹر صاحب بھی دنگ تھے کہ یہ کون بے تکا آدمی آیا ہی کہ بیوجہ بیسبب مجھے ڈپٹ رہا ہی۔ ایک کانسٹبل سے پوچھا کہ یہ کون ہین اُسنے کہا حضور خدا جانے کون ہین مگر یہ تینون متوالے تھے اور کہتے تھے کہ ٹرک کا چالان کر دو ایک نے تو یہ کہا۔ دوسرے صاحب بولے برق انداز کا چالان کر دو۔ تیسرے بولے ایک دم سے چالان بول دو دوسرے برق انداز گیان سنگھ سے دریافت کیا تو اسنے کہا ہجور تمام ٹرک پر مارکے ہلا مچا رہے تھے ٹرک کا چالان بول دے۔ اور سپاہی کا چالان کر دے۔ نون صاحب آوا اور وہ کہس کہ ان سبکا چالان کر دو۔ منشی مہراج بلی صاحب پھر بگڑے۔ دل تم کاہے واسطے جھوٹ بولنے مانگتا ہی تم لوگ ہمکو نہین پہچاننے مانگتا ہی ہم بڑا ہین۔ سُنو۔ سنو۔ ؎

منم آن پیل دمان دنم آن شیر نرہ	نام بہرام مراد پدرم بوجبرہ

چاچی کمان در دست و زرہ ببر در چکمہ آہنی در پا دخود فولادی بر فرقدان مرا از چوکیدا ران پولیس نگھبو بہ چہ باک دارم کہ گفتہ اند۔ ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود	مرد باید کہ ہراسان نشود

انسپکٹر واقعی متحیر تھا کہ یہ کون ذات شریف ہین مگر آغا صاحب اور چھٹن صاحب کو سکوت مین دیکھکر یقین ہو گیا کہ اسی کمبخت کے سبب سے یہ اس بلا مین مبتلا ہوے ہین۔ حقہ پی رہے تھے۔ آغا صاحب کی طرف بڑھایا۔ انھون نے بیدلی کا اشارہ کر کے حقہ لیا اور پینے لگے۔

انسپکٹر نے افسوس کے ساتھ کہا کہ آپ لوگ رئیس زادے اور شریف زادے اور بھلے مانس اور آپکا چالان۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔ مگر یہ بزرگوار آپکے ساتھ کون ہین یہ یا تو دیوانے پاگل آدمی ہین یا ہوقت نشے مین ہین۔

بہر کیف اپنے آپ مین تو نہین ہین عجیب قطع کے آدمی معلوم ہوتے ہین عجیب الخلقت - نمائشگاہ مین بھیجنے قابل ہین - آغا صاحب نے کہا نمائشگاہ نہین تو عجائب خانے مین رکھنے کے قابل تو ضرور ہین -

اسپرنٹنڈنٹ اور کانسٹبل ہنس پڑے اور منشی مہراج بلی صاحب بگڑے کاہے واسطے تم لوگ کھی کھی کرنے مانگتا ہی ہم صفائی کی علت مین ایک دم سے چالان کر دیگا - بس چپ رہو -

اتنے مین نواب رونق جنگ آئے اور ایک تھانہ دار صاحب انکے ہمراہ تھے - آغا صاحب بہت ہی شرمائے - نواب صاحب نے اسپکٹر صاحب کی طرف مخاطب ہو کر نہایت گرمجوشی سے ان سے کہا حضرت کو نیاز نہین حاصل مگر مصافحہ تو کیجئے -

انسپکٹر صاحب نے بڑے تپاک سے مصافحہ کیا کہا اسم مبارک جناب کا انھون نے کہا رونق جنگ تھانہ دار نے انکی تعریف کی کہ آپ ہمارے مُلک کے شہزادے ہین - نواب رونق جنگ بہادر اور یہ صاحب جو تشریف رکھتے ہین منشی مہراج بلی صاحب ہین بہت مشہور رئیس ہین یہانکے تجوڑی دیر تک تواضع و تکریم اور چنین چنان کا تکلف رہا آخر کار تھانہ دار نے کہا مجھے کچھ عرض کرنا ہی - اسپکٹر صاحب ایک کمرے مین تھانہ دار کو لیکر گئے اور نواب صاحب کو بھی بلوایا جب رونق جنگ وہان پہونچے تو تھانہ دار نے کہا یہ دونون صاحب بڑے عزت دار اور رؤسائے شہر ہین مگر اتفاق وقت انکا چالان کر دیا گیا اب انکی عزت آپکے ہاتھ ہی - انسپکٹر نے کہ شریف آدمی اور عالیخاندان تھا کہا بس اسی کے لیے آپنے تکلیف گوارا کی لاحول ولا قوۃ - ایک رقعہ کافی تھا بلکہ رقعہ کی بھی کچھ ضرورت نہ تھی - اور میری سمجھ مین نہین آتا کہ ان صاحبون نے قصور کیا کیا ہی کسی کو مار ڈالا کسی کو کچل ڈالا کہین بلوا کر دنگا آخر ستم کیا ڈھایا خواہ مخواہ کے لیے کسی کو لے مرنا اور شی ہی - آپ ذرا تردد نہ کیجیے ان صاحبون سے کہیے کہ تشریف لیجائین ہم سمجھ لینگے -

نواب - حضرت واللہ آپ نہایت ہی معقول حاکم ہین ای سبحان اللہ -

انسپکٹر - مین تو خادم ہون - حاکم کیا معنی جناب

تھانہ دار - عجب فرشتہ خصلت کے آدمی ہین واللہ

نواب - پیدا کہان ہوتے ہین ایسے آدمی -

مہراج - (جھلا کر) کیون نہین پیدا ہوتے - پیدا نہین ہوتے تو ہم کہان سے آئے -

انسپکٹر - (ہنسکر) یہ عجیب قطع کے بزرگ ہین واللہ

رونق جنگ - بڑا سیدھا آدمی ہی اور گول آدمی ہی

انسپکٹر - مگر اسوقت چڑھی ہوئی ہی غالباً -

رونق جنگ - یہی تو خرابی ہی اور خرابی کیا ہی -

تھانہ دار - نواب چمپٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب بھی لوگ ہین مگر اتفاق وقت -

انسپکٹر - جناب نواب صاحب اور جناب آغا صاحب ای حضرت آپ یون تشریف لائیے - بسم اللہ - آپ اس امر کا تو ذرا خیال نہ کیجئے مین امر حق اور انصاف کے مقابلہ مین نوکری کی کوئی حقیقت نہین سمجھتا - ہان ع

خدا ترس را بر رعیت کمار

یہ میرا مقولہ ضرور ہی اور اسی پر عمل -

آغا - آپ بہت اچھے لوگ ہین واللہ - زبان نہین جو

تعریف کیجائے۔

چھٹن ۔ اہر سبحان اللہ ۔ مگر آپ سے ایسے وقت مین ملاقات ہوئی جب ہم مجرم بنے ہوے ہین ۔

انسپکٹر ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ مجرم کیسے ۔ یہ آپ فرماتے کیا ہین آپ اسکا تو ذرا بھی خیال نکرین ۔ بندہ خادم ہی آپ سب صاحبون کا مین سمجھ لونگا ۔ ذرا بھی خیال نفرمائیے یہ کیا بات ہی آخر آپنے کیا کیا کسی کا باپ مارا ۔ کسی کا مال مارا ۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا ۔

چھٹن ۔ گردش زمانہ اور اتفاق وقتا ۔

انسپکٹر ۔ کچھ نہین ہمسے آپ سے ملاقات ہی ہوگئی آپ کچھ رنج نہ کیجیے ۔

رونق جنگ ۔ انسپکٹر صاحب ہم آپ کی ملاقات سے محظوظ ہوے اکثر ملا کرینگے ۔ واللہ آپ بہت اچھے لوگ ہین ۔ تعریف نہین ہوسکتی ۔

مہراج ۔ وہ تو اچھے لوگ ہین ہی ۔ اور ہم ۔ ہم کیسے لوگ ہین حق اللہ پاک ذات اللہ ۔

حاضرین ہنستے ہنستے لوٹنے لگے ۔ تو منشی مہراج بھی صاحب اور بھی بگڑے ۔ کاہے واسطے بوکا لا لوگ کھل کھل کھل ٹھٹھا کرنے مانگتا ہی ۔

کانسٹبل ۔ ہجور اور وہ پھوج کہان گئی ہجور کی ۔

مہراج ۔ شہر بھر کے مہتر کو بلاؤ اسی دم ۔

ک ۔ ہمارے بلائے نہین آتے ہین ہجور چلے چلین ۔

م ۔ دل تم اتنا بڑا قد کاہے واسطے بڑھایا ۔ اسی کے درخت سے بڑا قد ہی ۔

راوی ۔ حالانکہ یہ کانسٹبل پستہ قد آدمی تھا ۔ مگر یہ کچھ دیکھتے بھالتے تو تھے نہین جو منھ مین آیا بک دیا ۔

ک ۔ ہجور کی گھڑی مین کہ بجے ہین اس وقت ۔

راوی ۔ گھڑی ندارد ۔ مگر جیب مین ہاتھ ڈالکر فرماتے ہین پندرہ منٹ آیا ہی ۔

تھانہ دار ۔ کہ بجے کے پندرہ منٹ آیا ہی ۔

مہراج ۔ بس دوسری بار ہم نہین بولنے مانگتا ۔ پندرہ منٹ آیا ہی اور بس ۔ دوسرا بات نہین ۔

ک ۔ اہی تو ہجور کا ہے پر پندرہ منٹ آیا ہی ۔ اگر یہ نہ بتایا تو پھر ہیکا رہی ہجور ۔

م ۔ دل کوئی ہی ۔ مہتر لوگ سے بولو ہمارا چالان کردے اور بس ۔

راوی ۔ کہنے کو تھے اسکا چالان کردے مگر فرمایا ہمارا چالان کردے ۔ اسپر بھی بڑا قہقہہ پڑا ۔ تو جھلا کر اپنا منھ میٹ لیا کاہے واسطے تم کا لا لوگ بکنے مانگتا ہے ہمارے سے ہم تم لوگ کو منھ لگانے نہین مانگتا ۔

رونق جنگ ۔ ارے بھئی تم اس وقت ہو کہان ۔

مہراج ۔ (آنکھون کو ملکر) یہ کون محلسرا ہی بھئی ۔

رونق جنگ ۔ بھلا پچھا تو جانین ۔ بولو ۔ ایک دو تین ۔ یہ چار ۔

مہراج ۔ یہ کسی رئیس کا آبدار خانہ ہی ۔

رونق جنگ ۔ اچھا اور آپ یہان کیونکر آئے ۔

مہراج ۔ (آنکھون کو پھر ملکر) دل تو ہم بھی نہین سمجھایا ۔ ہم یہان کاہے واسطے آیا ۔

رونق جنگ ۔ (کان مین) چالان ہوا ہی ۔

اب انکا نشہ بھی ہرن ہوا ۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

چہرے کا رنگ فق ہوگیا۔ وہ ڈانٹ ڈپٹ اور غل غپارا اور تیزی اور دمکی اور کاہے وا سطے کی صدا سب حضرت بھول گئے۔ اب یہ بھی نہین پوچھ سکتے کہ بھئی کس علت مین چالان ہوا۔ حضور تو معلوم ہو کہ قصور ہمسے کیا سرزد ہوا ہے سرسکوت کا عالم۔

انسپکٹر نے جو انکی یہ کیفیت دیکھی تو سمجھ گئے کہ اب نشہ ہرن ہوا۔ اور انتہا کی پشیمانی ہے۔ کہا آپ تردد مین کیون ہین۔ ایسا بھی اتفاق ہوگیا۔ کچھ حرج کی بات نہین ہے اب آپ گھر جائیے۔

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور منشی مہراج بلی انسپکٹر سے رخصت ہوے اور راستے مین یون باتین ہونے لگین۔

نواب رونق جنگ نے ہم سب کی عزت رکھ لی ورنہ ایک ہی کٹہرے مین آغا صاحب اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی مجسٹریٹ کے سامنے کھڑے ہوتے دل لگی تو بڑی ہوتی مگر رونق جنگ نے بچا دیا اور انسپکٹر صاحب نے بھی بڑی بھلمنسی کی۔ پولیس مین ایسے بھلے مانس کم پائیے گا۔

اب سنیے کہ دوسرے روز جو نواب محمد عسکری کو خبر ہوئی تو بڑا ہی رنج ہوا۔ مجذوبہ کے ہان سے جو آئے تو نواب رونق جنگ کے خدمتگار نے اسے کہا کہ سرکار بڑا غضب ہوا تھا مگر اللہ نے بہت بچایا اور عزت رکھ لی کہا کیا ہوا اسنے ساری سرگذشت کہ سنائی

نواب۔ لاحول ولا قوۃ! بڑا ستم ہوگیا تھا۔

خدمتگار۔ حضور آغا صاحب اور منشی مہراج بلی اور نواب چھٹن صاحب تینون صاحبون کا چالان کر دیا گیا تھا۔

نواب لاحول ولا قوۃ۔ بڑی شرم کی بات ہے۔

خدمتگار۔ حضور ہمارے سرکار نہ ڈر جاتے تو کیا جانے کیا ہوجاتا۔ اللہ کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا اور حضور کو تو ال صاحب نے بڑی مہربانی کی۔

نواب۔ بھلے مانس آدمی ہین نا۔ شریف زادے۔

اتنے مین چھٹن صاحب کا آدمی آیا کہا حضور سرکار نے یاد کیا ہے۔ اگر فرصت ہو تو ذری چلے چلیے۔

نواب صاحب نے گاڑی تیار کرائی اور چھٹن صاحب کے یہان گئے وہان میان ممن بھی بیٹھے ہوے تھے اور باتین کر رہے تھے۔

ممن آداب عرض کرتا ہون خداوند۔

نواب۔ ارے یار ہمنے ایک بڑی بری خبر سنی ہے۔

ممن اسکا ذکر نہ کیجیے خداوند۔ ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

مگر اسکا تدارک ہونا چاہیے بڑی بدنامی ہوئی واللہ اور صحبت کے سب لوگ بدنام ہوے کہ یہ جتنے ہین سب ایسے ہی ہین۔ ع

چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

چھٹن صاحب نے بہت شرماتے ہوے کہا۔ یار عسکری اس دن تو بھائی صاحب اللہ نے عزت رکھ لی مگر مچھلی والی بارہ دری تک جانا ہی کیا کم تھا اور وہان جو دو ایک برق انداز ملے وہ تو بے جان پہچان نکلے انھون نے بہت تعجب ہوکر سلام کیا اور باہم کچھ باتین کرنے لگے۔ اس قدر شرمایا ہون کہ کیا عرض کرون۔ اور مہراج کمبخت کی یہ کیفیت کہ خواہ مخواہ

کمبخت کی یہ کیفیت کہ خواہ مخواہ غل مچا رہا ہو کہ ہے ہے واسطے
تم لوگ بولنے لگتے۔ کاہے واسطے چالان کرنے مانگتا
ادکا لامین چپ رہو۔

عسکری۔ واللہ۔ یعنی وہان بھی کاہے واسطے حضرت
کو یاد رہا۔ بڑا بیوقوف ہو۔

چھٹن۔ سنیئے تو فرمایا ہمارے سب مہتر لوگ کو بلاؤ

عسکری۔ اَیں! الاحول ولا قوۃ۔ توبہ توبہ۔

ممن۔ حضور پولیس والے بڑی نقل کرتے ہین انکی

عسکری۔ افسوس ہو واللہ۔ اس صحبت کا یہی نتیجہ ہو
واقعہ مگر۔ ؎

ہر کسے ناصح برائے دیگران
ناصح خود یافتم کم در جہان

ہم کیا ہین۔ ہم تمسے بدتر ہین۔

ممن۔ اجی حضور سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے
ہین جہان چسکی لگائی بس پھر چلا دور۔

چھٹن۔ بلاؤ ہمارے مہتر لوگون کو۔

ممن۔ یہ مہتر کیون بلائے جاتے تھے۔

چھٹن۔ لڑائی کے لیے۔ کہ پولیس والون کو
آگے مارین۔

ممن۔ مگر اب بالکل چھوڑ دینا چاہیے۔

قاعدہ ہو کہ جب ایک روز شراب خوار بے انسان
زیادہ کرتا ہو تو دوسرے روز طبیعت از بس کسلمند
ہوجاتی ہو۔ اور قسم کھا لیتا ہے کہ بس اب سے
آگے گھر سے آگے۔ اب عمر بھر نہ پینگے۔ بس
کان پکڑے۔ لیکن جہان شام ہوئی پھر وہی جام
اور صراحی۔ مگر اب یہ سب سوچتے ہین کہ بھئی
اب کم کم پینی چاہیے اور رفتہ رفتہ چھوڑ دینی چاہیئے

اور نواب چھٹن صاحب نے تو صاف صاف علانیہ کہدیا
کہ یار اگر اب ہم پین تو پاجی سمجھنا۔

ممن سے سرپوشی

ناظرین کو کسیقدر الجھن ہوتی ہوگی کہ یا الٰہی کجا
قمرن اور نازو کجا مجذوبہ اور رکمان کوٹھی۔ یہ بی ہمائی
کے مکان سے قمرن کہان چمپت ہوئین اور نازو نواب صاحب
کے دربار مین کیونکر داخل ہوگئین اور مجذوبہ کو اس قصے
سے کیا سروکار ہو اور یہ گتھیان کیسی پڑتی جاتی ہین۔

اصل حال یہ ہو کہ یہ سب نواب بشیر الدولہ کی
کارستانی ہو یہ سب کانٹے انھین ذات شریف کے
بوئے ہوے ہین یہ بزرگوار اس قشن کے لوگون مین ہین جو
خواہ مخواہ کا جھگڑا مول لیتے ہین خدائی فوجدار جنکی
طبیعت مین داخل ہو کہ دو دوستون یا میان بیوی
یا باپ بیٹے مین جوتا چلوادین اور سیر دیکھین۔
تمام عمر یہی کیا کیے۔ اگر بیٹے کی طرف ہوے تو اس
باپ پر دعوے کرا دیا اور بیوی کی طرف ہوے
تو میان کی شامت آئی۔ انکا اوکھین نہین گیا ہو چونکہ
عمر کا ایک معتدبہ حصہ انھین باتون مین صرف کیا تھا
لہذا کاٹ پھانس مین برق ہوگئے تھے اور بعض اوقات
تو ایسی سوجھتی تھی کہ اچھے اچھون کو نہ سوجھتی نواب مجذوبہ کی
کو تو یہ بالکل ہی لونڈا سمجھتے تھے اور انکے رفقا مین سے
دار وغہ انکا جواب دینے والا تھا مگر داروغہ کو اس امر کی
اطلاع ہی نہ تھی کہ بشیر الدولہ اندر ہی اندر کیا کارروائی
کر رہے ہین ورنہ داروغہ ضرور کچھ روک تھام
کرتے وہ تو کہیے اتفاق سے ٹانگ رنجی تھی
نہین تو اب تک خدا جانے کیا انقلاب
پیدا کر دیا ہوتا۔

اس جھگڑے مین نواب صاحب کا یہ منشا نہ تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے ساتھ ہمدردی کرین للحول ولا قوۃ اس سے انھین کیا بحث تھی صرف یہ خواہش تھی کہ اس جھگڑے مین کوئی ایسی بات پیدا کرین جو کسی نے نہ کی ہو اور اس خوبصورتی کے ساتھ کارروائی کرین کہ کانون کان کسی کو خبر نہو اور محمد عسکری کو بھی جیتے یار بنائے رہین —

یہ دن رات بیٹھے بیٹھے اسی منصوبے مین رہتے تھے کہ کسی تدبیر سے قمرن کو مٹیا برج بھیجدین نواب صاحب کو بمبئی دوڑا دین ۔ بیگم کے دس بارہ ہزار بلٹا دین رونق جنگ اور محمد عسکری کو لڑوا دین ۔ منشی مہراج بلی اور آغا محمد اطہر مین جوتا چلوا دین ۔ قمرن کے میان کو بہکا کر من پر نالش کروا دین ۔ جملہ اور اخترین فوجداری ہو جائے بس انھین فکرون مین دن رات غلطان پیچان رہتے تھے ۔ اور کوئی فکر نہ تھی —

جب کلکتہ سے روانہ ہوے تھے تو انکو یقین کامل ہو گیا تھا کہ بیگم صاحب بھاوی ہو جائینگے اور نواب محمد عسکری کی ہماری کارستانیون کے مقابلے مین ایک نہ چلیگی ہم ہی ہم ہونگے ۔ مگر بیگم صاحب کو عفیفہ و پارسا پایا تو منھ کی کھائی ۔ اب یہ دوسرے ڈھنگ پر چلے ۔ مجذوبہ کے بان نواب صاحب حضرت ہی کی وجہ سے پہونچے ہین اسکے دو اسباب ہین ۔ بشیر الدولہ کو تو یہ مایوسی ہو گئی کہ بیگم صاحب کے عشق سے خاک فائدہ ہوگا انکی پاکدامنی کا نقش تو انکے لوح دل پر ایسا منقوش ہو گیا کہ مٹائے سے نہین مٹ سکتا ۔ اب انکو فکر ہوئی کہ نواب صاحب سے انکو لڑوا دو ۔ دونون مین جوتا چلے ۔ نوبت بعدالت آئے تو مرے ہون خود خفیہ طور پر بیگم صاحب کو مدد دو اور ظاہر مین نواب صاحب کے ہمدرد بنے رہو ۔ میرے دونون میٹھے ۔ سوچے کہ اس سے بڑھ کر چکمہ نہین چلسکتا کہ قمرن کچھ دن غائب ہو جائین اور کسی اور عورت پر نواب صاحب کا عشق چرائے اور اسپر لٹو ہو جائین نئے عشق کا سودا بے ڈھب ہوتا ہے لہذا گھر بیٹھے بیٹھے یہ فکر کی کہ ایک کم سن اور حسین عورت کو مجذوبہ بنایا اور اسکے کمال کی کمال تعریف کی ۔ خود تو اسکا ذکر نہین کیا مگر من کو پھانسا اور کچھ چٹایا بھی اور کئی اور آدمیون کو پھانسا ۔ ایک تو اس پیراک کو پھانسا اور پانچ چھ اور آدمیون کو ۔ اس روز نواب صاحب کے سامنے جتنے آدمی زن و مرد مجذوبہ کے پاس آئے تھے سب کھائے ہوے ۔ سب معتقد یت

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کسی نے کہا میرے لڑکے کو بخار آتا ہے اور مجذوبہ نے بڑبڑانی شروع کی کہ دانے نکلینگے اور بخار آئیگا وغیرہ وغیرہ یہ سب بناوٹ کی باتین تھین اور وہ فقرہ بھی کیا چست کیا ہے کہ پیر نا نہین جانتے اور مجذوبہ کے حکم سے پیرنے لگے مگر نواب صاحب کی اس سادگی کے صدقے کہ کیا جلد یقین آگیا نواب باور کر لیا ۔ اور بہت ہی متحیر ہوے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے اسی سے انکا عقیدہ اور بھی جم گیا ۔ اور ادھر من اور بھی چمکا رہا تھا گو بشیر الدولہ نے صرف من کو پھندیت بنایا تھا مگر من خوب سمجھتا تھا کہ اگر پھٹیل بنا رہیگا تو دال نہ گلیگی ۔ لہذا اسنے خر اور دار وغہ کو بھی گانٹھ لیا اب نواب صاحب کا بنا لینا کون بات تھی مگر آپسمین یہ قسم ہو گئی تھی کہ چوتھے پر نہ ظاہر ہونے پائے کیونکہ چھٹن صاحب گو خود آوارہ ہو گئے مگر وہ اس فتنہ کے آدمی

نہ تھے کہ اپنے دوست کو بلبٹنے دیتے منشی مہراج بلی گول
آدمی تھی لیکن محمد عسکری کو چکمہ دینا انکی شان کے خلاف تھا
آغا محمد اطہر یار باش آدمی ممن کی نسبت اگر انکو
معلوم ہوجاتا کہ نواب صاحب کے خلاف ہی تو کھڑے
کھڑے نکلوا دیتے۔ دار و فدا اور اختر تو ممن سے
گتھے گتھے مگر اب نواب صاحب کی اس صحبت مین
وہ لوگ شریک نہین ہوسکتے اور ان موالید ثلاثہ
یعنی میان ممن اور اختر اور دار وغہ نے یہ پٹی پڑھادی
تھی کہ خبردار سرکاران لوگون پر یہ راز نہ آشکارا ہونے پائے
اب سنیے کہ نواب بشیر الدولہ ممن کو کیا پٹی پڑھاتے
ہین اور وہ کیا کہتا ہی —

بشیر — آخاہ — آؤ میان ممن — یون بیٹھو یار —

ممن — خداوند بہت اچھا بیٹھا ہون حضور —

بشیر — پہلے یہ بتاؤ کہ بنگئے یا نہین بنے —

ممن — سولہ آنے بنگئے — لیکن نہین باقی رہا —

بشیر — کیون کیا سوجھتی ہی — مگر سوائے پچندیتون
کے اور کوئی نہ جاننے پائے —

ممن — کیا مجال خداوند ممکن نہین —

بشیر — اور ایک کام اور کرو — کبھی کبھی محمد و بسکرا یا
بھی کرے اور تمن کا ذکر ہر دم کرتی رہے —
کہے کہ وہ تمن کمر کو لچکاتی — اکڑتی پرتی آتی ہی —
وہ چھپ گئی وہ ہنس دی — اس وقت قمن کے
گال کیسے لال لال ہین اور نواب کو دیکھ دیکھ کر مسکرا
رہی ہی سمجھے میان ممن ایسی ایسی باتین کرے تو پھول لگی دیکھنے

ممن — اور حضور اسکو روپیہ مل گیا —

بشیر — واللہ بھئی تو پھر چلا گیا چکمہ تو نے آپکے کہا تھا
کہ دس ہزار روپیہ ضمانت کا رکھا تھا —

ممن — اجی حضور ہزار روپیہ کا تو ڑا گنوا دیا گیا یار دن کے
چکمے کیسن پٹ پڑتے ہین — کیا مجال — دل لگی بازی ہی کچھ

بشیر — ممن عمر بھر کی روٹیان ہین بھائی جان —

ممن — غلام خوب واقف ہی آسمین کیا شک ہی
عمر بھر کی روٹیان تو ہین ہی — مگر جو جال سے چلے

بشیر — بس بس بس — بس بس — مرے دل کی کہی —

ممن — حضور ہی کے ایسے لوگون پر میسون ایشرن
ہین غلام نے بھی بسر کی ہی خداوند —

بشیر الدولہ نے بڑی دیر تک ممن کو خوب ٹپی پڑھائی
کہ یون چکمہ دو اور یون لوٹو — دو گھنٹے کامل تخلیہ مین
یہی چرچا رہا ممن بھو کا بہت تھا شب کو شراب
کثرت سے پی تھی صبح کو کھانا نہین کھایا گیا تھا اب
بھوک لگی — کہا حضور راستہ مارے بھوک کے برا
حال ہی کچھ کھلوائیے حکم دیا کہ کھانے کو اگر کچھ تیار
ہو تو منگواؤ — کہو میان ممن صاحب کو بھوک لگی ہی
باورچی نے آن کر عرض کی حضور کھانا پک رہا
ہی مگر پلاؤ اور بورانی اور تلی اردیان حاضر ہین

بشیر — کیا خوب — پھر اور کیا ہونا چاہیے —

بشیر — پلاؤ اور بورانی اور تلی اردیان
بس بس کافی ہی — اور دیکھو برف کا پانی لاؤ —
خوب سرد — اور ذرا اچار لاؤ —

راوی — اب تو بڑی خاطرین ہونے لگین —

ممن — حضور بڑے خوش خور ہین واللہ — کیا
پلاؤ پکا ہی خدا گواہ ہی اور تلی اردیون نے تو وہ مزہ
دیا ہی کہ زبان ہی جانتی ہی —

بشیر — بھئی اب کھانا بھی انسان اچھا نہ کھائے تو پھر
لطف زندگی ہی کیا خاک مجھے تین شوق ہین کھانا اچھا

کپڑا اچھا ہو۔ اور مکان خوب سجا ہو۔ بس۔

راوی۔ اب باقی کیا رہگیا۔ مکان لباس غذا

ممن۔ حضور ایک روز غلام بھرے کریلے حضور کو کھلائے گا اپنے ہاتھ سے پکاؤنگا۔ بالکل نئی ترکیب سے۔

بشیر۔ کل ہی سہی کل کسی وقت پکاؤ۔

ممن۔ مگر ایک شرط ہی حضور۔ ہان یہ ضرور ہی

بشیر۔ وہ کیا بھئی نکاح کی سی شرطین ہین۔

ممن۔ ترکیب غلام کسی کو نہ بتائے گا خداوند۔

بشیر۔ بھئی۔ اچھا پکاؤ تو تم۔

ممن۔ تو کوئی تین سیر کریلے منگوا رکھیے۔

بشیر۔ دیکھو جی۔ رونے سے کہدو کہ کل تین سیر عمدہ عمدہ ہرے ہرے کریلے منڈی سے صبح کو لیتا آئے۔

ممن۔ اور حضور کاہی کے پرسندے منگوائے گا ایک چیز ملا کر قیمہ کرونگا اور دوسری وہی منگوا لیجئے گا۔ چکا۔

بشیر۔ مین نے سُنا کلان کو لٹی مین بھی پڑے اہتمام سے کھانا پکاتا تھا۔

ممن۔ حضور کو خوب خبر پہونچ جاتی ہی۔

بشیر۔ اور گھر سے باہر نکلتا نہین۔ خوبی یہ ہی۔

ممن۔ حضور رات کو اس روز پھر گاڑی پر سوار ہو کر اور مجذوبہ کو بٹھا کر شاہ مینا کی درگاہ گئے۔ وہان توالی ہوا کی بڑی دل لگا یان ہین جو مجذوبہ نے حکم دیا وہ نواب صاحب بجا لائے اور اب تک وہی حال ہی۔ حکم دیا سبکے سب دریا مین پیر سب لنگیان باندھ باندھ کے کود پڑے اور بڑی تیر تک پیر کیے جب سامان آیا تو پھر باہر آنا پڑا۔

بشیر۔ سامان کا ہیکا۔ کھانے پینے کا۔

ممن۔ حضور پر کوئی بات چھپی ہی سرکار۔

بشیر۔ مین واقعی ابھی تک نہین سمجھا واللہ۔

ممن۔ حضور کے فرمانے کی بات ہی بھلا۔

بشیر۔ مین صحیح عرض کرتا ہون میان ممن صاحب۔

ممن۔ اچھا پھر اب اسکو ڈھکا ہی رہنے دیجیے اب یہ بات ڈھکی ہی رہے تو بہتر ہی۔ کیا ضرور ہی پردہ کیکا فاش کرنا۔

بشیر۔ کیا کچھ شغل ہوتا ہی۔ ہان یہ بھی ہی۔

ممن۔ حضور کو کیا نہین معلوم تھا۔ تعجب ہی۔

بشیر۔ کیا آپ بھی شریک صحبت ہین سچ کہنا۔

ممن۔ نہین حضور استغفر اللہ! کیا مجال!!!۔

جب میان ممن کھانا کھا چکے تو نواب بشیر الدولہ نے کہا بھئی یہ پلیٹین علیحدہ رکھو۔ ہمارے دسترخوان پر اب یہ نہ آنے پائین ملا صاحب لوگون کے برتنون مین رکھوا دو آپ بُرا نہ مانیے گا میان ممن صاحب مجھے اسکے نام سے نفرت ہی اور یہ بھی مجھے یقین ہو گیا ہی کہ آپ خود شریک صحبت ہین۔ اسمین تو کوئی شک ہی نہین سکتا۔ افسوس کا مقام ہو واللہ اس صحبت نے مین بھی ہاتھ سے دیدیا۔ کب سے پینے لگا۔ ہم جانتے ہین فلانے اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب بھی شریک ہوتے ہونگے

ممن۔ حضور رات کو اس روز پھر گاڑی پر سوار ہو کر اور مجذوبہ کو بٹھا کر شاہ مینا کی درگاہ گئے۔ وہان توالی ہوا کی بڑی دل لگا یان ہین جو مجذوبہ نے حکم دیا وہ نواب صاحب بجا لائے اور اب تک وہی حال ہی۔ حکم دیا سبکے سب دریا مین پیر سب لنگیان باندھ باندھ کے کود پڑے اور بڑی تیر

پلادی۔ مہراج بلی تک کو اپنی صراحی کا پانی ملا کر زبردستی پلا دیا

نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ بیگم نے ہمارے ساتھ بدی کی ہی۔ تو سمی کہ گھر بھر نہ بلٹوا دون۔ اسنے نیکی کی کہ ہمکو ساتھ کا کلمتہ سے یہان لاکے اسنے مین زحمت اٹھائی

اور اُنکا ساتھ دیا۔ اور اس احسان کا اُنھون نے یہ عوض کیا۔ کہ زمانہ ہی۔ مگر مین بھی وہ گیتی مارد ونگا کہ عمر بھر یاد رہے تجھسے آدمی کے منہ چڑھنا اور منھ لگنا کیا دل لگی ہی کچھ۔ جتنا نیچے اُتنا اوپر کسی شہ مین نہ نہین۔

ممن ۔ حضور وہ خود بھی پیرتی ہین اور اچھا پیرتی ہین اور بنتی تو ایسا ہین کہ کوئی کیا بنے گا۔

بشیر الدولہ کے رازدان اور مشیر اس امر خاص مین دو اور بزرگوار تھے۔ ایک منشی وفا صاحب۔ دوسرے اُنکے سمدھی کے دوست فقیر بخش حجام۔ ان دونون سے آپ نے ممن کے سامنے طلب کیا۔

بشیر ۔ میان ممن ان بزرگون صاحبون سے بھی ملو۔

ممن ۔ (تائی کی طرف اشارہ کرکے) ان صاحب کو تو مین پہچانتا ہون مگر (وفا کی طرف اشارہ کرکے) ان صاحب سے ناواقف ہون۔

بشیر ۔ آپ میرے دوست منشی وفا صاحب ہین۔

وفا ۔ اب تو ہم اور آپ ایک ہی فرض ادا کرنے کے لیے مقرر ہین۔

ممن ۔ خدا راس لائے۔

وفا ۔ آمین ان شاء اللہ۔ مار لیا ہی۔

ممن ۔ چال تو خوب سوجھی ہی۔

وفا ۔ اجی پٹ ہی نہین پڑ سکتی ہی۔

ممن ۔ مگر نواب صاحب کو بھی کیا سوجھتی ہے۔ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

تائی ۔ مجبور رئیس ہین۔ رئیسون کے یہان پیدا ہوے ہین۔ کہ باتین ہر کوئی مکالبہ نہین کر سکتا ہے کوئی ہاتھیون سے گنے کھا سکتا ہی۔ کوئی کیا کھائیگا۔ شیرون کے شیر ہی ہوتے ہین مجبور۔

ممن ۔ اجی کیون نہین۔ ہمارے حضور کو جب سوجھتی ہی چھ مہینے آگے کی۔

بشیر الدولہ نے ممن کو یہ پٹی پڑھائی کہ مجذوبہ کو سمجھادو کہ اب دو ایک روز فورا نواب صاحب سے کھنچی رہین پھر انکی بیقراری دیکھیے۔ قدمون پر ٹوپی نہ رکھ دین تو ہمارا ذمہ ہی۔ وہ تو قمرن کی دشمن لگی ہی اور مجذوبہ خود بھی بڑی خوبصورت عورت ہی سرخ و سفید گوری چٹی کم سن اور چالاکی و چستی اور کید و فریب مین برتر اسکو کوئی جھانسا کیا دیسکتا ہی۔

ممن ۔ جہان پر چوک جاتے تھے وہان یہ سبق دیتی تھی ہان داروغہ کی ولے اور فقرون اور کید کی باتون کو البتہ مجذوبہ بھی مانتی تھی۔

بشیر ۔ ایسا کرو کہ مجذوبہ اُنکے گھر پڑھا جائے۔

ممن ۔ خداوند ایسا ہی ہوگا۔ دیکھتے جائیے۔

بشیر ۔ نے کی اینٹون کی دیوار چڑھوا لو مگر ہاتھ پاؤن بچائے ہوے۔ آنکھون کا ٹھیکیت۔

اتنے مین محمد عسکری کے ہان سے آدمی آیا ممن نے کہا نواب صاحب کا رونا آتا ہی مین چھپ رہتا ہون یہ کہکر ممن گھر مین چلا گیا اور رونے نے سلام کرکے خط دیا۔

تائی ۔ بشیر یہ عجیب آدمی ہو۔ بھائی جان آنکھین کھیے کو تو نہ لگین۔ ازبرائے خدا آؤ اور ہم پر احسان کرو کسی طرح کے بھی ہو واللہ اے ظالم کبھی تو یاد ہون گی محبت ہین بیٹھا کر آخا صاحب تمکو یاد کر رہے ہین تمھارا بھائی عسکری)۔

از نواب آغا محمد اطہر کورنش۔

چکمہ کارگر ہوا

آج نواب گردون قباب محمد عسکری صاحب بھرمع سیان ممن منشی اختر دوار وغہ صاحب مجذوبہ کی خدمت کثیر الرافت مین حاضر ہوے تو اُس روز کی نسبت انکو زیادہ تر جلال مین پایا اور اُس جلال نے اُنکے جمال کو بھی دوچند کردیا تھا۔ چہرہ اُس روز کی نسبت زیادہ چمکتا دمکتا تھا اور اگر نواب صاحب پر رعب غالب نہ آیا ہوتا تو وہ معاً سمجھ جاتے کہ پوڈر لگا کر مُنھ دھویا ہی۔ بال آج کمر کے کمین نیچے لٹکے ہوے تھے اور مبصر کے سوا دوسرے شخص کو ہرگز محسوس نہین ہوسکتا تھا۔ کہ مصنوعی بال ہین سُرمے کے دُبنالے نے بھی جوبن کی آگ کو بھڑکا دیا تھا اور مصنوعی تل جو رخسار تاباں پر سرمے سے بنایا تھا وہ واقعی اس مصرعے کا مصداق تھا۔ ؎

مالک فرنگ مین حبشی کو توال ہی

کلان کوٹھی کے اندر یہ لوگ نہین جانے پائے تھے کہ مجذوبہ کے زور زور چلانے کی آواز آئی۔ پائین فرش یا لب فرش یا لین پر۔ ہان! ممن نے کہا حضور آج مزاج کی شوریدگی زیادہ معلوم ہوتی ہی کہ اتنے مین آواز آئی۔ چوکی پہرا ہوتا۔ کالا پانی ہوتا آغا پر پچاس جرمانہ ہوتے۔ ہندو پر تیس۔ چھٹن دس دن کی چھٹی یا فضیحت ہوتے فضیحت۔ بڑا ہی فضیحتا ہوتا۔ مگر۔ ع۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ پہلے تم جاکے اطلاع دو کہ نواب صاحب حاضر ہوئے ہین اور سلام کی اجازت چاہتے ہین۔ ممن کو دیکھتے ہی مجذوبہ نے للکارا۔ کیا ارے کیا ہی۔ یہان کیا کام ہی۔ یہان کچھ کام نہین ہی یہ راستہ عام نہین۔ دریا دریا جاؤ۔ پھوٹ کھاؤ۔ قرن کو برسون بلا بیٹھے مگر دور سے دکھائینگے اور نیچہ بر سے جھانجھوں۔ ممن نے عرض کیا حضور نواب صاحب حاضر ہوے ہین اگر حکم ہو سرکار کا تو سلام کو حاضر ہون۔ بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا وہی نواب جو ہمکو حاجی عبدالرحمن کے مزار پر لیگیا تھا۔ وہ نواب جس نے ہمین پلاؤ کھلایا تھا۔ اچھا نواب ہی مگر ہمارے جھونپڑے مین نواب بنکے نہ آئے۔ ہمارے پاس جب آئے تو دوست بنکر آئے۔ فقیر دن کا دوست بنکر آئے تو ہمارے سر آنکھون پر آئے آئے۔

ممن نے دور سے نواب صاحب کو اشارہ کیا۔ نواب صاحب آگے آگے اور دار وغہ اور اختر پیچھے پیچھے نواب صاحب نے جھک کر آداب عرض کیا۔ کہا نہ ہاں حاجی عبدالرحمن کے مزار پر آج بھی چلیگا۔ نواب نے کہا ضرور۔ مگر اُس دن تو شاہ مینا صاحب کے مزار پر گئے تھے کہا نہین نہین حاجی عبدالرحمن کے مزار پر جو نکیت راے کے تالاب کے پاس ہی۔ ہان ہان! ہان! انکا نکیہ کلام تھا۔ مگر ہان کا لفظ اس طرح بڑھاکر اور گردن ہلا کر ادا کرتی تھین کہ اور بھی بھولے پن کی تصویر کھنچ جاتی تھی۔ نواب صاحب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بکنے لگین۔ دیکھو ناتون کو دیکھو کہ انکی چوبدلی ہوئی تو کیا ہوا۔ ہرے بدل گئے زرد آئے۔ زرد بدل گئے سبز آئے سبز بدلے کاہی آئے یہ کہکر مجذوبہ کوٹھری کے اندر چلی گئی نواب صاحب نے ممن سے پوچھا کہ یہ ہرے اور زرد اور کاہی سے کیا مراد ہی اور اسدن تو ہمکو یاد آتا ہی کہ شاہ مینا صاحب کی درگاہ گئے تھے۔ یہ کہتی ہین کہ حاجی عبدالرحمن کے

مزار پر گئے تھے ۔ ممن نے جواب دیا ۔ خداوند ۔ مجذوب کی بڑ کے یہی معنی ہین ۔ خدا جانے اسوقت کس نکت مین ہین ۔ اور وہ کیا کہتی ہین ہم لوگ کیا سمجھتے ہین ۔ اختر بولا پیر و مرشد اس ہرے اور زرد اور سبز اور کاہی پتون کی بدلی سے خزان اور بہار مراد ہی فصل بہار مین پتے ہرے ہوجاتے ہین ۔ خزان مین زرد سوکھے درخت کے پتے کاہی ہوتے ہین کسی کے سبز کسی کے زرد ۔

نواب صاحب دل مین سوچے کہ واقعی یہ مجذوبہ باکمال عورت ہی اسکے کمال مین شک نہین اسکی باتین انکو بہت پسند آئین ۔ اور اس بھولے پن سے مجذوبہ باتین کرتی تھین کہ واقعی ہر صافی مذاق وجد کرتا اور لطف یہ کہ بھولے پن کے ساتھ شوخی بھی غضب کی تھی ۔ صباحت کے ساتھ ملاحت اور شوخی کے ساتھ نمکینی کیون نہ ستم ڈھائے ۔ اتنے مین مجذوبہ کوٹھری کے باہر آئین تو ایک فہرست ہاتھ مین ۔ نواب صاحب نے پوچھا یہ کاغذ کیسا ہی ۔ کہا یہ فہرست ہی ۔ نواب صاحب نے ہاتھ بڑھا کر فہرست لی اور سرخی فہرست چندے کی جو اسطے کسی مخفی کام کے اُن لوگون کو دیا جائیگا کہ مختلف شہرون کے قطب ہین قطب شہر آگرہ ۔ قطب لکھیم پور ۔ حاہ مجذوبہ لکھنؤ للمعے ۔ ہندو فقیر قبت ۔ عے مجذوب یاض پور الے ۔ مجذوبہ گرو اس پور حاہ

نواب صاحب اسکا مطلب نہین سمجھے ۔ اور حق یون ہی کہ ہماری سمجھ مین بھی اسکا مطلب اچھی طرح سے نہین آیا ۔

نواب ۔ ممن ذرا ادھر آؤ ۔ یہ کیا شی ہی ۔

ممن ۔ حضور غلام نہین سمجھا اختر کو دکھائیے ۔

نواب ۔ منشی اختر صاحب ذرا یہ فہرست تو پڑھیے ۔

اختر نے یہ کاغذ پڑھکر اور پنسل سے ایک کاغذ پر اسکا جواب لکھکر نواب کو دے دیا ۔

حضور عالم یہ فہرست چندے کی ہی جب کبھی کوئی مجذوب کسی سے خوش ہوتا ہی تو اُسکو یہ فہرست دکھاتا ہی کہ ضرور اسمین چندہ دیجیے ۔ لاکھون روپیہ خرچ کرنے سے جو بات حاصل نہوتی وہ آپکو گھر بیٹھے حاصل ہوتی جاتی ہی تھوڑے سے روپیے کا خرچ ہی اور مطلب حاصل حضور قسمت کے دھنی ہین ۔ اللہم زد فزد ۔

مجذوبہ پھر کوٹھری مین چلی گئی اور دروازے زور سے بند کرلیے ۔ نواب صاحب نے جو موقع پایا تو تخلیے مین ممن اور داروغہ اور اختر سے مشورہ کیا اختر نے جو پنسل پڑھائی تھی وہی داروغہ نے بھی پڑھائی کہی بدی تو تھی ہی بلی بھگت ممن جان بوجھ کے لاعلمی ظاہر کرتا تھا تاکہ اس بلی بھگت کی چھانٹ بھی نواب صاحب نہ پائین ہمنے آج تک نہین سُنا کہ مجذوب اور تربت کے ہندو فقیرون کے لیے مخفی کامون کے واسطے چندہ دیا جائے ۔ ان لوگون نے اچھی اُلجھ کی بلی لو انصاف نے دریافت کیا کہ آخر اب کیا کیا جائے اور کیونکر چندہ دیا جائے تو اختر نے جواب دیا ۔

ہاں ایک کام کیجیے مجذوبہ لکھنؤ یعنی بی ساہ انکے نام پر تو دو ہزار لکھیے ۔ اور رائچ اور مین نہین لکھیم پور کے قطب یا گرو اس پور کی مجذوبہ کے نام دو سو لکھ دیجیے ۔ جھٹ پٹ نواب صاحب کو تو یہ پٹی پڑھائی ہی گئی تھی کہ جس سے مجذوبہ لوگ خوش ہوتے ہین اور جسکا بھلا کرنا چاہتے ہین اُسکو فہرست دکھاتے ہین بے سوچے سمجھے فوراً پنسل لی اور مجذوبہ کے نام پر دو ہزار لکھ دیے ۔ مگر اب تم تو یاد رکھنا نہین دو ہزار الفظون مین لکھیے اور قطب لکھیم پور کے نام ۲ سو لکھیے

ممن - کیا سیر چشم رئیس ہین تعریف محال ہی -

اختر - بھائی جان - خدمت ہی سے عظمت بھی ہی -

ممن - کیا شک ہی خدمت کرو اور عظمت پاؤ -

داروغہ - اب قرن اسی ہفتے مین زیب آغوش ہو تو سہی - ہمارا دل گواہی دیتا ہی -

نواب - مگر مجذوبہ کا دل لیئے ہوئے بگڑ نے نہ پائین - کہ پھر کیا کرایا کھیل سب ملیامیٹ ہو جائے

ممن - کیا مجال خداوند - دیکھتے تو جایئے -

اختر - حضور جانین لڑی ہوئی ہین پیر مرشد -

داروغہ - اچھا دیکھیئے تو اس ٹھوارے مین کیا ہوتا ہی بس دیکھتے ہی جایئے انشاء اللہ تعالے -

نواب - اچھا ایک ہفتے تک ہم نہ بولینگے -

اختر - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی حضور -

نواب - بس کہدیا نا - ایک ٹھوارے تک کی آزمایش ہی آٹھ دن کچھ بہت نہین ہوتے - اور پھر ایسے کام کے لیے معاذ اللہ - آٹھ دن کی تو کیا حقیقت ہی لوگ تو عمر اسی مین صرف کر دیتے ہین -

اختر - اور پھر بھی شاید مراد سے ہم آغوشی نہین نصیب ہوتی - لیلی اور مجنون کو دیکھیے - فرہاد اور شیرین کا حال عیان ہی - عذرا اور وامق کی سرگذشت مشہور دیار و امصار ہی - شمع و پروانے ہی کو دیکھیے - ع -

کان سوختہ را جان شد و آواز نیاید

داروغہ - کیا خوب مثالین دی ہین منشی اختر صاحب -

اختر - یہ سب بزرگون کی صحبت کا اثر ہی -

ممن - بڑے خوش بیان آدمی ہین منشی اختر صاحب

داروغہ - ایسے ہین کہ کسی اور دربار مین کم ہونگے

نواب - کم ہونگے - یون کہیے کہ اب کسی رئیس کے ہان انکا جواب دینے والا نہین ہی -

مجذوبہ نے کوٹھری کا دروازہ کھولا تو ممن نے لپک کر فہرست واپس دی اور باادب عرض کیا کہ دو ہزار حضور کے نام اور دو سو لکھیم پور کی مجذوبہ کے نام نواب صاحب نے لکھے ہین - کہا بلاؤ -

نواب صاحب دوڑتے ہوے خوش خوش گئے تو اپنے قریب بٹھایا - اور پیٹھ ٹھوکی اور کہا شاباش اسکے بعد ایک روٹی کو پانی سے تر کیا اور پیش کر کے کہا کھالے -

نواب - واہ چپڑی اور دو دو (کھالی)

مجذوبہ - کیسی ہی کیسی ہی -

نواب - نعمت عظمی -

ممن - یہ کھانا ہر ایک کو نصیب نہین ہوتا -

اختر - حق ہی جسپر مہر ہو جائے -

ممن - جسپر مہر ہو جائے اسکا ستارہ چمک جائے

اختر نے دور ہی سے کہا حضور یہ تنہا خوری اچھی نہین ہم لوگ بھی امیدوار ہین ایک ایک ٹکڑا ہمکو بھی ملجائے

نواب صاحب نے کہا بھئی مین تو کھا گیا پہلے سے کہدیتے نہ کہا - انھون نے کہا حضور کو خود ہمارا خیال چاہیے تھا نہ کہ ہم عرض کرین اور پھر ملے بھلا ایسا مین کیا خوبی ہی - خیر حضور کا بھلا تو ہم سبکا بھلا ہم لوگ تو حضور کی ترقی دولت اور ازدیاد عمر کے دعاگو ہین - خدا حضور کو مدارج اعلی پر پہونچائے ہمارے لیے یہی دولت ہی اس سے زیادہ اور کیا ہوگا -

نواب صاحب اسقدر خوش تھے کہ گویا لکھو کھا روپیہ

اُنکو ملگیا۔ جامے مین پھولے نہین سماتے تھے کہ اب شاہدآرزو سے ہم آغوش ہونگے بی قمرن کی جدائی کے دن اب ختم ہوگئے ابکی سات پردون مین رکھون توسہی دم بھر پاس سے نہ ہٹنے دون۔ ابکی اغلانی مغلانی چھو چھو ماما ایک کو نہ پھٹکنے دون۔ بلکہ اگر مراد بر آئی تو سیدھا نینی تال لے اُڑونگا۔ اور وہان جاکے دندناؤنگا کہان کا جھگڑا۔ اس جھنجھٹ سے تو چھٹکارا ملے گا۔ یہ کیا تھوڑا ہی۔ ہم اسی کو ہزار غنیمت سمجھتے ہین۔ بشیر الدولہ کی کارستانی تو وہان نہین چلنے پائیگی۔ کدراکا تو خوف نہین رہیگا بیگم تو باتین نہین سُنا مینگی۔ سالی تو طعنے نہین دینگی رونق جنگ تو ادھر کی اُدھر نہ لگا مینگے۔ ان سب باتون سے تو بچونگا۔ اور پھر پہاڑ کا قیام۔ آب ہوا فرحناک تندرستی اور صحت کے لیے اکسیر اعظم۔ نیم جان جاکے از سر نو زندگی پاتے ہین دو چار چیدہ چیدہ احباب ہونگے اور ہم ہونگے۔ لطف زندگی ہی اور یہ ہی یہان دھوپ اور لون کے تھپیڑے اور گرمی اور احتباس سے جان پر بنی ہوئی ہی ہر لا کچھ خس کی ٹٹی اور برف کا پانی ہو وہ بات کہان۔ وہ قدرتی بہار اور خنکی کجا

نواب ۔ ممن یار چلو نینی تال۔

ممن ۔ حضور غلام کو کیا عذر ہی۔

اختر ۔ حضور ابکی عزم بالجزم فرمائیے۔

نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا اگر ہماری عربی اور مہربان ہو تو ہمسے یہ وعدہ کرو کہ کوئے رو زقمرن کی اور ہماری ملاقات ہوگی ٹھیک ٹھیک بتاؤ سچ بتاؤ تو ہم تمھاری دعوت کرین۔ گو ہم غریب آدمی ہین مگر خیر دال ولیا ہی سہی اور کچھ نہین تو ہماری خاطر ہی سہی۔ بادشاہ کیا فقیرون کے ہان نہین جاتے۔

مجذوبہ ۔ تو فقیر کون ہی جی۔ ہم کو تم۔ بتاؤ صاحب

نواب ۔ فقیر ہم تم تو بادشاہون کی بادشاہ ہو

مجذوبہ ۔ چل جھوٹے۔ سب جھوٹ جھوٹ کہتا ہی۔

نواب ۔ ہم تمھارے غرضمند ہین کہ تم کو ہماری غرض ہی۔

مجذوبہ ۔ ہمکو تمھاری غرض ہے۔ (زور سے قہقہہ لگاکر)۔

نواب ۔ تمکو غرض ہوتی تو تم دوڑی آتین کہ ہم۔

مجذوبہ ۔ تم ہمین گھورنے آتے ہو۔ (زور سے ہنسکر)۔

نواب (ہنسکر) ہنسو رہی ہین۔ پرلے سرے کی دار وغہ۔ حضور کو خدا نے ایسا ہی رئیس کیا ہی کہ ان ایسی پاکدامن عورت سے حضور ہنسین بولین۔

مجذوبہ ۔ چل الگ ہٹ سا اور سنیے گا۔ اہ واہ ہی۔

نواب ۔ بڑی دیر سے (دہان) نہین کیا یہ کیا۔

مجذوبہ ۔ ناز و ادا۔ قمرن۔ کون کون۔ قمرن!

نواب ۔ دلوا دو جانین۔ ہان دلوا دو تو بھلا۔

مجذوبہ ۔ اچھا کل آ۔ کل دیکھ لے۔ مگر دور دور سے

نواب ۔ کوس بھر سے سہی مگر دیکھ سکونگا۔

مجذوبہ ۔ ہان ہان۔ ہان ہان۔ کل حاضر ہونا۔

نواب ۔ تو کل پھر حاضر ہون۔ ضرور۔ بولیے۔

مجذوبہ ۔ ضرور حاضر ہو۔ ضرور حاضر ہو۔

نواب ۔ ہزار کام چھوڑ کے آؤنگا اور بیچ کھیت آؤنگا مگر میرا کام تو نکلے کسی طرح۔ مین تو درم خریدہ غلام ہو جاؤنگا عمر بھر کو مول لے لوگی۔ چیلا تمھارا ہو جاؤنگا مگر شرط یہی ہی کہ تم قمرن کو مجھے دکھلا دو۔ اور چاہے جو ہو وہ ہو قمرن کی ایک جھلکی دیکھ لون اور بس اور جو اتنا بھی نہو تو ہماری شقاوت

مجذوبہ - بہت ہی محظوظ ہوے - بڑے خوش جامے مین نہین سماتے - اب کیا ہی تمرن کو دیکھنا ناز کو دیکھے - ہمکو دیکھ مجھکو دیکھ - مجذوبہ کو دیکھ - انھین آنکھون سے سب کچھ دیکھ - اور اُچھل کود چھاند -

پھولے پھولے پھرتے ہین کہ آج ہمارا بیاہ ہے
تلشی گاے بجاے کے دیت کاٹھین ہاے

اسکو مجذوبہ نے کئی بار باواز بلند اُس دھن مین گایا کہ نواب صاحب کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے بے اختیار رو دیے - اُسنے جو دیکھا کہ یہ وجد کر رہے ہین تو اور بھی زور زور سے ٹھہر ٹھہر اکر گانا شروع کیا اُنکے دیکھا دیکھی میان ممن بھی جھوٹ موٹ آنسو پوچھنے لگے - اور دو ایک بار رومال بھی آنکھون کے پاس لے گئے -

نواب - ہاے مار ڈالا - کیا پیاری آواز ہی -

ممن - حضور آواز نہین جادو ہی - واللہ -

داروغہ - جادو کی کیا حقیقت ہی اسکے سامنے

اختر - حضور مین تو وجد کی حالت مین ہون - ع

وجد ہی روح کو نغمہ ہی کہ جادو ہی یہ

خدا جانے یہ کیا ہی سمجھ مین نہین آتا ہی کہ نغمہ ہی یا سحر یا جادو -

نواب صاحب نے تین روز تک مجذوبہ ہی کے ہان پڑاؤ ڈال دیا اور اسطرح کے معتقد ہو گئے کہ معاذ اللہ انکو یہانتک یقین ہو گیا کہ مجذوبہ چاہے تو مینھ برسا دے اور مجذوبہ چاہے تو دھوپ کی چاندنی کر دکھاے اور چاندنی سے دھوپ بدل ہو جاے مردے تک کو مجذوبہ زندہ کر دے وجہ یہ کہ ایک شخص نے مجذوبہ سے آنکر کہا کہ میرا باپ جان بلب ہی ڈاکٹرون اور طبیبون تک نے جواب دیدیا اور صاف صاف کہدیا کہ اب یہ نہ بچینگے - گو آدمی ممن ہین مگر اب مین بزرگون کا دم ہزار غنیمت ہی - ذرا آپ چلی چلیے تو بڑا احسان ہو - مجذوبہ نے بڑمین کہا اچھا برا کیا - کیسا اچھا کیسا بُرا سب کیسان ہی - اچھا ہو جائیگا تو سانپ کاٹیگا جب آنا - ابھی تو وہ اب اچھا ہی - جا سانپ کاٹے تو آجب سانپ کاٹے تو آ - ہان ابس اب جا -

وہ چلا گیا اور دوسرے دن پھر دوڑا آیا اور ایک چارپائی پر اپنے بوڑھے باپ کو بھی لاد کر لایا - اور روتے ہوے کہا کہ حضور اب ہماری عزت آپ کے ہاتھ ہی - جو آپ نے کہا وہی ہوا - کل مین میان سے جو گیا تو کہان تو بلا نہین جاتا - کہان دیکھتا ہون کہ ٹہل رہے ہین - ع

شان ہی اُسکی کبریائی کی -

مگر آج کھانے بیٹھے تھے کہ ایک دفعہ ہی چلا کے کہا ارے مجھے کسی نے کاٹا - بس اتنا کہنا تھا کہ گر پڑے اور میرے گھر کے لوگون نے معاً دیکھا کہ ایک کالا سانپ لہراتا ہوا بل کی طرف جاتا ہی - اب حضور ہی کا سہارا ہی - مین (قدمون پر گر کر) غلام ہون آپکا مجذوبہ نے پہلے تو شنوائی نہ کی - بعد اسکے چارپائی کے قریب گئی اور کہا سارے اسکو بچھو کے بڑے بھائی نے کاٹا ہی - رسی - رسی - رسی - ارے سانپ سنگھ گیا اچھا ایک غزل سُن - ایک غزل سناؤن - عمدہ غزل ہی - ہان ارے دل لگا کے سُن -

مجذوبہ نے لہرا لہرا کر اشعار گانے شروع کیے بارگرد جو چارپائی پر پڑا ہوا تھا ذرا ہلا لوگون نے جو یہ تماشا دیکھنے کے لیے جوق جوق جمع ہو گئے تھے غل مچانا شروع کیا

وہ زندہ ہوگیا وہ زندہ ہوگیا۔

ایک دن مجذوبہ نے نواب صاحب کے زانو پر سر رکھدیا اور کہا نواب ہمارے سر کی جوئین دیکھو۔ نواب نے بصد اخلاص اسدرجہ مسرور و محظوظ ہوے کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا۔ ممن نے مسکراکر کہا (اور آپ کے سر مین جوئین بھی ہین) نواب صاحب نے جوئین ڈھونڈھنی شروع کین وہان جوئین کہان۔ بالون مین حنا کا سولہ روپے سیر والا تیل پڑا ہوا عطر مین بسی ہوئی۔ اختر نے حسب حال یہ شعر پڑھا۔ ؎

رات اُسکی ہے دماغ اُسکا ہے زلفین اُسکی ہین
زلف تیری جسکے شانے پر پریشان ہوگئی

نواب۔ بھئی واللہ برجستہ کہا ہے۔ بڑے ذکی آدمی ہو اور حسب حال کہا ہے جی خوش ہوگیا۔

راوی۔ شعر تو یہ غالب دہلوی کا ہے۔ ان حضرت نے ایک لفظ بدل کے پڑھ دیا تو نواب صاحب سمجھے کہ اسی کا شعر ہے اور یہ بھی چپکے ہو رہے۔

نواب۔ واللہ اسوقت جی خوش ہوگیا۔ داروغہ۔

داروغہ۔ پیر و مرشد جو ارشاد ہو غلام بجالائے۔

نواب۔ دیکھو میان اختر کو ہمنے خلعت دیا ایک رومال شالی سوزن کار اور ایک تھان گلبدن کا اور پچاس اشرفیان یہ ابھی ابھی انکو دو۔

اختر۔ (آداب بجالاکر) حق تعالے سلامت رکھے

ممن۔ یہ رئیس ہین اور سب بڑے نام رئیس ہین۔ ریاست کا مقتضا یہی ہے۔ ای سبحان اللہ خداوند جواب نہین ہے اب اس زمانے مین کون بجز حضور کے۔

داروغہ۔ بھائی جان بقول شخصے پوتڑون کے رئیس ہین اور بلند حوصلہ۔

نواب۔ میان اب ہمارا زمانہ بکام نہین ہے۔ ؎

عشق نے غالب نکما کردیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

ہم اُنکے لڑکے ہین جنکی ڈیوڑھی پر اچھے اچھون کا گذر محال تھا۔ یہ لوگ جواب وکڑیان اور چوکڑیان چھکڑا پھرتے ہین یہ سب ہمارے آباو اجداد کے ساختہ و پرداختہ ہین مگر اب ہمارا زمانہ بکام نہین ہے بھائی صاحب ایک کونے مین دبکے پڑے ہوے ہین۔ خدا عزت رکھ لے یہی بڑا غنیمت ہے ورنہ اب ہم مین اور ایک ادنی چمار مین کیا فرق ہے۔

ممن۔ پیر و مرشد اب بھی حضور کے لیے دعا مین ہین صاحب لوگون مین ایسا کون ہے جو حضور کو نہین جانتا کہو صاحب پولیس کا انسپکٹر حضور کا یار ہے۔ جارج صاحب جیل کے دفتر مین جو نوکر ہے وہ حضور کا دوست ہے۔ روگھوڑ زنکا ایک دلال بلوٹ صاحب حضور کا یار ہے۔ حضور کو کون نہین جانتا اُس روز جو سرکار نیلام مین گئے تھے مین کیا عرض کرون۔ حضور کے نمک کی قسم دو تین بھی جو اُس وقت بیٹھی ہوئی تھین۔ ایک نے دوسری سے پوچھا یہ گوگا نواب کون ہے۔ اُس نے کہا۔ وہ یہ بڑا مشہور آدمی ہے۔ نواب عسکری صولت جنگ بہادر۔

نواب۔ مین نے خیال نہین کیا تھا وہ تھین کون۔

ممن۔ ای حضور تو اب یہ مجھے کیا معلوم ہے بھلا۔

نواب۔ اجی روپیہ وپیہ تو ہے نہین پاس خالی خولی صورت ہی صورت ہے حضرت سلامت۔

اختر۔ سرکار سب ہی کچھ ہے حضور کے پاس۔

نواب۔ بھائی جان زد عجب شے ہے۔ انکے زردار باش

اگر زر نہین ہو تو سناٹا ہی۔ قبلۂ حاجات۔ اندکے زردار باش جناب بے زر کے معاملہ نہین چل سکتا۔ انگریزی مین ایک مثل ہی کہ بے روپیے کے گھوڑی بھی چل نہین سکتی

اب سنیے کہ نواب صاحب اور مجذوبہ ایک ڈونگی مین سوار ہو کر دریا کی سیر کرنے لگے۔ اور ادھر ممن اور اختر اور دار وغہ نخلے مین اپنی اپنی کارستانیون اور کارگزاریون اور نواب صاحب کی سادگی اور بشیر الدولہ کی چال اور جعل اور جوڑ توڑ کی نسبت یون گفتگو کرتے تھے۔

ممن۔ بھئی ماروں چاروں شانے چت۔

دار وغہ۔ یار تم بھی گیگلے ہو۔ واللہ۔

ممن۔ اب تمھارے سے پیچ ہم کیا جانین۔

اختر۔ کشمیری پیچ مشہور ہین۔

ممن۔ مگر ہان انکی مار کھائین تو البتہ کچھ ہنر ہین

دار وغہ صاحب تو ہمارے اُستاد ہین۔

اختر۔ ہم سب کے اُستاد ہین۔

دار وغہ۔ بھائی ہاتھ پانؤن بچا کے کام کرو۔ ایسا نہو کہ اور کے لیے کنوان کھودو اور خود اُسمین گر پڑو۔

اختر۔ مگر بلا کا آدمی ہی۔ بشیر الدولہ۔

دار وغہ۔ عرض کروں بشیر الدولہ کی خاصیت اور خلقت مین داخل ہی کہ لوگون کو بہکاوے۔ باپ کو بیٹے سے لڑوا دیا۔ ماں کو بیٹی سے بہن کو بہن سے۔ میان کو بیوی سے۔ اور اس سے اُنکو یہ بھی مطلب نہین ہی کہ کچھ روپیہ ملے یا بیگم صاحب کو بھانسا دے کے کچھ انمین سے کما ذکر ہی نہین مطلب تو یہ ہی کہ ان دونون مین لڑائی ہو یا اگر لڑائی نہو تو صرف اتنا ہی ہو کہ انکی کارگزاری سے قمرن رو چکر ہو جائے اور لوگون مین مشہور ہو کہ نواب بشیر الدولہ بہادر نے یہ کارگزاری کی۔ بس اور کوئی بات نہین۔

اختر۔ حضور یہ تو دن رات اسی فکر مین رہتے ہین کوئی گل کھلے یا کوئی فساد ہو۔ ہو کچھ نہ کچھ ضرور ع۔

خالی مت بیٹھ کچھ کیا کر۔

ممن۔ اگر انکی صحبت مین کچھ دن رہے تو ہم لوگ بھی برق ہو جائینگے۔ آٹھون گانٹھ کمیت کہین پر چوکنے والے نہین ہر مقام پر جو کس سب باتون مین نہین

اختر۔ بھئی ممین تو شک نہین کہ انکی صحبت مین درست ہو جائینگے۔

ممن۔ مگر بشیر الدولہ بھی بڑا چالاک ہی۔

اختر۔ اسکے چالاک ہونے مین کیا شک ہی۔

دار وغہ۔ ان چالون کو دیکھو۔ ادھر قمرن کو اُسکے یہان بھیجا۔ اُدھر ناز کو سطوت ہو کے ہان روانہ کیا مغلانی کو چالاک پاکر جھپ سے نوکر رکھ لیا۔ ہمرون کا پتا نہین سب کو تہ و بالا کر دیا۔ اور آناً فاناً مین چٹکی بجاتے۔ ابا صاحب مجذوبہ کو بٹھرا دیا۔ وہ گردن ہلا کر اور غل مچا مچا کر۔ ہان! ہان کہتی ہین کسی کی لڑکی کو چیچک کا حکم دے دیا۔ کسی کا بخار اچھا کر دیا کبھی سانپ کے کاٹے کو اچھا کر دیا ہر دم ایک نیا شعبدہ سب سے بڑھکر دل لگی یہ ہوئی کہ ایک شخص جو پیر نا نہین جانتا تھا وہ مجذوبہ کے حکم سے پیر نے لگا۔ اور سرکار کو یقین بھی کیا جلد آگیا کہ مجذوبہ کے کمال کا یہ اثر ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔

ممن۔ ارے یار وزر اور مال چیر جائے تو لطف ہو یہ کیا دو دو ہزار اور پانچ پانچ سو لیتے ہو۔

دار وغہ۔ بھئی بے حلق کھائین تو سہی مگر ٹھنڈی کر کے

بہت جلدی نہ چاہیے۔

اختر۔ بس یہی بات ہی۔

ممن۔ ہان سچ ہی اگر زیادہ طمع کی اور دھر لیئے گئے تو عمر بھر کی روٹیان گئین۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

اختر۔ بھئی حصہ رسدی سب کو برابر ملے۔

داروغہ۔ تین حصے ہونگے دو ہمارے اور ایک مین ممن اور تم ہم اپنے دو حصون مین سے اربردالون اور پھندیتون کو دینگے۔ مثلاً اکیس سو ملے۔ تو چودہ سو ہمارے اور سات سو اختر۔ اور ممن۔ ساڑھے تین تین سو۔ اور اُس چودہ سو مین سے ہم پھندیتون کو اُنکی حیثیت کے مطابق دینگے جو جسکے حصے مین آئے۔

اختر۔ بھئی یہ تم زیادہ کیون لو۔

ممن۔ پھندیتون کو بھی تو اُسی مین سے دینگے آخر۔ اور پھر کبھی تو سب کی اُنھین کے ہاتھ ہی۔ داروغہ ہین کہ نہین۔ اگر نہ چاہین تو ایک حبہ تو ملے نہین آپ ہین کن خیالون مین جناب!۔

میان بیوی کی میٹھی میٹھی باتین۔

نواب صاحب محلسرا کی چھت پر اوس مین پلنگ بچھے بیٹھے ہوے حقہ پی رہے ہین۔ اور بیگم صاحب پلنگ پر بیٹھی اپنے ہاتھ سے گلوریان بنا رہی ہین پیش کمون سے چھت پر چھڑکاؤ ہوا تھا اور ہوا بھی ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی تھی جو جھونکا آتا تھا روح کو تازگی بخشتا تھا بڑی فرحت حاصل ہوتی تھی بیگم صاحب تو از بس محظوظ تھین کہ قمرن غائب ہوگئی اب ہم ہی ہم ہین۔ مگر نواب صاحب کو آج قمرن کی جدائی اسقدر شاق گذری کہ دو بار ٹھنڈی سانسین بھرین اور دل مین بصد ہزار حسرت سوچنے لگے کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہی قمرن کو ان ظالمون نے کہان بھگا دیا۔ ہاے مجھے کسی مصرف کا نہ رکھا اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا۔ اِدھر مین اُدھر مین یہ بلا کدھر مین۔ بیگم صاحب اُنسے باتین کرتی ہین تو یہ اُکھڑی اُکھڑی باتین کرتے ہین۔ دل تو اور طرف مخاطب تھا۔ یہ طبیعت دار عورت تاڑ گئین کہ

پاتی ہون کچھ انتظار کے طور
رُخ میری طرف نظر کیین اور

مگر چھیڑنا مناسب نہ سمجھین کہ مبادا دل کو ٹھیس لگے یا یہ اسقدر جو لحاظ ہی وہ بھی جاتا رہے تو پھر بُری ٹھہرے گلوری بنا کر نواب صاحب کو دی اور کہا یہ آج تمھاری طبیعت کیسی ہی کچھ سُست سے معلوم ہوتے ہو۔ یہ کشتۂ عشق کیا کیین کہ کیون سُست ہین کہا تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی ہم تو سُست نہین ہین۔ فضل الٰہی ہی یہ بمعنے کاہے کے جانا کہ ہم سُست ہین۔

بیگم صاحب تو خوب سمجھی ہوئی تھین کہ قمرن کا عشق چرایا ہی اُسکی مفارقت حد سے زیادہ ناگوار ہی۔ مگر بات کو ٹال دیا۔ کہا اس وقت کچھ کھانے کو جی چاہتا ہی کوئی شے منگواؤ۔ نواب صاحب کو غم کھانے سے فرصت کہان تھی کہ کھانا کھاتے۔ کہا نہین اب اس وقت بس حقہ ہی پینے کو جی چاہتا ہی۔ تمنے جو گلوری اس وقت دی تھی کتنی عمدہ گلوری تھی اسمین پسینے آگئے۔ دیکھو تو نا۔ مار کے پسینے آگئے۔

بیگم صاحب نے رومال سے پسینا پونچھا۔ اور ایک گلوری اور بنا کر دی۔

نواب ۔ بشیر الدولہ کو ہمنے بلوایا تھا۔ مگر وہ نہ آیا کمبخت کیا معلوم ہمسے کیون خفا ہی۔

بیگم ۔ وہ تو ماندے ہین۔ اُس دن زخمی ہوئے تھے نا۔ اب کیا حال ہی علاج کس کا ہوتا ہی۔

نواب ۔ ایک جراح کا علاج ہوتا ہی۔ نامی آدمی ہی اور دور تک مشہور ہی۔ اچھا علاج کرتا ہی۔ بہت جلد افاقہ ہوگا۔ اب کچھ خوف کی بات نہین ہی۔

بشیر الدولہ کا نام سُنکر بیگم صاحب کو وہ کل باتین یاد آگئین تو چہرے کا رنگ کسی قدر متغیر ہوگیا اور اسکا سبب ظاہر ہی۔ پہلے تو نواب صاحب سے میٹھی میٹھی باتین ہو رہی تھین مگر اب اس تذکرے نے انکو بد دماغ کردیا۔ لیکن سنبھل گئین اور بڑا ضبط کیا۔

بیگم ۔ اہ اللہ جانتا ہی ٹیبا برج چلو تو بڑا لطف حاصل ہو مین کیا تمسے بیان کرون کہ کلکتہ کیسا شہر ہی روے زمین پر ایسا شہر نہوگا۔ چار پانچ روز مین برابر بند گاڑی مین چھپ چھپکے گئی۔ بازار مین بیٹھ ہوتی ہی۔ اور آدمیون کا تو جنگل ہی۔ مگر ایسی ایسی عمارتین بنی ہین کہ مین کیا کہون۔ ایک سے ایک اعلیٰ اور ایک سے ایک نفیس۔ جو عمارت ہی آسمان سے باتین کرتی ہی اور روپیے کا تو وہان ہُن برستا ہی مفلس تو کوئی ہی ہی نہین سب روپے والے۔ اور جو ڑیون اور گاڑیون کی تو اسقدر افراط ہی کہ مین کیا کہون بازار مین جو ہماری گاڑی نکلی تو کیا دیکھتی ہون کہ گاڑیون اور ٹرمبوی (ٹرمبے) اور پالکیون کا تانتا لگا ہی۔ پوچھا آج کیا ہی یہ۔ یہ اتنی گاڑیان کہان جارہی ہین کچھ کھچڑی ہوئی۔ تو بوا چاندنی نے کہا میری یہ تو روزہ حال رہتا ہی یہان یہ کچھ نئی بات تھوڑا آپ نئی نئی آئی ہین اس سے تعجب ہوتا ہی اور ٹیبا برج کی آب وہوا تو ساری دنیا سے عمدہ ہی ایسی ہوا تمام دنیا مین نہوگی۔ ٹیبا برج کا ہے کو بہشت کہنا چاہیے۔ نمونہ تو بہشت ہی کا ہی۔

نواب ۔ (ہنسکر) تم اس طرح کہتی ہو جیسے سچ سچ دیکھ ہی آئی ہو بہشت کو مگر انصاف سے در گذر نہ کرنا چاہیے۔ اسمین شک نہین کہ ہو بہشت کی پری ہی۔ بلکہ پری سے بڑھکر۔ پری کی کیا اصل حقیقت ہی۔ پری سے بڑھکر کہو۔

بیگم ۔ اب بہت بناؤ نہین۔

نواب ۔ بنانے والے کو خدا غارت کرے۔

ب ۔ تو ہم حور ہین اور تم کیا ہو۔

نواب ۔ حور کے میان ہین اور کیا ہین۔

ب ۔ آج بڑی عنایت ہی ہمارے حال پر۔

نواب ۔ تمکو لوگ لڑواتے ہین خواہی نخواہی۔

ب ۔ بس یہ تو تمھاری باتین ہین ہم کہا لتے لگے بھلا یہ تو سب گپ ہی گپ ہی بس اُس موئی قمرن کو اتنک یاد کیے جاتے ہو۔ اور باتین بناتے ہو اوپر سے۔

نواب ۔ مین تو کبھی اُسکا نام بھی نہین لیتا بیچاری کا۔

ب ۔ (تیکھی ہوکر) بیچاری یا موئی بدکارہ عورت پانچ ٹکے کی عورت۔ بیچاری! ہوا۔

نواب ۔ تمنے اُ

ب

نواب ۔ ذرا زبان سنبھال کے بولا کرو (ہنستے ہوے) خبردار کہدیا ہی۔ بس اب ہوشیار رہو۔ ہان!۔

ب۔ (شوخی کے ساتھ) بہت خوب سرکار۔ کان پکڑے اب ایسی خطا نہ ہونے کی۔ مجھے کیا غرض پڑی ہی کہ موئی قمرن کو موئی قمرن کہون۔

نواب۔ (قہقہہ لگاکر) کیا باتین ہین تمھاری بھی۔

ب۔ اول تو وہ اشراف ہین ہماری غریبنی۔

نواب۔ (ہنسکر) دیکھو تو سہی۔ انصاف شرط ہی۔

ب۔ وہ محلون مین رہنے والی۔ ہین ہماری جھونپڑی مین اتنی بڑی ہوئی۔ تمھارے یہان آکے البتہ محلسرایین اور عظیم الشان عمارتین دیکھنے مین آئین

نواب۔ اُنمین اور تجھ مین زمین آسمان کا فرق ہی۔

گو ہنسی ہو رہی تھی اور نواب صاحب اور بیگم صاحب دونون کو معلوم تھا کہ مذاق ہی مذاق ہی مگر نواب صاحب نے جو قمرن کے لیے (اُن) اور بیگم صاحب کے لیے (تجھ) کا لفظ استعمال کیا تو یہ بگڑ گئین۔ حالانکہ نواب صاحب نے صرف چھیڑنے کے لیے کہا تھا۔ کہا اللہ جانتا ہی ہم اُٹھ کے چلے جائینگے یہ کہکر کھڑی ہوگئین تو نواب صاحب نے تجھ بگڑ لیا اور اپنے پلنگ پر بٹھایا

کمر کو سختی تھین بات

اسقدر

بیگم

کہ نواب نامدار نے اُنسے اسقدر اظہار محبت کیا تو بہت ہی خوش تھین کہ اب پالا مار لیا ہی۔ قمرن کا نواب صاحب نام بھی زبان پر نہین لاتے۔ جب نواب صاحب کسی ضرورت سے باہر کوٹھی مین گئے تو بیگم صاحب اور مغلانی مین یون گفتگو ہونے لگی۔

مغلانی۔ حضور اللہ کو اچھا کرنا ہوتا ہے تو یون کرتا ہی۔

بیگم۔ اے ہتے پر نہ ڈو کو مغلانی۔

مغلانی۔ حضور میرا تو جی خوش ہوگیا۔

ب۔ کیون نہین جی خوش ہونے کی بات ہی ہی۔

م۔ اب موئی قمرن کا ذکر بھی نہین کرنے۔

ب۔ دیکھو جو اللہ کو اچھا کرنا ہوگا تو اچھا ہی ہوگا نہین تو کوئی اُس سے لڑ سکتا ہی۔ کیا مجال اُسکی کریمی کے صدقے۔

م۔ سرکار اُسکو کسی حالت مین نہ بھولنا چاہیے جو اُسکو بھولیگا وہ کہین کا نہ رہیگا۔

ب۔ جب انسان اسقدر سمجھے بھی تو سمجھتا ہی تو نہین ہی جو یہ سمجھے تو ولی نہ ہوجائے۔ پھر انسان مین اور فرشتے مین کیا فرق رہے کچھ بھی نہین۔ دونون ایک ہوجائین۔ یہ بہت مشکل بات ہی۔

عورتین ضعیف الاعتقاد تو عموماً ہوتی ہی ہین نواب نادر جہان بیگم نے اور کوششون کے علاوہ گنڈے تعویذ جادو ٹونے سے بھی نواب صاحب کو سحر کرنا چاہا بڑی بڑی فکرین کین سیکڑون منصوبے کیے۔ مگر گنڈا تعویذ اور جادو ٹونا تو بخیر نواب بشیر الدولہ بہادر کی ساعی جمیلہ البتہ وہ کام کیا کہ سحر سامری بھی اُسکے مقابل مین ہات ہی بیگم صاحب اُنکی خادمہ عورتون نے دونون ہاتھون سے لوٹا

اور چونکہ دل سے لگی تھی کہ جس طرح ممکن ہو نواب صاحب کی تالیف قلوب کرین۔ لہذا جسنے جو مانگا اسکو دیا۔

ان دونون میان بیوی کی طبائع مختلف کا فرق پر ظاہر ہی میان تو آج نازو برجان دینے لگے۔ کل قمرن پر لٹو ہو گئے پرسون مجذوبہ پر ڈورے ڈالنے لگے۔ اور بیوی کی یہ پاکدامنی کہ اُف تک نہین کرتی جب رات ذرا بھیگی تو یون مکالمہ ہونے لگا

بیگم۔ کیون نواب کبھی ہمارا بھی خیال آتا تھا سچ کہنا تمکو ہمارے سر کی قسم۔

نواب۔ اچھا تم پہلے اپنی رائے دو پھر ہم بتائینگے

ب۔ یہ نہ ہوگا۔ پہلے تم بتاؤ۔ پھر ہم۔

نواب۔ ہمین بڑا قلق تھا کہ تم جا کے کلکتے بیٹھ رہین

ب۔ ہان اور دن بھر مین کئی بار یاد کرتے تھے۔

نواب۔ کوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے تو سو بار سے کم تو نیاد کرتا ہونگا۔

ب۔ اتفاقاً جبھی یہ ہچکیان آتی تھین۔

نواب۔ ہان ہان۔ تمکو یقین آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

ب۔ کیون نہین امی جان ہمسے کہتی تھین کہ بیٹا جب کوئی چاہ سے کسی کو یاد کرتا ہی تو اسکو ہچکیان ضرور آتی ہین

نواب۔ تم تو بناتی ہو اور ہم دل سے کہتے ہین۔

ب۔ کیون جی تم ہمکو پاگل ہی سمجھتے ہو کیا۔

نواب۔ وہ تو ہم سمجھے ہی ہوے تھے کہ تمکو ہماری اس بات کا یقین نہ آئیگا بس وہی ہوا نا ہمسے چاہے جسکی قسم لو۔ ہم دن بھر مین سو سو بار تمکو یاد کرتے تھے مگر ہمین بڑا غصہ تھا کہ تم جا کے میٹا برج مین بیٹھ رہین ہمنے بھی قسم کھالی تھی کہ ہم نہ بلوائینگے۔

بیگم صاحب نے ہنسکر کہا۔ ان دونون باتون مین ایک بات تو بیشک صحیح ہی کہ تمنے عہد کر لیا تھا کہ بلانے کا نام بھی نہ لونگا۔ یہین تو شک نہین ہی اور تمکو ضرورت ہی کیا تھی قمرن کے عشق کے آگے مجھ بیچاری کی کیا ہستی تھی یہ تو تمنے میرے دل کی بات کہی کہ قسم کھالی تھی کہ ہرگز ہرگز نہ بلاؤنگا۔ مین بیچارا خود چلی آئی۔ اور یہ جو تمنے کہا کہ سو سو بار یاد کرتا تھا یہ سب غلط ہے تم خدا سے دعا مانگتے ہوگے کہ بلا وہان ہی رہے تو اچھا۔ اب دیکھو نہ میرے آنے سے کتنا نقصان ہوا نہ قمرن ہی نہ نازو ہی کسی کا پتا نہین تمھارے عیش مین خلل واقع ہوا مزہ کرکرا ہو گیا۔ اور تم جو یہ ہمسے پوچھتے ہو کہ کسی قسم کھاؤن جسکی قسم کہو کھالون۔ اچھا لے بھلا قمرن کی قسم تم کھاؤ۔ قمرن کی قسم کھاؤ تو جانین۔

نواب صاحب کو نے اختیار ہنسی آگئی۔ بیگم تم بڑی بدگمان ہو تمھاری بدگمانی نے مار ڈالا۔ کسی بات کو تو سچ مانو جانی تم تو ایک سرے سے ہر بات کو غلط ہی سمجھتی ہو اچھا خیر پھر اب تو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلواۃ۔ اور آیندہ را احتیاط۔ اب توبہ کی بس اگر کوئی بات اس قسم کی سنو تو جبھی کہنا بیگم صاحب نے مسکرا کر جواب دیا۔ یہ ایک ایسی بات ہی کہ آج تک نہ ہماری سمجھ مین آئی اور نہ آئیگی کہ اگر ایسا ہو تو جبھی کہنا جب ہو جائیگی تو پھر کہینگے کیا اور کہنے سے ہوتا کیا ہی تمھاری یہ حرکتین جا ئینگی تھوڑی۔

نواب نے بڑے اختلاط اور تپاک کے ساتھ بیگم صاحب سے میٹھی میٹھی باتین کین اور کہا آج شب کو ہم تمکو سونے نہینگے چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے اتنے دنون کی کسر آج نکالینگے مہینون ہو گئے کہ ہمسے بات چیت تک کی نوبت

نہ آئی اتنے روز کی کسر آج نکالو اور باتین کرتے کرتے ترکا کا کر دو۔

بیگم صاحب کو یقین کامل تھا کہ آج نواب دلی محبت سے ہمسے پیش آئے اب قمرن کو بھولتے جاتے ہین۔ یہ خود بھی لگاوٹ بازی کی باتین کرنے لگین کہ کیا معلوم تمکو امرن قمرن کی کیون اسقدر محبت ہے۔ اُسمین کیا ہے۔ اللہ جانتا ہے میا برج مین پچاسون عورتین اس قسم کی ہین کہ وہ ہمپر عاشق ہین جان دیتی ہین مردون کی کون اصل و حقیقت ہے ہم یہ نہین کہتے کہ تمسے بڑھکر کوئی سارے زمانے مین نہین ہے مگر سو پچاس نہین ہزار دو ہزار مین ایک ہون۔

نواب صاحب نے کہا کیون نہین ہم کیا بُرے ہین ہم بھی تو لاکھ دو لاکھ مین ایک ہین۔ ہمارا سا خوبصورت اور حسین آدمی بھی کوئی تمنے دیکھا ہے۔ ہم میان بیوی دونون ایک سے ہین۔ بیوی خورتون مین بے مثل اور میان مردون مین بے نظیر۔

بیگم۔ ہان تمھارے حسین ہونے مین کیا شک ہے۔

نواب۔ ہم تم دونون ایک سے ہین۔

ب۔ مگر تم تو ہمکو بدقطع بدقوارہ سمجھتے ہو۔

نواب۔ نہین بیگم ایسی بات نہین ہے جان من۔

ب۔ اچھا اب سو رہو۔

نواب۔ واللہ سوئے ندونگا یہ شرط آپ سے نہ تھی باتین کیے جاؤ آج بہت دن کے بعد باتین ہوئی ہین خدا جانے کس ظالم نے تفرقہ پردازی کی خدا اُسکو غارت کرے (بوسہ رخسار لیکر) بعد مدت آج یہ بوسہ نصیب ہوا۔ شکر خدا ہزار شکر خدا اب خدا سے یہ دعا مانگو کہ ہم تم پھر اسی محبت اور لطف کے ساتھ بسر کرین جسطرح پیشتر بسر کرتے تھے جو ہوا وہ ہوا۔ اب اسکا ذکر کیا۔ ہماری آنکھون پر جیسے کسی نے پٹی باندھدی تھی لاحول ولا قوۃ۔ مگر شکر ہے کہ اب بھی خواب غفلت سے چونکے یہ نہین تو ترکا ہی ہوجاتا اور یہ ساتھ کے بیٹھنے والے اور فارت کرتے تھے۔

راوی۔ نواب صاحب کی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اب عمر بھر کبھی بدی کی طرف مائل ہی نہ ہونگے مگر

توبہ برلب تو گفت دل پر از شوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ہا

یہ گفتگو کرتے کرتے دو دفعہ خدا سے دعا مانگ چکے کہ یا خدا وہ دن دکھا کہ قمرن سے ملاقات ہو۔

ب۔ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمھارے اس کلام سے برابر کسقدر خوش ہوا میرا ہی دل جانتا ہے مگر تمھارا اعتبار کیونکر ہو خرابی تو یہ ہے آج کچھ کہتے ہو کل کچھ کہوگے۔ پرسون کچھ اور ہی رائے ہوگی۔ اس گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کو کوئی کیا کرے۔ اور کسی کو کیونکر تمھارا اعتبار ہو۔

نواب صاحب نے پھر رخسار تاباں کا بوسہ لیکر کہا جان من میں سچ کہتا ہون کہ آزمودہ را آزمودن جہل ست۔ مگر یاد رکھنا کہ ایکی جو بات کہدی تو تمھری لکیر آریا ہو

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

ایک ہفتے تک آزمائش کرکے دیکھ لینا کیا مجال کہ جو ابکی نکل جاؤن۔ دیکھ لینا بس ایک ہفتے مین تمکو خود ہی معلوم ہوجائیگا۔

بیگم صاحب نے پھولون کے ہار جو شام سے گوائے تھے اُٹھائے اور مہری کو حکم دیا کہ پانی سے تر کرکے

ترکر کے لے آئی۔ نواب صاحب کو یہ خوشبو بہت بھائی کہا بیگم تمھاری تو سانس سے خوشبو آتی ہی۔ زلف سے خوشبو آتی ہی بدن سے خوشبو آتی ہی۔ تمکو بھلا اسکی کیا ضرورت ہی کہ پھولون کے ہار پھولون کی پہچان پھولون کے طوق منگواؤ۔ کیا پھولون کے ہار اسلئے منگوائے ہین کہ تم ہماری قدر زیادہ کرو۔ پوچھا یہ کیا کہا سمجھ جاؤ۔ انھون نے غور کر کے کہا ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ کہا یہ پھول اس لیے منگوائے کہ دیکھو یہ تو دو ہی گھڑی مین کملا جاتے ہین۔ اور ہمارے گال وہ گل ہین جو سدا بہار ہین سینچنے اور پانی سے تر کرنے کی اصلا ضرورت نہین ہی۔ دوسرے ہماری زلف عنبر بار کی قدرتی خوشبو ایسی ہی کہ پھولون کی کیا اصل ہی پھول بھی اسکے مقابل مین گرد ہین۔

نواب صاحب نے بوسہ لیکر کہا خدا جانتا ہی کیا بات پیدا کی ہی۔ جی خوش ہوگیا۔ اس وقت واقعی کیا خوب بات پیدا کی ہی۔ اور آپ کی زلف کی خوشبو کی تو ہم پہلے ہی تعریف کر چکے ہین۔

یہ باتین ہوتے ہوتے بیگم صاحب کی آنکھ لگ گئی تو نواب صاحب کی محبت اسکی مقتضی نہوئی کہ انکو کچی نیند جگائین دوبار چاہا کہ دوسرا تکیہ بھی سر کے نیچے رکھدین۔ مگر اس خوف سے کہ مبادا آنکھ کھل جائے مبادرت نہ کی۔ ؎

یار آرام مین ہی وصل کی شب خیر ہی
منجر ہون کہ بیدار کرون یا نہ کرون

گردن اٹھا کر جو بیگم صاحب کے چہرہ زیبا پر نظر ڈالتے ہین تو ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور بوجہ تر بیگم صاحب کے حسن صبیح نے انکے دل پر رنگ اور جما دیا۔ زلف مشکفام مشکبار کا چہرے پر سے ہو کر تکیے پر پریشان ہونا عجیب لطف اور مزہ دکھاتا تھا۔

اپنے دل مین نواب صاحب سوچنے لگے کہ عسکری اللہ ایسی حسین طرحدار گلبدن باغ دہبار غیرت مہر کے ساتھ اس بے اعتنائی سے پیش آؤن بڑے افسوس اور بڑے شرم کی بات ہی میری آنکھون پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ ایسی پری کے ساتھ اور یہ بے اعتنائی۔ اس وقت جی چاہتا ہی کہ بیگم کو جگا کے انکے پاؤن پڑین۔ ہائے ستم۔ ارے اس پری مین نے قدر نہ کی بڑا کیا ستم ڈھایا سوچتے سوچتے بیگم صاحب کا شانہ پکڑ کر ہلایا۔ انھون نے پہلے تو ہاتھ غفلت مین جھٹک دیا مگر نواب صاحب نے پھر جگایا اور کہا بیگم ذری ایک بات تو سنو۔ ایک بات سن تو لو۔ سو رہنا۔

اسپر بیگم صاحب نے رسان سے کہا۔ اہ تو کل سویرے کہ لینا۔ مارے نیند کے بڑا حال ہی۔

نواب۔ ایک بات سن لو۔ بس سو رہو بیگم سمجھین بیگم۔ اچھا کہو مگر طول نہ دینا کہ ختم ہی نہ کہین۔

نواب۔ تو لیٹے نہین اٹھ بیٹھو اور منھ دھو ڈالو۔

ب۔ اوئی یہ بڑی قواعد ہی۔ اٹھو اور منھ دھو۔

نواب۔ لے اب اٹھ بیٹھو۔ جھٹ پٹ اور منھ دھو ڈالو۔

ب۔ اچھا کیے۔ کہو کیا بات ہی کہ بچھلے پہرے جگا دیا۔ کون مصلحت ہی۔

نواب۔ پہلے منھ دھو ڈالو۔ جو شرط ہی وہ بجا لاؤ۔

راوی۔ بیگم صاحب نے منھ دھویا اور گلوری کھا کر پلنگ پر بیٹھین اور کہا لے اب بتاؤ۔

نواب صاحب نے کہا اللہ جانتا ہی اسوقت جی چاہتا ہی

کہ — ٹوکنا نہ تم — تم ضرور ٹوک دوگی — ٹوکو نہ دیکھیں ہمارا اس وقت جی چاہتا ہو کہ ہم — اب کہی ڈالوں خدا جانتا ہو کہ ہمارا اسوقت جی چاہتا ہو کہ ہم تمھارے ہاتھ جوڑیں تمنے وہ بھل منسی ہمارے ساتھ کی ہے کہ واہ —

بیگم صاحب بہت ہنسیں کہا ہیں سمجھ گئی — ہیں بھی کہتی تھی کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہو — پچھلے پہرے کا ہے کی مصلحت ہو — اب ہیں سمجھ گئی کہ تمنے خواب دیکھا ہوگا — خواب ہیں اکثر ایسا ہوجاتا ہو — نواب صاحب نے قسمیں کھاکر کہا کہ پلک سے پلک نہیں لگی اگر ذرا جھپکی بھی آئی ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا ہیں تو تمام رات تمھاری صورت اور تمھارے چہرے کو گھورا کیا — بیگم اب ہمارا قصور معاف کردو ہمنے تمھارے ساتھ بڑی بے اعتنائی کی اور بے اعتنائی کیا معنی باچی پن کیا — ہمکو اسکا بڑا افسوس ہی — مگر اب تو جو ہوا وہ ہوا اب آج سے قسم کھالی — سچ کہتے ہیں — گھر کی مرغی دال برابر ہمنے تم ایسی پری کی قدر نہ کی مُرا کیا مگر خیر اب بھی کچھ نہیں گیا ہی —

بیگم صاحب کو اُنکے طرز تقریر اور خوشامد کی باتوں سے یقین ہوگیا کہ اب انکی رائے بدل گئی اور سیدھے ہوگئے ہیں آگئے خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ کہاں وہ دن تھا کہ ہم بدحواس سخت پریشانی کے ساتھ پٹیالہ سے چلے تھے اور کہاں آج کا دن خدا نے دکھایا کہ نواب ہمسے معافی مانگتے ہیں — کہ ہمارے خطا معاف کرو اسکی شان کے صدقے کیا رحم کیا ہی —

بیگم اور نواب ہیں جو میٹھی میٹھی گفتگو مزے سے ہونے لگی تو رات کا ہوگیا اور دونوں کے دونوں کی ہستا آہستہ چھت پر ہوا کھانے لگے اور ٹہلنے لگے — دونوں کے دل خوش تھے اتنے ہیں پڑوس کے ایک مکان کی منڈیر پر ایک مور آکے بیٹھا اور جھوم جھوم کے چلنے لگا اور چونکہ آسمان بدلی تھی اور ہوا بھی گھر ہوا تھا مور ناچنے لگا — نواب صاحب نے کہا آج نئی بات دیکھنے ہیں آئی — باغوں ہیں بنوں ہیں جنگلوں ہیں مور کو ناچتے دیکھا تھا مگر مکان کی چھت پر ناچتے آج ہی دیکھا —

بیگم صاحب نے کہا دیکھو نواب آج جو ابر ہو اور ریا پر کا عاشق زار ہو تو کیا مست ہوا اور کیسا جھوم رہا ہی جیسی مکان کی چھت پر آج ناچا —

اتنے ہیں کہیں سے آواز آئی —

کن مارو مورلا رتا پانی — کن مارو مورلا —

ترنم کے کاسہانا وقت ادھر ابر گوہر بیز و جواہر شیز کچھ تو ہی سا تو رنج ہو رہا تھا اور طاؤس زرین پر و بال ستانے مصروف رقص ہی اور ایک خوش گلو آدمی الاپ الاپ کر گا رہا ہی

کن مارو مورلا رتا پانی — کن مارو مورلا —

اتنے ہیں مہری حصہ بھر کر لائی جھک کر آداب عرض کیا مور کو دیکھکر کہا سرکار یہ موذی ہی اس سامنے والے باغ ہیں رہتی ہی — پالو ہی —

ب — کیا مور نی بھی ناچتی ہی — یا مور ہی —

نواب — یہ ہمیں نہیں معلوم — اسکی تحقیقات ہمیں نہیں ہی کسی واقف کار سے پوچھینگے — مورون کو ناچتے تو ہمنے اکثر دیکھا ہی — مگر یہ نہیں معلوم کہ مور بھی ناچتی ہی —

مہری حضور جس جانور کا نر ناچتا ہو اسکی مادہ بھی ناچتی ہی یہ تو کھلی بات ہی —

نواب — مورلا ابر کا عاشق ہی اور بھونرا کنول کا اور بلبل گل کی عاشق ہی سارنگ سرکی عاشق ہی اور فاختہ

شمشاد پر عاشق ہو اور چکور چاند کا عاشق ہی پروانہ شمع کا عاشق ہو اور (اپنی طرف اشارہ کرکے) نواب بیگم صاحب کا عاشق ہو۔

اسپر بیگم صاحب اور مہری دونون مسکرائین۔

مہری - حضور کیا اچھا سمان ہو اس وقت۔

بیگم - اس وقت جی چاہتا ہو کہ باغ مین جھولا پڑا ہوا ور جھونگ چل رہے ہون اور تا نین پڑتی ہون

	ایسے جھولون مین راج ہنڈولہ

نواب - اہا ہا ہا - کیا تان لگائی ہو بیگم صدقے اس آواز کے - واللہ کیا پیاری آواز ہو - ہان بیگم ذرا پھر گاؤ -

شیطان کی تھونی بہادر

ایک نوجوان اور خوبصورت پارسی بڑی لمبی چوڑی ٹوپی سر پر رکھے اور کوٹ پتلون پہنے بنارسی باغ کی ہوا کھا رہے ہین کہ اتنے مین ایک بزرگوار جو ایک روش مین بیٹھے ہوا کھاتے تھے انکو دیکھکر اٹھے اور نزدیک جاکر پوچھا آپکا اسم شریف - پارسی نے کہا صاحب ہمارا نام نوشیروان جی ہو پوچھا یہان آپ کیا کرتے ہین - کہا ہم ایک تھیٹر کے مالک ہین - ہم اندر سبھا مین پکھراج پری بنتے ہین - اور بلبل ہزار بنتے ہین لیلی بنتے ہین - گلزار نسیم کی بکاولی ہمین ہین ہمارا سی پھول چوری گیا تھا - یہ گرامی نقرہ سنکر یہ بزرگوار دنگ ہو گئے مگر انکی سمجھ مین پارسی کی تقریر اچھی طرح نہین آئی - پوچھا آپ کسی اندر سبھا کے میچ مین ہین نے کہا پارسون کی ایک کمپنی ہمی سے آئی ہو اس تھیٹر کے مالک ہمین ہین اور پکھراج پری ہم خود بنتے ہین - پوچھا اسوقت صرف ہوا کھانے آئے ہو نگے کہا نہین کرنیل مٹلو صاحب نے ہمسے کہا تھا کہ آپ بھی باغ مین پانچ بجے آجانا تو ہم وہان آپسے ملینگے - انھین کی تلاش مین ہم آئے ہین آپ ہمارے تھیٹر مین کیون نہین آتے - انھون نے کہا ہمنے آجتک تھیٹر کا نام ہی نہین سنا تھا اب آج ہم آئینگے - آپ اپنا پتا دیجیے تو ہم آپ سے ملین تھیٹر مین تماشا ہوتا ہو گانا بجانا ناچنا ہوتا ہے یا کچھ اور بھی - پارسی نے کہا جی ہان ناچتے ہین گاتے ہین بجاتے ہین نقلین ہوتی ہین ہنسی دل لگی کی باتین ہوتی ہین بڑا لطف رہتا ہو - آپ ضرور آئیے ان بزرگوار نے حتمی وعدہ کرلیا کہ ضرور بالضرور آئینگے پارسی نے پنڈا چھڑا لیا اور کہا ہمارا تماشا لال باغ مین ہوتا ہو گھڑی ہم حضرت کنج مین نوروزجی کی کوٹھی کے سامنے ہی مکان مین ٹکے ہین - یا آپ جہان فرمائین وہان ہم آئین کہا ہم اسکا جواب آپکو پیچھے دینگے -

پارسی رخصت ہوا تو آپ سوچنے لگے کہ بھئی یہ عقدہ آج کھلا کہ پکھراج پری بننا بڑی عزت کی بات ہو صاحب لوگ آرزو ملاقات کی رکھتے ہین - کرنیل جرنیل ملتے ہین اور شکل صورت لباس سے بھی بھلے مانس معلوم ہوتے ہین - گھڑی بھی قیمتی لگائے ہوے ہے - ہمین یہ معلوم ہی نہ تھا -

یہی باتین دل مین سوچتے ہوے آپ گھر پر آئے خط بنوایا - گھٹوا کے نہائے - اور نہاکے کپڑے بدلے عطر لگا اور چلے اسی پارسی کے ہان -

پارسی - آئیے - ہم آپ کی انتظار کرتا تھا ابھی - "وہ ہم وعدے کے سچے ہین" صاحب آپ کا نام مین بھول گیا ذرا پھر ارشاد فرمائیے -

پارسی - ہمارا نام نسیروانجی لودرآپلوگ کہتے ہین نوشیروان جی ہم اس کمپنی کا مہتمم ہو اور پکھراج پری بنتا ہے آپ ضرور

تشریف لائیے خوب تماشا ہوتا ہی۔

"بہت اچھا وہان کون کپڑے پہن کے آنا ہوگا"

پارسی۔ جو آپ کا جی چاہے کپڑے سے مطلب ہی۔

"نہین ہمنے کہا منڈاسا باندہ کے آئین یا مندیل ہو"

پارسی۔ یہ آپ کی خوشی کا بات ہی جو مرضی ہو۔

"اچھا تو منڈاسا باندہ لینگے اور چغہ پہن لینگے۔ مگر کیا صاحب لوگون کو سلام بھی کرنا ہوگا۔ اور ڈالی والی بھی کہیے لیتے ہی آئین۔ دو چار روپیہ مین میرا کچھ بنتا بگڑتا نہین ہی اور صاحب لوگ خوش ہو جائینگے شاید رے بنا کا خطاب دے دین یا کوئی علاقہ دے نکالین تو قبلہ عمر بھر کی روٹیان ہو جائین اور مرنے سے زندگی اسر ہو"

یہ اُون جلول تقریر سنکر پارسی کو کامل یقین ہو گیا کہ یہ کوئی سادہ لوح گوں آدمی ہین۔ بجا ٹھیٹر اور بجا ڈالی۔ یہ مسخرہ بکتا کیا ہی۔

پارسی۔ ڈالی اچھی لائیے گا۔ مربّے کی اچار یان ہون اور عمدہ عمدہ اچار ہون۔ لوزیات ہون۔ میوے ہون۔ اولے ہون۔ اور تھوڑی چٹنی ہو۔

آپ دیکھتے تو جائیے مجھے سکھاتے ہین آپ۔

پارسی۔ اور نذر دکھانے کو بھی کچھ لیتے آئیے گا صاحب

"نذر دکھانے کو کیا لائین دو چار روپے کی بات ہو تو کیا مضائقہ زیادہ تو نہین دے سکتے"

پارسی۔ کم از کم پانچ روپے تو ہون بس بہت ہین۔

"چار روپے لائینگے اور ضرور نذر دکھائینگے"

پارسی۔ اور جوتا یہ چرودھانہ پہن کے آئیے گا۔

"اچھا بوٹ خرید لینگے۔ وارنش کا عمدہ بوٹ۔

پارسی۔ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا میٹھا ہوگا۔ بات تو یہ ہو کہ اچھا کپڑا پہن کے آؤ گے تو صاحب لوگ بھی قدر کرینگے اور میلا کپڑا ہوگا تو سمجھ جائینگے کہ ایسا ویسا آدمی ہی جو سو کی نوکری دیتے ہونگے تو دس کی دینگے۔

"اجی ہم خوب فوق البھڑک کپڑے پہن کے آئینگے"

پارسی۔ تو اب ذرا سویرے سے آئیے گا۔ نو بجے ہمارا تھیٹر کھلتا ہی آپ آٹھ بجے آئیے گا۔

یہ بزرگوار پارسی سے رخصت ہو کر گھر پر آئے اور یہان سے روپیے لیکر بازار گئے۔ اور یہ سودا خریدا کشمش۔ پستہ۔ بادام۔ خرما۔ اولے۔ مربہ آم

عمدہ عمدہ عمدہ ۱۲ عمدہ عمدہ

مربہ پٹھا۔ چٹنی۔ کیوڑا۔ گلاب۔ عطر

عمدہ عمدہ عمدہ عمدہ

یہ سودا لاکر گھر پر رکھا۔ اب بیوی سے سیدھی بات نہین کرتے۔ گویا فلکھنؤ کی گورنری ملگئی۔ یا قارون کا خزانہ ہاتھ لگ گیا یا روس کی سلطنت کا سالانہ خراج انکے ہاتھ کا ہو گیا۔

انکی بیوی نے پوچھا یہ سب کسکے لیے ہی۔ فرمایا ہتھے پر نہ تو کوجی۔ کسکے لیے ہی۔ کسکے لیے ہی۔ چلین وہان سے ہم کسکے لیے۔ صاحب لوگون کے واسطے ہی۔ راے بہادر کا خطاب لیا مین نے۔ اب نہین چھوڑنے کا۔ اب چھوڑنے والا کوچہ کتا ہلن اپنے حساب دس پانچ روپیے خرچ کر کے اگر راے بنجاؤن تو کیا حرج ہی انکی بیوی جانتی تو تھین ہی کہ یہ بوکھل ہین۔ اُلو کی دم فاختہ سمجھ گئی کہ منجملہ اور حماقتون کے یہ بھی ایک حماقت ہوگی بہت دن سے وحشت کی نہ لی تھی اور یہ وحشت کی نہ لین تو کھانا کہان سے ہضم ہو

آپ ہین کہ اینٹے جاتے ہین برسے جاتے ہین اگر کہے جاتے ہین زمین پر قدم ہی نہین رکھتے۔ ہر بات مین کہتے تھے کہ بس اب رہے بہادری لی۔ دو گھڑی دن رہے کپڑے پہنکر نواب محمد عسکری کے ہان گئے اور خود تمکاکو حکم دیا کہ سینیون مین یہ سب سامان چلے ٹھیک آٹھ بجے کہ وقت لال باغ مین لاؤ جہان تماشا ہوتا ہو وہین ہم ملینگے۔ نواب صاحب کے دربار مین آئے تو پہلے تو لوگون نے پہچانا نہین۔ ارے! منشی مہراج بلی صاحب ہین بھئی یہ آج پھنچے کیون ہو۔ یہ بچہ اور یہ گڑی اور یہ دستار یہ کیا ماجرا ہے۔ کسی نے کہا حضور کیا خوب بنے ہین ہر روپ بھرے تو ایسا۔ واللہ اس جالس والے ہر مرہے کو بھی مات کر دیا ہو۔ دوسرے نے کہا بھئی رجو گھوسی کی لگتی بھتی ہوتی ہو۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔ رجو گھوسی ایک بڑا کان جو اُس تھا۔ اور جسے کی بدولت استقدر امیر ہوگیا تھا کہ گاڑی گھوڑے۔ چوڑی خدمتگار نوکر چاکر مکان عمارت سب ہی کچھ پاس تھا۔ مگر یہ گھوسی جب باہر نکلتا تھا چغہ پہن کے اور منڈا سا باندھ کے۔ گھر پر بھی اسی قطع سے رہتا تھا۔ یہ پھبتی اسپر چھا گئی۔ اتنے مین سخرا نے تشریف لائے آداب عرض ہے حضور۔ سب صاحبون کی خدمت مین بندگی۔

نواب صاحب نے پوچھا انکو پہچانتے ہو۔ این! واللہ غلام نے نہین پہچانا تھا۔ مگر حضور خوب بنا ہی۔ پوچھا یہ کون ہین۔ کہا حضور اب کیا مین اتنا بھی نہین سمجھتا ہون یہ بھانڈ ہی جو دھندوا کی نقل بنتا ہی۔ آج ماہ وہم دھام بنکے آیا ہے اس لطیفے سے نواب صاحب مارے ہنسی کے لوٹنے لگے۔ اور کل حاضرین جلسہ بھڑک گئے کہا بھئی یہ بھی اچھی ہوئی۔ پہلے رجو گھوسی کی بھتی ہوتی تھی سخرے نے کہا رجو گھوسی کی خوب ہوئی ہم بھی پھڑک گئے۔ یہ آج کیا ہے منشی مہراج بلی صاحب۔ یہ شملہ بمقدار علم کیسا۔ یہ چغہ کہان سے نکالا ہے آج تو سرشتہ داران کے آئے ہو۔

منشی مہراج بلی نے ناک بھون چڑھا کر فرمایا کہ آپ سب صاحب تو ہمکو پاگل سمجھتے ہین اور ہم آپ کو پاگل سمجھتے ہین اور تم لوگون کے پاگل ہونے مین کلام ہی کیا ہے۔

مسخرے نے کہا صحیح یہی ہے۔ جو حضور کی مارے ہر وہی صحیح ہو آپ کو جو پاگل سمجھے وہ خود پاگل۔ پاگلی یکم کون کہتا ہو آپ تو پاگلون کے قبلہ گاہ ہین آپ کو پاگل کہنا گویا سودی کو شیشی یا قصیدہ کو کورنیشی کو کہنا ہو۔ ضمن۔ واقعی آپین ذرا فرق نہین۔ آپ آدمی ہین یا پائجامہ۔

مہراج۔ آپ لوگ ہمکو ہنستے ہین غیر ہنستے ہی گھسیٹتے ہین مگر بندہ اب خطاب نہین چھوڑتا۔ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہوجائے۔ لون اور پھر لون۔

نواب۔ کیا بھئی کیا۔ یہ کوئی نیا لطیفہ ہو ذرا ہم بھی سنین یہ خطاب کیسا۔

ضمن۔ کچھ اُنچ کی لی ہو آپین شک نہین۔ مگر یار واللہ بڑے بیوقوف ہو۔ بالکل حماقت مین گرفتار۔

اختر۔ کیا سرکار سے خطاب ملنے والا ہی۔ کیون جناب منشی مہراج بلی صاحب بھئی ہمکو نہ بھول جانا۔

مہراج۔ سرکار سے نہ ملیگا تو کیا آپ دینگے اچھی کہی واللہ مانتا ہون۔

اختر۔ تو بگڑتے کیون ہو۔

مہاراج - آپ بات ہی ایسی کہتے ہین -

اختر - یار بڑے بیوقوف ہو سمجھے تو دوستی کے خیال سے پوچھا اور آپ بگڑ گئے -

نواب - تو کیا سرکار سے آپ کو خطاب ملیگا -

مہاراج - ہان ہان بھئی سرکار سے ملیگا -

نواب - یہ بات کیون نہین کہتے - اور خطاب کیا تجویز ہوا ہے - نواب مہاراج بلی خان بہادر -

اختر - جی نہین - خان بہادر خان خانان بہادر

مسخرہ - خداوند انکے لیے کوئی خطاب ضرور تجویز ہونا چاہیے منشین - دو منشی - المنشی ثانین یا آپ کوئی تجویز لیجیے جیسا مناسب ہو -

اختر - ہم جانتے ہین کہ بلی کے لام کو مشدد کر دیجیے

ممن - کیا بات کہی ہے - واللہ بلی سے بڑی اور کون ہے ہاں خطاب سے مطلب عظمت سے ہے نا اور بلی اونچی شے ہوتی ہے بس اس سے بڑھ کے اور خطاب کیا ہوگا -

مسخرے نے کہا پھر اگر اونچے ہونے سے عظمت ہے تو میرے نزدیک ٹینکش کا لگا کیون نہ خطاب دیا جائے -

اسپر بھی بڑی ہنسی ہوئی سب نے کہا بھئی ٹینکش کا لگا اس سے بڑھکر خطاب اور نہین ہو سکتا -

مسخرے نے کہا یا یون کہیے منشی مہراج بلی شیطان کے چھپر کی ٹھونی بہادر -

منشی مہراج بلی اسپر بہت بگڑے - کاہے واسطے تم لوگ کالا سور بولنے مانگتا اس پاپھک کاہے واسطے تم لوگ سمجھتا ہے کہ سرکار دولت مدار - رائے بہادر ہمکو خطاب نہین دینے سکتا - یو بلڈی فول ہمکو کیا ایک ٹھو اے ٹین رائے بہادر ہو جانے مانگتا ہو - یہ کوئی بڑا بھاری کام نہین ہے -

نواب صاحب نے تو تھمبو کر کے انکو ذرا ٹھنڈا کیا بھائی تم تو پہلے ہی کہہ چکے ہو کہ ہنستے ہی گھر لٹتے ہین پھر اب یہ جھگڑا کیون ہوے - خود ہی کہتے ہو اور خود ہی بگڑتے ہو یہ کیا بات ہے - یا تو ان سب کو ڈانٹ دو کہ تمسے ہرگز ہرگز نہ ہنسین اور اگر نہین تو برا نہ مانو - اور میرے نزدیک تو ہنسی مین بگڑنا بڑے عیب کی بات ہے -

منشی مہراج بلی صاحب کو نواب صاحب نے ٹھنڈا کیا تو آپ آہستہ آہستہ سمجھانے لگے کہ یار تم جو چاہو سو کہو مگر یہ بدمعاش لوگ جو کہتے ہین تو مین بگڑ جاتا ہون - نواب صاحب نے کہا بھئی یہان اتنے آدمی بیٹھے ہین مگر جو جو منشی مہراج بلی صاحب پر ہنسے وہ ایک پر نہین ہنسے بہت ہی خوش ہوے - کہا بھئی اب کیا مجھ کمبخت پر جوبن ہے - جوبن تو ہمپر تب تھا جب ہم پکھراج پری بنتے تھے - اور اب وہ بن کہان -

اس فقرے پر سب کے سب دنگ ہو گئے جو لیٹے تھے وہ اٹھ بیٹھے اور جو باتین کرتے تھے وہ ہمہ تن گوش ہوے کیا تھے کیا بنتے تھے -

مہاراج - جب ہم پکھراج پری بنتے تھے پکھراج پری

نواب - آپ پکھراج پری بنتے تھے - کیسا اندر سبھا کے لونڈے بھی رہ چکے ہین آپ -

ممن - حضور کیا سبزی کا ایک لوٹا زیادہ چڑھا لیا - بس چڑھ گئی کچے گھڑے کی -

اختر - ہان رنگ بن بن معلوم ہوتا ہے تب کیا بنتے تھے منشی مہراج بلی صاحب پکھراج پری -

داروغہ ۔ پھر کیا آسمین تعجب کیا ہی۔ ارے بھئی فرشتے تو آسمان سے اُترتے نہین۔ آدمی ہی سبز پری بھی بنتے ہین اور آدمی ہی کالے دیو بھی بنتے ہین۔ انکو آپ لوگ کیون اسقدر احمق سمجھتے ہین۔

مہراج ۔ (شرمیہو گئے) اتنون مین ایک سمجھدار آدمی ہو۔ بس کشمیری ہی نا۔ یہ سمجھے بس۔

داروغہ ۔ کیون کیا تم کو سہو نچا ہون۔

مہراج ۔ پوچھیے تعجب کیا ہی آسمین۔ فرشتے تو آتے نہین بشر ہی راجہ اندر بھی بنتا ہی۔ اور بشر ہی لال پری بھی بنتا ہی تم خوب سمجھے۔

داروغہ ۔ اب تو نہ کہو گے (بدذات کشمیری ہی)

مہراج ۔ نہین اب نہ کہینگے۔ یہ ہندی تم اہل خطہ کا کیا مقابلہ کرینگے کہ گفتہ اند ۔ ؎

بھاٹین دستوا اندر کی آمد آمد ہی
پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک لوگ ہنسا کیے۔

ممن ۔ اللہ کتنا برجستہ شعر پڑھا ہے۔

اختر ۔ واہ کیون نہو مہراج بلی۔

نواب ۔ ماشاء اللہ بھئی بڑی سمجھ کے آدمی ہو۔

مسخرہ ۔ ابے جامہکو چکوے منڈی مین تیری تلاش ہو رہی۔ بنی بخش پوچھتا پھرتا ہی کہ چودھری صاحب کدھر گئے۔

اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا۔ اور بے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ گئے

نواب ۔ بھئی واہ یہ پھبتی خوب ہوئی۔

اختر ۔ واللہ چودھری کی گتی ہوئی ہی۔

مہراج ۔ (کھسیانے ہوکر) اب ہم تمھارے یہان کبھی نہ آئینگے بڑی نالائق صحبت ہی۔

اختر ۔ دیکھیے یہ باتین اچھی نہین ہین مہراج صاحب۔

مہراج ۔ اب کان پکڑے کہ تم ایسے پاجیون کی صحبت مین عمر بھر نہ بیٹھینگے۔

ممن ۔ پاجی تم خود ہوگے۔

مہراج ۔ (بگڑکر) تو کاہے واسطے یو بلڈی فول کالا سور ہمارے کو بُرا کہنا مانگتا۔

نواب ۔ (قہقہہ لگاکر) ارے یار خفا کیون ہوتے ہو ہمکو جو جی چاہے کہلو بس۔

مہراج ۔ یہ آپ ہی کا سارا فساد ہی۔

نواب ۔ لو اور سُنو۔ ارے مان میری کون خطا ہی مین نے تو کچھ کہا بھی نہین۔ بولا تک نہین

مہراج ۔ جی مین خوب سمجھتا ہون آپ بیٹھی چھری ہین آنکھ سے اشارہ کر دیا۔ اور زن سے الگ۔

منشی مہراج بلی صاحب نے اندر سبھا کی دُھن مین گانا شروع کیا۔ ؎

محفل راجہ مین بکھراج پری آتی ہی
سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہی

نواب ۔ واہ بھئی ٹھونی بہادر۔ واہ۔

اختر ۔ کوئی بارہ ماسا بھی یاد ہی۔

مہراج ۔ جس زمانے مین ہم بکھراج پری بنتے تھے بارہ دونی چوبیس بارہ مانسے یاد تھے۔

اتنے مین داروغہ صاحب نے آن کر کہا حضور منشی مہراج بلی صاحب کے ساتھ ایک باری کا لونڈا انکا خدمتگار بھی آیا ہے دیکھنے کے

قابل ہے۔ حکم ہوا بُلاؤ سایک لٹھ گنوار اُجڈ اکھڑ وحشی پندرہ برس کا سن۔

دار وغہ صاحب نے دل لگی دیکھنے کے لیے جیب سے ایک روپیہ نکالکر پھینکا اور کہا اسکو بُھنا لاؤ۔ تھوڑی دیر تو آپ کھڑے رہے۔ پھر دار وغہ نے کہا ارے کھڑا کیا ہے جاتا کیون نہین۔ پوچھا اس روپیا کا کا ڈُکری۔ کہا بھنا لاؤ جواب دیا کہ سمجھون تا ہین۔ کہا ارے اہ کا توڑا لا۔ پوچھا توڑے کے پیسے لائی۔ کہا ہان اس قیل و قال کے بعد تشریف لے گئے۔ اور پھر دو منٹ مین سب رنگ واپس روپیہ ہاتھ مین۔ کہا ارے پیسے لایا۔ جواب دیا ارے ہم تو بھول گئین۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی بہت ہی جھینپے۔

نواب۔ ارے او لونڈے اِدھر آ۔ سنو یہ روپیہ لو اور بازار مین جاکے اسکو بُھنا ؤ۔ توڑا ؤ۔ اور کہو اسکے پیسے نئے گھن کے دے دے۔

لونڈے نے روپیہ لیا اور پھاٹک تک جاکے لوٹ آیا اور زور سے روپیہ نواب صاحب کی طرف پٹک کر کہا ہمکا ناہین بُجھائی دیت ہے صاحب۔

اسپر بڑا ہی قہقہہ پڑا۔

مہراج۔ اب تک تو ہمین کو چھیڑتے تھے اب خدمتگار کو بھی چھیڑنے لگے۔

ممن۔ (ہنستے ہوے) کس حسرت کے ساتھ کہا ہے اللہ۔

اختر۔ (بہت زور سے قہقہہ لگاکر) مزہ آگیا اسوقت

مہراج۔ ایک نشہ دو شد۔

نواب۔ یہ اندر سبھا کا خبط کب سے سوار ہوا ہے

مہراج۔ خبط اور دانشگیر۔ بجا ارشاد ہوا۔

ممن۔ اب آپ لال دیو بنا کیجئے۔ چہرہ لگایا اور اُچکنے پھرے اور تھرکنے لگے۔ اور آپ موزون بھی اس کام کے لیے ہین۔ واللہ۔

آخر کار منشی مہراج بلی صاحب کھُلے۔ فرمایا ہمارے شہر کے رئیس ہندو مسلمان دونون کاہل اور سست اور قابل نفرین ہین سوداگری کو رذیل پیشہ سمجھتے ہین جسکی بدولت ٹکے ٹکے کے آدمی کروڑپتی ہو ہو گئے۔ اور آگے زمینداری کو بھی ننگ عیب سمجھتے تھے۔ آج ہمنے ایک پادری کو دیکھا سُرخ و سفید آدمی عمدہ کپڑے پہنے ہوے پوچھا آپ کون ہین۔ کہا ہم ایک تماشے والی کمپنی کے مہتمم ہین اور بائسکوپ پری بناتے ہین۔

نواب۔ اخاہ۔ یہ اسی نے آپکی راہ کھلوائی ہے۔

اختر عقدہ اب کھُلا۔

مسخرہ۔ تو وہ آپ ہی کا بھائی بند نکلا

اتنے مین بی نازو برآمد ہوئین اور ہنستے ہوے کہا آج مجذوبہ نے ہمسے اقرار کر لیا ہے کہ چار دن کے عرصے مین قمرن کو نواب صاحب سے ملا دینگے۔

نواب صاحب اُچھل پڑے تمھارے مُنھ مین گھی شکر بڑی دیر تک خوشی رہی۔

اسکے بعد مسخرے نے کہا آج اپنے میان کی قطع شریف تو دیکھیے۔ ماشاء اللہ۔

نازو نے ذرا غور کر کے کہا ارے منشی مہراج بلی ہین اللہ جانتا ہے مین آتے ہوے سمجھی تھی کہ یہ کون ہستو آج پھنسا ہے۔

نواب صاحب نے اشارہ کیا تو نازو نے قریب جاکر ایک

چپت جمائی منڈا سا کھسک گیا تو نواب صاحب نے کہا ع

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی۔

نازو نے دوسری جمائی تو منڈا سا وہ جاگرا اور ادھر قہقہہ پڑا۔ قریب تھا کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کھڑا ہے واسطے کی تمہید سے شروع کریں مگر نازو کے ہاتھ کی چپت کھائی تھی خفگی کیسی چپ ہو رہے۔

نازو۔ یہ آج ماما دھوم دھام بنکے کہان جاتے ہو۔

نواب۔ اور آج گھٹوائی بھی خوب ہو۔

ممن۔ بن ٹھن کے آئے ہین۔

نازو۔ لاؤ تو جوتا حسین علی۔ نواب صاحب کا وہ لکڑ توڑ بوٹ تو لاؤ۔ اچھا بتاتا جاتا کہان ہو۔ یہ بن ٹھن کے کہین ضرور جاتا ہو خضاب بھی کیا ہو اور گھٹوائی بھی خوب ہو۔ (کھونٹیان ٹٹولکر) ایک لپڑا آہستہ سے دیا تو آپ مسکرائے۔

مسخرہ۔ اگر ہم ابھی کنٹاپ رسید کرتے تو آپ کیسا بگڑتے مگر معشوق کے ہاتھ کی کیا بات ہو۔

مہراج۔ (نازو کی طرف اشارہ کرکے)

دل و جان سے مجھے بھاتی ہیں ایسی تیسی ہی
پاس لا چاند سا منھ لے لون بلائین تیری

نازو۔ لو مرے مین آگئے۔ لے الگ ہٹ پرے۔

مہراج۔

دیکھ پچتائیگی میرا جو برا دل ہوگا
وصل ہم ایسونکا پھر تجھکو نہ حاصل ہوگا

نواب۔ آج تو اندر سبھا کی دھن مین ڈوبے ہوے ہین واہ مہراج بلی واہ۔

اختر۔ حضور یون کہیے واہ بکھراج پری واہ۔

نواب۔ بھئی واللہ خوب سوجے۔

نازو۔ یہ آج اس گور کے مُردے کو یہ ہو کیا گیا ہو کپڑے پہنے ہو یا کفن لپیٹے ہو۔

نواب۔ بھئی واللہ یہ کفن لپٹنے کی بھی خوب ہوئی۔

مسخرہ۔ حضور یہ آدمی ہو یا اُلّو کرنے کا مٹکا۔

مہراج۔ سُنو۔ سُنو۔

کسی کی بدی تو نہ کر غیب سے
کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہے

نواب۔ ای سبحان اللہ کیا برجستہ شعر پڑھا ہو۔

مہراج۔ ہاے۔

دل عاشق اس بات سے ہل گیا
تجھے ہائے کیا لگ گیا

ہمارے اور نازو کے باتین ہو رہی تھین تم لوگ بیچ مین کیون کود پڑے۔

نواب۔ (قہقہہ لگاکر) تو یہ مطلب ہو حضور کا۔ اچھا لے اب ہم نہ بولینگے۔ آپ باتین کیجیے۔

نازو۔ لے سچ بتاؤ آج کہان جاتے ہو۔

منشی مہراج بلی صاحب اب کھل پڑے اور کہا ہم آج تماشا دیکھنے جاتے ہین۔ اگر آپ لوگون کو چلنا ہو تو آپ بھی چلین ہمارے ساتھ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی آج نہین کل چلو۔ آج ہم نہ جانے ینگے۔ انھون نے کہا واہ۔ کل کی ایک ہی کہی ہم آج ضرور جائین گے۔

نواب صاحب نے کہا ایک ہی کہی چاہے دو ہی کہی اس سے کچھ بحث نہین بندہ آج آپ کو جانے نہ دیگا۔

چاہے لپاڈگی ہو جائے۔ آپ بندے سے کرارے نہین ہین۔

منشی مہراج بلی صاحب لگے دون کی لینے کہ ہم نبوٹے ہین اور کشتی جانتے ہین۔

مسخرے نے کہا کشتی نہین ایک وہ جانتے ہین گھر کی جورو سے تو بس چلتا نہو گا۔ ہاتھ پکڑ لیتی ہو گی تو چھڑانا مشکل ہو جاتا ہو گا۔ حضور عورت کیا ہر دیوی ہی۔

اتنا کہنا تھا کہ ادھر قہقہہ پڑا اور اُدھر منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کھڑے ہوے۔ یو بلڈی فول کا ہے واسطے ہمکو گالی دینے مانگتا۔ کھڑے ہو کر اور پتیرے بدل کر سیکڑون مغلظہ گالیان انھون نے دین اور مارے غصے کے تھر تھر کانپنے لگے۔

نواب صاحب نے کھڑے ہو کر انکا ہاتھ پکڑا اور کہا بھئی ہم اسکو اب نکال دینگے۔

مہراج۔ اب آپ سب لوگون کو یقین آجائیگا یا نہین کہ ہماری بیوی فربہ اور بھدبھدا اور تھل تھل ہو گی حالانکہ وہ واقعہ ایسی نازنین ہی جیسے وہ گوری گوری ڈومنی جو پرسون آئی تھی۔

نواب۔ ہم سُن چکے ہین جی بہت نازک ہین۔

مہراج۔ (ہنسکر) تمنے یہ خبر کہان سے پائی۔

مسخرہ۔ پیغام آیا تھا۔

اتنا سُننا تھا کہ مہراج بلی مسخرے کے پیچھے دوڑے اور مسخرہ بھاگا تو زینے پر ہو رہا اور باندرے دروازہ بند کر کے چھت پر آن کر سلام کیا تو مہراج بلی نے جھلا کے ڈھیلے مارنے شروع کیے۔

نواب صاحب نے مہراج بلی کو دھیرا کر کے لا کے بٹھایا اور آپ کسی ضرورت سے اندر تشریف لیگئے۔ تو بیگم نے انکو چھیڑنا شروع کیا۔

بیگم۔ مین سنتی ہون آج قرن کے لیے پھر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہے تھے۔

نواب۔ ذرا سچ کہیے گا۔

ب۔ تپے کی کمی تو لگے چندرانے

نواب۔ تپے کی کمی۔ گویا آپ سچ کہہ رہی ہین۔

ب۔ سچ نہین کیا جھوٹ ہی۔

نواب۔ لے اب نہ بنے گی بیگم۔ ہمنے تو قسم کھالی ہی کہ اب قرن کا نام تک نہ لینگے۔ اور تم وہی باتین کرتی ہو

ب۔ اوہ مین ہنستی تھی تم سچ مچ سمجھے۔

نواب۔ اس بارے مین ہمسے پھر نہ ہنسی کرنا۔

ب۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ تم سچے دل سے کہتے ہو۔

نواب۔ کہدیا تمسے قول مردان جان دارد

ب۔ سچ کہون یقین نہین آتا۔

نواب۔ ہاے افسوس۔

ب۔ نہین نہین بُرا نہ مانو بات کہتی ہون۔

نواب۔ ایسی بات کیون کہو جس سے رنج ہو۔

ب۔ خدا کرے اس بات پر تم قائم رہو۔

نواب۔ دیکھ ہی لینا۔ ایک بٹھوارے تک تو آزماؤ۔

ب۔ مین تو عمر بھر کے لیے تمھاری ہون۔

نواب۔ ہاے کیا بات کہی ہے جی خوش ہو گیا۔

ب۔ ہمارا جی تو جبھی خوش ہو گا جب تم جو کہتے ہو وہی کرو اللہ ہی جو ایسا کرو۔ ہمکو یقین نہین آتا۔

نواب۔ اب ہم اسکو کیا کرین۔

بیگم - بُرا کیون مانتے ہو -
نواب - اب بُرا ماننے کی تو بات ہی کرتی ہو -
ب - اچھا اچھا - اب نہ کہینگے - ہماری ایک بات سُن لو سنو تو کہین - نہین تو نہ کہین -
نواب - جان کے کانون سے سُنین یہ کیا بات ہی -
ب - تمکو جو کرنا ہو وہ کرو - یہ تو ہمکو حشر تک یقین نہ ہوگا - کہ تمسے بے ان باتون کے رہا جائے مگر اتنا کہتا مانو - کہ رات کو گیارہ بجے سے گھر مین رہو - بس اور کچھ مانو یا نہ مانو اور جو چاہو سو کرو -
نواب - تمھین واقعی ہماری طرف سے بڑی گمانی ہی - واللہ بیگم ہمارے کہنے کا تمکو یقین نہین آتا - واللہ بڑے افسوس کی بات ہی -
ب - کیونکر یقین آئے تمھاری حرکتین ہی ایسی ہین -
نواب - (ہنسکر) کیا باتین ہین تمھاری - ہزارون قسمین کھائین کہ اب ایسا نکرینگے - اور تمکو یقین نہین آتا -
ب - باتین واتین مین نہین جانتی -
نواب - اچھا تو جانی ایک ہفتے مین کیا ہوا جاتا ہی
ب - ابھی اسکا تو ہمین یقین نہ آئے گا -
نواب - (ہنسکر) یا میرے اللہ -
ب - اچھا مین تو ہر طرح تمھارے بس مین ہون -
نواب - اسکی کیا بحث تھی -
ب - بحث سب ہی کی ہی اور کسی کی نہین -
نواب - ہمنے رات کو اپنے دل سے قسم کھالی ہی -
ب - تمھاری قسم کا یقین کسے ہی -
نواب - بیگم خدا کا واسطہ اب یہ باتین دل سے نکال ڈالو ورنہ ہمکو زندگی حرام ہوجائیگی -
ب - خدا نکرے تمھارے دشمنون کی زندگی حرام ہو مین ہر طرح سے راضی ہون -
نواب - بھئی آب خاصہ منگواؤ منھ خشک ہوا جاتا ہی اور ایک گلوری اپنے دست نازک سے بنا کے دو -

صہری آب خاصہ لائی - تو نواب صاحب نے پیا اور گلوری نوش کرکے کہا واللہ بیگم کیا مزے کی گلوری بنائی ہی اللہ کی قسم بیگم جب تم میٹیا برج مین تھین تو کوئی ایسا دن نہوتا تھا جو تم یاد نہ آتی ہو - اور خصوص جب مین پان کھاتا تھا تو تم ضرور یاد آتی تھین - واللہ تمھارے بعد پان کھانے کا مزہ جاتا رہا تھا
ب - سبحان اللہ تمنے مجھکو کیا گلوری والی مقرر کیا ہی واہ کیا قدر دانی فرمائی ہی حضور نے -
نواب - (گالون پر ہاتھ پھیرکر) خفا نہو جانی تم تو ذرا ذرا بات پر بگڑتی ہو -
ب - بڑے وہ ہو اللہ قسم بھیس مین چنگی ڈال جا تو الگ کھڑی - دل مین ہنسی لے لی اور پھر الگ -
نواب - صدقے ان باتون کے کیا بھولی بھولی باتین ہین - اللہ جانتا ہی بیگم ہم تمکو دل سے چاہتے ہین مگر تم ہمسے ناحق رنجیدہ ہو -
ب - اسمین کیا شک ہی کہ تم ہمکو دل سے چاہتے ہو مین سنتی ہون کہ میرے بعد تمھارے دشمن دیوانے ہو گئے تھے اور تنکے چنتے تھے -
نواب - اصل تو یون ہی ہی - واللہ میرا حال دیوانون سے بدتر ہو گیا تھا - خدا خوب جانتا ہی -

ب - ہوش کی دوا کر مردے تمنے اُڑائی ہین تو
ہنے بھون بھون کھائی ہین - اور یہ قمرن پر کون مرتا تھا
اور تانڈ سے دنگیان کون کرتا تھا -

نواب - (ہاتھ جوڑ کر) بیگم خدا کا واسطہ قمرن کا نام
نہ وصفت کا صدمہ ہوتا ہی -

ب - ارے مین خوب سمجھتی ہون نواب اُسکی یاد
تمھارے دل پر سے جاسکی تھوڑی ہی - آخر کو نہ رہا گیا
مُنھ سے نکل ہی گیا کہ مفت کا صدمہ ہوتا ہی -

نواب - نہین بیگم میرا یہ مطلب ہی کہ چھوڑے گا نون کا
تا کیا اُسکا نام لینے سے کیا فائدہ -

ب - اُخاہ - یہ بائی جی نے شراب کب سے چھوڑی
اب قمرن سے بالکل بیزار ہو گئے -

نواب - بیگم قسم کھالی ہی کہ اب بجز تمھارے کسی کو
آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھینگے -

ب - خدا ایسا ہی کرے کہ تمھارا دل ان بیہودہ اور لچر
باتون کی طرف سے پھر جائے -

نواب - بس اب دل پھر گیا - اسکو اب پتھر کی لکیر
سمجھو - ہم جو بات کہدینگے اُسکو کر دکھائینگے - ہمارا کچی
راگ تھوڑا ہی ہی جو بات کہدی وہ کہدی -

بیگم - نواب ان باتون سے آدمی بدنام ہوجاتا
ہی اور لوگ اُسکو بُرا کہتے ہین - اور ہم تو ہر طرح سے
تمھارے ہین چاہے اچھی باتین کرو چاہے بُری
باتین کرو -

نواب - خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا مگر اب ایسی
حرکتین عمر بھر نہ ہونگی -

بیگم - خدا تمھارے اس قول کو پورا کرے
آمین اللہ -

ایسے تو کبھی نہین بنے تھے

منشی مہراج بلی صاحب رسیان تو ڑا کے بھاگے تو سیدھے
لالی باغ پہونچے آدمی کی تلاش سب کے پہلے کی اُدھر
دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتا نہین - ارے کلوا - او کلوا -
ارے کلوا ارے مرگیا کمبخت - ارے کلوا - اب لوگ انکی
قطع شریف دیکھتے ہین - یہ خاکہ ہر چہ - شملہ بمقدار علم
تو نڈاتو کرنے کا ٹکا - اور گنوارون کی طرح ایسے مجمع مین
غُل مچا رہے ہین ارے کلوا - بڑی دیر کے بعد سیان کلوا لے
تو آپ بہت بگڑے - کاہے کو بیلڈی فول بنتے ہین
مانگتا - دشنی کے قریب شیطان لیگئے - دیکھتے ہین پستے نزدیک
آئین ! ارے یہ پستے کیا ہوے - ابے پستے کہان ہین
اُسنے کہا - ابے صاحب ہمکا کا معلوم - جون دیوے ہے
تون لے آیون - منشی مہراج بلی نے جھلا کے ایک لپڑ دیا
نامعقول ارے پستے کیا ہوے - ہجور مُہت مُہت
مان مارو ہو ہم کا دُجانی پتہ سہ کہکا کہت ہین - ہم کا
بیل گہن - پھر جو غور کرتے ہین تو اہا ہا ہا - ایک نشہ دوشہ
مربے کی اچاری کا بھی پتا نہین - اور مربے کی اچاری
کیا ہوتی ہے - کہا ہم کا جانے جون دیو تون دھرا ہو
منشی مہراج بلی صاحب آگ بھبوکا ہو گئے اور جھلا کے
تین چار تپڑ یکے بادیگرے رسید کیے -

الغرض تھوڑی دیر کے بعد اُس پارسی سے ملے اُسنے
بڑے تپاک سے ملاقات کی اور کہا جسوقت تھیٹر شروع
ہوگا ہم آپکو ایک بہت بڑے صاحب سے ملادینگے
جب تھیٹر شروع ہوا تو ایک پارسی نے انگریزی کی نقل کی اور
اسٹیج پر منشی مہراج بلی صاحب کو بلایا - یہ گول آدمی تھے ہی
سیدھے اسٹیج پر موجود - جاتے ہی پہلے تو دکھائی پانچ پیسے
وہ تو پارسی نے پاکٹ مین رکھے بعد ازان کشمیان جیسی کہ وہ بھی

اُسنے لین اور ہاتھ باندھکر آپ کھڑے ہوے اور منتظر تھے کہ اب راے بہادر کا خطاب ملاہی چاہتا ہی اُس دن تماشے مین ٹھٹھ ٹھٹ لوگ بھرے ہوے تھے نواب محمد عسکری اور دارخہ اور منن اور نازو یہ بھی سب کے سب آئے تھے۔

جو لوگ اُنکو نہین جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ بھی تماشے کا کوئی جزو ہوگا کہ ایک پارسی ہندوستانی کپڑے پہن کے آیا اور صاحب کو تذرد کھائی۔ اور جو لوگ منشی مہراج بلی کو جانتے تھے اُنمین سے بعض نے بُعد کے سبب سے نہ پہچانا۔ اور جن لوگون نے پہچانا اُنکے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے۔

اب لوگ دنگ ہین کہ آئین اکبری منشی مہراج بلی صاحب ہین پارسیون نے اُنکو سکھا دیا کہ صاحب جو تم سے کہین وہی کرنا اور وہی کہنا۔ بات کو ٹالنا نہین۔

پارسی - (جو انگریز بنا تھا) تمھارا کیا نام۔

مہراج - خداوند غلام کا نام منشی مہراج بلی۔

پارسی - نہین نہین تمھارا نام تیل کی پلی۔

مہراج - جو حکم ہو ہم تو حکم کے بھوکے ہین۔

پارسی - اچھا ایک ٹانگ سے کھڑے ہونے سکتا

مہراج - (ایک ٹانگ سے کھڑے ہوکر) جو حکم ہو

صاحب - جو پارسی انگریز بنا تھا) جلدی پیٹ موڑو

مہراج - (پیٹ موڑکر) مین تابعدار ہون۔

صاحب - مُنھ موڑو۔

مہراج - (مُنھ موڑکر) حضور تو قواعد کرواتے ہین۔

صاحب - حکم مت ٹالو۔

مہراج - کیا مجال - جوار شاد ہو۔

صاحب - تم نالائق آدمی پیٹ دکھاؤ۔

مہراج - حضور اب تو تھک گیا۔

صاحب - اچھا (سٹ ڈون) تمھارا مزاج کیسا ہی

مہراج - بہت اچھا ہون۔

صاحب - دل تم بہت اچھا ہانشی مہراج بلی

مہراج - خداوند حضور کے بال بچون کو دعا دیتا ہون - جو پیدا ہوے ہین وہ اور جو اب پیدا ہونگے۔ اللہم زد فزد کہ گفتہ اند۔

رعایت در یغ از رعیت مدار	
مراد دل شہریاران ہر آر	

صاحب - طہران مین ایک ایرانی ہی وہ ہمسے آپ کی فارسی کی تعریف کرتا تھا کہ بالکل ایرانیون کی طرح آپ گفتگو کرتے ہین بلکہ وہ آپ سے سیکھنا چاہتے ہین۔

مہراج - (کرکر) بندہ فارسی دانست دانستن کرد۔

صاحب - دل ہم فارسی نہین سمجھ سکتا۔ مگر ہمارا دوست آپ کا بہت تعریف کرتا تھا۔

مہراج - حضور غلام کی زبان تو فارسی الاصل ہی۔

صاحب - ہان۔ ہان۔ دل ایران کا لوگ تعریف

مہراج - حضور بہت سے صاحب لوگون سے ملاقات کی آپ لوگ بڑے عالم ہوتے ہین۔

صاحب - دل ہمارے ہان تعلیم اچھا دیا جاتا ہی

مہراج - بھلا آپ کسی عاشے کی کمپنی مین کچھ پڑی بھی بنے تھے ولایت مین۔

صاحب - (ہنسی کو ضبط کرکے) اوہ شک۔

مہراج - ہمارے ملک کے بعض گدھے سے سکو عجیب اور بزرگ سمجھتے ہین

صاحب - بڑا غلطی ہو۔ جتنا اچھا لوگ ہو سب بکھراج پری بنتا ہو۔

مہراج - وہ مارا بس اب کوئی کیا ہمنے نکو لاسکا لاحول ولا قوۃ۔

صاحب - آپ کیون نہین کسی ٹھیٹر مین شریک ہو جاتا۔

مہراج - حضور مین تو بکھراج پری بنتا تھا۔

صاحب - اینڈ [illegible] اور۔ اوبس

مہراج - حضور سب یو بلڈی فول لوگ کا ہے واسطے ہمکو بُرے کہنے مانگتا۔ سو ہم جاننے نہین سکتا۔

صاحب - بُرے لوگون کا قاعدہ ہو کہ اچھون کو بُرا کہتے ہین۔

مہراج - حضور مین گاتا خوب تھا۔

سبھا مین آج میلم پری ہو
سراپا وہ نزاکت سے بھری ہو

سبھا مین آج میلم پری ہو۔ سبھا مین آج میلم پری ہو کہ

صاحب - گو آن! [illegible] چلو۔ چلو۔

مہراج - حضور یہ سب یو بلڈی فول لوگ ہمکو سنے گا۔ اور بُرا کہیگا۔

بجن مکھ ڈھکا جارے

صاحب - ہم تھوڑی پٹا بجن استانی کچھ نہین مانگتا ہی بس وہی اندر سبھا کا دھن لوے جاؤ صاحب۔

مہراج - حضور ہماری خواہش اب یہ ہو کہ سرکار ہمکو اب کچھ دے اور ہم خیرخواہ سرکار کے ہین سمجھے حضور تو یہ غرض ہم لوگون کی ہو۔

منشی مہراج بلی صاحب کو اس وقت دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی۔ نہ یہ معلوم تھا کہ صاحب کون ہین۔ نہ یہ معلوم تھا کہ بیٹھے کہان ہین۔ صاحب نے کہا اول منشی مہراج بلی صاحب آپ ناچنے سکتا ہو۔ کہا حضور ہان ناچون گا کیسے آپ اُٹھ کھڑے ہوے اور قریب تھا کہ ناچ شروع کرین کہ ممن نے اسٹیج پر چڑھکر انکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کاہے واسطے یو بلڈی فول بولنے مانگتا کسی کے بیچ مین اور کسی کے درمیان مین۔"

ممن - مین ایک گدا اودنگا آپ کو۔ فول وول سب رکھا رہیگا۔ تمکو یہ کیا گیا ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ کچھ ہوش ہو یا نہین سرکار بلاتے ہین۔

اب ذرا منشی مہراج بلی کو ہوش آیا۔ یہ نشے مین نہین تھے شراب تو تھوڑی ہی سی پی تھی۔ مگر ہان حماقت کا نشہ البتہ بہت ہو گیا تھا۔ یہ سمجھتے تھے کہ صاحب جو چاہینگے کر گذرینگے ہمکو کمپنی کا جج مقرر کر دینگے کسی ریاست کا منیجر مقرر کر دینگے ہمکو کمی کا ہے کی صاحب مہربان ہوتا تو وہ عہدہ ملجاتا کہ آج تک کسی ہندوستانی کو نہین ملا ہو۔

اب سنیے کہ ممن سے اور انسے ہاتھا پائی ہونے لگی تو نواب صاحب نے داروغہ کو اشارہ کیا۔ داروغہ بھی اسٹیج پر چڑھ گیا اور منشی مہراج بلی کو گود مین اُٹھا کر دوڑ کے بھاگا تو ادھر تھیٹر مین بڑا قہقہہ پڑا اور لوگون نے تالیان بجا دین منشی مہراج بلی گود مین تڑپتے ہوے اور کاہے واسطے اور کاہے واسطے برابر کہتے ہوے گاڑی کے قریب پہونچے۔ داروغہ اور ممن نے انکو گاڑی مین لادا اور کہا ہم لوگون کو حکم ہو کہ تمکو پکڑے رہین بس ہلنا نہین خبردار کہدیا ہو بیٹھے رہو چپ چاپ۔

مہراج - دیکھو اب مین نبوٹ کا بیچ کرتا ہون۔

داروغہ - بسم اللہ آپ نبوٹ کا بیچ بیچیے۔

مہراج - مین رومال مین پیسا باندھ چکا ہون۔

ممن - اخاہ! بڑے نبوٹیے ہین آپ

مہراج - دیکھو اب شہرگ پر پڑا چاہتا ہی۔
داروغہ - آپ شوق سے داؤن پیچ کیجیے۔
مہراج - دل ہم مار ڈالیگا۔
داروغہ - پھر اگر قسمت مین آپ ہی کے ہاتھ سے موت لکھی ہی تو کیا۔
مہراج - اچھا اب شکایت نکرنا۔

اتنے مین چھم چھم چھم کی آواز آئی۔ ممن اور داروغہ انکو نواب محمد عسکری کی فٹن پر پکڑے ہوے بیٹھے تھے اور فٹن درختون کے ایک جھنڈ مین تھی سب سے الگ تھلگ چھم چھم کی آواز آئی تو داروغہ نے ممن سے کہا یار ذرا دیکھو تو کون ہی کہ اتنے مین ایک عورت فٹن پر آئی۔

عورت - کیون رے یہ آج تو نے کیا حرکت کی
ممن - کون! نازو خوب آئین اللہ جانتا ہی۔
داروغہ - اب تمھارے سپرد ہین یہ
نازو - ہان ہان تم لوگ جاکے تماشا دیکھو۔
داروغہ - سستے چھوٹے لطف تماشا جاتا تھا۔
نازو - مجھے نواب نے اشارہ کیا تو خواہ مخواہ مجبور ہو کر آنا پڑا۔

منشی مہراج بلی صاحب کی ہتک بھولی مگر انتہا سے زیادہ افسوس تھا کہ صاحب لوگون سے نہ مل سکے۔ مطلب ہی خبط ہوگیا۔

نازو - یہ آج تیری گت کیا ہی کچھ یاد ہی۔؟
مہراج - جان من ہی ہی (ٹھنڈی سانس بھر کر) کیا کہون جان جان ہی ہی بڑا نقصان ہوا۔
نازو - کیا کچھ گر پڑا۔ پھینک دیا ہوگا نشے مین
مہراج - بس اب ہمکو اور رنج ہوا نشہ کیسا۔

نازو - اب مین جوتے سے خبر لونگی - ہان
مہراج - کاہے - دل - دیکھو
راوی - کاہے واسطے کھیل مچانے کو تھے۔ مگر یاد آگیا کہ نازو جان ہین بھیگی بلی بن گئے۔
مہراج - اب ایک بات سنو - ہم جو کہین
نازو - ایک دن تم جوتے ضرور کھاؤ گے ارے یہ آج تو نے کیا کیا۔ بھراج پری بننے کا شوق ہی! ہی ذوق ہی تیرے اوپر کمبخت۔
مہراج - ہم تو صاحب لوگ سے ملنے کو مانگتا تھا۔
نازو - الگ ہٹ پٹھے سے منھ - چمخے دور ہو۔
مہراج - بہت سخت کلامی کرتی ہو تم۔
نازو - اہ مین تجھ بیچارے سے سخت کلامی کرونگی اپنے ابا نواب سے تو مل دیکھ تو کیسا ٹھیک بناتا ہی تھکو
مہراج - ہم تو صاحب لوگ سے ملنے گیا تھا۔
نازو - (ٹیپ لگاکر) مونڈی کاٹا۔ صاحب لوگ کی ملاقات کو گیا تھا کہ ناچنے گیا تھا۔ نیلم پری بنا تھا۔ ؎

سبھا مین آ دنیلم پری ہی
سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی

مہراج - مزہ آگیا ہاے۔

سبھا مین آ دنیلم پری ہی
سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی

سبھا مین آ دنیلم پری ہی - آ۔
نازو - (چپت زناٹے سے لگاکر) آ۔

نازو نے کہا تمھارے سب سے آج کا تماشا میرے ہاتھ سے گیا تم خود تماشا بنگئے تھے۔ توبہ توبہ سب مین بدنامی ہوئی جتنے آدمی بیٹھے تھے سب ہنستے تھے۔ نواب

بڑا ہڑا معلوم ہوا۔ تمھارے دوست ہین نا۔

اور لوگ تو سب ہنستے تھے مگر نواب جھلا جھلا کے رہجاتے تھے۔ آخر کار حسن کو بھیجا۔ داروغہ صاحب کو بھیجا اور کہا گود مین اٹھا کر فوراً باہر لیجاؤ اور ادھر ادھر دیکھکر مجھکو ڈھونڈھ نکالا۔ اور مجھسے اشارہ کیا کہ جاکے سنبھالو۔ بڑے ذلیل ہوے آج۔ تماشے والے بھی ہنستے تھے۔ تمھین کیا ہوگیا ہی۔ ایسے ذلیل تو کبھی نہین ہوے ہوگے۔ پہلے تو مین سمجھی نہین کہ کون ہی۔ پھر سمجھی ہون تو آپ بھلے مانسون کے یہان نہین ہین کہ تھیٹرون مین جاکے شامل ہون۔ صاحب لوگ مہین نواب زادے دفتر والے۔ نقے والے سب ہنستے تھے۔ اور تمھین کچھ نہین سوجھتا تھا۔ کیا ہوگیا ہی بالکل اپنے آپے ہی سے گذر گئے۔ بڑے بیہودہ ہو۔

مہراج بلی کو نازو کی تقریر بڑی بری معلوم ہوئی مگر چپ چاپ بیٹھے سنتے رہے۔ کچھ جواب نہین دیا۔ اگر کوئی اور اس طرح کی تقریر کرتا تو کاہے واسطے کی تمہید سے اُسکی جان عذاب مین کردیتے۔ انکو اب تک یہی سوجھی تھی کہ راے بہادر کا خطاب اب لیا اور اب لیا کیونکہ مہراج پری بنے گئے تھے۔ اس سے بڑھکر اور استحقاق کیا ہوسکتا ہی۔ مگر ساری محنت برباد ہوگئی۔

نازو۔ تم بڑے پاجی ہو مہراج بلی۔

مہراج۔ اچھا کوئی اور ذکر چھیڑو نازو جان۔

نازو۔ ذکر اب کیا تیرا سر چھیڑون مونڈی کاٹے

مہراج۔ دیکھو جانی لفظنہ کو کیون زبان خراب کرتی ہو۔ ہمکو چاہے برا بھلا کہلو۔ کچھ پرواکا بات نہین۔ مگر جان من۔

دہن خویش بدشنام حیا لاصاب
کاین زر قلب بہر کس کہ ہی نازو ہی

نازو۔ (چپت لگاکر) جوتی کھورہ۔

مہراج۔ ایک اور لگاؤ چاہے مگر۔

نازو۔ اگہ مگر کریگا تو اور پٹے گا۔

مہراج۔ اسکا ڈر کسکو ہی۔ مگر افسوس ہی کہ تمنے ہماری قدر نہ کی کہ آج ہمنے کیا کام کیا ہی۔

نازو۔ ارے خدا تجھکو غارت کرے۔ مونڈی کاٹے اسی اٹھوارے مین مرتو۔ تیرا جنازہ نکلے۔

مہراج۔ اور کوس تو۔

نازو۔ دور ہو یہان سے مونڈی کاٹے۔

مہراج بہت خوب۔

آپ کہتے ہین کہ جا جا نہون
پھر اکیلے بھی تو گھبرائیے گا

دیکھو جانی ہمسا عاشق نہ پاؤ گی۔

نازو تیرے منہ کو جھلسا ایسا ذلیل عاشق ہوا تو کیا۔ اور نہوا تو کیا۔

مہراج۔ کہدیا ہی پشتاؤ گی۔ واللہ نازو سر پر ہاتھ دھر کر روؤ گی۔ اتنا سمجھ لو۔

نازو۔ میرے دشمن سر پر ہاتھ دھر کر روئین تو اور سنو مجھے کوستا ہی کمبخت۔

مہراج۔ اگر مین نے کوسا ہو تو میرا دم نکل جائے۔

الغرض گاڑی پر سوار ہوے۔ اور راستے مین نشہ مہراج بلی کو ہوا جو لگی تو اور بھی دماغ پر چڑھ گئی۔ اب پھر اندر بھلے کے شعر گانے شروع کیے۔

گاتی ہون مین اور ناچ سدا کام ہمارا — آفاق مین کھیراج پری نام ہمارا
چھیڑے سے مرے کوئی نکلتے نہین پلٹا — اس گلشن عالم مین بچھا دام ہمارا
سین لاکھ کی دو لاکھ کی پر انہین کچھ بات — قارون کا خزانہ اجی انعام ہمارا

نواب - ارے ظالم سڑک پر گانا جاتا ہے۔

نازو - جیسے بازار کے آدمی ہوتے ہین۔

ممن - مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہے - ایک ٹانگ سے کھڑے ہین آپ بھی واہ لاحول ولاقوۃ۔

مہراج - اجی جی ہان۔

رخصت لینا شاہزادے کا واسطے شکار کے اپنے باپ سے۔

دوہرہ شاہزادے کا کہنا باپ سے۔

رکھتا ہون مین کچھ عرض گر اب مرضی پاؤن
حال مین اپنے درد کا سارا کہہ سناؤن

جواب دینا باپ کا شاہزادے سے۔

بیٹا مین ابھی بچھر سے ہے تو جاؤن
پیارے جو کچھ خوشی ہو تیرے لیے منگاؤن

نواب - اجی سبحان اللہ گنگھرو کی کسر ہے۔

مہراج - ذرا بلند آواز سے۔

آئی ہون سبھا مین مین چھانڈ کے گھر
کاہو کی نہین موہے آج بچھر

نواب - ارے ظالم اب تو بازار آگیا۔

ممن - حضور اب فضائیل اور نصیحت بیکار ہے۔

نازو - ڈھکیل دو مونڈی کاٹے کو۔

مہراج - نواب صاحب کی نقل مین بیٹی ہونا جھی غرارہی ہو اچھا خیر فہمیدہ خواہ شد۔

نازو - ہوش آئے تو پھر تجھکو ذلیل کرون - ابھی تو تو اپنے آپے مین نہین ہے۔

مہراج - (ہاتھ ٹھکا کر)

مین چیری سرکار کی تم راجون کے راج
گانا مجھ معشوق کا سنو غور سے آج

نواب صاحب گاڑی پر سے اُتر پڑے اور کہا اب ہم چلے جائینگے۔ تم پہلے نازو کو بھیجدو پھر مہراج بلی کو خدمتگار اور ممن انکے ہمراہ چلے - اور گاڑی ہوا ہو گئی۔ اب راستے مین نازو اور مہراج بلی تنہا چلتے چلتے نازو نے کہا روک لے گاڑی رُکی تو نازو اُتری - اور خود بہ دولت بھی اُتر پڑے اور نازو کے ساتھ چلے نازو نے ڈانٹ بتائی - اور کہا وہان موقع نہین ہے - میرا میان آیا ہوا ہے - میان کا نام سُنا تو ہوش اُڑ گئے اور سیدھے گھر پر آئے - بیوی نے پوچھا آج اتنی دیر کہان لگائی تو آپ جواب مین فرماتے ہین۔ ؎

مرے ساتھ چل جلد اے بے شعور
بُلایا ہے راجہ نے اپنے حضور

بیوی - آج پھر متوالے ہو۔

مہراج - (کانپ کر)۔ ؎

ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا
مرے باغ مین کام انسان کا کیا
ہوا کس طرح یان بشر کا گذر
پرندون کے دہشت سے جلتے ہین پر

بیوی - یہ آج کیا کہہ رہے ہو - یہ تھین ہوا کیا ہے

مہراج - اون ساون۔

خاک بدن پر سب ملو چھوڑو یہ سنجوگ
روئین اب اس حال پر اپنے پرائے لوگ

جواب دینا دزیرزادے کا

بیوی - یہ کیا اول جلول بک رہے ہو - سودا ہو - پڑ کے

مہراج ۔ ہائے ۔

راجہ جی تو سورہے دیا نہ کچھ انعام

مہری نے ہنسکر کہا آج گانے بجانے پر آتا رہتے ہین تو اسکے جواب مین مہری کے قریب جاکر آپ فرماتے ہین ۔

معمور ہون تسوخی سے شرارت سے بھری ہون
دھانی مری پوشاک ہی مین سبز پری ہون

اُس روز تو خیر خدا خدا کرکے سوگئے مگر صبح کو جو مجھے تو بالکل ہش یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چھ مہینے کے بیمار ہین اُٹھکے بیٹھے اور پھر گر پڑے پھر ذرا اُٹھے اور گر پڑے لیٹے کروٹین بدل رہے تھے انکی بیوی نے کہا یہ کل تمکو کیا ہوگیا تھا اس سوال کا جواب مہراج بلی نے نہ دیا ۔ مگر انکو یہ معلوم ہوا کہ گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے اپنر پڑ گئے چپ آنکھین بند کرلین اور دل مین سوچنے لگے کہ یا خدا یہ کیا غضب ہوگیا اور باہین ہمہ رات کی سب باتین یاد نہین تھین ٹھنڈا پانی پیا ۔ مگر پیاس نہین بجھی ۔ خدمتگار کو بازار بھیجا اور کساوڑ کے برف لائے ۔ وہ تھوڑی دیر مین برف لایا تو ایک لوٹا بھر کے ٹھنڈا پانی اُنھون نے پیا ۔ اب ذرا جان مین جان آئی اُٹھکر بیٹھے ۔

لالہ پکوڑی مل

ایک روز چھٹپٹے وقت نواب نادر دربار کا دربار گرم تھا کہ جناب منشی مہراج بلی صاحب المتخلص بہ لالہ رغن زرد تشریف لائے اور فرمایا کہ برسون آپ سب صاحبان کے کفش خانہ پر جو کچھ حاضر ہو تناول فرمائین ۔

نواب صاحب اور آغا صاحب نے بڑی خوشی سے دعوت قبول کی مگر میان اختر نے دو اعتراض جمائے ایک یہ کہ جب کفش خانہ کہا تو غلام کے لفظ کی کیا ضرورت تھی دوسرے حاضر کے ساتھ جو کچھ کی لفظ غلط ہی ۔ حاضر کے معنی تو خود ہین (جو کچھ حاضر ہی)

منشی مہراج بلی بہت جھلا کے کہا تمھاری دعوت کون مردود کرتا ہی ۔ تم بس اسی کنبہ پونت مین رہو کہ کفش خانے کے بعد غلام نہین آتا اور غلام کے بعد کفش خانہ ۔ پاگل نامعقول تم کیون ہمارے بیچ مین بولتا ہی ۔ چراشمادر گفتگوے دخل در معقولات کردن توانی ۔ کاہے واسطے ٹوکنے مانگتا ہی ۔ اگر دعواے فارسی دانی میدارید کہ دامی روز امتحان ما باشما رو برو بے علمایان در فرنگی محل شود گفتہ اند بقول شخصے یسول علی الکلب ۔

اس پر حاضرین جلسہ بے اختیار ہنس پڑے کہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ وہی شکل صادق آئی ہی ۔ یہ گئے بلی کا بیان کیا ذکر تھا ۔ واہ مہراج بلی کیون نہو ۔

میان اختر نے انکے بنانے کے لیے کہا راست میگوئی ۔

مہراج ۔ خیلے راست میگوئی کہ در زبان فرس عدیل و نظیر ندارد کہ گفتہ اند اشاۃ نظیفۃ والفیل حیفۃ سب نے مکرر قہقہہ لگایا تو منشی مہراج بلی اور بھی شرمائے اور جھلائے ۔

آغا صاحب نے سب کو روکا اور کہا بھئی ایک شخص تو دعوت کو کہتا ہی ۔ مدعو کرتا ہی اور تم اسکو ہنستے ہو ۔

نواب صاحب نے مہراج بلی کے ٹھنڈا کرنے کو کہا تو بھئی کوئی غیر آدمی تو نہین ہین دوست ہین یا نہین ۔

بان صاحب یہ تو فرمایئے کہ کھلایئے گا کیا ۔

منشی مہراج بلی نے انکسار کے ساتھ جواب دیا کھلائینگے کیا جو توفیق ہوگی روا ل دیا ۔ گھانس پھونس ۔

اسپر نواب صاحب ہنس دیے حضرت دال دلیا تک تو خیریت تھی مگر گھانس پھونس تو حضور خود ہی نوش فرمائین منشی - مہراج بلی نے بڑی متانت سے جواب دیا کہ اور سب چیزین تو خراب ہوئین گی - مگر ایک شے ایسی کھلاؤنگا کہ عمر بھر نہ بھولوگے لوگون نے پوچھا وہ کیا شے ہی - فرمایا - لچئی آٹے کی لچئی - سوین ڈال کے اور اسکے اندر بین اور بیٹھی بھرتے ہین -

آغا - پلاؤ کی کیا حقیقت ہی اسکے سامنے بھلا -

نواب - پلاؤ بھی کوئی کھانے مین کھانا ہی بھلا -

ممن - لچئی کے مقابل مین مرغ پلاؤ بھی گرد ہی -

مہراج - ہی تو ایسا ہی - وہ سوندھاہٹ کہان سے آئیگی - وہ سوندھی سوندھی خوشبو کہان پائیے -

ممن - سرکار اپنے خاص پرو کو سکھا دیجئے -

نواب - ہمارا خاص پرو تو ہتوٹی کہان سے لائیگا -

ممن - ہان حضور یہ صحیح ہی - وہ گنوار آدمی پلاؤ شیرال باقرخانی تورمہ دوپیازہ پکانا جانے - لچئی پکانا کیا جانے اگر مرکے بھی جیے گا تو بھی نہ پکا سکیگا -

مہراج - ہم سکھا دینگے جی - آپ لوگ کیا جانین -

رادی - یہ سب تو منشی مہراج بلی کو بناتے تھے اور وہ گول آدمی تو تھے ہی اکڑ رہے تھے کہ نواب صاحب نے ہمارے کھانے کی تعریف کی اور لچئی کو پسند کیا -

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ لچئی ثقیل و مضین ہوتی فرمایا کہ اب اسکا حال نہ پوچھیے - برسون کچھ دور نہین ہی کل ہی کھاؤن تو بیچ مین ہی - نئے دانت آجائین تو سہی - ہم لوگون مین یون تو ہر قسم کا کھانا عمدہ پکتا ہی مگر لچئی سے بہتر نہ تو آپ کا پلاؤ ہے - نہ کباب - تو کیسے ہمکو کہان سے معلوم ہوا

ایک مسلمان دوست کی ہمنے دعوت کی - انگلیان چاٹتے تھے دانتہ انگلیان چاٹتے تھے اور لچئی کی تو اس قدر تعریف کی کہ ہمکو مجبور ہوکر مہینے مین دو چار بار انکی دعوت کرنی پڑی تھی - اب تک خطون مین لچئی کی تعریف لکھکر کرتی ہی آغا صاحب نے ممن کے کان مین کہا کسی نے اچھا آلو بتایا انکو مہینے مین دو چار بار دعوت لے مرتا تھا اور یہ اچھی پٹی پڑھائی کہ پلاؤ بھی اسکے سامنے گرد ہی - لاحول ولاقوۃ پوچھا کیون حضرت کوئی اور شے بھی عمدہ پکتی ہی - کہا ہان بیٹربان - لچئی اور بیٹربان مین فرق ہی لچئی میدے کی ہوتی ہی - اور بیٹربان آٹے یا میدے کی لچئی بڑی ہوتی ہی - لچئی کا ذائقہ اچھا ہوتا ہی اور اسقدر ملائم ہوتی ہی کہ بے دانت والا بھی آسانی سے چبائے کھائیگا تو معلوم ہوگی کیفیت اور ترکاریون مین ہم آپ کو پرول کھلائینگے - اور جھولدار رسا -

یہ جھولدار رسا کسی کی سمجھ مین نہ آیا متحیر ہوکر دریافت کیا کہ جھولدار رسا کسکو کہتے ہین - تو آپ بہت ہی ہنسے کہا یار تم لوگ گنوار ہی رہے - جھولدار اس ترکاری کو کہتے ہین جسمین پانی رہتا ہی - آہو ہو یار تو آہو - توری پوچھا توری کیا شے ہی - فرمایا توری یہی توری - اجی یہی توری توری - اور بین کے زمین قند - بین کے قتلے بناتے ہین اور انکو گھی مین تلتے ہین اور پھر چھونک لگاتے ہین آلے کا چھونک لگاتے ہین -

اختر نے بات کاٹی - حضور دیکھیے یہ بینا محاورہ سننے مین آیا (چھونک لگانا) اور توری آپ لوگ نہ سمجھے ہونگے تُرئی سے مراد ہی -

پوچھا اور کیا کیا ہوتا ہی - کہا کڑھی ہوتی ہی بیسن اور دہی کو ملا کر چھونکتے اور روٹی کے ساتھ کھاتے ہین چاول

ساتھ بھی کھائی جاتی ہے۔ مگر سب کھانوں سے زیادہ چٹ پٹا پن پکوڑی میں ہوتا ہے۔

اب تو آغا صاحب سے نہ رہا گیا کہا واہ بھئی لالہ پکوڑی مل واہ لالہ کچوری مل کیا کیا کھانے بتائے ہیں کہ ہم گنوار لوگوں کے فرشتے خان نے بھی نہیں سنے تھے جھولدار اور توری اور بیسن کے زمین قند۔ مگر بھائی صاحب خدا کے لیے جھولدار شکاری نہ کھلائیے گا جیسن پانی ہوتا ہے اتنی مہربانی کیجیے گا۔ مگر لچی ضرور کھلائیے گا۔

منشی مہراج بلی صاحب نے اینڈتے ہوئے کہا اور کھیر کھلائیے گا۔ دودھ میں چاول ڈال کے کھیر بنتا ہے۔

اختر۔ خوب ہوا کہ منتی ہے نہیں کہا کھیر بنتا ہے سچ ہے یہ بڑی ٹیڑھی کھیر نہیں محاورہ ہے۔ بلکہ بڑا ٹیڑھا کھیر ہے۔

مہراج۔ (کچھ نہیں سمجھے) اور ایک قسم کے میٹھے چاول کھلائیے گا جسمیں سب قسم کی میوہ ڈالی جاتی ہے۔

نواب۔ (لوٹنے لگے) ارے یار مار ڈالا ظالم۔

اختر۔ حضور بہت بڑھی ہوئی ہے تحقیقات کھیر بنتا ہے اور میوہ ڈالی جاتی ہے۔ اور توری اور جھولدار رسا۔ ماشاء اللہ کیوں نہ ہو۔ اللھم زد فزد۔

نواب۔ بھئی اب بہت نہ ہنساؤ اُف اُف!!!

مہراج۔ اور ساگو دانے کا کھیر کھلائیے گا۔ گری اور چرونجی ڈال کے اور شوقین لوگ زیرہ بھی گبڑ دیتے ہیں اور منگوچی مکتی ہے۔

اختر۔ اِن ارے ظالم کھیر میں زیرہ ہت تجھے خدا غارت کرے۔ اور ہری مرچیں کیوں نہ چھوڑیں۔

ممن۔ اور کچھ اور بھی سنا۔ زیرا ایسے ایسے آدمی ہیں ڈالتے شوقین لوگ ڈالتے ہیں بلکہ گبڑ دیتے ہیں۔ اے لعنت خدا۔

دارو غہ۔ اور یہ کھانا مریضوں کے لیے ہوتا ہے یا صحیح و تندرست آدمیوں کے لیے ہوتا ہے اول تو رسا جھولدار بالکل پانی۔ دوسرے منگوچی مریضوں کا کھانا تیسرے ساگو دانے کی کھیر چوتھے تری۔ یا انھیں کی زبان میں کہیں توری یہ سب تو مریضوں کے کھانے ہیں۔

مہراج۔ کیا پاگل پنے کی باتیں کرتے ہو۔ ہونہہ۔ ہا۔

دارو غہ۔ ای تو جناب عمدہ عمدہ کھانے پکوائیے تو خیر ہم بھی آئیں۔ یہ جھولدار رسا اور زیرہ کی کھیر تو حضور ہی کو مبارک رہے بریانی پکوائیے۔ مُرغ کا قورمہ پکوائیے۔ مرغ زعفر پکوائیے۔ کباب پکوائیے تو بات ہے۔ کہنے لگے جھولدار رسا اور زیرے کی کھیر اور توری۔

مہراج۔ آپ لوگ کیا جانیں کھانا کھانا۔ چلے وہ نکلے۔

راوی۔ آپ کی باتوں پر بھی واللہ انسان تو کیا گدھوں تک کو ہنسی آئے۔ جھولدار رسا اور پکوڑی پر یہ زعم۔ ماشاء اللہ

آغا۔ تو اب کل ہم کو کھلائیے گا۔ کیوں صاحب ہیں نہ۔

مہراج۔ یہ آپ کو اختیار ہے قبلہ۔ میں تو دریغ نہ کروں گا کچی کچی دونوں قسم کی رسوئی ہوگی اور شیرینی اور نوالمات اور اچار اور چٹنی اور کھیر اور میوہ ہوگی۔

اختر۔ اور تو سب کچھ ہوگی یہ فرمایئے کہ ٹھنڈا پانی بھی ہوگی یا نہیں۔

منشی مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا۔ یار اچار تم لوگوں کو کس قسم کا پسند ہے۔ ہمکو تو بھائی صاحب تیل کا اچار پسند ہے خوب مصالح پڑا ہو۔ یہ عرق پرق اور سرکہ ورکہ سب ہیچ ہے مگر اپنی اپنی پسند ہے کسی کا اجارہ نہیں ہے۔ کسی کو کچھ پسند ہے کسی کو کچھ پسند ہے بعض آدمی کریلے کے نام سے چڑھ جاتے ہیں اور

بعض آدمی کریلے پر جان دیتے ہین اور بھرے کریلے کو نعمت سمجھتے ہین۔

نواب صاحب نے کہا از برائے خدا تیل کی چیزون سے تو ہمکو معاف ہی رکھیے گا۔ ایک تو یونہی آگ برس رہی ہی دوسرے ہم گنوار لوگ تیل کے عادی نہین۔ اچار ہم اپنے ساتھ لیتے آئینگے۔

مہراج۔ نہین اچار نہین۔ جو ہم کہین وہ ساتھ لیتے آیئو اچار وچار نہ لانا۔

نواب۔ تو یہ ہماری رائے پر رکھو۔ ہم مچھلی یا کباب یا تورمہ اسی قسم کی کوئی شے لیتے آئینگے۔

مہراج۔ کیا مجال ہی۔ یہ ہمارے یہان نہین۔ ہان شراب لیتے آیئو تو کیا مضائقہ ہی۔

نواب۔ ایسی تیسی آپ کی شراب کی آدھی درجن بوتلین منگوا رکھنا۔ اور چھٹن صاحب اور رونق جنگ بھی ضرور ضرور ہون۔

مہراج۔ بھلا ایک بات تو سنو۔ پانی مین اگر کیوڑا ہو تو حرج تو نہین ہی۔

آغا۔ ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا کیوڑا ہرگز نہ ہو۔

اختر۔ حرام مطلق ہی۔ کیوڑے کے نام سے نفرت ہی اور بڑے نقصان کی شے ہی۔

مہراج جبھی تو مین سوچا کہ دریافت تو کر لے مہراج بلی آخر کو وہی ہوا۔

ممن۔ سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا۔ کیوڑا بھلا ہم لوگ چھوتے ہین ہاتھ سے ارے توبہ۔

رادی۔ منشی مہراج بلی کو پورا پورا یقین ہو گیا کہ کیوڑا ان لوگون مین حرام ہے۔ واہ ری عقل۔

منشی مہراج بلی بڑے جزرس آدمی تھے چھڑی جائے اور دھڑی نہ جائے۔ سوچے کہ آدھی درجن شراب منگوانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہی۔ اگر ہو سکی منگواتے ہین تو پندرہ روپیہ سے کم کو نہ آئیگی اور اگر اولڈ ٹام ہو تو بھی ساڑھے دس روپیہ کے ماتھے جائیگی اور اگر کشمش نمبرون ہو تو بھی کم سے کم اکیس روپے خرچ ہونگے اور رم بلا نہین سکتے۔ شامپین مین تو ادھر طحا جائینگے۔ اسکا تو کوئی ذکر ہی نہین ہی کھانا الگ اور شراب کی قیمت الگ۔ یہ بہت بڑھ جائیگا اور بڑا روپیہ صرف ہوگا۔

اتنے مین نواب صاحب نے ایسا سخت سوال کیا کہ مہراج بلی کے ہوش اڑ گئے پوچھا۔ (اور طائفہ کون کون ہوگا)۔

مہراج۔ (مہراج سر کھجا کر) طائفہ! دیکھیے۔

آغا۔ مشتری۔ ارے برادر کرخوش گلو اور کون ہی۔ اگر گانا سننے کا شوق ہی تو انھین کو بلایئے۔ ورنہ فضول ہی۔

منشی مہراج بلی سوچے کہ اگر انکو بلایا تو میری پالیسی کی دھجیان اڑ جائیگی کچھ دیر فکر کر کے کہا ستے خان کو بلوا لینگے۔

نواب صاحب نے قہقہہ لگایا اور کہا پھر سیدھی سلیمان کو بلوایئے۔ وہ بھی بڑا خوش گلو اور نازک آواز آدمی ہی۔ میان عرف کے گانے مین تو ہمکو مزا نہین آتا اس سے شاہ مینا کی درگاہ کیون نہ چلے جائین۔

اب یہ چکلے انھون نے چاہا تھا کہ چار پانچ روپیہ مین ٹالین مگر وہ لوگ کب ٹلتے ہین۔ کہا صاحب سنیے ہم تمامین یہ رائے کرنیوالے کی رائے پر تو منحصر ہی آپ لوگون کو اس سے کیا بحث ہی۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان خوب یاد آیا ایک بات تو

بھول ہی گیا تھا۔ مربا کس کس قسم کا پسند ہی بھائی ابھی سے بتا رکھو۔ ورنہ پھر شکایت نہ کرنا۔ دریافت کیا گیا کہ آپکے گھر مین کس قسم کا مربا تیار ہی۔ فرمایا۔ حرفا ریوڑی کا اور آم کا حرفا ریوڑی کا مربا مہاراج بلی کو بہت پسند تھا۔ ممن نے کہا حضور کرونده کا مربا تو کھایا ہی۔ مگر حرفا ریوڑی کا مربا نہین سُنا تھا۔

اتنے مین حسین علی خدمتگار نے آن کر عرض کیا۔ حضور ایک صاحب آئے ہین۔ انھی گاڑی سے اُترے ہین ہین۔ ممن کو حکم ہوا جا کے دیکھو میان ممن گاڑی کے پاس گئے جھک کر سلام کیا۔ آخاہ مسٹر محمد جان صاحب ہین حضور تو سُنا کہین باہر گئے تھے۔ آیئے تشریف لایئے۔ مسٹر محمد جان اُترے اور رپ رپ کرتے چلے کوٹ پتلون کالر۔ انگریزی ٹوپی۔ آتے ہی نواب صاحب سے بڑے تپاک سے مصافحہ ہوا۔

نواب ۔ دل مسٹر۔ کہان گئے تھے۔ اور کب واپس آئے۔

مسٹر ۔ ارے یار کچھ نہ پوچھو۔ ایک ریاست ہی نورپور۔ نورپور تو کیا اصل مین اندھیر پور ہی۔ رئیس خواب خرگوش مین کا پردا زعموماً اپنر طبع۔ رائسی۔ وہان ایک شخص جا کے ٹھہرا۔ قوم کا خدا جانے جاٹ ہی کہ سنہد دستانی ہی کہ دینگا لی۔ مگر اُردو صاف نہین ہی۔ بڑا چالاک آدمی سب کو دبا دیا اور رئیس پر حاوی ہو گیا۔ ذرا رئیس کا رخ بگڑا پایا اور کہدیا کہ آپکی کل بے ضابطگیان جا کے جڑ دونگا حکام سے تو قدر روعافیت معلوم ہوگی۔ وہ بیچارہ سیدھا رئیس اُسکے بس مین آگیا اسنے انکو بھلا بلا جو پایا تو ادھی شیر ہو گیا۔ آخر کار کئی لاکھ کا ممن نکلا۔ ہرے گئے ریاست کی کرت ہے ہم صاحب کیے گئے۔ اب مین ایک ہفتے کی رخصت لیکر آیا ہون اللہ ایک ہی ذات شریف ہی اور پرلے سرے کا نمکحرام۔

نواب صاحب نے کہا آپ اِستوقت خوب آگئے۔ ہمارے ایک ہندو دوست ہین منشی مہراج بلی صاحب اُنکے ہان ہم مدعو ہین بہت خوب آدمی ہین اور آپ کی بھی دعوت کرنا چاہتے ہین۔

ہان یار کیا کھلاؤ گے۔

منشی مہراج بلی صاحب کب چوکنے والے تھے کہا ایک تو لچی کھلائینگے۔ اور جھولدار ترکاری کھلائینگے۔

مسٹر محمد جان بیرسٹرایٹ لا لچی اور رسا کا نام سُنکر مسکرائے مگر اُنسے کبھی پہلے کی بے تکلفی نہ تھی۔ ہنسی کو ضبط کیا۔

نواب ۔ ہان بھئی اور کیا کھلاؤ گے۔ بتلاتے جاؤ یار تم تو چپ ہو رہے۔

مہراج ۔ اور کیا کھلائینگے!۔ اور۔ اور۔

نواب ۔ یہ اور۔ اور کیا۔

بیرسٹر ۔ بہت خوش خور معلوم ہوتے ہین آپ اور شوقین آدمی ہین۔

نواب ۔ جی اُستاد ہین خاص پُرکی کیا حقیقت ہی۔

لچی کی دعوت

تیسرے روز حسب اقرار منشی مہراج بلی صاحب کے ہان نواب محمد عسکری صاحب اور دار وغہ اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور ممن اور نواب رونق جنگ دو گاڑیون پر سوار ہو کر داخل ہوے گاڑیان دروازے پر ٹھہرین ہاری بچا ٹک پر بیٹھا حقہ پی رہا تھا کوئی چوبدار نہ تھا یہ برس کا حسین علی خدمتگار نے پوچھا رائے منشی مہراج بلی صاحب

ہین۔ کہا کاوجانی حسین علی نے اسپر بڑا غصہ کیا۔ کاوجانی ابے دریافت کرکے بتا دے تون ابے تبے کاہے کرت ہو۔ تمھارے سے ہین کچھ" نواب صاحب کو بھی غصہ آگیا۔ حکم دیا کہ دے تپڑ حسین علی جھپٹا تو آغا صاحب نے غل مچا کر کہا جانے دو جی جانے دو۔ کیون دنگا کرتے ہو۔ گنوار کے منہ لگنا کیا معنی کوئی تمیز دار آدمی ہو تو اُس سے گنجایش شکایت ہو۔ گنوار آدمی سے کیا شکایت۔ مترجم مردود دیکھتا ہی کہ دو چار رئیس زادے کھڑے ہین اور خود ڈٹا بیٹھا ہوا ہی ایسے نوکر کی ایسی تیسی مردود کی۔

یہ آواز سنکر منشی مہراج بلی صاحب نے برآمدے سے سر نکالا اور کہا آداب عرض ہی یہ آج آپ کو کون نے کہان کا دھاوا کر دیا نواب صاحب نے کہا آئین! کہان کا دھاوا کر دیا۔ کچھ واہی تو نہین ہوا ہی بے کہان کے دھاوے کی ایک ہی کہی لے بیچے آؤ یا دروازہ کھلواؤ۔ کہا بھائی صاحب بندے کو تو آج فرصت نہین ہی اب کسی اور دن کمترین کو سرفراز فرمائیے گا۔

آغا۔ کچھ آپ واہی تو نہین ہو گئے ہین۔

مہراج۔ واہی اس محلے مین رہتے نہین۔

نواب۔ اب آپ کے پٹنے کے لچھن ہین۔

مہراج۔ زیادہ بولو گے تو یہان سے ڈھیلے برساؤنگا اسی لیے گلی والے مکان مین نہین بیٹھا آج۔ تم بولے اور مین نے کلوخ اندازی شروع کر دی۔

آغا۔ کلوخ اندازی ڈھیلے مارو نگا نہ کہینگے لالہ رو غن زرد ہین نا کلوخ اندازی کروگے تو دندان شکستگی ہم بھی کرینگے دل لگی نہین ہی کلوخ اندازی مین قدان پہلوان بھی

الغرض منشی مہراج بلی صاحب کے ہان پہنچ داخل ہوے اور جاتے ہی ایک کمرے مین اُڑنے لگی۔

مہراج بلی نے دو بوتلین دیسی شراب کی منگوا رکھی تھین اور دو بوتلین اولڈ ٹام کی۔

نواب۔ ابے یہ دیسی شراب کیون منگوائی اکشا نمبردن یا ہو سکی منگوائی ہوتی۔

مہراج۔ بھئی اب تو یہی حاضر ہی۔

ممن۔ ابے کیا کسی کو فقیر مقرر کیا ہی۔ حاضر ہی۔

الغرض بھون نے خوب اُڑائی اور چار دن بوتلین خالی کر دین۔ اور سب کو اچھا سرور ہو گیا۔

ممن۔ بھئی آمین تو کچھ بھلا بھی نہ ہوا۔ خاک جو نشہ ہوا ہو اور منگواؤ۔

داروغہ۔ بس یہی تو خرابی کی نشانی ہی۔

ممن۔ آپ ہمارے بارے مین دخل نہ دین۔

داروغہ۔ اچھا بھئی تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی۔ ہم اب کبھی نہ سمجھا ینگے۔

ممن۔ (ہنستے ہوئے) ابے جا۔ نہ سمجھائے گا تو یہان کیا بگڑے گا۔

رونق جنگ۔ اچھا بھئی تو اب جانے دو۔ اب زیادہ گفتگو مین بات بڑھے گی۔

نواب۔ آخر یہ کیونکر معلوم ہو کہ ہم بھی پیے ہین۔

رونق جنگ۔ بڑے افسوس کی بات ہی۔

الغرض نواب صاحب نے جب یہ مرگی دیکھی تو رونق جنگ اور آپ ایک دوسرے کمرے مین جا کے بیٹھے۔

الغرض جب شہ خوب جما تو آغا صاحب اور داروغہ نے منشی مہراج بلی صاحب سے تقاضاے شدید کرنا شروع کیا

کہ حضرت کھانا منگوایئے۔ فرمایا۔ اور ذرا سی پی لو۔
یار و جلدی کیا ہو۔ انھون نے کہا پینین کیا برے کا
ہیر۔ کہنے لگے ذرا سی اور پی لو۔ بھئی واللہ بڑے
ممسک ہو۔ ارے یار عزیز دعوت کرنا فرض ہی
کیا تھا کون تمھارے گلے پر چھری پھیرتا تھا
کہ ضرور دعوت کرو۔

تھوڑی دیر مین مہراج بلی نے ایک بوتل اور
پیش کی کما بھائی صاحب یہ بھی اک نایاب شی ہو۔
چھٹن صاحب نے بوتل انسے لیکر گلاس مین شراب
انڈیلی تو ناک بھون چڑھا کر بولے۔ ارے یہ
تو دیسی ہو۔

کل حاضرین جلسہ نے تھڑی تھڑی کی۔ خدا
تجھے سمجھے ارے کمبخت تجھے ڈھائی روپیہ کی ولایتی
شراب نہین منگوائی جاتی۔

مہراج بلی نے کہا یار و دیسی شراب سے ولایتی
شراب تیز ہوتی ہو اور ولایتی ہم لوگون کو مار ڈالتی
ہو زہر کی خاصیت رکھتی ہو۔ اسکو ہاتھ سے
نہ چھونا چاہیے۔

نواب صاحب نے انکو للکارا۔ آپکی ایسی تیسی۔ کوئی گنوار
مقرر کیا ہو۔ عمدے کی شراب بھلا کہین سیب اور انگور کی
شراب ناب کا مقابلہ کرسکتی ہو۔ جان نکلی جاتی ہو مردود کی
کوئی بھوکا تھا تیری دعوت کا۔ اگر احباب کی دعوت کی ہو
تو جی کھول کے کھلاؤ پلاؤ۔ ورنہ بھائی صاحب جانے دیجئے
ہم سب کو اللہ کی عنایت سے میسر ہو۔

مہراج بلی نے خدمتگار کو آواز دی اور کہا جاؤ دو درجن
کے پینے کی چیز جاکے بازار سے لے آؤ۔ ایک بوتل جلدی سے لاؤ۔
خدمتگار روانہ ہوا۔ اب نشی مہراج بلی نے نواب صاحب
کی طرف مخاطب ہو کر کہا لے حضرت اب آیئے ہمسے آپ سے
شرط ہو جائے۔ اگر انگریزی شراب دیسی سے زیادہ
مضر نکلے تو ہم جیتے۔ نہین آپ جیتے۔ پوچھا کیا کیا بدنے
ہو۔ کہا جو جو ہو۔ کہا ایک ایک اشرفی۔ کہا منظور
مین بھرلونگا کہا مین بھی بھرونگا۔ لے مار و ہاتھ پر ہاتھ

نواب صاحب نے کہا کسی حکیم سے دریافت کرلو۔
کہا حکیم کیا جانے۔ کسی ڈاکٹر سے پوچھو۔

الغرض مسٹر محمد جان بیرسٹر سے انگریزی مین ڈاکٹر
پر ونا تھ بوس کے نام خط لکھوایا گیا۔ تھوڑی دیر مین
جواب آیا۔ مسٹر محمد جان نے پڑھکر کہا نواب صاحب
آپ ایک اشرفی ہارے۔ انکو بڑا تعجب ہوا۔ آین ایکیا
لکھا ہو پڑھیئے تو سہی کہا لکھتے ہین کہ کثرت دو نون کی
بری۔ دیسی ہو یا ولایتی مگر ولایتی شراب دیسی کی نسبت
زیادہ مضر ہو دیسی شراب اسقدر ضرر رسان نہین۔
جسقدر ولایتی شراب ضرر رسان ہو اور اگر عمدہ عمدہ
نسخون کے مطابق کشید کرائی جائے اور بھبکے اچھے
ہون اور خوب اُڑ نہ گئی ہو تو ولایتی شراب کی
کوئی اصل اور حقیقت نہین ہو۔ مگر مجھے تعجب ہو کہ نواب صاحب
اور یہ سوال۔ کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہو خدا خیر کرے
شراب کا نام برا دیسی ہو یا ولایتی۔ اب تو مہراج بلی شیر
ہو گئے کیون بچہ کیا کہتے تھے ہم ایسے اور بحث شدید
مردون سے دل لگی۔ لے اب ایک جڑ پور کی اشرفی
منگوایئے کھری۔

آغا صاحب نے کہا یار انجانب بہت ہی سستے چھوٹے
واللہ مین خود بدنے کو تھا۔ مگر خدا نے بڑا رحم کیا ایک اشرفی
کی کوئی بات نہ تھی۔ مگر تعجب کتنی ہوتی ہو۔ مہراج بلی جی
مین رہے دو روپیہ سے زیادہ ایسے جرس آدمی نہین

خرچتے دو کے عوض بائیس پائے کتنا بڑا منافع ہوا ہی۔
نواب صاحب نے کہا جی منافع کے بھروسے بھی نہ بھولیگا۔ یہ اشرفی کیا انکو دے ڈالی جائیگی ضرور منھ دھو رکھیں اس اشرفی مین ایک دن خوش روزہ ہوگا اور آپ کیا سمجھے تھے کہ انکے حوالے کردی جائیگی بھلا ہی انکی ایسی تیسی۔ ٹکے کی لچی اور۔ لاحول ولاقوۃ وہ دلنہ یزی نام کس بھکوے کو یاد ہین۔ کیا کہا تھا ارے میان وہ کس قسم کی ترکاری کہی تھی ذرا نام لینا۔
ممن نے کہا حضور جھولدار۔ اسپر قہقہہ پڑا بھئی یہ بنا نام سنا۔ مگر وہ لچی اور جھولدار رسا ہی کہان۔
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ منشی مہراج بلی کی بارن آئی کہا گھر مان پوچھت ہین کہ میدہ اور گھیو اور ترکاری کب تلک منگھیو۔ آئین! اب تو سب چکرائے۔ ارے ظالم ہم تو سمجھے تھے کہ کھانا پک گیا ہوگا۔ ابھی بگی اور میدہ اور ترکاری ہی کی پکار ہی۔ واللہ مار ڈالا۔
مہراج بلی سخت جھیپے۔ بارن کو ایک ڈانٹ بتائی اور زنان خانے مین گئے۔ تو ان لوگون کے کان مین دور کی آواز آئی کہ کاہے واسطے تم ہارن کو بھیجا ہی۔ تم بیوکوف عورت۔ یو بلڈی فول۔
اسکے جواب مین ایک عورت نے کہا۔ جو ہم سے اول پھول بکیو نا تو بھائی گر یا ہمسے بنیے نا۔ کو تمھار نوندی ہی کہ تمھار دیا کھات ہی۔ آئے دہان سے بڑے دوئی پنکے نہ تھی منگو ئیو نہ میدہ لچی کاؤ تھا مونڑ پکیے۔
اسکے جواب مین کوئی آواز نہ آئی۔ اور یہان لوگون کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے برا حال تھا۔
آغا۔ بیوی نے تو خوب ڈانٹ بتائی واللہ۔
نواب۔ جو ہمسے اول پھول بکیو نہ تو بنیے نا۔
ممن۔ (قہقہہ لگاکر) پہلے تو بہت شیر بنے ہوے تھے۔
آغا۔ (ہنسکر) اور بلڈی فول چورو اکو بھی کہتے ہین آپ مگر واللہ اُسنے بھی کیا ڈانٹ بتائی ہی۔ ہمسے اول پھول بکیو تو بنیے نا بھائی کرپا۔
چھٹن۔ (قہقہہ لگاکر) آئے دہان سے بڑے دوئی پنکے
آغا۔ یہ لطیفہ سب سے بڑھ گیا کہ نہ گھیو نہ میدہ لچی کاؤ تھا مونڑ پکیے۔ مگر کھا بدا۔ زن مرید ہی یار۔
نواب۔ شاید بیوی نہ ہون انکی کوئی اور ہون۔
مسخرہ۔ کیا بات پیدا کی ہی حضور نے۔ بیوی نہین والدۂ شریف ہونگی۔ مہراج بلی کی بھئی کیا سوجھ بوجھ ہی واللہ حضور خوب سمجھتے ہین۔
اسپر سب کے سب نے پھر قہقہہ لگایا۔
داروغہ نے کہا حضور ضرور انکی بیوی ہی۔ بیوی کے سوا اور اس قسم کی گفتگو کون کرسکتا ہی اسپر پھر قہقہہ پڑا۔ اور ممن نے کہا واہ بھئی کا شو بھائی واہ سچ کہتے ہو۔ بیوی کے سوا اور کون کہسکتا ہی بھلا کیا تھا ریا کھات ہی۔
ممن۔ یہ بھی خوب ہوئی کھانا کیا تھا را سر پکنیک بیوی کی ایسی ہی تقریر ہوا کرتی ہی۔
داروغہ۔ کسی قدر جیسے کہا حضرت آپ لوگ لاکھ کہیے طرز گفتگو سے تو یہی ظاہر ہوتا ہی کہ انکی بیوی ہین اور آگے خدا جانے۔
نواب۔ آئین تو کوئی شک نہین ہی۔ بیوی تو ضرور ہی مگر بیوی کا ہے کو ہی میان ہی۔

ممن - کیا کیا اوکھیان آئی ہو مالکہ کیون نہو۔

آغا - اچھی ہیوی ملی ہو بھئی سرکوب۔

تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے سب نے ہنسی ضبط کی کہ اس وقت جھیپا اور جھلایا ہوا ہو زیادہ نہ چھیڑنا چاہیے ورنہ بگڑ جائیگا۔

اتنے مین آدمی بوتل لیکر آیا۔ یہ بھی اودھ ٹام کی بوتل تھی۔ ممن نے بوتل لیکر کھولی اور ایک گلاس مین تین پیگ کے قریب انڈیل کر برف ملائی۔ اور منشی مہراج بلی کی خدمت مین پیش کی۔

مہراج - آپ سب صاحب نوش فرمائین آغا صاحب کو دیجیے مین ابھی نہ ہونگا۔

آغا - نہین پہلے تم ہی پیو۔ ہمارے سر کی قسم جو نہ پیے۔

مہراج - بہت اچھا۔ الامر فوق ادب ست۔

راوی - ماشاء اللہ ترکی بولنا کیا فرض ہی اردو تو اچھی طرح بول نہین سکتے عربی کی ٹانگ ضرور توڑینگے صحبت مین بیٹھتے بیٹھتے اردو فصاحت کے ساتھ بولنے لگے تھے۔ مگر ہٹ کہان جانے الامر فوق الادب کے عوض الامر فوق ادبست اس لست نے کیا لطف دیا ہی۔

جب نواب صاحب نے اصرار کیا تو مہراج بلی نے کہا یار ممن نے کیون چھو لیا۔ ہم دوسرے گلاس مین پینگے نواب صاحب نے کہا واہی ہو۔ اڑا جا۔

مہراج بلی نے دو دفعہ کرکے پی اور گلاس فرش پر رکھدیا اور بہت خوش ہوے۔

ممن نے کہا حضور میرے ایک دوست ہین مخمور تخلص کرتے ہین اُنکے ایک دوست منشی قربان حسین صاحب

قربان نے اُنکی عزت کی اور اصرار بلیغ کیا کہ پرسون ضرور قدم رنجہ فرمائیے گا ورنہ ہمین ملال ہوگا۔ یہ بچارے اپنے آقا سے رخصت لیکر ٹھیک وقت پر اپنے میزبان کے گھر چلے تو مکان سے تھوڑے فاصلے پر اُنکے میزبان منشی قربان حسین صاحب ملے۔ دو صاحب ہمراہ تھے دونون شاعر ایک مولوی بھبوکا۔ دوسرے میان مکمل انکو دیکھتے ہی منشی قربان حسین صاحب نے بڑی حیرت کے ساتھ پوچھا حضرت آپ اس وقت کہان۔ ادھر کہان بھول پڑے آپ۔ اب تو یہ چکرائے۔ کہا آپ کہان تشریف لیجاتے ہین۔ فرمایا مین تو ایک مجلس مین جاتا ہون پوچھا آئیے گا کب تک۔ کہا یہ نہین عرض کرسکتا۔ اور بھی کئی کام ہین۔ شام تک شاید آنا ہو۔ تب تو یہ بگڑے کہا کچھ آپ پاگل ہو گئے ہین۔ ابھی کھانے کا بندوبست کرو۔ بھوکے شریف سے زیادہ خطرناک کوئی نہین ہوتا چار دن صاحب چلے تو لون اسکوٹ ہونے لگی۔

قربان - بھئی اب انکو کہان کھانا کھلوائین۔

مکمل - بس حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ۔

بھبوکا - اس وقت پکنا تو محال ہی اور نہاری کا اب وقت نہین رہا۔ پھر انکے واسطے کچھ اور بندوبست کرنا چاہیے بھائی صاحب۔

قربان - اب سردست کیا بندوبست ہو سکتا ہی۔

مکمل - اچھا گھر تک تو چلیے۔ سامنے تو ہی۔

منشی قربان صاحب اپنے مکان پر داخل ہوے ماما کو بلاکر دریافت کیا۔ کہو کچھ بچا بچایا ہی۔

ماما نے کہا میان ہمارے ہان باسی کچھا ہی نہین اب

منشی مخمور صاحب گھبرائے اور بہت ہی جھلائے کہ کم بخت مارے بھوک کے آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین اور اسپر طرہ یہ کہ پھبتیان ہوتی ہین نہ ہاسی بچے نہ گنا کھائے۔

منشی قربان صاحب نے پوچھا رے کوئی شے بچی بچائی ہی۔

ماما جوان عورت اور نمکین تھی اور منشی قربان صاحب کی منظور نظر اور مطبوع طبع۔ کہتی کیا ہی کہ شیرا کے کھانے کے چھیچھڑے بچے ہین کہنے بھجوا دون۔ یک قشقہ دو شد۔ اور انکی تھکی کھلی مخمور دل مین اور جلے منشی قربان صاحب نے فرمایا کہ جاکے گھر مین دریافت کرو۔

ماما پھر واپس آئی کہا حضور تلی اردیان تھوڑی سی ہین کہا لے آؤ۔ اُسنے کہا اوئی یہ کون سوا پیٹ بھریگا خالی خولی اردیان۔ ایک اور ہوئی۔ تھوڑی دیر مین ماما اردیان لائی چار قتلے گدگدہ پکے ہوے۔ حکم ہوا کہ ذری سامنے سے جھمن گنڈیری والے کو تو بلا لاؤ۔ جھمن آیا۔ پوچھا گنڈیریان ہین کہا اُس نے کہان۔ نہ پونڈا نہ گنڈیری۔ کہا بھئی گرہین ہین ہی لائو۔ وہ جاکے کوئی بیس بائیس گرہین لے آیا۔ پھر ماما کو حکم ہوا۔ دیکھو پڑوس مین کوئی شے بکی ہو تو لاؤ۔ تھوڑی دیر مین وہ دہی کا مٹھا سہائی سے لائی۔ مگر آٹھ دس چمچے سے زیادہ نہین۔ پھر حکم ہوا محمد و موچی کے ہان دیکھو کچھ ہو تو لاؤ۔ سب یہ اپنے دل مین جل رہے ہین کہ کیا اچھی دعوت ہی اور کس انداز کے ساتھ۔ میزبان پیش آئے خیر محمد و موچی کے ہان سے دو چپاتیان آئین۔ مگر باسی بلکہ تباسی اور سخت ایسی جیسے پرانے جوتے کا چمڑا۔ اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا تیل مین پکی ہوئی وہ بھی سڑی ہوئی۔

الغرض تلی اردیون کے چار قتلے اور بیس بائیس گرہین اور دہی کا مٹھا اور چپاتیان اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا یہ سب چیزین میان مخمور کے سامنے رکھی گئین انھون نے تلی اردیان تو چکھین اور چپاتیان میزبان کے منھ پر ماریں اور گرہین میان کمل کے سر پر لگائین اور کانڈل کا ساگ مولوی بھیرو کا کے سر پر پٹکا۔ اور مٹھے سے اُس ماما مردار کو سر سے پانون تک نہلا دیا۔

نواب کیون بھئی مہراج بلی یہ کس پر ہوئی۔

مسخرہ اب انسے کیا پوچھتے ہین حضور مگر ماما ہی پھبتی تو اُس بارن پر ضرور ہوئی واللہ۔ اور خوب ہوئی کیون خداوند کیسی کہی۔

ہاتھ لا نواب کیون کیسی کہی	
پھبتی ہے نایاب کیون کیسی کہی	
منشی مہراج بلی کے حضور	
جمع ہین احباب کیون کیسی کہی	

بلی نہین لاحول ولاقوۃ بُلی بضم لام بے نقطہ سہ نقطتین یعنی دو نقطہ دلشدید لام۔

نواب اچھے لوگون کی دعوت کی تمنے۔ کھائین اور غوائین یہ ناشکری کیسا زمانہ ہی بھئی۔

نواب صاحب نے منشی مہراج بلی سے کہا بھائی صاحب اگر آپ کے ہان کھانے مین عرصہ ہو تو بندہ گھر سے منگوائے باہر تو آج معمولی کھانا مولوی صاحب اور موذن اور پڑوس کی بوڑھی سیدانی اور علاقے کے منجر وغیرہ کے لیے پکا ہوگا۔ دو ایک طرح کا سالن۔ اور پلاؤ۔ اور میٹھے چاول چپاتی دال وغیرہ۔

بہرکیف کھانا تو وقت پر ملیگا۔ اور یہان پہونچ

گھر چن ہی ہو رہی ہی کچھ تو کھلاؤ ظالم - کہا اچھا ٹھہرو لاتے ہین زنانے مین گئے اور بیوی سے پوچھا کہو کوئی شے کھانے کی ہے -

بیوی - اجی تُرا سر پہ ہے - ۴

مہراج - بھوت تم سوار تھا کہ ہمپر -

راوی - بجا ارشاد ہوا -

بیوی - ذرا ذرا سی بات پر جامے سے باہر ہوے جاتے تھے -

مہراج - تم تو بیوقوف ہو - ہمکو اپنے ماتحون کے ڈانٹنے ڈپٹنے کی عادت ہی نا - بس اسی سبب سے تمکو بھی کبھی کبھی ڈپٹ دیتے ہین - اسمین کون بُری بات ہی

بیوی - مین ایسے ڈپٹنے مین نہین آتی -

راوی - اصل زبان تو ان دونون کی گنواری ہے - مگر اہل اسلام کی صحبت مین مہراج بلی کی زبان شستہ ہو گئی اور انکی صحبت مین انکی بیوی کی زبان درست ہو گئی

مہی ہی گلزار ہی ساقی ہی گھٹا چھائی ہی
کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی

منشی مہراج بلی صاحب المتخلص بہ سلالہ رشن زرد کے دولتخانۂ حماقت کاشانہ مین ایک رقاصۂ جا دوجمال رشک لعبتان چین مشتری خصال نوعمر خوش گلو نازک آواز عنبر موجا فشان تانین لے رہی ہی اور حاضرین جلسہ خنیمین کا گذر نہ تھا ہر تان پر وجد کرتے سر ہلاتے اور تو لیفین کرتے تھے اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے دعوت تو کر دی مگر روپیہ صرف کرتے ہوے جان نکلتی تھی لیکن شراب جو پی تو یہ سوچی کہ حاتم کی قبر پر لات ماریں فوراً حکم دیا کہ جسقدر خوش گلو رنڈیان ملین سب کو لاؤ - حکم کی دیر تھی شہر بھر کو معلوم تھا کہ منشی مہراج بلی امیر آدمی ہین جسکے مکان آدمی گیا فوراً حاضر - اب جلسے مین جو ہی مسرور سرخوش تر و فارغ - ۶ -

شرابی جمع ہین میخانہ مین ٹوٹی اچھلتی ہی
مہراج بھی شراب کے شوقین ہون - اس وقت یہ

کف سیمین مین اُس پریوش کے
پھول ہی ساغر شراب نہین

نواب - یار ذرا سنئے تو دو - تم تو بک بک کرتے ہو

آغا - یہ بڑی بُری بک ہی واللہ -

نواب - لطف صحبت ہی سے نہین واقف ہو تم -

ممن - حضور لطف صحبت تو یہ ہی کہ احباب بذلہ سنج جمع ہون اور دل لگی ہو رہی ہو -

مہراج - بات نہین کرنے دیتا ظالم -

نواب - بھئی یا تو گانا سنو یا باتین کرو -

مہراج - ہم خرما ہم ثواب -

کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی -

نواب - بھئی کیا شعر ہوا ہی واللہ - مگر توبہ شکن اور کوئی ہوتے ہونگے یہان توبہ سے کیا سروکار ہی یہان تو ہر وقت بوتل ہاتھ مین ہو بقول شخصے ۵ -

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوئے

نواب صاحب نے ایک مرتبہ اُس بت خوش گلو کے گانے کی تعریف کر کے کہا واللہ گاتی تو کیا ہوتی پروتی ہو - وہ حاضر جواب فوراً بولی - جی موتی پرونے کی کیا حقیقت ہی مین انسان کے دلون کو چھیدتی ہون ایک ایک تان لہراتی ہوئی جاتی ہی -

یہ بھی پئے ہوے تھی - خوب وقت - سرشار طبلیا کہین جاتا ہی سارنگیا اور رہی ڈھرے پر

چلتا ہی۔ یہ اور ہی دھن مین ہین۔ ایک ایک شعر کو دس دس بیس بیس مرتبہ گاتی ہین اور محفل مین قہقہے پر قہقہہ پڑ رہا ہی۔ یہ ہوش کسکو کہ لوگ کیا سمجھتے ہین اور یہ قہقہے کس پر پڑ رہے ہین۔ اب سنیے کہ یا تو آغا صاحب وغیرہ کا مارے بھوک کے دم نکلا جاتا تھا۔ یا اب جو بگھون پر بگھون آرہے تو بھوک پیاس تو درکنار ہی نہین پھٹکتی ہی کسکی بھوک اور کہان کی پیاس خیر منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے کہ یکبیر کھانا پک گیا یا نہین پکا۔ بڑی دیر ہو گئی۔

مہراج ۔ (اپنی بیوی سے پوچھا) اب کیا کسر ہی

بیوی ۔ یہہ منھ کا لگا ہی۔

مہراج ۔ ارے آخر کتنی کسر ہی۔

بیوی ۔ تم جاؤ یہان سے جب پک چکی تو بلا بھیجتی ہون

مہراج ۔ دیکھو ہنسی نہ ہونے پائے ہنسی ہمارے سنہرے پائی ہاتھ ہمارے ہنسی ہوئیے تو تمھارے ہنسی ہوئیے اور جو تمھارے ہنسی ہوئیے تو ہمارے ہنسی ہوئیے۔ یہ کہ نا ہین ہنسی ہوئیے سمجھیو۔

بیوی ۔ اب تم کا تو ننک سی پی کے چڑھ جات ہو تم جاؤ یہان سے ہم نہ پکاب۔

مہراج ۔ (ہاتھ جوڑ کر) نتی کرت ہون (گا کر) نتی کرت ہون مین چیری تہاری آن۔

بیوی ۔ (مسکرا کر) کاہے کا پی جات ہو۔

مہراج ۔ نہین نہین اس وقت بدلی ہی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہی مسکھری کا جی چاہتا ہی۔

بیوی ۔ (ہنسکر) ارے اب جاؤ یہان سے۔

منشی مہراج بلی کو بچے گھڑے کی پڑھی تھی رسوئی مین بیٹھکر آپ نے گانا شروع کر دیا (نتی کرت ہون بار بار مین چیری تہار۔

بارن ۔ اب دنون کا پیے لاگے ہین۔

بیوی ۔ بڑا کرت ہین۔

بارن ۔ تم تو سمجھا تو نا ہین ہو۔

بیوی ۔ کوئی بچہ ہو تو سمجھائی۔

مہراج ۔ (نشے مین) اچھا ہم تمھارے بچے

بیوی ۔ (بگڑ کر) اہی ہٹو واہ۔ ایسا پینا کو نوکام کا ہے آدمی تو اپنے ہوش مین رہے

مہراج ۔ چیری تہار مین چیری تہار آن۔

بیوی ۔ (ہنسکر) مین کہت ہون تمکا ہوے کا گوا ہے بڑے وہ ہو۔

مہراج ۔ مین چیری تہار۔

کہ گفتہ اند ۔ ۵

سخنہان را بہ ست اندر دہ نمیست
خدا وندان نعمت را کرم نیست

سمجھیں یعنی مردمانے کہ سخاوت پیشہ ہستند آن مردم را در کف خویشتن روپیہ و اشرفی و چونی نہ باشد کہ درم عبارت از زر و نیم زر (یعنی اشرفی) و دو نیم زر (یعنی چونی) باشد۔

جو گن آئی ہی ہری بنکے پربت کے بیچ
بھیر وین مجھکو سنادے تو بسنتان کے بیچ

گھر مین جتنی عورتین تھین سب منھ لگاتی تھین۔ مگر انکو اس سے کیا بحث تھی۔ انکو گانے اور ٹھرکنے اور مسکنے سے سروکار تھا۔ وگرنہ ہیچ۔

بارن ۔ اب تم کھانا نہ پکے دیہو۔

بیوی ۔ سب کھراب ہو جائیگا۔

مہراج ۔ اچھا بتاؤ اوپر کون کون

بیٹھا ہی۔ اس وقت کی بدلی نے تو ستم ڈھا دیا کیا مزے کی بدلی ہے گھنگھور گھٹا چھائی ہے اور بادل کا گرجنا کیا مزہ دیتا ہی۔ ع

کہد و توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی

منشی مہراج بلی صاحب نے اپنی بیوی سے اصرار بلیغ کیا کہ تم اچھے اچھے کپڑے پہنکے خوب نکھر کے بیٹھو ہم اپنے دو ایک دوستون کو دکھانینگے کہ ہماری بیوی کیسی ہین۔

انکی بیوی آگ بھبوکا ہوگئی کہا کچھ سڑی ہوگئے ہو تمکو تو ہوش نہین ہی کہ بک کیا رہے ہو۔ جورو کو اور دن کو دکھاؤگے۔

مہراج۔ (ہاتھ جوڑکر) منتی کرت ہون مین چیری تہار۔

بیوی۔ انکو ہو کیا گیا ہی۔ آج کیا بکے کیا ہو

مہراج۔ منتی کرت ہون مین چیری تہار۔

بیوی۔ دیا۔ یہ بکت کا ڈہین

باورن۔ ساہی کو دُکھ کی مہاراج کا دکھات پھرت ہی۔

مہراج۔ مین چیری بجاؤن تہار۔

باورن۔ اب ہمرے پیچھے پڑ گئے۔

مہراج۔ ایک نظر ہم لوگون کو دکھا دین بس۔

سخنان زر اموال برمے خورند
بخلان غم سیم و زر مے خورند

اس وقت اس بدلی نے ہمین اپنے اوپر عاشق کر لیا کہ گفتہ اند۔

برق ست دزدانہ بچکد ز ابر بہمنی
ساقی بیا بیاد بدہ جام یکمنی

مبدانی جام یکمنی کرا گفتہ اند۔

باورن۔ اب پہار سی بولے لاگے۔ اب آپ۔

مہراج۔ ہاتھ جوڑتا ہون ذرا نکھر کے بیٹھو۔

بیوی۔ اب مین ڈولی منگوا کے بھاگ جاؤنگی تمنے بہت دق کر رکھا ہے۔

مہراج۔ بزرہ مفر وریان فراری نوشتہ روزنامچہ باشد دور پولیس۔

اتنے مین انکے خدمتگار نے آواز دی کہ نواب صاحب بلا رہے ہین جلدی آیئے۔

بیوی۔ اچھا ہوا۔ کہین یہان سے جاؤ۔

مہراج۔ دفان ہو جاؤ۔ منتی کرت ہون۔

بیوی۔ (ہنسکر) ہنسی نکل جاتی ہی۔

باورن۔ اور شکت کیسے ہین۔

مہراج۔ ذرا خوب نکھر کے بیٹھو منتی کرت بار بار مین چیری تہار۔

بیوی۔ اب زیادہ بک بک کروگے تو مین سب کھانا اٹھا کے پھینک دونگی۔

الغرض مہراج بلی باہر تشریف لائے تو نواب صاحب نے کہا اتنی دیر کس بات مین لگائی ہم لوگون کا بھی خیال نہ رہا ایسے مزے مین آئے۔ کہا یار ہم تو ایک خرابی مین پھنسے ہوے تھے۔ پوچھا کیا خرابی تھی۔ کہا بیوی ہماری کہنے مین نہین ہین لاکھ کہا کہ ذرا بن سنور کے بیٹھو۔ بھاری کپڑے پہنو ماتھے پر افشان چنو۔ وہ نکھار کر دکہ دلھن بھی دیکھے تو شرما جائے۔ ہم ذرا اپنے دو ایک دوستون کو دکھائینگے کہ تم کیسی ہو وہ ایک نہین سنتی۔ اب مین اس فکر مین ہون کہ اگر تم لوگون کو نہ دکھاؤن تو تم اپنے دل مین ناراض ہوگے

اور اگر دکھانا ہون تو وہ کہتی ہین کہ مین ڈولی منگا کے اپنے میکے بھاگ جاؤنگی۔ واللہ مین نے کوئی رخصت ساجت کا اٹھا نہین رکھا۔ کم سے کم کوئی ہزار مرتبہ کہا ہوگا (منتی کرت بار بار مین چیری تہار) راضی ہو جاؤ۔ مگر نہین مانتین۔ بھئی ہماری تو جان عذاب مین ہے کہ گفتہ اند۔ ع۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اسپر فرمایشی قہقہہ پڑا۔ اور حاضرین جلسہ انکی بیوقوفی پر مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے۔

نواب ۔ افسانے یار مار ڈالا۔ یہ دل لگی بھی یاد رہیگی مگر تم سا بیوقوف زمانے بھر مین نہ ہوگا۔

آغا۔ (قہقہہ لگاکر) منتی کرت بار بار مین چیری تہار اور اس کہنے پر بھی راضی نہ ہوئین۔

مہراج ۔ واللہ یہ ناز نخرے تو ماں باپ کے بھی نہین اٹھائے جاتے بڑے حیف کی بات ہے۔

مسخرہ ۔ تو آپ کی بیوی آپ کی والدہ شریف سے بھی بڑھ کے ہین تو آپ کی نانی ہوئین۔

اسپر پھر بڑے زور سے قہقہہ پڑا۔

نواب ۔ یہ اسپر طرہ ہوا ہے۔

اختر۔ بھئی یہ اس سے بھی بڑھ کے ہوئی۔

مہراج ۔ (بگڑکر) آپ نے کیا ہمکو مسخرہ یا بیوقوف مقرر کیا ہے۔ کیا خوب رکھا ہے واسطے تم تو ہمیشہ قہقہہ زنی وخندہ زنی کرنے مانگتا۔ یو بلا ہمارا فول

آغا۔ ارے یار تو تم بات ہی وہ کرتے ہو کہ لاکھ ضبط کرو مگر پھر بھی ہنسی آجاتی ہے۔

ممن ۔ بیوقوفی تو خود کرتے ہو۔ اور دوسرون کو برا بھلا کہتے ہو بڑے گدھے ہو۔

مہراج ۔ تم خود گدھے ہوگے۔ پاگل۔

ممن ۔ بس اب آگے نہ بڑھنا۔ ذرا زبان سنبھالے رہیے نہین تو بات بڑھ جائیگی۔

اختر۔ بار تم لوگ بڑے وہ ہو۔ اچھا خاصہ سمان بندھا ہوا تھا لیکے بگاڑ دیا۔

نواب ۔ بس اب جی چاہتا ہے کہ ایک دم سے ان دونون کو پیٹا چلون جرے مین فرق آگیا۔ کیا مزے سے گانا سن رہے تھے واللہ۔

آغا۔ یہ لوگ بڑے بدمزہ ہین۔ خصوص بیوقوفون کے قبلہ گاہ منشی مہراج بلی صاحب ایسا بیوقوف اور بوکھل آدمی کم دیکھنے مین آیا ہوگا اُلو کی دم فاختہ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی اب چپ رہو ذرا گانا سنئے دو (رقاصہ کی طرف اشارہ کرکے) ہان بیوی خدا کا واسطہ ذرا وہ ساون پھر گاؤ۔ کیا عمدہ ساون ہے اس جادو جمال نے حسب فرمایش نواب صاحب پھر وہ ساون گانا شروع کیا۔

جھولا کن ڈالو امریان۔ جھولا کن ڈالو۔

بدرا کارے گرجا جھنکارے۔ بوندیان پڑین پھواریان پھواریان

جھولا کن ڈالو امریان۔

دو سکھی جھولین دو ہی جھلاوین۔ دو سکھی جھاری ڈالے گلے بہیان جھولا کن ڈالو۔

نواب ۔ واللہ کتنی پیاری آواز ہے۔ خوب گاتی ہو ہم تو عاشق ہوگئے۔

رقاصہ۔ آداب عرض ہے۔ حضور قدردانی فرماتے ہین۔ لونڈی کس لائق ہے۔

مہراج ۔ واللہ اس وقت بادل کا گرجنا اور بجلی کا چمکنا اور جھما جھم مینھ برسنا

کیا مزہ دے رہا ہی۔

نواب۔ پھر وحشت کی لی آپ نے۔

مہراج۔ وحشت کی لی آپ نے۔ آپ چاہتے ہین کہ ہمارا رنگ جمے۔ دوسرے کا رنگ نہ جمے۔ آپ تو ڈورے ڈالتے ہین اور دوسرے کو منع کرتے ہین بڑے اُستاد ہو یار۔

اب سنیے کہ ادھر تو نواب صاحب اور مہراج بلی اور آغا محمد اطہر وغیرہ ناچ دیکھنے مین مصروف ہوے اور اختر اور ممن اور داروغہ علحدہ جا کے بیٹھے اور یون گفتگو کرنے لگے۔

اختر۔ دیکھیے ہمارے نواب صاحب بھی عجیب چیز ہین جسکو ذرا اچھا دیکھا عاشق ہو گئے۔

ممن۔ یہ تو بھئی سچ کہتے ہو۔

داروغہ۔ یہ طوائف بھی کوئی چیز ہے۔ ذرا ناک نقشہ درست ہی اور باقی ستا ٹا۔ لیکن ہمارے حضور اسپر بھی تر بچھ گئے۔

اختر۔ اجی اور تو اور مجذوبہ پر ریجھ گئے۔ بس حد ہو گئی واللہ مانتا ہون۔

ممن۔ اور قمرن کی انگ تو لگی ہوئی ہی۔

اختر۔ تو اسپر تو دل سے وارا ہین۔

داروغہ۔ کیا یہ عورتون کا طویلہ باندھینگے۔

اختر۔ بھئی تماش بینون کا یہی دستور ہوتا ہی تم کاشو بھائی کیا جانو۔

داروغہ۔ ارے ہان یہ سب دولت کے چونچلے ہین بے زر عشق مین ٹین۔

اختر۔ تم کیا کہتے ہو یہ ہی ہی۔

ممن۔ اور مجھکو رہ رہ کے مہراج بلی پر ہنسی آتی ہی کہ اسکو کیا ہو گیا ہی۔

اختر۔ ہو کیا گیا ہی پاگل ہی۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم۔ ایک تو حضرت بیوقوف دوسرے ان لوگون کی صحبت۔ بس اور بھی خراب گئے۔

داروغہ۔ جسے اپنی جورو کی مذمت کی اور چار غیرون مین ذلیل کیا۔ میرے نزدیک تو اُس سے بڑھ کے دنیا کے پردے پر بیوقوف نہ ہوگا۔

اختر۔ واللہ سچ کہتے ہو۔

ممن۔ اور پھر اُسپر طرہ یہ کہ اپنے تئین بڑا عقلمند اور بڑا ہوشیار سمجھتے ہین۔

داروغہ۔ بھئی یہ سب جھگڑے تو پڑین اپنی ایسی تیسی مین اب یہ بتاؤ کہ کھانا کب ملیگا یہان مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی۔

اختر۔ اب کہے تو کون کہے نواب صاحب تو گانا سننے مین مصروف ہین۔

ممن۔ اجی ہم خود چل کے کہتے ہین۔ ہمارا تو مارے بھوک کے بُرا حال ہی۔

یہان تو ان لوگون کی آنتین مارے بھوک کے قل ہو اللہ پڑھ رہی تھین اور منشی مہراج بلی کے ہان سیدا گوندھا جاتا ہے حولدار رسا پکانے کے لیے ترکاری چھیلی جاتی ہے زمین قند مصنوعی بنانے کے لیے بیسن بھگویا گیا ہے مگر منشی مہراج بلی انکو دلاسا دیتے جاتے ہین کہ بھائی صاحب لچی نکل رہی ہے اور حولدار رسا تیاری پر ہی اور لچا نکالا رکھا ہی

پس رہی۔ آخر کار جب بڑی دیر ہو گئی تو نواب صاحب نے داروغہ کو حکم دیا کہ گھر سے کوئی چیز لاؤ۔ جو کچھ پکا ہو سب اٹھا لاؤ انتظار نکرنا اٹھا ہی لاؤ۔ داروغہ حسب الحکم ڈیوڑھی پر آکے بکا دل سے پوچھا کوئی شے تیار ہے۔ اسنے کہا ابھی تو کوئی چیز تیار نہین ہے مولوی صاحب کے لیے گوشت پکا ہے میٹھی کا ساگ گوشت مین پکا ہے کوئی ڈیڑھ پاؤ کے قریب کہا اٹھا لاؤ۔ اور تین چار نان پاؤ۔ دو بکا دل نے ایک پیالے مین گوشت رکھا اور چار نان پاؤ تو لیے مین باندھکر نفاست کے ساتھ گاڑی مین رکھ دیے۔

راستے مین نواب چھٹن صاحب کا مکان ملا انکے یہان پرورکا دو لما پکا تھا اور پلاؤ تیار تھا کوئی ادھ سیر پلاؤ اور ڈیڑھ پاؤ دو لما انکے یہان سے لیا اور سیدھے منشی مہراج ہی صاحب کے یہان پہونچے۔

حسین علی ۔ داروغہ صاحب آن پہونچے۔

ممن ۔ سجان مین جان آئی واللہ۔

اختر ۔ ارے بھئی کچھ لائے بھی ہو۔

داروغہ ۔ (زینے پر سے) بھائی کچھ نہین ملا۔

ممن ۔ ارے مار ڈالا ظالم۔

نواب ۔ لاحول ولا قوۃ۔

مسٹر محمد جان ۔ بازار سے کباب منگوائیے۔

اتنے مین داروغہ صاحب اوپر آئے تو سائیس کے ہاتھ مین یہ سب سامان لوگون نے دیکھا۔ سب کے سب خوش ہو گئے۔ مہراج بلی نے کہا بھئی یہ کھانا الگ رکھو ابھی ایک ایک بگ اڑے۔ کھانا علیحدہ رکھوایا گیا تو مہراج بلی زنانے مین سے لائے اور بیوی سے یون ہمکلام ہوے۔

مہراج ۔ جنابہ آج ہمارا کہنا کرو۔

بیوی ۔ ای کچھ تمکو سودا ہو گیا ہی۔

مہراج ۔ مین منتی کرت ہون تہار۔

بارن ۔ دیا یہ انکا ہوائی کا گواہی۔

مہراج ۔ ارے ہوے گوا ہے جنون کے اب نکھرت ہو کہ نا ہین دو ئی چار احبا بن کا دکھائب۔

بارن ۔ اچھا تم باہر جاؤ تو ہم انکا سمجھاے کے سنگار کرائے کے بٹھائی۔ مُدا کو اٹھے سے دیکھین۔

مہراج ۔ اور سُنیے گا۔ اور نہین تو کیا اندر کوئی گھس آئیگا کہ گفتہ اند۔ ع

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین

بارن ۔ اچھا جائیے ہم انکا ٹھیک کر رکھیب۔

مہراج ۔ اچھا جاتا ہون۔ مگر ٹھیک کر رکھنا۔

یہ کہکر منشی مہراج بلی صاحب باہر تشریف لائے اور کمرے مین گئے وہان ہو حق پخ رہی تھی اور اختر گفتگو کر رہے تھے کہ خداوند شیخ علی حزین اور مرزا رفیع السودا ہمعصر تھے۔ ایک روز مرزہ رفیع السودا شیخ علی حزین کی ملاقات کو گئے۔ علی حزین کے دربان نے کہا آج نہین ہے تو انھون نے یہ مصرع لکھکر بھیجا۔ ع

دبہ درویش را دربان نباید

جواب آیا کہ۔ ع

بباید تا سگ دنیا نیاید۔

آخر کو بلا لیا۔ انھون نے عرض کیا حضور کے کلام سننے کا کمال مشتاق ہون۔ اگر حضور کچھ ارشاد فرمائین

تو بڑی مہربانی ہو۔

شیخ علی حزین نے پڑھا۔ ؎

ظالم بیا ببین تو درین انتظار ما
نرگس شگفتہ است بطرح مزار ما

مرزا رفیع السودا نے کہا یہ تو خاکسار ممن میاں سے عرض کر چکا ہی کہا برخوان۔ سودا نے پڑھا۔

ظالم تو آکے دیکھ مرے انتظار کو
نرگس نے چھپا لیا ہی ہمارے مزار کو

علی حزین چکرائے۔ دوسرا شعر پڑھا۔

آلودہ قطرات عرق دیدہ تبین را
اختر ز فلک مے نگرد روے زمین را

رفیع السودا نے کہا حضور خاکسار یہ مضمون بھی بہت بہت عرصہ ہوا عرض کر چکا ہی۔

آلودہ قطرات عرق دیکھ جبین کو
اختر ہے جھانکے ہین فلک سے زمین کو

اب علی حزین اور بھی چکرائے تیسرا شعر پڑھا

تیر تو چو زہ کرد کماں لے بہ کینے
یک صید نیا سود زمانے بہ زمینے

اُنھون نے کہا یہ بھی بندہ عرض کر چکا ہی جھلا کر فرمایا برخوان کہا۔ ؎

تا دست کش نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے مین

بہت خوش ہوے فرمایا کہ ورپوچ گویان ہند جواب ندارد۔

نواب ۔ کیا خوب تعریف بھی کی تو ہجو کے ساتھ۔

ممن ۔ حضور اس شعر شاعری مین بدلی کا لطف جاتا ہی

آغا ۔ ہم تو حضرت چکمی لگائے جاتے ہین اور گانا بھی سُنتے جاتے ہین۔

ممن ۔ یہان بھی یہی حال ہی۔

داروغہ ۔ ارے یار عزیز اب کچھ کھانا لائیگا یا نہین۔

ممن ۔ بھئی آنیتین قل ہوا اللہ پڑھتی ہین۔

مہراج ۔ ارے یار گئے تھے تو اسی لیے کہ استاد باتون مین پھنس گئے۔

ممن ۔ تو یہ کھانا تو کھانے دو۔

نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ یہ تو ہو گئے ہین پاگل تم کھانا لاؤ۔ سب کے سب ٹوٹ پڑے پروں کا دولما خوب پکا تھا۔ وہی تین منٹ مین کھانے کا صفایا کر دیا۔

نواب ۔ بھئی کیا اچھا دولما آپکا ہی مہراج بلی یار کچھ تو کھاؤ۔

ممن ۔ حضور انکے کھلانے کی بس وہی ترکیب ہی۔

اختر ۔ انکو لٹاؤ اور زبردستی کھلاؤ۔

ممن ۔ یہ تو بے ادبی ہم سے نہ ہو سکے گی ہان سرکار حکم دین تو لیا مضائقہ ہی۔

نواب ۔ نہین جی۔ جانے بھی دو لیکن اگر گھر سے نہ منگواتے تو بھوکون مرتے۔ معلوم ہوتا ہی انھون نے کچھ پکوایا نہ تھا کہ مبادا لوگ نہ آئین اور دام خراب جائین۔ آدمی کنجوس تو ہی ہی۔ اب جب ہم لوگ آگئے تو میدا اور گھی اور ترکاری منگوائی۔ بڑا استاد ہی واللہ

مہراج ۔ بھائی صاحب اصلیت تو یہی ہو بندہ جھوٹ کیون بولے یاران چوری نہ پیران دھانی بندہ سوجا کہ مین تو یہان تیاری کرون چالیس پچاس کے ساتھ جائے اور آپ لوگ فرمائین تو چکما کا چکما ہو اور سوختی کی سوختی

ممن ۔ چالیس پچاس لکھانا تو اپنے گھر سے منگوایا یہ چالیس پچاس کا ہے مین خرچ ہوے ۔

مہراج ۔ کچھ تمیز بھی ہی تمھین چھ روپیے کا تو فقط گھی آیا ہی اور ایک روپیے کا دودھ اور دو روپیے کا قند سفید جی ۔

اختر ۔ کیون جھوٹ بولتے ہو ۔

مہراج ۔ اب آپ کو یقین نہین آتا ۔ اے لیجیے یہ فہرست موجود ہی ۔

قند سفید	شیر	برنج	گھی
عدد	عدد	عدد	سے ۔
۸ر	۸ر	۸ر	۸ر
روغن سیاہ	مصالح گرم گرم	مرچ سرخ	ہلدی
۸ر	۸ر	عدد	عدد
دہی	اردی	آلو	رتالو
۸ر	۳ر	۳ر	۳ر
بھنڈی	توری	شلجم	پرول
۳ر	۳ر	۳ر	۳ر
کندرو	کدو	لوکی	سیدہ
۳ر	۳ر	۳ر	عدد
ردا	آردگندم	نمک	آبجورہ گلی
عدد	عدد	عدد	۴ر
پیالہ گلی	برف	برگ تنبول	کیوڑا
۸ر	۸ر	۸ر	۱۲ر
الائچی خورد	چکنی ڈلی	میزان کل	
۸ر	۸ر		

عدد ۱۴

بائیس روپیہ چودہ آنہ کا یہ ٹھیک حساب ہو ۔

نواب ۔ اور گھی تو تین ہی روپیہ کا لکھا ہو تم تو چھ روپیہ کا بتاتے تھے ۔

مہراج ۔ اب بائیس روپیے مین اگر تین روپیہ چھوٹ بولے تو کیا گناہ کیا ۔

نواب ۔ اہاہاہا ۔ مصالح گرم گرم ۔

ممن ۔ واللہ ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ حضور یہ زمانے بھر کا دروغ گو اور جھوٹا ہی ۔

اختر ۔ خداوند یہ جھوٹی فہرست ہی ۔

چھٹن ۔ اور غیر سے جو ایک شے بھی منگوائی ہو ۔

راوی ۔ دیکھیے تھوڑی دیر مین معلوم ہی ہو جائیگا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اختر ۔ اور کیون جناب منشی مہراج بلی صاحب پکا کون رہا ہی زوجہ شریفہ ۔

مہراج ۔ نہین بابو پورنچند کے اہتمام مین کھانا پک رہا ہی ۔ رسوئیا پکاتا ہی اور وہ بتاتے جاتے ہین بڑے خوش خور آدمی ہین اور کھانے کا بڑا شوق ہی صبح کو دو دو طرح کی دال پکتی ہی ۔ ارہر کی بھی اور چنے کی بھی ۔ اور شام کو چار چار صراحیان پانی کی بھری رہتی ہین بس شوق کی انتہا ہی ۔

نواب ۔ اغاہ چار صراحیان پانی کی ۔ بھئی بڑے ہی خوش خور آدمی ہین ۔

مہراج ۔ ایک ڈھولی پان کی منگواتے ہین اور ایک مہینے بھر مین ۔ اور گھر مین فقط ایک میان اور ایک بیوی ۔

چھٹن ۔ بہان بیوی مہینے ہی بھر مین ایک ڈھولی چٹ کر جاتے ہین تو صرف خوش خور ہی نہین بلکہ پان خور بھی ہین ۔

مہراج ۔ اگر بدلی ہوئی اور کھچڑی کھانے کو جی چاہا تو

دو طرح کی کھچڑیاں پکواتے ہیں۔

بابو پورنچند صاحب جھولدار رسا اپنے ہاتھ سے خوب پکاتے ہیں۔

آغا محمد اطہر صاحب نے پوچھا یہ جھولدار رسا کیا بلا ہے بھئی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

مہاراج بلی نے کہا بھئی گھبراتے کیوں ہو جو کچھ پکا ہے سامنے آئیگا۔ ایک بہت ہی بڑے شوقین آدمی کو جو پینس اعظم ہیں اور خوش خور آپکے لیے مقرر کیا ہے پھر اب بھی کھانا نہ پسند آئے تو ہم کیا کریں اور بھائی صاحب لچئی اور جھولدار رسا اور توری تو واللہ ایسی پکی ہیگی کہ واہ۔

نواب۔ پکی ہیگی۔ واہ بھئی لالہ روغن زرد۔

ممن۔ اجی تو حضور کوئی شے تو لائیے۔ یا صرف دلاسا دینے کے لیے یہ باتیں ہیں۔

مہاراج بلی زنانے سے جاکے آلو اور تیل کا اچار آم کا لائے۔

نواب۔ خدا سمجھے تجھے ارے یہ کیا لایا ہے۔

مہاراج۔ پاگل ہو خالصے کھاؤ تو۔

چھٹن۔ کھائیں کیا تمھارا سر۔

آغا۔ آپ کی ایسی تیسی کھائیں۔

مہاراج۔ اچھا ذرا چکھو تو۔

نواب۔ ابے تو نامعقول کیا کھائیں تیل کی چیز۔ بڑے بیوقوف ہو۔

منشی مہاراج بلی نے جو تیل کے اچار کی تعریف کرنی شروع کی تو نواب صاحب نے جھلا کر اچار کا پیالہ پھینکا تو نیچے جاکے گرا۔ کہا تم لوگوں کو عمر بھر کھانے کا سلیقہ نہ آئیگا تیل کا اچار بھی بھلے مانسوں کا کھانا ہے کوئی اور یہ آلو کی ترکاری۔ ارے گوشت نہیں کھاتے ہو نہ کھاؤ جو کھاتے ہو وہ تو عمدہ کھاؤ۔ کھانا اور مسلمان یہ لطافت تم لوگ کہاں سے لاؤ گے۔

منشی مہاراج بلی نے کہا بھائی صاحب آپ لاکھ کہیے جھولدار رسا اور لچئی سے بڑھ کر کھانا آپکے پاس بھی نہ پکتا ہوگا۔

آغا صاحب اور من نے کہا حضور واللہ سچ فرماتے ہیں بڑا ہی جی چاہتا ہے کہ جھولدار رسا اور لچئی کھائیں دیکھیں تو کیسا پکتا ہے سنے تو نام بھی نہیں سنا تھا۔ یار عزیز دو ایک لچئی تو لاؤ اس وقت۔

مہاراج بلی نے بارن کو آواز دی اور کہا لچئی لے آ تھوڑی سی لانا۔ ارے سنا۔

بارن دس لچیاں لیکر آئی۔

آغا۔ ارے بارن لچئی تو لائی ذرا سا جھولدار رسا بھی تو لاؤ جاکے۔

بارن۔ نبت ہے۔ جھولدار رسا ابھی نا ہیں بنا ہے اور سب بنی ہیگی۔

آغا۔ اور سنو تو تمھارا مالکن کا فرمادت ہیں۔

مہاراج۔ ارے یار کیوں مذاق کرت ہو۔

لچئی جو ان لوگوں نے کھائی تو پسند کی اور کہا بھئی انصاف شرط ہے اچھی پکی ہیں اور واقعی خوش ذائقہ ہیں اور سوندھی۔ بھئی یہ کیونکر پکتی ہیں۔

مہاراج بلی نے کہا بھلے میدا گوندھا اسکے بعد نمک اور زیرہ ملایا اور روغن گبرائے لیا۔ اور گبڑے کے گھی اور خمیر ملایا اور موین ملایا اور تل لیکن مگر تلنے والا ذرا ہوشیار ہونا چاہیے آپکے خاص پزاور آپ ایسے گنواروں کا کام نہیں ہے

منشی مہراج بلی ان لوگون کی ذراہی تعریف سے
اسدرجہ خوش ہوئے کہ اکڑنے لگے - نواب صاحب کے
خاص پُز کو کہ اُستاد آدمی تھا گنوار قرار دیا۔
آغا - یار ہمارے باورچی کو اپنی بارن کے سپرد
کردو کہ اُسکو بھی پکانا آجائے۔
مہراج - اسکے کیا معنی (بگڑکر) مین سمجھا نہین
مسخرہ - مطلب یہ کہ اپنی بارن کو اُنکے باورچی
کے سپرد کردو۔
مہراج - (سُرخ ہوکر) تشریح کیجیے اسکی -
مسخرہ - حضور شاگردی کرینگے - اُنکے باورچی کو
حضور کی بارن پکانا بتادیگی -
مہراج - بجا ارشاد ہوا - مگر وہ ہتوٹی کہان سے
لائیگا وہ -
مسخرہ - آپ کی بیوی تو خوب سیکھی ہونگی -
مہراج - یہ اُسپر طرہ ہوا -
مسخرہ - تو جناب اسمین مین نے کیا بھس ملادیا
آپ بھی بڑے عقلمند ہین -
مہراج - مین سب سمجھتا ہون -
مسخرہ - آپ تو ناحق ناحق خفا ہوتے ہین -
آخر کار خدا خدا کرکے لالہ روغن زرد وام
حماقت سے بارن نے آنکے کہا کہ سب ہنگو اُتون بلا دوت
ہینگی کمن مین جاے کے بلاے لاؤ - کھو کہ ٹھنڈا
ہوا جات ہی لوگون نے خدا کا شکر یہ ادا کیا کہ کہن
آواز تو کان مین آئی -
منشی مہراج بلی صاحب افتان وخیزان
اندر تشریف لے گئے اور کل چیزون کو گرما گرم
اور تیار پاکر بہت ہی خوش ہوے بیوی
سے کہا جنابہ اسوقت جی چاہتا ہی کہ تمکو کچھ انعام دون
روپیہ پیسا تو تم کیا کروگی اسکی تمکو نہ خواہش ہی نہ ضرورت
اب رہا زیور وہ تمھارے پاس کثرت سے ہی کسی کی
قبیلہ اس طرح کا گہنا پہنکے نکلتی ہی بھلا - تو تو میری
گوندنی ہی جان من - گوندنی کی طرح زیور سے لدی
ہوئی - مگر سچ کہتا ہون اسوقت اس کھانے
مین وہ خوشبو آرہی ہی کہ معلوم ہوتا ہی گڑھل کا
پھول ہی واللہ کیا خوشبو ہی -
راوی - اس تعریف کے صدقے - کھانے کی خوشبو
کو گڑھل کے پھول سے کیا مناسبت ہی کشت زعفران
کہتے تو کیا مضائقہ تھا -
خیر - فرمایا کہ رنگت ایسی ہی کہ اگر زرد ہی تو بالکل
جیسے پت چھاڑ کی تپیان اور سفید ہو تو جیسے مبرص
اور بھورا ہی تو بالکل جیسے پورانی دیوار کا کائلہ - اور
لال ہی تو بالکل جیسے تمھارے گالون کا رنگ اور
سیاہ ہی تو بعینہ جیسے تمھارے سر کے بال -
منشی مہراج بلی صاحب کے آخری لطیفے پر انکی بیوی
مسکرائین کہا تمھارے سر کے بال تو بہت ہی کالے ہین
اسمین کیا جھوٹ ہی جو ایک دن کھجاب نہ لگاؤ تو ڈھونڈھے
کہ یا کریا بال اکہ سہ ملے - کھجاب کے بھروسے کو جوان
بن سکتا ہی - بھلا اچھا دونگا نہ تو لگاؤ تب جانی
منشی مہراج بلی بہ بیوی سے ادب
ناراض ہوے رکابی اسے بڑھا سمجھا ہی
یو بلڈی فول لوگ تم دو کوڑی کا سب کھانا کردیا -
انکی بیوی تنک مزاج عورت بگڑ گئین
بہت ہی خفا کہا تم تو ہو گئے سہری تمپر تو بھوت
سوار ہوا ہے - ہم سے بہت باتین کرو تو ہم

منگانے کے ڈولی اپنے میکے چلی جاب کہے لاگے
دو کوڑی کا کھانا کردیا۔ دو کوڑی کا کھانا کردیا رسوئیا
نوکر راکھو نا پھر رجان کاہے کا کھسکی جات ہر
بیشرپن کی۔

اتنے مین منشی مہراج بلی نے دیکھا کہ بڑا غضب
ہوا بیوی بگڑی جاتی ہین تو۔ ع

بگڑی ہوئی بات یون بنائی

جنابہ تم تاحق ہمارے خلاف ہوتمنے وہ کھانا
پکایا ہی کہ خوشبو سے لڑھل کا پھول کھل گیا۔ اور جتنے
دوست اس وقت ہمارے پاس آئے ہین وہ یہ خوشبو
سونگھ کے کہتے ہین کہ یار مہراج بلی جس شخص کے ہاتھ
کے کھانے مین اتنی خوشبو آتی ہو اسکی زلفون مین
کہان تک خوشبو نہ آتی ہوگی۔ انکی بیوی کو یہ کلمہ سنکر
کسیقدر غرور ہوا اور یہ قاعدے کی بات ہی۔ اس
عیب سے بہت ہی کم آدمی بری ہین۔ انکو یقین ہوگیا
کہ ہمنے جو کھانا پکایا ہی اسکی خوشبو ضرور دور تک گئی
اور جس جس نے سونگھی وہ پھڑک گیا بہت خوش
ہوکر بولین کہ ایسا کبھی کھایا نہ ہوگا۔

مہراج بلی نے کہا جو لذیذ رسامین ذرا پانی اور
ڈال دو اور جو میٹھی چیزین ہی ہین انمین مٹھاس
زیادہ کردو۔ انکی بیوی نے کہا اب تم سیری ہوگئے اکل
نہ بتاؤ بہت اکل نہ سہور چلے ہین وہان سے جو لذیذ
رسامین پانی ڈالو اور گڑ ملا سکر گھر چلو تم جاکے کھلاؤ
تو سب خوش ہوجائین اور نئے دانت آجائین تو سہی
اللہ رے ترے غرور۔ الغرض منشی مہراج بلی اور بارن
اور مہری ٹوکریون مین کھانا رکھ کے لیگئے۔ ٹوکریون کو
دیکھکر بھیتیان ہونے لگیمن۔

ممن۔ ائین! ٹوکریون مین لائے۔ بھئی مانا ہولن
اختر۔ ایسے یار ہتے پر نہ ٹوکو از براے خدا کے لیئے۔
مسخرہ۔ از براے خدا کے لیے۔ از براے خدا کے
لیے کے واسطے واہ وا واہ۔
اختر۔ لائیے حضور اس طرف لائیے
ہم تقسیم کرلینگے۔
نواب۔ اور یہ کھانچیان کسقدر صاف شفاف
ہین واللہ یہ عمدہ بات ہی۔
چھٹن۔ پھر ٹوکا۔ اب کی آپ بولے تو۔ مگر یار
مہری تو نکمیلی عورت ہی واللہ بارن تو اوسیڑ ہی۔
بارن۔ اوسیڑ اور جوان کا ڈھکا تمہرے ساتھ بیاہ
کرے گا ہی۔ جوان ہین تو ہمرے میان کے کرم اور اوسیڑ
ہین تو انکے کرم۔
ممن۔ جی وگی نہین ہی منشی مہراج بلی صاحب کی
بارن ہی تیز کیون ہو صحبت کسکی ہی۔
مہراج۔ (اگر ٹوکر) اجی یہ تو یہ وہ جو ٹھری مین بھیگی بلی
بنی ہوئی۔ ایسی طرار عورت تو ہمنے اتنا بن آیا تج تک
دیکھی ہی نہین۔ واللہ آفت کی پرکالہ ہی۔
وطرار ہماری قبیلہ بھی ہین مگر اسکی طراری بہت
بڑھی ہوئی ہی۔ یہ شوخ ہی وہ ذری تعلق ہین اسکی
چال جیسے کڑی کمان کا تیر اور انکی چال جیسے اونٹنی
چلتی ہو نزاکت کے ساتھ آہستہ آہستہ۔
اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔
چھٹن۔ اجی یہ بھی گئی اپنی ایسی تیسی مین اور
وہ بھی۔ اب مین کچھ کہونگا۔ ہان اب کھانا کھانے
دوگے یا بارن کے سراپا کا حال کہو گے۔ یہ ایسی
ہی۔ اور وہ ویسی ہین۔

مہراج - آپ پاگل ہین دیکھیو تو بھوک پیاس بند ہوجائے -

نواب - تو بھئی دکھاو دیکھیں - دکھاو دکھاو ہاتھین والے

مہراج - (باورچی سے) باورچی جاے کے کہدے کہ بن ٹھن کے صحن مین بیٹھین - کوٹھے کا دروازہ کھول کے دور سے دکھا دینگے -

چھٹن - یہ کیا خبط ہی - کچھ سڑی ہوگیا ہی بے - اتنے مین ممن اور داروغہ نے کہ بہت بھوکے تھے ٹوکرون مین سے لچہان نکالنا شروع کیا اور سب کے سب دیکھنے لگے کہ کیا کیا پکوایا ہی -

نواب - بھئی جھولدار رسا کہان ہی استاد -

مہراج - یہ - یہ جھولدار رسا ہی -

نواب - (چکھ کر) یار پکا تو خوب ہی بھئی مہراج بلی

مہراج - ارے یار انگلیان چاٹوگے تم سب کے سب پلاؤ اور شوربہ ہی اور یہ شوربہ ہی - پلاؤ تو سبھی پکا لیتے ہین مگر جھولدار رسا -

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

لچھی تو سب کو پسند آئی - اور سب نے تعریف کی مگر جھولدار رسا چکھ کر سب دم بخود ہوجاتے تھے کہ یہ ہی کیا بلا لیکن منشی مہراج بلی کے بنانے کی غرض سے سب تعریف کرتے تھے اگر انکو خدا نے ذرا بھی عقل دی ہوتی تو سمجھ جاتے کہ یہ ہجو ملیح ہی مگر عقل سے وہان کیا سروکار کوسون دور -

نواب - یار یہ جھولدار رسا کی ترکیب تو ہمکو بتادو

اختر - حضور کیا آب و نمک ہی کہ واہ واہ -

ممن - اور پانی کسقدر موزون اور مناسب ہی -

مہراج - توری کا مزہ کیسا ہیگا -

اختر - توری سب سے بڑھ گیا ہیگا -

داروغہ - جی ہان توری بہت اچھا ہیگا -

چھٹن - توری پلاؤ کا گرد کرنے والا ہیگا -

مہراج - بڑی بات کہ پسند تو کیا سب صاحبون نے

نواب - بھئی اک جھلک دکھا تو دو ارے یار جیسے بدنیت تم ہو ویسا ہی سب کو سمجھتے ہو -

مہراج - پاگل ہو خاصے ہم تو اسکو عیب ہی نہین سمجھتے مگر یہ چھٹنو اہم کار مانع آوت ہی - ارے یار آخر اسمین کیا حرج کیا ہی - انکی بھی خوشی ہوجانے دو -

چھٹن - آپ تو مطلب کی بات چیا جاتے ہین ہم جھولدار رسا کی ترکیب دریافت کرتے ہین آپ کچھ اور ہی فرماتے ہین ترکیب بتاؤگے یا بخل کروگے -

نواب - بھئی بڑے مزے کی ہی سکھا دو بھائی تمہارا احسان ہوگا -

مہراج - تم تو بھئی چھٹن صاحب بخیل سمجھتے ہو اور ہم بخیل کو دو حرف سناتے ہین - سکھانے کو تو ہماری باورچی یا رسوئیا بلکہ خود ہماری گھر مین مستعد ہین ایسی بات ہی مگر وہ ہتوٹی ہرگز نہ آنے کی یا رعزیز -

چھٹن - اجی آپ کی بلا سے -

مہراج - بھائی صاحب اصلیت یہ ہی کہ ادھر توری کو چھیلا اور ابالا لیا اور پانی ملا دیا - پاد ادھر توری ہی تو دو سیر پانی جھونک دیا اور نمک اور مرچ کی بگھار دی - اور جناب والا ہلدی اوپر سے چھڑک دی -

مسخرہ - نمک اور مرچ کی بگھار دی - واہ بھئی لالہ روغن زرد - واہ -

نواب - یار ترکیب تو خوب ہی -

چھٹن - اسمین کیا شک ہی - ہم تو بھائی صاحب ضرور پکوایا کرینگے - اور یہ کیا ترکیب ہے -

مہراج ۔ اجی بس کھاتے بھی جاؤ ۔ یہ کیا شی ہی اور وہ کیا شی ہی ۔ ایک شی عمدہ ہو تو بتاؤن دو چیزین عمدہ ہون تو بتاؤن ۔ جو شی ہی اعلیٰ درجے کی ہی ۔ جو چیز ہے نایاب ہی لوگ کہتے ہین صاحب ع

خداوندان نعمت را درم نیست

جھک مارتے ہین ۔ ع

خدا ہیچ آنگشت یکسان نکرد

کیا سب ایک سے ہوتے ہین ۔ ہم اُن خداوندان نعمت مین نہین ہین ۔ جی جناب ۔

نواب ۔ تم تو فیاض آدمی ہو ۔ مگر فضول خرچ ۔

مہراج ۔ (اکڑ کر) اور تباہ مین کاہے پین ہون یار ع

چھٹن ۔ یہ کیا شی ہی بھائی بتاؤ ۔ یہ ہی کیا ۔

مہراج ۔ یہ بین کے زمین قند مین گھی مین چھونک لگا ہی اور اکثر ترکاریان تیل مین پکتی ہین وہ بھی خوب پکتی ہین ۔

نواب ۔ ہمکو تو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ بڑے خوش خور ہین ۔ یہ آج معلوم ہوا ۔

مہراج ۔ ابکی کھلائینگے تو اور بھی خوش ہوجاؤگے ۔

اختر ۔ حضور ابکی کسی روز نواب صاحب کے باورچی کو بلوائین اور بارن سے کہین کہ اُسکو سکھا دے ۔

مہراج ۔ جب خوشی ہو ۔ غرض کیا ناکہ گھر مین خود سکھا دینگی انسے کوئی پردہ ہی ۔

نواب ۔ تو وہ بیچاری باورچی کو کیون سکھائین وہ سکھائین تو ہمکو سکھائین ۔ ہم حاضر ہین ۔

مہراج ۔ (منھ بناکر) اسکے کیا معنی ۔

نواب ۔ بھی آڑ مین سے وہ بتا دیا کرین ۔

مہراج ۔ اچھا خیر اسکا مضائقہ نہین ۔ مین کچھ اور سمجھتا تھا بھئی معاف کرنا ۔

چھٹن ۔ آپ ہمیشہ اُلٹی ہی سمجھتے ہین ۔ کیا سمجھے تھے آپ

مہراج ۔ ہم سمجھے تھے کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کر بیٹھنا چاہتے ہین ۔ بس بندہ بد دماغ ہو گیا تھا ۔

اسپر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور نواب صاحب اور میان اختر لوٹنے لگے ۔ پیٹ مین بل پڑ گئے جو سو جھتی ہی نرائی ۔ ساری خدائی سے انوکھی ۔ کہنے لگے مین سمجھا تھا کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھے گا ماشاء اللہ ۔ مگر بگڑتے بھی بہت جلد ہین اور قائل بھی بہت جلد ہوجاتے ہین ۔ واہ لالہ روغن زردواہ

منشی مہراج بلی صاحب پھر زنانے مین طلب کیے گئے انکی بیوی نے کہا یہ مہری اور بارن کو کیون لوگ چھیڑتے ہین واہ اچھے اچھے بھلے مانس کٹھا ہوے ہین ۔ مہری کا چھیڑ طب کا بات ہی ۔ اور ہم کہہ بار رہے کہ مہری کا نہ چھیڑ ۔ انھون نے کہا ارے آپس کے لوگ ہین ۔ جوان جوان اور سنہوڑا اور مہری ہماری ہی ذرا نکیلی اور جوان سلوگون نے ذرا چھیڑنا شروع کیا ۔ بارن نے بھی تو خوب خوب سُنایا ۔ اب تم اسکا خیال نکرو آپس مین یارون مین ہنسی ہوا ہی کرتی ہی یہ کون بری بات ہی ۔ جوان آدمی پر سب ہی کی آنکھ پڑتی ہے اب ہم ہی ہین چوک مین نکلے اور سب کی آنکھین ہم پر پڑنے لگین کہ کیا خوبصورت جوان آدمی جاتا ہی ۔

بیوی نے ہنس کے کہا ۔ بوڑھے منھ مُھاسے لوگ دیکھین تماشے جوان آدمی بنے ہین ۔ گھر کی پتلی اور باسی ساگ

شرم نہین آوت ہی تمکا۔

منشی مہراج بلی صاحب بات بات پر بیوی کے سامنے جوان بنتے تھے۔ مگر وہ صاف صاف جواب دندان شکن دے دیا کرتی تھین اور انکو ناگوار گذرتا تھا۔ کہا اچھا گلوری بنا رکھو۔ یہ کہکر پھر حلیۂ اجاب مین پہونچے۔

نواب۔ کیسے حضرت کیون یاد کیا تھا آپ کی مذومہ مکرمہ نے۔

مہراج۔ پوچھتی تھین کھانا پسند آیا یا ناپسند ہمنے کہا پسند آیا اور لوگ چاہتے ہین کہ تم انکو کچھ پکانا سکھادو کہا واہ ہم تو نہ سکھانے کے بس یہی دل لگی ہو رہی تھی بڑی ہنسوڑ عورت ہی بیوی ہماری۔

جب کھانے سے فراغت پائی تو پانی مانگا اپنے باری اور خدمتگار کو حکم دیا کہ پانی لاؤ۔ وہ لوٹے لیکر آئے انھون کہا بھئی نہین دانی۔ صابون (صابون) کچھ ہی یا یون ہی ہاتھ دھوئین۔ تسلا وسلا کچھ ہی نہین ارے یہ تو بالکل گنوار ہی معلوم ہوتا ہی واللہ۔ لاحول ولاقوۃ بڑا بیوقوف ہی۔

مہراج بلی بولے بھائی صاحب اب یہ نخرے تو چھپر پر رکھیے اور ہاتھ دھوئیے۔ ہاتھ دھونے کے بعد گلوریان آئین۔

نواب ماشاءاللہ جیسی وح ویسے فرشتے ارے یہ بنگلے پان۔

مہراج۔ اچھا اب کھاؤ تو۔

اختر۔ بنگلے! لاحول ولا۔ دساوری منگواؤ صاحب بڑے کنجوس ہو۔

مہراج۔ اجی حاضر مین حجت نہین غائب کی تلاش نہین یہ چھٹن حسین علی ہمارا خاصدان منگواؤ۔

نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب کے خاصدان کے پان نہایت عمدہ بنے ہوے۔ بسا ہوا کتھا۔ خوشبو۔ دساوری قیمتی پان۔ موٹی موٹی گلوریان۔ لیاقت اور نفاست کے ساتھ بنی ہوئین۔ ایک ایک دو دو سب مین تقسیم ہوئین۔

نواب۔ ذرا یہ گلوریان جاکے اپنی بیوی کو دکھاؤ تو کہ دیکھو یہ گلوریان ہین۔

مہراج۔ بھائی صاحب یہ گلوریان کیا مال ہین وہ اگر اپنے ہاتھ سے بنا تین تو دیکھتے آپ وہ نادر بناتی ہی کہ مین کیا کہون۔

منشی مہراج بلی صاحب کے پان اور تو سب ہین مگر نواب رونق جنگ بہادر کہون نہین ہین۔ وجہ یہ کہ نواب صاحب موصوف بھی آئے تھے لیکن ایک ضروری کام کے سبب سے انکو گھر واپس جانا پڑا۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کل احباب سے وعدہ کرلیا کہ نواب رونق جنگ بہادر کی علحدہ دعوت کرینگے کھانا دانا کھاکر بیٹھے تو پھر گانا شروع ہوا

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے ایک قاصد فرمایش کی کہ زنانے مین چلکر گاؤ۔ اسنے فوراً منظور کرلیا اور کہا بسم اللہ۔ کوئی آدھ گھنٹہ زنانے مین گانا ہوا جب وہ باہر آئی تو نواب صاحب اور آغا صاحب نے کہا کہو منشی مہراج بلی کی بیوی کو دیکھا کیسی ہین اسنے کہا جی ہم لوگون کا یہ شیوہ نہین ہی کہ کسی کی بیوی کا حال بیان کرین۔

الغرض تھوڑی دیر تک گانا سنکر نواب محمد عسکری صاحب نے منشی مہراج بلی کی باندی کو بلایا اور کہا دیکھو باندی تم جاکے بھابی صاحب کو ہماری طرف سے بندگی کہو اور کہدو ہم

آپ کے بڑے شکر گزار ہوے کہ آپنے ہمارے لیے
ایسا عمدہ کھانا پکوایا۔ آپ کی قوم مین گوشت کوئی کھاتا
نہین اس سے آپ بھی مجبور ہین۔ مگر جو کچھ آپ کی
قوم مین کھاتے ہین وہ آپ نے ہمکو بکشادہ پیشانی
کھلایا۔ خدا کرے آپکے لڑکا ہوا ور منشی مہراج بلی
عقل سیکھ جائین۔

باران بھی ہنسی اور حاضرین جلسہ بھی ہنسے۔

باران نے جاکے بیوی سے کہا کہ کہن ہین کہ بھوجی
سے جائے کے کہو ہمارا بندگی اور ہمکا جون کھلائین تون
ہم سکر گزار ہین۔ کلیا تو آپ کی کوم مان کو دکھادت
ناہین ہی اور کہن ہین کہ۔ دیکھو ۔۔۔ تو یا ۔۔۔ ہمکا تو
بھائی یاد ناہین ہی۔

منشی مہراج بلی کی بیوی نے کہا اری ہم سنت
راہین تین جا کے کہ کہ ۔۔۔ اتنے مین مہری بولی
بلی ہم کیا جا کے کہین۔ اچھا جاکے کہہ کہ تم اور منشی
بھائی بھائی ہو وہ تمکا کھلائین۔ تم انکا۔ اسمین کون
بات ہی۔ اور اچھی دھانگی کہ انکا کھدا (خدا)
اکل دے۔

مہری نے جو باہر یہ آنکر پیغام کہا تو سب کے سب
کھلکھلاکر ہنس پڑے مگر منشی مہراج بلی صاحب
جھینپنے کے عوض اور مسرور ہوے کہا وہ تو آپ کی اس
دعا سے خوش ہوگئی ہونگی پوچھیے کیون اس جہ سے کہ
وہ خود ہمین پاگل سمجھتی ہین پس وہ تو انکی راے کے
مطابق ہوئی نا بس پھڑک گئین بوٹی بوٹی پھڑک گئی انکی
مسخرے نے کہا حضور یہ فقرہ سنا بوٹی بوٹی پھڑک گئی
نواب صاحب نے کہا مہری ہمکو تو تم پسند ہو وہ ایک
حاضر جواب بھی اور آپ ہمکو پسند ہین۔

سب ہنس دیے منشی مہراج بلی صاحب اسقدر خوش
ہوے کہ مہری کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ ذری بیٹھ جاؤ۔ دو دو
چوخین تو ذری ان لوگون سے لڑ لوں۔ اسنے کہا کا ہیٹیر
ہون کہ دو دو چوخین لڑاون۔ اب جات ہون نا ہین
دیر ہوے جاے تو کھپا ہو جا ئیگی کہ تو کہان تھی۔

نواب ۔ یحین قسم ہی اٹھین مہراج بلی کی۔

چھٹن ۔ ہاتھ پکڑلو جی۔ کیا زور کر سکتی ہی ہمسے۔

مہری ۔ زور تو کردن دیو سے لگکا ہے کے اسطے
ہاتھ تو تب پکڑو جب حکم نہ مانون بیٹھی تو ہون۔ اب
اور کس کس بیٹھون۔

نواب ۔ تمھاری بیوی گوری ہین کہ کالی۔

مہری (ہنسکر) ہمکا نا ہین معلوم گوری ہین کہ کاری
تمکا کا دیہی گوری ہین کہ کاری۔

نواب ۔ تیری اس ہنسی کے صدقے ہو جاؤن۔
مہری جان والد کیا پیاری ہنسی ہی۔

مہری ۔ (کھلکھلاکر) اوہی بڑے مزے مین ہین
اس وقت اوہ واہ نواب۔

مسخرہ ۔ مہری اپنے ہاتھ سے ایک گاوری
تو بنا کے لاؤ۔

مہری ۔ اپنے ہاتھ سے بنالاؤن کہ کوئی
اور بنائے۔

مسخرہ ۔ نہین ۔ یہ شرط نہین ہی۔ اپنے ہی ان
گورے گورے پیارے پیارے ہاتھون بنا لاؤ
اک ذرا ہاتھ تو چوم لون۔

مہری ۔ (ہاتھ بڑھاکر) لو چوم لو۔ چومنا۔

مسخرہ ۔ ہم ایسے خوش قسمت کہان پاؤ گی۔

مہری ۔ اور ساٹھ برس کی تو تمھاری عمر ہوئی ہوگی بھی

اور ہاتھ چومتے ہو۔

مسخرہ ۔ سُنا نہین ساٹھا اور پاٹھا ۔ بوڑھا اور بالا

نواب محمد عسکری صاحب نے کہا یار واب کیا قبالہ انکے مکان کا لکھوا دیگے ۔ کھانا کھایا ۔ گاو زبان چکھین ۔ شراب پی ۔ گانا سنا ۔ ہنسے بولے اتنی دیر بیٹھے ۔ پھر اب کیا قبالہ لکھوانا منظور ہی ۔ بس یہی ایک بات باقی رہگئی ہی ۔ منشی مہراج بلی صاحب نے اصرار کیا کہ بیٹھیے ابھی جلدی کیا ہی ۔ اور لوگ تو راضی ہو گئے ۔ مگر نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوے ۔ کہا آپ لوگ پاگل ہوگئے ہین ۔ بندہ پاگل نہین ہی ۔ اتنی رات آئی اب ذرا چلکے لیٹین پڑین ۔

نواب صاحب اور ممن اور سخر الدولہ فٹن پر سوار ہوے صدر مین نواب صاحب بیٹھے اور سامنے ممن اور مسخرہ ۔ فٹن ہوا ہوئی ممن نے اس دعوت کا ذکر چھیڑا حضور دو چیزین تو واقعی بیمثل تھین ۔ ایک لچھی اور دوسرے نیبو کا اچار ۔ اچار کا اچار اور چورن کا چورن نہایت ہی عمدہ بدرقہ ہی ۔ اور لچھی بھی خستہ اور خوش ذائقہ تھی اگر ہندو لاکھ تدبیرین کرے مسلمانون کا سا کھانا کیا کھائیگا بھلا ۔ جانتے ہی نہین ۔ منشی مہراج بلی تو خیر گوشت نہین کھاتے ۔ مگر وہ جو گوشت کھاتے ہین وہ کیا خاک کھاتے ہین بدتمیز کہار دن یا گنوار برہمنون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہلدی اور لہسن اور پیاز اور پانی قلیہ بالکل پانی اور نمک بدمزہ ۔ بذالقہ ۔ آب و نمک ٹھیک نہین ہم آپ کھائین تو واللہ نہ کھایا جائے پھینک دینے کو جی چاہے ۔ اور سنیے وہ جو بڑے مشہور ہندو ہین وہ کیا خاک کھانا پکاتے ہین ۔ بیتیں کے برتنون مین بھلا گوشت کیا پکے گا ۔ کھانا خدا نے مسلمانون کے لیے مخصوص کر دیا ہی بعض بعض ہندوؤن کی قومون نے ہمارا چربا اُتارا ہی مگر وہ بات کہان اور نفاست اور سلیقہ یہ بھی ہندوؤن کو کھانے کا نہ آئیگا ہندو چیندر لاکھ بڑھ جائین ۔ مگر وہی چوکا ۔ سامنے چولھے کی آنچ ۔ رسوئی مین دھوان بھرا ہوا ۔ کہین پانی کہین یہ کہین وہ پیڑی پر اکڑون بیٹھے کھا رہے ہین ہم لوگون کی سی نفاست اور سلیقہ کجا

مسخرہ ۔ حضور مین نے ان لوگون کے ہان کبھی کبھی کھانا کھایا ہی ۔ دو کوڑی کا پکتا ہی مگر زعم اور دعوی بڑا کہ ہم ایسے اور ہم ایسے ۔ مہراج بلی کو دیکھ لیا نا یہ تو ان لوگون کا کھانا ہی اور پھر وہ بھی روز مرّہ نہین نصیب ہوتا چھٹے چھماہے اور گلگلون پر جان دیتے ہین ۔ بیٹھی کی پوری کا بڑا شوق ہی اور کچالو کو تو اسقدر عزیز رکھتے ہین جیسے جان جسطرح ہم شامی کباب پر جان دیتے ہین یہ لوگ کچالو اور وہی بڑے کھاتے ہین اور تیل کا پکوان بھی انکے ہان ہوتا ہے ۔

نواب صاحب نے کہا پرانے فشن کے ہندوون سے تو خیر اب یہ اُمید نہین ہوسکتی کہ وہ کھانے پینے مین ترقی کرین گے ہان نوجوان تربیت یافتہ ہندوؤن کو ضرور چاہیے کہ اپنی اصلاح کرین ۔ چوکے مین پڑے پڑے بیٹھکر کھانے کا رواج لاہور کی طرف نہین ہی ۔ لاہور پر کیا فرض ہی کل پنجاب مین نہین ہی ۔ دلی مین اکثر ہندو مسلمانون کے ہاتھ کا پانی پیتے ہین منگلور کے پانی کا برابر رواج ہی ۔ اسطرح تعصب کرتے ہین اور رچھوت کے اکثر مقامون مین بڑے بڑے ہندو برابر مسلمانون کے ہاتھ کا حقہ پانی پیتے ہین ۔ نوجوانون کو اور نہین تو اسقدر تو ضرور اصلاح کرنی چاہیئے کہ کھانا نفاست اور سلیقے کے ساتھ کھائین ۔

ممن — حضور ان لوگون کے ہان جب کوئی تقریب ہو تو پھر دل لگی دیکھیے — وہ ہر طرح محتاج ہی کہ لاہان —

مسخرہ — جی ہان سلیقہ اور نفاست کہان سے لاہین —

نواب — مگر اب کچھ دن سے بعض بعض تربیت یافتہ ہندو بھی ہمارا اتباع کرنے لگے ہین لیکن انکی کہاریان اور بارنین بھی کس درجہ بدتمیز ہوتی ہین —

ممن — اہی ہی حضور نے دیکھا نہین کہ وہ باری بات کا سیدھا جواب نہین دیتا جیسے خود باتمیز ہوتے ہین ویسے چہرے آدمی بھی ہوتے ہین مگر کچھ دن مین دیکھیے گا یہ لوگ بھی ترقی کرینگے —

مسخرے نے منشی مہراج بلی کے ہان کی دعوت کا ذکر پھر چھیڑا حضور جسوقت عقل ٹہکانے تھی یہ خدا جانے کہان چمپت ہوگئے تھے اسقدر بھی نہین سمجھتا ہی کہ ہم تو ساگ اور بھجیا کی ہجلیج کرتے ہین اور آپ اکڑے جاتے ہین بڑے خوش کہ یہ سب کے سب اس بھجیا پر لٹو ہین اور پلاؤ کی تو بار بار ہجو کرتے تھے کہ اسکے مقابل مین بالکل گرد ہی — کیا اصل حقیقت ہی پلاؤ کی اور ہم لوگون نے جو بنانا شروع کر[illegible] بھی خوش ہوگئے کہ یہ لوگ خود بھی پلاؤ کو بھجیا کے سامنے برا سمجھتے ہین —

نواب — بھئی وہ کیا جانے — اپنے ہان کے کھانے کے سوا اور کوئی کھانا کبھی کھایا نہین — وہ سمجھتے ہین کہ لچھی اور کچوری سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہی دنیا مین

ممن — مگر حضور نیبو کا اچار بیشک اچھا تھا —

مسخرہ — ہان اور سب چیزون سے تو اچھا ہی تھا

ممن — بھئی یہ ہٹ دھرمی ہی واللہ کیون حضور —

نواب — نیبو کے اچار کی تو ہم خود تعریف کرتے ہین —

مسخرہ — ہان اچھا ہی — خوش ذائقہ اور ہاضم مگر اچار پن کم ہی — ہان چورن البتہ ہی مگر برا نہین اچھا ہی

نواب — لچھی سے بڑھ کر اور کوئی شے نہ تھی —

ممن — بات یہ حضور نے ہزار بات کی کہدی بس —

مسخرہ — حضور اُس پرول کے دو لمبے کے مقابل مین یہ سب بقولات گرد ہی — چاہے جو کچھ ہو — وہ اشرفی لقمہ ہو —

نواب — بھئی پھر اب ایک شے اُنکے ہان جائز نہین ہی اُسکو وہ کیا کرے — اب خوک ہمارے ہان حرام ہی ہم اپنے مہمان کو ہرگز نہین کھلا سکتے چاہے اُسکے مذہب مین جائز ہو —

خیر اب سُنیے کہ اسکے تین دن بعد منشی مہراج بلی صاحب کے چچا کے ہان سے حصہ آیا — پوری کچوری لچھی بیڑی آلو اور کدو اور ترئی اور لوکی اور بھنڈی کی بھجیا — اور نیبو اور زمین قند اور آم کا اچار — اور لڈو اور برفی اور پیڑے اور پٹی اور نمک پارے اور شکر پارے اور گلگلے وغیرہ وغیرہ انکی بیوی نے انکو جگایا اور کہا تمھارے چچا کے ہان سے بینا آیا ہی — کل باسوڑا تھا انھون نے جو حصہ دیکھا تو بہت خوش ہوے کہا اسمین سے کچھ خرچ نکرنا ہو تو نکال لو کھلا پینگے — انھون نے کہا اچھا — مگر یہ رات کا پکا ہوا ہی جسکو بلانا ہو اسوقت بلاؤ — ورنہ خراب ہوجائیگا تین چار گھنٹے تک آپ پڑے سویا کیے جب کپڑے پہنکر باہر جانے لگے تو انکی بیوی نے کہا اگر کسی کی دعوت کرنا منظور ہی تو تازہ تازہ کھانا پکواؤ باسی کھانا کہین بھیجنے سے کیا مطلب اگر کوئی ہندو ہی تو خیر کیونکہ بسوڑا سب کے ہان ہوتا ہی اور اگر مسلمانون کی دعوت ہی تو ہرگز ہرگز یہ کھانا اُنکو نہ کھلاؤ — وہ بسوڑا کیا جانین وہ شکایت

اگر نیگے کہ ہمکو باسی کھانا کھلایا۔ اور باسی کھانا کا ہمکو کھلاؤ۔ تازہ کیون نہ پکوا کے کھلاؤ۔

انکی بیوی نے معقول بات کہی تھی مگر یہ سنتے کسکی ہین انکو تو چڑی ہوئی تھی۔ اور آدمی جزرس تھے سوچے کہ یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ کپڑے پہنکر نواب رونق جنگ بہادر کے ہان گئے۔ اور انسے کہا آج آپ کی دعوت ہی ضرور چلیے۔

رونق جنگ ۔ یہ تو فرمائیے کہ آپکا مزاج کیسا ہی

مہراج ۔ حضرت اب باتین پیچھے کیجیے گا۔ پہلے میرے ہمراہ چلیے۔

رونق ۔ خیر تو ہی۔ کہان چلون۔ کیا کوئی معاملہ ہی۔ جلسہ ہی کیمن کیا۔

منشی مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب غریبخانے مین دعوت ہی آپکی۔ ذرا تکلیف فرمائیے۔ اور سب کو گاڑیون پر بٹھا کر لے گئے۔

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب مکان پر پہونچے انکی بیوی نے کہ فہمیدہ عورت تھین آلو اور بھنڈی کی ترکاری گرما گرم پکا رکھی تھی اور بالائی اور قند منگوا رکھا تھا۔ اور بازار سے عمدہ عمدہ سوے منگوا رکھے تھے مہراج بلی نے بیوی کی بڑی تعریف کی اور اس کارگزاری سے ازبس محظوظ ہوے۔

دال ارہر کی بے نمک پھیکی
جیمین خوشبو نہ تھی ذرا گھی کی

الغرض منشی مہراج بلی صاحب وہ کل سامان باہر لائے اور رونق جنگ کے آگے رکھا اور کہا لے بھائی صاحب بسم اللہ کیجیے اور کوئی تو ہی نہین۔

رونق جنگ ۔ واللہ یہ آپکی خاطر ہی ورنہ مین اکیلا ہرگز آپ کی دعوت قبول نہ کرتا۔ بندہ تنہا خور نہین ہی اگر مسخر الدولہ راستے مین نہ ملجاتے تو بڑی خرابی ہوتی۔ وجہ یہ کہ مجھکو اکیلے کھانا کھانے کی عادت نہین ہی۔

مہراج ۔ اچھا لے اب خفا نہ ہو جیے کھانا نوش فرمائیے اب کبھی ایسی خطا نہو گی۔

رونق جنگ ۔ تو سلا دسلا ہاتھ دھونے کے واسطے منگواؤ گے یا باتین بناؤ گے۔

مہراج ۔ اب آپ نخرے تو کیجیے نہین کھانا کھائیے آپ دلیلین نکالتے ہین اور میرا ذہن اس وقت کند ہو رہا ہی جواب دینے کو جی نہین چاہتا۔

رونق جنگ ۔ یہ اسپرٹرہ ہی۔ بہت بہتر جو آپ فرمائینگے وہ ہم کرینگے۔ مگر آئندہ کے واسطے توبہ کی۔ اب کبھی ایسی خطا نہو گی۔ اب تو آ پھنسے۔

اب سنیے کہ رونق جنگ اور مسخر الدولہ نے ہاتھ دھو کے کھانا شروع کیا۔ ایک تو باسی کھانا۔ دوسرے مہراج بلی نے دیر کی پڑے سویا کیے۔ اور کچھ رونق جنگ نے آنے مین عرصہ لگایا۔ خلاصہ یہ کہ علاوہ دو تین چیزون کے سب کھانا سڑ گیا اور بو کرنے لگا۔

منشی مہراج بلی صاحب کسی ضرورت سے اندر تشریف لے گئے تو انکی بیوی سے اور انسے یون گفتگو ہوئی۔

بیوی ۔ ای کیا تم سب چیزین باہر لے گئے۔

مہراج ۔ اور نہین تو تمھارے چکھنے کے واسطے چھوڑ جاتا۔ ہم سب لیگئے یا آدھا لیگئے تمسے کیا۔

بیوی ۔ تمھاری عقل پر پتھر پڑین۔ ارے باسی کھانا ہی

ذرا دیکھ تو لیا ہوتا کہ کون شے اچھی ہے اور کون خراب ہوگئی جو چیزین خراب ہوتین اُنکو چھوڑ جاتے اور باقی لیجاتے اب دیکھو کیسے بنائے جاتے ہو۔

مہراج — جناب یہ سب کھانا نفیس اور عمدہ پکا ہوا ہے اگر بلو بھی کرنے لگا ہے تو بھی عمدہ ہے۔ ہاتھ چاٹ چاٹ کے نہ کھائین تو سہی اب دیکھ ہی ہوگی۔

یہ کہکے حضور باہر تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہین کہ نواب چھٹن صاحب تشریف رکھتے ہین اور سخر الدولہ اور نواب رونق جنگ ہاتھ پر ہاتھی رکھے بیٹھے ہین۔

مہراج — آیئن۔ آپ اس وقت کہان بھول پڑے۔

چھٹن — مین بھائی محمد عسکری کے بان جاتا تھا دل نہ آیا کہ تمکو بھی لیتا چلون۔ یہان آکے کیا دیکھتا ہون کہ رونق جنگ بیٹھے ہین اور میان سخر الدولہ۔

مہراج — (رونق جنگ سے) آپ کھانا کیون نہین کھاتے یہ کیا ماجرا کیا ہے۔

رونق — جب تک چھٹن صاحب نہ کھائینگے ہم بھی نہ کھائینگے۔

مہراج بلی نے کہا بھائی چھٹن صاحب از بہر خدا تم بھی کھاؤ۔ انھون نے کہا مین کھاکے آیا ہون میرا پیٹ بھرا ہے ہان چسکی پلاؤ تو مین اور رونق جنگ کی خاطر سے کچھ کھا بھی لینگے۔ کہا مین بھی سنگوا تا ہون جبتک آئے رونق جنگ صاحب بھی ذرا توقف فرمائین۔

مہراج بلی نے آدمی کو بلایا اور کہا فورزجی کی دکان سے ایک بوتل ہوسکی کی لاؤ مگر جلدی آنا اور اُدھر سے چار سیر برف بھی لیتے آنا۔

ادھر رونق جنگ اور نواب چھٹن صاحب مین یون باتین ہونے لگین۔

رونق جنگ — بھئی رمضان شریف مین بھی تم نہین چھوڑتے بڑے افسوس کی بات ہے۔

چھٹن — آپ بڑے ملا کی دم نیکے بیٹھے ہین۔

اتنے مین خدمتگار ہوسکی کی بوتل لایا اور چھٹن صاحب مہراج بلی کے اصرار بلیغ سے مشرف ہوے چار دن نے ملکے خوب پی جب پی چکے تو کھانے کی سوجھی لچی اٹھاتے ہین تو سخت باسی تو تھی ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔ ایک نے کہا ارے یار یہ تو پتھر ہے پتھر۔ دوسرا بولا بھائی صاحب لوہے کے چنے چبانا اسی کو کہتے ہین۔ تیسرے نے کہا اُس روز تو فرماتے تھے کہ جو گھانس پھونس میرے ہان موجود ہے وہ حاضر ہے۔ اس سے تو آپ نے گھانس ہی کھلائی ہوتی یہ تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے یہ آپ نے دعوت کیا کی ہے۔

رونق — اور مکان پر دوڑے آئے تھے۔

مسخرہ — لے واللہ پتھر مین اور ہمین کیا ذوق ہے۔

رونق — بس کچھ یون ہی سا ذوق ہے۔

چھٹن — آیئن ذرا اس آلو کی ترکاری کو دیکھئے واللہ بالکل سڑی ہوئی۔ ارے یہ تجھے سوجھی کیا۔

رونق — یار عزیز اب تمسے کیا کہین۔

چھٹن — ایسے کھانا کھلانے سے فائدہ جسکو کھلاؤ وہ بھی پریشان۔ اور جو کھلائے اسکی بھی ہجو ہو۔ اگر دعوت نہ کرتے تو اس سے اچھا تھا۔

مسخرہ — مٹھائی تک سڑی ہوئی ہے۔

چھٹن — بھئی یہ ترکاری اچھی پکی ہوئی ہے گرگرم ہے اور آب و نمک بھی درست ہے۔

رونق — ہان شکر ہی۔ وہ خراب ہی پکی سہی مگر گرم تو ہی۔ مگر یار اب تمہارے ہان کھانا کھا رہے ہین ورنہ ہزار دن سُناتا۔ مردود تیرا گلا کون رتیتا تھا کہ خواہ مخواہ دعوت کر۔ کون فرض ہی کون تھا۔

چھٹن — ارے یار دال پکی ہی۔ یا دال بھی نہین ہی دال اور چپاتیان ہی جا کے نلاؤ۔

منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے۔ بیوی سے کہا دو باتین ہین ایک یہ کہ یہ گرما گرم بھجیا کھانے مین کہان سے آ گئی۔ دوسرے دال گھر مین ہی نہین بیوی بھجیا تو ہمنے جلدی جلدی پکا لی تھی۔ اور دوسری بات کیا پوچھی۔

مہراج — دال ہو تو ذرا سی دو۔

بیوی — ہان دال ہی (دال ایک کٹورے مین دے دی)

مہراج — روٹی ہی ہو تو ایک آدھ ٹکڑا دے دو۔

بیوی — ہان ہی (دو موٹی موٹی روٹیان دے دین) یہ سامان لیکر آپ باہر تشریف لائے۔ موٹی موٹی روٹیان اور اُبالی دال سامنے رکھ دی۔

چھٹن صاحب نے دونوالے کھائے اور کہا بس حضرت درگذرے گھی کا بگھار تک نہین ہی۔ بالکل اُبالی اور روٹیان تو دیکھیے۔ ہاتھی کے کھانے کا روٹ کہنا چاہیئے۔ واہ لالہ روغن زرد۔ واہ

مہراج — بھائی صاحب جلدی بھی کرتے ہو اور پھر اوپر سے خفا بھی ہوتے ہو۔

رونق — لے بس اب بندہ بگڑا جائیگا۔

مہراج — یار ایک تو کھاؤ دوسرے اُڑاؤ۔

رونق — ایسے کھانے سے درگذرے دال دیا تو گھر مین بھی موجود ہی۔

مسخرہ — مگر کیا گرما گرم کھانا کھلایا ہی کہ واہ حضور چھالے پڑ گئے مُنھ مین۔

چھٹن — جی میرا تالو جل رہا ہی۔

مسخرہ — اور خداوند برف کے پانی کے عوض آتش جو لائے مین۔ بھئی واہ۔

اس آتش جو کے لفظ پر سب ہنس پڑے۔

مسخرہ — دال کو تو دیکھیے وہ گھی کو بھی جانے دیجیے پتھر ہی پتھر۔ ہم لوگون سے تو بہت بڑاتے ہو جو روا سے دال نہین گلتی حضور کی۔

اتنے مین مہری چمکتی ہوئی آئی۔ کہا سرکار گھر مان کہتی ہین کہ یہ کھانا کل رات کا پکا ہوا ہی۔ انسے کہا تھا کہ جو کسی کو بلاؤ اور نیوتو۔ تو اچھا کھانا منگلواؤ انکے چچا کے گھر مین کل لبسوڑا تھا وہان سے بنیا آیا ہے تو ن اُسی کو دیکھ کے تمہارے یہان دوڑے گئے

چھٹن — ارے چوری پکڑی گئی۔

مسخرہ — یہ کیے حلوائی کی دُکان۔

رونق — مگر یار ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ کہ یہ اُبالی دال کیونکر کھاتا ہی ہمسے تو ایک نوالہ نہ کھایا جائے۔

مہراج — اُبالی دال۔ ہونہہ۔ آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہین اُبالی دال کے بھروسے بھی نہ رہیے گا۔ بندے کے ہان بارہ آنے چودہ آنے مہینے کا گھی صرف ہوتا ہے۔ قبلہ آپ اُبالی دال لیے پھرتے ہین۔

مسخرہ — حضور کہنے سے تو بُرا مانیے گا کسی مردود ہی کو یقین آتا ہو واللہ۔

مہراج — بھائی چھٹن صاحب کے سر کی قسم —

چھٹن — بندے کا سر کیا کدو مقرر کیا ہے آپ نے —

مہراج بلی کی ذرا سمجھ مین نہ آیا کہ یہ لوگ ہنسے کس بات پر تھے کہا بھائی صاحب ایک بندہ زادی اور ایک بندہ اور ایک مہری اور ایک بارن اور ایک بوڑھا برہمن بس اللہ اللہ خیر صلاح —

مسخرہ — اتنے ہی سے آدمیون مین بارہ آنے مہینے کا گھی — دس بیس بھی نہین —

مہراج — اب آپ غور فرمائیے —

مسخرہ — آپ تو خود دکھی ہین لالہ روغن زرد

رونق — بھئی کیا لطیفہ کہا ہی واللہ مانتا ہون استاد کیون نہو تم بڑے دل لگی کے آدمی ہو —

چھٹن — واہ بھئی لالہ روغن زرد واہ —

مہراج — یہ اس گھی ہی کے کھانے سے تو ہمارا نام لالہ روغن زرد ہو گیا اور والد جناب بھی گھی کھاتے تھے اور بڑے خوش خور تھے —

مسخرہ — آپ کے والد جناب گھی کھاتے تھے ہمنے تو سنا انکو ہضم نہین ہوتا تھا —

راوی — اس لطیفے کو مہراج بلی ذرا نہ سمجھے — مسخرے نے کہا حضور برا مانین چاہے بھلا بندہ تو کسی اخبار مین ضرور بھیجو گا کہ دعوت کی اور اصرار کیا کہ ضرور آیئے گا اور گھر پر بیجا کر مٹری ہوئی ترکاری اور پتھر کی سی سخت پوریان اور باسی گلگلے اور اُلم غلم رکھدیا — اور گھر سے موٹی روٹیان اور مہابالی دال لاکے سامنے رکھدی —

مہراج — اب آج سے کان پکڑے کہ تم ایسون کو کون مردود کھانا کھلوائے یا دعوت کرے بس کان اُمیٹھے واللہ کان اُمیٹھے — اسکے کیا معنی صاحب کھانا کھاؤ اوپر سے غراؤ — خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر اب ایسی حرکت نہ ہوگی — اتنے مین منشی مہراج بلی کی بیوی نے مہری کے ہاتھ تلے ہوے پتے بھیجے — تو رونق جنگ اور چھٹن صاحب بھڑک گئے کہا بھئی واللہ کس قدر شایستہ عورت ہی اس وقت پستون نے مزہ دے دیا —

مہراج — ارے یار وہ بڑی سلیقہ شعار ہین —

چھٹن — کیا شک ہی —

مہراج — مگر قبلہ اگر یہی فیاضی رہی پتے تل کے بھیج دیے اور انار بھیج دیے تو گھر ملنا گھر کا خدا حافظ ہی —

مسخرہ — کیا سوجھی ہی واللہ —

بچھڑون کی ملاقات

نواب رونق جنگ بہادر مہراج بلی اور حاضرین جلسہ ہمراہ لیکر نواب محمد عسکری کے ہان گئے کہا یار عزیز آج مہراج بلی صاحب کے ہان مدعو تھے — بھائی صاحب وہ وہ کھانا کھایا کہ عمر بھر نہ بھولینگے — واہی واہ اور پھر واہی واہ — ترکاریان سب سڑی ہوئی — پوریان سخت جیسے پتھر — ارے توبہ اور مٹھائی باسی — مگر انکی بیوی واقعی بڑی صاحب تمیز ہین — انھون نے پتے تل کے بھیجے نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر — مین کہا کہون واللہ بڑی باتمیز عورت ہین — یہ تو گو کھٹے ہی ہین مگر انکے سلیقے مین شک نہین — اور انھون نے مہری کی زبانی

کھلا بھیجا کہ ہمارا کچھ قصور نہین ہی ہم لوگون مین رسم ہی کہ چھٹے چھ ماہے ایک روز باسوڑہ کرتے ہین ہمین یہ ہوتا ہی کہ رات کو پوریان کہین پکوان پکا تر کاریان پکائین گلگلے پکے رات کو نہین کھاتے صبح کو یہ سب پکوان لیکر کسی مندر مین بھیجتے ہین اور جب وہان سے واپس آتا ہی تو کھاتے اور تقسیم کرتے ہین - ایک حصہ کہین سے آیا تھا مثل مشہور ہی موئی بچھیا باچھن کے نام - اسی حصہ کو دیکھکر حضور نے ہماری دعوت کردی

نواب صاحب نے کہا مین ہوتا تو باسی کھانا کھینکدیتا انکو مجبور کرتا کہ ابھی پکواؤ یا نقدی لاؤ تو ہم خود پکوالین یہ دعوت کرکے باسی کھلانا کیا معنی - اچھی دل لگی ہی - اور یہ آخر تمھاری حرکتین کیا ہین بھئی -

مہراج - لاحول ولا قوۃ یہ سب جھوٹ ہی -

نواب - ارے کمبخت یا تو کھلا نہین اور اگر دعوت کر کسی بھلے مانس کی تو کھانا تو اچھی طرح کھلا باسی پوریون کی دعوت کے کیا معنی - اور تکلفات نہون تو تازہ کھانا تو ہو بڑے نالائق ہو یار -

منشی مہراج بلی صاحب کب شرمانے والے تھے - شرمانے کے عوض آپ بگڑ کھڑے ہوے آپ لوگون کو کھانا کھلانا اپنے تئین ہنسوانا ہی - ایک تو دو دو سیر فی اسم چکھ جائیے اور اوپر سے غراٹیے - اب آج سے توبہ کی واللہ وہ نامعقول لوگ ہو - نواب رونق جنگ نے بگڑ کر کہا ابے تو نامعقول ابالی دال کھلاتا ہی کوئی دعوت مین -

نواب محمد عسکری نے کہا یہ تو آپ کا شاعرانہ مبالغہ ہی ابالی دال تو غریب سے غریب بھی نہ کھلائیگا -

رونق جنگ نے کہا بھائی کے سر کی قسم واللہ ابالی دال خدا کی قسم ابالی دال -

نواب - کیون بھئی مہراج بلی ابالی دال تھی -

مہراج - اجی یہ تو پاگل ہین انکو بکنے دو -

مسخرہ - سرکار کے نمک کی قسم ابالی دال تھی -

چھٹن - تمھارے سر کی قسم نواب ابالی دال تھی -

نواب - لاحول ولا قوۃ - عجیب خفیف الحرکات آدمی ہے -

مسخرہ - حضور کل چنرین سڑی ہوئی باسی تباسی پوری اور ترکاری - اور گرمی کے دن سڑے کیون نہ -

نواب - اس شخص کو بھی خدا نے عقل سے بالکل کورا کر دیا ہی - خالی از عقل - تہی ز خرد -

مہراج - آپ ایسے سنکو راستہ بتاؤن - کہنے لگے تہی ز خرد تہی ز خرد تم خود ہو - تم سب گدھے ہو ہمکو خدا نے عقل کل مجسم عقل بنایا ہی - جی آپ کیا جانین ان باتون کو الکا سمجھنا ذرا دل لگی نہین ہی -

نواب - بجا ارشاد ہوا -

چھٹن - اب تمکو عقل کبھی نہ آئیگی بس معلوم ہوا اُلّو کی دُم فاختہ ہی رہوگے -

مہراج - بس چپ رہو اب کوئی لفظ مت زبان سے نکالنا

نواب - کیون پاگل پنے کی باتین کرتے ہو -

الغرض نواب محمد عسکری ان سب سے رخصت ہوکر ممن اور اختر کو ساتھ لیکر مجذوب کے یہان گئے جو وقت اسکے ہان پہونچے وہ عقل مچا مچا کر کہہ رہی تھی قمرن قمرن نازدار قمرن - نواب لو ہان!!! - آتی ہی - آتی ہی - ہان اتنے

مین نواب صاحب نے جھک کے سلام کیا۔

مجذوبہ ۔ارے قمرن کہان ہی تیری بول نواب۔

نواب ۔حضور کے حکم کی دیر ہی۔ اب حکم ہوجائے

مجذوبہ ۔ہم سُنی شیعہ نہ ہم مسلمان سب ایک اللہ کے بندے ہین کوئی فرق نہ کرنا۔ہان! سمجھا بس۔ہان!!!

نواب ۔تو اب ایسی کوشش کیجئے کہ قمرن ملجائے ہمین۔

مجذوبہ ۔اچھا قمرن کے واسطے کچھ مٹھائی لاچاٹ دلھا

نواب ۔(ممن سے) بھئی وہ دے دو فوراً دے دو

رادی ۔داروغہ صاحب چونکہ بہت پی گئے تھے اس سبب سے نواب صاحب کے ہمراہ رکاب نہ آئے تھے ممن کے پاس انھون نے پانچ اشرفیان رکھوادی تھین ممن کرازبس چالاک آدمی تھا چار اشرفیان مجذوبہ کو دین اور ایک اشرفی ناؤہ اُڑادی۔

مجذوبہ ۔قمرن ملجائیگی۔اب قمرن ملجائیگی۔

نواب ۔مین صدقے ذری جھلک دیکھ لون۔

مجذوبہ ۔دو پیسے مین بادشاہی ایہ کیا دیا ہی

نواب ۔حضور جو فرمائیے گا حاضر کرونگا۔مگر

ممن ۔اچھا اگر قمرن اس وقت آجائے تو دس ہزار لیجئے ابھی ابھی۔بس۔

نواب ۔منظور دس نہین بلکہ اور بارہ۔

مجذوبہ ۔قول مردان جان دارد۔ ہان!!!

نواب ۔اگر اس وقت قمرن ملجائے تو واہ۔

مجذوبہ ۔درختون کے ہرے ہرے پتون کا سایہ رہے۔بھری چاندی۔اور مینھا اور جھڑی ساون بھادون کی جھڑی۔ہان!!!

مجذوبہ نے نواب صاحب کو حکم دیا کہ ذرا آنکھ بند کرلو۔ یہ تو پابند حکم تھے ہی فوراً آنکھین بند کرلین۔کہا کھولدے انھون نے کھول دین۔کہا قمرن کہ نازو۔کیا دیکھا۔ نواب صاحب نے فرمایا دونون کو دیکھا اور یہ کہکر مجذوبہ کی بڑی خوشامد کی۔

ممن ۔حضور جو حکم دیجئے وہ بجالایا جائے۔

مجذوبہ ۔توڑے لاقمرن کو لے۔

نواب ۔ابھی حاضر کرتا ہون۔

مجذوبہ ۔(بہت خفا ہوکر) توڑے لاقمرن لے توڑے لاقمرن لے لاتوڑے لے قمرن۔

نواب ۔(ممن کے کان مین) لالہ ہردیو داس کو بلالا

ممن ۔بہت خوب خداوندا ابھی لیکے حاضر ہوتا ہون

ممن تو نواب صاحب کی گاڑی پر سوار ہوکر لالہ ہردیو داس مہاجن کو بلانے گئے۔اور مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑلیا اور کہا ادھر آ۔مجذوبہ انکو کلان کوٹھی کے کوٹھے پر لیگئی اور ہاتھ چوم لیا۔ انکو کسی قدر ہیبت کہ مجذوبہ ہی۔خدا جانے اسکی زبان سے کیا نکل جائے اور کسیقدر خوشی کہ ایسی وجیہ عورت اس لطف سے پیش آئے جرأت کرکے انھون نے بھی ہاتھ کو ذرا دبایا۔تو۔مجذوبہ کھلکھلا کر ہنس پڑی جوان عورت اور حسین۔اور سُرخ و سفید اور کم سن اس شوخی کے ساتھ اسکا ہنسنا تھا کہ نواب صاحب لوٹ ہوگئے

مجذوبہ نے کہا قمرن کو دیکھیے گا۔کہا ہان۔ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ کھولا تو نور کا لنکا نظر آیا۔ بی قمرن بنی ٹھنی بیٹھی ہین۔مجذوبہ دوڑ کے بھاگ گئی۔

نواب ۔بی قمرن جان صاحب سلام عرض ہی۔

قمرن ۔ہم تمسے نہین بولتے۔

نواب — قمرن جانی ذری ادھر دیکھو —

قمرن — (آنسو بہاکر) بس نواب دیکھ چکے

نواب — جان من ہمارا کیا قصور ہی —

قمرن — تمکو ہمارا ذری خیال نہین رہا — بڑے بیمروت اور بیوفا ہو نواب —

نواب — جانی — جان تڑپتی تھی — ہاے ہمپر تمھارے صدمۂ ہجر مین خدا جانے کیا کیا گذری — ہمارا ہی دل جانتا ہی

راوی — یہ کہکر نواب صاحب زار زار رونے لگے —

قمرن — ارے یہ سب ظاہرداریان ہین —

نواب — ہاے افسوس قمرن جان ؟ —

قمرن — نواب مجھپر جو ستم اس بشیر الدولہ نے ڈھایا اُسکا حال مین کیا کہون — خدا اس کمبخت سے سمجھے اللہ اسکو غارت کرے — اسکا جنازہ نکلے — موے نے میرے ساتھ کیا جانے کب کا غبار نکالا —

نواب — مین کھڑے کھڑے نکال دونگا وہ ہی کیا —

قمرن — اب ایسا ہی کہ جو روتک پر تمھاری دخل ہی سکے

نواب — (بدد ماغ ہوکر) اسکی ایسی تیسی —

قمرن — ہمارے ساتھ اُس کمبخت نے وہ بدی کی کہ ہمارا دل ہی جانتا ہی — ہم کس سے کہین — اللہ اُس موے سے سمجھے — خدا اُسکو غارت کرے —

نواب — انوہ کن دقتون سے ملی ہو جانی —

قمرن — ایک دن ہنسنے خواب مین دیکھا کہ ایک عورت ہمارے پاس آئی ہی — اور ہم سے کہتی ہے کہ عسکری کے پاس چلیگی — یہ کہکر کوئی چار پانچ دفعہ اُسنے (ہان ! ہان ! ہان ! کہا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا — بس آنکھ کھل گئی اب جو دیکھتی ہون تو یہی مہزوب (مجذوب) عورت تھی —

نواب — یہ بہت خدا رسیدہ ہین انکا کیا کہنا —

قمرن — ابکی تو کچھ ایسا بندوبست کرو نواب کہ اب ساتھ نہ چھوٹے — ہاے اِن لوگون کو خدا غارت کرے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا ہی —

نواب — (قریب جاکر) ایک بوسہ بعد مدت دے دو —

قمرن — تو گھبراتے کیون ہو — اب باغ چلو — مگر کسی پر کچھ ظاہر نہ ہونے پائے —

نواب — ہماری راے تو یہ ہی کہ ہم تم نینی تال چلے چلین —

قمرن — مین خوش میرا خدا خوش چلو بس —

نواب — (زار زار روکر) میری جان قمرن —

قمرن — (روکر) کیا کہون نواب — اس بشیر الدولہ سے خدا سمجھے — اللہ اس مونڈی کاٹے کو غارت کرے —

نواب — ابھی کھڑے کھڑے نکلوا دونگا ابھی ابھی

قمرن — اللہ کرے اسکا جنازہ نکلے — خدا اس سے سمجھے جیسا میرا دل دُکھایا —

نواب — اچھا نواب اک ذری ٹھہر جاؤ اور ہر دیو اس کو بلایا ہی لائے دیپکیر مجذوبہ کو دے دین تو پھر ہم تم کہین بھاگ چلین —

قمرن — ابکی مین تمھارا ساتھ ایک دم بھر کے لیے بھی نہین چھوڑونگی جہان تم وہان ہم —

نواب — عقد ہو جائے تو بہتر ہی — کیا راے ہی —

قمرن — بیشک ضرور ہونا چاہیئے —

نواب — تمھاری ماں کیسی تڑپتی تھین کہ کیا کہون —

قمرن — سارا بنا بنایا کھیل اس موے بشیر الدولہ نے

بگاڑ دیا۔ اللہ کرے اسپر بجلی گرے۔ خدا اس سے سمجھے اور کیا کہون۔

نواب ۔ قمرن کے سر کی قسم آج ہی نکلوا دونگا۔

قمرن ۔ میری تسلی تو جب ہوگی جب اس موے کی کھٹیا مچاتی ہوئی نکلیگی۔ بس۔ اللہ کرے کوئی اسکو مار ڈالے تو کیا اچھا ہو۔

نواب ۔ تم صاف صاف حال تو بتاؤ۔

قمرن ۔ بڑی کہانی ہی کوئی کہان تک کہے۔

نواب ۔ اچھا سن لینگے جلدی کیا ہی۔ مگر یہ بشیر الدولہ بڑا پاجی نکلا۔ نامعقول۔

نواب محمد عسکری صاحب نے جو بعد مدت معشوقۂ نسترن بنا گوش بی قمرن کو دیکھا تو پھڑک گئے اور پرانا عشق پھر از سر نو چرایا اور قمرن کی بغل مین بیٹھکر یہ اشعار بلحن داؤدی پڑھنے لگے۔

آمد زحد امنیت بجان دل	
گہ نالہ کند گہے فغان دل	
چون باہمہ صدق عشقبازی	
گاہے نشد از تو کامران دل	

اللہ اکبر ہم اور قمرن ایک جگہ بیٹھے ہین شان خدا تیری کریمی کے صدقے۔ قمرن اب ہم اور تم اس طرح رہین جانی جیسے ایک روح اور دو قالب۔

قمرن ۔ باجی جان کہان ہین۔

نواب ۔ ہین۔ رویا کرتی ہی بیچاری۔

قمرن ۔ (روکر) اس بشیر الدولہ سے خدا سمجھے۔

نواب ۔ آمین۔ دیکھو تو جانی مین اسکو کیسا نچا دکھاتا ہون جاتا کہان ہی۔

قمرن ۔ مجھپر تو جو آفت اسنے ڈھائی اسکا بدلہ خدا ہی لیگا اور کون لے سکتا ہی۔

اتنے مین ممن نے زینے پر سے آواز دی حضور لالہ حاضر ہین۔ کہا چلے آؤ وہ کوٹھے پر آیا تو دیکھتا ہی کہ کہ نی قمرن صاحب نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی ہین آئین حضور خدا مبارک کرے۔ آج تو واللہ جلسہ ہونا چاہیئے بی قمرن صاحب بندگی قمرن نے کہا بس جایئے بھی آپ لوگ کسی مصرف کے نہین ہین ایک بشیر الدولہ اور اتنے تم اور کچھ نہ کر سکے اور اسنے جو چاہا وہ کر گذرا ہی وہ تو ہوا اندھیرا تھا کہ بلا کا سامنا تھا۔ ڈولی سے اترتی ہون تو اس مونڈھی کاٹے کدرا کی شکل دیکھی جان نکل گئی دھک سے رہگئی بس کہ یا اللہ یہ ہوا کیا۔

ممن ۔ اب ہم لوگون کو یہ حال کیا معلوم تھا۔

نواب ۔ مہراج بلی نے تو ہمسے کہا تھا کہ پڑوس مین آئے رہی ہین کدرا کے ہان سے بھاگ آئین۔

قمرن ۔ اللہ جانتا ہی نواب مہراج بلی نے دوستی کا حق ادا کر دیا۔ رات کو چار آدمی بھیجے اور وہ ہمکو نکال لیتے مگر انھون نے کہا ہمنے تمکو تمھارے میان کے پنجے سے تو نکالا ہی اب تم جانو تمھارا کام جانے ایسا نہو کہ ہم دھر لیے جائین۔ تو اور لینے کے دینے پڑین۔

ممن ۔ پھر تم غائب کہان ہو گئین۔

قمرن ۔ میرے تو ہوش الجھی تک ٹھکانے نہین ہین رفتہ رفتہ کل قصہ بیان کرونگی کہ مجھپر کیا کیا گذری جو مجھپر گذری اللہ کرے دشمن پر بھی نہ گذرے۔ دشمن سے دشمن کو بھی نصیب نہ ہو۔

الغرض لالہ سردیو اس سے نواب صاحب نے دس ہزار روپے مانگے اور کہا کہ اسٹامپ لے آؤ۔ ہم

تمسک لکھ دینگے۔ پرسون بنک کھلے گا تمھارا روپیہ تمکو بلجائیگا۔ اُسنے کہا ہجور کیسا تمسک ہجور کا کام نہ اٹکے بس بڑا تمسک تو یہ ہی کہ کھاتا لیتا آیا ہون سب ٹھیک ہو بس اسپر ٹانک دیجئے۔ نواب صاحب نے لالہ ہردیو داس کی بڑی تعریف کی اور جس طرح پر لالہ موصوف نے بتایا فوراً لکھدیا اور روپیہ لیکر مجذوبہ کی نذر کیے قمرن اپنے دل مین بہت خوش ہوئی کہ انکو ہمارا اسقدر خیال ہی کہ دس ہزار روپیہ بات کرتے دے دیا۔ جب مجذوبہ کے پاس سے نواب کوٹھے پر گئے تو قمرن نے انکے رخسار تابان کا بوسہ لیا۔ نواب صاحب کی مارے خوشی کے باچھین کھل گئین۔

نواب ۔ ہائے اسی کو تو ترستا تھا اور رونا کیا تھا۔

نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ یا الٰہی قمرن کو ابکی دفعہ کہان چھپاؤن کہ اس مردود بشیر کو نہ معلوم ہو۔ سوچتے سوچتے اُنکے ذہن مین یہ بات آئی کہ کسی ہوٹل مین اُتار دین اور پردہ نشین عورت مشہور کرین۔ ممن سے مشورہ کیا۔ ممن نے کہا حضور ہوٹل وٹل ٹھیک نہین ہی غلام جو عرض کرے اُسپر غور فرمائیے چنٹ یہان سے کوئی تین کوس ہی وہان غلام کا ایک باغ ہی اور اُسمین مکان بھی ہین۔ بس سیدھے وہین چلے چلیے بخط راست کسی کو کانون کان تو خبر ہوگی نہین نواب صاحب کو یہ صلاح بہت پسند آئی۔ فوراً قمرن کو گاڑی پر بٹھایا اور ممن کو ساتھ لیا۔ اور چنٹ کی طرف چلے راستہ مین باتین ہوتی جاتی تھین۔

قمرن ۔ کل کیا بتائین کس مصیبت مین تھے آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ ہم تم پاس بیٹھے ہوے گاڑی پر مزے سے ہوا کھا رہے ہین۔

نواب ۔ ہم کل اتنے وقت مہراج بلی کے ہان بیٹھے ہوے تھے۔

ممن ۔ سرکار صبح شام دوپہر اُٹھتے بیٹھتے آپ ہی کو یاد کرتے تھے بارے خدا نے آرزو پوری کردی اور سچ تو یہ ہی کہ ان مجذوبہ کی بدولت یہ دن دیکھا۔

قمرن ۔ مین نے خواب دیکھا تھا کہ جیسے یہ آن کر مجھسے کہتی ہین کہ اب چلو اب چلی چلو چل تجھکو تیرے نواب سے ملادون۔ ہان!!!۔

نواب ۔ اللہ اللہ یہ قدرت حاصل ہے اُنکو۔ واہ۔

ممن ۔ حضور غرض تو کر دیا کہ اس شہر کی قطب ہین۔

اختر ۔ عقل دنگ ہوجاتی ہی بعض اوقات وہ وہ باتین سننے مین آتی ہین اور عقل کیونکر نہ دنگ ہو سمجھ سکتا ہی کوئی رموز کو۔ ای لاحول۔ کیا مجال ہی۔

نواب ۔ لے اب آپ لاحظہ تو فرمائیے خواب مین جاکے اطلاع کی اب اس سے بڑھکر اور کیا کمال ہوگا۔

ممن ۔ حضور مجھسے کہدیا تھا مگر مین اس اشارے کو سمجھا نہین تھا۔ مجھسے کہدیا تھا کہ ہم خواب مین گئے ہان گوری گوری صورت دیکھی قمرن تھی اُسکی بہن نہ تھی۔

نواب ۔ اور آپ نے ہمسے نہ کہا۔ بھئی واہ معقول۔

ممن ۔ ای تو حضور جب غلام سمجھے بھی کچھ میری تو سمجھ ہی مین نہین آیا تھا وہ تو نواب عقدہ کھلا۔

اختر ۔ بس دیکھیے اُسی طرح بڑمین کیا جانے کیا کیا بات جاتی ہین اُسکا سمجھنا آسان نہین ہی۔

نواب ۔ بعض بعض باتین تو بالکل سمجھ مین آتی ہی نہین

قمرن ۔ ایک کام کرو ۔ باجی جان کو بھی ساتھ لیتے چلو اور امی جان کو اطلاع کر دو ۔ انھون نے رو رو کے کیا جانے کیا حال کیا ہوگا ۔

نواب ۔ تو ایک کام کرو ۔ ذرا اختر سے کہو حسین علی کو بلا لین اور گاڑی ذرا روک دو ۔

نواب صاحب نے گاڑی روک لی اور اختر کو حکم دیا کہ حسین علی کو بلا لاؤ ۔ حسین علی دوڑتا ہوا آیا یکان مین کہا کہ نازو کو ایک گاڑی پر سوار کرا کے جنہٹ مین لاؤ اور تم یا میان ممن سے دریافت کرو اختر گاڑی پر بیٹھے اور گاڑی جنہٹ کی جانب روانہ ہوئی ۔

قمرن ۔ میرے اچھے نواب ۔ اب نینی تال چلے چلو ۔

نواب ۔ کل ہی روانہ ہو جاؤنگا ۔

قمرن ۔ ہمین تو یقین نہین آتا ہے ۔

نواب ۔ کل ریل پر بیٹھی ہوگی ۔

ممن ۔ حضور ہان اب تو چلیے ۔

اختر ۔ اب یہان فضیحتا ہی خداوند ۔

ممن ۔ فضیحتا بلکہ فضیحتی کا باپ ۔ ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

قمرن ۔ اور کون مشکل بات ہے ۔ قدم بھر پر تو نینی تال ہے نینی تال کیا کچھ دور ہے ۔

نواب ۔ وہ کالے کوسون سہی ۔ ہم ضرور چلینگے ۔

ممن ۔ تو خداوند پھر ایک کام کیجیے شب باش تو یہان ہو جیے اور سویرے کوئی آٹھ بجے گھر چلیے وہان سامان بھیجے اور بندہ قمرن جان کو لیکر اسٹیشن پر آجائے ۔

نواب ۔ بہتر اب باغ تو چلو پہلے ۔

قمرن ۔ یہ جائین وائینگے نہین ۔

نواب ۔ نہ جائین کیا معنی ۔

اختر ۔ حضور برا نہ مانین تو غلام عرض کرے حضور کے مزاج مین اور بڑے لوگون کی طرح تکون ضرور ہے ۔

نواب ۔ لاحول ولا قوۃ کیا کہتے ہو ممن ۔

اختر ۔ حضور کے خوف کے مارے چاہے نہ کہین ۔

ممن ۔ حضور کہتے تو سچ ہین یہ ۔

نواب ۔ تو صاحب یک نشد دو شد ۔ میان ہم تلون مزاج ہین ۔

ممن ۔ چاہے تو پھر دم کر ڈالیے ۔

قمرن ۔ کیا بات کہی ہے ہم نہین سمجھتے ۔

ممن ۔ ہم لوگون کی رائے یہ ہے کہ نواب صاحب کے قصد اور ارادے کا کوئی یقین نہین ابھی کچھ رائے ہے اور ابھی کچھ ۔ جلد بدل جاتے ہین ۔

جس وقت گاڑی باغ مین داخل ہوئی قمرن نے کہا ۔ نواب وہ دن ہمکو کبھی نہ بھولیگا جب ہم تم پہلے پہل اس باغ مین آئے تھے ۔ اللہ کرے باجی گھر پر ہون اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے ۔ نواب صاحب نے باغ کی کوٹھی کھلوائی اور کہا ۔ عصے سے بند تھی ذرا کمرے کے سب دروازے کھلوا دو ۔ کوئی آدھ گھنٹے تک باغ مین سیر گشت کیا کیے ۔ اسکے بعد گاڑی کی کھڑ کھڑاہٹ کی آواز آئی

نواب ۔ نازو بھی آگئین ۔

قمرن ۔ اور حسین علی ہی اکیلا آیا ہو ۔

ممن حسین علی اول تو پیدل آتا۔ اور اگر پیدل نہ آتا تو اکے پر آتا۔

اختر ۔ نازو وہ کیا بھی ہین۔

قمرن ۔ یاد ہشت! بند گاڑی اور نازو کو دیکھ لیا۔

اختر ۔ بند ہونے ہی کے سبب سے تو سمجھ گئے کہ نازو ہین۔

نواب ۔ وہ گاڑی آن پہونچی۔

ممن ۔ حضور نازو ضرور آتی ہین۔

اتنے مین گاڑی باغ مین آئی اور رک گئی حسین علی کوچ بکس سے اترا۔ گاڑی بان اور سائیس سے کہا تم لوگ ہٹ جاؤ۔ بی نازو چھم چھم کرتی ہوئی اتریں۔ قمرن اور نازو بغلگیر ہوئین۔

نواب ۔ اور ہمسے (ہنسکر)۔

نازو ۔ اللہ نے بڑا رحم کیا۔

قمرن ۔ یہ دوسرا مرتبہ ہو اس باغ مین آنے کا۔

نازو ۔ یہ وہ باغ نہین ہو۔

قمرن ۔ اے ہان سچ کہا مجھے یہ اس وقت ہو گیا یہ تو چپٹ ہو۔

نواب ۔ تمنے پہلے بھی کہا تھا کہ جب ہم پہلے پہل اس باغ مین آئے تھے۔ مین خاموش ہو رہا۔

نازو ۔ بہن اب ہمسے سارا حال تو کہہ چلو تم تھین کہان روتے روتے آنسو خشک ہو گئے (روکر) امی جان کا دور از حال بُرا حال تھا۔

قمرن ۔ (روکر) بہن یہ نہ پوچھو بس۔

نازو ۔ اللہ کو جو منظور ہوتا ہو وہی ہوتا ہو۔

قمرن ۔ ہمارے ساتھ تو اس مونڈی کاٹے بشیر الدولہ نے بدی کی۔ اللہ اُس سے سمجھے کہ ہمپر تہمت دھایا اُس مونڈی کاٹے نے۔

نازو ۔ جیسا کیا ویسا پائیگا۔

نواب صاحب نے نازو سے مشورہ کیا کہ اگر تمھاری راے ہو تو ہم قمرن کو لیکے چپکے سے یمنی تال چلدین اور تم بھی چلی چلو۔ نازو نے کہا تم کہتے بہت ہو اور کرتے کم ہو یہ کرینگے وہ کرینگے۔ مگر سب زبانی داخلہ۔ اب اس سے بڑھ کے فضیحتا اور کیا ہوگا۔

نواب ۔ ممن بھئی لے تیاری کرو۔

ممن ۔ بہت خوب حکم کی دیر تھی۔

نواب ۔ اب ہمسے کچھ نہ پوچھو۔

ممن ۔ بہت خوب کل ہی لیجیے۔

نواب ۔ تو ہمسے کچھ نہ پوچھیے۔

ممن ۔ بس سمجھ گیا۔ کل سامان لیس لیجیے۔

قمرن ۔ تو ہم امی جان کو کل دیکھہ آئین۔

نازو ۔ اے ہو۔ کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا۔

نواب ۔ کیا عقل ہو تمھاری بھی واہ۔

اختر ۔ اور جو تم گئین اور کدر آ گیا۔

نواب ۔ ہان بس یہی تو خرابی ہو۔

نازو ۔ امی جان کو کل نفس پر ہین بلوا لینگے۔

راوی ۔ شان خدا۔ منہارن اور نفس۔

نواب ۔ بس بس ہزار باتون کی ایک بات یہ تمنے کہی۔ جی خوش ہو گیا۔

اختر ۔ کل کوئی دس بجے بلوا لیجیے گا۔

قمرن ۔ بس نہین بارہ بجے۔ اور سنو تڑکے مجھ دم کیون نہ بلوا لین ساتھی میر کیون ہو۔

اختر۔ تڑکا تو یہان ہوگا نو بجے۔ ذرا سمجھیے تو۔
قمرن۔ ہان اچھا تو اُڑیگی۔ نواب لائیے کچھ پلاؤ تو بعد مدت۔
نواب۔ یہان کچھ ساتھ ہی۔ ممن۔
ممن۔ حضور جان کے ساتھ ہی۔ بقول نثار ؎

بغل مین ہون تو بہ دبائے ہوے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوے

نواب۔ تم لوگ اس شعر پر بڑے لٹو ہو۔
اختر۔ حضور خوب کہا ہی۔
نواب۔ اسمین کیا فرق ہی۔ بہت خوب کہا ہی۔
اختر۔ کلیجے سے بوتل لگائے ہوے۔ جان نکال دی اسنے۔ سبحان اللہ۔ کیا ستانہ مضمون ہی۔
نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ لاؤ۔ ممن نے پانچ گلاس سامنے رکھدیے۔ اور حسین علی برف اور سوڈا کی بوتلین لایا۔
نواب۔ ائین! ارے میان برف اور سوڈا واٹر!
ممن۔ حضور پھر آخر تین روپیے کے پیادے مین اور ہم مین کچھ فرق ہویا نہو۔ یا ہم اور وہ برابر ہی ہین۔
اختر۔ بھئی کمال کیا واللہ۔
ممن۔ حضور کا اقبال ہی یہ سب۔
نواب۔ ممن تمکو انعام دینگے ہم۔
ممن۔ (آداب عرض کرکے) خداوند اس سے زیادہ انعام اور کیا ہوگا۔
نازو۔ خوب آدمی ہین ممن۔
قمرن۔ اور وہ کہان ہے جسکو آپ لوگ سب بناتے ہین۔
نواب۔ وہ کون مسخرہ۔
ممن۔ مہراج بلی کو کہتی ہین۔
قمرن۔ نہین نہین۔ کیا مہراج بلی کو مین جانتی نہین۔
اختر۔ مین سمجھ گیا۔ میان جبلو کو کہتی ہین۔
قمرن۔ ہان ہان۔ وہ جو گاتے خوب ہین۔
نواب۔ کئی روز سے آیا نہین۔ کیا جانے کیا سبب ہی۔
قمرن۔ پہلے تم لوگ پیو پھر ہم پینگے۔
نواب۔ یہ نہ ہونے کا۔
قمرن۔ ہمارے سر کی قسم۔
نواب۔ تمکو ہمارے لہو کی قسم۔
راوی۔ قمرن نے پی۔ کہا یہ بڑی سخت ہی۔
نواب۔ ارے یار انکو شربی پلاؤ۔
ممن۔ حضور شربی ہی ہی۔ حضور چکھین تو۔
نواب۔ (چکھ کر) ہان ہی تو شربی ہی۔
قمرن۔ ارے تو ظالم برف تو ملا۔
نواب۔ کیا برف نہین ملائی۔
ممن۔ نہ برف تھی۔ نہ پانی۔ یہ اُٹھا کے پی گئین۔
نواب صاحب نے کہا اب تھوڑی پی کر سو رہو۔
قمرن۔ اب آج تو ہمکو نیند نہین آتی۔
نازو۔ اے تو ابھی سوئین کہان ہو تم۔
قمرن۔ اے نواب ہمکو اتنا بھی نہین آتا۔
اختر۔ خداوند آج تو دونی چوگنی پیجیے۔
نواب۔ کتنی بوتلین ہین ممن۔
ممن۔ خداوند تین بوتلین تو شربی کی ہین اور چھ بوتلین ہوسکی کی ہین اور ایک بوتل اکسٹا نمبر ون برانڈی کی اور دو آدھے شامپین کے۔

نواب — آئین انور زرجی کی کوٹھی بھر اُٹھالائے —

ممن — حضور اتفاق ہی کوئی دوست آجائے صاحب لوگون مین سے کوئی آجائے —

قمرن — لے ہمارے گلاس مین اور انڈیل دو —

نواب — یہ جان تک حاضر ہی تمھارے لیے —

قمرن — جان تمھاری تمکو مبارک رہے —

نازو — اور ہمکو کوئی پوچھتا ہی نہین —

قمرن — اپنے بہنوئی سے کہو — جھولا کن ڈالو اُن کے لیے کیا بہار ہی — بجلی جب چمکتی ہی تو مزہ آجاتا ہی اچھا بتاؤ برسیگا یا نہین برسے گا —

نواب — برسیگا — ضرور برسے بارہ بجے تک —

نازو — نہین برسیگا — ہرگز نہین برسیگا —

نواب — آؤ بدتی ہو کچھ —

قمرن — بدکے پاس ہم نہین کھڑے ہوتے —

نواب — نازو جان آؤ بدتی ہو —

نازو — ہارو ہاتھ پر ہاتھ —

نواب — آؤ بارہ بارہ بوسے بدتے ہین —

نازو — بڑے اُستاد ہو — ہر سٹے اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہی کیون بنو —

نواب — ہان ایسے گئے گذرے ہوے ہم — کیا ہمارے گال مفت کے ہین — ہم تو بارہ بارہ بوسے ہی بدینگے — تم چاہے جو کچھ کہو —

نازو — ایک بہن تو تمھارے سپرد کردی اُسی کے بوسے لو ایک سو چاہے ہزار —

تھوڑی تھوڑی پی کر یہ سب علیحدہ سو رہے تو قمرن اور نواب صاحب مین میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین —

قمرن — نواب ایک بوسہ دو — اللہ جانتا ہی ترس گئی —

نواب — ایک بوسہ ہزار بوسے گن کے لو —

قمرن — تو بھی سیری نہوگی —

نواب — بوسہ ہی تو وہ شی ہی جس سے سیری نہین ہوتی —

قمرن — اللہ اللہ تم کہان اور ہم کہان — مگر تمھین قسم ہی بس کل ہی پرسون ینی تال چلے چلو —

نواب — اب کیا ٹل بھی سکتا ہی کل پرسون ہین داخل ینی تال ہونگے —

قمرن — سنتے ہین کہ وہان بارھون مہینے سردی رہتی ہے —

نواب — اور سردی کے دنون مین تو آدمی وہان ٹھٹھر جاتا ہی —

قمرن — اچھا میرے سر پر ہاتھ رکھو کہ ضرور چلوگے —

نواب — (سر پر ہاتھ رکھکر) اس سر کی قسم ضرور چلینگے اور تمکو اور نازو کو بھی لیتے چلینگے مزے اُڑینگے وہان — ۶ —

از غم دزد فی غم کالا	
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسے را با کسے کارے نباشد

ینی تال کو لوگ دنیا کی بہشت بتاتے ہین اور جو لوگ ہوآئے ہین وہ اسکی تصدیق کرتے ہین —

ینی تال کا سفر

شتابی لا مئے گلنار ساقی	دم رخصت نہ کر تکرار ساقی
ترے صدقے ترے قربان ساقی	خدارا پھر وہی احسان ساقی
وہی پھر صحبت دیرانگی ہو	وہی پھر رخصت فرزانگی ہو
بہار وصل ہو پیدا رقم سے	گل شادی کھلین شاخ قلم سے
رہا ہون دام سے مانند بلبل	پھر ان بے قید شِ نکہت گل

نواب محمد عسکری صاحب نے اس عجلت مین سفر کیا کہ الامان مجذوبہ سے وعدہ کرلیا کہ ہفتے مین دو خط ضرور بھیجا کرونگا اور اُنھون نے بھی وعدہ کرلیا کہ جواب فوراً بھیجینگے - ایک خدمتگار اس لیے تعینات کردیا گیا کہ مجذوبہ کو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے - اور بازخان اُدسیر کے نام حکم بھیجا گیا کہ کلان کوٹھی کے متصل جو زمین واقع ہی اُسمین ایک اوسط درجے کا ہندوستانی مکان کوٹھی نما بنایا جائیگا - اُسکا تخمینہ پیش کرو -

اب بشیرالدولہ کا حال سنیے - محمد عسکری انسے کھٹکے ہوے تو تھے ہی - ایک رقعہ بشیرالدولہ کے نام لکھوایا اور اُسپر اپنے دستخط کردیے -

نواب بشیرالدولہ بہادر مین نے سُنا ہی کہ آپ میرے درپے آزار ہین - اور یہ سب کانٹے آپ ہی کے بوئے ہوئے ہین - مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ آپ آج سے میرے گھر پر نہ جائیے گا ورنہ بیمروتی اور کج خلقی کرنی پڑیگی مین نے اپنے آدمیون اور بھاٹک کے پہرے والون اور دربانون کے نام حکم بھیج دیا ہے وہ آپ کو اندر نہ جانے دینگے - اور آپ مفت مین ذلیل اور خوار ہونگے -

جسکے آپ دوست بنین اُسکو دشمن ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہی - دوست بنکے آپ دشمنی کا اظہار کرتے ہین - بڑے افسوس کی بات ہی -

راقم محمد عسکری

یہ رقعہ بشیرالدولہ نے پڑھا تو دل مین بہت ہی ناراض ہوے آدمی سے کہا جاؤ اُسکے جواب کی کچھ ضرورت نہین ہی اتفاق سے وہی چار منٹ کے بعد انکے نام ایک تار

اس مضمون کا آیا

ور تار کے دیکھتے ہی روانہ ہوجیے - منیرالدولہ سخت علیل ہوگئے بہت جلد روانہ ہوجیے - اُنکی طبیعت بہت بگڑی ہوئی ہی -

ایک انگریزی خوان نے اُسکا ترجمہ سُنایا تو بشیرالدولہ کا رنگ فق ہوگیا - آدمیون کو بلایا کہا ابھی اسباب باندھو بھائی کی طبیعت بہت علیل ہوگئی ہی -

خدمتگار - حضور منیرالدولہ بہادر کی طبیعت علیل ہوگئی

بشیر - ہان وہ بیمار تو مدت سے ہین - بڈھے ہوئی

خدمتگار - تو حضور کس وقت کی گاڑی پر چلیے گا خداوند -

بشیر - (گھڑی دیکھکر) بس اب کوئی چار گھنٹے اور ہین -

خدمتگار - تو حضور اب جلدی کرنی چاہیے ہی - اب رہا کیا ہی -

نواب بشیرالدولہ چھٹن صاحب کے ہان چلے گئے اور آدمیون کو ضروری ضروری اُمور کی نسبت حکم مناسب دیگئے اور کہہ گئے کہ کھانا بھی چھٹن صاحب ہی کے یہان بھیج دینا - چھٹن صاحب کو تار کا مضمون سنایا تو اُنکو بھی تشویش ہوئی خیر وقت سے پون گھنٹہ قبل نواب بشیرالدولہ بہادر ریل کے اسٹیشن پہونچے - اور نواب نادر جہان بیگم کو ایک عورت کی زبانی کہلا بھیجا کہ نواب خدا حافظ ہی -

تھمنین چندا نپے ڈمے دھر چلے کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے
سمجھے تمھارے ساتھ کوئی بدی نہین کی مگر سمجھے تمھاری جان تک لینے مین کوئی دقیقہ نہین باقی رکھا تھا - خیر اب آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوجائیگا جب قرن گھر بار

لوٹ کر بیگم بنکے رہیگی۔ اور تم لونڈی اُسکی بنوگی ہم تو اب رخصت ہوتے ہین۔

نواب محمد عسکری صاحب کے ہمراہ رکاب کئی دوست اور صاحب تھے نواب چھپٹن صاحب آغا محمد اطہر صاحب منشی مہراج بلی صاحب۔ مُن۔ اختر۔ مسخرہ۔ جملو دو خدمتگار دو رُنے۔ ایک چپراسی۔ دو پہرکے والے دو خاص بُرے ایک آبدارخانے والا۔ اور داروغہ صاحب کل عملے کی خیر اور بی قمرن تو جان کے ساتھ تھین اُنکا ساتھ بھلا کیونکر چھوٹ سکتا۔

بی قمرن اور نازو کے ہمراہ رکاب ایک مغلانی دو مہریان۔ دو بار بردار نیان۔ ایک محلدار۔

۲۸۔ آدمیون کا غول اُنکے ساتھ تھا۔ مُن کو ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی دی گئی اور سفر خرچ کے لیے دس روپے اختر کو ایک مہینا پیشگی اور بانات کی ایک نئی اچکن اور ایک نیا گھنٹا۔ اور ایک نیا گرم چغہ۔ مسخرے کو ایک پُرانا سُرخ رنگ کا بھدّے کام کا دوشالہ عطا ہوا۔ کوئی پچیس چھبیس روپے سے زیادہ قیمت کا نہ ہوگا پانچ روپے انکو بھی پیشگی ملے۔ جملو کو ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی۔ خدمتگارون وغیرہ کو بھی پیشگی تنخواہ دی گئی

نواب صاحب کے ساتھ بہت بڑا سامان گیا تھا چونتیس سیر نبھاکو دو سیر اور تیسیر اور چوسیر۔ پانچ روپے کے سچے کو یلے ڈھاک کے۔ سُنو عظیم اللہ خانی حقے۔ مختلف اقسام کے خس کے بیچے۔ پیچوان

۲۷۔ پٹارے اور بکس اور صندوق۔ چار بندوقین چار سروہیان۔ دو پنچے۔ ایک کنار۔ فرش فروش۔ دری۔ جاجم۔ قالیچے۔ ہوائی تکیے

کل اسباب عشرت اور سامان ریاست ساتھ تھا ران سواری کے چار گھوڑے اور سب بیش بہا۔

نواب صاحب کئی دن کے بعد محلسرا مین تشریف لے گئے تو نواب نادر جہان بیگم نے کہا آج یہ کہان بھول پڑے تم جاؤ ہم نہین بولتے اُس روز کیا وعدہ ہوا تھا۔

نواب صاحب نے کہا تو ہم اُس وعدے کے خلاف کب ہوے۔ آج فریزر صاحب کا خط نینی تال سے آیا ہی کہ یہان آج کل موسم اچھا ہی ضرور آؤ۔ اگر آؤگے تو صاحب لوگون سے بھی ملاقات ہوجائیگی۔ مین تو رسیان توڑا کے جاتا ہون مگر تمکو کیونکر لیجلون یہ بڑی دقت ہی۔ ہان ایک بات البتہ ہوسکتی ہی کہ مین وہان جاکے بندوبست کرون اور جب کوئی عمدہ کوٹھی ملے تو تمکو بُلالون۔

بیگم صاحب نے پوچھا کہ اچھا اس سے فائدہ کیا جو لوگ وہان نہین جاتے وہ تندرست نہین رہتے جھوٹ موٹ کے چولہے ہین بس اور کچھ نہین کیا وہان کوئی اور خدا ہی۔

نواب۔ اچھا ابکی چلکے دیکھ ہی لوگی۔

بیگم۔ تم ہمکو کاہے کو لے چلوگے بھلا۔

نواب۔ خدا کی قسم اگر عمدہ مکان ملگیا تو ضرور بلوا ہینگے فوراً بلوا ہینگے۔ ہمارا دل نہین بہلے گا تمھارے بغیر۔

بیگم۔ ایسے ہی تو ہو۔ اس جھوٹ مین کیا سچ ہی۔

نواب۔ سنتے ہین عجیب مقام ہی نینی تال۔

بیگم۔ تعریف تو ہمنے بھی سُنی ہی۔ ساتھ کیون نہین لے چلتے ساتھ ساتھ چلنا اور اچھا ہی۔ پہاڑ کا پہلے ہمنے کبھی نام تک نہین سنا تھا کہ نینی تال ہی کہان۔ ایک نیا نام

سننے مین آیا وہان تو برف گرتی ہی۔ اور جو کہین راہ چلتے چلتے کوئی برف مین دھنس جائے تو کیا ہو۔ اسی ہی سننے ہو بیکار ہی۔ جانا۔ ہماری صلاح تو نہین ہی۔ مفت مین بیٹھے بٹھائے آفت مین پڑنا کیا معنی۔ کون ایسا ضروری کام ہی کہ اسکے بغیر کچھ ہو ہی نہین سکتا مزے مین یہان رہتے اور ابکی تو لون بھی نہین چلی۔ ابکی کیا ضرور ہی۔ جہان ذری بھی خطرہ اسکے پاس نہ پھٹکنا چاہیے۔

نواب صاحب نے بیگم صاحب سے وعدہ کرلیا کہ جو خطرے کے مقام ہین وہان ہم نہ جائینگے تم اطمینان رکھو اور ایک اکھوارے کے اندر ہی اندر ہم تمکو بلوا لینگے یہ کہکر انھون نے کہا کہ ہم تھوڑی دیر مین آتے ہین ذرا جاکے اسباب کو اپنی آنکھون سے دیکھ لین کہ سب معاملہ لیس ہی یا نہین۔ باہر آئے تو ایک نئے مکان مین قمرن کی مان کو بلوایا اور سارا چٹھا کہہ سنایا۔

نواب۔ اب ہم قمرن اور نازو کو پہاڑ پر لیے جاتے ہین ضعیفہ خط وط بھیجا کرنا مگر پتا تو بتا جاؤ۔

نواب۔ ہمارا منشی تمھارے پاس جو تھے پانچ مین آیا کریگا اور جو پیغام ہوگا وہ تمکو سنا دیا کریگا خاطر جمع رکھو۔

ض۔ اچھا تو مین ایک دفعہ صورت تو دیکھ لون اسکی۔

نواب۔ کوئی سات بجے مین اُنکو یہان بلوا لونگا۔

ض۔ تو کیا نازو کو بھی لے جاؤ گے اسکا جانا ٹھیک نہین ہی اگر اسکا میان آگیا تو کیسی ٹھہرے گی۔

اتنے مین ممن نے آواز دی حضور غلام حاضر ہو کیا آؤ۔ ممن نے ایک سُرخ لفافہ پیش کیا۔ کہا یہ تار آیا ہی نواب صاحب نے دستخط کردیے اور کہا بابو کو ذرا بلا لاؤ بابو کو فرصت نہ تھی ممن نے اُس سے ترجمہ لکھ لیا۔

مرسلۂ فریزر صاحب از فینی تال بنام نواب محمد عسکری لکھنؤ۔ آپ کا تار آیا۔ کوٹھی سجی سجائی آراستہ ہے فی نفر دم پچاس روپیہ کرایہ پر لے لی۔ آدمی اسٹیشن تک روانہ کیا جائیگا۔ ٹھیک تاریخ روانگی سے اطلاع دیجیے

نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی جواب بھیجو کہ ہم تو آج شب کو ۹ بجے گاڑی پر روانہ ہوتے ہین اسٹیشن پر یہ یہ سامان بھیجیے اور دو معتبر آدمی۔

ممن۔ بس حضور کافی ہی اسقدر۔

نواب۔ ہم تو گھوڑے پر سوار ہونگے۔

ممن۔ حضور غلام بھی انشاء اللہ۔

نواب۔ تم تو ڈولیون کے ساتھ آؤ گے۔

ممن۔ حضور یہ خدمت دار و غہ یا جملو یا مسخرے کے سپرد کیجیے۔

نواب۔ میان تم ایک ہوادار مین سوار ہونا

ممن۔ ہان یہ ہو سکتا ہی خداوند بیشک ہو سکتا ہی حضور یہ تو ممکن ہی۔ مگر ان غور قون کے ساتھ جانا اور اپنے اپنے گھرون پر انکو پہونچانا محض فضول ہی۔ ویسا ہی انکے ساتھ چلنا معیوب ہی۔

اب سنیے کہ ضعیفہ آخر کار اس تجویز پر راضی ہوگئی کہ نازو اور قمرن دونون نواب صاحب کے ساتھ جائین اور ضعیفہ اسی مکان مین رہے اور اگر کوئی نازو کا حال دریافت کرے تو کہدے کہ اسکا میان آکے لیگیا بس اور اگر میان آئے تو اُس سے خوب لڑے کہ تو ہی تو لیگیا تھا اور اب بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی۔

خیر دوستون سے یہ صلاح قرار پائی کہ نو بجے گاڑی جاتی ہی۔ یا تو اپنے اپنے گھرون سے سیدھے بخطر است

سب کے سب اسٹیشن پر جائین یا کسی دوست کے ہان سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہوجائین اس آخری رائے سے سب نے اتفاق کرلیا کہ نواب چھٹن صاحب کے مکان پر سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہوجائین۔

نواب محمد عسکری بیگم صاحب سے رخصت ہونے لگے اُنھون نے امام ضامن کی اشرفی باندھی اور بہزار وقت رخصت کیا۔ یہ سیدھے آغا صاحب کے مکان پر پہونچے اُنکو ساتھ لیا اور چھٹن صاحب کے ہان آئے۔ ممن اُنکے ہمراہ رکاب تھا۔ اختر اور جمیلو بھی یکے بعد دیگرے جمع ہوے۔ داروغہ کو پہلے ہی سے رخصت کردیا تھا صرف منشی مہراج بلی کے آنے کی کسر تھی یہ سب لوگ چھٹن صاحب کے ہان آٹھ بجے پہونچے جب سوا آٹھ بجے تک مہراج بلی نہ آئے تو نواب صاحب نے ممن کو گاڑی پر بھیجا وہ وہان سے آکے کہنے لگا کہ خداوند وہان تو کوئی بولتا ہی نہین۔ دربان پہرے پر بیٹھا ہے اور چوکیدار ہے اور باری مگر گھر کے دروازے بند ہین لاکھ لاکھ پکارا کوئی نہ بولا دربان نے غل مچایا مین نے خود پکارا پہرے والا چلایا۔ باری پکارتے پکارتے تھک گیا کہا ہم لوگ خود چلتے ہین مگر تم چھٹن صاحب کی گاڑی پر اسٹیشن چلو وہان زنانی سواریون کا بندوبست بھی کرنا ہے۔

جب یہ سب صاحب لدپھند کے منشی مہراج بلی کے یہان گئے تو دربان درجہ چوکیدار اور باری سے کہا ہجور الجی وہ میان بھی آئے تھے آپ کے ہان کے ممن۔ پکارتے پکارتے مرگئے کوئی بولتا ہی نہین۔

نواب ۔ (دروازے کے پاس جاکر) منشی مہراج بلی صاحب اجی منشی مہراج بلی صاحب ہوت۔

آغا ۔ (کنڈی کھٹکھٹاکر) منشی صاحب منشی مہراج بلی صاحب ارے مکان مین کوئی ہے؟

چھٹن ۔ ارے کھولو نہین دروازہ توڑ ڈالا جائیگا۔

نواب ۔ ارے میان ریل کا وقت جاتا ہے۔

چھٹن ۔ منشی مہراج بلی صاحب (دروازے کو زور سے لات لگاکر) ارے کچھ ہو۔ کوئی ہے۔ یا سب مرگئے

نواب ۔ سانپ سونگھ گیا ہے سب کو۔ کوئی جواب نہین دیتا۔ سب مرگئے۔

منشی مہراج بلی کی بیوی کو یہ بددعا بُری معلوم ہوئی۔ دل مین کہا سانپ سونگھے تیرے کنبے کو تیرے ہوتون سوتون کو۔ مگر منشی مہراج بلی مست ماوے پڑے رہے چُپ چاپ۔

اتنے مین اِن لوگون نے زینہ لگاکر قصد مکان پھاندنے کا کیا۔ جب اُنھون نے دیکھا کہ ان لوگون نے زینہ لگایا۔ اور برآمدے کی چھت پر پہونچ ہی گئے تو کہا کون ہے کون ہم آتے ہین۔

منشی مہراج بلی کو مجبور ہوکر بولنا پڑا۔ ارے بھئی کاہے واسطے دروازہ توڑے ڈالتا اور مکان پھاندتے مانگتا تم لوگ۔

نواب صاحب نے غل مچاکر کہا بولا کاہے واسطے بولا لے اب باہر آیئے۔ باہر آن کر منشی مہراج بلی نے کہا بھائی جان ہم تو اب کل چلینگے ہماری جورو ناہمکو جانے نہین دیتی مجبوری ہے آج بچک ہے کل ضرور ضرور چلینگے بھائی صاحب۔

نواب ۔ ہمارے ہان مونچھون کا کونڈا تھا اور یہان بچک ہے کیا کیا یہ نہین لگی ہوئی ہین ارے ہندوستانی۔

چھٹن ۔ اچھا اب کیا صلاح ہے پھر وقت تنگ ہے جو کچھ

کرنا ہی جلدی کرنا چاہیے۔

آغا۔ بھئی ملتوی کردو۔ چلو تو سب کے ساتھ ہی چلو ورنہ کوئی نہ چلو۔

ہٹن نے کہا بہتر ہی۔ مگر گھر نہ جلیں سے اسٹیشن کے پاس۔ ہمارا باغ ہی رات بھر وہیں رہیں اور طبلہ کھنکے سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ شب کو جلسہ رکھا دن کو سوئے۔ دوسرے روز شب کے وقت ریل پر سوار ہوئے۔ نینی تال کی محبت نے آخر کار کھینچا ہی۔

تمام شد جلد اول سیر کہسار

خدائی فوجدار

آپ نے نام ہی سے تمام خوبیان معلوم کرلی ہونگی۔ مگر اسپر بھی ہم عرض کرنا چاہتے ہین کہ یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہی مگر اردو مین بھی ظریفانہ ناول ہے دیکھ سبھی نے مصنف کی تحریر و طرز تحریر کی تعریف کی ہے اور بھی اسکو چار چاند لگا دئے ہین۔ اور موجودہ صورت مین یہ ایک نہایت دلچسپ دلکش بنگیا ہے۔ قیمت عہ

حاجی بابا اصفہانی

یہ بھی نہایت ظریفانہ رنگ کا ناول ہے اور ظرافت کے ساتھ تجربات کی وسیع دنیا ہمین پیش کی ہے حاجی بابا جہان پہونچتے ہین وہان کے رسم و رواج پر پوری روشنی ڈالی ہے ہر داستان زعفران زار اور ہر قصہ عبرت خیز اور دلچسپ ہے

ملاحظہ فرمایئے

فسانۂ آزاد

۴ جلد

کون فسانۂ آزاد جو جادو نگار پنڈت رتن ناتھ سرشار کی بہترین تصنیف ہے اور جس مین مصنف نے قصہ کی ہر قسم کی دلچسپی کو قائم رکھتے ہوئے اپنی اعلےٰ زباندانی اور تجربہ کاری کا ثبوت دیدیا ہے جس کی ہر داستان مین دنیا کے کسی فرقہ کی زبان محاورات اصطلاحات اور معاشرت کا بیحد دلچسپ تذکرہ ہے جس کی دلچسپی کا یہ حال ہے کہ کوئی کسی جگہ سے دیکھکر بغیر ختم کئے اسکو چھوڑنا نہین چاہتا مطبع ہذا مین موجود ہے جس کی قبولیت عام کا اندازہ اسی سے ہوتا ہے کہ ہمیشہ کثیر تعداد مین فروخت ہوکر شائع ہوتی رہتی ہے جلد طلب فرمایئے اور لطف اٹھایئے۔ قیمت کامل ۴ جلد مبلغ ۱۸/ ۵

جلد اول للعہ، + جلد دوم للعہ،

جلد سوم صہ، + جلد چہارم صہ،

جام سرشار

عیش و عشرت سے دین و دنیا سے بیخبر نوابون کے یون تو بہت سے فسانے آپ نے سنے ہونگے مگر اس کتاب کو پڑھکر انکی رنگین مزاجیون اور ہوس رانیون کا پورا پورا اندازہ ہوجاتا ہے عبارت کتاب اتنی دلچسپ ہے کہ ہر جملہ اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے۔ قیمت عہ

الف لیلہ

رتن ناتھ سرشار کے اپنے الف لیلہ کا نام سنتے ہی جو جادو نگار رتن ناتھ سرشار نے اپنی خاص تحریر مین لاکر اسکو ناول کے رنگ مین ڈھال دیا ہے اور وہ اسقدر دلچسپ اور پرکیف ہوگئی کہ بلا تشبیہ اس کو نئے دو آتشہ کہہ سکتے ہین ایکبار ضرور ملاحظہ کیجیے قیمت باوجود اتنی خوبیون کے للعہ

المشتہر
نیچہ نولکشور پریس صفیہ کلکٹر پوللکھنؤ